مد لله الذي منّ علينا بطبع هذا الكتاب المسمى

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الفضل والمنّ والانعام الذی منّ علینا بمنۃ الایمان ونعمۃ الاسلام
والصلوٰۃ والسلام علی سید الانام سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ الکرام وصحبہ الفخام
اما بعد مخفی نرہے کہ دنیا ہی دنی اقامت گاہ انسان نہین ہے بلکہ ایک گزرگاہ ہے کہ اوس سے گزر کر کے سفر
مقصود پر پہونچنا ہوتا ہے یہان کی زندگی کی حقیقت مین محض بے حقیقت ہے کیونکہ آدمی کے
تین حال ہین اول تو وہ زمانہ جسمین پیدا نہین ہوا تھا یعنی ازل سے تا وقت ولادت دوسرا مرنیکے بعد سے
ابد تک جسمین دنیا کو نہ دیکھیگا یعنی قبر و برزخ تیسرا ایام حیات کا زمانہ جسکا نام دنیا ہے سو اگر اس دنیا کی زندگی کو
ازل و ابد سے ملا کر دیکھو تو ایسی کبھی نہین ہوتی ہے جیسے ایک سفر طویل مین تھوڑا سا مقام ہوتا ہے حدیث ابن
مسعود رضی اللہ عنہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ مجھکو دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کوئی سوار
گرمی کے دن مین چلے اور اوسکو کوئی درخت ملے اوسکے سایہ کے نیچے دم بھر سو رہے پھر چلدے اور اوسکو چھوڑ جائے

زیست اک ماندگی کا وقفہ ہے | یعنی آگے چلین گے دم لیکر

عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ دنیا ایک پل ہے اوسپر سے گذر جاؤ عمارت نبناؤ
یہ مثال بہت صاف ہے کیونکہ دنیا کی زندگی آخرت مین پہونچنے کے لئے ایک پل ہے جسکا ایک ستون عہد
ہے اور دوسرا ستون لحد ہے اور دونونکے درمیان مسافت محدود ہے بعض نے اس پل کو نصف قطع
کیا ہے اور بعض نے تہائی اور بعض نے دو تہائی اور بعض کو ایک ہی قدم طی کرنا باقی ہے مگر اوسکو معلوم
نہین ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ایک خط عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اوسمین کا ایک فقرہ یہ ہے
کہ دنیا جای سفر ہے نہ اقامت کا گھر ہے ۵

اقامت گاہ نتوان ساختن گلزار دنیا را | نسیم صبح گویا این سخن آہستہ در گوشم

بہر حال دنیا پر سے گذرنا ناگزیر ہے اور عالم برزخ کی سیر ضرور ہے اس عالم کی ابتدا موت کا دن ہے اور اسکی
انتہا نفخ صور ہے پھر یہ مدت کسی کے لئے بہت ہے اور کسی کے واسطے تھوڑی مثلاً جو لوگ کہ بعد آدم علیہ السلام
کے اونکے زمانے سے متصل مرے ہین اونکا زمانہ برزخ کسقدر طول طویل ہے اور جو لوگ متصل نفخ صور
کے مرینگے اونکا زمانہ کس قدر تھوڑا ہوگا زمانہ زندگی مین جسکو ظل زائل کہیئے یا قیلولۂ قائل نقش برآب
سے تعبیر کیجئے یا لمعۂ سراب سے تشبیہ دیجئے جو کچھہ خیر و شر یا نفع و ضرر آدمی نے کیا ہے اس عالم مین اوس
سب کا اثر ظاہر ہوگا نیکون کو نیک بدون کو بد جزا ملیگی جبکہ اس گھر مین ایک مدت اقامت کرنا ضروری ہوا
تو چاہیئے کہ جانے سے پہلے اوسکا حال اور وہان کے آداب و طریقے معلوم کر لئے جائین تاکہ وقت پہونچنے
کے اجنبیت محض نہو ۵

گر ازین منزل غربت بسوی خانہ روم | دگر آنجا کہ روم عاقل و فرزانہ روم

اور جو جو اعمال و افعال وہان زیادہ مفید ہین اونکے حاصل کرنے مین سعی کیجائے اور جو کام مضر ہین او
اونکا ضرر وہان محسوس ہوگا اوسنے احتراز کیا جائے اگرچہ پوری پوری کیفیت وہان کی جب ہی معلوم
ہوگی کہ وہان پہونچنا ہوگا لیکن جسقدر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین
و ائمہ مسلمین و اولیاء صالحین رضی اللہ عنہم اجمعین سے اس باب مین ثابت ہوا ہے اوسکو تو ضرور ہی سمجھہ لینا چاہیئے کیونکہ

عالم آخرت مین عقل کو کسی طرح کا دخل نہین ہے صرف نقل پر مدار ہے اسی لئے علماء امت مرحومہ نے اس
باب مین بہت کچھہ تالیف فرمائی ہر امر کی خوب تحقیق و تنقیح کی احادیث و آثار جمع کئے ضعف و قوت اسناد
پر آگاہی بخشی بال کی کہال نکالی امت کو مرہون منت فرما گئے رضی اللہ عنہم اجمعین اب مین اس جگہہ
اون کتب کے نام مع نام مصنف بنظر زیادت بصیرت لکہتا ہون کتاب تذکرہ تالیف امام ابو عبد اللہ
قرطبی رضی اللہ عنہ یہ کتاب اس باب مین اجمع کتب ہے مرنیسے لیکر تا دخول جنت و نار سب کچھہ تمام تحقیق
و اتقان سے لکہا ہے مختصر تذکرہ[له] تالیف امام ربانی حضرت عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ اسمین امور
زوائد و تحقیق لغت وغیرہ کو حذف کر کے اصل مطلب و لب لباب کتاب لکہا ہے یہ عجیب مفید کتاب ہے
دیکہنے سے اوسکی قدر معلوم ہوتی ہے مصر قاہرہ مین بغایت خوش اسلوب طبع ہوئی ہے شرح برزخ
اسکے مصنف کا نام معلوم نہین مگر کتاب فی نفسہ نہایت عمدہ ہے شرح الصدور و کتاب الروح وغیرہ سے
ماخوذ ہے التثبیت عند التبییت تالیف امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ یہ ایک ارجوزہ
ہے اسمین فتنۂ قبور اور جو اسکے متعلق ہے اوسکا ذکر کیا ہے ایک سو تہتر بیتین ہین کشف الظنون مین لکہا ہے
کہ حسام الدین حسین بن ابراہیم بن خلیل سغاوی نے اسکی شرح لکہی ہے اول اوسکا الحمد للہ الملک
القوی العزیز الخ ہے اور شیخ احمد بن خلیل سبکی شافعی متوفی سنہ ۱۰۳۲ نے اسکی دو شرحین لکہین ایک
کا نام فتح المقیت فی شرح التثبیت اور دوسری کا نام فتح الغفور بشرح منظومۃ القبور
رکہا یہ شرح بالمزج ہے اول اوسکا یہ ہے الحمد للہ الباقی بعد خلقہ الخ انتہی اسکی ایک شرح سید
علامہ محمد بن اسمعیل امیر یمنی رضی اللہ عنہ نے لکہی اور اوسکا نام جمع التشتیت لشرح ابیات التثبیت
رکہا یہ شرح نہایت محقق و متین و جامع ہے کتب متفرقہ سے اسکو جمع کیا ہے اسی لئے اسکا نام جمع التشتیت
رکہا ہے یہ سب کتب زبان عربی مین ہین سید صاحب مرحوم نے بعد اتمام شرح کے رسالہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ
مسمی بشری الکئیب بلقاء الحبیب کو نظم کر کے اسکی شرح لکہی پہر اوسکو شرح کا تکملہ کیا جناب توفیق دام ظلہم
نے بہی اسپر ایک شرح فارسی لکہی اوسکا نام ثمار التنکیت لشرح ابیات التثبیت رکہا یہ شرح نہایت
جامع و خوش اسلوب و خوش عبارت ہے مضامین شرح مین خوب تنقیح و تہذیب فرمائی ہے کتاب الذخر

[له] جناب توفیق دام مجدہ نے اس مختصر کا اردوی سلیس مین ترجمہ فرمایا اور اوسکا ایقاظ الرقود لیوم الموعود نام رکہا ہے یہ کتاب بحمدہ تعالی اپنے باب مین بے مثل و مثال واقع ہوئی ہے چنانچہ مطبع مفید عام آگرہ مین طبع ہوکر مطبوع خاص و عام ہوچکی اللہ سبحانہ و تعالی قبول فرمائے آمین ۱۲

فیما جری من عذاب المقابر تالیف امام ابو اسحق یحیی بن حسین یمنی رحمہ اللہ یہ کتاب مختصر دو جزو کی ہے
شرح الصدور وغیرہ سے ماخوذ ہے شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور تالیف امام علامہ
جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ یہ کتاب بغایت جامع احادیث و آثار و اقوال سلف و حکایات صالحین ہے
یہ کتاب تذکرۂ قرطبی اور کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ سے اور انکے سوا و بہت کتب سے ماخوذ ہے
اسکا کچھ تھوڑا خطبہ نقل کیا جاتا ہے جو یہ ہے الحمد للہ الذی ایقظ من شاء من بریتہ
الی فقد وصف من احب لقاءہ الی علیین و وضع عنہ اوزارہ و ثقلہ و اشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ سلیمۃ من ریاء الاخلاص محلہ و اشہد ان سیدنا
و نبینا محمدا عبدہ و رسولہ المبعوث باشرف رسالۃ المخصوص بالکرم محلہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ
و صحبہ السادۃ الاجلۃ و سلم تسلیما کثیرا اما بعد فلما اشتد شوق النفوس الی جمع کتاب شاف فی علم
البرزخ اذکر فیہ الموت و فضلہ و کیفیتہ و صفۃ ملک الموت و اعوانہ و ما
یری علی المیت عند الاحتضار و حال الروح بعد مفارقۃ البدن و صعودہا
الی اللہ تعالی و اجتماعہا بالارواح و مقرہا بعد ذلک و حال القبر و ضمتہ و فتنتہ
و عذابہ و سعتہ و ضیقہ و ما ینفع فیہ مستوعبا شرح کل ذلک من حین یبدا
فی مرض الموت الی ان ینفخ فی الصور ناقلا لہ من الاحادیث المرفوعۃ و الآثار
الموقوفۃ و المقطوعۃ متتبعا لذلک من کتب الحدیث معتبرا کلام ائمۃ الحدیث
فی ذلک محررا ما وقع من ذلک فی تذکرۃ القرطبی بالتنقیح و التحریر مع زوائد
جمۃ لم تقع فی کتابہ و تتمیمہ و رتبت علیہا صورۃ لکتاب شرح الصدور و سمیتہ بشرح حال
الموتی و القبور و ارجو ان کان فی الاجل فسحۃ ان اضم الیہ ان شاء اللہ تعالی کتابا
فی اشراط الساعۃ و آخر فی احوال البعث و القیامۃ و صفۃ الجنۃ و النار علی وجہ
الاستیعاب ایضا حقق اللہ ذلک بمنہ و کرمہ انتہی تذکرۃ الموتی و القبور تالیف حضرت قاضی
ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ یہ رسالہ مختصر زبان فارسی میں ہے شرح الصدور کے بعض مضامین کا ترجمہ ہے اور

عبارت کشف الظنون شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور لجلال الدین السیوطی المتوفی سنہ ۹۱۱ احد [illegible] الحمد للہ الذی ایقظ من شاء من بریتہ [illegible] الی آخرہ [illegible] فی ذلک [illegible] تذکرۃ القرطبی بالتنقیح [illegible] انتہی [illegible]

ایک رسالہ فارسی قاضی صاحب کا زاد المعاد نام ترجمہ ہے بعض مضامین بدور سافرہ فی احوال الآخرۃ تالیف امام سیوطی رضی اللہ عنہ کا یہ دونون رسالے طبع ہو چکے ہین قصر الآمال بذکر مآل المآل تالیف مولانا حاجی رفیع الدین بن عظمت اللہ خان مرادآبادی رحمہ اللہ یہ کتاب ۱۲۱۴ ہجری مین تالیف ہوئی عبارت فارسی ہے اسمین دو مقصد ہین مقصد اول ترجمہ ہے کتاب شرح الصدور کا اور مقصد دوم ترجمہ ہے کتاب بدور سافرہ کا اسکی ترتیب ابواب شرح الصدور پر ہے لیکن ہر باب مین سے بعض مضامین کا ترجمہ کیا ہے بغرض اختصار یہ کتاب بہ نسبت رسائل قاضی صاحب موصوف زیادہ تر جامع ہے ایک نسخہ اس کتاب کا ۱۲۳۰ ہجری کا لکھا ہوا قلمی حضرت مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجی قدس سرہ کا خاکسار نے دیکھا ہے اس کتاب مین بھی اوس سے جو قابل اخذ تھا لیا گیا ہے قضیۃ المقدور کہفتہ المقبور تالیف حضرت توفیق دام مجدہ یہ رسالہ زبان اردو مین ہے مختصر و جامع و خوش بیانی مین ضرب المثل ہے اسپر طرہ یہ ہے کہ اشعار رنگین سے اوسمین رنگ آمیزی کی گئی ہے تھوڑا زمانہ گذرا ہے کہ طبع ہو کے دستبرد اہل طلب ہو چکا ہے یہ کتابین تو خاکسار کو معلوم ہین انمین سے اکثر کو دیکھا بھالا ہے بعض کو نہین دیکھا جیسے دو تین شرح ابیات کی فتح المقیت و فتح الغفور باقی سب کو دیکھا ہے اور اس کتاب مین اون سے استفادہ کیا ہے

سبب تالیف

جبکہ یہ خاکسار ترجمہ کتاب روض الریاحین و استنشاق نسیم الانس سے فارغ ہوا اور اللہ سبحانہ نے اپنے فضل و کرم سے اس کام کو تمام کیا تو دل مین آیا کہ کوئی کتاب برزخ کے بیان مین لکھی جائے کہ اوس سے کیفیت وہان کے حالات کی بخوبی معلوم ہو جائے تامل کیا تو کتاب ثمار التنکیت شرح ابیات تثبیت اس کام کے لئے بہت پسند آئی اور یہ ٹھہری کہ بدون لحاظ متن و شرح کے مضامین اوسکے مبوّب و مفصل ہو کے مستقل طور پر زبان اردو مین لکھی جائین چنانچہ اسی طور پر اوسکا ترجمہ شروع ہوا اور سارے مضامین اوسکے ابواب و فصول مین لکھے گئے ہان جو بات کہ محض شرح کتاب سے متعلق تھی اوسکو چھوڑ دیا اور کچھ مقاصد کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ اور شرح برزخ وغیرہ سے اوسپر اضافہ کئے گئے اور حیات برزخ اوسکا نام تجویز

کیا گیا اور کتاب بہمہ وجوہ مرتب ہوگئی صرف دیباچہ لکھنا رہ گیا اتفاقاً جی مین آیا کہ کتاب شرح الصدور کو ضرور
دیکھنا چاہیے اوس سے بھی اسمین کچھ لکھ لیا جائے دیکھا تو اوسکو اس باب کا فتاوی پایا اب یہ ٹھہری کہ اوسکا
پورا ترجمہ کیا جائے اور مضامین حدیث برزخ کے بھی حسب موقع و محل مندرج ہو جائین تا کہ کتاب اجمع باقی
ہو اور ہر شخص اردو خوان مقامات و حالات برزخ پر مطلع ہو جائے چنانچہ بحمدہ تعالی شرح الصدور کا ترجمہ
شروع کیا اور ابواب اوسی کے قائم رکھے بعض باب زیادہ کیے اور اکثر ابواب مین بہت سے مضامین
فصل کے قابل تھے اونکے لیے فصل و عنوان فصل قائم کیا اور مضامین حدیث برزخ کو بھی مناسب ہر باب
و فصل درج کر دیا اور بعض مقامات اور جگہ سے بھی لکھ دیے تا کہ پوری پوری جمعیت ہو اور نام اس کتاب کا
طی الفراسخ الی منازل البرازخ رکھا اللہ سبحانہ اس سعی کو قبول فرمائے اور اپنی
ذات مقدس کے لیے کرے اور مجھے اور سارے مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور ہم سب کو
دنیا سے با ایمان اوٹھائے اور قبر و برزخ کے عذاب سے بچائے اور ہمارے صغائر و کبائر کو اپنے عفو و کرم
سے بخشدے اور حیات دنیا مین اعمال صالحات کی توفیق عطا فرمائے آمین اللھم انی اعوذبک
من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا
والممات واعوذبک من الماثم والمغرم اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب
الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اللھم اغفرلی
وتب علی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی آمین شرح الصدور کا ایک نسخہ قلمی کتب خانہ
حضرت توفیق دام مجدہ کا خاکسار کے پاس تھا جس سے ترجمہ کیا گیا اوسمین بعض جا غلطی معلوم ہوئی
تو معرفت بعض احباب کے ایک اور نسخہ شرح الصدور کا ٹونک سے طلب کیا اور اس نسخے سے مقابلہ کیا
تو اوس سے اسی نسخہ کو بہتر پایا اور جو غلطی اسمین معلوم ہوئی اوسے درست کر دی اور جو معلوم نہوا اوسکو
اپنے حال پر رہنے دیا اوس نسخے مین باب کے باب غائب تھے مگر تاہم دو نسخے ملکر خاکسار کے نسخے کی
درستی ہو گئی حتی الامکان کوشش و سعی کی جو مجھ سے ہو سکا وہ بحمدہ تعالی مین نے کر دیا اور جو رہا اوسکا درست
کرنا ناظر غیر مناظر کے ہاتھ سے اللہ سبحانہ ہم سب کو توفیق اعمال صالح و حسن نیت کی عطا فرمائے جب کبھی

کسی کو صحیح نسخہ ملے اور اسمین غلطی معلوم ہو تو بلا تکلف درست فرماوے یا ترجمہ مین کسی طرح کی غلطی دیکھے تو موردِ طعن نہ ٹھیرائے بلکہ اصلاح کرکے میرے لئے دعای مغفرت کرے اسلئے کہ مین ایک بشر ناکارہ ناہیچکارہ گنہگار ہون اور سراپا معاصی مین ڈوبا ہوا جیسے آدمی سے خطا کا ہونا قریب صواب کا ہونا بعید ہے مجھسے جو کچھ خطا و نسیان عمدًا و سہوًا ہوا ہو مین اللہ سبحانہ سے اوسکی معافی چاہتا ہون اور خلق اللہ عذر کرتا ہون ای اللہ تو ہمارے گناہ بخشدے اور توفیق خیر کی عنایت فرما اور عذاب و نکال و وبال سے بچا اور حسن خاتمہ روزی کر انک علی کل شئ قدیر و بالاجابۃ جدیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم چونکہ ابتدای امر مین سوال منکر و نکیر کا ہوتا ہے اسلئے اس کتاب کا ایک مقدمہ ٹھیرایا اور اوسمین رب و دین و نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مختصر طور پر بیان کیا تاکہ اللہ سبحانہ ہم سب کو وقت سوال کے ثابت رکھے اور تزلزل سے بچائے پس اس کتاب مین ایک مقدمہ ہے اور پچاس باب اور دو خاتمے اور ایک حسن ختام ہے اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا و اجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرۃ بجاہ عریض الجاہ سیدنا و مولانا محمد رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آمین مقدمہ بیان مین رب و دین و نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

فصل رب عز و جل رب کہتے ہین پالنے والے پرورش کرنیوالے کو سو عرش سے فرش تک ساری مخلوقات کا پیدا کرنیوالا تربیت کرنیوالا رزق دینے والا ایک اکیلا وحدہٗ لاشریک لہ ہے نام پاک اوسکا اللہ عز و جل ہے صفتین اوسکی ننانوے ہین ہم کیا ہمارا بیان کیا جبکہ خود حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ ارشاد فرماوین کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک تو پھر اور کسی کی کیا ہستی ہے کہ اوسکا وصف کر سکے اولی و افضل یہ ہے کہ اوسی پر ثنا کیجائے جو کہ خود اوسنے سورۂ اخلاص مین اپنے حبیب کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے یعنی تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ نرادھار ہے نہ اوسنے کسی کو جنا نہ اوسکو کسی نے جنا اور نہین ہے اوسکے جوڑ کا کوئی اگرچہ یہ سورت لفظون مین چھوٹی ہے لیکن حدیث شریف مین اسکو تہائی قرآن کے برابر فرمایا ہے اسلئے کہ یہ ساری توحید و اخلاص ہے رب العالمین کی ثنا و صفت ہے رحمۃ للعالمین پر نازل ہوئی ہے ✻

فصل دین اسلام کی بیان مین

اسلام لغت مین مطلق انقیاد کو کہتے ہین اور شرع مین انقیاد خاص کا نام ہے جو کہ اوامر و نواہی آلٰہی کے لئے ہوتا ہے یعنی احکام آلٰہی کو قبول کرنا اور اونکو سچا جاننا ہے اسلام و ایمان کا مفہوم ایک ہے ایک دوسرے سے جدا پایا نہین جاتا ہے نفس تصدیق مین کمی بیشی نہین ہوتی ہے اور ایمان شرعی قوت و ضعف اجمال و تفصیل مین کم زیادہ ہوتا ہے اس تقریر سے درمیان نصوص کے جو کہ صراحتہ زیادتی پر دلالت کرتے ہین اور درمیان اقوال سلف کے موافقت ہو جاتی ہے اسی قول کو نووی رضی اللہ عنہ نے پسند فرمایا ہے اور علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے اسکی نسبت محققین کی طرف کی ہے تاج سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اختلاف اس باب مین لفظی ہے بالجملہ اسلام ایسی چیز ہے کہ اسکے سوا اور کوئی دین مقبول نہین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین یعنی جو شخص سوای اسلام کے ڈہونڈہے اور کوئی دین تو اوس سے قبول نہین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانیوالون سے ہے اس جگہہ اسلام سے وہ مراد ہے جسکی تفسیر خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث جبرئیل علیہ السلام مین فرمائی ہے یعنی اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اِس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین اللہ کے اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوٰۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر قدرت رکھے تو طرف اوسکی راہ کے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اس حدیث شریف مین ایمان و احسان کا سوال اور انکا جواب بھی مذکور ہے سو اسلام احکام ظاہری کی انقیاد کا نام ہے اور ایمان تصدیق باطنی کا علم ہے اور احسان تہذیب ظاہری و باطنی دونون کا اسم ہے حضرت اسلام کے فضائل بیشمار ہین اون سب کے لکھنے مین اسجگہ طول ہے مگر تھوڑے سے بطور نمونہ کے یہان لکھے جاتے ہین | اسلام ایسی عمدہ شئی ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر مرنیکی دعا فرمائی ہے اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین اخرجہ الامام احمد والبخاری فی الادب والنسائی والحاکم وصححہ عن رفاعۃ الزرقی رضی اللہ عنہ اسلام ایسی نعمت ہے کہ عظمت و کرامت مین کوئی نعمت نعمت اسلام کو نہین پہونچتی ہے دیکھو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان یعنی
اللہ نے محبوب کردیا طرف تمہارے ایمان کو اور زینت دی اوسکو تمہارے دلوں مین اور مکروہ کردیا طرف تمہارے
کفر کو اور فسق و عصیان کو ۴ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے اپنی اور اپنی اولاد کے لئے اسلام پر دائم رہنے
کی دعا کی واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک ۴ پھر اپنی اولاد کو اوسکی وصیت
فرمائی یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ اسلام سے بڑھکر اور
کونسی نعمت ہوگی حال آنکہ یہ ملت ہے ابراہیم علیہ السلام کی اور حق تعالی نے پیدائش سے پہلے اس امت
کا نام مسلمین رکھا ہو سماکم المسلمین من قبل وفی ھذا سفیان رضی اللہ عنہ نے اسکی تفسیر مین
فرمایا ہے یعنی توریت و انجیل و قرآن مین ۶ یہ اسلام وہ شی ہے کہ اسپر وفات پانی کا سوال موسی علیہ السلام
کی قوم کے مومنین نے اللہ تعالی اسے کیا ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین ۷ یہ ایک ایسی چیز ہے
کہ یوسف صدیق علیہ السلام نے اسپر وفات پانے کی دعا فرمائی توفنی مسلما والحقنی بالصالحین
۸ اسلام سے زیادہ تر عظیم کونسی منت ہوگی حالانکہ اللہ تعالی نے اسکا نام دین رکھا اور یہ ارشاد کیا ان
الدین عند اللہ الاسلام ۹ عطیہ اسلام سے اور کون عطیہ بڑھکر ہوگا حال آنکہ اللہ تعالی نے خود اوسکو
ہمارے لئے پسند فرمایا ہے ورضیت لکم الاسلام دینا ۱۰ کونسا ہدیہ زیادہ تر بزرگ ہوگا اسلام سے
حالانکہ جو کچھ آسمان زمین مین ہے وہ سب اسکے ساتھ متصف ہے فرمایا اللہ پاک نے ولہ اسلم من فی السموات
والارض طوعا وکرھا والیہ ترجعون ۱۱ حلہ اسلام سے کون حلہ فاخر تر ہوگا حالانکہ پہنانے والا
اوسکا حق سبحانہ وتعالی ہے کہ اپنے خلیل کو اور سارے مسلمین ومہدیین کو پہنایا ہے ماکان ابراھیم
یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین ۱۲ اسلام سے بہتر
کونسی بخشش ہوگی حال آنکہ اللہ تعالی نے خیر خلق افضل رسل علیہم الصلوۃ والسلام کو انا اول المسلمین
کہنے کا امر فرمایا اور اس قول کو اذکار مین اشرف طاعات مومنین سے ٹھہرایا اور اسکو اکرم عبادات مسلمین
کی کنجی بنایا یہانتک کہ نمازی دن بھر مین چندبار اسکو مکرر کہتا ہے ۱۳ یہی اسلام ہے کہ قیامت کے اہوال
سے نجات میدان حشر کے مواقف سے رہائی مسلمانوں کے موںھ کی سپیدی و روشنی اسی کے دامن دولت سے

بندھی ہوئی ہے جسوقت کہ اس سے اعراض کرنے والون کے منھہ سیاہ و تاریک ہو جاوینگے پھر اس سے اعظم و اسنی اور کوئی عطیہ و ہدیہ کیونکر ہو سکتا ہے ۱۴ ایہی اسلام ہے کہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے پانی پینا اسی کے طفیل مین نصیب ہوگا جبکہ کافر منافق وغیرہ اہل عصیان کوثر سے ہنکائے جاوینگے ۱۵ اسی اسلام کے سبب سے پل صراط پر سے گزر جانا نصیب ہوگا جبکہ شقی بدبخت ٹکڑے ٹکڑے ہو کے جہنم مین گر پڑینگے ۱۶ ایہی اسلام ہے کہ اسکی وجہ سے مسلم مجرم سے ممتاز ہوگا ۱۷ ایہی اسلام ہے کہ روح القدس علیہ السلام نے اسکی بشارت کے لئے نزول فرمایا قل نزلہ روح القدس من ربك بالحق لیثبت الذین آمنوا وھدی وبشری للمسلمین ۱۸ ایہی اسلام ہے کہ اللہ تعالی نے اسکے سبب سے اپنے بندون کو بیشمار نعمتین عنایت فرمائین یہ آیت شریف اس مضمون پر ناطق ہے واللہ جعل لکم من بیوتکم سکنا الی قولہ کذالك یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون یہ دونون آیتین ایسی نعمتون کی تعداد پر مشتمل ہین کہ خلق کی زبان اوسکے بیان مین وفا نہین کر سکتی ہے بلکہ اگر ہر ایک پر انمین سے علیحدہ کلام کرے تو ساری اوقات و ازمان مستغرق ہو جاوین ۱۹ ایہی اسلام ہے کہ اسکی بدولت حق تعالی بندہ مومن کو جواب مین سوال ملائکہ منکر نکیر کے ثابت رکھتا ہے اللھم ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ والحمد للہ الذی منّ علینا بالاسلام وھدانا بالفضل والانعام وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ کلمۃ صادقۃ یقولھا المسلمون فی دار السلام

فصل بیان مین نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی

نبی وہ شخص ہے کہ طرفسے اللہ تعالی کے خبر دیوے اور نبی رسول سے زیادہ تر عام ہے کیونکہ رسول مین یہ شرط ہے کہ جدید شرع لاوے بخلاف نبی کے کہ اسمین یہ شرط نہین ہے سو ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہین ہی جاننا چاہیئے سارے انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام سے بہتر و برتر ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آپکا اسم مبارک ابو القاسم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے اللہ پاک نے آپکا نام محمد و احمد رکھا ہے انکے سوا اور بہت اسماء شریفہ وصفات سنیہ سے آپکو ممتاز فرمایا ہے زرقانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ آپکے اسماء مبارکہ چارسو سے زیادہ ہین بعض کہتے ہین کہ مثل اسماء حسنی کے ننانوے ہین ابن العربی رح نے فرمایا

کہنہ ہین صاحب جذب القلوب نے اسماء و صفات نبویہ کو بشرح و بسط ذکر فرمایا ہے غرضکہ آپکے اوصاف و اخلاق و ہنر بے حد و بے حساب ہین سوای اللہ سبحانہ کے اونکی کمیت و کیفیت کو کوئی بشر نہین جان سکتا بھلا جنکی مدح خود خالق فرماوے اونکے وصف و منقبت کا کیا کہنا ہے

	بیان کسطرح سے کیجئے تیری وصف مجید کا		ترا مداح ایزد ہے تو ہے ممدوح ایزد کا	

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت مؤمن اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہین پھر وہ اوسکو جھڑکتے ہین وہ جاگ اوٹھتا ہے جسطرح کہ سونے والا جاگتا ہے پھر کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکارتا ہے ایک پکارنے والا کہ سچ کہا میرے بندے نے سو تم فرش کرو اوسکا جنت سے اسکو بیہقی و ابن مردویہ و ابن ابی عاصم نے سنت مین روایت کیا ہے اس باب مین اور بھی حدیثین ہین آیندہ اونکا ذکر ہوگا منکر نکیر کے جواب مین وہی شخص ثابت رہیگا جو کہ مؤمن ہے اور مؤمن وہی ہے جسکو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کامل محبت ہے اور کامل محبت یہی ہے کہ ماں باپ اولاد ساری خلق سے زیادہ آپکے ساتھ محبت رکھے اور جو ایسی محبت نہین ہے تو پھر ایمان بھی نہین ہے دیکھو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایمان نہ لاویگا ایک تمہارا یہانتک کہ مین زیادہ تر محبوب ہون اوسکو اوسکے باپ اور اولاد اور سارے لوگون سے عمدہ نشانی آپ کی محبت کی یہ ہے کہ ظاہر باطن ہر امر مین سنت کی پیروی کرے سوای آپکے اور کسی کی خوشی ناخوشی کا خیال نہو ریا و سمعہ کی ہوا نہ لگے صرف آپ ہی کی خوشنودی مرکوز خاطر ہو کثرت سے درود و سلام آپ پر بھیجا کرے آپ کی تعظیم و توقیر کرے کسی کی بات کو آپکے کلام پاک پر تقدیم نہ دے بیہقی رحمہ اللہ نے کہا ہے عظمت کا مرتبہ محبت کے مرتبہ سے بڑا ہوا ہے کیونکہ ہر محب معظم نہین ہے جیسے محبت باپ کی اپنے بیٹے سے اور محبت مالک کی اپنے غلام سے کہ یہان صرف محبت ہے تعظیم نہین ہے آپ کی سنت کی پیروی اور کثرت درود عجب نعمت ہے کہ اس سے دین دنیا دونون کے منافع حاصل ہوتے ہین حضرت شاہ ولی اللہ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے کہ مجھے میرے والد نے وصیت فرمائی ہے کہ مین ہر روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی
مداومت کرون اور فرمایا کہ ہمنے جو کچھہ پایا وہ اسی درود سے پایا یعنی دنیا و دین کی حاجتین جو کچھہ کہ ہمنے
پائین وہ بطفیل درود شریف ہی کے پائین اور یہ کیونکر نہو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اوسپر دس بار
درود بھیجتا ہے سو اے مسلمانو سو جبکہ ایک بار کے عوض مین تو اللہ سبحانہ دس بار رحمت نازل کرتا ہے
تو پھر اوس شخص کا کیا کہنا جو کہ آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہے اوسپر کس قدر رحمت کا نزول ہوتا ہوگا اسی
درود کی کثرت سے جسکو اللہ سبحانہ چاہتا ہے اوسکو عالم رویا مین آپ کی زیارت نصیب ہو جاتی ہے اللہم
ارزقنا علمای دین اور مشائخ صالحین نے چند درود ایسے لکھے ہین کہ اونکی برکت سے شرف زیارت
حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح بعض طرق نماز کے بھی لکھے ہین کہ اونکی وجہ سے یہ دولت بی زوال
ہاتھہ آتی ہے جناب توفیق دام مجدہ نے بعض جینے اس قسم کے کتاب الدار والدوار مین تحریر فرمائے ہین
شرح برزخ مین ابوعبداللہ سطوی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین
دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالی نے آپکے ساتھہ کیا کیا فرمایا مجھے بخشدیا پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود کے
جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا پوچھا وہ کیا ہین فرمایا اللہم صل علی محمد بعدد
من صلی علیہ وصل علی محمد بعدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما تحب
وترضی ان یصلی علیہ وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوۃ علیہ وصل علی
محمد کما ینبغی الصلوۃ علیہ اس سے معلوم ہوا کہ کثرت ومداومت درود شریف کی عجب نعمت ہے
کہ بعد موت کے موجب مغفرت کی اور برزخ مین باعث نجات کی اہوال آخرت سے ہوتی ہے اللہم صل
وسلم علی سیدنا ونبینا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین آمین فضائل
ومناقب درود شریف بی حد وبیحساب ہین منجملہ اونکے چند یہ ہین ہر دن سو بار درود پڑھنا موجب ہے
برآنے سو حاجت کا تیس دنیا مین ستر آخرت مین اسکی سند حسن ہے ہر دن سو بار پڑھنا ایسا ہے جیسے
رات دن عبادت کی یہ کام نزدیک اللہ تعالی کے سارے عملون سے محبوب تر ہے درود پڑھنے والے کے

لئے مرنے کے بعد درود قبر پر استغفار کرتا ہے زیادہ پڑہنے والا اللہ تعالی سے قریب اور مستحق شفاعت ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس سے محبت دلی ہو جاتی ہے جناب توفیق دام ظلہ نے کتاب زیادۃ الایمان مین ۸۱ فائدے درود شریف کے ذکر فرمائے ہین یہ کتاب طبع ہو کے مطبوع خاص و عام ہو چکی ہے اللہ سبحانہ قبول فرماوے مدائح نبوی مین شعرائے امت نے عربی فارسی اردو مین نظماً و نثراً بہت کچھ لکہا پڑہا ہے چونکہ یہ کتاب اردو ہے اسلئے چند شعر قصیدۂ مدحیہ جناب شہیدی رحمہ اللہ سے منتخب کر کے تبرکاً و تیمناً اس مقدمے کا اون پر خاتمہ کرتا ہون

طلوعِ روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا
ظہورِ حق کی حجت ہے جہان مین نور احمد کا

عجم مین زلزلہ نوشیروان کی قصر مین آیا
عرب مین شور اوٹہا جسوقت اوسکی آمد آمد کا

شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے
نہ تہا فخر عالم فخر تہا اپنے اب و جد کا

وہ اس عالم مین رونق بخش تہا حورونکی تسکین کو
گیا جنت مین طوبی بن کے سایہ اوس سہی قد کا

شبِ معراج چڑہکر عرش پر دم مین اوتر آیا
بیان اوس قلزمِ معنی کے کیا ہو جذر اور مد کا

کشودِ عقدۂ باطن مین کافی نامِ حق اسکو
کہلا کرتا ہے بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

گر افعی بن کے جا نکلے اودہر ابلیس اللہ ہو
ملا ہے قصر خضر روح کو اوس کے زمرد کا

اودہر اللہ سے واصل ادہر ہر مخلوق مین شامل
خواص اوس برزخ کبری مین تہا حرف مشدد کا

بہر و ساہر کسیکو ایک جامہ عافیت کا ہے
مجہے نامِ مبارک کا ہی ذو القرنین کو سد کا

خدا بن مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہے بندونکو
ترا دستِ دعا ضامن ہے جب کل کی مقصد کا

اٹہین گے جس گہڑی عشرت کے سامان بزم جنت مین
کہلے گا حال امت پر تری انعام بیحد کا

لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرضِ شفاعت کو
تماشا گاہ محشر مین تکین گے نیک نہ بد کا

رہا کعبہ مین تیرے روضے کے در پر نہ جا پائی
اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا

تری تعریف سے میری زبان مین آئی ہے تیزی
صفاہان تک سخن ہوگا اس تیغ مہند کا

کبہی نزدیک جا کر آستانے سے ملون آنکہین
کبہی مین دور بیٹہون اور کرون نظارہ گنبد کا

فراغ دل سے گر یہان زندگی کا کوئی دم گزرے — حسد ہو خضر و عیسیٰ کو میرے عیش مخلّد کا
مدینے کی زمین سے گر نہ لائق ہو میرا لاشہ — کسی صحرا مین ہانکیں مین خورش ہو دام اور دد کا
تمنا ہے درختون پر ترے روضے کے جا بیٹھے — قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم عدد ما علمت وزنۃ ما علمت وملء ما علمت

فہرست ابواب و فصول و وصول

باب بیان مین برزخ کے

فرمایا اللہ تعالی اسنے ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون یعنی اون کے آگے ایک حجاب ہے اوس دن تک
کہ اوٹھائے جاوینگے برزخ نام ہے اوس چیز کا جو درمیان دو شی کے ہو صحاح مین کہا ہے کہ برزخ حاجز ہے
درمیان دو شئ کے اور برزخ وہ ہے کہ درمیان دنیا و آخرت کے ہے حشر سے پہلے وقت موت سے حشر تک فراء نے
کہا برزخ مرنیکے دن سے بعث کے دن تک ہے جو مراد برزخ مین داخل ہوا حاصل یہ ہے کہ عالم برزخ
عالم قبر ہے جو کہ مابین موت کے ہے بعث تک ف اللہ سبحانہ نے اپنی قدرت کاملہ حکمت بالغہ سے
حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کو مشت خاک سے اپنے ہاتھ سے بنایا اپنی روح اونمین پھونکی سب چیزون کے
نام اونکو سکھائے سارے فرشتون سے اونکو سجدہ کرایا جنت مین بسایا پھر بوجہ خطا کے جسمین ہزارہا
حکمتین تھین وہان سے نکال کے دنیا مین آباد کیا پس انکے لئے پہلا گھر جنت دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتھا
پھر جنت مقرر فرمایا اور انکی اولاد کے واسطے پہلا گھر مان کا پیٹ دوسرا دنیا تیسرا برزخ چوتھا جنت یا نار

قرار دیا اور ہر گھر کے لئے احکام جداگانہ معین فرمائے یعنی ماں کے پیٹ کو خلق وتقدیر کا گھر ٹھیرایا اسکے بعد دنیا کو دار عمل بنایا مزرعۂ آخرت مقرر فرمایا اصلاح معاش ومعاد کے طریقے تعلیم فرمائے اسکی درستی کے لئے نبی بھیجے کتابین نازل فرمائین اوامر ونواہی کا نقشہ جمایا ترغیب وترہیب کا تماشا دکھایا پھر جن لوگون نے ظاہر باطن اسکے موافق اپنا برتاؤ کیا توحید پر جمے رہے انبیا ورسل کا کہا مانا اونکی اچھی طرح سے اطاعت کی اون کے طریقے کو دانتون سے خوب مضبوط پکڑا اونکی چال کو آرام وتکلیف مین مرتے دم تک نہ چھوڑا وہ پکے سچے مؤمن مسلم ٹھیرے اور جنھون نے کارروائی دنیا کے لئے دین اسلام کو بظاہر قبول کیا باطن مین کفر وعناد پر جمے رہے وہ منافق ہوئے اور جو لوگ ظاہر باطن مین کفر پر جمے رہے دین سے کسی طرح کا سروکار نہ رکھا بلکہ رسولون کی تکذیب کی اونکو ہر قسم کی ایذا پہونچائی وہ پکے کافر سمجھے گئے اللہ سبحانہ نے دار دنیا مین شان ربوبیت کو کام فرمایا مؤمن منافق کافر کو حسب مقتضای حکمت روٹی کپڑا جاہ ومنصب صحت عافیت وغیرہ عطا کی بلکہ بہ نسبت مؤمنین کے منافقون کافرون کو زیادہ تر ہر قسم کے عیش وآرام مین رکھا مال دولت اولاد سے اونکو مست اونکی آنکھون کو ٹھنڈا کیا حساب کتاب سزا جزا کو قیامت کے لئے رکھ چھوڑا لیکن قیامت سے پہلے ایک اور گھر بنایا بسایا جسکو برزخ کہتے ہین یہ دنیا سے اتنا زیادہ وسیع ہے جتنی دنیا ماں کے پیٹ سے زیادہ وسیع ہے یہان ایمان وکفر ونفاق اخلاص وریا اچھے برے اعمال کی جانچ ہوتی ہے خدا ورسول کی طاعت ومعصیت کا اثر آنکھون سے نظر آجاتا ہے قرآن وحدیث کی باتین جو دنیا مین سنتے کہتے پڑھتے لکھتے تھے وہ سب ظاہر ظہور دکھائی دیتی ہین فرمانبردارون کی آؤ بھگت ہوتی ہے فرش فروش اسباب عیش وآرام اونکے لئے مہیا کیا جاتا ہے نافرمانون کو دور دبک مار پیٹ کیجاتی ہے طوق بیڑی آگ سانپ بچھو وغیرہ ایذا وتکلیف کا ساز وسامان درست کیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ تو بطور ماحضر کے ہے پوری پوری سزا جزا قیامت کے دن حساب کتاب ہوکے ملیگی پھر مؤمنین مخلصین ہمیشہ ہمیشہ کو جنت کے غرفون مین عیش وآرام کرینگے کفار ومنافقین ابد الآباد تک جہنم کے درکات مین جلینگے موت کو موت آجاویگی حیات ابدی اپنا سماں دکھاویگی سارے جھگڑے بکھیڑے طے ہو جاوینگے پھر مؤمنین ہین اور حور وغلمان جنت ہے اور رضای رحمن کافر ومنافق ہین اور آگ کا عذاب دوزخ ہے اور قہار جبار کا غصہ وعقاب ہے ۵

اسی تپ ہجر دیکہ مومن ہین — ہے حرام آگ کا عذاب ہمین

اللھم احفظنا اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا واجرنا من خزي الدنیا وعذاب الآخرۃ

بجاہ سیدنا ومولانا شفیع المذنبین رسول رب العلمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وصحبہ اجمعین الی یوم الدین

باب ۲ آغاز موت کے بیان مین

۱ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور اونکی ذریت کو پیدا کیا تو فرشتون نے کہا کہ زمین اونکو نہ سمائیگی فرمایا مین موت کو پیدا کرنیوالا ہون فرشتون نے عرض کیا کہ اب اونکو عیش خوشگوار نہوگا فرمایا مین اَمل کو پیدا کرنیوالا ہون یعنی تمنا ہی باطل

۲ ابونعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ آدم علیہ السلام زمین کی طرف اوتارے گئے تو اونکے رب نے اونسے کہا کہ عمارت بنا واسطے اوجڑنے کے اور بچے جن واسطے فنا کے ہ

باب ۳ موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا منع ہی بسبب کسی ضرر کے جو کہ جسم یا مال مین پہونچے

۱ بخاری ومسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز نہ تمنا کرے ایک تمہارا موت کی بسبب کسی ضرر کے کہ اوسپر اوترا ہے پھر اگر ضرور تمنا کرنے والا ہے تو چاہیے کہ یون کہے اللھم احیني ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفني اذا کانت الوفاۃ خیرا لی یعنی الٰہی زندہ رکھہ مجہکو جبتک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہو اور مار مجہکو جبکہ مرنا میرے لئے بہتر ہو اس سے معلوم ہوا کہ مطلق خیر عاقبت ہے عاقل کو یہ نہین لائق ہے کہ دنیا مین کسی تکلیف وایذا کے نازل ہونیسے عاجز ہوجاوے کیونکہ اوسکو بقا نہین ہے ہ

مشکلے نیست کہ آسان نشود — مرد باید کہ ہراسان نشود

نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی — ہ — بپیش ہمت ما ہر چہ آمد بود مہمانی

۲ مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہرگز تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی اور نہ اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ اوسکو آوے بیشک جبکہ مرتا ہے ایک تمہارا

تو اوسکا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور بیشک زیادہ نہین کرتی مومن کو اوسکی عمر مگر خیر ۳ بخاری و نسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہرگز تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی اگر وہ نیک ہے تو شاید زیادہ کرے یعنی نیکی اور اگر گنہگار ہے تو شاید توبہ کرے اللہ تعالیٰ کی رضا کو طلب کر ۴ امام احمد بزار ابو یعلی حاکم بیہقی نے شعب الایمان مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمنا نکرو تم موت کی پس بیشک ہول مُطّلَع سخت ہے اور بیشک سعادت سے ہے کہ دراز ہو عمر بندے کی یہانتک کہ دیوے اوسکو اللہ انابت[۱] یعنی رجوع ہونا مراد مطلع سے وہ امور آخرت ہین جنپر میت بعد موت کے مطلع ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آخرت کی ہول دنیا کی ایذا سے زیادہ تر سخت ہے پس آسان کی وجہ سے سخت کی تمنا نکرنی چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طول عمر طاعت الٰہی مین علامت ہے سعادت آدمی کی ۵

اندیشۂ مرگ سے ہے سینہ سب ریش	ٹکڑے ہے جگر جیسے لباس درویش
ہاتھون سے جو آج ہو سکے کر لیجے	پھر کل تو ہمین ہے ایک قیامت درپیش

۵ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع نہ فرماتے اس سے کہ ہم موت کی تمنا کرین تو ہم اوسکی تمنا کرتے ۶ بخاری نے قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم خبّاب کی عیادت کو گئے اونھون نے سات داغ لگائے تھے پس کہا اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو منع نہ فرماتے اس سے کہ موت کی دعا کرین تو مین اوسکی دعا کرتا ۷ مروزی نے قاسم مولی معاویہ سے روایت کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن رہے تھے پس آپنے فرمایا تو موت کی تمنا نکر اسلیے کہ اگر تو اہل جنت سے ہے تو بقا تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو اہل نار سے ہے تو کون چیز جلدی کرتی ہے تجھکو طرف اوسکے ۸ خطیب نے اپنی تاریخ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی پس بیشک وہ نہین جانتا ہے کہ اوسنے کیا آگے بھیجا اپنے نفس کے لیے ۹ امام احمد ابو یعلی طبرانی حاکم نے ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر داخل ہوئے[۲] اور آپکے چچا

[۱] انابت یہ ہے کہ رجوع ہو طاعت سے اوسکی طرف جسکی طاعت کرتا ہے اور توبہ یہ ہے کہ معصیت سے طاعت کی طرف رجوع ہو ابو عثمان مغربی فرماتے ہین کہ انابت اخلاص توبہ ہے ۱۲

[۲] یعنی حضرت عباس کے گھر والون پر ۱۲

حضرت عباس مریض تھے پس اونہون نے موت کی تمنا کی آپ نے اونسے فرمایا اے چچا تم موت کی تمنا نکرو کیونکہ اگر
تم نیک ہو پہر تم تاخیر دیے جاؤ زیادہ کروگے نیکی کو طرف اپنی نیکی کے تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم مسیئی ہو
پس تم تاخیر دیئے جاؤ پہر تم اپنی اسارت سے رجوع ہو تو تمہارے لئے بہتر ہے پس تم موت کی تمنا نکرو ۱۰ امام احمد
نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا
ہرگز تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی اور نہ اوسکی دعا کرے پہلے اس سے کہ وہ اوسکو آوے مگر یہ کہ اوسکو اپنے عمل کے ساتھ وثوق ہو

باب ۳ بیان مین فضیلت طول عمر کے طاعت الٰہی مین

امام احمد اور حاکم نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کون آدمی بہتر
ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل اچھا ہوا کہا پس بدتر آدمی کون ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہوئی اور اوسکا عمل
برا ہوا رواہ الترمذی وصححہ ۲ حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر تمہاری درازتر تمہاری از روی عمر و نکے اور بہت اچھی تمہاری از روی اعمال کے امام احمد نے
بھی مثل اسکے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۳ طبرانی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روا
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا خبر ندون مین تمکو تمہارے اچھون کی صحابہ نے عرض کیا
ہان یا رسول اللہ فرمایا درازتر تمہاری از روی عمرون کے اسلام مین جبکہ سداد کرین یعنی اپنے اعمال سے سداد
واستقامت طلب کرین ۴ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جبکہ دراز ہوئی عمر مسلمان کی تو اوسکے لئے بہتر ہے ۵ امام احمد نے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دو آدمی بنی تمیم کے قبیلۂ قضاعہ سے تہے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اسلام لائے پہر ایک اونمین کا شہید ہو گیا اور دوسرا سال بہر تاخیر دیا گیا طلحہ بن عبید اللہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جنت کو دیکہا پس مینے مؤخر کو دیکہا کہ وہ شہید سے پہلے جنت مین داخل کیا گیا مینے
اس سے تعجب کیا مینے صبح کو اسکا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا کیا اوسنے بعد اوسکے
رمضان کے روزے نہین رکہے اور چہ ہزار رکعت نہین پڑہین اور اتنی اتنی رکعت نماز سنت کی ۶ امام
احمد و بزار نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی

افضل نزدیک اللہ کے اوس مومن سے کہ عمر دیا جاوے اسلام مین واسطے ایک تسبیح و تکبیر و تہلیل کے [عہ۱] ابو نعیم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ باقی رہنا مسلمان کا ہر دن غنیمت ہے واسطے ادای فرائض اور نمازون کے اور اوس چیز کے کہ دیوے [عہ۲] اوسکو اللہ اپنے ذکر سے ۸ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن ابی نمیلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مومن جب مرجاتا ہے تو تمنا کرتا ہے پہر لنے کی طرف دنیا کے نہین ہے یہ مگر اسلئے کہ ایک تکبیر کہے یا ایک بار لا الہ الا اللہ کہے یا ایک بار سبحان اللہ کہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن دار آخرت مین کبھی دنیا کو یاد کریگا اور اپنی تقصیر پر عبادت الٰہی مین نادم ہوگا جو کہ دنیا مین اوس سے واقع ہوئی اور یہ اسواسطے ہے کہ وہان عبادت کرنیوالون کے مراتب دیکھیگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ سبحان اللہ بہترین اذکار ہے ❊

باب [عہ۵] موت سے عمل منقطع ہو جاتا ہے

اس باب کی حدیث مسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ باب سابق مین گذر چکی ہے ۱۱ ابو سعید معلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ موت سے اعمال کے صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہین اور میت نہ عمل صالح پر قادر ہوتا ہے نہ رد سلام پر اوسکو قدرت ہوتی ہے یعنی بطور عبادت کے کہ جسپر اجر مترتب ہوتا ہے رہی یہ بات کہ رد سلام بطور جزا کے حق مسلم مین سو وہ اسپر قادر ہے جیسا کہ صحیح حدیثون سے ثابت ہے ۱۲ مطرف بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب جمعہ کو ایک میدان پر میرا گذر ہوا اور مین اور راتون کو اوس جگہ گذرتا تھا پس مینے وہان ایک برہنہ قوم دیکھی و انکو سلام کیا اونہون نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا مین ٹھیر گیا اونہون نے آپس مین کہا کہ یہ مطرف بن شخیر ہے مینے کہا ای تعجب تم تو میرا اور میرے باپ کا نام جانتے ہو اور سلام کا جواب نہین دیتے اونہون نے کہا ای مطرف ہم مردے ہین ہمارے نامۂ اعمال اعمال صالحہ سے لپیٹ دیئے گئے ہم اگر اسپر قدرت رکھتے کہ سلام کا جواب دین تو ہم اسکو دنیا و مافیہا کے بدلے لیتے مین نے اونسے کہا مجھے کیا ہے کہ مین تمہین برہنہ دیکھتا ہون اونہون نے کہا کہ ہمارے کفن پھٹ گئے اور ہماری طرف وہ چیز نہین پہونچی جس سے ہم اپنی شرمگاہ کو چھپا دین مینے کہا مجھے کیا ہے کہ مین تمہین جمع دیکھتا ہون اونہون نے کہا اسلئے کہ ہر قبر مین سے مردے جمع ہو گئے ہین سو ہم بہت ہو گئے مینے کہا کیا تم شرماتے نہین کہ عورتین تمہارے ساتھ ننگون کو دیکھتی ہین ❊

اونہون نے کہا اے مطرف بیشک موت کی تلخی اور اوسکے سکرات ہمسے ہماری عقلون کو لیگئے پس مرد نہین جانتا ہے کہ وہ مرد ہے نہ عورت جانتی ہے کہ وہ عورت ہے مینے کہا مجھے کیا ہے کہ مین تمکو اس رات مین دیکھتا ہون اور راتون مین کسیکو مینے اس جگہہ نہین دیکہا اونہون نے کہا یہ شب جمعہ ہے ہم اس رات کو نکلتے ہین پس ہم دیکھتے ہین کہ آیا ہماری اولاد اور گہر والے ہمکو یاد کرتے ہین اور ہماری نیت سے خیرات کرتے ہین جب مینے جانیکا ارادہ کیا تو اونہون نے کہا اے مطرف ٹھیر جا تجھسے ہماری ایک حاجت ہے مین نے کہا وہ کیا ہے اونہون نے کہا جبکہ جمعہ آوے تو تو لوگون مین وعظ کر اور اون سے کہہ کہ ہمارے کفن پہٹ گئے بدن بوسیدہ ہوگئے ہڈیان بوسیدہ ہوگئین ہمارے بال پریشان ہوگئے اور تم ہمکو بھول گئے پس تم ہمارے احوال پر رحم کرو اور اعمال صالحہ کے ساتھہ زندگی کو غنیمت جانو کیونکہ ہم اونکے چھوڑنے سے پشیمان ہوئے اس اثر سے کئی فائدے معلوم ہوئے ایک یہ ہے کہ مردون کے لئے جسم ہین کہ دکھائی دیتے ہین جیساکہ مطرف نے اوس قوم کو دیکہا دوسرا یہ ہے کہ کفن بعد بوسیدگی کے اون جسمون کے ساتھہ باقی نہین رہتے جیساکہ مطرف نے اونکو برہنہ دیکہا تیسرا یہ ہے کہ مردون کو رد سلام پر قدرت نہین ہے لیکن یہ بات اکثر حدیثون کے مخالف ہے جو کہ اونکے رد سلام مین وارد ہوئی ہین وجہ توفیق یہ ہے کہ وہ سلام کا جواب دیتے ہین مگر یہ اونسے بطور عبادت کے نہین ہوتا ہے جیساکہ اونہون نے کہا کہ ہمارے نامۂ اعمال لپیٹ دئے گئے پس اونکے قول کے یہ معنی ہین کہ اگر ہم اسبات کی قدرت رکھتے کہ رد سلام کرین بطور ثواب کے تو ہم اوسکو دنیا وما فیہا کے عوض لیتے بلکہ وہ صرف بطور انس کے رد کرتے ہین جو کہ مومن کو اوسکے اقارب کے ساتھہ ہوتا ہے اونہون نے اس طور پر بہی مطرف کے سلام کا جواب نہ دیا وجہ اوسکی یہ ہے کہ اونکو اظہار حسرت منظور تہا بعض علمار نے ایک اور وجہ توفیق نہایت عمدہ بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اونہون نے جو اپنی عدم قدرت رد سلام پر بیان کی پس مراد اونکی رد سلام اوس چیز کے ساتھہ ہے کہ اوسکو زائر سنے اور حدیث شریف مین جو آیا ہے کہ وہ رد سلام کرتے ہین اس سے مراد رد سلام باخفا ہے کہ زائر اوسکو نہین سنتا چوتہا فائدہ یہ ہے کہ کفن بوسیدہ ہوجاتا ہے مردون کے پاس باقی نہین رہتا مگر ہان میت کے لئے بعد اوسکے کوئی کپڑا صدقہ دیا جاوے تو وہ باقی رہتا ہے اور میت اوس سے ستر کرتا ہے اسکو کفن دائمی کہتے ہین جیساکہ دلالت

کرتا ہے اسپر اونکا قول کہ نہین پہونچا ہماری طرف وہ کپڑا جس سے ہم اپنی شرمگاہ کو چھپاوین پانچوان یہ ہے کہ مردے
شب جمعہ کو جمع ہوتے ہین اور اپنی اولاد وغیرہ کے صدقہ وخیرات کے منتظر رہتے ہین چھٹا یہ ہے کہ موت کے بعد
شدت موت کی تلخی زمانہ دراز تک باقی رہتی ہے کہ جس سے ہوش حواس ٹھکانے نہین رہتے جیساکہ کہاکہ
وہ ہمارے عقلوں کو لیگئے ساتوان یہ ہے کہ مردون عورتون کی روحین اپنے اشخاص کے ساتھ متمیز ہوتی ہین
بعد موت کے جیسے کہ حالت حیات مین متمیز ہوتی تہین جیساکہ ایک طرف نے کہا کہ ہم عورتون کو تمہارے ساتھ نزدیک
دیکھتے ہین آٹھوان یہ ہے کہ مردے اس بات کو مکروہ جانتے ہین کہ زندے دنیا مین مشغول رہین اعمال صالحہ
مین قصور کرین کیونکہ اونہون نے امور آخرت کو دیکھہ لیا اچھے برے کام کی جزا سزا کو سمجھہ لو جہہ زیادہ چاہتے
ہین کہ ہے جو ہوا سو ہوا اگر جو زندہ ہین وہ اپنی عمر عزیز کو ضائع نہ کرین حیات مستعار کو غنیمت جانین اعمال
صالحہ سے اپنی اوقات کو معمور رکہین ع گر نہ سیدیم تو باری برسی ہم حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
سے روایت ہے کہ نہین ہے کوئی قیمت واسطے بقیہ عمر مومن کے اور یہ اسلئے ہے کہ اگر قیامت کے دن اوسکے
لئے دنیا ومافیہا ہو تو یہ اوس سے ایک گناہ بھی دور نکریگی اور اگر دنیا سے اوسکے واسطے گھڑی بھر کی عمر ہو
پھر وہ نادم ہو اور توبہ کرے تو برسون کے گناہون کو مٹا دیگی ف انقطاع عمل کے یہ معنی ہین کہ اوس عمل کا
ثواب منقطع ہو جاتا ہے جو کہ دنیا مین اوسپر مترتب ہوتا تھا ہا بجز عمل سو یہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رضی اللہ
عنہم سے مروی ہے بطور رغبت وشوق عبادت کے نہ بطریق تکلیف کے جیسے کہ موسی علیہ السلام کی نماز قبر مین
اور تلاوت قرآن شریف بعض اولیاء کی قبر مین روایت کی گئی ہے چنانچہ اسکا ذکر آئندہ آویگا ❊

باب مراتب اعمار کے بیان مین

احاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو زندہ
رکھتا ہے اللہ اسلام مین چالیس برس پہیر دیتا ہے اوس سے جذام وبرص وجنون وخنق شیطان کو اور
جسکو عمر دیتا ہے پچاس کی آسان کرتا ہے اوسپر حساب اور جسکو زندہ رکھتا ہے ساٹھہ برس دیتا ہے اوسکو
اللہ رجوع ہونا طرف اوس چیز کے جسکو وہ دوست رکھتا ہے اور جسکو زندہ رکھتا ہے ستر برس محبت رکھتے
ہین اوس سے آسمانون والے یعنی حور اور جسکو عمر دیتا ہے اسی برس کی مٹا دیتا ہے اوس سے گناہ اوسکے

۹۰

اور لکھتا ہے اوسکی نیکیون کو اور جسکو زندہ رکھتا ہے نوے برس بخشتا ہے اوسکے لیئے وہ گناہ جو آگے ہوچکے ہین
اور ہوتا ہے وہ اللہ کا قیدی اوسکی زمین مین اور شفاعت قبول کیا جاویگا اپنے گھر والون مین اس سے
معلوم ہوا کہ طول عمر اسلام مین بعد بلوغ کے مومن کے حق مین اس سے بہتر ہے کہ جوان مرجاوے ۱۲ ابن ماجہ
رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری
امت کی عمرین درمیان ساٹھہ کے ہین ستر تک یعنی اکثر امت کی عمرین یہ ہونگی اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص ساٹھہ
برس کے بعد مرگیا وہ اپنی عمر کو پورا کرچکا اور جو شخص اس سے پہلے مرا اوسکی عمر سے نقصان ہوا ۱۲ ابن ابی الدنیا
نے ایک ثقہ سے وہ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
معترک منایا یعنی وقوع موت کا بکثرت مابین ساٹھہ کے ہے ستر تک اس سے معلوم ہوا کہ عمر اکثر امت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ساٹھہ کے ہے اور نہایت اوسکی ستر ہے اور جس شخص کی عمر ستر سے زیادہ
ہوئی وہ بہ نسبت اوسکے قلیل ہے جیسا کہ حکیم ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
اقل امت میری ابناء سبعین ہین اور طبرانی نے کبیر مین بسند ضعیف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً
روایت کیا ہے کہ اقل امت میری ستر کو پہونچے گی

باب موت کی تمنا اور اوسکی دعا کرنا بسبب خوف فتنۂ دین کے جائز ہے

۱۲ امام مالک رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ گذریگا آدمی کسی آدمی کی قبر پر پس کہیگا ای کاش مین اوسکی جگہہ ہوتا اس سے
معلوم ہوا کہ آخر زمانے مین سختیان ہونگی کہ ہر ایک کو ضرر پہونچاوینگی پس موت کی آرزو کریگا سو وہ اوس وقت
معذور سمجھا جاویگا ۱۲ امام مالک و بزار نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے اللهم انی اسألك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين و
اذا اردت بالناس فتنة فاقبضني اليك غير مفتون ولا مضيع ولا مقصر یعنی الہی
مین تجھسے سوال کرتا ہون نیکیان کرنے برائیان چھوڑنے مساکین کی حب کا اور جبکہ تو ارادہ کرے لوگون
کے ساتھہ کسی فتنہ کا تو قبض کر مجھکو اپنی طرف اس حال مین کہ مین فتنہ مین نہ پڑون اور اس حال مین

کہ ضایع نہ کرون یعنی تیرے اور لوگون کے حقوق کو اور نہ اس حال مین کہ تقصیر کرون یعنی تیری اوامر و نواہی
مین ۳ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
ہے نہ نکلے گا دجال یہانتک کہ نہو گی کوئی چیز زیادہ محبوب طرف مومن کے اوسکی جان نکلنے سے ۴
امام مالک رحمہ اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے فرمایا اللھم قد ضعفت قوتی
وکبرت سنی وانتشرت رغبتی فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا مقصر یعنی الٰہی میری
قوت ضعیف ہوگئی میری عمر بڑہ گئی میری رغبت منتشر ہوگئی پس تو مجہے اپنی طرف قبض کر لے اس حال
مین کہ مین نہ ضائع کرنے والا ہون نہ تقصیر کرنے والا پس اوس مہینے سے تجاوز نہ کیا یہانتک کہ انتقال ہوگیا
۵ ابن عبد البر نے تمہید مین مروزی نے جنائز مین امام احمد نے اپنی مسند مین طبرانی نے کبیر مین علیم کندی
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ابو عبس غفاری کے ساتھ تہا چہت پر اونہون نے ایک قوم
کو دیکہا کہ وہ وبا کے سبب سے کوچ کئے جاتی تہی پس ابو عبس نے کہا ای وبا تو مجہے اپنی طرف لیلے تین بار
اس کلمے کو کہا علیم نے اونسے کہا تم یہ کیون کہتے ہو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہین فرمایا ہے
کہ تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی پس نزدیک اسکے انقطاع ہے اوسکے عمل کا اور وہ پہیر نہین لایا جاویگا کہ
توبہ کرکے رضا طلب کرے ابو عبس نے کہا مینے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تہے
مبادرت کرو تم ساتہہ موت کے چہہ خصلتون سے حکومت بیوقوفونکی کثرت کمینونکی بیع حکم کی یعنی رشوت
لیکے حکم دینا ہلکا سمجہنا خون کا قطع رحم نوجوان لوگ کہ ٹہیراوینگے قرآن کو مزامیر آگے کرینگے آدمی کو تاکہ راگنی
مین سناوے اونکو قرآن گو سمجہہ بوجہہ مین اونسے نہایت کم ہو حاکم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ حکم بن عمرو نے کہا ای طاعون تو مجہے اپنی طرف لے لے پس اونسے کہا گیا کہ تم یہ کیون کہتے ہو حالانکہ تمنے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تہے تمنا نکرے ایک تمہارا موت کی حکیم نے کہا بتحقیق
مینے سنا ہے جو تمنے سنا لیکن مین مبادرت کرتا ہون چہہ خصلتون سے بیع حکم کی کثرت کمینون کی حکومت
صبیان کی خونریزی قطع رحم نوجوان لوگ کہ آخر زمانے مین ہونگے ٹہیراوینگے قرآن کو مزامیر ۷ ابن سعد نے
طبقات مین حبیب بن ابی فضالہ سے روایت کیا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے موت کا ذکر کیا پس گویا

اوسکی تمنا کی اونکے بعض اصحاب نے کہا تم کس طرح موت کی تمنا کرتے ہو بعد قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے نہین ہے واسطے کسی کے کہ تمنا کرے موت کی نہ نیک نہ بد اگر وہ نیک ہے تو زیادہ کریگا نیکی کو اور اگر بد ہے
تو رجوع کریگا پس اونہون نے فرمایا مین کیونکر موت کی تمنا نہ کرون حالانکہ مین اس سے ڈرتا ہون کہ پالیوین مجھکو
چھہ خصلتین گناہ کو ہلکا سمجھنا حکم کو بیچنا رحمون کو قطع کرنا کثرت کمینون کی نوجوان لوگ کہ ٹھیراوین قرآن
کو مزامیر ۸ طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ آپنے فرمایا تمنا نہ کرے ایک تمہارا موت کی مگر یہ کہ اوسکو وثوق ہوا اپنے عمل کے ساتھہ پس جبکہ
تم دیکھو اسلام مین چھہ خصلتین تو تمنا کرو موت کی اور اگر تیری جان تیرے ہاتھہ مین ہو تو اوسکو چھوڑ دے
ضائع کرنا خون کا امارت صبیان کی کثرت کمینون کی امارت جاہلون کی بیچنا حکم کا نوجوان لوگ کہ ٹھیراوین
قرآن کو مزامیر ۹ ابن ابی الدنیا نے سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آئیگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی
موت اونمین زیادہ تر محبوب طرف قرا یعنی عبادا وس زمانے کے سرخ سونے سے ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ قریب ہے کہ موت زیادہ تر محبوب ہوگی طرف مومن کے سرد پانی سے کہ ڈالا جاوے اوپر شہد پھر
وہ اوسکو پی لے ۱۱ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ البتہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ گذریگا جنازہ
اونمین پس کہیگا آدمی کاش مین اوسکی جگہہ ہوتا ۱۲ ابن سعد نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہے
کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے پس مین اونکی عیادت کو آیا مینے کہا الٰہی شفا دے ابوہریرہ کو اونہون
نے کہا تو اسکو پھر نہ کہنا اور کہا قریب ہے اے ابوسلمہ کہ آئیگا لوگون پر ایک زمانہ کہ ہوگی موت زیادہ تر محبوب
طرف ایک اونکے کی سرخ سونے سے اور قریب ہے اے ابوسلمہ اگر تو باقی رہا تھوڑا زمانہ تو آئیگا آدمی قبر پر پس
کہیگا اے کاش مین تیری جگہہ ہوتا ۱۳ امروزی نے جنائز مین مرہ ہمدانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
کہ عبد اللہ نے اپنے اور اپنے اہل کے لیئے موت کی تمنا کی اونسے کہا گیا کہ تمنے اپنے اہل کے لئے تو موت کی
تمنا کی پھر تم اپنی جان کے لئے موت کی تمنا کیون کرتے ہو اونہون نے کہا اگر مین جان لون کہ تم اپنے اس
حال پر سلامت رہوگے تو مین اسکی تمنا کرون کہ تم مین بیس برس زندہ رہون ۱۴ امروزی نے ابی عثمان
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک وقت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے صفہ مین تھے اور اونکے

تحت مین فلان فلان دو عورتین صاحب منصب و جمال نہین اور اونسے اونکی اولاد نہایت خوبصورت
تہی کہ اتنے مین ایک چڑیا نے اونکے سر پر چون چون کیا پہر بیٹ کر دیا اونہون نے اپنے ہاتہہ سے اوس کو
پہینکدیا پہر کہا البتہ یہ کہ مرجاوے آل عبداللہ کی پہر وہ اونکے پیچہے مرجاوے زیادہ تر محبوب ہے طرف میرے
اس سے کہ یہ چڑیا مرجاوے ۱۵ مروزی نے قیس سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ کے بیچے اونکے آگے
دوڑ رہے تہے پس کہا تم دیکہتے ہو انکو البتہ یہ زیادہ تر سہل ہین مجہپر از روی مرنے کے انکی عدد سے جو کہ
جُعلان سے ہو جُعلان جمع ہے جُعل کی یہ ایک کیڑا ہے کہ نجاست کو لڑکا یا کرتا ہے ۱۶ حسن رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ تمہارے اس شہر مین ایک عابد تہا وہ مسجد سے نکلا جبکہ اوسنے اپنا پاؤن رکاب مین
رکہا تو ملک الموت اوسکے پاس آئے پس اوسنے اونسے کہا مرحبا ہین تو تمہارا بہت مشتاق تہا اونہون
نے اوسکی روح قبض کر لی ۱۷ ابن سعد نے طبقات مین اور مروزی نے خالد بن معدان رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی جانور خشکی مین اور نہ دریا مین خوش کرے مجہے یہ بات کہ وہ میرا
فدیہ ہو جاوے موت سے اور اگر موت کوئی نشان ہوتا کہ لوگ اوسکی طرف دوڑتے تو مجہسے اوسکی طرف
کوئی سبقت نہ کرتا مگر وہ آدمی کہ اپنی زیادتی قوت سے مجہپر غالب ہو جاتا ۱۸ ابونعیم نے خالد رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا واللہ اگر موت کسی مکان مین رکہی ہوئی ہوتی تو مین اونسے اول ہوتا جو اوسکی
طرف سبقت کرتے ۱۹ عبد ربہ بن صالح سے روایت کیا ہے کہ وہ مکحول پر اونکے مرض موت مین
داخل ہوئے پس اونہون نے اونسے کہا اللہ تمکو عافیت دے مکحول نے کہا ہرگز یون نہین ملنا
اوس سے جسکے عفو کی امید ہے بہتر ہے باقی رہنے سے اونکے ساتہہ جنکے شر سے امن نہین ہے شیاطین
الانس اور ابلیس اور اوسکا لشکر ۲۰ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابومسہر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
مینے ایک آدمی کو سنا کہ اوسنے سعید بن عبدالعزیز تنوخی سے کہا اطال اللہ بقاءک یعنی دراز کرے اللہ
تمہاری بقا کو پس وہ خفا ہوئے اور کہا بلکہ جلدی پہونچاوے تجہکو اللہ طرف اپنی رحمت کے ف
اطال اللہ بقاءک کی دعا دینا نہ چاہئے کیونکہ یہ تحیۂ مشرکین ہے وہ کہا کرتے تہے کہ دس ہزار برس زندہ
رہ ۲۱ ابونعیم نے عبیدہ بن مہاجر سے روایت کیا ہے کہا اگر کہا جاوے کہ جو کوئی اس ستون کو چہووے اوسکا

وہ مرجاویگا تو مین البتہ کہڑا ہونگا تاکہ اوسکو چہوؤن ۲۲ ابو عبد اللہ عبد الرحمن صنابحی سے روایت کیا ہے کہا دنیا بلاتی
ہے طرف فتنہ کے اور شیطان بلاتا ہے طرف گناہ کے اور ملاقات اللہ کی بہتر ہے ان دونون کے ساتھ
رہنے سے ۲۳ ابن ابی الدنیا نے عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ موت کی تمنا
نہین کرتے تہے کہتے کہ مین ہر دن اتنی اتنی نماز پڑہتا ہون یہانتک کہ بہیجا طرف اونکے یزید بن ابی مسلم نے یعنی
لوگون کو اور اونکو مشقت مین ڈالا اور ستایا اوس سے جس چیز کو کہ ملے پہر کہنے لگے الہی لاحق کر تو مجہکو
اخیار سے اور مت چہوڑ تو مجہے ہمراہ اشرار کے ۲۴ ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا
جبکہ آدمی اچہے حال پر مرتا تو ابو الدرداء کہتے مبارک ہو تجہکو ای کاش مین تیری جگہہ ہوتا ام الدرداء نے
اس باب مین اونسے کہا اونہون نے کہا کیا تو جانتی ہے ای احمق بیشک آدمی صبح کرتا ہے مومن اور
شام کرتا ہے کافر اوسکا ایمان سلب کیا جاتا ہے حالانکہ اوسے خبر نہین فانا لہذا المیت اغبط منی
لہذا بالبقاء فی الصلوٰۃ والصیام ۲۵ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن ابی الدنیا نے ابو جحیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی نفس کہ خوش کرے مجہکو یہ بات کہ وہ میرا فدیہ ہوجاوے
موت سے اور نہ نفس مکہی کا ۲۶ ابن ابی الدنیا اور خطیب نے اور ابن عساکر نے ابو بکرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا واللہ نہین ہے کوئی نفس کہ نکلے محبوب تر طرف میرے میرے نفس سے جو یہ ہے اور نہ
نفس اس مکہی اوڑنے والی کا پس لوگ گہبرا گئے کہا کیون اونہون نے کہا مین ڈرتا ہون اس سے
کہ پاؤن ایسا زمانہ کہ طاقت نہ رکہون کہ حکم کرون اوسمین نیک بات کا اور نہ منع کرون بری بات سے اوس
اوسدن کون خیر خوبی ہوگی ۲۷ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن سعد و بیہقی نے شعب الایمان مین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اونپر گزرا ابو ہریرہ نے اوس سے کہا تیرا کہان کا ارادہ
ہے اوسنے کہا بازار کا کہا اگر تجہسے ہوسکے کہ موت کو خریدے پہلے اس سے کہ تو لوٹے تو خرید کر ۲۸ ابن ابی الدنیا
نے طبرانی نے کبیر مین ابن عساکر نے طریق عروہ بن رویم سے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے یہ ایک شیخ تہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دوست رکہتے تہے کہ قبض کئے جاوین
یہ دعا کیا کرتے تہے کہ الہی میری عمر بڑہ گئی اور میری ہڈی سست ہوگئی پس تو مجہے اپنی طرف قبض

کرتے کہتے ہین کہ مین ایک دن مسجد دمشق مین نماز پڑہتا تھا اور دعا کرتا تھا کہ قبض کیا جاؤن اتنے مین ناگاہ ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت آیا اور اوسپر سبز دواج یعنی بالاپوش تہا اوسنے کہا یہ کیا ہے جسکی تو دعا کرتا ہے مینے کہا اور کس طرح دعا کرون اسنے مجہے کہا کہہ اللهم حسن العمل وبلغ الاجل یعنی الٰہی اچہا کر عمل کو اور پہونچا دے اجل کو مینے کہا تو کون ہے الله تجہپر رحم کرے کہا مین رتائیل ہون جو کہ کہینچتا ہے حزن کو مومنین کے سینون سے پہر مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکہا ۔

باب ۸ فضیلت موت کے بیان مین

علماء رحمہم الله تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ موت نہ عدم محض ہے نہ فناء صرف وہ تو فقط انقطاع ہے اوس تعلق کا جو روح کو بدن کے ساتہہ ہوتا ہے اور مفارقت وحیلولت ہے اون دونون کے درمیان مین اور بدلنا ہے ایک حال کا اور انتقال ہے ایک گہر سے دوسرے گہر کی طرف ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین اور ابو نعیم نے بلال بن سعد سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنی وعظ مین کہا کرتے تہے اے اہل خلود اور اے اہل بقاء تم نہین پیدا کئے گئے ہو فنا کے لئے تم تو خلود وابد کے واسطے پیدا کئے گئے ہو ولیکن تم نقل کئے جاتے ہو ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا تم تو ابد کے لئے پیدا کئے گئے ہو ولیکن تم نقل کئے جاتے ہو ایک گہر سے طرف دوسرے گہر کے ایک نسخے مین بجای ابو نعیم کے یون ہے روی الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن عمر بن عبد العزیز الخ

فصل موت مومن کا تحفہ ہے

تحفہ بر و لطف و مال نو کو کہتے ہین پس موت مومن بندے کے لئے احسان و لطف ہے کیونکہ الله تعالیٰ دار اکدار سے اشرف جوار کی طرف اوسکو لیجاتا ہے ابن مبارک نے زہد مین طبرانی نے کبیر مین حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے شعب الایمان مین عبد الله بن عمرو رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تحفہ مومن کا موت ہے ابن ابی شیبہ نے مصنف مین مروزی نے جنائز مین طبرانی نے ابن مسعود رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا صاف دنیا گئی پس نہین بچی

اوس سے مگر تلچھٹ پس موت تحفہ ہے واسطے ہر مسلمان کے *

فصل موت مومن کا ریحانہ ہے

دیلمی نے مسند فردوس میں حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت ریحانہ ہے مومن کا ف ریحانہ کے معنی خوشبو دار گھاس کے ہیں

فصل موت مومن کی غنیمت ہے

دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت غنیمت ہے معصیت مصیبت ہے فقر راحت ہے غنا عقوبت ہے عقل ہدایت ہے اللہ سے جہل گمراہی ہے ظلم ندامت ہے طاعت آنکھ کی ٹھنڈک ہے رونا اللہ کے خوف سے نجات ہے نار سے ہنسنا ہلاکت ہے بدن کی توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لئے کوئی گناہ نہیں و رواہ البیہقی فی شعب الایمان وضعف ف غنیمت یہ ہے کہ کوئی چیز بلا مشقت حاصل ہو چونکہ موت سے اجر و ثواب ملتا ہے اسلئے اوسکو غنیمت فرمایا

فصل موت فتنہ سے بہتر ہے

۱ امام احمد نے سعید بن منصور نے اپنے سنن میں بسند صحیح محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو چیزیں ہیں کہ ابن آدم اونکو برا جانتا ہے مکروہ رکھتا ہے موت کو اور موت اوسکے لئے بہتر ہے فتنہ سے اور مکروہ رکھتا ہے کمی مال کو اور کمی اوسکی کمتر ہے واسطے حساب کے ۲ بیہقی نے شعب الایمان میں زرعہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دوست رکھتا ہے انسان حیات کو اور موت بہتر ہے اوسکے نفس کے لئے اور دوست رکھتا ہے انسان کثرت مال کی اور قلت مال کی کمتر ہے واسطے اوسکے حساب کے یہ حدیث مرسل ہے ۳ ابن ابی شیبہ اور مروزی نے طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نگاہ نہیں رکھتا آدمی کے دین کو مگر اوسکا گڑھا یعنی قبر ۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مبارک نے زہد میں مروزی نے ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہیں ہے کوئی

غائب کہ انتظار کرے اوسکا مومن بہتر واسطے اوسکے موت سے ۵ سعید بن منصور ابن جریر نے ابوالدردا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی مومن مگر موت واسطے اوسکے خیر ہے اور نہین ہے کوئی کافر مگر موت شر ہے واسطے اوسکے پس جو شخص مجھے سچا نہ جانے تو بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے وما عند اللہ خیر للابرار یعنی جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہتر ہے واسطے نیکون کے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الآیۃ ۶ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد الرزاق نے اپنی تفسیر مین حاکم نے مستدرک مین طبرانی و مروزی نے جنائز مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی نفس نیک اور نہ بد مگر موت بہتر ہے واسطے اوسکے حیات سے اگر وہ نیک ہے تو مقرر اللہ تعالی اسلئے فرمایا ہے وما عند اللہ خیر للابرار اور اگر بد ہے تو مقرر اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم الآیۃ ۷ ابن ابی الدنیا نے جعفر احمر سے روایت کیا ہے کہا جو شخص کہ نہین ہے واسطے اوسکے موت مین خیر پس کوئی خیر نہین ہے اوسکے لئے حیات مین

فصل موت مومن کے لئے کفارہ ہے

ابو نعیم و بیہقی نے شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے موت کفارہ ہے واسطے ہر مسلمان کے ابن عربی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے

ف کفارہ اوس خصلت کو کہتے ہین جو کہ گناہ کو چھپا دے مٹا دے چونکہ موت کے وقت مومن کو درد و ایذا ہوتا ہے پس یہ تکلیف اوسکے گناہون کو مٹا دیتی ہے قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ موت کفارہ اسلئے ہے کہ میت اسمین آلام و اوجاع کی ملاقات کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو ایذا کانٹے اور اوسکے مافوق کی مگر مٹا دیتا ہے اللہ اوس سے بسبب اوسکے گناہون اوسکے سے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ موت کے کہ ایک سختی اوسکی سختیون سے سخت تر ہے تین سو ضرب تلوار سے

فصل موت مومن کا سرور ہے

ابن ابی الدنیا نے مالک بن مغول رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ اول

مروی ہے جو کہ مومن پر داخل ہوگا وہ موت ہے اسلئے کہ اللہ کی کرامت اور اوسکا ثواب دیکھیگا ؁۱۲ محارب بن دثار سے مروی ہے کہا مجھسے خیثمہ نے کہا کیا تجھے موت خوش کرتی ہے مینے کہا نہین کہا مین نہین جانتا ہون کسی کو کہ موت اوسکو خوش نکرے مگر منقوص عبداللہ بن احمد نے زوائد زہد مین اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ خیثمہ نے کہا بیشک یہ تجھہ مین البتہ بڑا نقص ہے ؁

فصل موت مومن کو محبوب ہے

ابن سعد نے طبقات مین بیہقی نے شعب الایمان مین ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین فقر کو دوست رکہتا ہون واسطے تواضع اپنے رب کے اور دوست رکہتا ہون موت کو واسطے اشتیاق اپنے رب کے اور دوست رکہتا ہون مرض کو واسطے مٹانے گناہ اپنے کے ؁۲ ابن سعد ابن ابی شیبہ احمد نے زہد مین ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کہا گیا تم کیا دوست رکہتے ہو اوس شخص کے لئے جسکو تم دوست رکہتے ہو کہا موت لوگون نے کہا پس اگر وہ نہ مرا کہا یہ کہ کم ہو مال اوسکا اور اولاد اوسکی ؁۳ ابن ابی شیبہ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین اپنے دوست کے لئے یہ تمنا کرتا ہون کہ کم ہو مال اوسکا اور جلد ہو موت اوسکی ؁۴ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین بہیجا میری طرف میرے بہائی نے کوئی ہدیہ کہ ہو وہ زیادہ تر محبوب ہو طرف میرے سلام سے اور نہین پہنچی مجھکو اوس سے کوئی خبر کہ پسندیدہ تر ہو مجھکو اوسکی موت سے ؁۵ ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبدالعزیز تیمی سے روایت کیا ہے کہا کہ عبدالاعلی تیمی سے کہا گیا کہ تم کیا چاہتے ہو اپنے نفس کے واسطے اور اونکے واسطے جنکو تم دوست رکہتے ہو اپنے اہل سے کہا موت ؁۶ طبرانی نے ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الٰہی تو محبوب کر موت کو طرف اوس شخص کے جو کہ جانتا ہے مین تیرا رسول ہون ؁۷ حکایت مروی ہے کہ ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تا کہ اونکی روح قبض کرین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے ملک الموت کیا دیکہا تو نے کسی خلیل کو کہ قبض کرے روح اپنے خلیل کی پس ملک الموت اپنے رب کی طرف چڑہ گئے پس فرمایا کہ تو اوس سے کہدے کیا دیکہا تو نے کسی خلیل کو

عبد اللہ لست

کہ اپنے خلیل کی ملاقات کو ناخوش رکہے پہر ملک الموت لوٹ کے آئے حضرت ابراہیم نے کہا تو میری
روح ابہی گہڑی قبض کر لے ۸ اصبہانی نے ترغیب مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے اونسے فرمایا اگر تو میری وصیت یاد رکہنے تو
چاہیے کہ نہو کوئی چیز محبوب تر طرف تیرے موت سے ۹ ابن سعد نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا جبکہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو کہا دوست آیا حاجت پر فلاح نہ پائی اوسنے
جو نادم ہوا حمد ہے اللہ کے لئے جو کہ مجہے فتنہ سے پہلے لیگیا ۱۰ سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین تمنا نہین کرتے موت کی مگر تین ایک وہ آدمی جو کہ مابعد موت سے جاہل ہے یا وہ آدمی
کہ اللہ کی قدرون سے بہاگتا ہے یا مشتاق کہ اللہ کی ملاقات کو دوست رکہتا ہے ۱۱ حبان بن
اسود رضی اللہ عنہ نے کہا موت ایک پل ہے کہ دوست کو طرف دوست کے پہنچاتا ہے ۱۲ ابو عثمان
رضی اللہ عنہ نے کہا علامت شوق کی حب موت کی ہے مع راحت کے ۱۳ بعض نے کہا مشتاق
احساس کرتے ہین حلاوت موت کو نزدیک اوسکے وارد ہونیکے اسلئے کہ کشف کیا جاتا ہے واسطے
اونکے روح وصول سے جو کہ شیرین تر ہے شہد سے ۱۴ ابن عساکر نے حضرت ذو النون مصری
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ شوق اعلی درجات اور اعلی مقامات ہے جبکہ بندہ اوسکو پہونچتا
ہے تو موت کی جلدی کرتا ہے واسطے شوق کے اپنے رب کی طرف اور اوسکی ملاقات کے واسطے
اور اوس کی طرف دیکہنے کے ۱۵ ابو عتبہ خولانی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے
کہا گیا کہ عبد اللہ بن عبد الملک وبا سے بہاگ کر نکل گیا اونہون نے کہا انا للہ وانا الیہ
راجعون مین گمان نہین کرتا تہا کہ مین باقی رہون یہانتک کہ ایسی بات سنون کیا نہ خبر دون
مین تمکو اون خصلتون سے کہ جنپر تمہارے اخوان تہے اول یہ کہ لقای الٰہی محبوب تر تہی طرف
اونکے شہد سے دوسرے وہ دشمن سے نہین ڈرتے تہے تہوڑے ہون یا بہت تیسرے وہ نہین
ڈرتے تہے دنیا کی حاجت سے اونکو اللہ تعالی کے ساتہہ وثوق تہا کہ وہ اونکو رزق دیگا چوتہے
اگر طاعون اونپر نازل ہوتے تو وہ نہین جاتے یہانتک کہ جاری کرے اللہ اونمین جو جاری

کرچکا ۱۶ ابونعیم نے حلیہ مین ابن عبد ربہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے مکحول سے کہا کیا تم دوست
رکہتے ہو جنت کو کہا وہ کون ہے کہ جنت کو دوست نہ رکہے کہا تو پہر تو موت کو دوست رکہہ کیونکہ تو ہرگز
جنت کو نہ دیکہیگا یہانتک کہ تو مرے ۱۷ عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن
ابی زکریا کہا کرتے تہے کہ اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان اس بات کے کہ سو برس کی عمر دیا جاؤن طاعت
الٰہی مین اور اس بات کی کہ آج کے دن قبض کیا جاؤن یا اس گہڑی مین تو مین یہ اختیار کرون کہ قبض
کیا جاؤن آج کے دن یا اس گہڑی مین واسطے شوق کے طرف اللہ تعالیٰ کے اور طرف اوسکے رسول
کے اور طرف صالحین کے اوسکے بندون سے ۱۸ ابونعیم ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین احمد بن ابی الحواری
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ابو عبید اللہ نباجی کو سنا کہ کہتے تہے اگر مین اختیار دیا جاؤن
درمیان اس بات کے کہ دنیا میرے لئے ہو اوس دن سے کہ پیدا کی گئی اوسمین حلال عیش آرام کرون قیامت
کے دن اوس سے پوچہا نہ جاؤن اور درمیان اس بات کے کہ میری جان اس گہڑی نکل جاوے تو مین
یہی اختیار کرون کہ میری جان اس گہڑی نکل جاوے کیا ہم اس بات کو دوست نہ رکہین کہ ملاقات
کرین اوسکی جسکی ہم طاعت کرتے ہین ۱۹ ابن مبارک امام احمد نے زہد مین حبان بن جبلہ سے روایت کیا ہے
کہ ابوذر اور ابو الدردا رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم جنتی ہو موت کے لئے اور آباد کرتے ہو اجاڑ کے لئے
اور حرص کرتے ہو اوس چیز پر جو فنا ہو گی اور چہوڑتے ہو اوس چیز کو جو باقی رہیگی خبردار بہتر مکروہات تین
ہین موت مرض فقر اور امام احمد نے زہد مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا خبردار
بہتر دو مکروہ فقر و موت ہین ۲۰ ابن مبارک نے ابو عبد الرحمن سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے
مجلس ابو اعور سلمی مین کہا واللہ نہین پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ محبوب ہو طرف میرے موت
سے پس ابو اعور نے کہا البتہ ہونا میرا مثل تیرے زیادہ محبوب ہے طرف میرے سرخ اونٹون سے +

فصل موت مومن کے لئے راحت ہے

۱ بخاری و مسلم نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک جنازہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر سے گزرا آپ نے فرمایا مستریح ہے یا مستراح منہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مستریح کیا ہے اور

مستراح منہ کیا ہے فرمایا بندۂ مومن دنیا کے رنج وایذا سے راحت پاتا ہے طرف اللہ تعالی کی رحمت کے
اور فاجر آرام پاتے ہین یا اوس سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور ۳ ابن ابی شیبہ نے یزید بن ابی زیاد
سے روایت کیا ہے کہا ایک جنازہ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ پر سے گزرا اونہون نے کہا اوسنے آرام پایا
یا اوس سے راحت بین ہوئے ف اللہ کے بندے اوسکے مرنیسے اسلیئے راحت پاتے ہین کہ اگر وہ
فعل منکر سے اوسکو منع کرتے ہین تو اونسے دشمنی کرتا ہے ایذا پہونچاتا ہے اور اگر چپ رہین تو اونکے
دین دنیا کا ضرر ہے اور شہر و درخت و جانور اسواسطے راحت پاتے ہین کہ اوسکے شومی کے سبب سے
اللہ تعالی بارش روکدیتا ہے جو کہ مایۂ حیات زمین و نبات و حیوان ہے جبکہ وہ مرگیا اور اوسکی شومی
دور ہوئی تو پانی برسنے لگا سب نے حیات تازہ پائی چین و آرام سے گزرنے لگی ۴ امام احمد نے زہد مین
ابن ابی الدنیا نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کیا نہین ہے واسطے مومن کے راحت
ورے اللہ کی ملاقات کے ۵ ابن مبارک نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا رشک نہین کیا مینے کسی شئی کا بسبب کسی شئی کے مثل مومن کے اوسکی لحد مین کہ اللہ
کے عذاب سے امن مین ہوا اور دنیا کی ایذا سے راحت پائی اور ابن ابی شیبہ نے اس لفظ سے روایت
کیا ہے کہ نہین ہے کوئی چیز بہتر واسطے مومن کے اوسکی لحد سے کہ دنیا کے ہموم سے راحت پائے
اور عذاب اللہ سے امن مین ہوا ۵ ابن مبارک نے ہیثم بن مالک سے روایت کیا ہے کہا ہم نزدیک
ابلقع بن عبدہ کے باتین کرتے تھے اور نزدیک اونکے ابو عطیہ مذبوح تھے لوگون نے عیش آرام کا ذکر کیا پس
کہا کہ زیادہ تر لوگون کا عیش مین کون ہے کہا فلان ابلقع نے کہا ای ابو عطیہ تم کیا کہتے ہو
اونہون نے کہا مین تمکو خبر دیتا ہون اوس شخص سے کہ وہ اوس سے زیادہ تر عیش مین ہے ایک
جسم ہے قبر مین کہ عذاب سے امن مین ہوچکا ۶ ابن ابی الدنیا نے صفوان بن سلیم سے روایت کیا ہے
کہا موت مین راحت ہے واسطے مومن کے دنیا کی سختیون سے اگرچہ موت صاحب غُصَص و کُرَب
ہے ۷ محمد بن زیاد سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی گئی بعض حکما سے کہ اونہون نے کہا البتہ موت
سہل تر ہے عاقل پر زلت[لہ] عالم غافل سے ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تھا

لہ یعنی لغزش ۱۲

کہ موت راحت ہے واسطے عابدون کے ۹ حدیث تمیم داری رضی اللہ عنہ مین آیا ہے کہ اللہ تعالی ملک الموت سے فرماتا ہے تو جا طرف میرے دوست کے اور اوسکو لے آ اسلئے کہ مین نے آرام و تکلیف کے ساتھہ اوسکا تجربہ کیا ہے اور پایا مین نے اوسکو اوس جگہہ کہ چاہا مین نے پس تو اوسکو میرے نزدیک لے آ تاکہ مین اوسکو راحت دون ہموم دنیا اور اوسکے غموم سے الحدیث ف نیک آدمی کو مرنیسے راحت حاصل ہوتی ہے دنیا کے رنج و غم و فکر و ہم سے امن مین ہو جاتا ہے نعیم جنت و جوار رحمت مین جا بستا ہے اور فاسق فاجر ظالم بدین کے مرنیسے خلق کو آرام ملتا ہے اسی مضمون کو کسی نے خوب نظم کیا ہے ۵

توچنان زی کہ چو میری برہی — نہ چنان گر تو بمیری برہند

حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ۵

چنان بزی کہ اگر خاک رہ شوی کس را — غبار خاطری از رہگذار ما نرسد

کسی اور نے کہا ۵

یاد داری کہ وقت زادن تو — ہمہ خندان بدند و تو گریان
آنچنان زی کہ وقت مردن تو — ہمہ گریان بوند و تو خندان

فصل دنیا مومن کا قیدخانہ کافر کی جنت ہے

ابن مبارک نے زہد مین طبرانی نے کبیر مین عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا مومن کا قیدخانہ اور اوسکا قحط ہے پس جبکہ دنیا سے جدا ہوا تو اوسنے قیدخانہ اور قحط کو چھوڑ دیا ۲ ابن مبارک نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دنیا کافر کی جنت ہے اور مومن کا قیدخانہ ہے اور نہین ہے مثل مومن کے جسوقت کہ اوسکی جان نکلتی ہے مگر مانند مثل اوس آدمی کے کہ تہا وہ قیدخانہ مین پہر وہ اوس سے نکالا گیا پس چلنے پہرنے لگا زمین مین اور اوسمین کشادہ ہو گیا ۳ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دنیا قیدخانہ مومن کا ہے اور جنت کافر کی پس جبکہ مومن مرجاتا ہے تو اوسکی راہ خالی ہو جاتی ہے چرتا ہے جہان چاہتا ہے ۴ ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوذر بیشک دنیا قید خانہ مؤمن کا ہے اور قبر اوسکا امن ہے اور جنت اوسکی جای بازگشت ہے اے ابوذر بیشک دنیا جنت ہے کافر کی اور قبر ہے عذاب اوسکا اور آگ جای بازگشت ہے اوسکی ٥ ابن لال نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ دنیا مؤمن کے لئے طاف نہین ہوتی کیونکر ہو وہ تو اوسکا قید خانہ اور اوسکی بلا ہے ١٠ نسائی طبرانی ابن ابی الدنیا نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے روی زمین پر کوئی نفس کہ مرجاوے اور اوسکے لئے نزدیک اللہ کے خیر ہو وہ دوست رکھے اس بات کو کہ تمہاری طرف لوٹ آوے اور اوسکے لئے نعیم دنیا ہو اور جو کچھ کہ اوسمین ہے مگر شہید پس بیشک وہ دوست رکھتا ہے کہ رجوع کرے پہر دوبارہ مارا جاوے اسلئے کہ دیکھتا ہے ثواب اللہ سے واسطے اپنے یعنی سوای شہید کے اور کوئی جسکے لئے اللہ تعالی کے نزدیک خیر ہے ہرگز دنیا مین آنا نہ چاہے گا اسی مضمون کو

کسی نے خوب نظم کیا ہے ٥

نسبت دنیا بزندان لیس ہمین کز وی آن		ہر کہ شد آزاد ہیل باز گردیدن ندشت	
وضع زمانہ قابل دیدن دوبارہ نیست	٥	رو پس نکرد ہر کہ ازین خاکدان گذشت	

ف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ دنیا کو مومن کا سجن ٹھیرایا تو یہ اس بات کا مفید ہے کہ مومن موت کے وقت تنگی سے فراخی کی طرف نکلتا ہے اور اوسکی منزل دنیا چھوڑنے کے بعد نہایت وسیع اور اوسکا حال بہت اچھا ہوتا ہے حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تشبیہ نہین دی مینے بنی آدم کے نکلنے کی دنیا سے مگر مثل نکلنے بچے کے اپنی مان کے پیٹ سے اوس غم و تاریکی سے طرف راحت دنیا کے ف دنیا کو مؤمن کے لئے قید خانہ کافر کے واسطے بہشت کہنے مین ایک سوال مشہور ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے مومن دنیا مین سعت و نعیم مین اور بہت سے کافر ضیق و مصیبت مین ہین اسکے جواب مین دو امر ہین ایک تو یہ ہے کہ دنیا مومن کے حق مین باعتبار تکالیف شرعیہ کے اور او

ساتھہ مقید ہونیکے اور فعلاً و ترکاً نفس سے لڑائی کرنیکے قید خانہ ہے اور کافر مطلق العنان ہے اوامر
ونواہی کے ساتھہ مقید نہیں ہے گویا وہ جنت مین ہے کیونکہ تکالیف اوس سے مرفوع ہوگئی ہین دوسرے
یہ ہے کہ مومن باعتبار اپنے انجام کار کے کہ وہ جنت مین ہوگا نہرین جاری ہونگی عمدہ عمدہ محل رہنے
کو پاوینگے حورین صحبت کے لئے دیجاوینگی خدم و حشم بہت کچھہ ہونگے چہرہ پر اور سکانون پر نور ہوگا جمال
الٰہی کی تجلی ہوگی اسکے سوا اور بہت سے امور ہین جو کہ حصر مین نہین آسکتے بلکہ خطرہ قلب کے قید
مین نہین سماتی پس وہ اس اعتبار سے گویا قید خانہ مین ہے کیونکہ نعمت فانی دولت باقی کو نہین
پہونچتی ہے اگر مومن کے لئے کچھہ نہو مگر خلود ہو اور ہر ایک سے استغنا ہر دروازے سے فرشتے
سلام کرتے ہوئے داخل ہون ولدان وغلمان بکہرے موتیون کے مثل پیالے آبخورے لئے ہوئے
اوسکے ارد گرد پہرتی ہون اور وہ اونچے اونچے تختون پر بیٹھا ہو زرابی مبثوثہ اکواب موضوعہ ہون
تکیے صف کے صف لگے ہون پرندون کا گوشت ملتا ہو جسکے کہانے کو جی چاہے عمدہ عمدہ میوے
موجود ہون نعیم نامحصور اور لذائذ غیر معدود ہون اور باوجود اس سب کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ راضی ہو
تو صرف یہی سب کچھہ اوسکے لئے دنیا وما فیہا سے بہتر ہے اور دنیا اس اعتبار سے اوسکے حق مین قید خانہ
ہی ہے گو مال مین برابر قارون کے اور عزت مین مثل فرعون کے اور جبروت مین نمرود ہی کی طرح
کیون نہو اور اپنی امثال واقران پر قاہر اور قرون کا استیصال کیون نکرتا ہو اور اگرچہ اکوان اوسکے
لئے ذلیل اور حیوان اوسکے فرمان بردار ہون بلکہ بفرض محال اگر دولت وجاہ دنیا بھی مثل سلیمان
علیہ السلام کے اوسکے ہاتھہ مین آجاوے تو بھی بہ نسبت اون چیزون کے جو اوسکو آخرت مین
حاصل ہونگی وہ اوس شخص کے مثل ہے جو کہ تاریکی قید خانے اور داروغہ جیلخانہ کے قید مین ہے
کیونکہ دار حیوان دار آخرت ہے نہ یہ خاکدان فنا نشان اور کافر باعتبار اوسکے کہ جو اوسکو آخرت مین
نصیب ہوگا یعنی جہنم مین جلے گا چیخے چلائے گا ویل و ثبور پکاریگا آگ کی تہ مین جلے پینے کو گرم
پانی پیپ لہو پیئے گا درکات جحیم اور انواع عذاب الیم مین ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا اوسکو یقین ہوگا چمڑا
جبکہ پک جاویگا تو اور کہال بدل کے اوسکو عذاب کیا جاویگا اور ہمیشہ اسی طرح ہوا کریگا جہنم کے

سانپ بچھو کاٹا کرینگے اسکے سوا اور بہت سے عذاب انواع واقسام کے ہوتے رہین گے اگر وہ اس عالم مین تنگ سے تنگ قیدخانے اور بڑی سی بڑی تنگی اور سخت سے سخت بلا مین مبتلا ہو اور آگ مین جلتا ہو بہ نسبت اوسکے آل کار کے جو کہ کفر ومعاصی کی وجہ سے اوسکو حاصل ہوا اور مستحق خلود جحیم وعذاب مہین الیم کا ٹہیر اگویا وہ یہان بڑی سی بڑی جنت اور بلند سے بلند رتبے مین ہے ف مؤمن کے لئے دنیا کا قیدخانہ ہونا اسلئے ہے کہ جب تک وہ دنیا مین ہے تب تک اوامر الٰہی مین کمی کرنے اور مناہی کے مرتکب ہونے سے ممنوع ہے اور ان دونون باتون سے نجات بدون اسکے کہ دنیا سے جدا ہو میسر نہین ہوسکتی پس وہ گویا فتن ومصائب دنیا کے قیدخانہ مین محبوس ہے مثلاً دشمنون کا دفع کرنا اونسے مدارات کے ساتھہ پیش آنا دوستون سے تلطف کرنا اونسے خوش اخلاقی کا برتاؤ کرنا اپنے حقوق سے درگذر اونکے حقوق پورے پورے ادا کرنا حتی الامکان اونکی بہلائی چاہنا اونکی رفع فکر ومحن مین مصروف رہنا اسکے سوا اہل وعیال کے لئے حلال روزی کمانا اوسکی تحصیل مین ایذا و مشقت اوٹھانا حاکم کا حق اچھی طرح سے ادا کرنا دل زبان جوارح سے اوسکی خیرخواہی کرنا خلوت وجلوت مین اوسکے لئے حسن توفیق وخاتمہ خیر کی دعا مانگنا اوسکی فکر سے افسردہ اوسکی خوشی سے جو خلاف شرع نہو خوش ہونا اگر قدرت ہو تو صراحۃً یا کنایۃً حسب موقع ومحل اوسکے کان تک ایسے امور کا پہونچا دینا جنسے دنیا مین نیکنامی خلق خدا کو راحت ہو آخرت کی بدنامی اور اوسکے مواخذے سے نجات نصیب ہو ۵

خواہم کہ بآن تازہ گل ازروی نصیحت	گویند کہ باہر خس وخارے ننشینند
لکن بہ طریقے کہ زما خاک نشینان	برخاطر او ہیچ غبارے ننشینند

غرضکہ اس قسم کے ہزارہا امور ہین جنمین مؤمن کی جان پہنسی ہوئی ہے علاوہ اسکے اور فتن و آفات دین دنیا کے جو کہ مثل بارش باران کے شب وروز برس رہے ہین اونکا تو کچہ حساب وشمار ہی نہین ہے خصوصاً اس زمانہ پرآشوب مین اونسے محفوظ رہنا بغایت دشوار ہو گیا ہے اگر کوئی اتفاقاً بفضل عنایت الٰہی بچ بہی گیا مگر ہوا تو ضرور ہی لگ جاتی ہے آگ سے بچا تو بچا لیکن دہوان تو پہونچ ہی جاتا ہے الا من عصمہ اللہ تعالیٰ امر لتے دم تک اسی قسم کی تکلیف وبلا سے مقابلہ رہتا ہے

ایک نئی طرح کا مجادلہ پیش ہوتا ہے

روز ہنگامہ بیداد ہے باللہ اعوذ
یار کیا ہے کوئی جلاد ہے باللہ اعوذ

ہاں جبکہ روح قالب سے پرواز کر جاتی ہے تو یہ سارے جھگڑے بکھیڑے طے ہو جاتے ہیں محنت مشقت سعی سفارش خوشامد و آمد شکر و شکایت کے دفتر لپیٹ دئے جاتے ہیں اگرچہ ع ایک جان کا زیان ہے سو ایسا زیان نہیں ع بلا سے جان گئی گئی مگر چین تو ملا راحت تو نصیب ہوئی اہل و عیال کی اینچ کھینچ حق ناحق حکام کی کشاکش دوست آشنا خویش و بیگانہ کی شکایت سے تو بچے دشمنوں کے شماتت و داؤ بازی سے تو امن ملا حاصل یہ ہے کہ اس زمانہ میں موت ہزار درجہ حیات سے بہتر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکے حق میں وارد ہوا ہے کہ آدمی قبر پر سے گذریگا تو کہیگا کاش میں اسجگہ ہوتا منصور فقیہ رحمۃ اللہ نے کیا خوب کہا ہے

قَدْ قُلْتُ اِذْ مَدَحُوا الْحَيَاةَ وَاَسْرَفُوْا
فِی الْمَوْتِ اَلْفُ فَضِيْلَةٍ لَا تُعْرَفُ
منها امان لقائه بلقائه
وفراق كل مُعَاشِرٍ لا يُنْصِفُ

کسی اور نے کہا ہے

من كان يهوى ان يعيش فانني
حقا احب بان اموت فاعتقا
في الموت الف فضيلة لو انها
عرفت لكان سبيله ان يُعشَقا

لیکن مدار اس فضیلت کا اوسی موت پر ہے جسمیں خاتمہ بالخیر ہو اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ آمین بجاہ عریض الجاہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ صلی اللہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الدین ٭

فصل نابینا موت کے وقت بینا ہو جاتا ہے

شرح برزخ میں ذکر کیا ہے کہ ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ کی بینائی پھیر دی گئی جبکہ وہ مرے مروی ہے کہ نابینا بندہ جبکہ مرتا ہے تو مرتے وقت اوسکی بینائی پھیر دیجاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں مومنین میں سے کوئی اندھا نہوگا اسمیں اختلاف ہے کہ مومن نابینا موت

کے وقت بینا ہو جاویگا پھر حشر مین اندہا ہوگا یا نہین اصح یہی ہے کہ وہ اندہا نہوگا بلکہ بصیر ہوگا ؀

باب ۹ ذکر موت اور اوسکی تیاری کے بیان مین

ا ترمذی نسائی ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنی والی لذتون کا وہ موت ہے ابونعیم نے حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے ۲ بزار نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر قطع کرنیوالی لذتون کا پس بیشک نہین یاد کیا اوسکو کسی نے کسی تنگی مین عیش سے مگر وہ کشادہ کردیگی اوس تنگی کو اوسپر اور نہ کسی فراخی مین مگر وہ تنگ کردیگی اوس فراخی کو اوسپر ۳ ابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا مومنین کا زیادہ تر دانشمند ہے فرمایا بہت یاد کرنے والا اونکا واسطے موت کے اور بہت اچھی تیاری کرنیوالا اونکا واسطے مابعد موت کے وہی ہین دانشمند ۴ ترمذی ابن ماجہ نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عاقل وہ ہے جسنے مودب کیا عــه اپنے نفس کو اور عمل کیا واسطے مابعد موت کے اور عاجز وہ ہے جسنے اپنے نفس کو اوسکی ہوی کا تابع کیا اور تمنا کی اللہ پر ۵ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت کرو ذکر موت کا پس بیشک وہ دور کرتا ہے گناہون کو اور بے رغبت کرتا ہے دنیا مین پس اگر یاد کروگے اوسکو وقت غنا کے تو وہ اوسکو ہدم کردیگی اور اگر یاد کروگے اوسکو وقت فقر کے تو وہ راضی کردیگی تمکو تمہارے عیش کے ساتھہ ۶ عطا رخراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس پر کہ بلند ہوئی تھی اوسمین ہنسی پس آپ نے فرمایا ملاؤ تم مجلس تمہاری کو ساتھ مکدر کرنے والی لذتون کے صحابہ نے عرض کیا کیا ہے مکدر کرنے والی لذتون کی فرمایا موت ۷ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو ایک شیخ نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو وصیت کی پس فرمایا بہت کرو ذکر موت کا وہ تمکو اپنے ماسوا سے غافل

لہٗ رواہ الترمذی وحسنہ

عــه حدیث کا لفظ من دان نفسہ ہے یعنی مر ادعھا واستعبدھا وقیل حاسبھا ۱۲

کرونگی ۸ ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان مین زید سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جبکہ اپنے اصحاب سے غفلت دیکھتے تو آواز بلند اونکو پکارتے کہ آئی تمکو موت اس حال مین
کہ وہ ثابت لازم ہے یا ساتھہ شقاوت کے اور یا ساتھہ سعادت کے ۹ بیہقی نے وضین بن عطا رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ معلوم فرماتے لوگون سے موت
کی غفلت تو تشریف لاتے پس دروازے کے دونون بازو پکڑتے پھر تین آواز دیتے ای لوگو اے
اہل اسلام آئی تمکو موت اس حال مین کہ ثابت لازم ہے آئی موت ساتھہ اوس چیز کے کہ آئی ساتھہ
اوسکے آئی ساتھہ روح و راحت اور رجوع مبارک کے واسطے اولیاء رحمٰن کے اہل دار الخلود سے
کہ جنکی سعی اوسمین تھی اور اونکی رغبت اوسکے واسطے تھی خبردار ہر سعی کرنیوالے کے لئے ایک غایت
ہے اور غایت ہر ساعی کی موت ہے سابق ہے یا مسبوق ۱۰ طبرانی نے عمار رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کافی ہے موت وعظ کرنے والی ف
شرح برزخ مین کہا ہے کہ امر موت دنیا کی ہر شدت سے زیادہ سخت ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ اگر ایک بال کا درد جو کہ موت کے وقت ہوتا ہے آسمانون اور زمین کی
خلق پر رکھا جاوے تو سب کی سب مرجاوے پھر جو آدمی کہ موت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا
مین مشغول ہونیکے لئے فارغ نہوگا اور اس وقت کی تیاری کے لئے دنیا کی سختیون کا تحمل کریگا
کیونکہ جو شخص دو بلاؤن مین مبتلا ہوتا ہے تو وہ آسان کو اختیار کرتا ہے پس وہ کسی دوسرے واعظ
کے وعظ کا محتاج نہوگا ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس شخص نے موت کو
پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب و ہموم سہل ہوگئے اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی مصیبت بمقابلہ مصیبت
موت نہایت آسان ہے جس شخص نے اوسکی شدت کو پہچان لیا اوسپر یہ مصیبت سہل ہوگئی ۱۱ طبرانی
نے روایت کیا ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا کوئی شہداء کے ہمراہ محشور ہوگا فرمایا ہان وہ شخص
کہ یاد کرتا ہے موت کو دن رات مین بیس بار سدی نے کریمہ خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم
ایکم احسن عملا کی تفسیر مین کہا ہے کہ بہت یاد کرنیوالا تمہارا واسطے موت کے اور بہت اچھی تیاری

کرنیوالا اوسکے لئے اور بہت ڈرنے والا اور پرہیز کرنیوالا واخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۱۲ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کا ذکر ہوا پس اوسپر ثنا کی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس طرح ہے یاد کرنا اوسکا موت کو پس اوس سے اسکا ذکر نہ کیا گیا آپ نے فرمایا نہین ہے جیسا تم ذکر کرتے ہو ابن ابی الدنیا بزار نے بھی انس رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے موصولاً روایت کیا ہے اور طبرانی نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے ۱۳ البعض نے کہا ہے جو شخص موت کو بہت یاد کرتا ہے وہ تین چیز کے ساتھہ اکرام کیا جاتا ہے تعجیل توبہ قناعت قلب نشاط عبادت اور جو شخص موت کو بھول جاتا ہے اوسکو تین چیز کے ساتھہ عقاب کیا جاتا ہے تاخیر توبہ کی ترک رضا بکفایت تکاسل عبادت مین تیمی نے کہا دو چیزون نے لذت دنیا کو مجھسے قطع کر دیا یاد موت اور یاد کھڑے ہونے کی روبرو اللہ تعالی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۴ البعض نے کریمہ ولا تنس نصیبک من الدنیا کی تفسیر مین کہا ہے کہ وہ کفن ہے اسکے پہلے سے ہے وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ یعنی اللہ تعالی نے جو تجھے دنیا دی ہے تو اوسمین جنت طلب کر دنیا کو ایسے کامون مین صرف کر کہ وہ تجھے جنت کی طرف پہونچادین اور اسکو مت بھول کہ تو اپنا سارا مال چھوڑ جاویگا مگر حصہ تیرا کہ وہ کفن ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎

نصیبک مما تجمع الدہر کلہ
ردا آن تلوی فیہما وحنوط

یعنی تیرا حصہ اوس سے جسکو تو تمام عمر جمع کرتا ہے دو چادرین ہین جنمین تو لپیٹا جاویگا اور حنوط یعنی کافور وغیرہ خوشبو جو میت کو ملی جاتی ہے ۱۵ ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا پس عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کیا ہے کہ مین موت کو محبوب نہین رکہتا فرمایا کیا تیرے لئے مال ہے کہا ہان فرمایا تو اوسکو آگے بھیج اسلئے کہ مومن کا دل اپنے مال کے ساتھہ ہے اگر اوسنے مال کو آگے بھیجدیا تو دوست رکھیگا کہ وہ اوس سے جا ملے اور اگر اوسکو پیچھے چھوڑا تو دوست رکھتا ہے کہ اوسکے ساتھہ پیچھے رہے ۱۶ اسعید بن منصور نے ابو الدردا

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا موعظہ بلیغ اور غفلت سریع ہے کافی ہے موت وعظ کرنیوالی اور
کافی ہے زمانہ جدائی ڈالنے والا آج گہر دن مین اور کل قبرون مین ۷ ابن ابی الدنیا نے رجا بن حیوہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بہت نہین کیا کسی بندے نے ذکر موت کا مگر چہوڑ دیا فرح وحسد کو
۱۸ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین امام احمد نے زہد مین ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا جسنے بہت کیا ذکر موت کا کم ہوا حسد اوسکا اور کم ہوئی فرح اوسکی ف خوشی دنیا مین سم قاتل
ہے کہ رگون مین سرایت کرتا ہے پہر خوف وحزن اور موت کی یاد اور اہوال قبر دل سے کوچ کر جاتے ہین
کذا فی جواہر المجالس ۱۹ ابن ابی شیبہ نے امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے بیہقی نے
شعب الایمان مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کافی ہے موت بی رغبت کرنیوالی دنیا مین اور رغبت دینی والی آخرت مین ۲۰ طبرانی
نے طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ای طارق تو تیاری کر موت کے لئے موت سے پہلے ۲۱ ابن ابی شیبہ نے عون بن عبد اللہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی کہ اوتارے موت کو اوسکی جگہہ مین جیسا کہ حق ہے مگر وہ
بندہ جو کہ شمار نہ کرے کل کو اپنی اجل سے بہت سے استقبال کرنیوالے ہین دن کے کہ اوس کو پورا
نکرینگے اور امید رکہنے والے ہین کل کو کہ اوسکو نہ پہونچین گے اگر تو اجل کو اور اوسکی چال کو دیکہے تو
امل کو اور اوسکے دہوکے کو مبغوض رکہے ۲۲ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تو دیکہہ
اوس چیز کو کہ تو دوست رکہتا ہے کہ وہ تیرے ساتہہ ہو آخرت مین پس تو اوسکو آج آگے بہیج اور
دیکہہ اوس چیز کو کہ تو مکروہ رکہتا ہے کہ وہ تیرے ساتہہ ہو وہان تو تو اوسکو آج چہوڑ دے ۲۳
اونہین سے روایت کیا ہے کہا جس عمل کے سبب سے تو موت کو ناخوش رکہتا ہے پس تو اوس کو
ترک کر پہر ضرر نہین کرتا تجہکو جب کبہی تو مرے ۲۴ ابو نعیم نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا جسکے دل سے موت قریب ہو جاتی ہے تو جو کچہہ اوسکے ہاتہون مین ہوتا ہے اوسکو بہت
سمجہنے لگتا ہے ۲۵ ابو نعیم نے جابر بن نوح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا عمر بن عبد العزیز

رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہلبیت کی طرف لکھا امابعد جبکہ تو یاد موت کی اپنے دل مین رات دن پوشیدہ
رکھیگا تو ہر چیز فانی تجھے مبغوض ہوگی اور ہر باقی تجھے محبوب ہوگی ۲۶ ابراہیم تیمی سے روایت کیا ہے
کہا یاد موت کی غنا ہے ۲۷ ابونعیم نے شُمَیط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جسنے موت کو اپنی دو
آنکھون کے روبرو رکہا وہ تنگی فراخی دنیا کی پروا نہین رکہتا ۲۸ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہا جسنے موت کو پہچانا اوسپر دنیا کے مصائب و غموم سہل ہوگئے ۲۹ ابن ابی الدنیا نے حسن
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین لازم کیا کسی بندے نے اپنے دل مین ذکر موت کو مگر حقیر
ہوگئی دنیا نزدیک اوسکے اور ذلیل ہوگیا اوسپر سب کچھہ جو اوسمین ہے ۳۰ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا کہا جاتا تہا کہ خوشی ہو اوسکو جسنے موت کی گہڑی کو یاد کیا ۳۱ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ ایک حکیم نے کہا کفی بذکر الموت للقلوب حیاۃ للعمل ۳۲ صفیہ رضی اللہ عنہا
عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے قساوت قلب کی شکایت کی فرمایا
تو موت کی یاد بہت کیا کر تیرا دل نرم ہوجاویگا ۳۳ ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا
اے ابن آدم بعد موت کے تجھکو خبر آئیگی ۳۴ دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے افضل زہد دنیا مین موت کی یاد ہے اور افضل عبادت فکر کرنا ہے
پس جس شخص کو موت کی یاد نے بھاری کر دیا وہ اپنی قبر کو ایک چمن پائیگا جنت کے چمنون سے
۳۵ ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا قبر صندوق ہے عمل کا اور موت
کے بعد تجھکو خبر آئیگی ۳۶ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے لوگ
سوتے ہین پس جب مرینگے تو بیدار ہونگے حافظ ابو الفضل عراقی رحمہ اللہ نے اس مضمون کو نظم فرمایا ہے

منہم انار الموت وسنہ	۵	وانما الناس نیام من یمت

یعنی لوگ تو سوتے ہین جو کوئی اونمین سے مرتا ہے موت اوسکی نیند کو زائل کر دیتی ہے ۵

خوابی ست کہ در خواب ہمی بینی اورا		دنیا خوابی ست زندگانی در وے

۳۷ ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حاشیہ:
۱۵ لفظا اثر کا مشترک ہے
۱۶ استشعار یعنی پنہان
۱۷ شتن ترس در دل ۱۲ صراح
۱۸ دو نسخون مین نسخ القلب ہے اور دو نسخون مین قسمت
۱۹ اشغلہ ہے یعنی جسکو موت کی یاد نے اپنے ماسوا سے مشغول کر دیا ۱۲
۲۰ الوسن خواب سبک ۱۲ تاج

فرمایا ہے نہین ہے کوئی کہ مرے مگر وہ پشیمان ہوتا ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اوسکی ندامت کیا ہے
فرمایا اگر وہ محسن ہے تو نادم ہوگا کہ کیون نہ زیادہ کیا یعنی نیکی کو اور اگر گنہگار ہے تو نادم ہوگا کہ کیون نہ
باز رہا یعنی گناہون سے ۸۲۱ شرح برزخ مین ذکر کیا ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرتے وقت
پوچھا گیا فرمایا میرے واسطے اس گھڑی ستر ہولین ہین اونسے زیادہ تر آسان موت ہے اور موت
زیادہ تر سخت ہے ہزار بار تلوار کے کاٹنے سے اور ہزار بار دیگ مین جوش دینے سے پھر جو آدمی موت کی
شدت کو اس طرح جانتا ہو وہ ہرگز دنیا کے ہموم کے واسطے فارغ نہوگا بلکہ جو اس سے زیادہ سخت
ہے اوسکی تیاری مین مصروف رہیگا ف کیفیت موت کے یاد کرنے کی یہ ہے کہ اپنے ہمعمرون
ہمسرون کو یاد کرے کہ جو اس سے پہلے مرچکے ہین اونکی موت کو اور اونکی قبور کو یاد کرے کہ وہ زمین
کی تہہ مین پڑے ہوئے ہین اونکی صورتون کو یاد کرے اور اب غور کرے کہ مٹی نے کس طرح اونکے
حسن وجمال کو خاک مین ملادیا ہے بدن کے اجزا متفرق ہو گئے جوڑ پیوند جدا جدا ہوگئے کیڑون نے
زبان کو کھالیا مٹی نے دانتون کو گلادیا عورتین رانڈ ہوگئین اولاد یتیم ننگی نماز پڑہتے ہیے اوٹھنے بیٹھنے کی جگہہ
خالی رکھی مال ٹال ضائع ہوگیا پھر اپنے نفس کو دیکھے کہ وہ بھی اونھین کے مثل ہے اور اسکی غفلت
بھی اونکی غفلت کے مثل ہے انجام کار اسکا بھی وہی ہونا ہے جو اونکا ہوا پس اپنے جی مین انصاف
کرے عبرت پکڑے متاثر ہو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے سعید وہ ہے جو اپنے غیر
سے نصیحت لیوے میت جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اسکے بعد اوسپر بڑے بڑے اہوال سخت
سخت ہولین گذرتی ہین جنکی تفصیل کچھہ گذر چکی اور بہت سی آیندہ آویگی اول ضرور ہے کہ اونکی
معرفت حاصل کرے پھر اونپر پکا ایمان لائے سچی تصدیق کرے بعد ازان ان امور مین گہری فکر
کرے تاکہ قلب مین اونکے لئے تیاری کا داعی پیدا ہو اکثر لوگون کے دل مین قیامت کے دن کا
ایمان داخل نہین ہوا نہ اوسکی تصدیق اونکے قلب مین جمی دلیل اسکی یہ ہے کہ جاڑے گرمی برسات
کا تہیہ تو اونکے آنیسے پہلے کیا جاتا ہے اور گرمی سردی دوزخ کا تہیہ کوئی بھی نہین کرتا اوسمین
نہایت درجہ کی سستی و کاہلی کیجاتی ہے مگر جب قیامت کا اونسے سوال کرو تو زبان سے اوسکی

تصدیق ہوتی ہے اور دل اوس سے غافل ہین مثلاً اگر کسی کے سامنے کھانا رکھا ہو دوسرا آدمی اوس سے کہے کہ اسمین زہر ہے وہ کہے کہ تو نے سچ کہا پھر کہانیکے لئے اوسکی طرف ہاتھ بڑہاوے تو اسنے زبان سے اوسکی تصدیق کی دل سے اوسکو جھوٹا جانا جب تو اوسکی طرف ہاتھ بڑہایا اگر سچا جانتا تو فوراً کہانے کو اپنے روبرو سے ہٹادیتا ہرگز اوسکی طرف ہاتھ نہ بڑہاتا اگر غور کرو تو تکذیب عمل کی زبان کی تکذیب سے کہین بڑہی ہوئی ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل وکرم سے بطفیل شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توفیق حسن عمل کی عنایت کرے اور خاتمہ بخیر فرماوے آمین ثم آمین ❊

باب بیان مین اون امور کے جو کہ معین ذکر موت ہین

اسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو زیارت کر قبرون کی پس بیشک وہ یاد دلاتی ہین موت کو ۲ ابن ماجہ وحاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ بیرغبتی کریگی دنیا مین اور آخرت کو یاد دلائیگی ۳ حاکم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک اوسمین عبرت ہے ۴ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ بیشک تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو بیشک وہ نرم کرتی ہے دل کو بہاتی ہے آنکہہ کو یاد دلاتی ہے آخرت کو اور نہ کہو بیہودہ بات اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان محل عبرت ہے پس وہان کہانا پینا جھوٹے قصے کہانی بیان کرنا بیہودہ بکنا مکروہ ہے ۵ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک تمکو زیارت قبور سے منع کیا تھا پس تم اونکی زیارت کرو چاہئے کہ زیادہ کرے تمکو اونکی زیارت خیر کو ۶ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے ابوذر تو قبرون کی زیارت کر یاد کریگا تو بسبب اوسکے آخرت کو اور نہلا مردون کو پس بیشک معالجہ[1] خالی جسم کا موعظہ بلیغہ ہے اور نماز پڑہ جنازون پر شاید یہ تجہے غمگین کرے پس بیشک غمگین اللہ کے سایہ مین ہے ہر بہلائی

[1] معالجہ علاج مردہ یعنی بیچارہ جو ان یعنی میت کو لوٹنا پوٹنا اچھی طرح سے اوسکی خدمت کرنا ۱۲ منہ

روبرو ہوتا ہے کسی نے بعض فقہا دین سے پوچھا کہ وہ کون ہین جنہون نے موتوا قبل ان تموتوا پر عمل کیا کہا وہ ہین جو موت کو بہت یاد کرتے ہین ٭ بعض مشائخ رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے بعد ہر فرض نماز کے پانچ بار اس دعا کو پڑھا پس مقرر اوسنے پچیس بار موت کو یاد کیا دعا یہ ہے اللھم بارک لنا في الموت وفيما بعد الموت اللھم ... قَبْلَ الْمَوْتِ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَارْحَمْنَا عِنْدَ الْمَوْتِ وَلَا تُعَذِّبْنَا بَعْدَ الْمَوْتِ يَا خَالِقَ الْحَيَاةِ وَالْمَوْتِ رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٭ ف ٭ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ قبور کی زیارت مردون کے لئے مستحب ہے نہ عورتون کے لئے کیونکہ رخصت کی حدیثون مین خطاب فقط مردون ہی کو ہے بعض نے کہا اصح یہ ہے کہ رخصت مردون عورتون دونون کے لئے ثابت ہے جمہور کہتے ہین کہ رخصت مردون کے لئے ہے عورتون کے واسطے نہین ہے اور جو لوگ عورتون کے واسطے رخصت کے قائل ہین اونکا قول صحیح نہین ہے اسواسطے کہ حدیث مین عورتون کو خطاب وارد نہین ہوا ہے پس اونکو قبرستان کے جانیسے روکا جاوے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت کی اللہ نے قبرونکی زیارت کرنیوالی عورتون کو اخبار صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ جب عورت نکلنے کی نیت کرتی ہے تو وہ اللہ تعالی اور فرشتون کی لعنت مین ہوتی ہے اور جبکہ وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیاطین اوسکو گھیر لیتے ہین اور جب وہ قبرستان مین آتی ہے تو میت کی روح اور قبرستان والون کی روح اوسکو لعنت کرتی ہے پس اللہ تعالی اور فرشتون کی لعنت اور آدمیون کی لعنت مین ہوتی ہے یہانتک کہ اپنے گھر کی طرف آوے اور اگر اس فعل سے اوسکا خاوند یا باپ بھائی راضی ہے تو وہ بھی لعنت مین اوسکا شریک ہے کیونکہ علماء رحمہم اللہ تعالی اسپر متفق ہین کہ رضا بگناہ گناہ ہے شرح برزخ مین اسی طرح لکھا ہے ٭

باب اللہ تعالی کی ساتھہ نیک گمان رکھے اور اوس سے ڈرتا رہے

البخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تین رات پہلے اپنی وفات سے فرماتے تھے البتہ نہ مرے ایک تمہارا مگر حال یہ ہے کہ حسن ظن رکھے ساتھہ اللہ تعالی کے اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی کتاب حسن ظن مین روایت کیا اور آتنا اور زیادہ کیا ہے پس بیشک ایک

قوم کو ہلاک کیا اونکی بدگمانی نے ساتھہ اللہ تعالی کے پس فرمایا اللہ تبارک و تعالی نے اونسے اور یہ تمہارا ظن
ہے جسکو تمنے اپنے رب کے ساتھہ گمان کیا ہلاک کیا اوسنے تمکو پس تم ہوگئے ٹوٹا پانے والون سے ف
اس حدیث شریف مین اس سے نہی فرمائی کہ کسی حالت پر مرین سوای اس حالت کے کہ وہ حسن
ظن سے ساتھہ اللہ تعالی کے کہ وہ اونکو بخشیگا حالانکہ یہ بات اونکے مقدور کی نہین ہے بلکہ مراد
حکم ہے اعمال کے اچھے کرنیکا یعنی تم اب اپنے اعمال کو اچھا کرو تاکہ موت کے وقت اللہ تعالی کے ساتھہ
تمکو حسن ظن ہو کیونکہ جسنے اپنے عمل کو موت سے پہلے برا کیا اوسکو مرتے وقت اللہ تعالی کے ساتھہ
سوء ظن ہوگا کہتے ہین کہ خوف و رجا مثل دو بازو کے ہین اونکے لئے جو کہ اللہ تعالی کی طرف سیر کرنے
ہین اور سیر ایک بازو سے ممکن نہین ہے بلکہ دو سے ہوتا ہے لیکن ایک دوسرے پر غالب ہوتا ہے
پس چاہئے کہ حالت صحت مین خوف رجا پر غالب ہو تاکہ اسکے سبب سے اعمال صالحہ بکثرت ہون اور
جبکہ موت آوے اور عمل منقطع ہوجاوے تو چاہئے کہ رجا اور حسن ظن اللہ تعالی کے ساتھہ غالب
ہو ۲۴ امام احمد ترمذی ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ایک جوان پر داخل ہوئے اور وہ حالت موت مین تہا آپ نے فرمایا تو اپنے تئین کسطرح پاتا ہے
اوسنے عرض کیا مین امید رکہتا ہون اللہ سے اور ڈرتا ہون اپنے گناہون سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا نہین جمع ہوتے یعنی خوف و رجا کسی بندے کے دل مین بیچ مثل اس
مقام کے مگر عطا کرتا ہے اوسکو اللہ جو وہ امید رکہتا ہے اور امن دیتا ہے اوسکو جس سے وہ ڈرتا
ہے ۲۵ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ بات پہونچی ہے کہ آپنے فرمایا فرمایا رب تمہارے نے جمع نکرونگا مین اپنے
بندے پر دو خوف اور نہ جمع کرونگا مین واسطے اوسکے دو امن پس جو شخص مجہسے ڈرا دنیا مین امن دونگا
مین اوسکو آخرت مین اور جو شخص بےخوف ہوا مجہسے دنیا مین ڈراؤنگا مین اوسکو آخرت مین ابو نعیم
نے اسکو حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے موصولاً روایت کیا ہے ۲۶ ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا جب دیکہو تم آدمی کے ساتھہ موت کو تو اوسکو

خوشخبری سناؤ تاکہ وہ ملے اپنے رب سے اور وہ نیک گمان رکھتا ہو اللہ تعالی کے ساتھ اور جبکہ وہ زندہ ہو تو اوسکو
خوف دلاؤ تاکہ وہ توبہ کرے ف اس سے معلوم ہوا کہ حالت صحت و تندرستی مین اللہ تعالی سے خوف
افضل ہے تاکہ طاعت و عبادت پر مستعد ہو اور حالت مرض و عجز مین رجا و حسن ظن افضل ہے تاکہ اون
لوگون مین سے ہو جو کہ اللہ تعالی کی ملاقات کو محبوب رکھتے ہین پس اللہ تعالی اونکی ملاقات کو محبوب
رکھتا ہے ۵ ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا ہے البتہ نہ مرے ایک تمہارا یہانتک کہ نیک گمان رکھے اللہ تعالی کے ساتھ پس بیشک نیک
گمان رکھنا اللہ کے ساتھ جنت کی قیمت ہے ۶ ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا تھے دوست رکھتے تھے کہ تلقین کرین بندے کو اوسکے اچھے اعمال کے وقت موت کے
تاکہ وہ اپنے رب کے ساتھ نیک گمان رکھے ۷ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود نہین ہے اچھا نہین کرتا ہے ایک تمہارا
گمان کو ساتھ اللہ کے مگر دیتا ہے اللہ اوسکو اوسکا گمان ۸ امام احمد نے واثلہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہے
مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون میرے ساتھ پس چاہیے کہ گمان کرے میرے ساتھ جو
چاہے ۹ امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا ہے بیشک اللہ تعالی نے فرمایا مین نزدیک گمان اپنے بندے کے ہون میرے ساتھ اگر اوسنے نیک
گمان کیا پس واسطے اوسکے ہے اور اگر بدگمان کیا پس واسطے اوسکے ہے ۱۰ ابن مبارک امام احمد
طبرانی نے کبیر مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون کہ کیا ہے اول اوس چیز کا کہ کہیگا اللہ واسطے مومنون کے
دن قیامت مین اور کیا ہے اول اوس چیز کا کہ کہین گے وہ واسطے اوسکے ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ
فرمایا کہ اللہ کہیگا مومنون سے کیا دوست رکھی تمنے میری ملاقات پس وہ کہینگے ہان یا ربنا پس
فرماویگا کس لئے کہینگے ہمنے امید رکھی تیرے عفو اور تیری مغفرت کی پس فرماویگا مقرر واجب ہو گئی

تمہارے لئے میری مغفرت ۱۱ ابن مبارک نے عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین
ہے کوئی خصلت بندے مین کہ وہ زیادہ تر محبوب ہو طرف اللہ کے اس سے کہ دوست رکھے بندہ اوسکی
ملاقات کو ۱۲ شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنی معرفت کے تین دروازے مقرر فرمائے
ہین باب خوف باب رجا باب محبت پس جس شخص کو ہر باب سے حصہ ملا تو یہ دلیل ہے بلوغ مقصود
کی پہر جس شخص پر خوف کا دروازہ کہولا گیا تو وہ رات دن روتا رہیگا اوسکا بدن آنسوؤن سے پاک
ہو جاویگا اور اوس سے آگ کی حرارت بجہہ جاویگی اسلئے کہ اللہ تعالی دو خوف اور دو امن جمع نہین
کرتا ہے اخبار مین روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی طاعت مگر اوس کا ثواب
بیان کیا گیا ہے مگر ثواب ایک قطرے کا مومن کے آنسو سے جو کہ اوسکے دونون رخسارون پر اللہ تعالی کے
خوف سے بہتا ہے پس بیشک اوسکا ثواب نہین جانتا ہے مگر اللہ تعالی اور یہ آگ کی حرارت کو بجہاتا ہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ سات آدمی ہین کہ اللہ تعالی سایہ عرش کے نیچے اونکو
سایہ دیگا جسدن کہ سوا اوسکے سایہ کے اور سایہ نہوگا اور اونکا ذکر کیا منجملہ اونکے ایک وہ آدمی ہے
کہ اوسنے تنہائی مین اللہ تعالی کو یاد کیا پس اللہ کے خوف سے اوسکی آنکہین بہنے لگین یہانتک کہ
آنسو بہا پہر یہ آیت پڑہی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ
ہی الماوی **حکایت** روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک
مین تہا وہ اللہ تعالی سے بہت ڈرتا تہا اوسنے ایک رات یہ آیت پڑہی ولمن خاف مقام ربہ
جنتان پس وہ بار بار اسکو پڑہتا رہا یہانتک کہ گر پڑا اور مر گیا امیر المومنین کو اسکی خبر ہوئی آپ
تشریف لائے اور اوسپر نماز پڑہی جبکہ وہ دفن ہو چکا تو آپ نے اپنا منہہ اوسکی قبر پر رکہا اور یہی
آیت پڑہی ایک ہاتف کو سنا کہ اوسنے اوسکی قبر سے آواز دی کہ مقرر دیا گیا تو ان دونون کو اے عمر رض
حکایت ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عساکر نے ابو غالب صاحب ابو امامہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین ملک شام مین تہا پس ایک شخص کے یہان اوترا یہ شخص قبیلہ قیس
کے اچہے لوگون مین سے تہا اسکا ایک بہتیجا تہا اسکے مخالف یہ اوسکو امر و نہی کرتا مارتا وہ اسکا کہا

نہین مانتا تھا پہر وہ بیمار ہوگیا اپنے چچا کی طرف آدمی بہیجا اسنے اوسکے پاس جانیسے انکار کیا مین اوسکو لے گیا
یہانتک کہ اوسپر داخل کیا یہ اوسپر متوجہ ہوا گالی دیتا تھا اور کہتا تھا ای عدو اللہ کیا تو نے ایسا نہین کیا اوسنے
کہا چچا تم مجہے بتاؤ اگر اللہ تعالی مجہے میری مان کو دیدے تو وہ میرے ساتہہ کیا کرے چچا نے کہا واللہ وہ
تو تجہے جنت مین داخل کردے اوسنے کہا پس قسم ہے اللہ کی کہ البتہ اللہ زیادہ تر رحیم ہے مجہپر میری
مان سے پہر وہ مرگیا چچا نے اوسکو دفن کیا جبکہ اینٹون کو برابر کردیا تو ایک اینٹ اوسمین سے گرپڑی اوسکا
چچا کودا اور پیچہے ہٹ گیا مینے کہا تیرا کیا حال ہے کہا اوسکی قبر نور سے بہردی گئی اور مد بصر تک اوسکے
لئے کشادہ کردی گئی **حکایت** ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب الایمان مین حمید رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا میرا ایک بہانجا تھا اوسکے عمل اچہے نہ تہے وہ بیمار ہوا اوسکی مان نے میری طرف
آدمی بہیجا مین اوسکے پاس گیا ناگاہ وہ اوسکے سر کے نزدیک رو رہی تہی اوسنے کہا ماموں یہ کیون
روتی ہین مینے کہا جو کچہہ کہ انکو تجہسے معلوم ہے اوسنے کہا کیا یہ مجہپر رحم نہین کرتی ہین مینے کہا ہان
کرتی ہین کہا تو پہر بیشک اللہ زیادہ تر رحیم ہے مجہپر اسنے جبکہ وہ مرگیا تو مینے مع ایک اور آدمی کے اوسکو
قبر مین اوتارا پہر مین اوسکی اینٹون کو برابر کرنے لگا مینے لحد مین جہانکا ناگاہ وہ میری مد بصر تک تہی
مینے اپنے ہمراہی سے کہا تو نے دیکہا جو مینے دیکہا کہا ہان تمکو یہ مبارک ہو حمید کہتے ہین مینے گمان کیا
کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تہا جو اوسنے کہا تہا **حکایت** شعبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا منقول ہے کہ
حسن بصری رضی اللہ عنہ اور فرزدق شاعر رحمہ اللہ ایک جنازے مین نکلے انمین سے ایک گہوڑے
پر دوسرا خچر پر سوار تہا فرزدق نے حسنؓ سے کہا لوگ کہتے ہین کہ شر الناس افضل الناس کے ساتہہ
نکلا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا تو شر الناس نہین ہے کیونکہ کفار تجہسے شر ہین لیکن ای فرزدق تو
مجہے بتا کہ تو نے قیامت کے واسطے کیا تیار کیا ہے فرزدق نے کہا توحید ستر برس کی اور بڑہاپا اسلام
مین اور حسن ظن اللہ تعالی کے ساتہہ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ احسن ہے یعنی حسن ظن ساتہہ
اللہ تعالی کے بہتر ہے شعبی نے کہا جبکہ فرزدق کا انتقال ہوا تو وہ خواب مین دیکہے گئے اونسے کہا گیا کہ
اللہ تعالی نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے اللہ تعالی نے اپنے روبرو کہڑا کیا پس فرمایا کیا تو یاد رکہتا ہے

جوکہ تو نے حسن سے کہا تہا مینے کہا ہان یارب اللہ تعالی نے فرمایا مینے تو تجہے اوسی وقت بخشدیا تھا
بسبب تیرے حسن ظن کے مجہہ مین اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے ساتہہ حسن ظن رکہنا احسن ہے
لکن جبکہ حالت ندامت مین ہو نہ اسطرح کہ اوسکے ساتہہ معاصی پر مصر رہو **حکایت** مروی ہے کہ ایک
بدو بیمار ہوا اوس سے کہا گیا کہ تو مرتا ہے اوسنے کہا مجہے کدہر لیجاوینگے کہا گیا کہ اللہ تعالی کی طرف اوسنے
کہا تو پہر مجہے کیا کراہت ہے اس سے کہ مین ایسے کی طرف لیجایا جاؤن کہ نہین دیکہی جاتی ہے خیر
مگر اوس سے **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک جوان آدمی تہا اور اوسمین حدت
تھی اوسکی مان اوسے بہت نصیحت کرتی تھی اور اوس سے کہتی بیٹا بیشک تیرے لئے ایک دن ہے
پس تو اوس دن کو یاد کر جبکہ اوس جوان کو موت آئی تو اوسکی مان اوسپر اوندہی گرپڑی اور کہا بیٹا مین
تجہے اسی پچہڑنے سے ڈرایا کرتی تھی اوسنے کہا امان میرے لئے ایک رب ہے کثیر المعروف اور مین البتہ
امید رکہتا ہون کہ وہ آج کے دن اپنے بعض معروف سے مجہے محروم نرکہیگا ثابت فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے
اوسپر رحم فرمایا بسبب حسن ظن اوسکے کے اپنے رب کے ساتہہ **حکایت** مروی ہے کہ زمانہ قدیم مین
ایک عابد رات دن اللہ تعالی کی عبادت کیا کرتا تہا اور اپنے نفس کو حقیر سمجہتا تہا یہانتک کہ اس
گمان پر مرگیا کہ اللہ تعالی قاہر جبار ہے ادنی معصیت کے سبب سے جلاتا ہے پس وہ اللہ تعالی کے
روبرو کہڑا کیا گیا اللہ تعالی نے فرمایا یہ گمان کرتا تھا کہ مین قاہر ہون معصیت کے سبب سے عذاب
کرتا ہون پس اسکے گمان کو جو میرے ساتہہ کیا تھا سچا کرو پہر وہ آگ مین ڈالدیا گیا اور ایک فاسق
بندہ تھا اوسنے اپنی عمر کو فسق مین فنا کیا تھا مگر جبکہ وہ سحر کے وقت بیدار ہوتا اور غفلت و نشہ سے
اوسکو ہوش آتا تو کہتا یارب بیشک مین گنہگار بندہ ہون اور تو میرا رب ہے بخشنے والا پس وہ از راہ
ندامت کے اللہ تعالی کے ساتہہ حسن ظن رکہتا تھا **رباعی**

ای خواجہ خواجگان دم خشم و عتاب	کیا تاب ہے کہ دیسکے کوئی تجہکو جواب
گر جرم کا میرے وزن کرنا ٹہیرا	انصاف سے کر اپنے کرم کا بہی حساب

جب وہ مرا تو اللہ تعالی کے روبرو کہڑا کیا گیا فرمایا میرا بندہ میرے ساتہہ نیک گمان رکہتا تھا پس

انکے گمان کو سچا کرو رباعی

رحمن و رحیم تجھسے ہے کون سوا	آمرزش کل ہے تیری ادنی سی ادا
کیونکر نہو بخشش کہ ازل سے یارب	عاشق ہے گناہ پر مرے رحم ترا

اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا وارزقنا انک انت التواب الرحیم آمین ٭

فصل رحمت الٰہی کے بیان مین

شرح برزخ مین لکھا ہے ا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہر
داخل نکریگا کسی کو تم مین سے عمل اوسکا جنت مین اور نہ بچا ویگا اوسکو آگ سے اور نہ مجھکو مگر ساتھہ
رحمت اللہ کے یعنی بھروسا نہ کرے کوئی اپنے عمل پر بلکہ امیدوار اللہ تعالیٰ کی رحمت کا رہے کیونکہ عذاب
آخرت سے نجات دینے والی قبر مین اور بعد قبر کے وہی ہے ۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی کہ نجات دے اوسکو عمل اوسکا اگر نہ پاوے اوسکو فضل
اللہ تعالیٰ کا صحابہ نے عرض کیا اور نہ آپ کو یارسول اللہ فرمایا اور نہ مجھکو مگر یہ کہ ڈہانک لیوے مجھکو اللہ تعالیٰ
اپنی رحمت کے ساتھہ اس سے معلوم ہوا کہ بندے کے قابو مین یہ بات نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے
جیسا کہ اوسکی عبادت کا حق ہے اس طور پر کہ اوسکا عمل آگ سے اوسکو نجات دے اگر اوسپر اللہ تعالیٰ کا
فضل نہوا اور اوسکے فضل سے یہ ہے کہ وہ عمل قلیل کو قبول کر لیتا ہے جو کہ اوسکی بارگاہ عالی کے لائق
نہین ہے اور بندے کو جنت مین داخل کر دیتا ہے اور آخرت کی ہولون سے اوسکو نجات بخشتا ہے -
حکایت مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم
کہان سے آئے اونہون نے کہا ایک ولی کے پاس سے جو کہ اولیاء اللہ سے ہے آپ نے فرمایا وہ کہان
ہے کہا وہ بیچ دریا مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور اوسکے اردگرد ہر طرف چارسو فرسنگ تک پانی ہے آپ نے
فرمایا وہ وہان کیا کہاتا ہے کہا اوس پہاڑ کے نیچے اللہ تعالیٰ نے پانی کا ایک چشمہ پیدا فرمایا ہے اور اوسپر
ایک درخت انار کا اگایا ہے ہر روز ایک انار اگاتا ہے وہ ولی ہر روز روزہ رکھتا ہے جب شام ہوتی ہے
تو پہاڑ کی چوٹی سے اترتا ہے پھر وضو کرتا ہے اور اوس انار سے افطار کرتا ہے اسی طرح چارسو برس

تک اللہ تعالی کی عبادت کرتا رہیگا اللہ تعالی اسے کسی چیز کا سوال نہین کرتا ہے مگر یہہ کہ اوسکی روح سجدے
مین قبض کرے تاکہ قیامت تک سجدہ کرتا رہے ہے جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ مینے لوح مین دیکھا
کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اس ولی کو آگے کریگا پھر اوس سے فرماویگا تو جنت مین میری رحمت سے
داخل ہو وہ کہیگا یارب چار سو برس کی عبادت کہان ہے تین بار اس باب مین تکرار کریگا اللہ تعالی
فرماویگا میرے بندے سے طرفۃ العین کی نعمت کا محاسبہ لو پھر محاسبہ لیا جاویگا طرفۃ العین کی نعمت
اوسکی ساری عبادت پر بڑہ جاویگی اور فاضل اوسپر باقی رہیگی پھر آگ کی طرف لیجانیکا حکم فرماویگا
فرشتے اوسکو آگ کی طرف لیجاوینگے اوسے پیاس لگے گی ایک فرشتہ اپنے ہاتھہ مین پیالہ لئے ہوئے
اوسکے سامنے آویگا پیالے مین ایک گھونٹ پانی ہوگا یہ اوس سے مانگے گا وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا
مگر قیمت سے عابد کہیگا اوسکی قیمت کیا ہے وہ کہیگا دو سو برس کی عبادت پس وہ اوسکو دیدیگا اور اوس
سے پیالہ لیکے پی جاویگا پھر گھڑی بھر ٹھیریگا پس دوبارہ اوسکو سخت پیاس لگے گی ایک اور فرشتہ
اوسکے سامنے آویگا اور اوسکے ہاتھہ مین گھونٹ بھر پانی کا پیالہ ہوگا فرشتے سے کہیگا تو مجھے یہ پیالہ
دیدے وہ کہیگا مین تجھے نہ دونگا مگر قیمت سے کہیگا اسکی قیمت کیا ہے وہ کہیگا دو سو برس کی عبادت
پس وہ اوسکو دیکے پیالہ لیگا اور پی جاویگا اور اوسکے پاس کوئی نیکی باقی نرہیگی پس مایوس ہو جائیگا
اللہ تعالی فرماویگا پھیر لاؤ میرے بندے کو وہ حاضر کیا جاویگا اور شرم کے مارے پگلتا ہوگا اللہ
تعالی فرماویگا ای میرے بندے تیری ساری عبادت جو کہ دو گھونٹ پانی کی قیمت ہو گئی تو نے چاہا کہ
تو اسکو نعیم دنیا و آخرت کی قیمت ٹھیراوے جنت مین داخل ہو میری رحمت سے اس سے معلوم ہوا کہ یہ
بات نہ چاہئے کہ کوئی اپنے عمل پر بھروسا کر بیٹھے اور نہ یہ کرے کہ اللہ سبحانہ کے فرمان برداری چھوڑ دے
اسلئے کہ وہ غنی ہے مخلوق سے مگر ہان اوسنے ہمکو حکم فرمایا ہے ہمکو چاہئے کہ ہم اوسکی فرمان برداری
کرتے رہین جہانتک ہو سکے عبادت و طاعت کیا کرین اوسکی رحمت کے امیدوار رہین اوسکے فضل سے
ناامید نہوں وہ اپنے کرم و جود سے تھوڑا عمل قبول کر لیتا ہے اور بہت اجر دیدیتا ہے اوسکی رحمت
وسیع ہے محسنین سے قریب ہے

فصل سعادت وشقاوت پہلی سے لکھی گئی ہے

ا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا
جمع کیجاتی ہے خلق اوسکی اوسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن پھر وہ خون بستہ ہوتا ہے مثل اسکے پھر وہ
گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے مثل اسکے پھر بھیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتے کو وہ اوسمین روح پھونکتا ہے
اور حکم کیا جاتا ہے وہ چار باتون کے ساتھہ لکھتا ہے اوسکا رزق اور اوسکی اجل اور اوسکا عمل اور
شقی ہے یا سعید پس قسم ہے اوسکی جسکے سوا اور کوئی معبود نہین ہے بیشک ایک تمہارا البتہ کرتا ہے
عمل اہل جنت کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے مگر ایک ہاتھہ پس سبقت
کرتی ہے اوسپر کتاب تو وہ کرتا ہے عمل اہل نار کا پھر اوسمین داخل ہوتا ہے اور بیشک ایک تمہارا البتہ
کرتا ہے عمل اہل نار کا یہانتک کہ نہین ہوتا ہے درمیان اوسکے اور درمیان نار کے مگر ایک ہاتھہ پس
سبقت کرتی ہے اوسپر کتاب سو وہ کرتا ہے عمل اہل جنت کا پس وہ اوسمین داخل ہوتا ہے اس سے
معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ کا ہے پس عامل خیر کے لئے جنت کی گواہی قطعی نہ دین اور نہ عامل شر کے لئے
نار کی گواہی یقینی دین مگر دون کہین کہ وہ اہل جنت سے ہے اگر اوسکا خاتمہ بالخیر ہوا اور وہ اہل نار سے ہے
اگر اوسکا خاتمہ عمل اہل نار پر ہوا ۱۲ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعید اوسکی مان کے پیٹ
مین ہے اور شقی اوسکی مان کے پیٹ مین لیعنی یہ لکھا جاتا ہے کہ وہ سعید ہے یا شقی اور وہ اپنی مان
کے پیٹ مین ہوتا ہے اللہ تعالی نے خاتمہ کا حال مبہم رکھا ہے اسی سبب لئے اولیاء اللہ اللہ تعالی کے
خوف سے سب سے بڑھکر ترسان لرزان رہتے ہین ۱۳ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعید آخرت کا اپنی
مان کے پیٹ مین ہے اور شقی آخرت کا اپنی مان کے پیٹ مین ہے اور یہ متغیر نہین ہوتا ہے لیکن سعید
دنیا کا کبھی شقی ہوتا ہے پس نار مین داخل ہوتا ہے اور شقی دنیا کا کبھی سعید ہوتا ہے پس جنت مین
داخل ہوتا ہے ف معنی یہ ہین کہ جو آدمی عمل اہل جنت کا کرتا ہے وہ دنیا مین سعید ہے مگر کتاب اوسپر
سبقت کرتی ہے پس اپنی آخر عمر مین عمل اہل نار کا کرتا ہے پس شقی ہو جاتا ہے اور نار مین داخل ہوتا ہے
اور جو آدمی عمل اہل نار کا کرتا ہے وہ دنیا مین شقی ہے مگر کبھی اوسپر کتاب سبقت کرتی ہے پس آخر عمر مین

عمل اہل جنت کا کرتا ہے اور سعید ہوجاتا ہے جنت مین داخل ہوتا ہے پس سعید دنیا کا متغیر ہوتا ہے اور اگر آخرت مین سعید ہوتا تو متغیر نہوتا اور اسی طرح شقی ہے *

باب ١٢ ملک الموت علیہ السلام کے قاصد بھیجنے کے بیان مین

قرطبی رحمہ اللہ نے کتاب تذکرہ مین لکھا ہے حدیث مین وارد ہوا ہے کہ بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا کیا تمہارا کوئی قاصد نہین ہے کہ تم اپنے سے پہلے اوسکو بھیجو تا کہ لوگ تمسے ڈرین اونہون نے کہا ہان واللہ میرے بہت سے قاصد ہین بیماریان امراض بالون کا سفید ہونا بڑہاپا سماعت بصارت مین تغیر آجانا پس جس شخص پر یہ چیزین نازل ہوتی ہین اور وہ نصیحت قبول نہین کرتا اور معاصی سے تائب نہین ہوتا ہے تو مین اوسکو پکارتا ہون جسوقت کہ اوسکو قبض کرتا ہون کیا مینے پہلے سے تیری طرف رسول کے بعد رسول ڈرانے والے کے بعد ڈرانے والا نہین بھیجا پس مین وہ رسول ہون کہ میرے بعد اور کوئی رسول نہین ہے اور مین وہ ڈرانیوالا ہون کہ میرے بعد اور کوئی ڈرانے والا نہین ہے پس کوئی دن نہین ہے کہ سورج نکلے اور ڈوبے مگر ایک فرشتہ ندا کرتا ہے ای چالیس برس کی عمر والے یہ وقت توشہ لینے کا ہے تمہارے ذہن حاضر تمہارے اعضا قوی ہین ای پچاس برس کی عمر کی اجل و حصاد نزدیک ہوا یعنی عمر کی کھیتی کٹنے کا زمانہ قریب آپہونچا ای ساٹھہ برس کی عمر کے تمنے عقاب کو فراموش کیا جواب دینے سے غافل ہوگئے نہین ہے تمہارا کوئی نصیر و مددگار اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی نے بھی مثل اسکے کتاب روضۃ المشتاق مین ذکر فرمایا ہے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ مراد نذیر سے سفید بال ہین کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

موی سفید از اجل آرد پیام | پشت خم از مرگ بگوید سلام

رباعی

زانو پہ قد خم شدہ سر کو لایا | جای دندان کو ہمنے خالی پایا
آنکھون کی بصارت مین تفاوت آیا | پیری نے عجب سما ہمین دکھلایا

رباعی

افسوس پیام مرگ لائی پیری | دکھلاتی ہے شان جانگزائی پیری

کیسا یہ عصا قد خمیدہ کیسا ہے تیر و کمان بدست آئی پیری

ابو نعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی بیماری کہ بندہ اوسمین بیمار
ہو مگر ملک الموت کا قاصد اوسکے نزدیک ہوتا ہے یہانتک کہ جب بندہ آخر مرض مین بیمار ہوتا ہے تو
ملک الموت علیہ السلام اوسکے پاس آتے ہین پس کہتے ہین کہ آئے تیرے پاس رسول کے بعد رسول
اور نذیر کے بعد نذیر سو تو نے اوسکی پرواہ نکی اور اب تیرے پاس ایسا رسول آگیا کہ قطع کرتا ہے تیرے
اثر کو دنیا سے بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے عذر قطع کر دیا اللہ نے اوس شخص کا جسکی عمر کو تاخیر کیا یہانتک کہ اوسکو ساٹھہ برس کی عمر کو
پہونچا دیا خبر مین وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالی بوڑہے کے موںہہ مین ہر روز پانچ بار نظر فرماتا ہے اور ارشاد
کرتا ہے ای آدم کے بیٹے تیری عمر بڑہ گئی تیری ہڈی سست ہوگئی تیری موت نزدیک آگئی
تو مجہسے نہین شرماتا اور مین اس سے شرماتا ہون کہ بوڑہے کو عذاب کرون کسی نے خوب کہا ہے
ع کہ حق شرم دارد زموی سفید ف جب مومن کسی بیماری وغیرہ مین مبتلا ہو تو چاہیئے کہ توبہ کرے
شاید یہی بیماری مرض موت ہو تو پہر اسکے بعد نادم ہوگا آدمی کو چاہیئے کہ جب سر سفید ہو جاوے
اور بڑہاپا ہجوم کر آوے تو سمجہہ لے کہ یہ موت کی علامت ہے اور یہ اوسکا نذیر آ پہونچا ہے اب تو ضرور
ہی غفلت شباب سے بیدار ہو رب الارباب کی طرف رجوع کرے رباعی

سمجہے رہے آپ کو بسترپا بر رکاب	طی منزل ہستی ہوئی جاتی ہے شتاب
دو گہوڑونکی چوکی ہے پی عمر روان	ابلق ہے شیب اور ادہم ہے شباب

رباعی

خم آگیا قد مین ابروون کی صورت	سب لٹ گئی عضو گیسوؤنکی صورت
غم کہا گیا جوانی کا یہ بینے دن رات	سب گر گئے دانت آنسوؤن کی صورت

باب ۱۳ ملک الموت علیہ السلام اور اونکے اعوان کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے قل یتوفکم ملك الموت الذی وکل بکم یعنی کہہ مارتا ہے تمکو
ملک الموت جو کہ تمپر مقرر کیا گیا ہے ۲ حتی اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا یعنی جبکہ

آتی ہی ایک تمہارے کو موت تو مارتے ہین اوسکو ہمارے رسول ابن ابی حاتم ابن ابی شیبہ نے مصنف
مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسکی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ رسل سے مراد ملک الموت کے
مددگار ہین فرشتون سے ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین ابراہیم نخعی سے مثل اسکے روایت کیا ہے اتنا اور
زیادہ کیا ہے کہ پھر قبض کرتے ہین اوسکو ملک الموت اونسے بعد اسکے ابو الشیخ نے کتاب العظمہ مین
وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جو فرشتے کہ لوگون کے قریب ہوتے ہین وہی
اونکو وفات دیتے ہین اور اونکی اجلین لکھتے ہین پس جبکہ نفس کو وفات دیتے ہین تو اوس کو
ملک الموت کو دیدیتے ہین اور ملک الموت مثل عاقب[1] کے ہین یعنی وہ شخص جسکی طرف ماتحت لوگ
پہونچاتے ہین الله يتوفى الانفس حين موتها یعنی اللہ تعالی مارتا ہے جانون کو وقت اونکی
موت کے ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ان آیتون مین منافات نہین ہے اس لیے کہ
نسبت مارنے کے طرف ملک الموت کے اس وجہ سے کی ہے کہ مباشر قبض روح کے وہی ہین اور
ملائکہ اعوان ملک الموت کی طرف اسلئے کی ہے کہ وہ قبض کے وقت روح کو بدن سے کھینچتے ہین پس
ملک الموت قابض ہین اور اونکے اعوان اوسکے معالج ہین اور حق تعالی کی طرف اسواسطے نسبت کی
ہے کہ فاعل حقیقی وہی ہے آیا ہے کہ قبض روح ملک الموت کرتے ہین ملائکہ رحمت یا ملائکہ عذاب
کو سونپ دیتے ہین ا ابن ابی حاتم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی
نے ارادہ فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرے تو ایک فرشتے کو حاملان عرش سے بھیجا کہ زمین سے مٹی
لے آوے جب وہ مٹی لینے کو جھکا تو زمین نے کہا مین سوال کرتی ہون تجھسے اوسکے ساتھ جسنے
تجھے بھیجا کہ تو مجھسے آج کے دن وہ چیز نہ لے جس سے کل کو آگ کے واسطے حصہ ہو فرشتے نے
اوسکو نہ لیا جب وہ لوٹ کے اپنے رب کی طرف گیا تو فرمایا تجھے کسنے منع کیا اوس چیز کے لانے سے
جسکا مینے تجھکو حکم دیا اوسنے کہا کہ زمین نے مجھسے تیرے ساتھ سوال کیا پس مین بڑی بات سمجھا
کہ جس چیز کا سوال وہ مجھسے تیرے ساتھ کرے اور مین اوسکو رد کرون پھر اللہ تعالی نے دوسرے
فرشتے کو بھیجا اوسنے بھی اسی طرح کہا یہانتک کہ سب کو بھیجا پھر ملک الموت کو بھیجا پس زمین نے

[1] عاقب عشار کو کہتے ہین جو کہ محصول لینے والون کا افسر ہوتا ہے ماتحت کے لوگ محصول وصول کر کے اوسکے سپرد کرتے ہین ۱۲

وہی کہا جو پہلے کہا تھا ملک الموت نے کہا بیشک جسنے مجھے بھیجا ہے وہ زیادہ حقدار ہے ساتھ طاعت
کے تجھسے پس اونہون نے ساری روی زمین پاک ناپاک سے لے لیا اور اوسکو اپنے رب کی طرف لیگئے
پھر اوسپر جنت کا پانی ڈالا وہ حمار مسنون ہوگئی اوس سے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ابو حذیفہ اسحق بن بشر
نے کتاب المبتدا مین ابن اسحق سے اونہون نے زہری سے مثل اسکے روایت کیا اور پہلے فرشتے کا
اسرافیل دوسرے کا میکائیل نام بتایا اور ابن عساکر نے ابن عباس ابن مسعود اور کئی صحابہ سے روایت
کیا اور اول کا نام جبریل دوسرے کا نام میکائیل لیا اور ابن عساکر نے یحیی بن خالد سے بھی مثل
اسکے روایت کیا اور اول کا جبریل دوسرے کا میکائیل نام بتایا اور اوسکے آخر مین کہا پس نام رکھا
اللہ نے اونکا ملک الموت اور اونکو موت پر مقرر کیا ۲ ابن ابی شیبہ ابن ابی حاتم ابو الشیخ نے
عظمت مین بیہقی نے شعب الایمان مین ابن سابط رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا چار فرشتے دنیا
کے کام کی تدبیر کرتے ہین جبریل میکائیل اسرافیل ملک الموت علیہم السلام پس جبریل علیہ السلام
صاحب جنود و ریح ہین اور میکائیل علیہ السلام صاحب قطر و نبات ہین اور ملک الموت علیہ السلام
قبض نفوس پر مقرر کیے گئے ہین اور اسرافیل علیہ السلام اونپر امر اوتارتے ہین اور ایک لفظ مین
یہ ہے کہ جس چیز کے ساتھ لوگ مامور ہوتے ہین اوسکو وہ اوتارتے ہین ۳ ابو الشیخ ابن حبان نے
کتاب العظمہ مین ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کسی نے پوچھا کیا
ملک الموت تنہا قبض ارواح کرتے ہین اونہون نے کہا والی امر قبض ارواح کے وہی ہین اور اسپر اونکے
اعوان ہین سوا اسکے کہ رئیس ملک الموت ہی ہین اور ہر قدم اونکا مشرق سے مغرب تک ہے اونسے
پوچھا کہ ارواح مومنین کی کہان ہوتی ہین کہا نزدیک سدرۃ المنتہی کے ۴ ابن ابی الدنیا نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے فالمدبرات امرا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا مدبرات وہ فرشتے ہین کہ ہمراہ
ملک الموت کے رہتے ہین وقت قبض ارواح مردون کے اونکے پاس حاضر ہوتے ہین پس اونمین
سے بعض تو روح کو چڑہا لیجاتے ہین اور بعض دعا پر آمین کہتے ہین اور بعض میت کے لیے استغفار
کرتے ہین یہانتک کہ اوسپر نماز پڑہی جاوے اور قبر مین اوتارا جاوے ۵ ابن ابی الدنیا نے عکرمہ

رضی اللہ عنہ سے وقیل من راق کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا یہ ملک الموت علیہ السلام کے اعوان ہین
بعض سے بعض کہتے ہین کون جھاڑ پھونک کرے اسکی روح کو اسکے اسفل قدم سے اسکے موضع خروج دم تک

فصل حلیہ ملک الموت علیہ السلام کے بیان مین

ابن ابی الدنیا نے ابو عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک دن ابراہیم علیہ السلام اپنے
گھر مین تھے کہ اتنے مین ایک شخص خوش ہیئت اونپر داخل ہوا حضرت ابراہیم نے فرمایا ای اللہ کے بندے
میرے گھر مین تجھے کسنے داخل کیا اوسنے کہا مجھے داخل کیا صاحب خانہ نے حضرت ابراہیم نے فرمایا
صاحب خانہ احق ہے اوسکے ساتھہ پھر تو کون ہے اوسنے کہا ملک الموت آپنے فرمایا میرے لئے جن چیزون
کا تجھسے وصف کیا گیا ہے ہین اونکو تجھہ مین نہین دیکھتا ملک الموت نے کہا تم پیٹھہ پھیرو انہون
نے پیٹھہ پھیری ناگاہ کئی آنکھین آگے اور کئی پیچھے اور ناگاہ ہر بال اونکا آنکھہ تھا گویا وہ ایک انسان
کھڑا ہوا ہے ابراہیم علیہ السلام نے اس سے پناہ مانگی اور کہا تم اپنی پہلی صورت پر ہو جاؤ ملک الموت
علیہ السلام نے کہا ای ابراہیم بیشک اللہ تعالی جبکہ مجھکو اوس شخص کی طرف بھیجتا ہے جو کہ اوسکے
ملاقات کو دوست رکھتا ہے تو مجھے اوس صورت مین بھیجتا ہے جو تمنے پہلے دیکھی اور جب مجھکو اوس شخص
کی طرف بھیجتا ہے جسکی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے تو مجھے اوس صورت مین بھیجتا ہے جسکو تو نے دوسری بار دیکھا کعب
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک آدمی کو اپنے گھر مین دیکھا کہا تو کون ہے اوسنے
کہا مین ملک الموت ہون آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تو مجھے اپنے سے کوئی نشانی بتا کہ مین پہچان لون کہ تو ملک الموت ہے
ملک الموت نے کہا تم اپنا مونھہ پھیر لو آپنے پھیر لیا پھر دیکھا تو اونکو وہ صورت دکھائی جسمین مومنین کی روح قبض کرتے ہین ادی کہتا ہے حضرت
ابراہیم نے نور و بہار سے ایسی چیز دیکھی کہ سوای اللہ تعالی کے اور کوئی اوسکو نہین جانتا ہے پھر
ملک الموت نے کہا کہ تم اپنا مونھہ پھیرو اونہون نے پھیر لیا پھر دیکھا تو اونکو وہ صورت دکھائی جسمین
کفار فجار کی روح قبض کرتے ہین پس اونپر سخت رعب غالب ہوا یہانتک کہ اونکے شانون کا گوشت
کانپنے لگا اور اپنا پیٹ زمین سے چپکا دیا اور اونکی جان قریب نکلنے کے ہوگئی ابن مسعود و ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تو ملک الموت

ایک نسخہ مین سنان قائم ہے یعنی ہر بال اونکا ایسا تھا جیسے نیزے کی بھال کھڑی ہوئی ہے ۱۲

تجلی و زیبائی ۱۲

علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اونکو اذن ملے کہ وہ اسکی خوشخبری حضرت ابراہیم کو دین اللہ تعالے
نے اونکو اذن دیا وہ اونکے پاس آئے اونکو خوشخبری دی حضرت ابراہیم نے اللہ تعالی کی حمد کی پہر کہا
اے ملک الموت تم مجہے دکہاؤ کہ تم کفار کے انفاس کو کسطرح قبض کرتے ہو کہا اے ابراہیم تم اسکی تاب
نہ لاسکوگے اونہون نے کہا ہان یعنی مین دیکہہ سکونگا ملک الموت نے کہا تو تم مونہہ پہیرو اونہون نے
پہیر لیا پہر دیکہا تو ناگاہ ایک سیاہ آدمی ہے کہ اوسکا سر آسمان کو پہونچتا ہے اوسکے مونہہ سے آگ
کے شعلے نکل رہے ہین اوسکے بدن مین کوئی بال نہین ہے مگر وہ ایک آدمی کی صورت مین ہے کہ
اوسکے مونہہ اور کان سے آگ کے شعلے نکل رہے ہین پس حضرت ابراہیم بیہوش ہوگئے پہر اونکو
ہوش آیا اس حال مین کہ ملک الموت پہلی صورت مین آچکے تہے اونہون نے کہا اے ملک الموت اگر کافر
کو بلا و حزن سے اور کچہہ نہ پہونچے مگر تمہاری صورت تو بہی اوسکو کافی ہے اب تم مجہے دکہاؤ کہ تم
انفاس مؤمنین کو کسطرح قبض کرتے ہو کہا مونہہ پہیرو اونہون نے پہیر لیا پہر التفات کیا تو ناگاہ وہ
ایک جوان آدمی ہین سب سے زیادہ حسین مونہہ اور نہایت خوشبو سفید کپڑے پہنے ہوئے فرمایا اے ملک الموت
اگر مومن اپنی موت کے وقت خنکی چشم و کرامت سے اور کچہہ نہ دیکہے مگر تمہاری صورت جو یہ ہے تو
اوسکو یہی کفایت کرتا ہے ہم ابن ابی الدنیا نے اور ابو الشیخ نے اشعث بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے سوال کیا اونکا نام عزرائیل ہے اور دو آنکہین اونکے
چہرے مین ہین اور دو اونکے قفا مین پس کہا اے ملک الموت تم کیا کرتے ہو جبکہ ایک نفس مشرق مین
ہو اور ایک نفس مغرب مین اور ایک زمین مین وبا واقع ہوا اور دو صفین لڑائی کی ملجاوین تم کسطرح
کرتے ہو کہا مین تو پکارتا ہون ارواح کو اللہ کے حکم سے پس وہ ہوتی ہین میری دو انگلیون کے
درمیان مین جو یہ ہین راوی نے کہا اور پہیلائی گئی ہے اونکے لئے زمین پس وہ مثل طشت کے
چہوڑ دی گئی ہے وہ لیتے ہین اوس سے جہان چاہتے ہین

فصل زمین ملک الموت علیہ السلام کی واسطے مثل طشت کے ہے

امام احمد نے زہد مین ابو الشیخ نے کتاب العظمہ مین اور ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہا ملک الموت کے لئے زمین مثل طشت کے کی گئی ہے لیتے ہین جہان چاہتے ہین اور اونکے اعوان مقرر کئے گئے ہین کہ وہ انفس کو مارتے ہین پہر ملک الموت اونکو اعوان سے قبض کرتے ہین ۲ حکم بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہا دنیا ملک الموت علیہ السلام کے روبرو مثل طشت کے ہے روبرو آدمی کے ۳ ابن ابی الدنیا نے بطریق حسن بن عمارہ حکم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا نہین ہے کوئی نفس منفوسہ مگر تم ہین اوسکی روح قبض کرتے ہو کہا ہان یعقوب علیہ السلام نے کہا کیونکر تم تو نزدیک میرے ہو اس جگہہ اور روح ہین اطراف زمین مین ہین کہا اللہ تعالی نے دنیا کو میرے لئے تسخیر کر دیا ہے سو وہ مثل طشت کے ہے کہ آگے ایک تمہارے کے رکھا جاتا ہے پس وہ اوسکی جس طرف سے لیتا ہے جو چاہتا ہے اسی طرح دنیا میرے نزدیک ہے ۴ دینوری نے مجالسہ مین ابو قیس ازدی سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت سے کہا گیا تم کس طرح ارواح کو قبض کرتے ہو کہا مین اونکو پکارتا ہون پس وہ میری اجابت کرتے ہین ۵ ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ پوچھے گئے دو نفس سے کہ اونکی موت طرفۃ العین مین متفق ہو گئی ایک مشرق مین ہے اور دوسرا مغرب مین ملک الموت علیہ السلام اون دونون پر کسطرح قادر ہوتے ہین فرمایا نہین ہے قدرت ملک الموت کی اہل مشارق و مغارب و ظلمات و ہوا و بحور پر مگر مثل اوس شخص کے کہ اوسکے روبرو ایک خوان ہے جو چیز اوسمین سے چاہتا ہے لیلیتا ہے ۶ جویبر نے اپنی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت جو کہ سارے نفوس کو مارتے ہین وہ مافی الارض پر ایسے مسلط کئے گئے ہین جیسے ایک تمہارا اوس چیز پر مسلط ہے جو کہ اوسکی ہتیلی مین ہے اور اونکے ہمراہ کئی فرشتے ہوتے ہین رحمت و عذاب کے فرشتون سے جب وہ پاک نفس کو وفات دیتے ہین تو اوسے ملائکہ رحمت کو دیدیتے ہین اور جبکہ نفس پلید کو مارتے ہین تو اوسکو ملائکہ عذاب کے سپرد کر دیتے ہین ۷ ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ ملک الموت ایک ہین اور دو صفین لڑنے والون کی ملتی ہین مشرق و مغرب سے اور جو کچھہ کہ انکے درمیان مین مرنا کہینا ہوتا ہے اسکے جواب مین آپ نے

فرمایا کہ اللہ نے گہیر دیا ہے دنیا کو واسطے ملک الموت کے یہانتک کہ کر دیا ہے اوسکو مثل طشت کے روبرو ایک تمہارے کے پس آیا فوت ہوتی ہے اوس سے کوئی چیز؟

فصل دنیا درمیان دونون گھٹنون ملک الموت علیہ السلام کے ہے

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ ابو نعیم نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ملک الموت بیٹھے ہوئے ہین اور دنیا درمیان اونکے دونون گھٹنون کے ہے اور تختی جسمین آجال بنی آدم کے ہین وہ اونکے دونون ہاتھون مین ہے اور روبرو اون کے فرشتے کہڑے ہین وہ غایب حاضر اللہ کا بطرف پس جب کسی بندے کی اجل پر آ لیتے ہین تو کہتے ہین اسکو قبض کرو

فصل دنیا درمیان دونون رانون ملک الموت علیہ السلام کے ہے

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے ابو المثنی حمصی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا دنیا کی نرم زمین اور اوسکے پہاڑ درمیان دونون رانون ملک الموت کے ہین اور اونکے ہمراہ ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب ہین پس وہ ارواح کو قبض کرتے ہین پہر انکو دیتے ہین اور یہ انکو یعنی ملائکہ رحمت و عذاب کو کسی نے کہا پہر جبکہ لڑائی ہوتی ہے اور تلوار بجلی کی طرح چمکتی ہے کہا وہ اونکو پکارتے ہین پس نفوس اون کے پاس آجاتے ہین

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر روز ہر گہر مین جستجو کرتے ہین

ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی دن مگر ملک الموت جستجو کرتے ہین ہر گہر مین تین بار پس جس شخص کو اونمین سے پاتے ہین کہ وہ رزق کو پورا کر چکا اور اوسکی اجل پوری ہوگئی تو اوسکی روح قبض کرتے ہین جب وہ اوسکی روح قبض کر چکے تو اوسکے گہر والے رونے لگتے ہین ملک الموت دروازے کے دونون بازو پکڑتے ہین پہر کہتے ہین میرا کوئی گناہ نہین ہے تو مامور ہون واللہ مینے اوسکا رزق نہین کہایا نہ اوسکی عمر کو فنا کیا نہ اوسکی اجل سے مینے کچھہ کم کیا اور بیشک پہر سے لئے تم مین عود ہے پہر عود ہے پہر عود ہے یہانتک کہ تمسے کسی کو باقی نہ چھوڑونگا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ اونکا کہڑا رہنا دیکہین اور اونکا کلام سنین تو اپنی میت سے غافل ہوجائین اور نفقہ

اپنی جانون پر روئین ۲ سعید بن منصور امام احمد نے زہد مین عطار بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا نہین ہین کوئی گھر والے مگر ملک الموت علیہ السلام ہر دن مین پانچ بار اونکی جستجو کرتے
ہین آیا اونمین سے کوئی ہے کہ اوسکے قبض کا حکم کیا گیا ۳ ابن ابی حاتم نے کعب رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی گھر کہ اوسمین کوئی ہو مگر ملک الموت اوسکے دروازے پر ہر روز
سات بار نظر کرتے ہین کہ آیا اسمین کوئی ہے جسکا حکم کیا گیا کہ اوسکو وفات دین ۴ امام احمد نے زہد مین اور
ابو الشیخ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے زمین کی پیٹھ پر کوئی گھر بالون کا اور نہ
مٹی کا مگر ملک الموت علیہ السلام ہر روز اوسکے گرد دو بار پھرتے ہین ۵ ابن ابی شیبہ عبد اللہ بن
امام احمد نے زوائد زہد مین عبد الاعلی تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہین کوئی گھر
والے مگر ملک الموت علیہ السلام دن مین دو بار اونکی جستجو کرتے ہین ۶ ابو نعیم نے ثابت بنانی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا رات دن چوبیس گھڑی ہے نہین ہے اونمین کوئی ساعت کہ آدمی ذی روح
پر مگر ملک الموت علیہ السلام اوسپر قائم ہین پس اگر اوسکے قبض کے ساتھہ مامور ہوئے تو اوسکو قبض کرتے
ہین ورنہ چلے جاتے ہین ۷ ابو الفضل طوسی نے کتاب عیون الاخبار مین ابن النجار نے تاریخ بغداد مین
بطریق ابراہیم بن ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ملک الموت البتہ دیکھتے ہین بندون
کے موںھہ مین ہر روز ستر بار پس جبکہ ہنستا ہے بندہ جسکی طرف وہ بھیجے گئے ہین تو کہتے ہین اسی تعجب
مین تو اسکی طرف بھیجا گیا کہ اوسکی روح قبض کرون اور وہ ہنستا ہے ۸ ابو الشیخ نے کتاب العظمہ مین
اور ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت جستجو کرتے ہین گھرون
کی ہر دن پانچ بار اور جھانکتے ہین ابن آدم کے موںھہ مین ہر دن ایک بار کہا پس اسی سے ہے رعدہ
جو کہ لوگون کو پہونچتا ہے یعنی قشعریرہ اور انقباض ۹ ابو الشیخ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا نہین ہے کوئی دن مگر ملک الموت نظر کرتے ہین لوگون کی زندگی کی کتاب مین کوئی کہتا ہے
تین بار کوئی کہتا ہے پانچ بار *

فصل ملک الموت علیہ السلام اوسکی روح قبض کرتے ہین جسکا حکم ہوتا ہے

پہلی سے اون کو اسکا علم نہین ہوتا

ابن ابی شیبہ نے مصنف مین خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت سلیمان بن داود علیہم السلام کے پاس آئے اور یہ اونکے دوست تہے حضرت سلیمان نے اونسے کہا کہ تم کو کیا ہے کہ گہر والون پر آتے ہو پہر اون سب کو قبض کرتے ہو اور جو گہر والے کہ اونکے پہلو مین ہین اونکو چہوڑ دیتے ہو اونمین سے کسی کو قبض نہین کرتے ہو کہا مین نہین جانتا ہون جبکو اونمین سے قبض کرتا ہون مین تو عرش کے نیچے ہوتا ہون پس میری طرف چہٹیان ڈالی جاتی ہین اونمین نام ہوتے ہین ٢ یہ بہی خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت علیہ السلام سلیمان علیہ السلام پر داخل ہوئے پس اون کے ہمنشینون مین سے ایک شخص کی طرف دیکہنے لگے اور وہ اوس کی طرف دیکہتے رہے جبکہ ملک الموت نکلے تو اوس شخص نے کہا یہ کون ہین حضرت سلیمان نے فرمایا ملک الموت اوسنے کہا مینے دیکہا کہ وہ میری طرف دیکہتے تہے گویا وہ میرا ارادہ رکہتے ہین حضرت نبی نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ آپ مجہے ہوا پر سوار کردین تاکہ وہ مجہے ہند مین ڈالدے آپ نے ہوا کو بلایا اور اوسپر سوار کردیا ہوا نے اوسکو ہند مین ڈالدیا پہر ملک الموت علیہ السلام حضرت نبی کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم میرے ہمنشینون مین سے ایک شخص کی طرف نظر جماتے تہے کہا مین اوس سے تعجب کرتا تہا کہ مین تو مامور تہا کہ اوسکو ہند مین قبض کرون اور وہ تمہارے نزدیک تہا ٣ ابن عساکر نے خیثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سلیمان بن داود علیہما السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے فرمایا جب تم میری روح قبض کرنیکا ارادہ کرو تو مجہے اسکی خبر کردینا کہا مین تمسے زیادہ اسکو نہین جانتا ہون وہ نوشتے ہین کہ میری طرف ڈالی جاتی ہین اوسکی موت کے دن اونمین اوسکا نام ہوتا ہے جو مریگا ٤ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے معمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت علیہ السلام نہین جانتے ہین کہ انسان کی اجل کب حاضر ہوگی یہانتک کہ اوسکے قبض کا حکم کئے جاتے ہین ٥ ابن ابی الدنیا نے ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت علیہ السلام سے کہا جاتا ہے کہ فلان کو قبض کر فلان وقت فلان دن مین ؞

فصل سابق مین ملک الموت علیہ السلام ظاہر ظہور آکی روح قبض کرتے تھے

امروزی ابن ابی الدنیا ابو الشیخ نے ابو الشعثار جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ملک الموت علیہ السلام بغیر دکھہ درد کے ارواح کو قبض کرتے تھے پس لوگوں نے اونکو برا کہا لعنت کی اونہوں نے اپنے رب سے شکایت کی تو اللہ تعالی نے بیماریوں کو مقرر کیا اور ملک الموت بھلا دئے گئے کہا جاتا ہے کہ فلان ایسی ویسی بیماری سے مرگیا ۲ ابو نعیم نے اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے لئے ظاہر ہوتے تھے پس آدمی کے پاس آتے کہتے تو اپنی حاجت کو پورا کرلے میں چاہتا ہوں کہ تیری روح قبض کروں اونہوں نے شکوہ کیا تو اللہ تعالی نے بیماری کو نازل فرمایا اور موت کو خفیہ کردیا ۳ امام احمد بزار حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملک الموت لوگوں کے پاس عیاناً آتے تھے پس موسی علیہ السلام کے پاس آئے انہوں نے اونکو طمانچہ مارا اونکی آنکھہ کو پھوڑ ڈالا ملک الموت اپنے رب کے پاس آئے کہا ای رب تیرے بندے موسی نے میری آنکھہ پھوڑ ڈالی اور اگر اوسکی کرامت تجھپر نہوتی تو مین اوسکی آنکھہ پھوڑ ڈالتا[۱] اللہ تعالی نے اونسے کہا تو میرے بندے کی طرف جا اوس سے کہہ کہ وہ اپنا ہاتھہ بیل کی جلد پر رکھے پس اوسکے لئے ساتھہ ہر بال کی کہ اوسکا ہاتھہ چھپا دے ایک برس ہے ملک الموت اونکے پاس آئے اونہوں نے کہا اسکے بعد کیا ہے ملک الموت نے کہا موت کہا پس ابھی پھر اونکو ایک تفاح دیا[۲] اونہوں نے اوسکو ایکبار سونگھا پس اونکی روح قبض کرلی اور ملک الموت کو اونکی آنکھہ پھیر دی اسکے بعد وہ لوگوں کے پاس خفیہ آنے لگے ۔

فصل ملک الموت علیہ السلام مومنین کیساتھہ نرمی کرتے ہیں

الطبرانی نے کبیر میں ابو نعیم ابن مندہ نے صحابہ میں بطریق جعفر بن محمد عن ابیہ حارث بن خزرج عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اور دیکھا آپ نے طرف ملک الموت کے نزدیک سر ایک آدمی کے انصار سے پس آپ نے فرمایا ای ملک الموت تو میرے صاحب کے ساتھہ نرمی کر بیشک وہ مؤمن ہے ملک الموت نے کہا آپ خوش ہوں اور آنکھہ کو ٹھنڈا کریں

[۱] چار نسخوں میں لسفقت علیہ ہے شاید معنی یہ ہوں کہ میں اونکو مشقت میں ڈالتا واللہ اعلم ۱۲

[۲] یعنی سیب

اور جان رکھین کہ بیشک مین ہر مومن کے ساتھہ رفیق ہون اور آپ جان رکھین ای محمدؐ مین البتہ قبض
کرتا ہون روح ابن آدم کی پس جبکہ چلاتا ہے کوئی چلانے والا اوسکے گھر والون سے تو مین گھر مین کھڑا ہوتا
ہون اور اوسکی روح میرے ساتھہ ہوتی ہے مین کہتا ہون کیا ہے یہ چلانے والا واللہ ہمنے اوسپر ظلم
نہین کیا نہ اوسکی اجل سے سبقت کی نہ اوسکی قدر سے جلدی کی ہمارا اوسکے قبض مین کوئی گناہ نہین ہے
تم اگر راضی ہو اوس سے جو اللہ نے کیا تو تمہین اجر ملیگا اور اگر خفا ہوگے تو گنہگار ہوگے وزر کماؤگے
اور بیشک ہمارے لئے نزدیک تمہارے عود کے بعد عود ہے پس بچو بچو اور نہین ہے کوئی گھر والے
بالون کے نہ مٹی کے نیک نہ بد نرم زمین مین نہ پہاڑ مین مگر مین اونکی جستجو کرتا ہون ہر دن رات مین یہانتک
کہ مین زیادہ پہچانتا ہون اونکے چھوٹے بڑے کو خود اونسے واللہ اگر مین چاہون کہ ایک مچھر کی روح
قبض کرون تو مین اسپر قادر نہین ہون یہانتک کہ اللہ ہی اوسکے قبض کا اذن دے جعفر بن محمد
نے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت نزدیک اوقات نمازون کے اونکی جستجو کرتے ہین پھر
جسوقت نزدیک موت کے نظر کی پس اگر وہ اونمین سے ہے جو کہ پانچ نمازون کے محافظ ہین تو فرشتہ
اوس سے قریب ہوتا ہے اور شیطان کو اوس سے دور کر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی
اوسکو تلقین کرتا ہے اوس حال عظیم مین اسکو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین اور ابو الشیخ نے عظمہ مین
بہی جعفر بن محمد عن ابیہ سے مرفوعًا معضلًا روایت کیا ہے مروزی نے جنائز مین سلیم بن عطیہ سے روایت کیا ہے
کہا سلیمان اپنے ایک دوست پر عیادت کے لئے داخل ہوئے اور وہ موت مین تہا پس کہا ای ملک الموت تم
اسکے ساتھہ نرمی کرو یہ مومن ہے اوس آدمی نے کلام کیا کہا ملک الموت کہتے ہین مین ہر مومن کے ساتھہ
رفیق ہون

فصل ملک الموت علیہ السلام ہر مومن سخی کے ساتھہ رفیق ہین

زبیر بن بکار ابن عساکر نے بسند طریق حمید بن معیوف عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہا مین اون لوگون مین تہا جو کہ
حکم بن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے پاس حاضر ہوئے منبج مین اور وہ حالت نزع مین تہے اور
موت سے شدت پائی تہے پس حاضرین مین سے ایک شخص نے کہا اور حکم بیہوشی مین تہے کہ الٰہی

اوسپر آسانی کرے وہ تو ایسا تھا ایسا تھا اونکی تعریف کرنے لگا حکم کو ہوش آیا کہا کون ہے کلام کرنیوالا لوگون نے کہا فلان کہا کہ ملک الموت تجھسے کہتے ہین کہ مین ہر مومن سخی کے ساتھہ رفیق ہون پہر وہ فی الحال مرگیا

فصل قبض ارواح مطہرات انبیاء علیہم السلام

ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک فرشتہ نے اپنے رب سے اذن چاہا کہ ادریس علیہ السلام کی طرف اوترے پس وہ اونکے پاس آیا اونکو سلام کیا انہون نے اوس سے کہا آیا درمیان تیرے اور درمیان ملک الموت کے کچھہ دوستی ہے اوسنے کہا وہ تو میرے بہائی ہین فرشتون سے حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا آیا تو طاقت رکہتا ہے کہ کچھہ نفع پہونچائے مجھکو نزدیک اوسکے اوسنے کہا یہ بات کہ وہ کچھہ تاخیر کرے یا تقدیم کرے سو نہ کریگا و لیکن مین اوس سے تیرے لئے کلام کرونگا تو وہ موت کے وقت تیرے ساتھہ نرمی کریگا پہر فرشتے نے کہا کہ تو میرے دونون بازؤن کے درمیان مین سوار ہوجا پس ادریس علیہ السلام سوار ہوگئے وہ اونکو سماء علیا کی طرف چڑہالیگیا وہان ملک الموت سے ملا اور ادریس علیہ السلام اوسکے دونون بازوون کے درمیان مین تہے اوسنے ملک الموت سے کہا کہ میری تیری طرف ایک حاجت ہے ملک الموت نے کہا مینے تیری حاجت جان لی تو ادریس کے باب مین مجھسے کلام کریگا حال آنکہ اوسکا نام محو ہوچکا اور اوسکی اجل سے باقی نہین رہا مگر نصف طرفۃ العین پس ادریس علیہ السلام کا انتقال فرشتے کے دونون بازو کے درمیان مین ہوا ۲ ابوحذیفہ اسحق بن بشر نے کتاب مبتدا مین بسند خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ ملک الموت نے کہا یا رب تیرا بندہ ابراہیم موت سے گہبرایا اللہ تعالی نے فرمایا تو اوس سے کہہ کہ خلیل کا جبکہ زمانہ دراز ہوجاتا ہے اپنے خلیل سے تو وہ اوسکی طرف مشتاق ہوتا ہے ملک الموت نے یہ بات اونکو پہونچائی حضرت ابراہیم نے فرمایا ہان یارب مین مقرر مشتاق ہوا طرف تیری ملاقات کے پس ملک الموت نے اونکو ایک سیب دیا اونہون نے اوسکو سونگہا اوسی مین اونکی روح قبض کی ۳ ابوالشیخ نے محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ملک الموت نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا تیرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین تیری جان قبض کرون ایسی آسانی سے کہ اوس سے زیادہ آسان مینے کسی مومن کی جان قبض نہین کی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا مین تجھسے اوسکے حق کے ساتھہ سوال کرتا ہون جسنے تجھے بھیجا کہ تو اوس سے میرے باب مین گفتگو کرے پس ملک الموت نے کہا تیرے خلیل نے مجھسے سوال کیا کہ مین اوسکے باب مین تجھسے گفتگو کرون اللہ تعالی نے فرمایا تو اوسکے پاس جا اور اوس سے کہہ کہ تیرا رب کہتا ہے کہ خلیل اپنے خلیل کی ملاقات کو دوست رکہتا ہے ملک الموت اونکے پاس آئے حضرت ابراہیم نے فرمایا جاری کر جو کا تجھے حکم ہے ملک الموت نے کہا ای ابراہیم آیا کبھی تمنے کوئی شراب پی ہے کہا نہین پس اونکو سونگہا اسی پر اونکی روح قبض کی ہم امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ داؤد صلی اللہ علیہ وسلم مین غیرت شدید تہی جسوقت نکلتے تو دروازے بند کر دیے جاتے پہر اونکے اہل پر کوئی داخل نہوتا یہانتک کہ لوٹ کر آوین پس ایک دن نکلے اور لوٹ کے آئے ناگاہ دیکہا گہر مین ایک آدمی کہڑا ہوا ہے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین وہ ہون کہ بادشاہون سے نہین ڈرتا نہ مجھسے حجاب مانع ہوتا داؤد علیہ السلام نے فرمایا تو اب واللہ ملک الموت ہے مرحبا ہے امر اللہ کو پس داؤد علیہ السلام نے اوسی جگہہ کپڑا اوڑہ لیا اونکی روح قبض کی گئی

فصل

ملک الموت علیہ السلام بلا اذن ہر ایک کے پاس آتے ہین خواہ نبی ہون یا ولی سوای ذات پاک سید المرسلین شفیع المذنبین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ سے اجازت چاہی پہر داخل ہوئے یہ خصوصیت خاص آپ کے لئے تہی نہ آپ سے پہلے کسی کے واسطے ہوئی نہ آپ کے بعد قیامت تک کسی کے لئے ہو طبرانی نے حضرت حسین علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وفات شریف کے دن اوترے کہا آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہین فرمایا پاتا ہون مین اپنے آپ کو ای جبریل مغموم اور پاتا ہون مکروب پس ملک الموت علیہ السلام نے دروازے پر اذن طلب کیا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ملک الموت ہین تمہیر اذن چاہتے ہین انہون نے اذن نہین چاہا کسی آدمی پر آپ سے پہلے اور نہ اذن چاہین گے کسی آدمی پر بعد آپ کے آپ نے فرمایا تم اونکے لئے اذن دو جبریل علیہ السلام نے اونکے واسطے اذن دیا وہ آئے یہانتک کہ آپ کے آگے کہڑے ہوئے

پس عرض کیا کہ بیشک اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ مین آپ کی اطاعت کرون اگر آپ مجھے حکم دین کہ مین آپ کی جان قبض کرون تو اوسکو قبض کرون اور اگر آپ ناخوش ہون تو مین اوسکو چھوڑ دون آپ نے فرمایا تم کروگے اے ملک الموت اونہون نے عرض کیا ہان مین اسی کے ساتھہ مامور ہون پس جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا کہ بیشک اللہ مشتاق ہوا طرف آپ کی ملاقات کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاری کر جسکا تجھے حکم دیا گیا ہے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ واہلہ واحبہ وذریتہ وسلم صلوۃ وسلاما دائمین متلازمین الی یوم الدین آمین

حضرت فاطمہ زہرا سیدۃ النسا علیہا السلام نے ایک مرثیہ کہا او مین سے دو شعر یہ ہین ؎

صُبَّتْ عَلَيَّ مصائب لو انها	صبت علی الایام صرن لیالیا
ماذا علی من شم تربۃ احمد	ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

کسی اور نے کہا ہے ؎

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ	فطاب من طیبہن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ	فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم

فصل بیان مین اونکی جنکی روح اللہ عزوجل قبض فرماتا ہے

ابو الشیخ وعقیلی نے ضعفا مین اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آجال بہائم وحشرات ارض وخشاش[۵۱] ارض سب کی تسبیح مین ہین پس جبکہ اونکی تسبیح پوری ہوچکتی ہے تو اللہ اونکی ارواح کو قبض فرماتا ہے اور نہین ہے طرف فرشتے کے اس سے کچھہ ولہ طریق آخر اخرجہ الخطیب فی الرواۃ عن مالک من حدیث ابن عمر مثلہ قال ابن عطیۃ والقرطبی وکان معنی ذلک ان اللہ یعدم حیاتہا بلا مباشرۃ ملک واما الآدمی فشرف بان خلق لہ ملکا واعوانہ وجعل قبض روحہ واسلالہا من جسدہ علی یدیہ لکن قال الخطیب فی الرواۃ عن مالک عن سلیمان بن مهیر الکلابی سلیمان نے کہا مین مالک بن انس کے پاس حاضر ہوا اور اونسے ایک آدمی نے براغیث[۵۲] کا پوچہا کیا

---

[۵۱] خشاش بالکسر حشرات زمین ۱۲ منتخب خشاش جنبندہ ۱۲ مدینہ

[۵۲] جمع برغوث بمعنی کیک

ملک الموت انکی روحون کو قبض کرتے ہین اونہون نے دیر تک سر نیچا کیا پہر کہا کیا اونکے لئے نفس سائلہ
ہے کہا ہان کہا تو پہر ملک الموت ہی اونکی ارواح کو قبض کرتے ہین اللہ یتوفی الانفس حین موتہا
پہر مینے جویبر کو دیکہا کہ اپنی تفسیر مین کہا عن الضحاک عن ابن عباس کہا ملک الموت آدمیون کی قبض ارواح
کے لئے مقرر کئے گئے ہین سو وہی اونکی روحون کو قبض کرتے ہین اور ایک فرشتہ جن مین ہی اور ایک شیاطین
مین اور ایک طیر و وحش و سباع و حیتان و نمل مین پس یہ چار فرشتے ہین اور فرشتے صعقۂ اولی مین مرینگے
ملک الموت اونکے قبض کے والی ہونگے پہر وہ مرینگے رہے وہ لوگ جو کہ دریا مین شہید ہوتے ہین سو
بیشک اللہ تعالی اونکی قبض ارواح کا والی ہوتا ہے اسکو کسی فرشتے کی طرف سپرد نہین کرتا ہے بسبب
اونکی کرامت کے اس سبب سے کہ وہ لجج بحر پر اوسکی راہ مین سوار ہوئے جویبر سخت ضعیف ہے اور
ضحاک عن ابن عباس منقطع ہے اور اسکے آخر کے لئے ایک شاہد مرفوع ہے ابن ماجہ نے ابو امامہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے بیشک
اللہ نے ملک الموت کو قبض ارواح پر مقرر کیا ہے مگر دریا کے شہید کہ وہ خود اونکے قبض ارواح کا
متولی ہوتا ہے **حکایت** ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبد اللہ بن عیسی سے روایت کیا ہے کہا
اگلے لوگون مین ایک آدمی تھا اوسنے چالیس برس خشکی مین اللہ تعالی کی عبادت کی پہر اوسنے کہا یا رب
مین مشتاق ہوا ہون کہ تیری عبادت دریا مین کرون پس وہ ایک قوم کے پاس آیا اور اونسے کہا کہ مجھے سوار
کر لو اونہون نے اوسکو سوار کر لیا اور اونکا جہاز چلا جسقدر اللہ نے چاہا اوس قدر چلا پہر وہ کہڑا ہو گیا
ناگاہ ایک درخت ناحیۂ آب مین تہا اوسنے کہا تم مجھے اس درخت پر رکہدو اونہون نے رکہدیا اور
اونکی کشتی چلی ایک فرشتے نے ارادہ کیا کہ آسمان کی طرف چڑہے پس اوسنے اپنے کلمات کہے جنسے وہ
چڑہا کرتا تہا سو اوسپر قادر نہوا جانا کہ یہ بسبب کسی گناہ کے ہے جو اوس سے ہوا درخت والے کے پاس
آیا اوس سے چاہا کہ وہ اپنے رب کی طرف شفاعت کرے عابد نے نماز پڑہی اور فرشتے کے لئے دعا کی
اور اپنے رب سے درخواست کی کہ وہی فرشتہ اوسکی جان قبض کرے تاکہ ملک الموت سے زیادہ تر اوسپر آسانی
کرے پہر جب عابد کی موت آئی تو وہی فرشتہ اوسکے پاس آیا اور کہا مینے اپنے رب سے یہ بات طلب کی

کہ میری شفاعت تیرے حق مین قبول کرے جیسے اوسنے میرے حق مین تیری شفاعت قبول کی اور مین
ہی تیری جان کو قبض کرون پس جس جگہہ سے تو چاہے مین اوسکو قبض کرون زاہد نے ایک سجدہ کیا
اوسکی آنکہہ سے ایک آنسو نکلا پہر مرگیا

فصل رویت ملک الموت کی خواب مین

ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابو زرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھسے نجیب بن عبید البشری سے
کہا کہ مین نے ملک الموت علیہ السلام کو خواب مین دیکہا کہ وہ کہتے ہین تو اپنے باپ سے کہدے کہ وہ
مجھپر درود بھیجے تاکہ مین اوسکی قبض روح کے وقت اوسکے ساتھ نرمی کرون مینے جو دیکہا وہ اپنے باپ
سے بیان کیا اونہون نے کہا بیٹا البتہ ملک الموت کے ساتھ مجھے اوس سے زیادہ انس ہے کہ جتنا تیری مان
کے ساتھ ہے اس سے معلوم ہوا کہ ملک الموت علیہ السلام پر درود بھیجنا موجب ہے اونکی نرمی کرنیکا
ساتھ درود بھیجنے والے کے **حکایت** ابن عساکر نے زید بن اسلم کے طریق سے روایت کیا ہے کہ اونکے
باپ یعنی اسلم نے کہا مینے وہ حدیث یاد کی جسکو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت
کیا ہے کہ نہین حق ہے مرد مسلمان کا کہ تین رات گزارے مگر اوسکی وصیت لکہی ہوئی نزدیک اوسکے
سر کے ہو پس مینے دوات کاغذ منگایا تاکہ اپنی وصیت لکہون نیند نے مجھپر غلبہ کیا سو رہا وصیت کو لکہہ
نہ پایا مین سو رہا تہا کہ ایک شخص سفید لباس خوبصورت خوشبو داخل ہوا مینے کہا ای شخص تجھے میرے گہر
مین کسنے داخل کیا کہا مجھے اوسمین داخل کیا اوسکے رب نے مینے کہا تو کون ہے کہا مین ملک الموت ہون
مین اوس سے مرعوب ہوگیا اوسنے کہا تو نہ ڈر مین تیری قبض روح کے ساتھ مامور نہین ہوا ہون مینے
کہا تو تم اب میرے لئے دوزخ سے برات لکہدو اونہون نے کہا دوات کاغذ لے آ مینے دوات کاغذ
کی طرف اپنا ہاتہہ بڑہایا جس سے مین سو رہا اور وہ میرے سر کے نزدیک تہا مینے اونکو دیدیا اونہون
نے لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم استغفر اللہ استغفر اللہ یہانتک کہ پیٹھہ پیٹ کاغذ
کا بہر دیا پہر مجھے دیدیا کہا یہ تیری برات ہے نار سے اللہ تجھپر رحم کرے پہر ڈرتا ہوا جاگ اوٹھا اور چراغ
منگایا اور دیکہا تو ناگاہ وہی کاغذ تہا کہ مین سو رہا اور وہ میرے سر کے نزدیک تہا اوسکی پیٹھہ پیٹ پر

استغفر اللہ لکھا ہوا تھا ٭

باب ۱۴ آجال ہر برس قطع ہوتے ہین

آدیلمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
قطع کیئے جاتے ہین آجال شعبان سے شعبان تک یہانتک کہ آدمی البتہ نکاح کرتا ہے اور اوسکے لیئے اولاد پیدا ہوتی ہے
حالانکہ اوسکا نام مردون مین نکل چکا ہے ابن ابی الدنیا ابن جریر نے بطریق زہری عثمان بن محمد بن مغیرہ
بن اخنس سے مرفوعاً مثل اسکے روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب مین اسی طریق سے اخراج کیا ہے
واخرج ابن ابی حاتم نحوہ عن ابن عباس موقوفاً ۲ ابو یعلی نے ایسی سند کے ساتھہ جسکی تحسین
منذری نے کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کل شعبان
کے روزے رکہتے مگر ایک یا دو دن مینے آپسے پوچہا فرمایا بیشک اللہ لکھتا ہے اسمین ہر نفس کو جو کہ
اوس برس مریگا سو مین دوست رکہتا ہون کہ مجہے میری اجل آوے اور مین روزہ دار ہون ۳
ابن ابی الدنیا نے عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ شب نصف شعبان ہوتی
ہے تو ملک الموت علیہ السلام کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے پہر کہا جاتا ہے تو قبض کر اون لوگون کو جو اس
صحیفے مین ہین پس بندہ البتہ درخت لگاتا ہے بی بیون سے نکاح کرتا ہے مکان بناتا ہے حالانکہ
اوسکا نام مردون مین لکہہ چکا ہے ۴ ابن جریر نے عمر مولی غفرہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت
کے لیئے لکہے جاتے ہین جو لوگ کہ مرینگے لیلۃ القدر سے لیلۃ القدر تک پس تو پاتا ہے آدمی کو کہ نکاح
کرتا ہے عورتون سے اور درخت لگاتا ہے حالانکہ نام اوسکا مردون مین ہے ۵ عکرمہ سے روایت
کیا ہے کہا شب نصف شعبان مین پختہ کیا جاتا ہے سال کا کام اور لکہے جاتے ہین زندے مردون سے
اور لکہے جاتے ہین حاجی پس اونمین نہ کوئی بڑہایا جاتا ہے نہ اونمین سے کوئی کم کیا جاتا ہے ۶ –
دینوری نے مجالسہ مین راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا ہے شب نصف شعبان مین وحی کرتا ہے اللہ طرف ملک الموت کے ساتھہ قبض ہر نفس
کے جسکے قبض کا اوس سال ارادہ کرتا ہے ۷ ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین محمد بن جحادہ سے روایت

کیا ہے کہا اللہ تعالی کے لئے ایک درخت ہے عرش کے نیچے کوئی مخلوق نہین ہے مگر اوسکے واسطے
اوسمین ایک پتا ہے پس جبکہ کسی بندے کا پتہ گرتا ہے تو اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلجاتی ہے پس
یہ ہے قول اللہ تعالی کا وما تسقط من ورقة الا یعلمها اس سے معلوم ہوا کہ نہین مرتا ہے
کوئی مگر ساتھ علم اللہ تعالی کے ٭ شرح برزخ مین لکھا ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ملک الموت علیہ السلام
ان پتون کی طرف دیکھتے ہین پس جب کسی پتے کو دیکھتے ہین کہ زرد ہو گیا تو جان لیتے ہین کہ اوسکی
موت قریب آگئی پس وہ بسبب گرنے پتون کے ارواح کو قبض کرلیتے ہین اور نہین ہے وہ مگر نسخہ آجال
ہین جو کہ اسرافیل علیہ السلام نے اونکو دیا ہے ف شرح برزخ مین لکھا ہے معنی قطع آجال کے یہ
ہین کہ فرشتون کو اوسکا اظہار کیا جاتا ہے ورنہ تقدیر سابق متغیر نہین ہوتی ہے اسلئے کہ روایت کیا
گیا ہے ہر شب برات کو لوح محفوظ کھولی جاتی ہے اسرافیل علیہ السلام اوسمین ایک نظر دیکھتے ہین پس
اوس سے ایک نسخہ لکھ لیتے ہین کہ جو کچھ اوس سال مین اول سے آخر تک ہوگا پھر نسخہ رزق کا میکائیل
کو دیتے ہین اور نسخہ حروب وزلازل وخسف وصواعق کا جبریل علیہ السلام کو اور نسخہ اعمال کا اسمعیل
علیہ السلام صاحب سماء دنیا کو یہ بہت بڑا فرشتہ ہے اور نسخہ مصائب وآجال کا ملک الموت علیہ السلام
کے حوالے کرتے ہین ف اس رات کو لیلة البرات اسلئے کہتے ہین کہ لوگون کو برارت دیجاتی ہے
پس نیکون کو آگ سے برارت ملتی ہے اور بدون کو جنت سے ف لیلة البرات کے اظہار اور لیلة القدر
کے اخفا مین اللہ سبحانہ نے ایک ایسے امر کی رعایت فرمائی ہے کہ وہ بندون کے لئے نہایت مناسب
ہے وہ یہ ہے کہ شب برات مین خوف وفزع ہے کیونکہ ہر انسان ڈرتا ہے کہ شاید اوسکا نام زندون
کے دفتر سے نکلکر مردون مین لکھا گیا ہو اور اگر زندون کے دفتر مین لکھا گیا ہے تو اس سے ڈرتا ہے
کہ اوسکا نام سعادت کے ساتھ لکھا گیا یا شقاوت کے ساتھ مسطور ہوا پس اللہ سبحانہ نے اس
رات کو ظاہر کر دیا تاکہ اللہ تعالی کی عبادت کرین اور بندے اوس سے ڈرتے رہین رہی لیلة القدر
سو وہ مغفرت ورحمت کی رات ہے پس اگر اللہ تعالی اوسکو ظاہر فرما دیتا تو لوگ بھروسا کر بیٹھتے یعنی
اور راتون مین سویا کرتے اور اس رات مین عبادت کرلیتے پس اس حکمت کے لئے شب برات کو ظاہر

فرمادیا اور لیلۃ القدر کو چھپادیا ف مروی ہے کہ پندرھوین رات شعبان مین آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین پس ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات مین رکوع کیا دوسرا پکارتا ہے خوشی ہو اوسکو جسنے اس رات مین دعا کی اور فرشتہ پکارتا ہے خوشی ہو اوسکو جو اس رات مین رویا ایک اور پکارتا ہے خوشی ہو مسلمانون کے لئے اس رات مین ایک اور پکارتا ہے ہے کوئی دعا کرنیوالا کہ اوسکے لئے قبول کیجاوے ہے کوئی مانگنے والا کہ اوسکا سوال دیا جاوے ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اوسکی مغفرت کیجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ دروازے کب بند کیئے جاتے ہین کہا جبکہ فجر طلوع ہوتی ہے ف مشائخ رحمہم اللہ تعالی سے مروی ہے کہ شب برات مین دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑہے بعض نے کہا ہر رکعت مین اخلاص ہزار بار پڑہے پس وہ سعدا مین لکہا جاویگا اور اوسکو برات سعدا کی دیجاوے گی گو وہ اشقیا ہی سے کیون نہو بعض نے کہا کہ اس رات مین سو رکعت پچاس سلام سے پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے اخلاص دس بار اوسکے سارے گناہ بخشے جاوینگے اوسکے رزق مین وسعت عمر مین برکت کیجاویگی اور اوسکو اللہ تعالی بہت اجر دیگا اور یہ بھی مروی ہے کہ اس رات مین سورۂ یٰس تین بار پڑہے ایک بار بہ نیت طول عمر اور ایک بار بہ نیت غنا و دفع فقر اور ایک بار بہ نیت امن کے بلا سے ؛

فصل پہلے پہل جسکو بندے کی موت کا علم ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا حاکم نے مستدرک مین عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اول جسکو بندے کی موت کا علم ہوتا ہے وہ حافظ ہے اسلئے کہ وہ اوسکا عمل لیکے چڑھتا ہے اوسکا رزق لیکے اوترتا ہے پس جبکہ اوسکے لئے رزق نہ نکلا تو جان لیتا ہے کہ وہ مرنے والا ہے ؛

باب ۱۵ علامت خاتمہ خیر کے بیان مین

ا ترمذی حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھ خیر کا تو اوس سے طلب عمل کرتا ہے عرض کیا گیا کہ کسطرح اوس سے طلب عمل کرتا ہے فرمایا توفیق دیتا ہے اوسکو عمل صالح کی موت سے پہلے ۲ امام احمد حاکم نے عمر بن

حمق[۱] رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ اللہ کسی
بندے کو دوست رکھتا ہے تو اوسکو غسل دیتا ہے عرض کیا کہ کسطرح غسل دیتا ہے فرمایا توفیق دیتا ہے
اوسکو عمل صالح کی اوسکی اجل سے پہلے یہانتک کہ اوسکے پڑوسی اوس سے راضی ہوتے ہین اس سے
معلوم ہوا کہ پڑوسیون کا راضی رکہنا عمل صالح ہے اور اونکا راضی رہنا موجب حسن خاتمہ اور محبت
الٰہی کا باعث ہے اللہم ارزقنا ۲۳ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعًا روایت کیا ہے
جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھہ خیر کا تو بہیجتا ہے طرف اوسکے ایک برس پہلے اوسکی موت
سے ایک فرشتے کو کہ وہ اوسکو راہ راست پر لاتا ہے اور اوسکو توفیق دیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنے بہترین
اوقات پر مرتا ہے پس لوگ کہتے ہین کہ فلان اپنے بہترین اوقات پر مرا پہر جب اوسکو موت آتی اور
اوسنے اوسکو دیکہا جو اوسکے لئے تیار کیا گیا ہے تو وہ اپنی جان کو قی کرنے لگتا ہے حرص سے اسپر
کہ وہ نکل جاوے پس اوس جگہہ وہ دوست رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ دوست رکہتا ہے
اوسکی ملاقات کو اور جبکہ ارادہ کرتا ہے اللہ کسی بندے کے ساتھہ شر کا تو مقرر کرتا ہے واسطے اوسکے
برس بہر پہلے اوسکی موت سے ایک شیطان کو وہ اوسکو گمراہ کرتا ہے اغوا کرتا ہے یہانتک کہ وہ مرتا ہے اپنی
بدترین اوقات پر پس لوگ کہتے ہین کہ فلان اپنے بدترین اوقات پر مر گیا پہر جب اوسکو موت آتی ہے
اور اوسکو دیکہتا ہے جو اوسکے لئے تیار کیا گیا ہے تو اپنی جان کو نگلنے لگتا ہے بسبب کراہت کے
اس سے کہ وہ نکلے پس اوسجگہ وہ مکروہ رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ مکروہ رکہتا ہے اوسکی ملاقات
کو صاحب انصاح نے اس حدیث شریف کے معنی مین کہا ہے کہ خروج روح کا وقت پکارنے
ملک الموت علیہ السلام کے اوسکو ایسا ہے کہ جیسے سانپ والا سانپ کو اوسکے سوراخ سے پکارتا
ہے اور نکلنا دونون جسمون کا وقت پکارنے کے برابر ایک طرح پر ہے لیکن مومن تو اپنی جان کو نزع
کرتا ہے یعنی اوسکا نکالنا چاہتا ہے کیونکہ شوق یہی ہے کہ استدعا رقی کا ہو واسطے نکلنے کے اور کافر
اپنی روح کو تبلع کرتا ہے تبلع یہی ہے کہ جو جسم موہنہ مین ہے اوسکو پہیر لیجانا چاہتا ہے کہ پیٹ
کی طرف رجوع[۲] کرے انتہٰی ف بعض علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسباب مقتضی سوء خاتمہ کے

[۱] بفتح الحاء المہملة وکسر المیم الخزاعی صحابی سکن الکوفة ثم انتقل بعد فتنة بالموصل سنة احدی وخمسین وتسعین ثمانین سنة
[۲] ایک نسخہ مین بجای رجوع کے خروج ہے ۱۲

والعیاذ باللہ تعالیٰ چار ہین نماز کو ہلکا سمجھنا شراب پینا ماں باپ کی نافرمانی کرنا مسلمانون کو ایذا دینا

ف حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے لکہا ہے کہ اکثر چار باتون کے سبب سے موت کے وقت بندے سے ایمان کہینچ لیا جاتا ہے ترک شکر اسلام پر ترک خوف اسلام کے جانے پر اہل اسلام پر ظلم کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

باب ۱۶ بیان مین اوس شخص کی جسکی اجل قریب ہوئی اور کیفیت موت اور اوسکی شدت کی

فرمایا اللہ تعالیٰ اسنے وجاءت سکرة الموت بالحق ۲ ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت الآیة ۳ فلولا اذا بلغت الحلقوم الآیة ۴ کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق الآیة ا بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے چمڑے کا چھوٹا برتن یا لکڑی کا پیالہ تہا اوسمین پانی تہا پس آپ اپنے دونون ہاتھ پانی مین ڈالتے پہر اونکو اپنے موںھ سے ملتے اور فرماتے تہے لا الہ الا اللہ بیشک موت کے لئے سکرات ہین سکرات جمع ہے سکرہ کی سکرہ کہتے ہین شدت کو ۲ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا مین رشک نہین کرتی ہون کسی پر آسانی موت کا بعد اسکے کہ دیکھی مینے شدت موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۳ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا مین مکروہ نہین رکھتی ہون شدت موت کو کسی کے لئے کبہی بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۴ عبداللہ بن امام احمد نے زوائد زہد مین ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور آپ کرب موت کی تکلیف اوٹھا رہے تہے کہ اگر عمل نکرے ابن آدم مگر اسی کے لئے تو اوسی لائق ہے کہ عمل کرے ۵ لقمان حنفی اور ابو یوسف بن یعقوب حنفی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہمکو پہونچا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کے پاس جبکہ بشیر آیا تو اوس سے فرمایا مین نہین جانتا ہون کہ آج تجہے کیا بدلہ دون مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ آسان کرے تجہپر سکرات موت کو ۱۱ طبرانی نے کبیر مین اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤمن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر

کا نفس کہینچا جاتا ہے جیسا کہینچا جاتا ہے نفس گدہے کا اور مومن البتہ کرتا ہے گناہ پس سختی کیجاتی ہے
بسبب اوسکے اوسپر نزدیک موت کے تاکہ اوس سے کفارہ کیا جاوئے اور کافر البتہ کرتا ہے نیکی پس اوسپر
آسانی کیجاتی ہے نزدیک موت کے تاکہ اوس سے جزا دیا جاوئے ۷ دینوری نے مجالسہ مین وہیب بن ورد
سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے مین نہین نکالتا ہون کسی کو دنیا سے اور مین ارادہ کرتا ہون کہ اوسپر
رحم کرون مگر پوری جزا دیتا ہون مین اوسکو بسبب گناہ کے جو اوسنے کیا بیماری اوسکی جسم مین اور مصیبت
اوسکی اہل و اولاد مین اور تنگی اوسکی معاش مین اور تنگی اوسکی رزق مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین
اوس سے ذرہ برابر کو پہر اگر اوسپر کچہہ باقی رہتا ہے تو سخت کرتا ہون اوسپر موت کو تاکہ پہونچایا جاوے
طرف میرے مثل اوس دن کے کہ جنا اوسکو اوسکی مان نے قسم ہے میری عزت کی نہ نکالونگا کسی
بندے کو دنیا سے اور مین چاہتا ہون کہ اوسکو عذاب کرون یہانتک کہ پوری جزا دیتا ہون اوسکو ہر
نیکی کی جو اوسنے کی صحت اوسکے جسم مین اور فراخی اوسکی رزق مین اور کشایش اوسکی عیش مین
اور امن اوسکے نفس مین یہانتک کہ پہونچتا ہون مین ذرہ برابر کو پہر اگر اوسکے لئے کچہہ باقی رہا تو آسان
کرتا ہون اوسپر موت کو یہانتک کہ پہونچایا جاوے طرف میرے اور اوسکے واسطے کوئی نیکی نہو کہ بچے
وہ بسبب اوسکے نار سے ۸ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ
باقی رہتی ہے مومن پر اوسکے گناہون سے کوئی چیز کہ نہین پہونچتا ہے وہ اوسکو اپنے عمل سے تو سختی
کیجاتی ہے اوسپر موت تاکہ پہونچے بسبب سکرات موت اور اوسکے شدائد کے درجہ کو جنت کے اور کافر
جبکہ دنیا مین کوئی نیکی کر چکا ہے تو اوسپر آسان کیجاتی ہے موت تاکہ پورا کرلے ثواب اپنی نیکی کا دنیا
مین پہر نار کی طرف چلا جاوے ۹ ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن البتہ اجر دیا جاتا ہے ہر چیز مین یہانتک کہ شدت مین نزدیک
موت کے ۱۰ ترمذی ابن ماجہ بیہقی حاکم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ مومن مرتا ہے عرق جبین سے ۱۱ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین سلمان فارسی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے نگاہ رکہو میت کو

نزدیک اوسکی موت کے تین خصلتون کو اگر اوسکی جبین عرقناک ہوئی اور اوسکی آنکہین جاری ہوئین اور
اوسکے نتھنے پہول گئے تو یہ رحمت ہے اللہ سے کہ اوسپر نازل ہوئی اور اگر خرخرایا مثل خرخرانے شتر جوان
مخنوق کے اور اوسکا رنگ سرخ ہوگیا اور اوسکی باچھین راکھی رنگ ہوگئین تو یہ عذاب ہے اللہ سے کہ
اوسپر اوترا ف جبہہ عربی مین پیشانی کو کہتے ہین ہر جبہہ مین دو جبین ہوتی ہین اوسکے داہین بائین پس
جبین کنارہ ہے پیشانی کا کنپٹی تک اور پیشانی دونون جبینون کے درمیان مین ہے بعض نے کہا کہ موت بعرق
جبین کنایہ ہے شدت سکرات موت سے کہ بسبب اوسکے گناہ دور ہوتے ہین درجے بلند ہوتے ہین اور
بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ مومن پر کوئی شدت موت کی نہین مگر عرق جبین ۱۲ سعید بن منصور نے اپنی
سنن مین اور مروزی نے جنائز مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مومن پر کچہہ خطا
اوسکی خطاؤن سے باقی رہجاتی ہین موت کے وقت اونکی جزا اوسکو دیجاتی ہے سو اسلئے اوسکی پیشانی
عرقناک ہوتی ہے ۱۳ بیہقی نے شعب مین علقمہ بن قیس سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے عمزاد بھائی کے
پاس حاضر ہوئے اور وہ مر رہا تہا علقمہ نے اوسکی پیشانی کو چہوا ناگاہ وہ عرقناک تہی پس کہا اللہ اکبر
مجہے ابن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے موت مومن کے
عرق جبین سے ہے اور نہین ہے کوئی مؤمن مگر اوسکے لئے گناہ ہین کہ دنیا مین اونکی مکافات کیجاتی
ہے اور کچہہ بقیہ اوسپر باقی رہجاتا ہے تو اوسپر بسبب اوسکے نزدیک موت کی شدت کیجاتی ہے عبد اللہ
نے کہا مین نہین دوست رکہتا ہون موت کو مثل موت گدہے کے ۱۴ ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے
علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنے بہتیجے کے پاس آئے جبکہ وہ نزع مین تہا اوسکی
جبین پر پسینا آنے لگا علقمہ ہنسے اونسے کہا گیا تمکو کون چیز ہنساتی ہے کہا مین نے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے سنا ہے وہ کہتے تہے کہ مؤمن کی جان نکلتی ہے پسینے سے اور کافر فاجر کی جان نکلتی ہے اوسکے
شدق یعنی باچہہ سے جیسے نکلتی ہے جان گدہے کی اور مؤمن البتہ گناہ کرتا ہے پس اوسپر وقت موت
کے سختی کیجاتی ہے تاکہ اوس گناہ کا کفارہ کیا جاوے ۱۵ مروزی نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا کہ علقمہ نے اسود سے کہا تو میرے پاس حاضر ہو مجہے لا الہ الا اللہ کی تلقین کر پس اگر

میری جبین عرقناک ہوئی تو تو مجھے خوشخبری دے ۱۶ ابن ابی شیبہ مروزی نے سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا محبوب رکھتے تھے پسینے کو واسطے میت کے ف بعض علما نے کہا ہے میت کی جبین عرقناک نہین ہوتی مگر واسطے حیا اوسکے اپنے رب سے اسلئے کہ اوسنے اوسکی مخالفت کی نیچے کا بدن تو اوسکا مرچکا صرف حیات کے قوی اور اوسکی حرکات اوپر کے بدن مین باقی رہی اور حیا آنکھون مین ہوتی ہے اور کافر اس سے اندہا ہے اور موحد معذب اس سے مشغول ہے بسبب عذاب کے جو اوسپر نازل ہوا ہے

فصل شدت موت اور اوسکی کیفیت کے بیانمین

۱ حکایت ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند مین امام احمد نے زہد مین اور ابن ابی الدنیا نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حدیث کرو بنی اسرائیل سے کہ اونمین عجیب قصے ہوئے ہین پھر آپ نے ہمکو حدیث کرنا شروع کیا فرمایا ایک گروہ اونمین سے نکلا پھر وہ اپنے قبرستانون مین سے کسی قبرستان پر آئے پس کہا اگر ہم دو رکعت نماز پڑہین اور اللہ سے دعا کرین کہ وہ ہمارے لئے کسی مردے کو نکالے وہ ہمکو موت سے خبر دے سو اونہون نے کیا وہ اس حال مین تھے کہ ایک آدمی سیاہ ظاہر ہوا اوسکی دونون آنکھون کے درمیان مین نشان سجدے کا تھا اوسنے کہا ای لوگو تم کیا چاہتے ہو مین تو سو برس سے مرا ہون اور ابہی تک موت کی تلخی[له] مجھسے ساکن نہین ہوئی پس تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے پہیر دے جیسا کہ مین تہا ۲ حکایت امام احمد نے زہد مین عمر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ دو آدمیون نے بنی اسرائیل مین سے اللہ تعالی کی عبادت کی یہانتک کہ عبادت سے ملول ہوگئے اونہون نے کہا اگر ہم قبرون کی طرف نکلین پھر مجاورت کرین شاید ہم رجوع کرین پس وہ قبرون مین مجاور رہے اللہ تعالی کی عبادت کی اونکے لئے ایک مردہ اوٹھایا گیا اوسنے اونسے کہا مین تو اسّی برس سے مرا ہون اور مین ابتک موت کا الم پاتا ہون ۳ ابو نعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین جاتا ہے میت سے الم موت کا جبتک کہ وہ اپنی قبر مین ہے اور یہ الم سخت تر ہے اوس چیز کا جو مومن پر گزرتی ہے اور سہل تر ہے اوس چیز کا جو کافر کو پہونچتی ہے ۴ ابن ابی الدنیا نے

له ایک نسخہ مین ۹۰ اور ایک مین ۱۳۰

اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ میت پاویگا الم موت کو یہانتک کہ
اپنی قبر سے مبعوث ہو ۵ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ذکر موت کا اور اوسکے غصہ یعنی شدت کا فرمایا پس فرمایا وہ برابر تین سو ضرب تلوار کے ہے
۶ ضحاک بن حمزہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت کو پوچھے گئے آپ نے
فرمایا ادنی پکڑ موت کی بمنزلہ سو ضرب تلوار کے ہے ۷ خطیب نے تاریخ مین انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً
روایت کیا ہے کہ البتہ معالجہ یعنی پکڑ دھکڑ ملک الموت علیہ السلام کی سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے ۸ ابن
ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین علی ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے البتہ ہزار ضرب تلوار کی زیادہ تر سہل ہین بچھونے پر مرنے سے
۹ ابو الشیخ نے کتاب العظمت مین حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا موسی علیہ السلام سے
کہا گیا کہ آپ نے موت کو کس طرح پایا فرمایا مثل سفود کے کہ داخل ہوا میرے پیٹ مین اوسکی بہت
سی شاخین ہین ہر شاخ اوسکی میری رگونمین سے ہر رگ کے ساتھہ اولجھہ گئی پھر وہ میرے پیٹ سے
نہایت زور سے کھینچا گیا اونسے کہا گیا مقرر اللہ تعالی نے آپ پر آسانی کی ۱۰ ابن ابی الدنیا نے ابو اسحق
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا موسی علیہ السلام سے کہا گیا آپ نے موت کا مزہ کسطرح پایا
کہا کسفود ادخل فی جزۃ صوف فاستلخ یعنی جیسے لوہے کی سیخ کہ صوف کے گٹھے مین گھسائی گئی
پھر وہ نکالی گئی فرمایا ای موسی مقرر ہمنے تجھپر آسانی کی ۱۱ امام احمد نے زہد مین مروزی سے جنائز
مین ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبکہ اللہ تعالی سے
ملے تو اونسے کہا گیا تمنے موت کو کسطرح پایا پس کہا مینے اپنے نفس کو پایا گویا وہ کھینچا جاتا ہے کھجور
کے کانٹے سے کہا گیا کہ مقرر ہمنے موت کو تمپر آسان کیا ۱۲ مروی ہے جبکہ موسی علیہ السلام کی روح
اللہ تعالی کی طرف گئی تو اونسے اونکے رب نے کہا ای موسی تو نے موت کو کسطرح پایا کہا مینے اپنے نفس
کو پایا مثل زندہ چڑیا کے جسوقت کہ وہ تلی جاتی ہے تو نہ مرتی ہے کہ راحت پاوے اور نہ
نجات پاتی ہے کہ اوڑجاوے ۱۳ یہ بھی حضرت موسی علیہ السلام سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا

کہ مین اپنے نفس کو پاتا ہون مثل بکری کے کہ اوسکا چمڑا اودہیڑا جاتا ہے قصاب کے ہاتھہ مین ۱۴ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرشتے بندے کو گہیر لیتے ہین اور اوسکو حبس کرتے ہین اور اگر یہ نہو تو وہ جنگل صحرا مین بہاگتا پہرے شدت سکرات موت سے ۱۵ ابو الشیخ نے کتاب العظمہ مین فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے کہا گیا میت کا کیا حال ہے کہ اوسکی جان کہینچی جاتی ہے اور وہ چپ ہے حال آنکہ ابن آدم تو چیونٹی کے کاٹنے سے بیقرار ہوتا ہے فرمایا کہ فرشتے اوسکو جکڑتے ہین ۱۶ ابن ابی الدنیا نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت اور اوسکی شدت سے پوچہے گئے آپ نے فرمایا سہل موت بمنزلہ خسکہ[۱] کے ہے کہ وہ صوف مین ہو پس کیا اونکالا جاتا ہے جسکہ صوف سے مگر اوسکے ساتہہ صوف ہوتا ہے ۱۷ مروزی نے جنائز مین میسرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہا اگر ایک قطرہ الم موت سے آسمان زمین والون پر رکہا جاوے تو بیشک سارے مر جاوین اور بیشک قیامت مین البتہ ایک گہڑی شدت موت پر ستر گنی زیادہ ہوگی ۱۸ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبد اللہ بن ثیاف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو احتضار ہوا تو اونسے اونکے بیٹے نے کہا اَبّا تم کہا کرتے تہے کاش مین کسی دانشمند آدمی سے وقت نزول موت کے ملون تا کہ وہ مجہسے بیان کرے جو وہ پاتا ہے اور اب تم وہی آدمی ہو تم میرے لئے موت کا وصف بیان کرو کہا بیٹا واللہ لکان جنبی فی تخت[۲] اور گویا مین سانس لیتا ہون سوئی کے ناکے سے اور گویا کانٹے کی ٹہنی کہینچی جاتی ہے میرے دونون پاؤن سے میرے سر تک ۱۹ **حکایت** ابن سعد اور حاکم نے عوانہ بن حکم سے روایت کیا ہے کہا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہا کرتے تہے تعجب ہے اوسکو جسپر موت نازل ہو اور اوسکی عقل اوسکے ساتہہ ہو وہ کیونکر اوسکو بیان نکریگا جبکہ اوپر موت نازل ہوئی تو اونکے بیٹے عبد اللہ نے اونسے کہا اَبّا تم کہا کرتے تہے پہر وہی کہا جاو پر گزرا اب تم ہمارے لئے موت کو بیان کرو کہا بیٹا موت اس سے بڑہکر ہے کہ اوسکا بیان کیا جائے لیکن مین اوس سے تیرے لئے کچہہ بیان کرتا ہون مین اپنے آپ کو پاتا ہون گویا ضلوعی

[۱] خسکہ گوکہرو کا کانٹا ۱۲

[۲] یعنی البتہ پہلو ایک تخت مین ہے ۱۲

کے پہاڑ میری گردن پر ہین اور پاتا ہون اپنے کو کہ گویا میرے پیٹ مین شوک ملا ہے اور مین پاتا ہون
اپنے کو گویا میری سانس سوئی کے ناکے سے نکلتی ہے ۰ ۱۸ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے اور ابونعیم نے
حلیہ مین ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے کہا تو مجھے موت سے خبر دے
کعب نے کہا یا امیر المؤمنین وہ مثل درخت کے ہے کہ اوسمین بہت کانٹے ہون وہ بنی آدم کے پیٹ مین ہو
پس اوسکے نہ کوئی رگ ہے نہ کوئی جوڑ مگر اوسمین ایک کانٹا ہے اور ایک آدمی ہے جسکے ہاتھ بہت زور دار
ہین وہ اوسکو کہینچ رہا ہے اور لفظ ابن ابی شیبہ کا یہ ہے مثل ٹہنی کے جسمین بہت کانٹے ہون وہ کسی
آدمی کے پیٹ مین داخل کیجاوے پھر ہر کانٹا ایک رگ کو پکڑ لیوے پھر اوسکو ایک آدمی زور آور
کہینچے پس لیلیا جو لے لیا اور باقی رکہا جو باقی رکھا ۱۲ ابن ابی الدنیا نے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا موت نہایت فظیع ہول ہے دنیا و آخرت مین مومن پر اور موت سخت تر ہے آرون
کے چیرنے مقراضون کے کترنے دیگون مین جوش دینے سے اور اگر مردہ اوٹھایا جاوے پھر وہ اہل
دنیا کو الم موت کی خبر دیوے تو وہ نہ کبھی عیش سے نفع لین نہ نیند سے لذت اوٹھائین ۲۲ وہب بن منبہ
سے روایت کیا ہے کہا موت سخت تر ہے تلوار کی ضرب آرون کے چیرنے دیگون مین جوش دینے سے اور
اگر درد ایک رگ کا میت کی رگون سے زمین والون پر بانٹا جاوے تو وہ اونکے الم کو گنجایش رکھے
پھر وہ اول شدت ہے جسکی ملاقات کافر کرتا ہے اور آخر شدت ہے جسکو مومن ملتا ہے ۲۳ ابونعیم نے حلیہ
مین واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے
مردون کے پاس حاضر ہو اور اونکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو پس بیشک
دانشمند مردون اور عورتون سے نزدیک اس پچھڑنے کے متحیر ہوتا ہے اور شیطان قریب تر اوس چیز کا
کہ ہوتا ہے بنی آدم سے نزدیک اس پچھڑنے کے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین جان میری ہے البتہ
معائنہ ملک الموت کا سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین
نکلتی ہے جان کسی بندے کی دنیا سے یہانتک کہ درد کرتی ہے ہر رگ اوسکی علحدہ علحدہ اسکو ابن ابی الدنیا
نے بھی مثل اسکے ابو حسین برجمی سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۲۴ ابن ابی الدنیا نے طعمہ بن غیلان جعفی

سے روایت کیا ہے کہا نبی صلی علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے الٰہی تو روح کو لیتا ہے مابین عصب[1] و قصب سے اور انامل[2] سے الٰہی مدد کر میری موت پر اور آسان کر اوسکو مجھپر ۲۵ حارث بن ابو اسامہ نے اپنی مسند مین سند ضعیف کے ساتھہ عطار بن لیسار سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے معالجہ ملک الموت کا سخت تر ہے ہزار ضرب تلوار سے اور نہین ہے کوئی مومن کہ مرے مگر ہر رگ اوسکی علیحدہ درد کرتی ہے اور قریب تر اوس چیز کا کہ ہوتا ہے عدو اللہ اوس سے اوس گھڑی مین ۲۶ ابن ابی الدنیا بیہقی نے شعب الایمان مین عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی پس کہا نہین ہے اوسکی کوئی رگ مگر وہ درد کرتی ہے سوا اسکے کہ آیا اوسکو آنے والا اوسکے رب سے سو اوسکو خوشخبری دی کہ نہین ہے بعد اسکے عذاب اور داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر اپنے اصحاب سے اور وہ مریض تھا پس فرمایا تو آپ کو کسطرح پاتا ہے اوسنے کہا مین پاتا ہون اپنے آپ کو راغب راجی فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے نہین جمع ہوتی وہ واسطے کسی کے نزدیک اس حال کے مگر دیتا ہے اللہ اوسکو جو وہ امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اوسکو جس سے وہ ڈرتا ہے ۲۷ امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا آخر شدت جسکی ملاقات مومن کرتا ہے موت ہے ۲۸ ابو نعیم مروزی بیہقی نے شعب مین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین نہین دوست رکھتا ہون کہ سکرات موت کی مجھپر آسان کیجائین کیونکہ وہ آخر اوس چیز کا ہے جسکے ساتھہ مومن اجر دیا جاتا ہے ۲۹ ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ملاقات کی ابن آدم نے کسی چیز کی جب سے اللہ نے اوسکو پیدا کیا کہ سخت تر ہو اوسپر موت سے ۳۰ سعید بن منصور نے محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سخت تر اوس چیز کا جسکی ملاقات کرتا ہے امر آخرت سے وہ موت ہے ۳۱ زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے کعب احبار سے کہا کون بیماری ہے جسکے لئے کوئی دوا نہین ہے کہا موت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے کہا موت کی دوا اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے ٭

[1] عصب پٹھے اور قصب ہڈی گودے دار کو دسے والی ۱۲

[2] پوروی ۱۲

فصل موت کے وقت اعضا ایک دوسیرکو رخصت کرتے ہین

قشیری رحمہ اللہ نے رسالہ مین ابوالفضل طوسی نے عیون الاخبار مین اور دیلمی نے ابراہیم بن ہدیہ کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بندہ البتہ تکلیف اوٹھاتا ہے کرب موت اور سکرات موت کی اور اوسکے مفاصل البتہ بعض بعض پر سلام کرتے ہین کہتے ہین علیک السلام تو مجسے جدا ہوتا ہے اور مین تجسے جدا ہوتا ہون قیامت کے دن تک ۵

ای کف دست وساعد وبازو	ہمہ تودیع یک دگر بکنید

فصل شہید الم موت سے محفوظ ہے

ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سخت تر اوس چیز کی کہ ہوتی ہے بندے پر موت سے جبکہ پہونچتی ہے روح تراقی کو پس وہ اوسوقت مضطرب ہوتا ہے اور اوسکی سانس اوپر چڑہتی ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شہید خاص ہے اس بات کے ساتھ کہ وہ نہین پاتا ہے درد موت کا جوکہ اوسکا غیر پاتا ہے طبرانی نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہید نہین پاتا ہی درد قتل کا مگر جیسا پاتا ہی ایک تمہارا درد چیونٹی کے کاٹنے کا

فصل شدت موت ملک الموت علیہ السلام

ابن ابی الدنیا نے محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ سب سے آخر ملک الموت علیہ السلام مرینگے اونسے کہا جاویگا ای ملک الموت تو مر پس نزدیک اسکے ایک چیخ مارینگے کہ اگر اوسکو آسمانون اور زمین والے سن لین تو مر جاوین ڈر سے پہر وہ مر جاوینگے زیاد نمیری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہا مینے بعض کتب مین پڑہا ہے کہ موت ملک الموت علیہ السلام پر سخت تر ہے ساری خلق سے

فصل انبیاء علیہم السلام پر موت کے سخت ہونےمین دو فائدے ہین

قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ انبیا علیہم السلام پر موت کی تشدید مین دو فائدے ہین ایک تو اونکی تکثیر وتکمیل فضائل اور رفع درجات ہے نہ اسمین کوئی نقصان ہے نہ عذاب بلکہ جیسا آیا ہی کہ ان اشد الناس

بلاء الانبیاء ثم الاولیاء ثم الامثل فالامثل دوسرا فائدہ یہ ہے کہ خلق مقدار الم موت کو پہچان لے کیونکہ باطن ہے اور کبھی انسان بعض مُردون پر مطلع ہوتا ہے اور اوسپر کوئی حرکت و قلق و اضطراب نہین دیکھتا ہے اور سہولت خروج اوسکی روح کو نظر کرتا ہے پس وہ گمان کرتا ہے سہولت امر موت کو اور جس حال مین میت ہوتا ہے اوسکو نہین جانتا ہے پھر جبکہ انبیاء علیہم السلام نے جو کہ اپنی خبر مین سچے ہین شدت الم موت کو بیان کیا باوجود اونکی کرامت کے اللہ پر تو خلق نے جان لیا شدت موت کو جسکی ایذا میت پاتا ہے اور یہ علم قطعی ہے مطلقا ہر میت کے لئے کیونکہ صادقین نے اسکی خبر دی ہے سوای شہید قتیل کفار کے جیسا کہ حدیث شریف مین ثابت ہو چکا ہے ؎

فصل موت فجاءت یعنی ناگہان

بیہقی نے شعب الایمان مین عبد اللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے عائشہ رضی اللہ عنہا سے موت فجاءت کا پوچھا کیا وہ مکروہ ہے اونہون نے فرمایا وہ کس لئے مکروہ ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا سبب پوچھا آپ نے فرمایا راحت ہے واسطے مومن کے اور پکڑنا اسف یعنی خشم و غضب کا ہے واسطے فاجر کے **ف** قصر الآمال مین کہا ہے کہ مرگ ناگہانی آثار غضب الٰہی سے ہے بندہ بدکار پر کیونکہ اوسکو نہ چھوڑا تاکہ توبہ و عمل صالح سے آخرت کی تیاری کرے انتہی حاصل یہ ہے کہ یکایک مرنا نیکون کے لئے نیک بدون کے واسطے بد ہے ؎

فصل اون امور کے بیان مین جنسے روح بسہولت نکلتی ہے

ایک جماعت علماء نے ذکر کیا ہے کہ مسواک روح کے نکلنے کو آسان کرتی ہے استدلال کیا ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو کہ صحیح مین قصۂ مسواک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہے کہ آپ نے وقت وفات شریف کے مسواک کی ۲ امام احمد نے زہد مین میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ رہے ایک تمہارا قریب العہد ساتھ عمل صالح کے کیونکہ وہ آسانی کرتا ہے اوسپر جس وقت اوسپر موت نازل ہوتی ہے یا یاد کرے کسی عمل صالح کو جو کہ اس سے پہلے کیا ہے ؎

فصل صورت موت و حیات کے بیان مین

ا ابن ابی حاتم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے خلق الموت والحیاۃ کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا حیات جبریل علیہ السلام کا گھوڑا ہے اور موت مینڈھا آنکہہ ہے ۲ مقاتل و کلبی نے کہا ہے کہ موت کو مینڈھے کی صورت مین پیدا کیا نہین گذرتا ہے کسی پر مگر وہ مرتا ہے اور حیات کو گھوڑے کی صورت مین پیدا کیا نہین گزرتا ہے کسی چیز پر مگر وہ زندہ ہوتی ہے ۳ ابو الشیخ و ابن حبان نے کتاب العظمۃ مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہا پیدا کیا اللہ تعالی نے موت کو مینڈھا املح یعنی چت کبرا جسکے بال سیاہ سفید ملے ہوئے ہون اوسکے چار بازو ہین ایک عرش کے نیچے اور ایک تحت الثری مین اور ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اوس سے فرمایا ہو وہ ہو گیا پھر فرمایا ظاہر ہو وہ عزرائیل علیہ السلام کے لئے ظاہر ہو گیا ان آثار سے معلوم ہوا کہ موت ایک جسم ہے کہ مینڈھے کی صورت مین پیدا کیا گیا عرض نہین ہے اور جو صحیحین مین وارد ہوا ہے وہ بھی اس واضح ہو گیا کہ لائی جاویگی موت دن قیامت کے کبش املح کی صورت مین پس کھڑی کیجاویگی درمیان جنت و نار کے پھر کہا جاویگا کیا تم اسکو پہچانتے ہو پس کہینگے ہان اور سب نے اوسکو دیکھہ لیا ہے یہ موت ہے پھر وہ ذبح کیجاویگی ابو یعلی نے ایک روایت مین انس رضی اللہ عنہ سے زیادہ کیا ہے کہ وہ ذبح کیجاویگی جیسے بکری ذبح کیجاتی ہے

باب ۱۷

بیان مین اوس چیز کے جسکو آدمی مرض موت مین کہے اور جو اوسکے نزدیک پڑھی جاوے اور جو اوسکے حضور کے وقت کہی جاوے اور اوسکی تلقین اور وہ چیز جو کہی جاوے جبکہ اوسکا انتقال ہو جاوے اور اوسکی آنکھین بند کیجاوین

فصل بیان مین اوس چیز کی جسکو آدمی مرض موت مین کہے

احاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا بتاؤن مین تمکو اسم اعظم دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین پس جو کوئی مسلمان دعا کرے اوسکے ساتھہ اپنے مرض مین چالیس بار پھر مر جاوے اوسی مرض مین تو دیا جاویگا

اجر ایک شہید کا اور اگر اچھا ہوگیا تو اچھا ہوگیا اس حال مین کہ اوسکے لئے بخشش کی گئی ۲ ابن ابی الدنیا نے
کتاب مرض وکفارات مین ابن منیع نے اپنی مسند مین حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے
اے ابوہریرہ کیا نہ خبر دون مین تجھکو امر حق کی کہ جو شخص کلام کرے اوسکے ساتھ اول لیٹنے مین اپنی بیماری
سے تو نجات دے اللہ اوسکو نار سے مینے کہا ہان خبر دیجئے فرمایا لا الہ الا اللہ یحیی ویمیت وھو
حی لایموت وسبحان اللہ رب العباد والبلاد والحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ علی کل حال اللہ اکبر کبریاء ربنا وجلالہ وقدرتہ بکل مکان اللھم ان کنت
امرضتنی لتقبض روحی فی مرضی ھذا فاجعل روحی فی ارواح من سبقت لھم
منک الحسنی واعذنی من النار کما اعذت اولیاءک الذین سبقت لھم منک
الحسنی پس اگر تو اپنی اس بیماری مین مرگیا تو طرف رضامندی اللہ کے جنت سے اور اگر تو نے گناہ
کئے تو اللہ تیری توبہ قبول کریگا ترجمہ یعنی نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ
ہے نہ مریگا اور پاک ہے اللہ پروردگار بندون کا اور شہرون کا اور حمد ہے واسطے اللہ کے حمد بہت پاک
برکت دی گئی اوسمین ہر حال پر اللہ بہت بڑا ہے بڑائی ہمارے رب کی اور اوسکا جلال اور اوسکی قدرت
ہر مکان مین ہے الٰہی اگر تو نے بیمار ڈالا ہے مجھکو تاکہ قبض کرے تو میری روح کو میری بیماری مین تو تو کر
میری روح کو اون لوگون کی روحون مین جنکے لئے سابق ہوچکی تجھسے نیکی اور پناہ دے مجھے آگ سے جیسی پناہ
دی تو نے اپنے اولیاء کو جنکے لئے سابق ہوچکی تجھسے نیکی ۳ ابن عساکر نے حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب
کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی کلمے سنے ہین جس شخص
نے اونکو اپنی وفات کے نزدیک کہا وہ جنت مین داخل ہوا لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم تین بار
الحمد للہ رب العلمین تین بار تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو
علی کل شئ قدیر ترجمہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ بردبار کرم والا ۲ حمد ہے اللہ کے لئے جو پروردگار
ہے عالمون کا ۳ بابرکت ہے وہ ذات جسکے ہاتھ مین ملک ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز
پر قدرت رکھتا ہے بزار نے اور سعید بن منصور نے اپنے سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت

کیا ہے کہ بیشک مومن نزدیک میرے بمنزلہ کل خیر کے ہے وہ میری حمد کرتا ہے اور مین اوسکی جان کھینچتا ہون اوسکے دونون پہلو کے درمیان سے بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک مومن نکلتی ہے اوسکی جان درمیان دونون پہلو اوسکے سے اور وہ حمد کرتا ہے اللہ عز وجل کی

فصل بیان مین اوس چیز کی جو قریب الموت کے نزدیک پڑھی جاوے

ابن ابی الدنیا دیلمی نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی میت کہ پڑھی جاوے نزدیک اوسکے سر کے یٰسٓ مگر آسان کرتا ہے اللہ اوسپر ابن ابی شیبہ امام احمد ابوداؤد نسائی حاکم ابن حبان نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پڑھو تم اپنے مردون پر یٰسٓ ف ابن حبان نے کہا مراد مردون سے وہ ہین کہ انکو موت حاضر ہوئی نہ یہ کہ مردے پر پڑھی جاوے ابن ابی شیبہ اور مروزی نے جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مستحب ہے کہ جب میت کو موت حاضر ہو تو اوسکے نزدیک سورۂ رعد پڑھی جاوے اسلئے کہ یہ میت سے تخفیف کرتی ہے اور بیشک وہ بہت سہل کرنے والی ہے واسطے اوسکے قبض کے اور بہت آسان کرنے والی ہے واسطے اوسکے حال کے اور کہا جاتا تھا گھڑی بھر پہلے میت کے مرنے سے حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اللهم اغفر لفلان بن فلان وَبرِّدْ علیه مضجعه ووَسِّعْ علیه فی قبره واَعْطِه الراحة بعد الموت وَالحِقْه بنبیه وتَوَلَّ نفسه وصَعِّدْ روحه فی ارواح الصالحین وَاجْمَعْ بیننا وبینه فی دارٍ تبقی فیها الصحبة ویذهب عنا فیها النصب واللغوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور اسکی تکرار کرتا رہے یہانتک کہ اوسکی روح قبض کیجاوے ابن ابی شیبہ اور مروزی نے شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا انصار میت کے نزدیک سورۂ بقر پڑھا کرتے تھے ف ابونعیم نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس آیت کی تفسیر مین ومن یَتَّقِ اللہ یجعل له مخرجا یعنی جو شخص اللہ سے ڈرتا رہتا ہے کرتا ہے واسطے اوسکے مخرج کہا اوسکے لئے مخرج کرتا ہے دنیا کے شبہات سے اور کرب سے نزدیک موت کے

اور مواقف دن قیامت سے اس سے معلوم ہوا کہ متقی کا خود اللہ تعالیٰ متولی ہوتا ہے دین دنیا کی ایذا و تکلیف سے اوسکو محفوظ رکھتا ہے

فصل تلقین قبل الموت کے بیان مین

تلقین مشتق ہے لقن سے لقن کے معنی سرعت فہم کے ہین اور تلقین سمجھانے کو کہتے ہین اور مراد تلقین سے اس جگہہ کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا ہے روبرو اوس شخص کے جسکو موت حاضر ہوئی بدون اسکے کہ اوس سے پڑھنے کو کہین یعنی حاضرین پڑھین اور اوس سے نہ کہین کہ تو پڑھ جاننا چاہئے کہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تذکرہ مین تلقین المیت لا الہ الا اللہ کا باب منعقد فرمایا ہے پھر جو حدیثین اس باب مین وارد ہوئی ہین اونکا ذکر کیا ہے ۱ مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تلقین کرو اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ کی ابن حبان وغیرہ نے کہا مراد اس سے وہ ہین جنکو موت حاضر ہوئی ۲ امام احمد ابو داؤد حاکم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ۳ بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شروع کرو اپنے بچون پر اول ساتھہ لا الہ الا اللہ کے یعنی پہلے پہل جبکہ اونکی زبان کھلی تو اونکو لا الہ الا اللہ سکھاؤ اور تلقین کرو اون کو نزدیک موت کے لا الہ الا اللہ کی پس بیشک جسکا اول کلام لا الہ الا اللہ ہوا اور آخر کلام اوسکا لا الہ الا اللہ پھر وہ ہزار برس زندہ رہا نہ پوچھا جائیگا ایک گناہ سے بیہقی نے کہا یہ متن غریب ہے ہمنے اسکو نہین لکھا مگر اسی اسناد سے ۴ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اَمالی مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے جبکہ بیمار ہو جاوین تمہارے مریض تو اونکو ملول نکرو لا الہ الا اللہ کہنے سے یعنی اوپر جبر نہ کرو اونسے بحد نکھو لیکن تلقین کرو اونکو پس بیشک خاتمہ نہین کیا جاتا ہے اسکے ساتھہ یعنی ساتھہ کلمے کے واسطے منافق کے کبھی ۵ ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میت کے پاس حاضر ہو تو اوسکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اسلئے کہ نہین ہے کوئی بندہ کہ خاتمہ کیا جاوے واسطے اوسکے اسکے ساتھہ نزدیک اوسکی موت کے مگر وہ

اوسکا توشہ ہوتا ہے طرف جنت کے ۱۶ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہواور
اونکو لاالہ الااللہ کی تلقین کرو پس وہ وہ چیز دیکھتے ہین جسکو تم نہین دیکھتے ۱۷ ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ واثلہ
بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ تم اپنے مردون کے پاس حاضر
ہواور اونکو لاالہ الااللہ کی تلقین کرو اور اونکو جنت کی خوشخبری دو پس بیشک حلیم آدمیون مین سے تحول
کرتا ہے اس سے اور بیشک شیطان ابن آدم سے نہایت قریب ہوتا ہے وقت اس بچھڑنے کے قسم ہے
اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے سقر ملک الموت کا معاینہ کرنا ہزار ضرب تلوار سے بہی زیادہ سخت ہے
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے نہین نکلتا ہے نفس کسی بندے کا دنیا سے یہانتک کہ ہر
رگ اوسکی اپنی جگہہ پر دردناک ہوجاتی ہے قرطبی نے کہا یہ غریب ہے حدیث مکحول سے ۱۸ طبرانی نے اوسط
مین ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص کہے نزدیک موت اپنی کے
لاالہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم اوسکو آگ کبھی نہ کھائیگی ۱۹
ابویعلی اور حاکم نے بسند صحیح حضرت طلحہ وعمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے مین البتہ جانتا ہون ایک کلمہ نہ کہیگا اوسکو کوئی آدمی جسکو حاضر ہوئی موت
مگر پائیگی روح اوسکی واسطے اوسکے راحت جبکہ اوسکے جسم سے نکلے گی اور ہوگا وہ واسطے اوسکے نور دن
قیامت کے اور ایک لفظ مین یہ ہے مگر کشایش کردیگا اللہ اوس سے اور روشن کریگا واسطے اوسکے نور
کو اور دیکھیگا اوس چیز کو جو اوسے خوش کرے وہ کلمہ یہ ہے لاالہ الااللہ ۲۰ ابن ابی الدنیا نے کتاب محتضرین
مین اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے حاضر ہوئے ملک الموت ایک شخص کو کہ وہ مررہا تھا
پس اوسکے اعضا کو چیرا اوسکو نہ پایا کہ اوسنے کوئی خیر کی ہو پہر اوسکے دل کو چیرا اوسمین بھی کوئی خیر
نہ پائی پہر اوسکے دونون جبڑون کو کشادہ کیا تو اوسکی زبان کی نوک کو پایا کہ وہ اوسکے تالو سے چپکی ہوئی
تھی لاالہ الااللہ کہہ رہا تھا پس اوسکے لئے بسبب کلمۂ اخلاص کے مغفرت کی گئی ۲۱ ابونعیم نے فرقد سنجی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ بندے کو وفات حاضر ہوتی ہے تو بائین طرف کا فرشتہ دائین جانب والے سے

کہتا ہے تخفیف کر یعنی توحید اہو جاوہ کہتا ہے مین تخفیف نہین کرتا شاید وہ لا الہ الا اللہ کہے تو مین اوسکو لکہہ لون **ف** امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حدیث تلقین کو ذکر نہین فرمایا ہے فتح الباری مین اسکی یہ وجہ لکہی ہے کہ شاید تلقین مین اونکے نزدیک کوئی حدیث اونکی شرط پر ثابت نہوئی ہو پس اونہون نے اوس چیز کے ساتہہ کفایت کی جو کہ تلقین پر دلالت کرتی ہے مراد اس سے یہ قول ہے امام بخاری کا ترجمۃ الباب مین ومن کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنی جسکا آخر قول لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا زین بن منیر رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث بلفظ خود اوس شخص کو شامل ہے جسنے یہ کلمہ کہا اور مرگیا یا زندہ رہا اور اوسنے سوای اس کلمے کے اور کچہہ نہ کہا اِسکے مفہوم سے وہ شخص نکل گیا جسنے کلمہ کہنے کے بعد اور کچہہ کلام کیا لیکن وہ بہی مستصحب اوسکے حکم کا ہے بغیر تجدید نطق کے پس اگر اوسنے برا عمل کیا ہے تو وہ مشیت مین ہے اور جو عمل نیک کیا ہے تو رحمت آلٰہی اسی کی مقتضی ہے کہ اسلام نطقی حکمی اور مستصحب مین فرق نہوا انتہٰی دیکہو اسی استصحاب پر روایت صحیح مسلم کی دلالت کرتی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص مرا اور جانتا ہے کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ تو وہ جنت مین داخل ہوا پس اس حدیث مین علم پر اقتصار فرمایا اور یہ مومن کی شان ہے اور اسی کے مثل مسلم نے حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے پہر اوسپر مرجاوے مگر وہ جنت مین داخل ہوا اور حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مین ایک کلمہ جانتا ہون نہین کہے اوسکو کوئی بندہ اپنے دل مین سچ سمجہہ کے پہر وہ مرجاوے مگر وہ آگ پر حرام کیا جاتا ہے وہ کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مراد لا الہ الا اللہ سے اس حدیث مین اور اسکے سوا اور حدیثون مین دونون کلمے شہادت کے ہین پس ذکر رسالت ترک کرنیسے اشکال وارد نہین ہوتا ہے زین بن منیر رحمہ اللہ تعالی اسلئے کہا قول لا الہ الا اللہ ایک لقب ہے کہ دونون شہادت کے نطق پر جاری ہوا ہے **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہمارے علما فرماتے ہین کہ مردون کو اس کلمے کی تلقین کرنا سنت ماثورہ ہے مسلمانون

سنے اوسپر عمل کیا ہے اور یہ تلقین اسلیئے ہوتی ہے کہ آخر کلام مردے کا لا الہ الا اللہ ہو اور اوسکا خاتمہ
سعادت پر ہو جاوے اور عموم قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ
دخل الجنۃ مین داخل ہو اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور عبد الحق نے اسکی تصحیح کی ہے
ف حدیثون مین جو کہ امر تلقین کا وارد ہوا ہے سو ظاہر اونکا یہ ہے کہ یہ وجوب حاضرین پر کفائی ہے
ف قرطبی رحمہ اللہ نے تلقین کے فائدون سے ایک یہ فائدہ بیان کیا ہے کہ میت اوس چیز پر آگاہ
ہو جاوے جس سے شیطان دفع ہو کیونکہ وہ میت سے تعرض کرتا ہے اوسکا عقیدہ بگاڑنا چاہتا ہے
اور جبکہ میت کو تلقین کر دی گئی اور اوسنے ایک بار کلمہ کہہ لیا تو پھر شیطان اوسپر عود نہین کرتا ہے
بار بار اوس سے نہ کہین تا کہ وہ گھبرا نہ جاوے ابن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میت کو لا الہ الا اللہ
کی تلقین کرو اگر وہ اوسکو کہدے تو اوسکو چھوڑ دو ابو محمد بن عبد الحق نے کہا یہ چھوڑنا اسلیئے ہے کہ وقت
اصرار کرنیکے میت پر یہ خوف ہے کہ وہ کلمے سے بیزار ہو اور گھبراوے اور شیطان کا غلبہ ہو جاوے اور یہ
سوء خاتمہ کا سبب ہو جاوے اعاذنا اللہ منہا **حکایت** حسن رضی اللہ عنہ نے کہا مجھسے ابن مبارک
نے کہا کہ تو مجھے تلقین کر یعنی کلمۂ شہادت کی اور مجھپر عود نہ کر مگر جبکہ مین اور کوئی کلام کرون مقصود یہ ہے کہ
مرجاوین اور اونکے دل مین سوا خدا کے اور کچھ نہو کیونکہ دار مدار دل پر ہے اور دل ہی کے عمل پر نظر کرتے
ہین اور اوس سے نجات ہوتی ہے رہی نری زبان کی حرکت بدون اسکے کہ دل مین ہو سو اسمین کچھ فائدہ
نہین ہے نہ کوئی اسمین خیر خوبی ہے **ف** تلقین کبھی ذکر حدیث سے ہوتی ہے اوس شخص کے نزدیک
جو کہ عالم ہے جیسا کہ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے کہ **حکایت** ابو زرعہ نزع مین تھے اور اونکے نزدیک ابو حاتم
محمد بن مسلم منذر بن شاذان اور ایک جماعت علماء کی بیٹھی ہوئی تھی حدیث تلقین کو ذکر کیا اور ابو زرعہ
سے شرمائی کہا یارو آؤ حدیث کا مذاکرہ کرین محمد بن مسلم نے کہا خبر دی ہمکو ضحاک نے ابو مجلز سے اونہون نے
کہا خبر دی ہمکو ابو عاصم نے اونہون نے کہا حدیث کی ہمکو عبد الحمید بن جعفر نے صالح بن ابی عریب سے
پھر اس سے تجاوز نہ کیا اور باقی لوگ خاموش تھے ابو زرعہ نے کہا اور وہ حالت نزع مین تھے حدیث کی
ہمکو ابو عاصم نے عبد الحمید بن جعفر سے اونہون نے صالح بن عریب سے اونہون نے کثیر بن مرۂ حضرمی سے

اونھون نے معاذ بن جبل سے معاذ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ جنت مین داخل ہوا ایک روایت مین یون ہے کہ حرام کردیا اللہ نے اوسکو آگ پر اور ابو زرعہ نے انتقال کیا نسائی نے اس حکایت کو بغیر اسناد کے ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ابو زرعہ نے لا الہ الا اللہ کہا اور حرف ہا کے ساتھہ اونکی روح نکل گئی پہلے اس سے کہ دخل الجنۃ کا لفظ کہین **حکایت** شعبی رضی اللہ عنہ ایک بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لیگئے دیکھا کہ ایک آدمی اوسکو لا الہ الا اللہ کی تلقین کر رہا ہے اور بار بار کرتا ہے شعبی نے اوس سے کہا کہ تو اسکے ساتھہ نرمی کر وہ بیمار بولا اور کہا تو مجھے تلقین کرے یا نہ کرے مین خود اس کلمے کو نہین چھوڑتا ہون اور نہ اوسکو ترک کرتا ہون بعد اسکے یہ آیت پڑہی والزمھم کلمۃ التقوی وکانوا احق بھا واھلھا شعبی نے فرمایا حمد ہے اللہ کے لئے جسنے ہمارے اس دوست کو نجات دی **حکایت** حضرت جنید سید الطائفہ رضی اللہ عنہ سے وفات کے وقت لوگون نے کہا لا الہ الا اللہ کہو فرمایا مین اوسکو بھولا نہین ہون کہ یاد کرون **حکایت** جبکہ بعض صالحین سے موت کے وقت کہا کہ لا الہ الا اللہ کہو اونھون نے اپنی آنکھون کو کھولدیا اور یہ بیت پڑہی ؎

وعلا یذکرنی عھود بالحمی		ومتی نسیت العھد حتی اذکر

جناب حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

مہر تو در درونم وعشق تو در سرم		با شیر اندر آمد و با جان بدر رود

فائدہ شیطان وقت موت کے حاضر ہوتا ہی

قرطبی رحمہ اللہ تعالی نے ایک باب سوء خاتمہ کے بیان مین لکھا ہے اعاذنا اللہ منہ اور یہ کہا کہ شیطان میت کے پاس باپ کی صورت مین آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہودی مر اور دوسرا شیطان مان کی صورت مین آتا ہے اور نصرانیت پر مرنے کی دعوت کرتا ہے اور اس باب مین ایک حدیث مرفوع ذکر کی **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ عبد اللہ بن احمد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین احمد بن حنبل اپنے باپ کے انتقال کے وقت حاضر ہوا مینے دیکھا کہ وہ عرقناک ہوتے ہین پہر اونکو افاقہ ہوجاتا ہے اور اپنے ہاتھہ سے اشارہ کرتے ہین لا تعد لا تعد یعنی عود نہ کر عود نہ کر یہ اشارہ چند بار کیا مینے کہا ابا یہ کیا ہے جو تمسے ظاہر ہوتا ہے

اونہون نے کہا شیطان میرے سامنے کھڑا ہے اور انگلیان کاٹتا ہے اور کہتا ہے ای احمد تو مجھسے فوت ہوگیا اور مین کہتا ہون لا ابھی نہین یعنی تو عو دنہ کر تاکہ مین مرجاؤن **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین مینے ابو العباس احمد بن عمر قرطبی اپنے شیخ سے ثغر اسکندریہ مین سنا کہتے تھے کہ قرطبہ مین احمد بن محمد میرے شیخ کے بھائی تھے مین اونکے انتقال کے وقت حاضر ہوا اونسے کہا گیا لا الہ الا اللہ کہو وہ لالا کہتے تھے جب اونکو ہوش آیا تو ہمنے اونسے اسکا ذکر کیا اونہون نے کہا کہ دو شیطان میرے داہنے بائین طرف آئے ایک نے کہا کہ یہودی مر کہ بہترین ادیان دین یہود ہے دوسرے نے کہا کہ نصرانی مر بہترین ادیان دین نصاری ہے اور مین اونسے لالا کہتا تھا یعنی نہین نہین مینے اپنے ہاتھ سے کتاب ترمذی و نسائی مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث لکھی ہے کہ بیشک شیطان آتا ہے نزدیک ایک تمہارے کے وقت اوسکے مرنیکے پس وہ اوس سے کہتا ہے مر یہودی مر نصرانی سو میرا جواب اون دونون شیطانون کو تہا نہ تمکو قرطبی فرماتے ہین مینے کتاب ابو عیسی ترمذی کو تفحص کیا اور اوسکو پورا سنا لیکن مین اس حدیث پر واقف نہین ہوا اگر بعض نسخون مین موجود ہو تو اس بات کو اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے رہی کتاب نسائی سو مینے بعض کو سنا اور اوسکے بعض سے بہت سے میرے نزدیک موجود تھے مگر اس حدیث پر مجھے وقوف حاصل نہین ہوا کتاب نسائی کے چند نسخے ہین احتمال ہے کہ یہ حدیث بعض نسخون مین موجود ہو انتہی ❊

فائدہ عقوق والدین موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ

حکایت بیہقی نے شعب الایمان و دلائل النبوت مین اور طبرانی نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ یہان ایک نوجوان آدمی ہے اوسکو موت حاضر ہوئی ہے اوس سے کہتے ہین کہ لا الہ الا اللہ کہہ وہ اوسکو نہین کہہ سکتا ہے فرمایا کیا وہ اوسکو اپنی زندگی مین نہین کہتا تھا عرض کیا کہ ہان کہتا تھا فرمایا پھر کیا چیز منع کرتی ہے اوسکو اوس سے نزدیک اوسکے مرنیکے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھے اور ہم بھی ہمراہ آپکے اوٹھے یہانتک کہ اوس جوان کے پاس تشریف لائے فرمایا ای جوان کہہ لا الہ الا اللہ اوسنے کہا مین اوسکو نہین کہہ سکتا فرمایا کیون کہا بسبب نافرمانی میری والدہ کے فرمایا کیا وہ زندہ ہے کہا ہان فرمایا

اوسکی طرف آدمی بہیجو پس وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا وہ تیرا بیٹا ہے کہا
ہان فرمایا تو دیکھتی ہے اگر آگ دہکائی جاوے پہر تجہسے کہا جاوے کہ اگر تو اسمین شفاعت نکریگی تو ہم اوسکو
اس آگ مین ڈالدینگے اوسنے کہا اب تو مین اوسمین شفاعت کرونگی فرمایا تو گواہ کر اللہ کو اور گواہ کر ہمکو کہ بیشک تو راضی
ہوئی اوسنے کہا مقرر مین اپنے بیٹے سے راضی ہو گئی فرمایا اے جوان کہہ لا الہ الا اللہ اوسنے کہا لا الہ الا اللہ
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمد ہے اللہ کے لئے جسنے میرے سبب سے نجات دی اوسکو آگ سے

فائدہ حضرت امیر المومنین ابوبکر اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہنا موجب سوء خاتمہ ہے اعاذنا اللہ منہ

حکایت ابن عساکر نے عبد الرحمن محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک شخص کو موت آئی کہ
اوس سے کہا گیا کہ تو لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا مین نہین کہہ سکتا مین تو اون لوگون کے ساتھ صحبت رکھتا تھا
جو کہ مجھکو ابوبکر و عمر کے شتم کا حکم کرتے تھے صاحب قصر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شاید بعض لوگون کے
دل مین یہ بات گزرے کہ بہت لوگ جو کہ بلا عقوق والدین اور شتم اصحاب رضی اللہ عنہم مین مبتلا ہین اور یہ
حال نہین رکھتے ہین جواب اسکا اوس حکایت سے واضح ہوگا جو کہ مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب وغیرہ
کتب سیر مین وقائع سال ہشتم مین مذکور ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو قتادہ
کو ہمراہ چند آدمیون کے طرف اضم کے بہیجا اور اس لشکر مین عامر بن اضبط راہ مین آگئے آئے اونہون نے
پر تحیت اسلام کی مسلمان چونکہ اونکے اسلام کا اعتقاد نہین رکھتے تھے اونکے سلام کا جواب نہ دیا اور محلم بن
جثامہ نے اونکو قتل کر ڈالا اسی باب مین یہ آیت شریف نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم
فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا پس محلم آئے
اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التماس عفو کیا فرمایا لا غفر اللہ لک یعنی اللہ تجہے نہ بخشے پس وہ
روتے ہوئے مجلس شریف سے اوٹھے اور اوسی ہفتہ مین مر گئے جبکہ اونکو دفن کیا تو زمین نے اونکو باہر
ڈالدیا اور تین بار اسی طرح ہوا آخر الامر پتہرون کے درمیان مین چہوڑ دیا جب یہ خبر سمع شریف مین پہونچی
تو فرمایا کہ زمین تو اس سے بدتر کو بہی نگل لیتی ہے لیکن اللہ تعالی نے چاہا کہ تمکو نصیحت دے تا کہ متنبہ ہو جاؤ

اسی کی مثل عذاب قبر مین ایک حکایت اوزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا دکھاتا ہے تمکو اللہ اہل توحید مین تاکہ تمکو عبرت ہو مین کہتا ہون کہ یہ حکایت محاسن الحسنین مین پوری لکھی گئی ہے *

فصل جبکہ آدمی محتضر ہو تو کیا کہین

سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور ابن ابی شیبہ و مروزی نے امام حسن سے روایت کیا ہے کہا مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی اونکے پاس ایک آدمی آیا اوسنے کہا فلان موت مین ہے اونھون نے فرمایا توجا جب تو اوسکو دیکھے کہ اوسکو موت حاضر ہوئی تو یہ کہنا سلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

فصل جبکہ مردے کی آنکھین بند کرین تو کیا کہین

امروزی نے بکرہ بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ تو کسی میت کی آنکھین بند کرے تو یہ کہہ بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ ؂ طبرانی نے اوسط مین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوسلمہ پر اور وہ موت مین تھے پس جب اونکی آنکھین پھٹین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑہایا اونکو بند کر دیا جب آپ بند کر چکے تو گھر والے چیخنے لگے آپ نے اونکو چپ کیا اور فرمایا بیشک جبکہ جان نکلتی ہے تو بینائی اوسکے ساتھ جاتی ہے اور فرشتے میت کے پاس حاضر ہوتے ہین پس جو گھر والے کہتے ہین فرشتے اوسپر آمین کہتے ہین پھر آپ نے فرمایا اللھم ارفع درجة ابی سلمة فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یوم الدین ؂ حاکم نے شداد بن اوس رضی عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میت کے پاس حاضر ہو تو اوسکی آنکھون کو بند کر دو اسلئے کہ بینائی روح کے پیچھے جاتی ہے اور کہو خیر کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین گھر والون کی دعا پر **فائدہ** بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابونعیم نے حلیہ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہ سو مگر وضو پر اسلئے کہ روحین اوٹھائی جاوینگی اوس حالت پر جسپر وہ قبض کی گئی ہین طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کہ

ملک الموت آیا حالانکہ وہ وضو پر تہا تو وہ شہادت دیا گیا۔

باب ۱۸ بیان مین ملائکہ وغیرہم کی جو کہ میت کے پاس حاضر ہوتے ہین اور جو کچہ محتضر دیکہتا ہی اور جو اوس سے کہا جاتا ہی اور جس چیز کی ساتہہ مومن خوشخبری دیا جاتا ہی اور کافر ڈرایا جاتا ہے

ابرا ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازے مین ایک آدمی کے انصار سے پس ہم قبر تک پہونچے اور ہنوز وہ لحد مین نہین رکہا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہہ گئے اور ہم آپ کے گرد بیٹہے گویا ہمارے سرون پر پرندے تہے (یعنی سرون کو نیچا کرکے باادب بیٹہے جیسے کسی کے سر پر پرندے بیٹہے ہون اگر سر ہلاوے تو وہ اوڑ جاوین) اور آپ کے دست مبارک مین ایک لکڑی تہی کہ اوس سے زمین کو کریدتے تہے (یعنی جیسے متفکر و غمگین کی عادت ہوتی ہے) پہر آپ نے اپنا سر مبارک اوٹہایا پس فرمایا پناہ مانگو ساتہہ اللہ کے عذاب قبر سے اس کلمے کو دو بار فرمایا یا تین بار پہر فرمایا بیشک بندہ مومن جبکہ ہوتا ہے انقطاع مین دنیا سے اور متوجہ ہونے مین طرف آخرت کے تو اوترتے ہین طرف اوسکے فرشتے سفید موںنہہ والے آسمان سے گویا اونکے موںنہہ آفتاب ہین اونکے ساتہہ کفن ہوتا ہے جنت کے کفنون سے اور حنوط[1] جنت کے حنوط سے یہانتک کہ بیٹہتے ہین وہ اوس سے اوسکے مد بصر تک پہر ملک الموت آتے ہین یہانتک کہ بیٹہتے ہین نزدیک اوسکے سر کے پہر کہتے ہین اے نفس مطمئنہ نکل تو طرف مغفرت کے اللہ سے اور رضوان کے پس نکلتی ہے روح اس حال مین کہ بہتی ہے جسطرح بہتا ہے قطرہ مشک کے موںنہہ سے گو تم اور طرح دیکہتے ہو پہر ملک الموت اوسکو لیتے ہین جب وہ اوسکو لے چکے تو فرشتے طرفۃ العین اوسکو اونکے ہاتہہ مین نہین چہوڑتے یہانتک کہ اوسکو لیتے ہین پہر اوسکو اوس کفن مین اور اوس حنوط مین رکہتے ہین اور نکلتی ہے اوس سے خوشبو جیسے نہایت اچہی خوشبو مشک کی روی زمین پر پائی جاتی ہے پہر اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پس نہین گزرتے کسی گروہ پر فرشتون سے مگر کہتے ہین کیا ہے یہ روح پاک پس ساتہہ والے فرشتے کہتے ہین فلان فلان کا بیٹا ہے دنیا مین جن نامون کے ساتہہ اوسکو پکارتے تہے اون سب سے اچہا نام بتاتے ہین (یعنی القاب جو کہ مدح پر دلالت کرتے ہین دنیا

[1] حنوط نام ہے اوس خوشبو کا جو کہ مردے کو لگاتے ہین ۱۲

کرلے پہونچتے ہین اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس اوسکے لئے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتے ہین پس اوسکے واسطے کہولا جاتا ہے پہر اوسکی مشایعت کرتے ہین یعنے اوسکے ساتھہ جاتے ہین ہر آسمان سے اوسکے ملائکہ کہ مقرب ہین اوس آسمان تک جو اوسکے متصل ہے یہانتک کہ لیے پہونچتے ہین اوسکو طرف ساتوین آسمان کے پس فرماتا ہے اللہ عز وجل لکہو میرے بندے کی کتاب علیین مین یعنی اوسکا نام اور پہیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین یعنی طرف بدن کے اسلئے کہ مینے اوسی زمین سے اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پہیر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو دوبارہ نکالونگا پہر اوسکی روح اوسکے جسم مین پہیر لائی جاتی ہے پس آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے وہ اوسکو بٹہاتے ہین اوس سے کہتے ہین رب تیرا کون ہے وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے کہتے ہین دین تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہتے ہین علم تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے مینے کتاب اللہ کو پڑہا پس مین اوسکے ساتھہ ایمان لایا اور اوسکی تصدیق کی پس ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ سچ کہا میرے بندے نے پس بچہاؤ اوسکے لئے بچہونا جنت سے اور پہناؤ اوسکو لباس جنت سے اور کہولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس آتی ہے اوسکو راحت و خوشبو جنت سے کشایش کیجاتی ہے اوسکی قبر مین اوسکے مد بصر تک اور آتا ہے اوسکے پاس ایک آدمی خوبصورت خوش لباس خوشبو پس کہتا ہے خوش ہو تو اوس چیز کے ساتھہ جو تجہے خوش کرے یہ تیرا وہ دن ہے جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا یہ اوس سے کہتا ہے تو کون ہے تیرا مونہہ تو وہ مونہہ ہے جو کہ خیر لاتا ہے وہ کہتا ہے مین تیرا نیک عمل ہون پس کہتا ہے ای رب قیامت کو قائم کر ای رب قیامت کو قائم کر تاکہ مین اپنے اہل و مال کی طرف رجوع کرون فرمایا اور بیشک کافر جبکہ ہوتا ہی انقطاع مین دنیا سے اور متوجہ ہونے مین آخرت سے تو اوترتے ہین طرف اوسکے آسمان سے فرشتے سیاہ رو اور اونکے ساتھہ ٹاٹ ہوتے ہین پس وہ بیٹہتے ہین اوس سے اوسکی مد بصر تک پہر ملک الموت آتے ہین یہانتک کہ بیٹہتے ہین نزدیک اوسکے سر کے پس کہتے ہین ای نفس خبیث نکل تو طرف غصے کے اللہ سے اور غضب کے فرمایا اوسکی جان اوسکے جسم مین متفرق ہوجاتی ہی پس کہینچتے ہین اوسکو جیسے کہینچی جاتی ہے لوہے کی سیخ بہیگی ہوئی اون سے پہر اوسکو لیتے ہین جبکہ وہ اوسکو لے چکے تو نہین چہوڑتے اوسکو فرشتے اونکے ہاتہہ مین طرفۃ العین یہانتک کہ

رکہتے ہین اوسکو اون ٹاٹون مین اور نکلتی ہے اوس سے بدبو جیسے کہ نہایت بدبو مردار کی روے زمین پر پائی جاتی ہے پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو نہین گزرتے ہین کسی گروہ پر فرشتون سے مگر وہ کہتے ہین کیا ہے یہ روح خبیث پس کہتے ہین فلان فلان کا بیٹا جن نامون سے اوسکو دنیا مین پکارتے تہے اون سے بُری سے بُرا نام بتاتے ہین یہانتک کہ لے پہونچتے ہین اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس اوسکے لیئے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتے ہین سو وہ اوسکے لئے نہین کہولا جاتا ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یعنی کہولے نہین جاتے اونکے لئے دروازے آسمان کے اور نہ وہ جنت مین داخل ہونگے یہانتک کہ داخل ہو اونٹ سوئی کے ناکے مین پس فرماتا ہے اللہ تعالی لکہو اوسکی کتاب یعنی اوسکا نام سجین مین نیچی سی نیچی زمین مین پس ڈالی جاتی ہے روح اوسکی ڈالنے کر پہر آپ نے یہ آیت پڑہی ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح فی مکان سحیق پس پہیری جاتی ہے روح اوسکے جسم مین اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو بٹہاتے ہین اوس سے کہتے ہین رب تیرا کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر اوس سے کہتے ہین دین تیرا کیا ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر وہ کہتے ہین یہ کون آدمی ہے جو تم مین بہیجا گیا تہا وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پس ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ جہوٹ کہا بندے میرے نے سو بچہاؤ اوسکے واسطے بچہونا نار سے اور پہناؤ اوسکو لباس نار سے اور کہولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف دوزخ کے پس آتی ہے اوسکو اوسکی گرمی اور ہوائے گرم سے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ ادہر کی پسلیان اودہر نکل آتی ہین پہر آتا ہے اوسکے پاس ایک آدمی بدصورت بدلباس بدبو پس کہتا ہے تو خوش ہو اوس چیز کے ساتہہ جو کہ تجہے بُری لگی یہ تیرا وہ دن ہے جسکا تو وعدہ دیا جاتا تہا یہ کہتا ہے تو کون ہے تیرا مونہہ تو وہ مونہہ ہے جو برائی لاتا ہے وہ کہتا ہے مین تیرا عمل خبیث ہون پس کہتا ہے ای رب قیامت کو قائم نہ کر روایت کیا اسکو امام احمد نے اور ابوداؤد نے اپنے سنن مین حاکم نے مستدرک مین ابن ابی شیبہ نے مصنف مین بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین طیالسی و عبد بن حمید نے اپنی مسندون مین ہناد بن سری نے زہد مین ابن جریر و ابن ابی حاتم وغیرہم نے

صحیح طریقون سے ف آہ آہ کلمہ تحسّر وتحیر کا ہے علیین سجین کا بیان یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب
احبار سے پوچھا کہ علیین وسجین کیا ہے کہا علیین ایک جگہہ ہے عرش کے نیچے کہ وہان نیکون کے نام لکھکر
رکھہ چہوڑتے ہین تاکہ حساب کے دن اونکی نجات کی معرفت ہو اور سجین ایک جگہہ ہی ساتوین زمین کے نیچے
کہ یہان فجار کے نام لکھہ رکھتے ہین تاکہ حساب کے دن اونکے ہلاک کی پہچان ہو ف مؤمن جو کہتا ہے کہ
قیامت کو قائم کر تاکہ مین اپنے اہل ومال کی طرف جاؤن پس علمانے کہا ہے احتمال ہے کہ یہ بات نہایت سرور وفرحت
خوشحالی کے سبب سے کہیگا اور آرزو اونکی طرف رجوع کی اس لئے ہے کہ اونکو اپنے حال کی خبر دے جیسے مسافر کہ
اگر اوسکو بلاد غربت مین عیش وآرام حاصل ہوتا ہے تو وہ اپنے گہر جانے کی تمنا کرتا ہے تاکہ اپنی خوشحالی
کی اونکو خبر دے ۔ انس رضی اللہ عنہ تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ
ملک الموت سے فرماتا ہے تو جا میرے ولی کی طرف اوسکو میرے پاس لے آ مینے اوسکو خوشی و تکلیف سے خوب آزمایا سو اوسکو
مینے اوسی جگہہ پایا جہان مینے چاہا سو تو اوسکو میرے پاس لے آ تاکہ مین اوسکو دنیا کے ہموم وغموم سے راحت
دون پس جاتے ہین طرف اوسکے ملک الموت اور اونکے ہمراہ پانسو فرشتے ہوتے ہین فرشتون کے ساتھہ
کفن وحنوط جنت کا ہوتا ہی اور اونکے ساتھہ ریحان کے دستے ہوتے ہین ریحان کی جڑ ایک اور اوسکے سر مین بیس شاخین ہر شاخ
کی خوشبو جدا اور اونکے ساتھہ سفید حریر ہوتا ہے اوسمین مسک اذفر پس ملک الموت نزدیک اوسکے سر کے بیٹھتے
ہین اور فرشتے اوسکو گہیر لیتے ہین اور اونمین سے ہر فرشتہ اپنا ہاتھہ اوسکے اعضا سے ایک عضو پر رکہتا ہے
اور وہ سفید حریر اور مسک اذفر اوسکی ٹھوڑی کے نیچے بچھایا جاتا ہے اور اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے
کہولا جاتا ہے فرمایا پس اوسکی روح البتہ بہلائی جاتی ہے اسوقت جنت کی نادر چیزون سے کبھی اوسکی بیبیون سے
کبھی اوسکے لباس سے کبھی اوسکی میوون سے جیسے بچے کو اوسکے گہر والے بہلاتے ہین جبکہ وہ روتا ہے اور اوسکی
بی بیان البتہ اسوقت خوش ہوتی ہین فرمایا اور روح کودتی ہے اور ملک الموت کہتے ہین اے روح پاک نکل تو
الی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب یعنی طرف بیر کے جسمین کانٹا
نہین ہے اور کیلے کی جو کہ تہ بتہ ہے اور سایہ دراز کے اور پانی بہتے ہوئے کے فرمایا اور البتہ ملک الموت اوسکے
ساتھہ مان سے زیادہ تر تلطف کرتے ہین جو کہ اپنے بچے کے ساتھہ کرتی ہے جانتے ہین کہ وہ روح اللہ کو محبوب ہے

الله کے نزدیک اوسکی آؤبہگت ہے سو وہ اوس روح کے ساتھہ نرمی کرنے کی وجہ سے الله کی رضا چاہتے
ہین یعنی اس تلطف کے سبب سے الله اونسے راضی ہو پس کہنچی جاتی ہے اوسکی روح جیسے کہینچا جاتا ہے
بال آٹے سے فرمایا اور البتہ اوسکی روح نکلتی ہے اور اوسکے اردگرد فرشتے کہتے جاتے ہین سلام ہو تمپر
داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کے جو تم عمل کرتے تہے اور یہ قول ہے الله تعالی کا الذین تتوفاہم
الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم فرمایا الله تعالی نے فاما ان کان من المقربین
فروح وریحان وجنۃ نعیم یعنی راحت موت کی تکلیف سے اور ریحان جسکے ساتھہ وہ ملاقات کیا جاتا ہے
وقت نکلنے اوسکی روح کے اور جنت نعیم اوسکے آگے ہے یا فرمایا اوسکے مقابل ہے پس جبکہ ملک الموت نے
اوسکی روح کو قبض کر لیا تو روح جسم سے کہتی ہے الله تجکو میری طرف سے جزای خیر دے البتہ بہتر تو میرے
ساتھہ جلدی کرنے والا تہا طرف طاعت الله کے سستی کرنے والا اوسکی معصیت سے پس مبارک ہو تجکو
آج کہ تو خود نجات پاچکا اور نجات دی یعنی مجکو اور جسم روح سے مثل اسکے کہتا ہے فرمایا اور روتے ہین
اوسپر زمین کے قطعات جنپر وہ الله تعالی کی عبادت کرتا تہا اور ہر دروازہ آسمان کا جس سے اوسکا عمل چڑہتا
تہا اور اوسکا رزق اوترتا تہا چالیس رات تک پہر جبکہ فرشتے اوسکی روح کو قبض کر چکتے ہین تو پانسو
فرشتے اوسکے جسم کے پاس کہڑے رہتے ہین نہین لوٹتے پوٹتے ہین اوسکو بنی آدم کسی جانب مگر فرشتے
اونسے پہلے اوسکو لوٹ پوٹ دیتے ہین اور لپیٹتے ہین اوسکو کفنون مین پہلے اونکے کفنون سے اور حنوط
لگاتے ہین پہلے اونکے حنوط سے اور دو صفین فرشتونکی اوسکے گہر سے دروازے سے اوسکی قبر کے دروازے تک
کہڑے رہتے ہین استغفار کے ساتہہ اوسکا استقبال کرتے ہین اور ابلیس اوسوقت ایسی چیخ مارتا ہے
کہ اوس سے اوسکے جسم کی بعض ہڈیان جدا ہو جاتی ہین اور اپنے لشکر سے کہتا ہے خرابی ہو تمہاری کیونکر
بچگیا یہ بندہ تمسے وہ کہتے ہین بیشک یہ معصوم تہا پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح کو طرف آسمان کے
چڑہا لیجاتے ہین تو جبریل علیہ السلام ستر ہزار فرشتون مین اوسکا استقبال کرتے ہین وہ سب کے سب اوسکے
پاس بشارت لاتے ہین اوسکے رب کی طرف سے پہر جبکہ ملک الموت عرش تک پہونچتے ہین تو روح گرتی ہے
سجدہ کرتے ہوئے اپنے رب کے لئے پس الله ملک الموت سے فرماتا ہے لیجا تو میرے بندے کی روح کو اور رکھہ

اوسکو سدر مخضود و طلح منضود و ظل ممدود و ماء مسکوب ہین پس جبکہ وہ رکھا جاتا ہے اپنی قبر مین تو نماز آتی ہے
پس وہ اوسکی داہنی طرف ہوتی ہے اور روزہ آتا ہے وہ اوسکے بائین طرف ہوتا ہے اور قرآن و ذکر آتا ہے
ہے وہ اوسکے سر کے نزدیک ہوتے ہین اور آتا ہے اوسکا چلنا طرف نماز کے وہ اوسکے دونون پاؤن کے
نزدیک ہوتا ہے اور صبر آتا ہے وہ قبر کے ایک ناحیہ مین ہوتا ہے اور بھیجتا ہے اللہ ایک عُنق یعنی ایک
ٹکڑا عذاب کا پس اوسکے داہنی طرف آتا ہے نماز کہتی ہے پیچھے جا واللہ وہ اپنی ساری عمر جہد و تکلیف
مین رہا او سنے تو ابھی راحت پائی ہے جبکہ وہ اپنی قبر مین رکھا گیا ہے فرمایا پس وہ اوسکے بائین جانب
سے آتا ہے روزہ مثل اسکے کہتا ہے پھر وہ اوسکے سر کی طرف آتا ہے پس اوس سے مثل اسکے کہا جاتا ہے
نہین آتا ہے عذاب کسی طرف سے پس ڈھونڈے کہ آیا اوسکی طرف کوئی راہ پاوے مگر پاتا ہے ولی اللہ
کو کہ طاعت نے اوسکو گھیر لیا تو عذاب نزدیک اس دیکھنے کے اوس سے نکل جاتا ہے اور صبر باقی اعمال سے
کہتا ہے خبردار نہین منع کیا مجکو اس سے کہ مین اسوقت اپنی ذات سے اوسکا مباشر ہوتا مگر اس بات نے کہ مین دیکھون
تمہارے پاس کیا ہے پس اگر تم عاجز ہو جاتے تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور لیکن جبکہ تمنے اوس سے
کفایت کی تو مین اوسکے لئے ذخیرہ ہون نزدیک پل صراط کے اور ذخیرہ ہون واسطے اوسکے نزدیک میزان
کے فرمایا اور بھیجتا ہے اللہ دو فرشتون کو آنکھین اونکی جیسے بجلی چمکنے والی اور اونکی آواز جیسے کڑکنا
بادل اور دانت اونکے جیسے بیل کے سینگ اور سانس اونکی جیسے آگ کی لپٹ چلتی ہوئی اپنے بالون
مین روندتے ہین ہر ایک کے دونون مونڈھون کے درمیان مین اتنی اتنی راہ اور کھینچی گئی اونسے رافت
و رحمت مگر ساتھ مومنون کے کہا جاتا ہے اونکو منکر نکیر ہر ایک کے ہاتھ مین ایک ہتھوڑا کہ اگر جن و انس اوسپر
جمع ہو جاوین تو اوسکو نہ اوٹھا سکین پس وہ اوس سے کہتے ہین بیٹھ وہ برابر بیٹھ جاتا ہے اپنی قبر مین
پس گر پڑتے ہین اوسکے کفن کے کپڑے اوسکی کمر مین کہتے ہین رب تیرا کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اور
نبی تیرا کون ہے پس وہ کہتا ہے رب میرا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور محمدؐ میرے
نبی ہین اور وہ خاتم النبیین ہین وہ اوس سے کہتے ہین تونے سچ کہا پھر قبر کو دھکاتے ہین پس اوسکو
کشادہ کر دیتے ہین اوسکے آگے پیچھے دائین بائین سے اور اوسکے سر کی طرف اور اوسکے دونون پاؤن کے

جانب سے پہر اوس سے کہتے ہین تو اپنے اوپر دیکہہ ناگاہ وہ کہلا ہوا ہے طرف آسمان کے پس اوس سے کہتے ہین
یہ ہے منزل تیری اے ولی اللہ جبکہ تو نے اطاعت کی اللہ کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس
قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین محمدؐ کی جان ہے بیشک البتہ پہونچتی ہے اوسکے دل کی طرف ایک ایسی فرحت
کہ کبہی رد نہوگی پہر اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ نیچے اپنے پس وہ دیکہتا ہے اپنے نیچے ناگاہ وہ کہلا ہوا ہے
طرف دوزخ کے پس کہتے ہین یا ولی اللہ تو نے نجات پائی اس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے بیشک البتہ پہونچتی ہے طرف اوسکے دل کے نزدیک
اسکے ایک ایسی فرحت کہ کبہی رد نہوگی اور کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے ششتر دروازے طرف جنت کے
آتی ہے اوسکو جنت کی ریح اور اوسکی ٹہنڈک سے یہانتک کہ اوٹہا دیگا اوسکو اللہ قبر اوسکی سے فرمایا اور
کہتا ہے اللہ ملک الموت سے کہ جا تو طرف میرے دشمن کے سو اوسکو میرے پاس لے آ مینے مقرر اوسکے
لیئے اپنے رزق مین فراخی دی اور اپنی نعمت سے اوسکو ڈہانکا پاسو اوسنے انکار کیا مگر میری نافرمانی سے
پس تو اوسے میرے پاس لے آ تاکہ مین اوس سے آج انتقام لون پس جاتے ہین طرف اوسکے ملک الموت
بڑی سی بری صورت مین کہ نہین دیکہا اوسکو کسی نے لوگون سے کبہی اونکی بارہ آنکہین اور اونکے ساتہہ
ایک سفود یعنی سیخ آگ کی بہت کانٹون والی اور اونکے ہمراہ پانسو فرشتے اونکے ساتہہ نحاس یعنی دہوان
اور انگارے جہنم کے انگارون سے اور اونکے ساتہہ کوڑے آگ کے چمکتے ہوئے پس مارتے ہین اوسکو
ملک الموت اوس آگ کی سیخ سے ایک ضرب کہ اسکے ہر کانٹے کی جڑ غائب ہوجاتی ہے ہر بال کی جڑ اور
ہر رگ مین اوسکی رگون سے پہر اوسکو سخت مروڑی دیتے ہین پس کہینچتے ہین اوسکی روح کو اوسکے دونون
پانون کے ناخنون سے پہر ڈالتے ہین اوسکو اوسکی دونون ایڑیون مین پس پہونچتی ہے عدو اللہ کو نزدیک
اسکے ایک شدت اور مارتے ہین فرشتے اوسکے مونہہ اور اوسکے دبر کو اون کوڑون سے پہر اوسکو خوب پکڑ ڈالتے
ہین پس اوسکی روح اوسکی دونون ایڑیون سے کہینچتے ہین سو اوسکو اوسکے دونون گہٹنون مین ڈالتے
ہین عدو اللہ کو ایک سخت شدت پہونچتی ہے اور مارتے ہین فرشتے اوسکے مونہہ اور دبر کو اون کوڑون سے
پہر اسی طرح اوسکے حقوین[لہ] تک پہر اسی طرح اوسکے سینے تک پہر اسی طرح اوسکے حلق تک پہر پہنچاتے ہین

لہ یعنی دونون پہلو ۱۲

فرشتے اوس دہوئین کو اور جہنم کے انگارون کو نیچے اوسکی ٹہوڑہی کے پہر کہتے ہین ملک الموت نکل تو اے
نفس خبیث ملعون الی سموم وحمیم وظل من یحموم لا بارد ولا کریم پس جبکہ ملک الموت نے
اوسکی روح کو قبض کر لیا تو روح جسم سے کہتی ہے اللہ تجہکو میری طرف سے بُری جزا دے مقرر تو بہت جلدی
کرنیوالا تہا ساتہہ میرے طرف اللہ کی نافرمانی کے اور بہت سستی کرنیوالا تہا ساتہہ میرے اللہ کی طاعت
سے سو تو خود ہلاک ہوا اور ہلاک کیا یعنی مجہکو جسم روح سے اسی طرح کہتا ہے اور لعنت کرتے ہین اوسکو
قطعات زمین کے جنپر وہ اللہ کی نافرمانی کرتا تہا اور جاتے ہین لشکر ابلیس کے طرف اوسکے خوشخبری دیتے
ہین اوسکو کہ اونہون نے ایک بندے کو بنی آدم سے دوزخ مین وارد کر دیا پہر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا
جاتا ہے تو تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتے ہین لبس داہنے
بائین مین اور بائین داہنے مین گہس جاتے ہین اور بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے کالے سانپون کو پس
پکڑتے ہین وہ اوسکے نتہنے کو اور دونون پاؤن کے انگوٹہون کو پہر توڑتے ہین اوسکو یہانتک کہ ملتے
ہین اوسکے وسط مین فرمایا اور بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے دو فرشتون کو وہ اوس سے کہتے ہین رب تیرا
کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اور نبی تیرا کون ہے وہ کہتا ہے مین نہین جانتا پس اوس سے کہا جاتا
ہے نہ تو نے جانا نہ تو نے پڑہا پہر اوسے ایک ایسی مار مارتے ہین کہ اوسکی قبر مین شرر اوڑنے لگتے ہین
پہر عود کرتا ہے پس اوس سے کہتے ہین تو اپنے اوپر دیکہہ وہ دیکہتا ہے ناگاہ ایک دروازہ طرف جنت کے
کہلا ہوا ہے اوس سے کہتے ہین اے عدو اللہ اگر تو اللہ کی اطاعت کرتا تو یہ تیری منزل ہوتی فرمایا قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے البتہ پہونچتی ہے طرف اوسکے دل کے اسوقت ایک حسرت
ایسی کہ کبہی رد نہوگی اور کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف دوزخ کے پس کہتے ہین اے
عدو اللہ یہ تیری منزل ہے جبکہ تو نے اللہ کی نافرمانی کی اور کہولے جاتے ہین واسطے اوسکے ستتر دروازے
طرف آگ کے آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی یہانتک کہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ اوسکی قبر سے
دن قیامت کے طرف آگ کے اسکو ابو یعلی نے اپنی مسند مین اور ابن ابی الدنیا نے طریق یزید رقاشی سے
عن انس عن تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کیا ہے سہ عبد الرحیم ارسنی ز کتاب الا خذا

مین کہا ہے ہمکو حدیث کی ابن معمر اور نے اجلح سے اجلح نے روایت کی ضحاک سے ضحاک نے کہا جبکہ مومن بندے کی روح قبض کیجاتی ہے تو وہ آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہے پس جاتے ہین اوسکے ساتھ مقربین میں نے کہا مقربین کون ہین کہا دوسرا اونکے فرشتے مین دوسرے آسمان سے پھر چڑہائی جاتی ہے طرف تیسرے آسمان کے پھر چوتھے کے پھر پانچوین کے پھر چھٹے کے پھر ساتوین کے پھر پہونچاتے ہین اوسکو طرف سدرة المنتہی کے اجلح نے کہا سدرة المنتہی کیون نام رکہا ضحاک نے کہا اوسکی طرف منتہی ہوتی ہے ہر چیز الله کے امر سے اوس سے آگے نہین بڑہتی پس فرشتے کہتے ہین بندہ تیرا فلان اور وہ اوسکو خوب جانتا ہے پس آتا ہے اوسکے پاس ایک رقعہ مہر کیا ہوا اوسکے امن کا عذاب سے سویہ ہے قول الله تعالی کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون کتاب مرقوم یشہدہ المقربون

فصل مومن کی ہر وقت مرنے کے فرشتے روح و ریحان و رضوان کی بشارت دیتے ہین

امروزی نے حسن رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلتی ہے روح مومن کی ریحانہ مین پھر یہ آیت پڑہی فاما ان کان من المقربین فروح و ریحان ۲ ابن ابی حاتم وابن جریر نے قتادہ رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہ روح رحمت ہے اور ریحان جسکے ساتھ ملاقات کیجاتی ہے نزدیک موت کے ۳ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبد الله سے روایت کیا ہے کہا جبکہ حکم کیا جاتا ہے ملک الموت علیہ السلام کو قبض مومن کا تو اونکے پاس جنت سے ریحان لایا جاتا ہے پھر اونسے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکی روح اسمین قبض کرا اور جبکہ قبض کافر کے ساتھ مامور ہوتے ہین تو اونکے پاس ایک کمل سیاہ دوزخ سے لاتے ہین پھر اونسے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکو اسمین قبض کر ۴ عبد الله بن امام احمد نے زوائد زہد مین اور ابن ابی الدنیا نے ابی عمران جونی رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ مومن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہے تو اوسکے پاس ریحان کے دستے جنت سے لاتے ہین نزدیک موت اوسکی کے پس اوسکی روح اوسمین رکہی جاتی ہے ۵ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا کھینچا جاتا ہے نفس مومن کا حریر کے کپڑے مین حریر جنت سے ۶ ابن ابی حاتم وابن جریر نے ابو العالیہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی مقربین سے کہ وہ دنیا سے جدا ہو یہانتک کہ لاتے ہین اوسکے پاس ایک ٹہنی ریحان جنت سے

وہ اوسکو سونگھتا ہے پہر اوسکی روح قبض کیجاتی ہے ۷ ابونعیم نے دلائل النبوۃ مین مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہینچی جاتی ہے جان مؤمن کی ایک پارچہ حریر مین حریر جنت سے ۸ ابن ابی حاتم وابن جریر نے ابو العالیہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی مقربین سے کہ وہ دنیا سے جدا ہو یہانتک کہ لایا جاتا ہی ایک ٹہنی ریحان جنت کی سو وہ اوسے سونگھتا ہے پہر قبض کیا جاتا ہے ۹ ابن ابی الدنیا وابن عساکر نے عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے ایک آواز سنی جسدن کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے کہ کوئی کہتا ہے خوش ہوجا ای ابن عفان ساتہہ روح وریحان کے ای ابن عفان خوش ہوجا ساتہہ رب بغیر غضبان کے خوش ہوجا ای ابن عفان ساتہہ رضوان وغفران کے کہا مینے پہر کے دیکہا تو کسی کو نہ پایا ۱۰ ابو القاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال والایمان بالسوال مین حسن رضی اللہ عنہ سے روح وریحان کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا خبردار بیشک وہ یعنی مقربین البتہ خوشخبری دئے جاتے ہین اسکی نزدیک موت کے ۱۱ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اول جس چیز کے ساتہہ خوشخبری دیا جاتا ہے مؤمن نزدیک وفات کے وہ روح وریحان ہے اور اول جس چیز کے ساتہہ خوشخبری دیا جاتا ہے مؤمن اپنی قبر مین وہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہی کہ خوش ہوجا تو ساتہہ رضا اللہ کے اور جنت کے آیا تو اچہا آنا مقرر بخشدیا اللہ نے اون لوگون کو جنہون نے تجہکو تیری قبر تک پہونچایا اور تصدیق کی اونکی جنہون نے تیری گواہی دی اور قبولیت فرمائی اون کے واسطے جنہون نے تیرے لئے مغفرت چاہی ۱۲ بخاری ومسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ کی ملاقات کو دوست رکہتا ہے اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہے اللہ اوسکی ملاقات کو ناخوش رکہتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم تو البتہ موت کو ناخوش رکہتے ہین فرمایا یہہ نہین ہے ولکن مؤمن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو وہ بشارت دیا جاتا ہے اللہ کے رضوان اور اوسکی کرامت کی پس نہین ہے کوئی چیز محبوب تر اوسکو اوس چیز سے جو آگے اوسکے ہے اور دوست رکہتا ہے اللہ کی ملاقات کو اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہے اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر

ہوتی ہے تو وہ خوشخبری دیا جاتا ہے ساتہہ عذاب الله کے اور اوسکی عقوبت کے پس نہین ہے کوئی چیز مکروہ تر اوسکو اوس چیز سے جو اوسکے آگے ہے اور مکروہ رکہتا ہے الله کی ملاقات کو اور الله مکروہ رکہتا ہے اوسکی ملاقات کو سیا ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ مؤمن استقبال کیا جاتا ہے نزدیک موت کے ساتہہ خوشبو کے خوشبوی جنت سے اور ریحان کی ریحان جنت سے پس قبض کیجاتی ہے روح اوسکی پہر رکہی جاتی ہے ایک حریر مین جنت سے پہر وہ خوشبو لگائی جاتی ہے اور ریحان مین لپیٹی جاتی ہے پہر رحمت کے فرشتے اوسکو لیکر چڑہتے ہین یہانتک کہ وہ علیین مین رکہی جاتی ہے سہم عبد الله بن عمر رضی الله عنہما سے مروی ہے کہا جبکہ مارا جاتا ہے بندہ الله کی راہ مین تو اول قطرہ[ا] جو کہ زمین پر گرتا ہے اوسکے خون سے مٹا دیتا ہے الله اوسکے سارے گناہون کو پہر بہیجتا ہے الله ایک ربطہ یعنی چادر جنت سے پس اوسمین اوسکا نفس قبض کیا جاتا ہے اور ایک جسم جنت سے یہانتک کہ مرکب کیجاتی ہے اوسمین اوسکی روح پہر وہ چڑہایا جاتا ہے ہمراہ فرشتون کے گویا وہ اونہین کے ساتہہ تہا جب سے کہ الله نے اوسکو پیدا کیا یہانتک کہ اوسکو رحمن کے پاس لاتے ہین پس فرشتون سے پہلے سجدہ کرتا ہے پہر فرشتے اوسکے بعد سجدہ کرتے ہین پہر اوسکی مغفرت کرتا ہے اور اوسکو پاک کرتا ہے پہر اوسکو شہدا کی طرف حکم کیا جاتا ہے پس وہ اونکو پاتا ہے سبز چمنون اور حریر کے قبون مین اونکے نزدیک ایک بیل اور ایک مچہلی ہے کہ یہ دونون ہر روز اونکو ایسی چیز کہلاتے ہین جو کل نہین کہلائی مچہلی دن بہر جنت کی نہرون مین رہتی ہے پس کہاتی ہے ہر ایک خوشبو کو جنت کی نہرون سے پہر جب شام ہوتی ہے تو بیل اوسکو اپنی سینگ سے مارتا ہے اوسکو ذبح کر دیتا ہے وہ اوسکے گوشت سے کہاتے ہین اوسکے گوشت مین مزہ خوشبو کا جنت کی خوشبو سے پاتے ہین اور بیل رات بہر جنت مین چرا کرتا ہے جنت کے پہلون سے کہاتا ہے جب صبح ہوتی ہے تو مچہلی اوسپر حملہ کرتی ہے اپنی دم سے اوسکو ذبح کر دیتی ہے وہ اوسکے گوشت سے کہاتے ہین اوسکے گوشت مین مزہ ہر ایک جنت کے پہل کا پاتے ہین اپنے گہرون کی طرف دیکہتے ہین الله سے قیامت قائم ہونے کی دعا کرتے ہین اور جبکہ الله وفات دیتا ہے بندہ مؤمن کو تو بہیجتا ہے طرف اوسکے دو فرشتون کو ساتہہ ایک کپڑے کے جنت سے اور ریحان کی ریحان جنت سے پس وہ کہتے ہین ای نفس پاک

عمرو

[ا] ربطہ چادر یک لختہ کہ زنان بر سر افگنند ۱۲ صراح

نکل تو طرف روح و ریحان اور رب غیر غضبان کے فَنِعْمَ مَا قِیْلَ مت سے یعنے تو کیا اچہا آیا پس وہ
نکلتا ہے مثل اچھی سی اچھی خوشبوی مشک کی جسکو پاتا ہے ایک تمہارا اپنی ناک سے اور آسمان کے اطراف
پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقرر آئی زمین سے آج روح پاک پہر نہین گزرتی کسی دروازے
پر مگر وہ کہولا جاتا ہے اور نہ کسی فرشتے پر مگر وہ اوسپر درود بہیجتا ہے اور مشایعت کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو
اوسکے رب عزوجل کے پاس لاتے ہین پہر فرشتے اوس سے پہلے سجدہ کرتے ہین پہر کہتے ہین الٰہی رب
ہمارے یہ تیرا بندہ فلان ہے تینے اوسکو وفات دی اور تو اوسکو خوب جانتا ہے پس فرماتا ہے حکم کرو اوسکو
سجدے کا پہر روح سجدہ کرتی ہے پہر میکائیل بلائے جاتے ہین اونسے کہا جاتا ہے تو اس روح کو مومنین
کے نفوس کے ساتھ رکھ یہانتک کہ پوچھون مین تجسے اوسکا دن قیامت کے پس اوسکی قبر کا حکم کیا جاتا
ہے وہ اوسکے لئے کشادہ کیجاتی ہے طول اوسکا ستر اور عرض اوسکا ستر اور ڈالا جاتا ہے اوسمین ریحان اور
بچہایا جاتا ہے اوسمین حریر اور اگر اوسکے ساتھ کچھ قرآن ہے تو اوسکا نور اوسے کافی ہے ورنہ کیا جاتا ہے
اوسکے لئے نور مثل نور سورج کے پہر کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس وہ دیکھتا ہے
طرف اپنے ٹھکانے کے جنت سے صبح و شام اور جبکہ وفات دیتا ہے اللہ بندہ کافر کو تو بہیجتا ہے طرف اوسکے
دو فرشتون کو اور بہیجتا ہے ایک ٹکڑا موٹے کمل کا ہر بدبو سے زیادہ بدبودار اور ہر موٹے سے زیادہ موٹا
پس کہتے ہین ای نفس خبیث نکل تو طرف جہنم اور عذاب الیم کے اور رب کے جو تجہپر خفا ہے نکل تو طرف
جہنم کے پس تو کیا برا آیا پس وہ نکلتا ہے مثل نہایت بدبودار مردار کے جسکو پاتا ہے ایک تمہارا اپنی
ناک سے اور آسمان کے کنارون پر فرشتے ہین کہتے ہین سبحان اللہ مقرر آیا زمین سے مردار اور روح
خبیث اوسکے لئے کوئی دروازہ آسمان کا نہین کہولا جاتا ہے پہر اوسکے جسم کو حکم کیا جاتا ہے پس تنگی
کیجاتی ہے اوسپر قبر مین اور بہر دی جاتی ہے سانپون سے مثل گردنون بختی اونٹون کے وہ اوسکا گوشت
کہاتے ہین سو وہ اوسکی ہڈیون سے کچھ بہی نہین چہوڑتے پہر بہیجے جاتے ہین اوسپر گونگے بہرے
فرشتے اونکے پاس بڑے بڑے ہتوڑے لوہے کی نہ اوسکو دیکھتے ہین کہ اوسپر رحم کرین نہ اوسکی آواز
سنتے ہین کہ اوسپر رحم کرین پس وہ اوسکو مارتے ہین اور اوسکو مخبوط کرتے ہین اور کہولا جاتا ہے اوسکے لئے

ایک دروازہ آگ سے سو وہ دیکھتا ہے طرف اپنے ٹھکانے کے آگ سے صبح وشام اللہ سے سوال کرتا ہے
کہ اسکو اوسپر ہمیشہ رکہے پس نہ پہونچے اسکے ماورا کی طرف آگ سے روایت کیا اسکو ہناد بن سری نے
کتاب زہد مین اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر مین اور طبرانی نے کبیر مین ایک سند سے جسکے راوی ثقہ ہین
۵ امام احمد و ابن حبان و نسائی و حاکم نے اور لفظ حاکم کے ہین اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ قبض کیا جاتا ہے تو رحمت کے
فرشتے سفید حریر اوسکے پاس لاتے ہین پس کہتے ہین نکل تو اوس سے راضی وہ تجھسے راضی طرف روح اللہ
کے اور ریحان کے اور رب غیر غضبان کے پس وہ نکلتی ہے مثل نہایت عمدہ خوشبو مشک کے یہانتک کہ
دیتے ہین اوسکو بعض فرشتے بعض کو پہر وہ اوسے سونگھتے ہین یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو طرف دروازے
آسمان کے پس کہتے ہین کیا اچھی یہ خوشبو ہے جو کہ زمین سے آئی جبکہ اوسکو کسی آسمان پر لیجاتے ہین تو
یہی کہتے ہین یہانتک کہ اوسکو مومنین کی روحون مین لاتے ہین پس البتہ وہ اوس سے زیادہ تر خوش
ہوتے ہین ایک تمہارے سی اپنے غائب کے ساتھہ جبکہ وہ اوسپر آوے وہ اوس سے پوچھتے ہین فلان
نے کیا کیا کہتے ہین اوسے چھوڑو تاکہ آرام لے کیونکہ وہ دنیا کے غم مین تہا جبکہ وہ اونسے کہتا ہے کیا وہ
تمہارے پاس نہین آیا وہ تو مر چکا ہے تو کہتے ہین مقرر اوسکو اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے اور کافر کے پاس
لاتے ہین فرشتے عذاب کے اوسکے پاس ٹاٹ کو کہتے ہین نکل تو اوس سے خفا وہ تجھپر خفا طرف عذاب
اللہ کے اور اوسکے غصے کے پس نکلتی ہے مثل نہایت بدبودار مردار کے پہر اوسکو لیجاتے ہین طرف دروازے
زمین کے پس کہتے ہین یہ کیا بری بدبو ہے جبکہ جس زمین پر آتے ہین تو یہی کہتے ہین یہانتک کہ
اوسکو کافرون کی روحون مین لاتے ہین ۶ ابن ماجہ و بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حاضر ہوتے ہین فرشتے پس جبکہ آدمی نیک ہوتا ہے تو کہتا
ہے یعنی فرشتہ نکل تو اے نفس پاک کہ تہا تو پاک جسم مین نکل تو سراہا ہوا اور خوش ہو جا ساتھہ روح و
ریحان و رب غیر غضبان کے پس یہ اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہے پہر اوسکو آسمان کی
طرف چڑہا لیجاتے ہین اور اوسکے لئے دروازہ کہولنے کی درخواست کرتے ہین کہا جاتا ہے یہ کون ہے کہتے ہین

فلان فلان کا بیٹا ہے کہتے ہین مرحبا ہے نفس پاک کو کہ تہا جسم پاک مین تو داخل ہو سراہا ہوا اور خوش ہوجا
ساتھہ روح و ریحان اور رب راضی غیر غضبان کے سو یہ اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ ساتوین
آسمان کی طرف پہونچتے ہین جبکہ آدمی برا ہوتا ہے تو کہتے ہین نکل اے نفس خبیث کہ تہا تو خبیث جسم
مین نکل تو مذموم اور خوش ہوجا ساتھہ گرم پانی اور پیپ کے اور کچہہ اور اسی شکل کا طرح طرح کی چیزین
پس یہ اوس سے کہتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ نکلتا ہے پہر اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتے ہین اور اوسکے
لئے دروازہ کہولنے کو کہتے ہین وہ کہتے ہین یہ کون ہے کہتے ہین فلان پس کہتے ہین مرحبا نہین نفس
خبیث کو کہ تہا جسم خبیث مین لوٹ جا تو مذموم تیرے لئے آسمان کے دروازے نہین کہولے جاوینگے
پس وہ زمین کی طرف بہیجا جاتا ہے پہر قبر کی طرف چلا جاتا ہے ۷ ابزار و ابن مردویہ نے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ اوسکو موت حاضر
ہوتی ہے تو اوسکے پاس فرشتے ریشمی کپڑا لاتے ہین اوسمین مشک ہوتا ہے اور ریحان کے دستے پس
اوسکی روح کہینچی جاتی ہے جیسے بال آٹے سے کہینچا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے اے نفس پاک نکل تو اوس سے
راضی وہ تجہسے راضی طرف روح اللہ کے اور اوسکی کرامت کے پہر جب اوسکی روح نکلتی ہے تو اوس مشک و ریحان مین
رکہی جاتی ہے اوسپر حریر لپیٹا جاتا ہے اور علیین کی طرف لیجائی جاتی ہے اور کافر جبکہ اوسکو موت حاضر
ہوتی ہے تو فرشتے اوسکے پاس ٹاٹ لاتے ہین اوسمین انگارہ ہوتا ہے پس اوسکی روح بہت سختی
سے کہینچی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے اے نفس خبیث نکل تو اوس سے خفا وہ تجہپر خفا طرف ذلت اللہ کے
اور اوسکے عذاب کے پہر جب اوسکی روح نکلتی ہے تو اوس انگارے پر رکہی جاتی ہے اور اوسپر ٹاٹ لپیٹا
جاتا ہے اور سجین کی طرف لیجائی جاتی ہے ۸ ابن مبارک نے زہد مین طریق شمر بن عطیہ سے روایت
کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب احبار سے اس آیت کو پوچہا کلا ان کتاب الابرار لفی
علیین کعب نے کہا کہ مومن کی روح جب قبض کیجاتی ہے تو اوسے آسمان کی طرف چڑہا لیجاتے ہین
اوسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین فرشتے اوس سے بشارت کے ساتھہ ملتے ہین یہانتک
کہ اوسکو عرش کی طرف پہونچاتے ہین اور فرشتے چڑہ جاتے ہین پس اوسکے لئے عرش کے نیچے سے

ایک کتاب نکالتے ہین پہر وہ مُہر کیجاتی ہے لکہی جاتی ہے عرش کے نیچے رکہی جاتی ہے واسطے پہچان نجات کے حساب کے لئے دن قیامت کو پس وہ یہ قول ہے اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الابرار الآیۃ حضرت ابن عباس نے کہا اور قول اللہ تعالی کا کلا ان کتاب الفجار لفی سجین کعب نے کہا فاجر کی روح کو آسمان کی طرف چڑہا لیجاتے ہین پس آسمان اوسکے قبول کرنیسے انکار کرتا ہے تو اوسکو زمین کی طرف اوتار لاتے ہین زمین اوسکے قبول سے انکار کرتی ہے تو اوسکو ساتون زمین کے نیچے داخل کرتے ہین یہانتک کہ اوسے سجین کی طرف پہونچاتے ہین اور وہ حد ابلیس[۱] ہے پس اوسکے لئے حد ابلیس کے نیچے سے ایک کتاب نکالتے ہین پہر وہ مہر کیجاتی اور حد ابلیس کے نیچے رکہی جاتی ہے واسطے اوسکے ہلاک کے حساب کے لئے پس وہ یہ ہے قول اللہ تعالی کا وما ادراک ما سجین الآیۃ **ف** عبد اللہ بن احمد نے زوائد زہد مین عبد العزیز بن رفیع سے روایت کیا ہے کہ جب مؤمن کی روح آسمان کی طرف چڑہائی جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہین پاک ہے وہ جسنے اس بندے کو شیطان سے نجات دی یا وَیہ[۲] وہ کیونکر بچگیا ۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مؤمن قبض نہین کیا جاتا ہے یہانتک کہ وہ دیکہتا ہے بشری کو پہر جبکہ وہ قبض کیا جاتا ہے تو ندا کرتا ہے پس نہین ہے گہر مین کوئی جانور چہوٹا نہ بڑا مگر وہ اوسکی آواز کو سنتا ہے سوا ثقلین یعنے جن وانس کے مجہے جلد لیچلو طرف ارحم الراحمین کے پہر جبکہ وہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاتا ہے تو کہتا ہے تم تو کیا آہستہ چلتے ہو پس جبکہ اپنی لحد مین داخل کیا جاتا ہے تو اوسے بٹہا لیتے ہین پہر اوسے اوسکا ٹہکانا جنت سے دکہاتے ہین اور جو کچہہ اللہ نے اوسکے لئے تیار کر رکہا ہے اور اوسکی قبر روح وریحان ومشک سے بہر دیجاتی ہے پس کہتا ہے یارب تو مجہے آگے بڑہا دے اوس سے کہا جاتا ہے ابہی تیرا وقت نہین آیا ہے تیرے تو بہائی بہن ہین کہ وہ نہین آئے ہین ولیکن تو تو خنک چشم ہو کے سو رہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے نہین سویا کوئی مرد سونے والا جوان ناعم طاعم اور نہ کوئی جوان عورت دنیا مین ایسی نیند کہ وہ اسکی نیند سے زیادہ لمبی اور زیادہ تر شیرین ہو یہانتک کہ اوٹہاویگا اپنے سر کو طرف بشارت کے دن قیامت کو

[۱] بعض نسخ مین صد بصاد مہملہ اور بعض مین بصاد معجمہ ہے شاید مراد اوس سے اقامتگاہ ابلیس ہو واللہ اعلم ۱۲

[۲] کلمہ ترحم ۱۲

فصل قبض روح کی وقت اللہ تعالی اور فرشتی مؤمن پر سلام پڑہتے ہین

ابو القاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ اللہ مؤمن کی روح قبض کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو ملک الموت کی طرف وحی بہیجتا ہے کہ تو میری طرف سے اوسپر سلام پڑہ پس جبکہ ملک الموت اوسکی روح قبض کرنیکو آتے ہین تو کہتے ہین تیرا رب تجہپر سلام پڑہتا ہے ۲ مروزی و ابو الشیخ نے اپنی تفسیر مین اور ابن ابی الدنیا نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ ملک الموت مومن کی روح قبض کرنیکو آتے ہین تو کہتے ہین رب تیرا تجہپر سلام پڑہتا ہے ۳ برا ابن عازب رضی اللہ عنہ سے تفسیر تحیتہم یوم یلقونہ سلام مین مروی ہے کہ کہا جسدن ملک الموت کی ملاقات کرینگے نہین ہے کوئی مؤمن کہ اوسکی روح قبض کرین مگر اوسپر سلام کرتے ہین اسکو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابن ابی حاتم و ابن ابی الدنیا و حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے ۴ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا جسکہ جمع ہوتی ہے جان بندے مؤمن کی یعنے اوسکے مونہہ مین جسوقت نکلنا چاہتی ہے تو اوسکے پاس ملک الموت آتے ہین پس کہتے ہین السلام علیک یا ولی اللہ اللہ تجہپر سلام پڑہتا ہے پہر یہ آیت شریف پڑہی الذین تتوفاہم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم اسکو ابن مبارک نے اور بیہقی نے شعب مین اور ابو الشیخ نے عظمت مین اور ابو القاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال مین روایت کیا ہے ۵ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ آتا ہے ملک الموت طرف ولی اللہ کے تو سلام کرتا ہے اوسپر اور اوسکا سلام اوسپر یہ ہے کہ کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ کہڑا ہو پس نکل اپنے گہر سے جسکو تو نے خراب کیا طرف اپنے گہر کے جسکو آباد کیا ہے اور اگر وہ ولی اللہ نہین ہے تو اوس سے کہتا ہے کہڑا ہو نکل تیرے گہر سے جسکو تو نے آباد کیا ہے طرف تیرے گہر کے جسکو تو نے ویران کیا ہے اسکو قاضی ابو الحسین بن عریف نے اپنے فوائد مین اور ابو الربیع مسعودی نے اپنے فوائد مین روایت کیا ہے ۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تفسیر فسلام لک من اصحاب الیمین مین فرمایا ہے کہ مؤمن کے پاس فرشتے اللہ تعالی کی طرف سے سلام لاتے ہین پہر اوسپر سلام کرتے ہین اور اوسکو خبر دیتی ہین

کہ وہ اصحاب یمین سے ہے ۷ قتادہ رضی اللہ عنہ نے آیت موصوفہ مین فرمایا ہے کہ سلامتی ہے اللہ کے عذاب سے اور سلام کرتے ہین اوسپر اللہ کے فرشتے ❊

فصل بیان مین قبض روح عارف باللہ کے

سلفی رحمہ اللہ نے مشیخہ بغدادیہ مین کہا ہے کہ مینے اپنے والد کو سناوہ کہتے تہے مینے ابوسعید بن حسن علی واعظ کو سناوہ کہتے تہے مینے محمد بن ابی الحسن واعظ کو سناوہ کہتے تہے کہ مینے بعض کتب مین دیکہا ہے[۵۱] کہ اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے ملک الموت کی ہتیلی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خط نور سے پہر حکم کرتا ہے کہ وہ اپنی ہتیلی کو عارف باللہ کے لئے کہولدین اوسکی وفات کے وقت اور اوسے اوس کتابت کو دکہادین پس جبکہ عارف کی روح اوسکو دیکہتی ہے تو طرفۃ العین سے بہی زیادہ جلد اوسکی طرف اوڑجاتی ہے ❊

فصل بشارت قبل موت کے بیان مین

۱ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا ابن مندہ نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے تفسیر لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ مین روایت کیا ہے کہا جان لیتا ہے کہ وہ کہان ہے موت سے پہلے ۲ ابن ابی شیبہ ابن ابی الدنیا نے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا حرام ہے ہر نفس پر کہ نکلے دنیا سے یہانتک کہ جان لیوے کہ اوسکا مصیر[۵۵] کدہر ہے ۳ ابن ابی الدنیا ابن مندہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک جنگلی آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت موصوفہ کو پوچہا آپنے فرمایا کہ بشری زندگی دنیا مین تو اچہا خواب ہے کہ مومن دیکہتا ہے پس اوسکے ساتہہ دنیا مین خوشخبری دیا جاتا ہے اور بشری آخرت مین سو وہ بشارت مومن کی ہے نزدیک موت کے بشارت دیا جاتا ہے نزدیک موت کے کہ مغفر اللہ نے تیرے لئے مغفرت کی اور اونکے واسطے جنہون نے تجہے تیری قبر تک اوٹہایا ۴ بیہقی نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے تفسیر ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون مین روایت کیا ہے کہا یہ نزدیک موت کے ہے اور سفیان رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور کہا کہ تین بشارتین دیا جاتا ہے نزدیک موت کے اور جبکہ قبر سے نکلیگا اور جسوقت فزع[۵۲] ہوگا ۵ ابن ابی حاتم

[۵۱] ایک نسخے مین عبارت اسطرح ہے سمعت اباسعید الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن محمد الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت اور ایک نسخے مین یون ہے سمعت اباسعید الحسن بن علی الواعظ یقول سمعت محمد بن الحسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول رایت واللہ اعلم ۱۲

[۵۵] یعنی ٹہکانا ۱۲

[۵۲] یعنی قیامت کی گہبراہٹ ۱۲

و ابن مندہ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے آیت موصوفہ مین روایت کیا ہے کہا نہ ڈرو تم یعنی اوس چیز سے جسپر
تم آنے ہو موت وامر آخرت سے اور نہ غم کہاؤ یعنی اوس چیز پر جو تمنے پیچھے چھوڑی تمہارے امر دنیا سے
یعنی اولاد یا بی بی یا قرض کیونکہ اللہ تعالی اس سب مین تمہارا خلیفہ ہوگا ۱۶ ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مومن کے پاس آتے ہین یعنی ملائکہ پس کہا جاتا ہے تو خوف نہ کر
اوس چیز سے جسپر تو آنے والا ہے پس اوسکا خوف جاتا رہتا ہے اور غم نہ کہا دنیا پر نہ اوسکے اہل پر اور
خوش ہو جا ساتھہ جنت کے پس وہ مرتا ہے اس حال مین کہ اللہ نے اوسکی آنکہہ کو ٹھنڈا کر دیا ۱۷ ابن مندہ
نے کثیر بن ابی کثیر خادم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ اہل جنت ہر انسان
کے ساتھہ ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے پس جبکہ وہ جنت کی خوشخبری دیا جاتا ہے تو فرشتہ اپنا ہاتھہ اوسکے
دل پر رکہتا ہے سو اگر یہ نہو تو اوسکا دل خوشی کے مارے اوسکے سر سے نکل جاوے ۱۸ ابن ابی حاتم و
ابونعیم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پڑہی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اس آیت کو پڑہا یا ایتھا النفس المطمئنۃ الآیۃ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک یہ
البتہ حسن ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار بیشک فرشتہ عنقریب کہیگا اوسکو واسطے تیرے
نزدیک موت کے ۱۹ ابن ابی حاتم نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت سے پوچھے
گئے پس کہا کہ اللہ جبکہ ارادہ فرماتا ہے اپنے بندۂ مومن کی روح قبض کرنیکا تو نفس مطمئن ہوتا ہے طرف
اللہ کے اور اللہ مطمئن ہوتا ہے طرف اوسکے

فصل آسمان زمین کی فرشتے مومن میت پر درود بھیجتے ہین

ابوالقاسم ابن مندہ نے کتاب الاحوال والایمان بالسوال مین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ ہوتا ہے متوجہ ہونے مین آخرت
سے اور پیٹھہ پہیرنے مین دنیا سے تو اوسپر اوترتے ہین فرشتے اللہ کے فرشتون سے گویا مونہہ اون کے
سورج ہین ساتھہ اوسکے کفن وحنوط کے جنت سے پس بیٹھتے ہین وہ اوس سے ایسی جگہہ کہ وہ اونکی
طرف دیکہتا ہے پہر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے تو اوسپر ہر فرشتہ درمیان آسمان وزمین کا درود بھیجتا ہے

ابی بکیرہ

۴ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مؤمن کی روح نکلتی ہے تو اوس سے دو فرشتے
ملتے ہین پس وہ اوسکو چڑہا لیجاتے ہین پہر اوسکی خوشبو کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہین پاک روح ہے کہ آئی
زمین کی طرف سے درود بہیجے اللہ تجہپر اور اوس جسم پر جسکو تو آباد رکہتی تہی پس اوسے اوسکے رب تعالی کی
طرف لیجاتے ہین پہر فرماتا ہے تم اسکو لیجاؤ آخر مدت تک اور کافر جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے پس اوسکی
بدبو اور لعنت کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہین خبیث روح ہے کہ زمین کی طرف سے آئی پس کہا جاتا ہے
تم لیجاؤ اسکو آخر مدت تک ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی نفس کہ دنیا سے مفارقت کرے یہانتک کہ دیکہتا ہے اپنے ٹہکانے کو جنت و نار
سے پہر فرمایا کہ جب وہ ہوتا ہے نزدیک اسکے توصف[۵] کیجاتی ہین واسطے اوسکے دو جانب فرشتون سے نظم
کرتے ہین مابین خافقین یعنی مشرق مغرب کو گویا مونہہ اونکے آفتاب ہین پس وہ دیکہتا ہے طرف
اونکے نہین دیکہتا اونکے غیر کو اگرچہ تم سمجہتے ہو کہ وہ تمہاری طرف دیکہتا ہے اونمین سے ہر فرشتے کے
ساتہہ کفن وحنوط ہے پہر اگر وہ مؤمن ہے تو اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین اور کہتے ہین نکل تو
اے نفس پاک طرف رضوان اللہ کے اور جنت کے پس مقرر تیار کیا اللہ نے واسطے تیرے کرامت سے
وہ چیز کہ بہتر ہے تیرے لئے دنیا سے اور جو اوسمین ہے پہر وہ ہمیشہ اوسکو بشارت دیتے اور اوسے گہیرے رہتے
ہین البتہ وہ اوسکے ساتہہ زیادہ تر نرم اور زیادہ تر مہربان ہین مان سے اوسکے بچے کے ساتہہ پہر وہ کہینچتے
ہین اوسکی روح کو نیچے سے ہر ناخن اور جوڑ کے اور مرتا ہے اول فاول اور اوسپر آسانی کیجاتی ہے
گو تم اوسکو حالت شدت مین دیکہتے ہو یہانتک کہ پہونچتی ہے اوسکی ٹہوڑی کو پس البتہ وہ سخت
تر ہے از روی کراہت کے واسطے نکلنے کے جسم سے بچے سے جبکہ وہ نکلتا ہے رحم سے پس اونمین سے
ہر فرشتہ مبادرت کرتا ہے کہ کونسا اوسکو قبض کرے سو اوسکے قبض کے ملک الموت متولی ہوتے ہین
پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو پڑہا قل یتوفاکم ملک الموت الذی
وکل بکم پس اوسکو سفید کفنون مین لیتے ہین پہر اوسکو لگاتے ہین اپنی طرف[۶] سو البتہ وہ سخت
تر ہین از روی لزوم کے واسطے اوسکے عورت سے اپنے بچے کے لئے پہر اوس سے مشک کی خوشبو سے

[۵] یعنی دو صف ۱۲

[۶] یعنی اوسکو اپنی گود مین لیتی ہاین اور چمٹاتی ہاین ۱۲

بہی زیادہ اچہی خوشبو اوڑتی ہے پس وہ اوسکی خوشبو کو سونگتے ہین اور اوسکے مباشر رہتے ہین اور کہتے
ہین مرحبا ہے بوی پاک اور روح پاک کو اسی اللہ درود بہیج روح پر اور درود بہیج اوس جسم پر جس سے
وہ نکلی پس اوسکو چڑہا لیجا لیتے ہین طرف اللہ کے اور اللہ کی ایک خلق ہے ہوا مین کہ اونکی گنتی کو نہین
جانتا مگر وہی اونکے لیئے اوس سے خوشبو مشک سے زیادہ اچہی اوڑتی ہے تو وہ اوسپر درود بہیجتے ہین
اور اوسکے مباشر رہتے ہین اور اوسکے لیئے آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین پس درود بہیجتا
ہے اوسپر ہر فرشتہ ہر آسمان مین جنپر وہ گذرتی ہے یہانتک کہ پہونچاتے ہین اوسکو طرف مالک جبار کے
پس جبار تعالی فرماتا ہے مرحبا ہے نفس پاک کو اور جسم کو جس سے وہ نکلی اور جبکہ رب کسی شئی کے لیئے
مرحبا کہتا ہے تو اوسکے واسطے ہر چیز مرحبا کہتی ہے اور ہر تنگی اوس سے جاتی رہتی ہے پہر اس نفس
پاک کے لیئے فرماتا ہے داخل کرو اوسکو جنت مین دکہاؤ اوسکو ٹہکانا اوسکا جنت سے اور پیش کرو اوسکے
اوسکے جو اوسکے لیئے مینے تیار کیا ہے کرامت و نعیم سے پہر اوسکو زمین کی طرف لیجاؤ پس بیشک حکم کر چکا ہون کہ مینے
اوسی سے اونکو پیدا کیا اور اوسی مین اونکو پہر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو دوبارہ نکالونگا پس قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے البتہ وہ سخت تر ہے ازروی کراہت کے واسطے نکلنے کے اوس سے
جسوقت کہ نکلتی تہی جسم سے اور کہتی ہے تم مجہے کہان لئے جاتے ہو طرف اوس جسم کے جسکے اندر مین
تہی وہ کہتے ہین ہم اسکے ساتہہ مامور ہین سو ضرور ہے تیرے لیئے اس سے پس وہ اوسکو اوتار لاتی
ہین اتنی دیر مین کہ لوگ اوسکے غسل و کفن سے فارغ ہون پہر وہ اوس روح کو اوسکے جسم و کفن کے کپڑون
مین داخل کر دیتے ہین اسکو ابن مردویہ و ابن مندہ نے نہایت کمزور سند سے روایت کیا ہے ابن ابی
حاتم نے سدی سے روایت کیا ہے کہا جبکہ کافر کی روح لی جاتی ہے تو اوسکو زمین کے فرشتے مارتے
ہین یہانتک کہ آسمان مین مرتفع ہوتی ہے پس جب آسمان کو پہونچتی ہے تو اوسے آسمان کے فرشتے مارتے
ہین پس اوترتی ہے تو اوسکو زمین کے فرشتے مارتے ہین اوپر جاتی ہے تو اوسے آسمان دنیا کے فرشتے
مارتے ہین پس وہ سب سے نیچے زمین کی طرف اوتر جاتی ہے

فصل فرشتے مومن کے اچھے عمل اور کافر کی بُری عمل کا ذکر کرتے ہین

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نکلتی ہے جان مومن کی اور وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبو ہوتی ہے پس چڑہا لیجاتے ہین اوسکو فرشتے جنہون نے اوسکو وفات دی پھر ملتے ہین اوسسے فرشتے آسمان کے ورے پس کہتے ہین کون ہے یہ تمہارے ساتہہ وہ کہتے ہین فلان ہے اور ذکر کرتے ہین اوسکو ساتہہ احسن عمل اوسکے کے کہتے ہین حَیَّاکَ اللہُ وَحَیَّا مَنْ مَعَکَ پہر اوسکے لیئے آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین پس اوسکا مونہہ روشن ہوجاتا ہے پہر رب کے پاس آتا ہے اور البتہ اوسکے مونہہ کے لیئے ایک روشنی ہوتی ہے مثل سورج کے کہا اور کافر پس نکلتی ہے جان اوسکی اور وہ مردار سے بہی زیادہ بدبودار ہوتی ہے چڑہا لیجاتے ہین اوسکو فرشتے جنہون نے اوسکو وفات دی پس ملتے ہین اوسسے اور فرشتے آسمان کے ورے پس کہتے ہین یہ کون ہے تمہارے ساتہہ کہتے ہین فلان ہے اور ذکر کرتے ہین اوسکو ساتہہ نہایت بُرے اوسکے عمل کے وہ کہتے ہین پہیر لیجاؤ اوسکو اللہ نے اوسپر کچہہ ظلم نہین کیا ہے اور ابو موسی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت شریف پڑہی وَلَا یَدْخُلُونَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ

فصل بیان مین تفسیر من راق کے

ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قِیْلَ مَنْ رَاقٍ کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا کہ کہا جاتا ہے کون چڑہاتا ہے اوسکی روح کو رحمت کے فرشتے یا عذاب کے فرشتے ۲ ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے تفسیر مین آیت موصوفہ کے روایت کیا ہے کہا فرشتے بعض بعض سے کہتے ہین کونسے دروازے سے اسکا عمل چڑہایا جاتا تہا کہ اوس سے اسکی روح چڑہائی جاوے ۳ ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تفسیر مین وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ کے کہا لوگ تو اوسکے بدن کی تجہیز کرتے ہین اور فرشتے اوسکی روح کی

فصل ملائکہ محافظ مرتے وقت مومن کی تعریف فاجر کی مذمت کرتے ہین

ابن ابی الدنیا نے وہیب بن ورد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہے

کوئی مؤمن کہ مرے یہانتک کہ دکھائی دیتے ہین اوسکو دونون فرشتے اوسکے جو کہ نگاہبانی کرتے تہے اوسپر اوسکے عمل کی دنیا مین پس اگر وہ طاعت الٰہی کے ساتہہ اونکا مصاحب رہا ہے تو اوس سے کہتے ہین جزاک اللہ عنا من جلیس خیرا پس بہت سی اچہی مجلسون مین تو نے ہمکو بٹہایا اور بہت سے عمل صالح مین تو نے ہمکو حاضر کیا اور بہت سی اچہی باتین تو نے ہمکو سنائین فجزاک اللہ عنا من جلیس خیرا اور اگر وہ اسکے سوا اور باتون مین اونکا مصاحب رہا ہے جنمین اللہ تعالیٰ کی کوئی رضا نہین ہے تو اوسکو اوسپر لوٹا دیتے ہین پس کہتے ہین لا جزاک اللہ عنا من جلیس خیرا پس بہت سی بری مجلسون مین تو نے ہمکو بٹہایا اور بہت سے برے کامون مین تو نے ہمکو حاضر کیا اور بہت سی بری باتین تو نے ہمکو سنائین فلا جزاک اللہ عنا من جلیس خیرا کہا پس یہ ہے بلند ہونا اوسکی نگاہ میت کا طرف اونکے اور وہ کبہی دنیا کی طرف نہ پہرے گی ٣ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ بندہ مؤمن کو جبکہ موت حاضر ہوتی ہے تو اوسکے دو فرشتے جو کہ اوسکے ساتہہ رہتے تہے زمانہ حیات مین اوسکی حفاظت کرتے تہے جبکہ اسکے گہر والے روتے ہین تو وہ کہتے ہین ہمکو چہوڑ و کہ ہم اپنے مصاحب پر ثنا کرین اوس چیز کے ساتہہ جسکو ہم اوس سے جانتے ہین پس کہتے ہین رحمک اللہ وجزاک من صاحب خیر بیشک البتہ تو تہا بہت جلدی کرنے والا طرف طاعت اللہ کے بہت سستی کرنیوالا اللہ کی نافرمانی سے اور بیشک البتہ تو وہ شخص تہا کہ ہم تیرے عیب سے امن مین تہے سو ہم چڑہتے ہین پس تو ہمکو مشغول نہ کر ذکر سے ساتہہ فرشتون کے اور جبکہ برے بندے کو موت حاضر ہوتی ہے اور اوسکے گہر والے روتے چیختے چلاتے ہین تو دونون فرشتے کہڑے ہوتے ہین پس کہتے ہین ہمکو چہوڑ و کہ ہم اوسپر ثنا کرین اوس چیز کے ساتہہ جسکو ہم اوس سے جانتے ہین پس کہتے ہین جزاک اللہ من صاحب شر بیشک تو بہت دیر کرنیوالا تہا اللہ کی طاعت سے اور بہت جلدی کرنیوالا طرف اوسکی معصیت کے اور ہم تیرے عیب سے امن مین نہین ہوتے تہے پہر وہ آسمان کی طرف چڑہ جاتے ہین ❊

فصل مرتے وقت اہل مجلس کی صورتین نظر آتی ہین

ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب مین اور ابو نعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا

نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکے اہل مجلس اوسپر پیش کئے جاتے ہین اگر ہے وہ اہل ذکر سے تو اہل ذکر سے اور اگر اہل لہو سے ہے تو اہل لہو سے ۱۲ ابن ابی شیبہ نے طریق مجاہد سے یزید بن سخبرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے یہانتک کہ صورت بنائی جاتی ہین اوسکے لئے اوسکے ہمنشین نزدیک اوسکی موت کے اگر ہے وہ اہل لہو تو اہل لہو اور اگر اہل ذکر ہے تو اہل ذکر ۱۳ خوف کا بیہقی نے شعب مین ربیع بن برہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ عابد تھے بصرہ مین کہا مینے پایا لوگون کو شام مین ایک آدمی سے کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ کہہ اوسنے کہا تو پی اور مجھے پلا یعنی شراب ایک اور آدمی سے اہواز مین کہا گیا ای فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا دہ یازدہ وہ دوازدہ ایک اور آدمی سے یہان بصرہ مین کہا گیا اى فلان لا الہ الا اللہ کہہ وہ کہنے لگا

یارب قائلۃ یوما وقد تعبت		کیف الطریق الی حمام منجاب

ابوبکر نے کہا یہ ایک آدمی تہا کہ اوس سے ایک عورت نے حمام کی راہ پوچھی اوسنے اپنا گھر بتادیا پس کہا یعنی اس شعر کو نزدیک موت کے مین کہتا ہون اسکا پورا قصہ محاسن الحسنین مین مسطور ہے

فصل مرتے وقت اچھے برے اعمال کی صورت نظر آتی ہے

ابن ابی الدنیا نے ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر صورت بنائی جاتی ہین واسطے اوسکے اعمال اچھے اوسکے اور اعمال برے پس اپنے حسنات کی طرف نظر بلند کرتا ہے اور سیئات سے نگاہ نیچی کرتا ہے ۲ حسن رضی اللہ عنہ سے تفسیر ینبؤا الانسان یومئذ بما قدم واخر مین روایت کیا ہے کہا کہ موت کے وقت اوسکے نگاہبان فرشتے اوترتے ہین پس وہ خیر وشر کو اوسپر پیش کرتے ہین سو جبکہ نیکی کو دیکھتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور موںھہ چمکنے لگتا ہے اور جب بدی کو دیکھتا ہے تو انگلی کاٹتا ہے اور تیوری چڑہاتا ہے ۳ حنظلہ بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک غلام مرا یعنی مرنیکے قریب ہوا پس اوسنے شروع کیا کہ ایک بار موںھہ ڈہانکتا تہا اور ایک بار کہولدیتا تہا مینے اسکا ذکر مجاہد سے کیا اونہون نے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ مومن کی جان نہین نکلتی یہانتک کہ پیش کیا جاتا ہے اوسپر عمل اوسکا خیر وشر ۴ **حکایت** بزار وطبرانی نے کبیر مین سلمان

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر داخل ہوئے انصار سے اور وہ موت
مین تہا فرمایا تو کیا پاتا ہے کہا مین پاتا ہون اپنے آپ کو ساتہہ خیر کے اور مقرر حاضر ہوئے مجھکو وہ یعنی
دو شخص ایک اونمین کا کالا ہے اور دوسرا سفید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اونمین کا کونسا
تجہسے زیادہ تر قریب ہے اوسنے کہا کالا فرمایا بیشک خیر قلیل اور شر کثیر ہے کہا پس نفع دیجئے مجھکو آپ
یا رسول اللہ ساتہہ ایک دعا کے آپ نے فرمایا الٰہی کثیر کو بخش اور قلیل کو بڑہا پہر فرمایا تو کیا دیکہتا ہے کہا خیر
قربان ہون آپ پر سے میرے باپ مان مین خیر کو دیکہتا ہون کہ بڑہتی ہے اور شر مضمحل ہو رہا ہے اور کالا
مجہسے پیچہے ہٹ گیا فرمایا ای عمل کے اوسکے کہا مین پانی پلایا کرتا تہا پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے کہ مین البتہ جانتا ہون کہ جس چیز کی وہ ملاقات کرتا ہے نہین ہے اوس سے کوئی رگ مگر وہ
موت کے سبب سے علیحدہ دردناک ہو رہی ہے ✢

فصل فرشتے موت کے وقت میت کے اعضا کو سونگہتے ہین

ابن ابی الدنیا نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ آدمی کو موت حاضر ہوتی ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکا
سر سونگہہ وہ کہتا ہے مین اوسکے سر مین قرآن کو پاتا ہون کہا تو اوسکے دل کو سونگہہ وہ کہتا ہے مین اوسکے دل مین روزہ پاتا
ہون کہا اوسکے پانون کو سونگہہ وہ کہتا ہے مین اوسکے پانون مین قیام پاتا ہون کہا اوسنے اپنے نفس کی حفاظت کی اللہ
اوسکو محفوظ رکہے ✢ حکایت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کا بہتیجا ماجن تہا اوسکی بیماری سخت ہوئی اونہون
نے اوسکی بیماری مین عیادت نہ کی جبکہ حالت نزع مین ہوا تو ابو قلابہ نے کہا کہ وہ میرے بہائی کا بیٹا
ہے اور امر اوسکا طرف اللہ کے ہے پس وہ اوس رات نزدیک اوسکے بیدار رہے وہ جاگ رہے تہے کہ ناگاہ
دو آدمی کالے ہین اونکے ساتہہ عنقریب ہے پہر دو فرشتے گہر کی چہت سے اوترے ابو قلابہ نے کہا کہ مین سنتا ہون کہ ایک دوسرے
سے کہتا ہے کہ تو اس آدمی کی طرف جا آیا پاتا ہے تو نزدیک اوسکے کچہہ خیر پس وہ متوجہ ہوا جبکہ میرے
بہتیجے کے قریب آیا تو اوسنے اوسکا سر سونگہا پہر اوسکا پیٹ سونگہا پہر اوسکے دونون پانون سونگہے
پہر وہ اپنے صاحب کی طرف گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ کہتا ہے مینے اوسکے سر کو سونگہا سو اوسکے
سر مین کچہہ قرآن نہ پایا اوسکے پیٹ کو سونگہا تو مینے نہین پایا کہ اوسنے ایک روزہ رکہا ہو اوسکے پانون

کوسونگہا سونہ پایا اوسکو کہ ایک رات کہڑا رہا ہو پہر اوسکا صاحب آیا پس اوسنے اوسکا سر سونگہا پہر اوسکی دونون ہتیلیون کو سونگہا پہر اوسکے پیٹ کو سونگہا پہر اوسکے دونون پاؤن کو سونگہا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ کہتا ہے بڑے تعجب کی بات ہے کہ بیشک اسکو الله نے امت محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم سے لکہا ہے حال آنکہ اسمین ان خصلتون سے کوئی خصلت نہین ہے پہر اوسے دیکہا اوسکا مونہہ کہولا پہر اوسکی زبان کی نوک کو پکڑا پس اوسے نچوڑا پہر مین اوسکو سنتا ہون کہ کہتا ہے الله اکبر پاتا ہون مین اوسکے لئے ایک تکبیر کہ اوسکو انطاکیہ[علاہ] مین اخلاص سے کہا تہا پس اوس سے مشک کی خوشبو اوڑی پہر اوسکی روح کو قبض کیا پہر وہ چلا گیا مین اوسکو سنتا ہون کہ وہ دونون کالون سے کہتا ہے اور وہ گہر کے دروازے پر ہین کہ تم لوٹ جاؤ تمہارے لئے اوسکی طرف کوئی راہ نہین ہے جب صبح ہوئی تو ابو قلابہ نے لوگون کو اوسکی خبر دی جو دیکہا تہا پس کہا گیا ای ابو قلابہ انہا بالنطاکیۃ کہا تہا ابو قلابہ نے کہا نہین قسم ہے اوسکی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر وہ نہین سنا مینے اوسکو فرشتون کے مونہہ سے مگر بانطاکیہ پس جلدی کی لوگون نے طرف جنازہ برادر زادۂ ابو قلابہ کے روایت کیا اسکو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین طریق نضر بن معبد ابو مخذم سے ابو قلابہ سے

فصل مرتے وقت فرشتے میت کے اعضا کو چہوتے ہین

احکایت داؤد بن ابی ہند رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ وہ بہت سخت بیمار ہوئے پس کہا کہ مینے طرف[لہ] ایک آدمی کے دیکہا کہ وہ آیا اوسکا سر بڑا اور مونڈہے پر گوشت تہے گویا وہ اون لوگون مین سے تہا جنکو زطّ کہتے ہین کہا جبکہ مینے اوسکو دیکہا تو انا لله وانا الیہ راجعون کہا اور مینے کہا وہ مجہے قبض کریگا کیا مین کافر ہون مینے سنا تہا کہ کفار کی جانون کو کالا فرشتہ قبض کرتا ہے کہا پس میری یہ حالت تہی کہ مینے سنا کہ گہر کی چہت ٹوٹتی ہے پہر وہ کہل گئی یہانتک کہ مینے آسمان کو دیکہا پہر مجہپر ایک آدمی اوترا اوسپر سفید کپڑے تہے پہر اوسکے پیچہے دوسرا اوترا پس وہ دو ہوگئے وہ کالے آدمی پر چیخے وہ پیچہے ہٹ گیا اور دور سے میری طرف دیکہنے لگا اور وہ دونون اوسے ڈانٹتے تہے پس اونمین سے ایک تو میرے سر کے نزدیک بیٹہا اور دوسرا پاؤن کے نزدیک سر والے نے پاؤن والے سے کہا تو اسکو لمس کر یعنی چہو اوسنے میری

علاہ شہری ست عظیم در ملک روم متصل شام ۱۲

لہ ایک قوم کو کہتے ہین مجمع البحار مین لکہا ہے کہ وہ ایک جنس سے ہے سودان وہنود سے والله اعلم ۱۲ قال فی القاموس بالضم جیل من الہند ۱۲

[illegible] ۱۲

انگلیون کے درمیان مین چہوا پہر اوس سے کہاکہ یہ ان پانؤن سے نماز کی طرف بہت جاتا تہا پہر پاؤن والے
نے پہر والے سے کہاکہ تو چہوا اوسنے میرے گوشے کو چہوا پہر کہاکہ تر ہے الله کے ذکر سے اسکو ابن ابی الدنیا نے
کتاب من عاش بعد الموت مین داؤد سے روایت کیا ہے ۱۲ **حکایت** ابن ابی الدنیا و ابن عساکر نے شہر
بن حوشب رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بہتیجا تہا وہ حدیث پڑہتا تہا مین اوسکو غزو مین اپنے
ہمراہ لیگیا وہ بیمار ہوگیا پس بعض صوامع مین داخل ہوا مین کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا تہا کہ صومعہ شق ہوگیا دو
فرشتے سفید اور دو کالے داخل ہوئے پس سفید اوسکے داہنی طرف اور سیاہ اوسکے بائین جانب بیٹہے پہر
سفید فرشتون نے اپنے ہاتہون سے اوسکو چہوا اور سیاہ فرشتون نے کہا ہم اوسکے زیادہ تر حقدار ہین اور
سفید نے کہا ہرگز یون نہین پس انمین سے ایک نے اپنی دو انگلیان لیکے اوسکے موشہ مین داخل کین
اور اوسکی زبان کو لوٹا پہر کہا الله اکبر ہم زیادہ تر اوسکے حقدار ہین اوسنے فتح انطاکیہ کے دن ایک تکبیر کہی تہی
پس شہر نکلے لوگون کو خبر دی سو وہ اوسکی نماز مین حاضر ہوئے

فصل مرتے وقت پرندے عمل صالح کی جستجو کرتے ہین

۱ **حکایت** قاسم بن مخیمرہ کہتے ہین کہ ابو قلابہ جرمی رضی الله عنہ کا ایک بہتیجا تہا محارم سے نہین بچتا تہا
پس اوسے موت حاضر ہوئی تو دو پرندے سفید مشابہ گدہ کے آئے گہر کے طاق مین بیٹہہ گئے ایک نے دوسرے
سے کہا الله اکبر تو اوتر اسکی جستجو کر اوسنے اپنی چونچ اوسکے پیٹ مین غرق کردی اور یہ بات ابو قلابہ کی آنکہہ
کی دیکہی ہوئی ہے پس اوسنے اپنے ساتہی سے کہا الله اکبر تو اوتر آ مقرر بیٹے اوسکے پیٹ مین ایک تکبیر
پائی ہے جسکو اسنے الله کی راہ مین انطاکیہ کی فصیل پر کہا تہا پس دونون پرندون نے ایک سفید کپڑا لا کر انکا
پہر اوسکی روح کو اوسمین لپیٹا پہر اوسے اوٹہایا پہر کہا ای ابو قلابہ تو اپنے بہتیجے کی طرف کہڑا ہو اوسکو دفن
کر وہ تو اہل جنت سے ہے ابو قلابہ لوگون کے نزدیک پسندیدہ آدمی تہے لوگون کی طرف نکلے جو دیکہا تہا
اوسکی خبر لوگون کو دی پس مینے کسی جنازے کو نہین دیکہا کہ اوس سے زیادہ لوگ ہون اسکو لالکائی
نے سنت مین طریق اوزاعی رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے ۲ **حکایت** لالکائی نے سنت مین
میمون مرادی رضی الله عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہمارے نزدیک ایک واعظ رہزن تہا وہ مرگیا لوگون نے

اوس کے کنارہ کیاراہ پر پھینکدیا مین بیٹھہ گیا اوسمین اور اوس سے لوگونکے یکسو ہونیمین فکر کرنے لگا ناگہان مینے غلبۂ نیند سے اپنا سر ہلایا یعنی مجھے نیند آگئی پس ناگاہ دو پرندے سفید تھے ایک نے دوسرے سے کہا تو داخل ہو پس دیکھہ آیا دیکھتا ہے تو کسی خیر کو وہ اوسکے تالو سے گھسا اور اوسکی دبر سے نکلا اور وہ کہتا ہے کہ بیشک کوئی خیر نہین دیکھی دوسرے نے کہا جلدی نہ کر پھر وہ اوسکے تالو سے گھسا اور اوسکے تالو سے نکلا اور وہ کہتا ہے اللہ اکبر ایک کلمہ اوسکی تلی سے چپکا ہوا ہے اور وہ کہہ رہا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ پس مینے لوگون سے کہا آؤ

فصل جنب کے بے وضو سونیسے خوف ہے کہ مرتے وقت جبریل علیہ السلام تشریف نلاوین

طبرانی نے کبیر مین میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا سورہے جنب فرمایا مین دوست نہین رکھتا کہ سورہے یہانتک کہ وضو کرے پس بیشک مین ڈرتا ہون اس سے کہ وفات دیا جاوے پس اوسکو جبریل حاضر نہون اس سے معلوم ہوا کہ مومن کے مرتے وقت جیسے اور فرشتے آتے ہین جبریل علیہ السلام بھی تشریف لاتے ہین *

فصل قبض روح اوس شخص کا جو کہ نار کا مستحق ہو چکا ہے

فردوس مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً آیا ہے جبکہ حکم کرتا ہے اللہ ملک الموت کو اون لوگون کی روحین قبض کرنیکا جو کہ مستوجب نار کے ہو چکے ہین میری امت کے گنہگارون سے تو فرماتا ہے خوشخبری دے اونکو ساتھہ جنت کے بعد انتقام ایسے ایسے کے بقدر اوس چیز کے کہ رہ کی جاوینگی نار مین ابو نعیم نے ربیع بن ابی شداد سے روایت کیا ہے کہا اگر نہ ہوتی وہ چیز کہ امید رکھتے ہین مومن اللہ کی کرامت سے اپنے واسطے بعد موت کے تو دنیا مین اونکے پتے پھٹ جاتے اور اونکے پیٹ دنیا مین پاش پاش ہو جاتے *

فصل جمعہ کے دن ہزار بار درود پڑہنیوالا مرنے سے پہلے اپنا گھر جنت مین دیکھہ لیتا ہے

اصبہانی نے ترغیب مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے درود بھیجا مجھپر جمعے کے دن مین ہزار بار وہ نہ مرے گا یہانتک کہ دیکھے اپنا ٹھکانا جنت سے

فصل بشارت مومن بصلاح ولد

ابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مومن البتہ بشارت دیا جاتا ہے ساتھہ صلاح اپنے لڑکے کے بعد اوسکے تاکہ اوسکی آنکھہ ٹھنڈی ہو

فصل بیان مین اونکی جو مرتی وقت دنیا کی طرف پھرنا چاہتے ہین

ابن جریر وابن منذر نے اپنی تفسیرون مین ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے عائشہ جبکہ مومن ملائکہ کو معائنہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہین کہ ہم تجھے دنیا کی طرف پھیر دین پس وہ کہتا ہے طرف گھر ہموم واحزان کے تم تو مجھے آگے بڑھاؤ طرف اللہ کی اور کافر سے کہتے ہین کہ ہم تجھے دنیا کی طرف پھیر دین وہ کہتا ہے اے رب مجھے پھیر دو شاید مین عمل صالح کرون او سمین جسکو مین چھوڑ آیا

ترمذی وابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا جس شخص کے لئے مال ہو کہ وہ اوسکو حج خانہ رب تک پہونچا دے یا واجب ہوا و سپر او سمین زکوۃ پھر اوسنے نہ کیا تو وہ سوال رجعت کا کریگا نزدیک موت کے پس ایک آدمی نے کہا اے ابن عباس تم اللہ سے ڈرو رجعت کا سوال تو کافر کرینگے اونہون نے فرمایا مین ابھی تمپر اسباب مین قرآن پڑہتا ہون یا ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم آخر سورت تک سو دیلمی نے حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا روایت کیا ہے جبکہ حاضر ہوتی ہے انسان کو وفات تو جمع کیجاتی ہے اوسکے لئے ہر چیز جسکو وہ حق سے روکتا تھا پھر وہ کیجاتی ہے درمیان اوسکی دونون آنکھون کے اوسوقت وہ کہتا ہے رب ارجعون

لعلی اعمل صالحا فیما ترکت

فصل بشارت مومن وکافر وقت موت

امام احمد نے ربیع بن خیثم سے اس آیت کی تفسیر مین روایت کیا ہے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان کہا یہ اوسکے لئے وقت موت کے ہے اور رکھہ چھوڑی جاتی ہے واسطے اوسکے آخرت مین جنت واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وتصلیۃ جحیم کہا کہ یہ نزدیک موت کے ہے اور رکھہ چھوڑی جاتی ہے اوسکے لئے آخرت مین آگ +

فصل شرابی کی موت

ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فنزل من حمیم کی تفسیر مین روایت کیا ہے نہین نکلتا ہے کافر دار دنیا سے یہانتک کہ پلایا جاتا ہے اوسکو ایک پیالہ حمیم سے اور ضحاک سے اسکی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ جو شخص مرا اور وہ شراب پیتا ہے تو ڈالی جاتی ہے اوسکے موںھہ مین جہنم کی شراب سے *

فصل کفار فجار دنیا سے پیاسے جاتی ہین

امام احمد نے زہد مین ابو عمران جونی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کفار فجار دنیا سے پیاسے نکلتے ہین اور قبرون مین پیاسے داخل ہوتے ہین اور قیامت مین پیاسے حاضر ہونگے اور حکم کیا جاویگا اونکو طرف نار کے پیاسے

فصل ایمان یہود وقت موت

ابن عساکر نے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اس آیت شریف سے پوچھے گئے وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ پس کہا کہ یہودی مین سے قبض نہین کرتے ملک الموت روح ایک اونکے کی یہانتک کہ آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ اور اوسکے ساتھ ایک شعلہ ہوتا ہے نار سے پس وہ اوسکو اوسکے موںھہ اور دُبر پر مارتا ہے پھر اوس سے کہتا ہے کیا تو اقرار کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اوسکے رسول تھے پس وہ اوس سے کہتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اقرار کرتا ہے پس جب اوسنے اقرار کرلیا تو ملک الموت اوسکی روح قبض کرتے ہین *

فصل نابینا ملک الموت علیہ السّلام کو دیکھتا ہے

ابن ابی الدنیا نے حکم بن ابان سے روایت کیا ہے کہا عکرمہ سے پوچھے گئے کیا اندہا ملک الموت کو دیکھتا ہے جبکہ وہ اوسکی روح قبض کرنے آتے ہین کہا ہان

فصل بندے کی پہچان لوگون سے کب منقطع ہوتی ہے

ابن ماجہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کب منقطع ہوتی ہے معرفت بندے کی لوگون سے فرمایا جسوقت وہ معائنہ کرتا ہے قرطبی نے

کہا مراد یہ ہے کہ جبکہ وہ ملک الموت علیہ السّلام کو یا ملائکہ کو دیکھتا ہے ۲ مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا نہ دیکھا تمنے انسان کو کہ جب وہ مرتا ہے تو اوسکی بصر
بلند ہوتی ہے صحابہ نے عرض کیا ہان فرمایا پس یہ اوس وقت ہے کہ تابع ہوتی ہے بصر اوسکی اوسکے نفس کو
۳ ابن سعد نے قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے بیشک بصر بلند ہوتی ہے واسطے روح کے جبکہ اوسکو چڑہا لیجاتے ہین ۴ ابن ابی الدنیا نے حسین
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ ملک الموت جبکہ انسان کی دہڑکتی رگ کو
دباتے ہین تو اوسوقت اوسکی بصر بلند ہوتی ہے اور لوگون سے غافل ہوجاتا ہے ۵ دینوری نے مجالسہ
مین سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت جبکہ دباتے ہین وتین یعنی بندے کے
دل کی رگ کو تو اوسکی پہچان منقطع ہوجاتی ہے اور اوسکا کلام منقطع ہوجاتا ہے اور دنیا کو بہول جاتا
ہے اور جو کچہہ اوسمین ہے اوس سے غافل ہوتا ہے پس اگر وہ سکرات موت کے پلایا نہ جاوے تو جو اوسکے
گرد ہین اونکو مارے تلوار سے بسبب شدت اوس چیز کے جسکو وہ اوٹہا رہا ہے ۶ ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد
سے روایت کیا ہے کہا ملک الموت ایک سیڑہی پر بیٹہے ہوتے ہین درمیان آسمان وزمین کے اور واسطے
اونکے قاصد ہین فرشتون سے پس جبکہ جان ثغرہ نحر مین ہوتی ہے تو ملک الموت کو اونکی سیڑہی پر دیکہتا
ہے اور اوسکی بصر اونکی طرف بلند ہوتی ہے پس وہ اونکو دیکہتا ہے آخر اوس چیز کے کہ مرتا ہے ؂

فصل حربۂ ملک الموت علیہ السّلام

ابونعیم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ملک الموت علیہ السّلام کی ایک برچہی ہے
کہ وہ مابین مشرق ومغرب کو پہونچتی ہے پس جبکہ اجل کسی بندے کی دنیا سے پوری ہوجاتی ہے تو وہ
اوسکے سر کو اوس برچہی سے مارتے ہین اور کہتے ہین کہ اب تجہکو مردون کے لشکر کی زیارت کرائینگے
۲ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین طریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ملک الموت
کے لئے ایک حربہ مسموطہ ہے ایک طرف اوسکی مشرق مین دوسرے مغرب مین وہ اوس سے حیات
کی رگ کو قطع کرتے ہین ابن عساکر نے کہا اسکا مرفوع ہونا منکر ہے امام غزالی رضی اللہ عنہ نے کشف علوم آخرہ

مین اسی روایت پر اعتماد فرمایا ہے اور قرطبی رحمہ اللہ تعالی اسپر واقف نہین ہوئے پس کہا کہ مینے اس
حربہ کا ذکر نہین پایا مگر اثر مین معاذ رضی اللہ عنہ کے

فصل بیان مین فضائل اون فرشتون کی جو کہ مومن و کافر کی روح قبض کرتی ہین

۱ سعید بن منصور نے اپنے سنن مین حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے والنازعات غرقا کی تفسیر
مین روایت کیا ہے فرمایا وہ فرشتے ہین کہ کفار کی روحون کو کہینچتے ہین والناشطات نشطا وہ ملائکہ ہین
کہ کہینچتے ہین ارواح کفار کو مابین ناخنون اور جلد کے یہانتک کہ اونکو نکالتے ہین والسابحات
سبحا وہ فرشتے ہین کہ تیراتے ہین ارواح مومنین کو درمیان آسمان و زمین کے فالسابقات سبقا
وہ فرشتے ہین کہ سبقت کرتے ہین بعض بعض پر ساتھ ارواح مومنین کے طرف اللہ کے فالمدبرات
امرا وہ فرشتے ہین کہ تدبیر کرتے ہین بندون کے کام کی ایک سال سے دوسرے سال تک ۲ ابن ابی حاتم
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے فرمایا وہ کفار کے
نفوس ہین کہ وہ کہینچے جاتے ہین پہر نشط کئے جاتے ہین پہر ڈبوئے جاتے ہین آگ مین ۳ جویبر نے
اپنی تفسیر مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ وہ کفار کی
روحین ہین جبکہ وہ ملک الموت علیہ السلام کو دیکہتی ہین پہر وہ اونکو اللہ کے غصے کی خبر دیتے تو ڈوب
جاتی ہین پس وہ اونکو کہینچتے ہین کہینچنے کر پٹہے اور گوشت سے والسابحات سبحا مومنین کی روحین
ہین کہ جب وہ ملک الموت کو دیکہتی ہین تو وہ کہتی ہین نکل تو اے نفس پاک طرف روح و ریحان اور رب
غیر غضبان کے وہ تیرتی ہین مثل تیرنے غوطہ لگانے والے کے پانی مین از راہ فرح و شوق کے طرف
جنت کے فالسابقات سبقا یعنی چلتی ہین طرف کرامت اللہ کے ۴ ابن ابی حاتم نے ربیع بن انس رضی اللہ
عنہ سے والنازعات غرقا والناشطات نشطا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا یہ دونون آیتین کفار کے
واسطے ہین وقت نزع روح کے بہت سختی سے کہینچی جاتی ہین مثل لوہے کی سینخ کے کہ گہساوے
تو اوسکو اون مین پس اوسکا نکلنا سخت ہوتا ہے والسابحات سبحا فالسابقات سبقا کہا یہ دونون
واسطے مومنین کے ہین ۵ سدی سے والنازعات غرقا کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا نفس جبکہ سینے

مین غرق ہوتا ہے والناشطات نشطاً کہا فرشتے روح کو کہینچتے ہین انگلیون اور پانٔون سے والسابحات سبحاً جبکہ تیرتا ہے نفس پیٹ مین اور متردد ہوتا ہے نزدیک موت کے

فصل

بیان مین حکایات اکابر صالحین کے کہ جو کہ مرے پہر زندہ ہوئے اور روح وریحان وملاقات رحمن وسیر جنان وغیرہ امور حقہ وصادقہ کی خبر دی یا غشی سے افاقہ کے بعد بیان کیا

ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین طریق مکحول سے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا تم مردون کے پاس حاضر ہوا اور اونسے نصیحت لو کیونکہ وہ دیکہتے ہین جو تم نہین دیکہتے ابن ابی شیبہ ومروزی نے کتاب الجنائز مین اور سعید بن منصور نے طریق حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تم اپنے مردون کے پاس حاضر ہوا اور اونکو تلقین کرو لا الہ الا اللہ کی پس بیشک وہ دیکہتے ہین جو تم نہین دیکہتے اور سنتے ہین جو اونسے کہا جاتا ہے سعید بن منصور نے اپنے سنن مین اور مروزی نے طریق مکحول سے روایت کیا ہے کہا فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تلقین کرو اپنے مردون کو لا الہ الا اللہ کی اور سمجہو جو سنو اپنے مطیعین سے پس بیشک متجلی ہوتے ہین اونکے لئے امور صادقہ ❊

روح وریحان وملاقات رحمن

حکایت ابن ابی شیبہ نے ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا ایک شخص آیا اوسنے کہا کہ تیرا بہائی مرگیا پس مین جلدی سے آیا اور اوسکو کپڑے سے ڈہانک دیا تہا مین اوسکے سر کے نزدیک بیٹہا اوسکے لئے استغفار کرنے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے لگا ناگاہ اوسنے اپنے موںہہ سے کپڑا اوٹہا دیا پس کہا السلام علیک ہمنے کہا وعلیک السلام سبحان اللہ اوسنے کہا سبحان اللہ مینے اللہ پر قدوم کیا بعد تمہارے یعنی بعد مفارقت دنیا کے پس ملا مین روح وریحان ورب غیر غضبان سے اور پہنایا مجہکو سبز لباس سندس واستبرق سے اور پایا مینے امر کو زیادہ سہل اوس سے جو تم گمان کرتے ہو اور بہروسہ نہ کر بیٹہو مینے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مین تمہین خبر دون اور خوشخبری سناؤن تم مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اوٹہا لیجاؤ پس بیشک اونہون نے مجہسے عہد فرمایا ہے کہ وہ نجاوینگے یہانتک کہ مین اونکے پاس آؤن پہر وہ اوسی جگہہ

ٹھنڈا ہو گیا یعنی مر گیا ۱۲ **حکایت** ابونعیم نے ربعی سے روایت کیا ہے کہا ہم چار بھائی تھے اور ہمرا
بھائی ربیع ہمسے نماز روزے مین بڑھا ہوا تھا اوس کا انتقال ہو گیا اور ہم اوس کے گرد تھے
اتنے مین اوسنے اپنے مونھہ سے کپڑا کھولا پس کہا السلام علیکم ہمنے کہا وعلیکم السلام کیا بعد موت کے حیات ہے کہا
ہان مینے اپنے رب کی ملاقات کی بعد تمہارے سو مین ملا رب غیر غضبان سے اور وہ پیش آیا مجھسے ساتھہ
روح وریحان واستبرق کے خبردار اور بیشک ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منتظر نماز کے ہاین مجھپر سو تم میری
جلدی کرو دیر نہ لگاؤ پھر بجھہ گیا یعنی مر گیا پس یہ قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہونچا فرمایا خبردار بیشک
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کلام کریگا ایک شخص میری امت سے بعد موت کے
ابونعیم نے کہا حدیث مشہور ہے اور بیہقی نے دلائل مین اسکو روایت کیا ہے اور کہا صحیح ہے اسکی صحت
مین کوئی شک نہین ہے

شفاعتِ سورہ سجدہ و حراستِ تبارک

۱ **حکایت** جویبر نے اپنی تفسیر مین ابان بن ابی عیاش سے روایت کیا ہے کہا ہم مورق عجلی رضی اللہ عنہ
کی وفات مین حاضر ہوئے پس جبکہ وہ ڈہانکے گئے اور ہمنے کہا کہ وہ مر چکے تو ہمنے دیکھا کہ ایک نور ساطع یعنی بلند ۱۲
اونکے سر کے نزدیک بلند ہوا یہانتک کہ اوسنے چھت کو پھاڑا پھر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے دونون پاؤن کے
نزدیک سے بلند ہوا مثل پہلے نور کے پھر ہمنے دیکھا کہ ایک نور اونکے وسط سے بلند ہوا پس ہم گھڑی بھر
ٹھیرے پھر اونہون نے اپنے مونھہ سے کپڑا کھولا کہا کیا تمنے کوئی چیز دیکھی ہمنے کہا ہان اور جو ہمنے دیکھا تھا وہ
اوس سے کہا اوسنے کہا وہ سورہ سجدہ تھی مین اوسے ہر رات پڑہا کرتا تھا وہ نور جو تمنے میرے سر کے نزدیک
دیکھا چودہ آیتین اوسکے اول کی تھین اور وہ نور جو تمنے میرے پاؤن کے نزدیک دیکھا چودہ آیتین اوسکے
آخر کی تھین اور وہ نور جو تمنے میرے وسط مین دیکھا خود یہ آیت سجدہ تھی پڑہی کہ میرے لئے شفاعت
کرے اور سورہ تبارک باقی رہگئی وہ میری حراست کرتی ہے پھر ہو چکے رضی اللہ عنہ ۲ **حکایت**
ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین بطریق دیگر مورق عجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ
ہم ایک شخص کی عیادت کو گئے اور اوسپر بیہوشی طاری ہوئی تھی پس ایک نور اوسکے سر سے نکلا یہانتک کہ چھت

کو آیا اوسے پہاڑا اور چلدیا پہر ایک نور اوسکی ناف سے نکلا یہانتک کہ اوسنے بہی ایسا ہی کیا پہر ایک نور اوسکے
دونون پاؤن سے نکلا یہانتک کہ اوسنے بہی ایسا ہی کیا پہر اوسے افاقہ ہوا ہمنے اوس سے کہا کیا تجہے معلوم
ہے کہ تجہسے کیا ہوا اوسنے کہا ہان وہ نور جو کہ میرے سر سے نکلا وہ تو چودہ آیتین تہین اول الم تنزیل الکتاب سے
اور وہ نور جو میری ناف سے نکلا سو وہ آیت سجدہ تہی اور وہ نور جو میرے پاؤن سے نکلا وہ آخر سورہ سجدہ تہی
کہیں کہ میرے لئے شفاعت کرین اور سورہ تبارک نزدیک میرے باقی رہی کہ میری حراست کرے مین ان دونون
سورتون کو ہر رات پڑہا کرتا تہا ۔ **حکایت** ابن ابی الدنیا و ابن سعد نے بطریق دیگر ثابت بنانی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ اور ایک اور آدمی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر پر داخل ہوئے اونکی عیادت کے لئے
پس انہون نے اونکو بیہوش پایا کہا پس بلند ہوئے اونسے تین نور ایک نور اونکے سر سے اور ایک نور اونکے
وسط سے اور ایک اونکے دونون پاؤن سے اسنے ہمکو ہول مین ڈالا جب وہ ہوش مین آئے تو ہمنے اونسے
کہا کہ البتہ ہمنے ایک چیز دیکہی کہ اوسنے ہمکو ڈرا دیا کہا وہ کیا ہے ہمنے اونکو خبر دی کہا تمنے یہ دیکہا ہمنے کہا ہان
کہا یہ الم السجدہ ہے اور وہ اونتیس آیتین ہین اول اوسکا میرے سر سے بلند ہوا اور وسط اوسکا میرے وسط سے
اور آخر اوسکا میرے پاؤن سے وہ چڑہ گئی کہ میرے لئے شفاعت کرے اور یہ تبارک ہے کہ میری حراست
کرتی ہے کہا پہر وہ مر گئے رحمہ اللہ تعالی

رؤیت نور

حکایت ابو الحسین [حاشیہ: الحسن] بن سری نے کتاب کرامات اولیاء مین عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ ابن المنکدر رضی اللہ عنہ اپنے ساتہہ نور دیکہا کرتے تہے جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو
اونسے اوس نور کا ذکر کیا گیا جسکو وہ اپنی زندگی مین دیکہتے تہے فرمایا وہ یہ ہے رضی اللہ عنہ ؛

ضحک و تبسم بعد موت

حکایت ابن ابی الدنیا نے حارث غنوی سے روایت کیا ہے کہا کہ ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ نے
قسم کہائی کہ نہ ہنسین یہانتک کہ جان لین کہ اونکا ٹہکانا کہان ہے پس وہ نہ ہنسے مگر بعد موت کے انکے بعد
ربعی انکے بہائی نے قسم کہائی کہ نہ ہنسین یہانتک کہ جان لین کہ وہ جنت مین ہین یا نار مین حارث نے کہا

کہ مجھے اونکے نہلانے والے نے خبر دی کہ وہ تبسم کرتے رہے اپنے تختے پر اور ہم اونکو نہلاتے تھے یہانتک کہ ہم اوس سے فارغ ہوئے

قاطع رحم و مدمن خمر و مشرک جنت مین داخل نہونگے

حکایت ابن ابی الدنیا نے بشیر بن خلف سے روایت کیا ہے کہ روبہ بیٹی بیجان کی مرین اونکو نہلایا کفنایا پھر اونہون نے حرکت کی اور لوگون کی طرف دیکھا پس کہا تم خوش ہوجاؤ پس بیشک مینے کام کو اوس سے زیادہ تر آسان پایا جس سے تم ڈراتے تھے اور پایا مینے کہ نہ داخل ہوگا جنت مین رحم قطع کرنیوالا اور نہ ہمیشہ شراب پینے والا اور نہ مشرک

شیخین رض کی برا کہنے والی پر فرشتے لعنت کرتی ہین

حکایت ابن ابی الدنیا نے خلف بن حوشب سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی مدائن مین مرگیا اور کپڑے سے ڈہانک دیا گیا پس کپڑے کو ہلایا پھر اوسے اپنے اوپر سے کہولا کہا ایک قوم ہے کہ اونکی ڈارہیان خضاب کی ہوئی ہین وہ اس مسجد مین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو لعنت کرتے ہین اور اونسے تبرا کرتے ہین اور وہ فرشتے کہ میری روح قبض کرنیکو آئے وہ اوس قوم کو لعنت کرتے ہین اور اونسے تبرا کرتے ہین پھر وہ مردہ ہوگیا جیسا تھا

شیخین رض کو برا کہنا موجب دخول نار ہی

حکایت ابن ابی الدنیا نے بطریق دیگر عبد الملک بن عمیر اور ابو الخصیب بشیر سے روایت کیا ہے اور لفظ اوسکا یہ ہے کہ مین ایک میت پر داخل ہوا مدائن مین اور اوسکے پیٹ پر ایک اینٹ تھی پس ہم اس حال مین تھے کہ اوسنے ایک جست کی کہ اینٹ اوسکے پیٹ سے گر پڑی اور وہ ویل و ثبور پکارنے لگا جبکہ اوسکے اصحاب نے یہ دیکھا تو متفرق ہوگئے مین اوس سے قریب ہوا مینے کہا تو نے کیا دیکھا تیرا کیا حال ہے کہا مین مشیخہ اہل کوفہ کی صحبت مین رہا پس اونہون نے مجھے اپنی رای مین داخل کیا سب ابو بکر و عمر پر اور اون دونون سے بری ہونے پر مینے کہا پس تو اللہ سے مغفرت مانگ اور پھر نہ کرنا کہا یہ اب مجھکو کیا نفع دیگا مجھے تو میرے داخل ہونے کی جگہہ لیگئی نار سے سو مین اوسکو دکھایا گیا پھر مجھسے کہا گیا کہ تو ابھی اپنے اصحاب کی طرف جاوے اور جو تو نے دیکھا ہے اونسے بیان کرے پھر اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ آوے پس

عبد الدین عمر و

مین نہین جانتا کہ اوسکی بات پوری ہوئی یا وہ مردہ ہوگیا اپنی اگلی حالت پر ❊

دیکھنا عبد الملک و حجاج کو نار مین

حکایت ابن عساکر نے ابو معشر سے روایت کیا ہے کہا ایک شخص ہمارے نزدیک مدینہ مین مر گیا جبکہ نہانے کی جگہہ پر رکھا گیا تا کہ نہلایا جاوے تو وہ برابر بیٹھ گیا پھر اپنے ہاتھ کو دونون آنکھونکی طرف جھکایا کہا دیکھا میری آنکھون نے دیکھا میری آنکھون نے دیکھا میری آنکھون نے طرف عبد الملک بن مروان اور حجاج بن یوسف کے کہ وہ اپنی آنتون کو آگ مین کھینچ رہے ہین پھر وہ لیٹ گیا جیسا تھا ویسا ہوگیا ❊

دیکھنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رفیق اعلی مین اور عبد الملک و حجاج کو نار مین

حکایت ابن عساکر و ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ پر بیہوشی طاری ہوئی پھر ہوش مین آئے پس کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ عبد الرحمن بن عوف رفیق اعلی مین ہین عبد الملک و حجاج اپنی آنتون کو نار مین کھینچ رہے ہین یہ قصہ عبد الملک و حجاج کی حکومت سے کچھہ پہلے ہوا تھا کیونکہ مسور رضی اللہ عنہ مکے مین مرے جسدن کہ یزید بن معاویہ کے مرنے کی خبر آئی سنہ ۶۴ ہجری مین اور حکومت حجاج کی بعد ستر کے ہوئی ❊

عذاب قاضی بسبب عنایت احد الخصمین

حکایت ابن ابی الدنیا نے عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے بنی اسرائیل مین سے چالیس برس قضا کی جب اوسکو موت آئی تو کہا مین گمان کرتا ہون کہ مین اپنی بیماری مین مرنیوالا ہون پس اگر مین مر جاؤن تو تم مجھے اپنے نزدیک چار یا پانچ دن روک رکھنا پھر اگر تم مجھسے کوئی چیز دیکھو تو تم مین سے کوئی آدمی مجھے پکارے جبکہ وہ مر گیا تو ایک صندوق مین رکھا گیا تین دن جب گزر چکے تو اوسکی بدبو نے اونکو ستایا پس ایک آدمی نے اونمین سے اوسکو پکارا ای فلان یہ کیا بو ہے اوسکے لئے حکم دیا گیا وہ بولا کہا مین تم مین چالیس برس قضا کا حاکم رہا مجھے کسی چیز نے شک مین نڈالا یعنی مین کسی تہمت مین نہین پھنسا مگر دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے لئے اونمین سے ایک مین خواہش تھی پس مین اوس سے سنتا تھا اپنے کان کے ساتھہ جو اوسکے متصل تھا زیادہ تر اوس سے جو مین سنتا تھا ساتھہ دوسرے کے

سو یہ بدبو اوس کان سے ہے اللہ تعالیٰ اسنے اوسکا کان ٹھیک دیا پس وہ مرگیا ❊

دیکھنا جعفرؓ بن زبیر کو ساتوین آسمان مین

حکایت ابن عساکر نے کئی طریق سے قرہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک عورت کو ہمارے گھروالونمین سے سات دن تک عروج روح رہا اونکو اوسکے دفن کرنیسے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر ایک رگ اوسکی دربیدہ مین حرکت کرتے تھے پھر وہ بولے کہا جعفر بن زبیر نے کیا کیا اور جعفر اون دنونمین مرچکے تھے جنہین اوسکو ہوش نہ تہا پس کہا واللہ البتہ مینے اوسکو ساتوین آسمان مین دیکھا ہے اور فرشتے اوسکی مبا شرت کرتے ہین مین اوسے اوسکے کفن کے کپڑون مین پہچانتی ہون اور فرشتے کہہ رہے ہین کہ مقرر محسن آیا مقرر محسن آیا

دیکھنا ثواب اعمال کا

حکایت ابن ابی الدنیا نے صالح بن حی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے ایک اپنے پڑوسی نے خبر دی کہ ایک شخص کی روح کو عروج ہوا اور پھر اوسکا عمل پیش کیا گیا کہا پس جس گناہ سے مینے استغفار کرلی تھی سو نہین دیکھا مینے مگر وہ میرے لئے بخشا گیا اور جس گناہ سے مینے استغفار نہ کی تھی نہ دیکھا مینے اوسکو مگر پایا اوسے جون کا تون یہانتک کہ ایک دانہ انار کا ایک دن مینے اوسے اوٹھایا تہا پس اوسکے سبب سے میرے لئے ایک نیکی لکھی گئی اور ایک رات مین کھڑا ہوا نماز پڑہنے لگا مینے اپنی آواز بلند کی میرے ایک پڑوسی نے سنی پس وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑہی سو اوسکے سبب سے میرے لئے ایک نیکی لکھی گئی اور ایک دن کسی مسکین کو مینے ایک درہم دیا نزدیک ایک قوم کے نہین دیا مینے اوسکو مگر اونکے سبب سے پس پایا مینے اوسکو نہ واسطے میرے نہ مجہپر یعنی اوسکا نہ ثواب نہ عقاب ❊

فضیلت عمل بحق کی زمانہ جور مین

حکایت ابن عساکر نے ابن الماجشون سے روایت کیا ہے کہا میرے باپ ماجشون کی روح کو عروج ہوا ہمنے اونکو تختہ غسل پر رکھا اور ہمنے کہا لوگون سے کہ انکو لیجا وینگے پس ایک نہلانے والا اونکے پاس آیا اوسنے دیکھا کہ ایک رگ اونکے دونون پاؤن کے نیچے کی حرکت کرتی ہے ہمنے اونکو ڈال رکھا جب تین دن ہوچکے تو وہ سیدہے بیٹھ گئے کہا ستو لاؤ وہ لایا گیا اوسکو پیا ہمنے کہا خبر دو ہمکو جو تمنے دیکھا کہا ہان میری روح

کو عروج ہوا پس فرشتہ مجہے چڑہا لیگیا یہانتک کہ سماء دنیا کو آیا دروازہ کہولنے کو کہا پس اوسکے لیئے کہولا گیا پہر اسی طرح اور آسمانون مین یہانتک کہ پہونچا ساتوین آسمان تک پس اوس سے کہا گیا تیرے ساتہہ کون ہے کہا ماجشون اوس سے کہا گیا ابہی اوسکا وقت نہین آیا اوسکی عمر سے اتنا اتنا باقی ہے پہر وہ اوترا پس مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اونکے داہنی طرف اور عمر رضی اللہ عنہ کو بائین طرف دیکہا اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو آپکے روبرو دیکہا مینے اوس سے کہا جو میرے ساتہہ تہا یہ کون ہین اوسنے کہا کیا تو انکو نہین پہچانتا مینے کہا کہ مینے دوست رکہا کہ تثبت کرون یعنی یقیناً جان لون کہا یہ عمر بن عبد العزیز ہین مینے کہا رتبہ تو بہت ہی قریب المجلس ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اونہون نے عمل کیا ہے حق کے ساتہہ زمانہ جور مین اور اون دونون نے حق کے ساتہہ عمل کیا ہے زمانہ حق مین ؎

سعادت مان کے پیٹ مین ہوتی ہے

حکایت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اونپر بیہوشی طاری ہوئی یہانتک کہ لوگون نے گمان کیا کہ اونکی جان نکل گئی حتی کہ اونکے پاس سے اوٹہہ کہڑے ہوئے اور اونکو کپڑے سے ڈہانک دیا پہر وہ ہوش مین آئے کہا میرے پاس دو فرشتے درشت خو درشت گو آئے اونہون نے کہا تو ہمارے ساتہہ چل ہم تیرا محاکمہ کرینگے طرف عزیز امین کے پس وہ مجہے لیگئے او نسے دو فرشتے اور ملے وہ اونسے نرمی ورحم مین بڑہے ہوئے تہے اونہون نے کہا تم اسکو کہان لیئے جاتے ہو کہا ہم اسکا محاکمہ کرینگے طرف عزیز امین کے اونہون نے کہا تم اسے چہوڑ دو یہ تو اونہین سے ہے جنکے لئے سعادت سابق ہوچکی اور وہ مان کے پیٹ مین تہے حضرت عبد الرحمن اسکے بعد مہینا بہر زندہ رہے پہر انتقال ہوا رضی اللہ عنہ اسکو ابن ابی الدنیا نے اور حاکم نے مستدرک مین بیہقی نے دلائل النبوت مین اور ابن عساکر نے طریق ابراہیم سے روایت کیا ہے

مرنے سے پہلی موت کی خبر

حکایت ابوبکر شافعی نے غیلانیات مین سلام بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین اور فضل بن عطیہ سکے تک ردیف ہوگئے جب ہمنے قیذ سے کوچ کیا تو فضل نے مجہے آدہی رات کو جگایا مینے کہا تو کیا چاہتا ہے کہا مین

چاہتا ہون کہ تجھے وصیت کرون مینے کہا تو تو چنگا ہے کہا مینے خواب مین دو فرشتون کو دیکہا اونہون نے کہا ہم تیری قبض روح کے ساتھہ مامور ہین مینے کہا کاش تم اتنی تاخیر کرتے کہ مین اپنی عبادت پوری کر لیتا یعنی حج اونہون نے کہا کہ اللہ نے تو تیری عبادت کو تجھسے قبول کر لیا پہر ایک نے دوسرے سے کہا تو اپنی دو انگلیون کو کہ کلمے کی اور بیچ کی انگلی کو کہول پس اونکے درمیان سے دو کپڑے نکلے کہ اونکی سبزی نے مابین آسمان و زمین کو بھر دیا اونہون نے کہا یہ تیرا کفن ہے جنت سے پہر اوسے لپیٹا اور اپنی دونون انگلیون کے درمیان مین رکہہ لیا پس ہم منزل پر وارد نہین ہوئے تھے یہانتک کہ وہ قبض کیا گیا رضی اللہ عنہ ❖

حضور ملائکہ وقت موت

حکایت سعید بن منصور نے اپنے سنن مین کہا ہے کہ ہمکو سفیان نے عطار سے حدیث کی کہ سلمان نے مشک پایا تھا اوسکو اپنی بی بی کے پاس امانت رکہا جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی تو کہا وہ کہان ہے جو مینے تیرے پاس امانت رکہا تھا بی بی نے کہا وہ یہ ہے کہا تو اوسکو پانی سے تر کر اور اوسکو میرے بچھونے کے گرد چھڑک دے کیونکہ میرے پاس ایک خلق اللہ کی خلق سے حاضر ہوتی ہے وہ نہ کھانا کھاتے ہین نہ پانی پیتے ہین اور پاتے ہین وہ بو کو ۲ **حکایت** ابن ابی الدنیا و ابو نعیم نے حلیہ مین لیث بن ابی رقیہ سے روایت کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ جبکہ اپنے مرض مین تھے جسمین اونہون نے وفات پائی تو اونہون نے اپنا سر اوٹھایا پس تیز نظر کی لوگون نے اونسے کہا کہ تم البتہ نظر شدید سے نظر کرتے ہو پس فرمایا مین البتہ کچھ لوگ دیکھتا ہون کہ نہ وہ انس ہین نہ جن پہر وہ قبض کئے گئے رضی اللہ عنہ ۳ **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین فضالہ بن دینار سے روایت کیا ہے کہا مین محمد بن واسع کے پاس حاضر ہوا اور اونکو موت حاضر ہوئی تھی پس وہ کہنے لگے مرحبا ہے میرے رب کے فرشتون کو و لا حول و لا قوۃ الا باللہ سونگھی مینے خوشبو کہ اوسکے مثل نہین سونگھی پہر اپنے بصر کو بلند کیا اور مر گئے رضی اللہ عنہ ۴ **حکایت** حسن بن صالح بن حی سے مروی ہے کہا مجھسے میرے بھائی علی بن صالح نے کہا اوس رات جسمین اونکا انتقال ہوا کہ اے بھائی تم مجھے پانی پلا دو اور مین کھڑا ہوا نماز پڑہ رہا تھا جب مین اپنی نماز پوری کر چکا تو مین اونکے پاس پانی لایا مینے کہا پیو اونہون نے کہا مین تو ابھی پی چکا مینے کہا پیو کہا مین ابھی پی چکا مینے کہا تمھین کسنے پلایا حالانکہ

له لفظ محتضرین ... یعنی جماعت ملائکہ حاضرین ۱۲

بالاخانہ مین میرے تمہارے سوا اور کوئی نہین ہے کہا ابھی جبرئیل پانی لیکے میرے پاس آئے پس مجھے پانی پلایا
اور کہا تو اور تیرا بھائی اور تیری ماں اون لوگون کے ساتھہ ہین جنپر اللہ نے انعام کیا نبیین وصدیقین وشہدا
وصالحین سے اور اونکی جان نکل گئی رضی اللہ عنہم روایت کیا اسکو حافظ ابو محمد خلال نے کتاب کرامات اولیا
مین اور ابو القاسم بن مندہ نے کتاب احوال وایمان بالسوال مین اور ابو الحسین بن عریف نے اپنے فوائد
مین اپنی سند کے ساتھہ حسن بن صالح سے **۵ حکایت** ابن عساکر نے عبد الرحمن بن غنم اشعری سے روایت
کیا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا لڑکا سال عمواس مین مطعون ہوا پہر مرگیا اونہون نے صبر کیا اور اجر
چاہا پس جبکہ وہ خود اپنی ہتہیلی مین مطعون ہوئے تو فرمایا حبیب جاء علی فاقۃ لا افلح من ندم یعنی
دوست آیا حاجت پر نہ نجات پائی اوسنے جو نادم ہوا عبد الرحمن کہتے ہین مینے کہا اے معاذ کیا تم کچھہ دیکھتے ہو کہا
ہان میرے رب نے میرے حسن عزا کی قدردانی فرمائی میرے پاس میرا لڑکا آیا پس مجھے بشارت دی کہ بیشک محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو صف مین ملائکہ مقربین وشہدا وصالحین سے میری روح پر نماز پڑہین گے اور مجھے جنت
کی طرف کہینچ لیجاوینگے پہر اونپر بیہوشی طاری ہوئی پس مینے اونکو دیکہا کہ گویا وہ کسی قوم سے مصافحہ کرتے
ہین اور کہتے ہین مرحبا مرحبا مرحبا مین تمہارے پاس آیا پہر اونکا انتقال ہوگیا اسکے بعد مینے اونکو خواب
مین دیکہا کہ اونکے گرد اژدحام ہے مثل اژدحام ہمارے کے وہ لوگ ابلق گھوڑون پر ہین اوپر سفید کپڑے
ہین اور معاذ ندا کرتے ہین یا سعد بین راجع وسطعون الحمد للہ الذی اورثنا الارض نتبوا من الجنۃ حیث نشاء
فنعم اجر العاملین پہر مین بیدار ہوگیا **۶ حکایت** ابو نعیم نے سفیان سے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے
روایت کیا ہے کہ داؤد کو طاعون پہونچی اونپر غشی طاری ہوئی پہر وہ ہوش مین آئے کہا میرے پاس دو
آئے ایک نے دوسرے سے کہا تو کیا پاتا ہے کہا مین پاتا ہون تسبیح وتکبیر کو اور چلنے کو طرف مسجد کے
اور کچہہ قرات قرآن سے سارا قرآن اونکو یاد نہ تھا **مثال جسد** عبد الرزاق وابن منذر نے اپنی تفسیر
مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نفس نکلتا ہے انسان سے بقدر ہر شئی کے اور اسکے
ارکان یعنی اعضا سے رہا جسم سو وہ مثل کرتی کے ہے کہ اوتارتا ہے اوسکو انسان اپنے سے پس اگر کرتا
مس کسی چیز کی پاتا ہے تو جسم بقدر اسکے ہے لیکن نفس وہی ہے کہ راحت وبلا کو پاتا ہے ٭

فصل توبہ کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب الآیتین

۱ ابن ابی حاتم و ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے تفسیر مین ثم یتوبون من قریب کے کہا قریب وہ چیز ہے کہ درمیان اوسکے اور درمیان ایسکے ہے کہ ملک الموت کی طرف دیکھے ۲ احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول کرتا ہے بندے کی توبہ کو جبتک کہ غرغرہ نہ لگے ۳ عبد الرزاق نے اپنی تفسیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا توبہ بندے کے لیے پہیلائی گئی ہے جبتک کہ کہینچا نہ جاوے پہر آیت پڑہی ولیست التوبۃ پہر کہا اور کہنا ہے حضور مگر سوق ۴ ابن منذر نے نخعی سے روایت کیا ہے کہا توبہ پہیلائی گئی ہے مالم یؤخذ بکظمہ ۵ ابن ابی حاتم نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے حتی اذا جاء احدہم الموت کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا جبکہ معاینہ کرے ۶ ابن ابی الدنیا نے ابو مجلز سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ رہتا ہے بندہ توبہ مین جب تک کہ نہ دیکہے فرشتون کو ۷ بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہا ہمیشہ توبہ مبسوط رہتی ہے جب تک کہ نہ آئین اوسکے پاس رسل یعنی موت کے فرشتے پہر جبکہ اوسنے اونکو دیکہہ لیا تو معرفت یعنی پہچان منقطع ہو گئی

حکایت ابو نعیم نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے کہ ایک آدمی گناہ کیا کرتا تہا اور اوسنے ستانوے جانون کو قتل کیا تہا سب کو ظلماً ناحق مارا تہا وہ نکلا ایک دیرانی یعنی راہب کے پاس آیا کہا ای راہب اس آخر یعنی خیر سے دور نے کسی شی کو نہین چہوڑا مگر اوسکو کیا اوسنے ستانوے جانون کو ظلماً ناحق قتل کیا ہے پس کیا اوسکے لئے توبہ ہے اوسنے کہا نہین پس اوسکو مارا کوٹا مار ڈالا پہر اور راہب کے پاس آیا اوس سے ویسا ہی کہا جو پہلے سے کہا تہا اوسنے کہا تیرے لئے توبہ نہین ہے اوسکو بہی مار ڈالا پہر اور راہب کے پاس آیا اوس سے بہی وہی کہا جو اول سے کہا تہا اوسنے کہا تیرے لئے توبہ نہین ہے اوسکو بہی مار ڈالا پہر اور راہب کے پاس آیا اوس سے کہا کہ بیشک آخر یعنی خیر سے دوری نے نہین چہوڑی برائی سے کوئی چیز مگر اوسکو کیا اور سو جانون کو قتل کیا سب کو ظلماً بغیر حق کے مارتا ہے پس کیا واسطے اوسکے توبہ ہے پس اوسنے اوس سے کہا واللہ البتہ اگر مین تجہسے کہون کہ اللہ رجوع نہین کرتا ہے اوسپر جو اوسکی طرف رجوع ہوا تو البتہ مینے

ابو مجلز

سوق کہتے ہین جان کنی کے گہسیٹنے کو مراد اس سے جان کنی ہے ۱۲ منہ

کظم کہتے ہین سانس نکلنے کی جگہ کو یعنی توبہ مقبول ہے جبتک کہ اوسکی سانس نکلنے کی جگہہ پکڑی نہین گئی ہے جبکہ وہ پکڑی گئی تو پہر توبہ قبول نہین ۱۲ منہ

آخر یعنی پیچہلا اوس شخص کو کہتے ہین جو کہ ہر خیر و بہلائی سے دور ہو یعنی نہایت کمبخت و بدنصیب ۱۲

جہوٹ بولا یہان ایک دیرہے اوسمین عابد لوگ ہین پس تو اونکے پاس جا سو اونکے ساتہہ اللہ کی عبادت کر پس وہ
تائب ہوکر چلا یہانتک کہ جب وہ بعض راہ مین پہونچا تو اللہ نے اوسکی طرف ایک فرشتہ بہیجا اوسنے اوسکی
روح کو قبض کرلیا پس حاضر ہوئے اوسکو فرشتے عذاب کے اور فرشتے رحمت کے اوسمین جہگڑنے لگے اللہ نے
اونکی طرف ایک فرشتہ بہیجا اوسنے اونسے کہا کہ دونون قریون سے جس قریے کی طرف وہ زیادہ ترقریب ہو پس
وہ اوسی قریے سے ہے اونہون نے مسافت مابین قریتین کو ناپا پس اوسے قریب تر پایا طرف قریہ
توابین کے بقدر ایک بیرومی کے پس اوسکے لئے بخشش کی گئی اصل حدیث صحیحین مین ہے روایت ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ سے ساتہہ اختصار کے اور اوسمین یہ ہے کہ اللہ نے وحی کی طرف اِسکے یعنی زمین کے
کہ تو قریب ہوجا اور طرف اسکے یعنی زمین کے کہ تو دور ہوجا اور یہ حدیث ابن عمرو و مقدام بن معدیکرب
و ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بہی وارد ہوئی ہے **حکایت** ابن ابی الدنیا نے ایک سند سے جسمین ایک شخص
مبہم ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم ایک ہمارے بیمار کے گرد بیٹہے ہوئے تہے کہ اتنے
مین وہ ساکن ہوگیا یہانتک کہ ایک رگ بہی اوسکی حرکت نہین کرتی تہی ہمنے اوسکو ڈہانک دیا اور اوسکی
آنکہون کو بند کردیا اور اوسکے کپڑے بیری کے پتے پلنگ کے لئے آدمی بہیجا جب ہم گئے تاکہ اوسکو نہلاوین
تو اوسنے حرکت کی ہمنے کہا سبحان اللہ ہم تو یہی سمجہے تہے کہ تو مرچکا اوسنے کہا بیشک مین مرچکا تہا اور مجہے
میری قبر کی طرف لیگئے پس ناگاہ ایک آدمی خوبصورت خوشبو نے مجہے میری لحد مین رکہدیا اور اوسکو قراطیس[۵۱]
سے لپیٹ دیا اتنے مین ایک عورت کالی بدبودار آئی اوسنے کہا یہ صاحب اسکا ہے یہ صاحب اِسکا ہے یعنی
کئی چیزین بیان کین واللہ مین اونسے شرماتا ہون گویا مین اس گہڑی اون سے جدا ہون کہا
کہ مین نے کہا مین تجہے قسم دیتا ہون کہ تو مجہے اور اس عورت کو چہوڑدے عورت نے کہا تو چل ہم اور تو جہگڑا
لیے چلین پس مین چلا طرف ایک گہر فراخ و کشادہ کے اوسمین چاندی کا مصطبہ[۵۲] (چبوترہ) تہا اور اوسکے ایک کنارے
مین مسجد تہی اور ایک شخص کہڑا ہوا نماز پڑہ رہا ہے پس سورۂ نحل کو پڑہا وہ اوسمین سے کسی جگہہ متردد ہوا میننے
اوسکو لقمہ دیا پہر وہ نماز سے فارغ ہوا کہا تجہے سورت یاد ہے مینے کہا ہان کہا خبردار بیشک وہ البتہ سورۂ نعم
ہے کہا اور اوسنے ایک تکیہ اوٹہایا جو اوس سے قریب تہا پس اوسمین سے ایک صحیفہ نکالا اوسمین دیکہا وہ

کالی عورت جلدی سے اوسکے پاس آئی کہا اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا اسنے ایسا کیا کہا اوس خوبصورت آدمی
لنے کہنا شروع کیا کہ اوسنے کیا ایسا اور کیا ایسا اور کیا ایسا میرے محاسن خوبیان گنکر ذکر کیا پس اوس آدمی لنے کہا
بندہ ظالم النفسہ ہے ولکن اللہ لنے اوس سے تجاوز فرمایا ابتک اسکی اجل نہین آئی ہے اسکی اجل تو پیر کے
دن ہے کہا پس اوسنے لوگون سے کہا تم دیکھو اگر مین پیر کے دن مرا تو مین امید رکھتا ہون اپنے لئے جو مینے
دیکھا اور اگر مین پیر کے دن نہ مرا تو پہر وہ بیماری کا ہذیان ہی ہے کہا جبکہ پیر کا دن آیا اچھا رہا عصر کے
بعد تک پہر اوسکو اوسکی اجل آئی پس مرگیا رحمہ اللہ تعالیٰ ؎

باب ۱۹ بیان مین ملاقات روحونکی میت سے

جبکہ اوسکی روح نکلتی ہے اور اس بیان مین کہ روحین اوسکے پاس جمع ہوتی ہین اور اوس سے حال پوچھتی ہین

فصل اہل رحمت اللہ کی بندون سے مومن کی ملاقات اور اوسکا استقبال کرتی ہین اور زندون کا حال پوچھتی ہین

ابن ابی الدنیا لنے اور طبرانی لنے اوسط مین ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لنے فرمایا ہے مومن کی جان جبکہ قبض کیجاتی ہے تو استقبال کرتے ہین اوسکا
اہل رحمت اللہ کے بندون سے جیسا کہ تم استقبال کرتے ہو بشیر کا اہل دنیا سے پس کہتے ہین تم اپنے
صاحب کو مہلت دو کہ آرام لیوے کیونکہ وہ کرب شدید مین تہا پہر اوس سے پوچھتے ہین کہ فلان لنے
کیا کیا اور فلان عورت نے کیا نکاح کر لیا پس جبکہ اوس سے اوس آدمی کا حال پوچھتے ہین جو کہ اس سے
پہلے مرچکا ہی تو یہ کہتا ہے ہیہات وہ تو مجہسے پہلے مرچکا ہے وہ کہتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکی
مان ہاویہ کی طرف لیگئے پس بری مان ہے اور بری پرورش کرنے والی اور فرمایا تمہارے اعمال اقارب
وعشائر تمہارے پر پیش کئے جاتے ہین جو کہ اہل آخرت سے ہین پس اگر نیکی ہے تو خوش ہوتے ہین مستبشر
ہوتے ہین اور کہتے ہین الٰہی بیشک یہ تیرا فضل اور تیری رحمت ہے سو تو اپنی نعمت کو اوسپر پورا کر اور
اوسکو اوسپر مار اور پیش کیا جاتا ہے اونپر عمل گنہگار کا پس کہتے ہین الٰہی تو اوسی عمل صالح کا الہام
کر جس سے تو راضی ہوا اور وہ اوسکو تیری طرف قریب کر دے ۲ سعید بن منصور لنے اپنے سنن مین اور ابن ابی الدنیا

نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مومن کو موت حاضر ہوتی ہے تو حاضر ہوتے ہین اوسکے
پاس پانسو فرشتے پس اوسکی روح کو قبض کرتے ہین پہر اوسے سماء دنیا کی طرف چڑھا لیجاتے ہین پس ملتی
ہین اوس سے گذشتہ ارواح مؤمنین کی وہ چاہتی ہین کہ اوس سے خبر پوچھین فرشتے اونسے کہتے ہین
تم اسکے ساتھ نرمی کرو وہ تو کرب عظیم سے نکلا ہے پہر اوس سے خبر پوچھتے ہین یہانتک کہ خبر پوچھتا ہے
آدمی اپنے بہائی کی اپنے دوست کی مؤمن کہتا ہے وہ ویسا ہے جیسا تو چہوڑ آیا ہے یہانتک کہ خبر پوچھتے
ہین اوس سے اوس آدمی کی جو اس سے پہلے مرگیا ہے یہ کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا کہتے ہین
کیا وہ مرگیا یہ کہتا ہے ہان قسم ہے اللہ کی کہتے ہین ہم گمان کرتے ہین کہ اوسے اوسکی مان ہاویہ کی طرف
لیگئے پس وہ بُری مان ہے اور بُری پرورش کرنے والی ۳ آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر مین کہا ہے
ہمکو حدیث کی مبارک بن فضالہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جبکہ بندہ مرتا ہے تو اوسکی روح سے مؤمنون کی روحین ملتی ہین پس اوس سے کہتے ہین کیا کیا
فلان نے کیا کیا فلان نے پس جبکہ کہتا ہے کہ وہ مجھسے پہلے مرگیا تو کہتے ہین اوسے اوسکی مان ہاویہ
کی طرف لیگئے پس بُری مان ہے اور بُری پرورش کرنے والی ۴ بزار نے بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ مومن پر موت نازل ہوتی ہے اور دیکھتا ہے جو کچھ کہ دیکھتا ہے دوست
رکھتا ہے کاش اوسکی روح نکل جاوے اور اللہ اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور بیشک مومن
چڑھتی ہے اوسکی روح طرف آسمان کے پس آتی ہین اوسکے پاس ارواح مؤمنین کی خبر پوچھتے ہین اوس سے
اپنے پہچان والونکی اہل دنیا سے جبکہ وہ کہتا ہے مینے فلان کو دنیا مین چہوڑا ہے تو یہ بات اونکو پسند آتی ہے
اور جبکہ کہتا ہے کہ فلان مرچکا تو کہتے ہین کہ وہ ہماری طرف نہین لایا گیا ۵ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین
ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اہل قبور البتہ متوقع رہتے ہین واسطے
میت کے جیسا کہ توقع کیا جاتا ہے سوار کا اوس سے پوچھتے ہین پس جبکہ اوس سے پوچھتے ہین کہ فلان نے
کیا کیا اون لوگون مین سے جو اس سے پہلے مرگئے ہین یہ کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہین آیا وہ کہتے
ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اوسکو ہمارے غیر طریق پر لیگئے اوسکو اوسکی مان ہاویہ کی طرف لیگئے ۶ ابن ابی الدنیا نے

صالح مری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے پہونچا ہے کہ روحین نزدیک موت کے ملاقات کرتی ہین
پس روحین مردونکی اوس روح سے جو اونکی طرف نکلی ہے کہتی ہین تیرے پیچھے کیا ہوا اور تو کون جسم مین
تھی پاک مین تھی یا ناپاک مین ۷ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرتا ہے تو روحین
اوس سے ملتی ہین خبر پوچھتی ہین اوس سے جیسے سوار سے خبر پوچھی جاتی ہے کیا کیا فلان فلان نے
ثعلبی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے ذکر کیا ہے اور اوسکے آخر مین یہ ہے
یہانتک کہ البتہ وہ اوس سے پوچھتے ہین گھر کی بلی کا قرطبی نے کہا قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین کہا گیا ہے کہ ارواح جنود مجندہ ہین پس جن روحون کو اونمین سے تعارف ہوا تو آپسمین الفت ہوتی
ہے اور جنکے تناکر ہوا وہ مختلف رہتی ہین یعنی اس سے مراد یہی ملاقات ہے بعض نے کہا زندے
مردون کی روحون کی ملاقات ہے خواب مین ۸ امام احمد نے زہد مین ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اگر مین مایوس ہوجاؤن ملاقات سے اون لوگون کی جو میرے گھر والون
سے مرچکے ہین تو مین پاؤن آپکو کہ غم کے مارے مرچکا ۹ امام احمد و حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین
عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک دو
روحین دو مؤمنون کی البتہ ملتی ہین ایک دن کی راہ پر حالانکہ نہین دیکھا ایک نے اون دونون سے
اپنے صاحب کو کبھی

فصل مؤمن کی اولاد اور اہل و اقارب اوسکا استقبال کرتے ہین

ابن ابی الدنیا نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرتا ہے تو اوسکا لڑکا اوسکا
استقبال کرتا ہے جیسے کہ غائب کا استقبال کیا جاتا ہے ۱۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا ہمکو پہونچا ہے کہ میت جبکہ مرتا ہے تو اوسکے اہل و اقارب اوسے گھیر لیتے ہین جو کہ اوس سے پہلے مرچکے
ہین پس البتہ وہ اوسنے اور وہ اوس سے زیادہ تر خوش ہوتے ہین مسافر سے جبکہ وہ اپنے گھر کی طرف آتا ہے

فصل روحین آپسمین ایک دوسرے کو پہچانتی ہین

ابن ابی الدنیا نے ابو لبیبہ[۱] سے روایت کیا ہے کہا جبکہ بشر بن براء بن معرور کا انتقال ہوا تو اونکی مان کو

[۱] لہ ابن لبیبہ اوس ابی لبیبہ ہو محمد بن عبد الرحمن ۱۲ تقریب

اونپر سخت غم ہوا پس کہا یا رسول اللہ ہمیشہ مرنے والا مرتا ہے بنی سلمہ سے کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے
ہین کہ بشر کی طرف سلام بہیجون فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے بیشک وہ پہچانتے
ہین جیسے کہ پہچانتے ہین پرندے ایک دوسرے کو درختونکے سرون مین کوئی مرنے والا نہ مرتا بنی سلمہ مین مگر ام بشر اوسکے
پاس آتین پس کہتین اے فلان علیک السلام وہ کہتا وعلیک یعنی تجہپر سلام پہر کہتین تو بشر پر سلام پڑہ ۲
ابن ماجہ نے محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما پر داخل ہوا
اور وہ مرتے تہے مینے کہا تو میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑہ ۳ بخاری نے
اپنی تاریخ مین خالدہ بنت عبد اللہ بن انیس سے روایت کیا ہے کہا ام بنین ابو قتادہ کی بیٹی پندرہ دن
بعد اپنے باپ کے مرنے سے عبد اللہ بن انیس کی طرف آئین اور وہ بیمار تہے پس کہا اے چچا تم میرے باپ پر سلام
پڑہو ۴ ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جنت لپٹی ہوئی لٹکی ہوئی
ہے ساتہہ قرون شمس کے ہر برس مین ایک بار پہیلائی جاتی ہے اور روحین مومنون کی پرندون مین مثل
زرا زیر کے ہین ایک دوسرے کو پہچانتی ہین اور رزق دیجاتی ہین جنت کے پہلون سے حکایت
ابن عساکر نے طریق ابو جعفر احمد بن سعید دارمی سے روایت کیا ہے کہا مینے سندی کو سنا اوسنے کہا مین نے
عبد الرحمن بن مہدی کو سنا وہ کہتے تہے جبکہ سفیان رضی اللہ عنہ پر بیماری سخت ہوئی تو وہ بہت
گہبرا گئے پس اونپر مرحوم بن عبد العزیز داخل ہوئے کہا اے ابو عبد اللہ یہ کیا گہبراہٹ ہے تم آؤگے ایسے رب پر
جسکو ساٹہہ برس پوجا تمنے اوسکے لئے روزہ رکہا اوسکے واسطے نماز پڑہی اوسکے لئے حج کیا تمہین بتاؤ اگر
تمہارا کسی آدمی کے نزدیک احسان ہو کیا تم نہ چاہوگے کہ اوس سے ملاقات کرو تاکہ وہ تمہاری مکافات کرے
کہا پس اونکی گہبراہٹ دور ہوگئی ابو جعفر نے کہا سندی نے یہ قصہ بیان کیا اور ہم ساتہہ ابو نعیم کے تہے
پس ابو نعیم نے کہا جبکہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی بیماری سخت ہوئی تو وہ گہبرا گئے پس اونپر
ایک آدمی داخل ہوا اوسنے کہا اے ابو محمد یہ کیا گہبراہٹ ہے نہین ہے وہ مگر یہ کہ تمہاری روح تمہارے جسم
سے مفارقت کرے پس تم آؤگے اپنی مان باپ علی و فاطمہ پر اور اپنے نانا نانی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
خدیجہ پر اور اپنے چچاؤن حمزہ و جعفر پر اور اپنے ماموون قاسم و طیب و مطہر و ابراہیم پر اور اپنی خالاؤن رقیہ

وام کلثوم وزینب پر کہا پس اونسے گھبراہٹ دور ہوگئی **حکایت** ابو نعیم نے لیث بن سعد سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی اہل شام سے شہید ہوگیا تھا وہ ہر شب جمعہ کو اپنے باپ کے پاس خواب مین آتا اور اوس سے باتین کرتا اور اوسکو اوس سے انس ہوتا ایک جمعہ کو وہ اپنے باپ سے غائب رہا پھر دوسرے جمعہ مین آیا باپ نے کہا بیٹا میرے توسنے مجھسے تاخیر کی تیرا نہ آنا مجھپر شاق گزرا کہا مجھے تجسے صرف اسبات نے مشغول کیا کہ شہدا کو حکم ہوا تھا کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرین سو ہم اونسے ملے اور یہ نزدیک ہوت عمر بن عبد العزیز کے تہا بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ فرمایا دو دوست دو مومن ہین اور دو دوست دو کافر پس مومنون مین سے ایک مرا پس وہ جنت کی بشارت دیا گیا اور اوسنے اپنے دوست کو یاد کیا کہا آلہی بیشک فلان دوست میرا مجھے تیری طاعت کا حکم کرتا تہا اور تیرے رسول کی طاعت کا اور حکم کرتا تھا مجھے خیر کا اور منع کرتا تھا شر سے اور خبر دیتا تہا مجھکو کہ مین تجسے ملاقات کرنیوالا ہون آلہی تو اوسے میرے بعد گمراہ نہ کر یہانتک کہ دکہاوے اوسکو جیسا مجھے دکہایا اور راضی ہو اوس سے جیسا تو مجھسے راضی ہوا پھر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہے درمیان اونکی روحون کے کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم دونون سے اپنے صاحب پر ثنا کرے پھر ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہے تو اچھا بہائی اور اچھا صاحب اور اچھا خلیل ہے اور جبکہ دونون کافرون مین سے ایک مرتا ہے تو وہ نار کی بشارت دیا جاتا ہے پس اپنے دوست کو یاد کرتا ہے کہتا ہے آلہی بیشک میرا دوست مجھے تیری معصیت کا حکم کرتا تھا اور تیرے رسول کی معصیت کا اور حکم کرتا تھا مجھے شر کا اور روکتا تھا مجھے خیر سے اور خبر دیتا تہا کہ مین تجسے ملنے والا نہین ہون آلہی تو اوسے میرے بعد ہدایت نہ کر یہانتک کہ دکہاوے تو اوسکو جیسا مجھے دکہایا اور خفا ہووے تو اوسپر جیسا کہ تو مجھپر خفا ہوا پھر مرتا ہے دوسرا پس جمع کیا جاتا ہے درمیان اونکی روحون کے کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم مین سے اپنے صاحب پر ثنا کرے پس ہر ایک اونمین سے اپنے صاحب کو کہتا ہے تو برا بھائی برا صاحب برا خلیل ہے۔

باب ۲۰ میت اپنے نہلانیوالے کو اور کفنانیوالے کو اور اوٹھانیوالے کو اور قبر مین اوتارنیوالے کو پہچانتا ہے اور جو کچھ بھلا برا لوگ کہتے ہین وہ اوسکو سنتا ہے اور جنازہ گزر رہا ہے

امام احمد وابن ابی الدنیا وطبرانی نے اوسط مین اور مروزی وابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو اوسے
نہلاتا ہے اور اوٹھاتا ہے اور اوسکو جو اوسے کفناتا ہے اور اوسکو جو اوسے اوسکے گڑھے مین اوتارتا ہے

۳ ابو الحسن بن براء نے کتاب روضہ مین بسند ضعیف ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر وہ پہچانتا ہے
اپنے نہلانے والے کو اور قسم دیتا ہے اپنے اوٹھانیوالے کو اگر وہ بشارت دیا گیا ہے روح وریحان وجنت
نعیم کی کہ جلد لیجا وے اوسکو اور اگر وہ بشارت دیا گیا ہے مہمانی کی گرم پانی سے اور پیٹھنے کی دوزخ مین
تو اسکی کہ اوسے روک رکہے ۳ ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت مرجاتا
ہے تو ایک فرشتہ اوسکی جان کو قبض کئے رہتا ہے پس نہین ہے کوئی چیز مگر وہ اوسے دکھاتا ہے نزدیک
اوسکے نہلانے اور اوسکے اوٹھانیکے یہانتک کہ پہونچتا ہے اوسکو طرف اوسکی قبر کے ۴ ابن ابی شیبہ نے
عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے کہا روح فرشتے کے ہاتھہ مین ہوتی ہے وہ اوسی لئے چلتا ہے
پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا گیا تو اوس روح کو اوسمین رکہدیتا ہے ۵ ابو نعیم نے عمرو بن دینار رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح فرشتے کے ہاتھہ مین ہوتی ہے اپنے
جسم کی طرف دیکھتی ہے کہ کسطرح نہلایا جاتا ہے اور کسطرح کفن دیا جاتا ہے اور کسطرح اوسکو لیجاتے
ہین اور اوس سے کہا جاتا ہے اور وہ اپنی کہاٹ پر ہوتا ہے کہ تو سُن ثنا لوگونکی تجہپر ۶ ابن ابی الدنیا نے
عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر وہ جانتا ہے کہ کیا ہوتا
ہے اوسکے گہر والون مین بعد اوسکے اور بیشک وہ البتہ اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ اونکی طرف
دیکہہ رہا ہے ۷ ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبد اللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات
پہونچی ہے کہ نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح ہاتھہ مین ملک الموت کے ہوتی ہے پس وہ یعنی
گہر والے اوسے نہلاتے کفناتے ہین اور وہ دیکہہ رہا ہے کہ اوسکے گہر والے اوسکے ساتھہ کیا کر رہے ہین
پس اگر وہ بات کرنے پر قادر ہو تو البتہ وہ اونکو نوحہ وویل سے منع کرے یعنی رونے پیٹنے چیخنے چلانے ویل و ثبور

پکارنیے اونکو روکے ۸ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک میت البتہ پہچانتا ہے ہر چیز کو
یہانتک کہ البتہ وہ قسم دیتا ہے اللہ کی اپنے نہلانے والے کو کہ تو مت بے غسل کو ہلکا کر کہا اور اوس سے
کہا جاتا ہے اور وہ اپنی کہاٹ پر ہوتا ہے کہ تو سن ثنا ر لوگون کی تکبیر ۹ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہا روح ہاتھہ مین فرشتے کے ہوتی ہے اور بیشک جسم البتہ نہلایا جاتا ہے اور بیشک فرشتہ البتہ چلتا ہے ساتھہ
اوسکے طرف قبر کے پس جبکہ برابر کر دیجاتی ہے یعنی مٹی قبر کی تو وہ اوسمین رکہتا ہے یعنی روح کو پس یہ وہ وقت
ہے کہ خطاب کیا جاتا ہے ۱۰ بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک روح ہاتھہ مین فرشتے
کے ہوتی ہے اور جسم لوٹا پوٹا جاتا ہے پس جبکہ لوگون نے اوسے اوٹہالیا تو وہ فرشتہ اونکے ساتھہ ہوجاتا
ہے پہر جب وہ قبر مین رکہا جاتا ہے تو وہ روح کو جسم مین پہیلا دیتا ہے ۱۱ ابن ابی الدنیا نے عبد الرحمن
بن ابی لیلی سے روایت کیا ہے کہا روح فرشتے کے ہاتھہ مین ہوتی ہے وہ جنازے کے ساتھہ چلتا ہے
میت سے کہتا ہے تو سن جو تیرے لئے کہا جاتا ہے پس جبکہ اوسکے گڑہے پر پہونچتا ہے تو روح کو اوسکے ساتھہ
دفن کر دیتا ہے ۱۲ ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر اوسکی روح
فرشتے کے ہاتھہ مین ہوتی ہے اپنے جسم کی طرف دیکہتا ہے کہ کسطرح نہلایا جاتا ہے کسطرح کفنایا جاتا ہے
کسطرح اوسکو طرف اوسکی قبر کے لیجاتے ہین پہر عود کیجاتی ہے طرف اوسکے روح اوسکی پس بیٹہتا ہے اپنی
قبر مین ۱۳ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتولین بدر
پر کہڑے ہوئے پس فرمایا ای فلان فلان کے بیٹے ای فلان فلان کے بیٹے کیا پایا تمنے جو وعدہ کیا تمہارے
رب نے حق پس بیشک مینے پایا جو وعدہ کیا مجہے میرے رب نے حق عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ
کسطرح کلام کرتے ہو اون جسمون سے جنمین روحین نہین ہین آپ نے فرمایا نہین ہو تم زیادہ تر سننے والے
اوسکو جو مین کہتا ہون اون سے سوای اسکے کہ وہ طاقت نہین رکہتے اسکی کہ رد کرین مجہپر کچہہ ۱۴
ابو الشیخ نے مرسل عبید بن مرزوق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک عورت مدینہ مین مسجد کی جہاڑو
دیا کرتی تہی وہ مر گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا علم نہوا آپ اوسکی قبر پر گذرے فرمایا یہ کیا قبر ہے صحابہ
نے عرض کیا ام محجن ہے فرمایا وہ جو کہ مسجد کی جہاڑو دیا کرتی تہی صحابہ نے عرض کیا ہان پس آپ نے

ابن ابی

لوگونکی صف باندہی اوپہر نماز پڑہی پہر فرمایا تونے کونسے عمل کو افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا وہ
سنتی ہے فرمایا نہین ہو تم زیادہ تر سننے والے اوس سے پس ذکر کیا کہ اوسنے آپ کو جواب دیا کہ جہاڑو دینا مسجد کا
۱۵ بخاری و مسلم نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جبکہ جنازہ رکھا جاتا ہے اور اوٹھاتے ہین اوسکو آدمی اپنی گردنون پر پس اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے
مجھے آگے لیچلو اور اگر غیر صالح ہے تو کہتا ہے ای خرابی اوسکی تم کہان لئے جاتے ہو اوسکی آواز کو ہر شے سنتی ہے
مگر انسان اور اگر سن لے اوسکو انسان تو البتہ بیہوش ہو جاوے ۱۶ بخاری و مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلدی لیجاؤ جنازے کو پس اگر وہ نیک ہے تو
خیر ہے کہ تم اوسکو طرف اوسکے متقدم کرتے ہو اور اگر وہ سوا اسکے ہے تو تم اوسے اپنی گردنون سے رکہدو گے ۱۷
ابن ابی الدنیا نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے حکم کیا ایک میت مین کہ مرگیا
تہا اصبات کا کہ اوسے جلد اوسکے گڑہے کی طرف لیجائین اور فرمایا کہ وہ ایسی منزل ہے جس سے چارہ نہین
ہے سو تم اوسے اوسکی طرف جلد لیجاؤ وہ دیکہے جو کچہہ اوسکے لئے ہے خیر و شر اوسکے سے ۱۸ ابکر مزنی رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے حدیث کی گئی ہے کہ میت خوش ہوتا ہے اوسکے جلد لیجانیسے طرف قبرستان
کے ۱۹ ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جاتا تہا کہ تعظیم میت سے ہے اوسکے گہروالون پر جلد لیجانا
اوسکا طرف اوسکے گڑہے کے ۲۰ ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے کوئی میت کہ مرے رکہا جاوے اپنی کہاٹ
پر پس لیجاوین اوسکو تین قدم مگر وہ ایک بات کرتا ہے کہ سنتے ہین اوسکو جو اللہ چاہے مگر ثقلین جن وانس
کہتا ہے ای میرے بہائیو ای میرے دوستو ای میرے جنازے کے اوٹہانیوالو ہرگز نہ دہوکا دے تمکو دنیا
جیساکہ اوسنے مجہے دہوکا دیا اور ہرگز نہ کہیلے تمہارے ساتہہ زمانہ جیساکہ میرے ساتہہ کہیلا مجہے چہوڑا مینے جو کہ
چہوڑا مینے واسطے اپنے وارثون کے اور دیان قیامت کے دن مجہسے مخاصمہ کریگا اور مجہسے محاسبہ لیگا اور تم
میری مشایعت کرتے ہو اور مجہکو میری لحد مین چہوڑتے ہو ۲۱ امام احمد نے زہد مین ام الدرداء رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہے کہا بیشک میت جبکہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاتا ہے تو وہ ندا کرتا ہے ای میرے گہروالو ای

میرے پڑوسیو اے میرے جنازے کے اوٹھانیوالو ہرگز دہوکا نہ دے تمکو دنیا جیسا کہ مجھے دہوکا دیا اور ہرگز نہ کھیلے وہ تمہارے ساتھہ جیسے کہ وہ میرے ساتھہ کھیلی پس بیشک میرے گھر والون نے نہ اوٹھایا مجھسے میرے گناہ سے کچھہ ۲۲ **حکایت** تاریخ ابن النجار مین ابی محمد بن نجار سے مروی ہے کہ وہ اصحاب مروزی سے تھے اور خلال اونکو بسبب اونکے فضل کے مقدم کرتے تھے اونھون نے کہا کہ مین نے ایک میت کو نہلایا پس مین اوسے نہلا رہا تھا کہ استنے مین اوسنے اپنی دونون آنکھین کھولین پھر میرا ہاتھہ پکڑا اور مجھسے کہا اے ابو محمد تم اچھی تیاری کرو واسطے اس پچھڑنے کے ؁

باب ۲۱ بیان مین چلنے فرشتونکی جنازے مین اور جو کچھہ وہ کہتے ہین

۱ سعید بن منصور نے ابو غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک فرشتے البتہ چلتے ہین آگے جنازے کے اور کہتے ہین کیا آگے بہیجا فلان نے اور لوگ کہتے ہین فلان نے کیا چھوڑا ۲ ابن ابی الدنیا کی کتاب العزا مین ابو الجلد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا پڑہا مینے سوال داؤد علیہ السلام مین اونھون نے اپنے رب سے سوال کیا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرتا ہے جنازے کے واسطے چاہنے تیری رضا کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہے کہ مشایعت کرین اوسکی فرشتے جسدن کہ وہ مرے اور درود بھیجون مین اوسکی روح پر روحون مین ۳ ابن عساکر نے بوجہ دیگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام نے کہا الٰہی کیا جزا ہے اوس شخص کی جو کہ مشایعت کرے کسی میت کی اوسکی قبر تک واسطے چاہنے تیری رضا کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہے کہ مشایعت کرین اوسکی میرے فرشتے پس درود بھیجین اوسکی روح پر روحون مین ۴ بیہقی نے شعب الایمان مین اور دیلمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ مرتا ہے میت تو فرشتے کہتے ہین کیا آگے بہیجا اور لوگ کہتے ہین کیا پیچھے چھوڑا

خلاد

الجلد

ایک نسخہ مین ملائکتی ہے یعنی میرے فرشتے

باب ۲۲ اس بیان مین کہ زمین آسمان فرشتے مومن پر روتے ہین جبکہ وہ مرتا ہے

فصل بیان مین رونے آسمان زمین کے

فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے فما بکت علیہم السماء والارض یعنی پس نہ رویا اوپر یعنی فرعون اور اوسکی

قوله پر آسمان وزمین ۱ ترمذی وابونعیم وابویعلی وابن ابی الدنیا وابن ابی حاتم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا نہین ہے کوئی انسان مگر واسطے اوسکے
دو دروازے ہین آسمان مین ایک دروازہ ہے کہ چڑہتا ہے اوس سے عمل اوسکا اور ایک دروازہ ہے کہ
اوترتا ہے اوس سے رزق اوسکا پس جبکہ مرتا ہے بندۂ مومن تو وہ دونون اوسپر روتے ہین ۲ ابن جریر نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ آیت مذکورہ سے پوچھے گئے کیا آسمان زمین کسی
پر روتے ہین فرمایا ہان نہین ہے خلایق سے کوئی مگر واسطے اوسکے ایک دروازہ ہے آسمان مین کہ اوس سے
اوسکا رزق اوترتا ہے اور اوسمین اوسکا عمل چڑہتا ہے پس جبکہ مومن مرتا ہے تو بند کیا جاتا ہے دروازہ
اوسکا آسمان سے کہ جسمین اوسکا عمل چڑہتا تہا اور اوس سے اوسکا رزق اوترتا تھا پس مفقود وہ اوسپر
روتا ہے اور جبکہ اوسے گم پاتی ہے اوسکی نماز پڑہنے کی جگہہ زمین سے جسمین وہ نماز پڑہا کرتا تھا اور اللہ
کا ذکر کیا کرتا تھا تو وہ اوسپر روتی ہے اور قوم فرعون کے لئے زمین مین نہ تو آثار صالحہ تھے نہ اونکے طرف
اللہ تعالی کے کوئی خیر چڑہی پس نہ روئے اونپر آسمان وزمین ۳ ابن جریر وابن ابی الدنیا وبیہقی نے
شعب الایمان مین شریح بن عبید حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نہین مرا کوئی مومن مسافرت مین کہ غائب ہوئین اوس سے اوسمین رونے والیان اوسکی
مگر رویا اوسپر آسمان وزمین پہر یہ آیت پڑہی فما بکت علیہم السماء والارض پہر فرمایا بیشک وہ
دونون نہین روتے کافر پر ۴ سعید بن منصور وابونعیم نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین
ہے کوئی مومن کہ مرے مگر روتی ہے اوسپر زمین چالیس صبح ۵ ابن ابی الدنیا وحاکم نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے کہا بیشک زمین البتہ روتی ہے مومن پر چالیس صبح ۶ محمد بن کعب رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک زمین البتہ روتی ہے ایک آدمی سے اور روتی ہے ایک آدمی پر روتی ہے
اوس شخص پر جو کہ عمل کرتا تہا اوسکی پیٹہہ پر ساتہہ طاعت اللہ کے اور روتی ہے اوس آدمی سے کہ
عمل کرتا تہا اوسکی پیٹہہ پر ساتہہ معصیت اللہ کے ۷ سعید بن منصور وابن ابی الدنیا نے محمد بن قیس رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ آسمان وزمین مومن پر روتے ہین آسمان کہتا ہے

کہ ہمیشہ چڑہتی تہی طرف میرے اوس سے خیر اور زمین کہتی ہے ہمیشہ مجہپر خیر کیا کرتا تہا ۸ ابن جریر نے عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رونا آسمان کا اوسکے اطراف کی سرخی ہے ۹ ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رونا آسمان کا اوسکی سرخی ہے ۱۰ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہا جاتا تہا کہ یہ سرخی جو کہ آسمان مین ہوتی ہے رونا آسمان کا ہے مؤمن پر ۱۱ شرح برزخ مین لکہا ہے کہ ابن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمکو خبر دی گئی ہے کہ جو سرخی شفق کے ساتہہ ہوتی ہے یہ نہ تہی یہانتک کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے مروی ہے کہ زمانہ شہادت امام حسین علیہ السلام مین خون برستا تہا سفیان ثوری عطا و حسن بصری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے یہ کہتے تہے کہ یہ سرخی جو آسمان مین ہوتی ہے رونا آسمان کا ہے مؤمن پر

حضرت مولانا سید اولاد حسن رضی اللہ عنہ نے حاشیہ شرح برزخ پر بخط خاص تحریر فرمایا ہے کہ بیہقی و ابونعیم نے بصرہ ازدیہ سے روایت کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید کیے گئے تو ہمنے صبح کی اور ہمارے مٹکے برتن اور ہر چیز خون سے بہری تہی بیہقی و ابونعیم نے زہری سے روایت کیا ہے کہ مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ جسدن امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو بیت المقدس کے پتہرون سے کوئی پتہر نہین اوٹہایا جاتا تہا مگر نہایت سرخ خون اوسکے نیچے پایا جاتا تہا اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء کرام کی موت سے جماد بہی روتے ہین ۔

فصل سجدہ گاہ اور عبادتگاہ مومن پر روتی ہی

ابونعیم نے عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی بندہ کہ سجدہ کرے کوئی سجدہ کسی جگہہ زمین کے قطعات سے مگر وہ جگہہ اوسکے لئے قیامت کے دن گواہی دیگی اور روتی ہے اوسپر جسدن وہ مرتا ہے ۲ ابن ابی الدنیا و ابن ابی حاتم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا مؤمن جبکہ مرتا ہے تو روتی ہے اوسپر اوسکی نماز پڑہنے کی جگہہ زمین سے اور اوسکے عمل چڑہنے کی جگہہ آسمان سے پہر یہ آیت شریف پڑہی فما بکت علیہم السماء والارض شرح برزخ مین کہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ زمین کا رونا مومن پر جو اوسکے مناسب حال ہے ہو سکتا ہے مروی ہے کہ مومن جب مرجاتا ہے تو اوسکی نماز پڑہنے کی جگہہ اور اوسکے رہنے بسنے کی جگہہ قطعات زمین سے چالیس صبح تک روتی ہے ۳ ابن ابی الدنیا نے ابوعبید صاحب سلیمان بن عبد الملک سے روایت

کیا ہے کہا بیشک بندہ مومن جبکہ مرتا ہے تو زمین کے قطعات ندا کرتے ہین کہ اللہ کا بندہ مومن مر گیا پس زمین و آسمان اوسپر روتے ہین رحمن فرماتا ہے کون چیز رولاتی ہے تمکو میرے بندے پر وہ کہتے ہین ای رب ہمارے نہین چلا وہ کسی کنارہ مین ہم سے کبھی مگر وہ تیرا ذکر کرتا تھا ابن جریر نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا روتی ہے مومن صالح پر اوسکے نماز پڑہنے کی جگہ زمین سے اور اوسکے عمل چڑہنے کی جگہہ آسمان سے ٭

فصل مومن پر فرشتے روتے ہین جبکہ وہ بلاد غربت مین مرتا

ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا اللہ تعالی جبکہ مومن کو بلاد غربت مین وفات دیتا ہے اوسکو عذاب نہین کرتا ہے اور اوسکو رحم فرماتا ہے بسبب اوسکی غربت کے اور فرشتون کو حکم کرتا ہے پس وہ اوسپر روتے ہین بسبب غائب ہونے اوسکی رونے والیون کی اوس سے شرح برزخ مین لکہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مومن پر فرشتون کا رونا ہو سکتا ہے اور وہ جو روایت کیا گیا ہے کہ مومن جبکہ مرتا ہے تو اوسکے لئے عرش رحمن ہل جاتا ہے کہتے ہین کہ مراد اوس سے حاملین عرش کا ہلنا ہے بسبب اونکے رونے کے مومن پر اور یہ مومن کی کرامت ہے اللہ تعالی کی طرف سے جبکہ کافر مرتا ہے تو اوسپر کوئی جگہہ نہین روتی ٭

باب ۲۳ دفن کے بیان مین

فصل آدمی اوسی مٹی مین دفن ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے

بزار و حاکم و بیہقی نے شعب مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا گذر ہوا آپ نے ایک جماعت کو دیکہا کہ وہ قبر کہود رہی تہی آپ نے اوس سے پوچہا لوگون نے عرض کیا کہ ایک حبشی آیا تہا پہر مر گیا آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ وہ اپنی زمین و آسمان سے کہینچا گیا طرف اوس مٹی کے جس سے وہ پیدا کیا گیا تہا طبرانی نے کبیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک حبشی مدینہ مین دفن کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دفن کیا گیا اوس مٹی مین جس سے وہ پیدا کیا گیا تہا طبرانی نے اوسط مین ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گذرے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ہم ایک قبر کہود رہے تہے فرمایا تم کیا کرتے ہو ہمنے کہا ہم قبر کہودتے ہین واسطے اس کالے آدمی کے فرمایا لے آئی اوسکو موت اوسکی طرف اوسکی مٹی کے حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گشت فرماتے تھے بعض نواحی مدینہ مین پس ناگاہ ایک قبر کہدر ہی تھی آپ متوجہ ہوئے یہانتک کہ اوسپر آ کھڑے ہوئے فرمایا یہ کسکے لئے ہے عرض کیا گیا کہ واسطے ایک آدمی کے ہے حبشہ سے فرمایا لا الہ الا اللہ کھینچ گیا اپنے زمین و آسمان سے یہانتک کہ دفن کیا گیا اوس مٹی مین جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا ❊

فصل نطفے پر قبر کی مٹی بُربُرائی جاتی ہے

۱ ابو نعیم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین ہے کوئی بچہ مگر بُربُرائی گئی ہے اوسپر اوسکی گڑھے کی مٹی سے ۲ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا بیشک فرشتہ جو کہ رحم پر مقرر کیا گیا ہے وہ نطفے کو رحم سے لیتا ہے پس اوسے اپنی ہتیلی پر رکھتا ہے پہر کہتا ہے یارب مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ پس اگر اللہ نے فرمایا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہے یارب کیا رزق ہے کیا نقش قدم ہے کیا اجل ہے پس اللہ فرماتا ہے دیکھ اوسکو ام الکتاب یعنی لوح محفوظ مین وہ لوح محفوظ مین دیکھتا ہے پس پاتا ہے اوسمین رزق اوسکا اور اجل اوسکی اور اثر اوسکا اور عمل اوسکا اور لیتا ہے وہ مٹی جسکے بقعہ مین وہ دفن کیا جاویگا اور گوندتا ہے اوسکے ساتھ اوسکے نطفہ کو پس وہ یہ قول ہے اللہ تعالی کا منہا خلقنا کم وفیہا نعیدکم ۳ دینوری نے مجالسہ مین ہلال بن یساف سے روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی بچہ کہ پیدا ہو مگر اوسکی ناف مین اوس زمین کی مٹی سے ہے جسمین وہ مریگا ۴ حکیم ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نطفہ جبکہ رحم مین ٹہیرتا ہے تو فرشتہ اوسکو اپنی ہتیلی مین لیتا ہے پس کہتا ہے ای رب مخلقہ ہے یا غیر مخلقہ ہے پس اگر کہا کہ غیر مخلقہ ہے تو وہ نسمہ نہین ہوتا یعنی اوسمین جان نہین پڑتی اور رحم اوسکو خون کرکے ڈالدیتے ہین اور اگر کہا کہ مخلقہ ہے تو کہتا ہے ای رب نر ہے یا مادہ شقی ہے یا سعید کیا اجل ہے کیا اثر ہے کیا رزق ہے اور کس زمین مین مریگا پس فرماتا ہے تو جا طرف ام الکتاب کے پس بیشک تو اس نطفہ کو ابہی اوسمین پائیگا پس نطفے سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پہر کہا جاتا ہے کون ہے رازق تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پس وہ پیدا کیا جاتا ہے اپنے گھر والون مین زندہ رہتا ہے اور اپنا رزق کہاتا ہے

اور اپنے نقش قدم کو روندتا ہے پس جبکہ اوسکی اجل آتی ہے تو مر جاتا ہے اور اوسی مکان مین دفن کیا جاتا ہے

فصل اللہ تعالیٰ کو جس زمین مین بندہ کا مارنا منظور ہوتا ہے تو کوئی حاجت اوسکی طرف اوسکے کر دیتا ہے

۱ ترمذی نے مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ حکم کرتا ہے اللہ واسطے کسی بندے کے کہ وہ مرے کسی زمین مین تو کرتا ہے واسطے اوسکے طرف اوس زمین کے کوئی حاجت ۲ حاکم و بیہقی نے شعب مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ ہوتی ہے موت ایک تمہارے کی کسی زمین مین تو مقدر کیجاتی ہے واسطے اوسکے حاجت پس وہ قصد کرتا ہے طرف اوسکے پس ہوتا ہے منتہائے نقش قدم اوس سے پھر قبض کیجاتی ہے اوسمین روح اوسکی زمین کہیگی قیامت کے دن یہ وہ چیز ہے جو تو نے میرے پاس امانت رکھی تھی

فصل مُردے کو نیک لوگون کے درمیان مین دفن کرین

۱ ابو نعیم و ابن مندہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفن کرو تم اپنے مردون کو درمیان نیک لوگون کے پس بیشک میت ایذا پاتا ہے بد پڑوسی سے جیسے ایذا پاتا ہے زندہ بد پڑوسی سے ۲ ابن عساکر نے تاریخ دمشق مین بسند ضعیف ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دفن کرو تم اپنے مُردون کو درمیان قوم صالحین کے پس بیشک میت ایذا پاتا ہے اپنے پڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتا ہے زندہ بد پڑوسی سے ۳ ابن عساکر نے اور مالینی نے مؤتلف و مختلف مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دفن کرین ہم ہمارے مردون کو درمیان نیک لوگون کے پس بیشک مردے ایذا پاتے ہین بد پڑوسی سے جیسے کہ ایذا پاتے ہین اوس سے زندے ۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جبکہ مرے واسطے ایک تمہارے کے میت تو اچھا دو اوسکو کفن اور جلدی کرو اوسکی وصیت جاری کرنے مین

اور گہرائی کرو واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور بچاؤ اوسکو بدپڑوسی سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور کیا نفع
دیتا ہے نیک پڑوسی آخرت مین فرمایا کیا نفع دیتا ہے دنیا مین صحابہ نے کہا ہان فرمایا اسی طرح نفع دیتا ہے
آخرت مین ٥ دیلمی و ابن مندہ نے حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے اچھا دو کفن اور
ایذا نہ دو اپنے مردون کو ساتھ عویل کے اور نہ ساتھ تاخیر کرنے اوسکی وصیت کے اور نہ ساتھ قطع رحم کے اور
جلدی کرو اوسکے قرض کی ادائی کو اور علٰحدہ کرو اوسکو بدپڑوسیون سے ١٢ حکایت ابن ابی الدنیا نے
قبور مین عبد اللہ بن نافع مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ایک آدمی مدینہ مین مرا پس وہین
دفن کیا گیا اوسکو ایک آدمی نے دیکھا گویا وہ اہل نار سے ہے وہ اس سبب سے غمگین ہوا پھر وہ اوسکو بعد
سات یا آٹھ رات کے دکھایا گیا گویا وہ اہل جنت سے ہے پس اسنے اوس سے پوچھا اوسنے کہا ایک شخص
صالحین مین سے ہمارے ساتھ دفن کیا گیا پس اوسنے چالیس آدمیون مین اپنے پڑوسیون سے شفاعت
کی سو مین بھی اونہین مین تھا

فصل اعلی زمین کا اوسکے اسفل سے بہتر ہے

ابن سعد نے معاویہ بن صالح سے روایت کیا ہے کہا جبکہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی
تو اونہون نے لوگون کو وصیت فرمائی پس کہا تم میرے لئے کھودو اور عمیق نکرو کیونکہ بہتر زمین کا اعلی
اوسکا ہے اور شر اوسکا اسفل اوسکا ہے ١٢ ابن عساکر نے کئی طریقون سے عمرو بن مہاجر سے روایت
کیا ہے کہا سہل بن عبد العزیز عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے بھائی کا انتقال ہوا تو اونہون نے مجھے
حکم دیا کہ مین اوسکے لئے کھودون یعنی قبر اور فرمایا کھودو اوسکے لئے بقدر تیرے طول کے یا مونڈھے
تک اور دور ہی نکرو واسطے اوسکے زمین مین پس بیشک اعلی زمین کا پاک تر ہے اور ایک لفظ مین اطیب
ہے اوسکے اسفل سے

فصل قبرستان مومن کے لئے تجمل و زینت کرتا ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن جبکہ مرتا ہے
تو قبرستان تجمل کرتا ہے اوسکی موت کے لئے پس نہین ہے اوس سے کوئی قطعہ مگر وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ

اوسمین دفن کیا جائے اور کافر جبکہ مرتا ہے تو قبرستان تاریک ہوجاتا ہے اوسکی سوت کے لیے پس نہین ہے اوس سے کوئی بقعہ یعنی قطعہ مگر وہ پناہ مانگتا ہے اللہ کے ساتھہ کہ وہ اوسمین دفن نکیا جائے اسکو حکیم ترمذی و ابن عدی و ابن عساکر و ابن مندہ نے ایسی سند سے روایت کیا ہے جسمین ضعف و انقطاع ہے ٭

فصل دن کے فرشتے رات کے فرشتون سے زیادہ نرم ہین

ابن نجار نے تاریخ بغداد مین محمد بن عبد اللہ اسدی سے روایت کیا ہے کہا مین ایک جنازے مین حاضر ہوا وہ عبد الصمد بن علی کے گھر والون مین سے کسی کا تھا پس عبد الصمد اونکو برانگیختہ کرنے اور جلدی کرنے اور کہنے لگے کہ تم ہمکو شام سے پہلے راحت دو مینے اونسے کہا کیا تم اس باب مین کچھہ روایت کرتے ہو کہا مجھے حدیث کی میرے باپ نے میرے دادا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا بیشک دن کے فرشتے زیادہ تر نرم ہین رات کے فرشتون سے ٭

فصل فضل جبل مقطم

سفیان بن وہب خولانی رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہا ہم ایک وقت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس پہاڑ کے دامن مین جا رہے تھے یعنی مقطم کے اور ہمارے ساتھہ مقوقس تھا عمرو نے اوس سے فرمایا اے مقوقس کیا حال ہے تمہارے اس پہاڑ کا کہ گنجا ہے نہ اوسپر روئید گی ہے نہ درخت جیسے کہ شام کے پہاڑون پر ہوتے ہین اوسنے کہا مین نہین جانتا ولیکن اللہ نے اسکے اہل کو اس نیل کے ساتھہ اوس سے غنی کردیا ہے ولیکن ہم پاتے ہین اوسکے نیچے وہ چیز جو کہ اس سے بہتر ہے فرمایا وہ کیا ہے کہا اسکے نیچے ایسے لوگ دفن کئے جائینگے کہ اوٹھاویگا اونکو اللہ دن قیامت کے اونپر کچھہ حساب نہوگا پس عمرو نے فرمایا الٰہی تو مجھے اونھین سے کر حرملہ نے کہا پس مینے دیکھی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی قبر اوسمین اور اوسمین ابو بصرہ غفاری اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی قبرین بھی ہین رواہ ابن عساکر من طریق ابن وہب عن حرملۃ بن عمران عن عبید بن ابی مدرک عن سفیان بن وہب الخولانی ٭

فصل قبر امانت ہے

دیلمی و ابن جوزی و ابو الفضل طوسی نے عیون اخبار مین طریق ابو ہدبہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے مین تشریف لیگئے آپ نے ایک کپڑا طلب فرمایا وہ قبر پر بچھایا گیا پس فرمایا مت جہانکو قبر مین وہ بیشک امانت ہے پس شاید بند کہولے جاوین پہر دیکہا جاوے کالا سانپ کہ وہ اوسکی گردن مین طوق کیا ہوا ہو اور شاید او سے حکم کیا جاوے پس سنی جاوے آواز زنجیر کی ❀

فصل قبرستان مین ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ قبر کی مٹی جنازے کے ہمراہیون کو مارتا ہے تاکہ اونکا غم غلط ہو

اطوسی نے اور دیلمی نے مسند فردوس مین بطریق ابو ہدبہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جنازے کے ساتھ جانیوالون پر اللہ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ مہموم محزون ہوتے ہین یہانتک کہ جب اونہون نے اوسکو اوس قبر مین سونپ دیا اور پہر کر لوٹے تو وہ فرشتہ ایک مٹھی مٹی سے لیتا ہے پس اوسکو پھینکتا ہے اور کہتا ہے تم لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے بہلاوے تمہین اللہ تمہارے مردون کو پس وہ اپنی میت کو بھول جاتے ہین اور اپنی خرید و فروخت دکاروبار عیش و آرام مین لگ جاتے ہین گویا وہ اوس سے نہ تھے نہ وہ او نکے تھا ۲ امالی ابن بطہ مین بطریق عطا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے اللہ کے ایک فرشتہ ہے مقابر پر مقرر کیا گیا ہے پس جبکہ میت دفن کر دیا گیا اور اوسپر برابر کی گئی یعنی قبر اور لوگ منتقل ہوئے تاکہ لوٹین تو وہ فرشتہ ایک مٹھی لیتا ہے قبر کی مٹی سے پس اوسے اونکی گردنون کے پیچھے مارتا ہے اور کہتا ہے لوٹ جاؤ طرف تمہاری دنیا کے اور بہول جاؤ اپنے مردون کو

فصل ابتدای قبر کے بیان مین

اسمین اختلاف ہے کہ قبر کا موجد کون ہے بعض نے کہا کوا ہے جبکہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو اللہ تعالے نے کوے کو بہیجکر قبر کی تعلیم فرمائی جیساکہ کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوأۃ اخیہ بعض کہتے ہین قبر کے موجب بنی اسرائیل ہین لیکن اولی او اصح پہلا ہی قول ہے پہلے پہل یہ طریقہ کوے نے بتایا قابیل نے اسپر عمل کیا اسکے بعد سے یہ طریقہ بنی آدم مین مستمر و دائم و باقی رہا ❀

باب ۲۴ اس امر کے بیان مین کہ دفن و تلقین کے وقت کیا کہین

فصل دفن کے وقت کیا کہین

بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ پہونچے جنازہ قبر کو اور لوگ بیٹھہ جاوین پس
تو نہ بیٹھہ ولیکن کھڑا ہو اوسکی قبر کے کنارے پر پس جبکہ وہ قبر مین اوتارا جاوے تو تو کہہ بسم اللہ
وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اللہم عبدك نزل بك وانت خیر منزول
بہ خلّف الدنیا خلف ظہرہ فاجعل ما قدم علیہ خیرا مما خلف وانك قلت وما
عند اللہ خیر للابرار یعنی ساتھہ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ مین اور ملت رسول اللہ پر الٰہی تیرا بندہ تجھپر اوترا
یعنی تیرا مہمان ہوا ہے اور تو بہتر اوتارنے والون کا ہے یعنی تو سب میزبانون سے بہتر ہے اوسنے دنیا کو اپنی پیٹھہ
کے پیچھے چھوڑا پس کر تو اوس چیز کو جسپر وہ آگے آیا بہتر اوس سے جو پیچھے چھوڑا پس بیشک تونے فرمایا ہے
کہ جو کچھہ نزدیک اللہ کے ہے وہ بہتر ہے واسطے نیکون کے ۲ طبرانی و بیہقی نے شعب مین ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جبکہ مرے ایک تمہارا
تو اوسے روک نہ رکھو اور جلد لیجاؤ اوسے طرف اوسکی قبر کے اور چاہئے کہ پڑہی جاوے نزدیک اوسکے سر کے
فاتحۃ الکتاب لفظ بیہقی کا یہ ہے فاتحۃ البقرہ اور نزدیک اوسکے پاؤن کے خاتمہ سورۂ بقرہ اوسکی قبر مین ۳
طبرانی نے محمد بن عبد الرحمن بن علا ابن لجلاج سے روایت کیا ہے کہا مجھسے میرے باپ نے کہا بیٹا جب تو مجھے
میری لحد مین رکھے تو کہہ بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر ڈال تو مجھپر مٹی کو ڈالنے کر پھر پڑہ نزدیک
میرے سر کے فاتحۂ بقرہ کو اور خاتمہ اوسکے کو پس بیشک مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ یہ فرماتے
تھے ۴ ابن ابی شیبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اپنے لڑکے کو انس رضی اللہ عنہ نے
دفن کیا پس فرمایا اللہم جافِ الارضَ عن جنبیہ وافتح ابواب السماء لروحہ وابدلہ دارا خیرا
من دارہ الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سے اور کھولدے دروازے آسمان کے اوسکی روح کے
واسطے اور بدل دے اوسکو گھر بہتر اوسکے گھر سے ۵ سعید بن منصور نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
جب وہ میت کو اوسکی قبر مین رکھتے تو فرماتے اللہم جاف الارض عن جنبیہ وصعد روحہ وتقبلہ وتلقہ

ابن ابی الدنیا

مِنكَ بِرُوحٍ الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سے اور چڑہا اوسکی روح کو اور پیش آ تو اوسکو اپنے سے ساتھہ رحمت کے ۶ ابن ماجہ و بیہقی نے اپنے سنن مین ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا حاضر ہوا مین ابن عمر کے پاس ایک جنازہ مین پس جبکہ اونہون نے اوسکو لحد مین کہا تو کہا بسم اللہ و فی سبیل اللہ و علی ملۃ رسول اللہ پہر جبکہ لحد کو برابر کرنا شروع کیا تو کہا اللہم اجرھا من الشیطان و من عذاب القبر الٰہی بچا اوسکو شیطان سے اور عذاب قبر سے پہر جب ریت کے ڈہیر کو اوسپر برابر کیا تو جانب قبر مین کہڑے ہوئے پہر فرمایا اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَعِّدْ رُوْحَھَا وَلَقِّھَا مِنْكَ رِضْوَانًا یعنی الٰہی کشادہ کر زمین کو اوسکے دونون پہلو سے اور چڑہا اوسکی روح کو اور پیش آ اوسکو رضوان سے پہر کہا مینے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے ۷ ابن ابی شیبہ نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تہے بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ یعنی ساتہہ نام اللہ کے اور اللہ کی راہ مین الٰہی کشادگی کر واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور روشنی کر واسطے اوسکے اوسمین اور ملا اوسکو ساتہہ اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۸ حکیم نے عمرو بن مرہ سے روایت کیا ہے کہا اچہا جانتے تہے جبکہ میت لحد مین رکہا جاوے تو یہ کہین اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ الٰہی پناہ دے اوسکو شیطان مردود سے ۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین خیثمہ سے روایت کیا ہے کہا اچہا جانتے تہے جبکہ میت کو دفن کرین تو یہ کہین بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنی ساتہہ نام اللہ کے اور بیچ راہ اللہ کے اور اوپر ملت رسول اللہ کے الٰہی پناہ دے اوسکو عذاب قبر سے اور عذاب آگ سے اور بُرائی شیطان مردود سے

فصل تلقین بعد الدفن کی بیان مین

۱ سعید بن منصور نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پر کہڑے رہتے تہے بعد اسکے کہ قبر میت پر برابر کردی جاتی پس فرماتے اَللّٰھُمَّ نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَّفَ الدُّنْیَا خَلْفَ ظَھْرِہٖ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ مَنْطِقَہٗ وَلَا تَبْتَلِہٖ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا لَا طَاقَۃَ لَہٗ بِہٖ

یعنی الٰہی اوترا طرف تیرے یار ہمارا اور اوسنے دنیا کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا الٰہی ثابت رکھ سوال کے وقت
اوسکی گویائی کو اور مبتلا نہ کر اوسکو اوسکی قبر مین اوس چیز کے ساتھ جسکی اوسے طاقت نہین ہے ۱۲ طبرانی نے
کبیر مین اور ابن مندہ نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جبکہ مرے کوئی ایک تمہارے بھائیون سے اور تم اوسپر مٹی برابر کر چکو تو چاہیے
کہ کھڑا ہو ایک تمہارا اوسکی قبر کے سر پر پھر چاہیے کہ کہے یا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ اے فلان فلان عورت کے
بیٹے پس وہ اوسکو سنیگا اور جواب نہ دیگا پھر کہے یا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ اے فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ
برابر بیٹھ جاویگا پھر کہے یا فُلَانُ ابْنُ فُلَانَۃَ اے فلان فلان عورت کے بیٹے پس وہ کہیگا ہدایت کر ہمکو خدا
اللہ تجھپر رحم کرے ولیکن تم نہین سمجھتے پس چاہیے کہ کہے اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَہَادَۃَ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ
دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا یعنی یاد کر اوس چیز کو جسپر تو دنیا سے نکلا یعنی گواہی اس بات کی
کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بندے اور اوسکے رسول
ہین اور بیشک راضی ہوا تو ساتھ اللہ کے رب جانکر اور ساتھ اسلام کے دین جانکر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے نبی جانکر اور ساتھ قرآن کے امام و پیشوا جانکر پس منکر نکیر پکڑتا ہے ہر ایک دونون سے ہاتھ دوسرے
کا اور کہتا ہے چلو کیا بیٹھین نزدیک اوس شخص کے جو کہ اپنی حجت کو سکھایا گیا پس ہوتا ہے اللہ حجت کرنیوالا
اوسکا نہ وہ دونون یعنی منکر و نکیر ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگر تلقین کرنے والا میت کی مان کو پہچانتا
نہو یعنی اوسکا نام یاد نہو فرمایا نسبت کرے اوسکی طرف حوا کے یا فلان ابن حَوَّاءَ ۱۲ ابن مندہ نے
دوسری طرح ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مین مر جاؤن اور تم مجھے دفن کر چکو تو چاہیے
کہ ایک آدمی میرے سر کے نزدیک کھڑا ہو پس چاہیے کہ کہے اے صُدَیّ بیٹے عجلان کے یاد کر اوس چیز کو جسپر تو
دنیا مین تھا گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہین
اللہ کے ۱۲ سعید بن منصور نے راشد بن سعد اور ضمرہ بن حبیب اور حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے
کہ ان تینون نے کہا جبکہ برابر کر دیجاوے میت پر اوسکی قبر اور لوگ اوسکے پاس سے چلے جاوین تو مستحب جانتے

جاتی تھی یہ بات کہ کہے یعنی کوئی شخص میت سے نزدیک اوسکی قبر کے یَا فُلَانُ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی ای فلان کہہ
لا الہ الا اللہ اسکو تین بار کہے یَا فُلَانُ قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یعنی ای فلان کہہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ہین پھر چلا جاوے ۵ تنبیہ آجری رحمہ اللہ تعالی اسنے کہا ہے کہ مستحب ہے دفن کے بعد تھوڑی دیر ٹھہرنا
اور میت کے واسطے ثبات کی دعا کرنا اوسکے مونہہ کے سامنے پس کہا جاوے اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَاَنْتَ
اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا وَلَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَیْرًا وَقَدْ اَجْلَسْتَهٗ لِتَسْاَلَهٗ اَللّٰهُمَّ فَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ فِی الْاٰخِرَةِ كَمَا ثَبَّتَّهٗ فِی الدُّنْیَا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِیِّهٖ وَلَا تُضِلَّنَا
بَعْدَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ یعنی آلہی یہ تیرا بندہ ہے اور تو اوسکو ہمسے زیادہ تر جانتا ہے اور ہم نہین جانتے اوس
سے مگر بھلائی کو اور مقرر تونے اوسے بٹھایا ہے تاکہ تو اوس سے سوال کرے آلہی پس ثابت رکھہ اوسکو ساتھہ
قول ثابت کے آخرت مین جیسا کہ ثابت رکھا تونے اوسکو دنیا مین آلہی تو اوسپر رحم کر اور ملا اوسکو ساتھہ اوسکے
نبی کے اور گمراہ نہ کر ہمکو بعد اوسکے اور محروم نہ کر ہمکو اوسکے اجر سے ۶ حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ قبر پر
ٹھیرنا اور وقت دفن کے ثابت رکہنے کا سوال کرنا مدد ہے واسطے میت کے بعد نماز کے کیونکہ نماز جماعت مومنین
کے ساتھہ اوسکے لئے مثل لشکر کے ہے اور وہ پادشاہ کے دروازے پر جمع ہون اوسکے لئے شفاعت کرین
اور قبر پر توقف کرنا اور سوال ثابت رکہنے کا کرنا مدد ہے واسطے لشکر کے اور یہ گھڑی میت کے شغل کی ہے
کیونکہ اوسکو ہول مطلع اور سوال منکر ونکیر کا سامنا ہے ۷ ابن سعد نے ضحاک سے روایت کیا ہے کہا کہ مجھسے
نزال بن سبرہ نے کہا جب تو مجھے میری قبر مین داخل کرے تو یون کہنا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِیْ هٰذَا الْقَبْرِ
فِیْ دَاخِلِهٖ یعنی آلہی تو برکت دے اس قبر مین اور اسکے داخل ہونیوالے مین یہ دلائل ہین تلقین بعد دفن
کے جنکو حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین ذکر فرمایا ہے اور ابیات تثبیت
مین یون فرماتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر فرمایا ہے تلقین کا واسطے مدفون کے بعد مٹی ڈالنے
کے اور بعض نے کہا کہ مٹی ڈالنے سے پہلے اور اگر تین بار تلقین کا اعادہ کیا جائے تو مستحب ہے اور اسیکے
مثل اصحاب سے آیا ہے اور ثابت رکھنے کی دعا کرنا مستحب ہے سید محمد بن اسمعیل امیر یمنی رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات

ہین کہتے ہین کہ ناظم نے اختلاف بیان کیا کہ آیا وہ تلقین بعد مٹی ڈالنے میت کے لحد مین داخل کرنے اوسکے بند کرنیکے
حاضرین کے مٹی ڈالنے کی ہے دلیلین جو آیندہ مذکور ہونگی وہ اسی پر دال ہین یا اور یہی بیت اول کا مفاد ہے
یہی یہ بات کہ وہ تلقین قبل مٹی ڈالنے کے ہے جو کہ دوسری بیت سے معلوم ہوتا ہے سو مین اوسکو نہین سمجھتا
نہ اوسکے قائل کو جانتا ہون سیوطی رحمہ اللہ کا اطلاع مین دست دراز ہے شاید وہ اوسپر واقف ہوئے ہون
جسپر ہمکو وقوف نہوا اس تلقین کی دلیل یہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص حبیر مین ذکر کیا ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ دفن میت سے فارغ ہوتے تو اوسپر وقوف فرماتے اور فرماتے کہ مغفرت مانگو اپنے
بھائی کے واسطے اور سوال کرو اوسکے لئے ثابت رکھنے کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاتا ہے اسکو
ابو داؤد و حاکم نے اور بزار نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے بزار نے کہا نہین روایت کی گئی نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس وجہ سے انتہے اگرچہ اسکی دلیل ہے کہ میت کے لئے ثابت رکھنے کی دعا کرین جیسا کہ
آیندہ آویگا اور وہ تلقین جو ابیات مین مراد ہے سو رافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ مستحب ہے کہ بعد دفن کے میت
کی تلقین کیجاوے پس کہین یَا عَبْدَ اللّٰهِ یَا ابْنَ اَمَةِ اللّٰهِ اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا
شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ
الْبَعْثَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ
وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْكَعْبَةِ
قِبْلَةً وَّبِالْمُسْلِمِيْنَ اِخْوَانًا یعنی ای اللہ کے بندے ای بیٹے اللہ کی لونڈی کے یاد کر اوس چیز کو
جسپر تو دنیا سے نکلا گواہی اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اللہ کے رسول ہین اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قبر سے اوٹھنا حق ہے اور قیامت آنیوالی
ہے اوسمین کسی طرحکا شک نہین ہے اور بیشک اللہ اوٹھاویگا اونکو جو قبرون مین ہین اور بیشک اے تو راضی
ہوا تو ساتھہ اللہ کے رب جانکر اور ساتھہ اسلام کے دین جانکر اور ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی جانکر
اور ساتھہ قرآن کے پیشوا جانکر اور ساتھہ قبلہ کے قبلہ جانکر اور ساتھہ مسلمانون کے بھائی جانکر نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اسکی خبر وارد ہوئی ہے کما حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے کہا جبکہ مین مرجاؤن توتم میرے ساتھہ کرنا جیساکہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر فرمایا ہے کہ ہم اپنے مردون کے ساتھہ کرین ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے پس فرمایا جبکہ کوئی مرے تمہارے بہائیون سے الخ اسکی اسناد صالح ہے ضیاء نے اپنی کتاب الاحکام مین اوسکی قوت بیان کی ہے اور عبدالعزیز رحمہ اللہ نے نسائی مین اسکی تخریج کی ہے اسکے راوی ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سعید ازدی ہین ابوحاتم نے اونکے لئے بیاض چہوڑی ہے لیکن اسکے واسطے شواہد ہین ۱۱ اونمین سے ایک یہ ہے جسکو سعید بن منصور نے طریق راشد بن سعد و ضمرہ بن حبیب وغیرہما سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت پر اوسکی قبر برابر کردیجاوے اور لوگ چلے جاوین تو مستحب جانتے تہے کہ میت سے کہین اوسکی قبر کے نزدیک الخ ۱۲ اثرم رحمہ اللہ نے کہا کہ مینے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کہا یہ جو لوگ کرتے ہین جبکہ میت دفن کردیا جاتا ہے تو آدمی کہڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے ای فلان فلان کے بیٹے اونہون نے فرمایا مینے اسے کسی کو کرتے نہین دیکہا مگر اہل شام کو جبکہ ابوالمغیرہ مرے اس باب مین ابوبکر بن ابومریم سے مروی ہے وہ اونکے شیوخ سے روایت کرتے ہین کہ وہ اسکو کرتے تہے تمام ہوا کلام حافظ کا حافظ نے اسکے سوا اور شواہد ذکر کئے ہین ہمنے اونکا ذکر چہوڑدیا کیونکہ وہ بسبب عدم دلالت کے قابل شہادت کے نہ تہے ۰

فصل بیان مین انکار تلقین بعد دفن کی

سید محمد بن اسمعیل امیر شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ علامہ مقبلی رحمہ اللہ نے کتاب منار مین فرمایا ہے کہ محدث بلکہ عاقل شک نہین کرتا ہے کہ الفاظ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی دلالت کرتے ہین اوسکے موضوع ہونے پر جیسے یہ قول کہ فلان فلان عورت کا بیٹا اور اگر اوسکی مان کا نام معلوم نہو تو یا فلان بن حوا کہے اسی طرح یہ لفظ کہ منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتہہ پکڑتا ہے پس کہتا ہے چلو ایسے شخص کے نزدیک کیا بیٹہین جو کہ اپنی حجت کو سکہایا گیا ہے انتہی ۱۲ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا کہ وہ حدیث ضعیف ہے فرمایا اور امام احمد رضی اللہ عنہ تلقین سے پوچہے گئے اونہون نے اوسکو مستحسن کہا اور اوسپر عمل کے ساتھہ احتجاج کیا سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر حافظ صاحب کی مراد اس قول سے وہ ہے جو ہمنے تلخیص سے امام احمد سے نقل کیا ہے تو اوسمین یہ نہین ہے کہ اونہون نے تلقین کو

مستحسن کہا بلکہ اونہون نے تو یہ خبر دی کہ اوسکو سوای اہل شام کے اور کوئی نہین کرتا ہے اور وہ اوسکو ابو بکر
بن ابی مریم سے روایت کرتے ہین اور امام احمد کا نسبت کرنا اسکو طرف ابو بکر بن ابو مریم کی دلیل ہے اسکی کہ وہ
روایت کو ضعیف بتاتے ہین یہ اسلئے ہے کہ ابو بکر بن ابی مریم جیسا کہ حافظ ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ ابو بکر
بن ابو مریم غسانی حمصی ہین کہا کہ نام اونکا بکر ہے بعض نے بکیر کہا بعض نے عمرو بتایا کسی نے عامر کہا کسی نے
کہا عبد السلام ہے نزدیک اونکے یعنی محدثین کے ضعیف ہین پہر اونکا احوال بیان کیا اور اوسکے آخر مین
کہا کہ ابو داؤد سے مروی ہے کہ اونہون نے امام احمد کو کہتے سنا کہ وہ کچہہ نہین ہے انتہی پس حافظ ابن قیم کا یہ
عجب قول ہے کہ امام احمد نے فعل تلقین کو بسبب حدیث ابن ابی مریم کے مستحسن کہا پہر حافظ ابن قیم نے کہا
کہ حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ حدیث ضعیف ہے کہا لیکن وہ اگرچہ ثابت نہو تو بہی اتصال عمل کا تلقین کے
ساتہہ سائر امصار و اعصار مین بدون انکار کے اوسکے ساتہہ عمل کرنے مین کافی ہے اللہ تعالی نے
کبہی یہ عادت جاری نہین کی کہ جو امت مشارق و مغارب کو ڈہانک لیوے اور وہ ساری امتون سے
عقلون مین زیادہ تر کامل اور معارف مین بڑہی ہوئی ہو اور وہ ایسے شخص کے خطاب کرنے پر اتفاق کرے
جو کہ نہ سنے نہ عقل رکہے اور اس خطاب کرنے کو مستحسن سمجہے اور اوس امت مین سے کوئی منکر اوسکا انکار
نہ کرے بلکہ اول آخر کے لئے اوسکا طریقہ مقرر کر جاوے اور اوسمین پچہلا پہلے کی پیروی کرے انتہی سید صاحب
مرحوم نے اس قول کو رد کیا اور فرمایا کہ یہ قول حافظ صاحب مرحوم کا جیسا کہ تو اوسے دیکہتا ہے نہایت
ضعف مین ہے کیونکہ اولاً حافظ صاحب سے کہا جاوے کہ آپ خود اس بات مین نہ شک کرتے ہین نہ انکار
کہ ساری امت سے بڑہی ہوئی اتباع و اقتدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم
ہین اونسے ایک حرف بہی نہین آیا کہ اونہون نے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کو تلقین کی ہو نہ
یہ بات آئی کہ کسینے خلفای راشدین مین سے کسی میت کی بعد دفن کے تلقین کی ہو بلکہ واللہ ممکن نہین ہے
کہ حافظ صاحب ایک روایت بہی کسی صحابی سے لے آوین کہ وہ کسی غیر کی قبر پر کہڑے ہون اور کہا ہو کہ
ای فلان فلان کے بیٹے یا کسی صحابی کی قبر پر کہڑے ہوکے اوسکو پکارتے ہون تو پہر حافظ صاحب باوجود
اپنی امامت کے کسطرح کہتے ہین کہ سائر امصار و اعصار مین تلقین کے ساتہہ عمل متصل چلا آتا ہے پہر ثانیاً حافظ صاحب

مرحوم سے کہا جاوےگا کہ یہ امام احمد صاحب فرما رہے ہین کہ اونہون نے کسی کو نہ دیکھا کہ وہ تلقین کرتا ہو مگر اہل
شام جبکہ ابو المغیرہ کا انتقال ہوا پہر وہ کیونکر سائر امصار و اعصار کہتے ہین حالانکہ امام احمد صاحب نے فرمایا کہ
اوسکو نہین کیا مگر اہل شام نے ابو المغیرہ کے مرنے پر اور کتنے عصر اس سے پہلے گزر چکے وفات آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے رہے امصار سو وہ شام مین منحصر ہو گئے اور جبکہ یہ ابن قیم اس مسئلے مین تعصب
کرین تاکہ پورا پورا استدلال اونکا سماع موتی پر ہو جاوے باوجود اسکے کہ اونکے لئے اس مدعا پر صحیح ناصحٰ
دلیلین موجود ہین تو پہر اونکے غیر کا کیا کہنا اونہین سے جو کہ بالکل انصاف سے محروم ہین پس ہرگز سوا ہی
ادلۂ کتاب و سنت کے دہوکا نہ کہانا چاہئے جبکہ تمنے یہ سمجھ لیا تو جان لوگے کہ قول حضرت جلال الدین
مرحوم کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تلقین کا امر فرمایا ہے الخ اوس سے مراد اونکی وہی حدیث ابو امامہ
ہے جو ہمنے نقل کی اور اوسکا وہی حال ہے جو تم دیکھتے ہو اور اونہون نے شرح الصدور مین سوا ہی
حدیث ابو امامہ کے اور کچہہ ذکر نہین کیا پہر فرمایا تنبیہ آجری نے کہا الخ **فائدہ** فتح القوی شرح منظومہ
ہری نبوی مین کہا ہے کہ قبر پر درس مشروع نہین ہے اور تلقین میت یعنی بعد دفن کے بدعت ہے اسکے بعد یہ
لکہا ہے کہ تلقین مین علماء کا اختلاف ہے اور کلام حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا اس باب مین متناقض ہے
ہری نبوی ہے یعنے زاد المعاد مین تلقین کے بدعت ہونیکو راجح بتایا ہے اور جو حدیث کہ اسمین وارد ہوئی ہے
اوسکو ضعیف کہا ہے اور کتاب الروح مین اوسکو مستحسن فرمایا ہے اور اسکو ترجیح دی ہے محقق مقبلی
رحمہ اللہ اسکے بدعت ہونیکی طرف مائل ہوئے ہین اور یہی اظہر ہے انہون نے کتاب منار اور ابحاث مسددہ
مین طول طویل کلام کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جو حدیث اس باب مین روایت کی گئی ہے اوسکے موضوع ہونے
مین جو لوگ کہ حدیث کی معرفت رکہتے ہین اونکو شک نہین ہے اور اس حدیث کو سعید بن منصور نے
راشد بن سعد و ضمرہ سے اونہون نے اپنے شیوخ اہل حمص سے روایت کیا ہے پس یہ مسئلہ حمصی ہے رہی
یہ حدیث کہ تم اوسکے لئے تثبیت کا سوال کرو وہ ابہی سؤال کیا جاویگا سو اس حدیث کو تلقین کے لئے شاہد
ٹہیرانا شبک نہین ہے کیونکہ حکم عدل کے لئے اسمین کسی طرح کی شہادت نہین ہے انتہیٰ اور حافظ ابن قیم
رحمہ اللہ نے جو یہ ذکر کیا کہ لوگ تلقین کے عمل پر بلا انکار متفق ہین سو یہ دعوی ممنوع ہے اسلئے کہ

وہ خود امام احمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اونھون نے سوای اہل شام کے اور کسی کو اوسے کرتے
ہوئے نہین دیکھا اس روایت ہی سے ظاہر ہے کہ سارے لوگ تلقین پر متفق نہین ہین اسی طرح نفی انکار
کا حال ہے کیونکہ جماہیر علماء اپنی کتابون مین اسکا انکار کرتے ہین اور اسکے بدعت ہونے کی تصریح فرماتے
ہین اس سبب سے ظاہر ہے کہ اونسے انکار واقع ہوا جبکہ کسی نے اوسکو کیا واللہ اعلم انتہی جناب توفیق رحمہ اللہ
فرماتے ہین کہ شوکانی رحمہ اللہ نے اگرچہ نیل الاوطار مین حدیث تلقین کو ذکر کیا اور اوسپر اہل علم کا کلام بیان
فرمایا لیکن جواز کی یا بدعت ہونے کی تصریح نہین کی گویا اونکو اوسکے بدعت ہونے مین تردد تھا مگر بیشک ایسے
ادلہ شرعیہ جو کہ عمل تلقین کا حکم کرین اوس طور پر کہ تسکین خاطر ہو موجود نہین ہین یا عمل بعض بلاد کا اور قول
ایک جماعت فقہاء شافعیہ وغیرہم کا سوا ایسے مقام مین قابل سند نہین ہے پس اولی عدم جواز تلقین ہے
علم الہی مین جس کسی کے لئے ثبات قول کا حکم ہوچکا ہے وہ تلقین کا محتاج نہین ہے اور جو اوسکے خلاف ہے
اگر وہ تلقین کے سبب سے ثابت القول ہوجاوے تو چاہیے کہ کوئی ہالک ہی نہو سو یہ مشکل ہے ہان اگر وہ
حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہے صحت کو پہونچ جاوے تو اوسکا قائل ہونا واجب ہوگا مگر یہ کہان ہوسکتا ہے

باب ۲۵ ضمہ قبر یعنی قبر کے دباؤ کے بیان مین

اور یہ ہر ایک کو ہوتا ہے

فصل اصل ضغطۂ قبر کے بیان مین

ابن ابی الدنیا نے محمد تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہا جاتا تھا کہ اصل ضمۂ قبر کی یہی ہے کہ زمین آدمیونکی
مان ہے وہ اوسی سے پیدا کئے گئے ہین پھر وہ اوس سے بغیبت طویل غائب رہی جبکہ اوسکی اولاد طرف اوسکے
پھیر لائی گئی تو اوسنے اونکو دبایا جیسے وہ مان دباتی ہے جسکا بچہ اوس سے غائب ہوگیا پھر وہ اوسپر آیا
پس جو شخص اللہ تعالی کا فرمانبردار ہوتا ہے تو اوسکو مہربانی و نرمی سے دباتی ہے اور جو نافرمان ہے تو اوسکو
سختی سے دباتی ہے اپنے رب کے سبب سے اوسپر غصہ کرتی ہے *

تمیمی

فصل سبب ضغطہ قبر کے بیان مین

حکیم ترمذی نے فرمایا ہے کہ اس ضغطہ کا سبب یہ ہے کہ کوئی نہین ہے مگر کچھ نہ کچھ گناہ اوس سے ضرور ہی ہوتا ہے

اگرچہ صالح ہی کیون نہو پس یہ ضغطہ اوس گناہ کی جزا ٹہیرایا گیا ہے پہر اوسکو رحمت پالیتی ہے اسی لئے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ دبائے گئے بسبب قصور کرنیکے پیشاب سے کہا اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس ہم نہیں جانتے کہ اونکے لئے قبرون مین دباؤ ہو اور نہ یہ جانتے ہین کہ اونسے سوال ہو بسبب اونکے معصوم ہونیکے نسفی رحمہ اللہ نے بحر الکلام مین فرمایا ہے کہ مومن مطیع کے لئے قبر کا عذاب نہین ہوتا اور قبر کا دباؤ ہوتا ہے پس وہ اسکا خوف وہول پاتا ہے اسلئے کہ اوسنے اللہ تعالیٰ کی نعمت کیساتہہ تنعم کیا اور اوس نعمت کا شکر ادا نہ کیا ۔

فصل قبر کا دباؤ مومن کافر نیک بد لڑکے بچے سبکو ہوتا ہے

امام احمد و حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ ایک جنازے مین تہے جبکہ ہم طرف قبر کے پہونچے تو آپ اوسکے کنارے پر بیٹہہ گئے پس آپ اپنی نگاہ کو بار بار اوسمین کرنے لگے پہر فرمایا دبایا جاتا ہے مومن اوسمین ایسا دباؤ کہ زائل ہوتی ہے اوسکے سبب سے حمائل اوسکی اور بہر دیتا ہے کافر پر آگ کو ف نہایہ مین ہے ازہری نے کہا حمائل یہان انثیین کی رگین ہین کہا اور احتمال ہے کہ مراد تلوار کے پرتلہ ڈالنے کی جگہہ ہو یعنی اوسکے کاندہے اور سینہ اور پسلیان ۔ امام احمد و بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک قبر کے لئے ایک ضغطہ ہے اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا تو نجات پاتا اوس سے سعد بن معاذ ۔ امام احمد و حکیم ترمذی و طبرانی و بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا جبکہ سعد بن معاذ دفن کئے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح کہی اور تسبیح کہی لوگون نے آپکے ساتہہ دیر تک پہر آپنے تکبیر کہی اور تکبیر کہی لوگون نے پہر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے تسبیح کیون کہی فرمایا البتہ تحقیق تنگ ہوگئی اس مرد صالح پر قبر اوسکی یہانتک کہ کشادہ کردیا اللہ نے اوس سے ۔ سعید بن منصور و حکیم ترمذی و طبرانی و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس دن کہ سعد بن معاذ دفن کئے گئے اور آپ اونکی قبر پر بیٹہے ہوئے تہے فرمایا اگر قبر کے دباؤ سے کوئی نجات پاتا تو سعد بن معاذ نجات پاتا اور البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پہر اوس سے ڈہیل کی گئی ۔ نسائی و بیہقی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

یہ جسکے لئے عرش ہل گیا اور اوسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے گئے اور ستر ہزار فرشتے اوسکو حاضر ہوئے البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ پہر اوس سے کشادہ کی گئی یعنے سعد بن معاذ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ہلگیا اونکے لئے عرش واسطے خوشی اونکی روح کے اخرجہ البیہقی فی الدلائل ۷ حاکم و بیہقی و حکیم ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن معاذ کی قبر مین پہس دیر تک رہے جبکہ آپ نکلے تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے روکا فرمایا دبایا گیا سعد قبر مین ایک دباؤ پس مینے اللہ سے دعا کی کہ وہ اوس سے کہول دے ۸ طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا ہم آپ کے ہمراہ نکلے ہمنے آپ کو بہت غمگین دیکہا پس آپ تہوڑی دیر قبر پر بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکہنے لگے پہر قبر مین اوترے ہمنے آپ کو دیکہا کہ حزن بڑہتا جاتا تہا پہر نکلے ہمنے دیکہا کہ آپ کا غم دور ہوگیا اور تبسم فرمایا ہمنے آپ سے پوچہا فرمایا مین قبر کی تنگی اور اوسکے غم کو یاد کرتا تہا اور زینب کے ضعف کو پس یہ مجہپر شاق گزرتا تہا مینے اللہ سے دعا کی کہ اوس سے تخفیف کرے پس اوسنے کردی ولیکن دبایا اوسکو قبر نے ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اونہون نے جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہین مگر جن و انس ۸ سعید بن منصور و ابن ابی الدنیا نے زاذان ابو عمرو سے روایت کیا ہے کہا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن فرمایا تو نزدیک قبر کے بیٹھے پس آپکا چہرۂ مبارک متغیر ہوگیا پہر یہ تغیر دور ہوگیا آپ کے اصحاب نے اسکا سبب پوچہا فرمایا مینے اپنی بیٹی اور اوسکے ضعف کو اور عذاب قبر کو یاد کیا پس مینے اللہ سے دعا کی سو اوسنے اوس سے کشادگی فرمائی اور قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق دبائی گئی ایک دباؤ کہ سنا اوسکو اوس چیز نے جو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہے ۹ ہناد بن سری نے زہد مین ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نہین بچایا گیا ضغطۂ قبر سے کوئی اور نہ سعد بن معاذ جسکا ایک رومال اوسکے رومالون سے دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے ۱۰ ابن سعد نے کہا ہمکو کثیر بن ہشام نے خبر دی کہا ہمکو جعفر بن برقان نے حدیث کی کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اور آپ نزدیک قبر سعد کے کہڑے ہوئے تہے البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ یا دبوچا گیا ایک دبوچنا اگر کوئی اوس سے نجات پانیوالا ہوتا بسبب کسی عمل کے تو البتہ سعد نجات پاتا ۱۱ ابن ابی الدنیا و ابن عساکر

نے عبدالمجید بن عبدالعزیز سے روایت کیا ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ نافع مولی ابن عمر رضی اللہ عنہم
کو جبکہ موت حاضر ہوئی تو وہ رونے لگے اونسے کہا گیا تمہین کون چیز رولاتی ہے کہا مینے سعد کو اور ضغطۂ قبر کو یاد
کیا ۱۲ محمد بن اسحق نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ سعد بن معاذ کا انتقال ہوا پس نکلے طرف اونکے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ جا رہے تھے کہ آپ پیچھے رہگئے لوگ ٹھہر گئے یہانتک کہ آپ نے اونکو پالیا پس عرض
کیا یا نبی اللہ آپ کو ہے کس چیز نے پیچھے رکھا فرمایا مینے سعد ابن معاذ کو سنا جسوقت کہ وہ اپنی قبر مین
دبایا گیا عرض کیا وہ اپنی قبر مین دبایا گیا حالانکہ اوسکے لئے تو عرش رحمن ہل گیا پس فرمایا سعد زیادہ تر اللہ کو
کریم ہے یا یحیی بن زکریا پس قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے البتہ تحقیق یحیی دبائے گئے
اسلئے کہ وہ ایک بار جو کی روٹی سے سیر ہوئے قال الزبیر بن بکار فی الموفقیات حدثنی ابو غزیۃ
الانصاری عن ابراہیم بن سعد عن محمد بن اسحق زبیر نے کہا یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اسکی
اسناد معضل ہے معروف یہی ہے کہ انبیا کو ضغطہ نہین ہوتا ۱۳ ابوالقاسم سعدی نے اپنی کتاب الروح مین
کہا ہے کہ ضغطۂ قبر سے نجات نہین پاتا ہے نہ صالح نہ طالح سوا اسکے کہ فرق درمیان مسلم و کافر کے اوسمین
یہ ہے کہ کافر کے لئے دوام ضغطہ ہے اور مؤمن کے لئے یہ حالت اول نزول قبر مین حاصل ہوتی ہے پھر وہ
عود کرتی ہے طرف کشادگی کے واسطے اوسکے قبر مین کہا اور مراد ضغطۂ قبر سے یہ ہے کہ اوسکی دونون جانب
میت کے جسم پر ملجاتی ہین*

فصل ضغطۂ صبیان کی بیان مین

الطبرانی نے بسند صحیح ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک بچہ دفن کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے بچتا تو البتہ یہ بچا بچتا ۱۲ اوسط مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے پر یا لڑکی پر نماز پڑہی پس فرمایا اگر کوئی قبر کے دباؤ سے
نجات پاتا تو البتہ یہ لڑکا نجات پاتا ۱۳ علی بن معبد نے کتاب طاعت و عصیان مین بطریق ابراہیم غنوی
ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہا مین نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تہا پس ایک چھوٹے لڑکے
کا جنازہ گزرا وہ روئین مینے اونسے کہا آپ کو کون چیز رولاتی ہے فرمایا یہ لڑکا مین اوسکے لئے روئی

۵ دو نسخوں مین قلت ہے یعنی جناب سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مین کہتا ہون یہ حدیث الخ واللہ اعلم ۱۲

واسطے شفقت کے دباؤ قبر سے

فصل دباؤ قبر کا بسبب بے احتیاطی پیشاب کے ہوتا ہے

الحکیم ترمذی و بیہقی نے طریق ابن اسحق سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی امیہ بن عبد اللہ نے کہ اونہون نے سعد کے بعض گھر والون سے پوچھا کہ تمکو کیا پہونچا ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے باب مین اونہون نے کہا ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے پوچھے گئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قصور کرتا تھا بعض طہارت مین پیشاب سے ۱۲ ہناد بن سری نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ سعد بن معاذ کو دفن کیا کہ وہ دبائے گئے قبر مین ایک دباؤ یہانتک کہ ہوگئے مثل بال کے پس مینے اللہ سے دعا کی کہ راحت دے اوسکو اوس سے اور یہ اسلئے ہوا کہ وہ پیشاب سے پرہیز نکرتا تھا ۱۳ ابن سعد نے روایت کیا کہ ہمکو شبابہ بن سوار نے خبر دی کہا مجھے ابو معشر نے سعید مقبری سے خبر دی کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کو دفن فرمایا تو کہا کہ اگر کوئی ضغطۂ قبر سے نجات پاتا تو البتہ سعد نجات پاتا البتہ تحقیق دبایا گیا ایک دباؤ کہ اوس سے اوسکی پسلیان مختلف ہوگئین بسبب اثر پیشاب کے یعنی ادہر کی پسلیان اودہر اور اودہر کی ادہر ہوگئین ۱۴ عبد الرزاق نے مصنف مین کہا کہ ابن عیینہ سے روایت ہے وہ ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ کہا سخت تر حدیث کہ سنے اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی آپ کا قول ہے سعد بن معاذ مین اور آپ کا قول ہے امر قبر مین *

فصل قبر مومن کو مان کی طرح دباتی ہے

بیہقی و ابن مندہ و دیلمی و ابن نجار نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ بیشک آپ نے اوس دن سے کہ مجھے منکر نکیر کی آواز و ضغطۂ قبر کی حدیث کی ہے کوئی شئی مجھے نفع نہین دیتی ہے فرمایا ای عائشہ بیشک منکر نکیر کی آوازین مومنین کے کانون مین مثل اثمد یعنی سرمہ کے ہین آنکھ مین اور بیشک قبر کا دباؤ مومنین پر مثل شفیق مان کے ہے کہ اوسکا بیٹا اوس سے درد سر کا شکوہ کرے پس وہ اوسکے سر کو نرم دباؤ سے داب دے ولیکن ای عائشہ خرابی ہے تو اللہ مین شک کرنیوالون کی ہے کہ وہ اپنی قبرون مین دبائے جاتے ہین مثل دباؤ پتھر کے انڈے پر *

فصل اوس شخص کی بیان مین جسکو ضغطۂ قبر نہین ہوا

عمرو بن شیبہ نے کتاب المدینہ مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے عفو نہین کیا گیا ضغطۂ قبر سے کوئی مگر فاطمہ بنت اسد عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور نہ قاسم آپ کے بیٹے فرمایا نہین اور نہ ابراہیم اور یہ اون دونون مین چہوٹے تہے **ف** صاحب قصر الآمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ فاطمہ بنت اسد حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کی والدۂ شریفہ ہین انہون نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بچپن مین پرورش کی تہی اور آپ کو دوست رکہتی تہین آپ نے اونکے مرنیکے بعد چادر مبارک اونکے کفن مین داخل فرمائی اور اونکی قبر مین داخل ہولئے اور لوٹے بسبب اسکی برکت کے وہ ضغطۂ قبر سے امن مین رہین رضی اللہ عنہا ❖

فصل مرض موت مین قل ہو اللہ پڑہنا موجب امن ہے ضغطۂ قبر سے

ابو نعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ پڑہے قل ہو اللہ احد کو اپنے مرض مین جسمین کہ وہ مریگا وہ اپنی قبر مین مفتون نہوگا او ضغطۂ قبر سے امن مین رہیگا اور اوٹہائینگے اوسکو فرشتے دن قیامت کے اپنی ہتیلیون سے یہانتک کہ گزار دینگے اوسکو پل صراط سے طرف جنت کے قرطبی نے کہا یہ حسن غریب ہے نصر بن حماد بجلی اسکے ساتہہ منفرد ہے **فائدہ** بعض نے کہا جس شخص نے کوئی گناہ کیا تو اوسکی عقوبت اوس سے دس سبب کے ساتہہ دفع کیجاتی ہے **۱** توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول کیجائیگی **۲** یا مغفرت چاہے تو اوسکے لئے بخشش کیجائیگی **۳** یا نیکیان کرے تو وہ اوس گناہ کو مٹادینگی کیونکہ حسنات سیئات کو لیجاتے ہین **۴** یا دنیا مین مصائب مین مبتلا ہو تو وہ اوسکا کفارہ ہوجاوینگے **۵** یا برزخ مین ضغطۂ وفتنہ مین مبتلا ہو تو یہ اوس سے کفارہ ہوجاویگا **۶** یا اوسکے مؤمن بہائی اوسکے لئے دعا کرین اور اوسکے واسطے مغفرت چاہین **۷** یا اپنے اعمال کے ثواب سے اوسکو وہ چیز بخشین جو کہ اوسے نفع دے **۸** یا عرصات قیامت مین ہولون کے ساتہہ مبتلا ہو کہ یہ اوسکا کفارہ ہوجائین **۹** یا اوسکو شفاعت اپنے نبی کی پاوے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم **۱۰** یا رحمت اپنے پروردگار کی جل جلالہ وعظم سلطانہ اللہم اغفر لنا وارحمنا وارزقنا شفاعۃ سیدنا ونبینا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم

واد رکنا برحمتک یا ارحم الراحمین ویا مجیب السائلین آمین یارب العلمین بجاہ النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم **فائدہ** قصر الآمال میں لکہا ہے کہ ابن تیمیہ نے منہج السنۃ میں ان اسباب
کے ذکر میں فرمایا ہے کہ استغفار جنس دعا وسوال سے ہے اور غالبًا توبہ کے ساتہہ مقرون ہوتی ہے لیکن
کبہی توبہ کرتا ہے اور کبہی مغفرت کی دعا بدون توبہ کے کرتا ہے ایسی کوئی چیز نہیں ہے کہ جس سے سارے
گناہ بخشے جاویں مگر توبہ اور استغفار بدون توبہ کے مستلزم مغفرت کو نہیں ہے لیکن ایک سبب ہے اسباب
مغفرت سے صحیحین میں آیا ہے کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے پس کہتا ہے خدایا تو میرے لئے میرا گناہ بخشدے اللہ تعالی
فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور جانا کہ اوسکا پروردگار ہے کہ گناہوں کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے
بیشک اپنے بندے کو بخشدیا اور کہا وہ عمل کہ خطاؤں کو محو کرتا ہے اور سیئات کو مٹاتا ہے وہ ہے کہ متقی لوگ ہوویں
فرمایا اللہ تعالی نے انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی سوا اسکے نہیں کہ قبول کرتا ہے اللہ متقیوں سے
خوارج ومعتزلہ اسی طرف گئے ہیں کہ قبول نہیں کرتا ہے مگر اوس شخص سے کہ وہ کبائر سے بچتا ہے انکے نزدیک
مرتکب کبیرہ کی کوئی نیکی مقبول نہیں ہے اور مرجیہ اسپر ہیں کہ شرک سے بچنا کافی ہے سلف کا قول یہ ہے
کہ مراد تقوی ہے اوس عمل میں جسکو کرتا ہے فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے لیبلوکم ایکم احسن
عملا میں فرمایا ہے حسن عمل وہ ہے کہ خالص و بروجہ صواب ہو پس اگر خالص ہے اور بروجہ صواب نہیں ہے
یا بروجہ صواب ہے اور خالص نہیں ہے تو قبول نہوگا اور فرمایا خالص وہ ہے کہ لوجہ اللہ ہو اور صواب وہ
ہے کہ موافق سنت کے ہو۔

باب ۲۶ پہلے پہل قبر میں میت کے پاس عمل حاضر ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں ولید بن عمرو بن کوشاح سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے
کہ اول چیز جسکو میت پاتا ہے ایک حرکت ہے نزدیک اوسکے دونون پاؤن کے پس میت کہتا ہے تو کون ہے
وہ کہتا ہے میں تیرا عمل ہون ۲ ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ
بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر میں رکہا جاتا ہے تو اوسے اوسکے اعمال گہیر لیتے ہیں پہر اللہ اونکو نطق
عنایت کرتا ہے پس کہتے ہیں ای بندے تنہا اپنے گڑہے میں منقطع ہوگئے تجہسے دوست اور گہر والے سو کوئی

انیس نہین ہے تیرے لئے آج سوا ہمارے ۵۳ عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت
لحد مین رکہا جاتا ہے تو اول شئی جو اوسکو آتی ہے اوسکا عمل ہے پس مارتا ہے اوسکی بائین ران کو اور کہتا
ہے مین تیرا عمل ہون میت کہتا ہے کہان ہین میرے گہر والے اور میری اولاد اور میری قرابت والے
اور جو کہ اللہ تعالی نے مجہے دیا تہا پس عمل کہتا ہے چہوڑا تو نے اپنے گہر والون اولاد قرابت والون کو اور جو
کہ تجہے اللہ نے دیا تہا پیٹہہ کے پیچہے سو داخل نہوا تیری قبر مین تیرے ساتہہ سوا میرے پس کہتا ہے ای
کاش مین تجہی کو اختیار کرتا اپنے اہل و اولاد و قرابت والون پر اور اوسپر جو مجہے اللہ تعالی نے دیا تہا اسواسطے
کہ داخل نہوا میرے ساتہہ سوا تیرے ۵۴ احمد ابی الحواری نے کہا ہمکو حدیث کی ابراہیم بن فضل نے ابو الملیح رقی
سے کہا جبکہ داخل کیا جاتا ہے ابن آدم اپنی قبر مین تو باقی نہین رہتی کوئی چیز جس سے وہ دنیا مین ڈرتا تہا سوائے
اللہ عز وجل کے مگر وہ اوسکے لئے متمثل ہوتی ہے وہ اوسے ڈراتی ہے اوسکی لحد مین کیونکہ وہ دنیا مین
اوس سے ڈرتا تہا سوای اللہ عز وجل کے

باب ۲۷ بیان مین مخاطبت قبر کے میت سے

ا ترمذی نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حسن کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ بہت کرو یاد ہادم لذات کی یعنی قطع کرنیوالی لذتون کا ذکر بہت کیا کرو کہ وہ موت ہے پس بیشک
نہین آیا قبر پر کوئی دن مگر اوسنے کلام کیا اوسمین پس کہتی ہے مین گہر ہون غربت[ف] کا اور مین گہر ہون تنہائی
کا مین گہر ہون مٹی کا مین گہر ہون کیڑون کا پس جبکہ مومن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اوس سے کہتی
ہے مرحبًا و اہلًا یعنی تو فراخ جگہہ مین اور گہر والون مین آیا خبردار بیشک تو البتہ محبوب تر تہا اونکا جو میری
پیٹہہ پر چلتے ہین طرف میرے پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو میری طرف آیا تو تو اب دیکہیگا میرے
احسان کو تیرے ساتہہ پس وسیع ہوجاتی ہے واسطے اوسکے درازی بصر تک اور کہولا جاتا ہے اوسکے واسطے
دروازہ جنت کا اور جبکہ دفن کیا جاتا ہے فاجر یا کافر بندہ تو قبر اوس سے کہتی ہے لا مرحبًا و لا اہلًا خبردار بیشک
تو البتہ مبغوض تر تہا اونکا جو میری پیٹہہ پر چلتے ہین طرف میرے پس جبکہ آج مین تیری والی ہوئی اور تو
میری طرف آیا تو تو اب دیکہیگا میرے کام کو تیرے ساتہہ فرمایا پس وہ ملجاتی ہے اوسپر یہانتک کہ ملجاتی ہین

ف غربت یعنی [illegible] وطن و ہمنشین سے دور [illegible] ۱۲

اور مختلف ہو جاتی ہین پسلیان اوسکی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا اپنی مبارک اونگلیون سے
پس داخل کیا بعض انگلیون کو بعض کے جوف مین فرمایا اور متعین کیے جاتے ہین اوسکے لیے ننانوے اژدہے سانپ
کہ اگر ایک اونمین سے زمین مین پہونک مارے تو وہ نہ اگاوے کسی چیز کو جبتک کہ دنیا باقی ہے پس وہ اوسکے
کاٹتے اور نوچتے ہین یہانتک کہ اوسکو حساب کی طرف لیجاوینگے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ سوای اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے طبرانی
نے اوسط مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا نکلے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ایک جنازے مین پس آپ بیٹھے طرف ایک قبر کے پس فرمایا نہین آتا ہے اس قبر پر کوئی دن مگر وہ باواز کشادہ
و تیز کہتی ہے ای ابن آدم تو کیونکر مجھے بھول گیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین گھر ہون تنہائی کا گھر ہون غربت کا
گھر ہون وحشت کا گھر ہون کیڑون کا گھر ہون تنگی کا مگر وہ شخص کہ اوسپر اللہ مجھے کشادہ کردے پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑھا ہے آگ کے گڑھون سے
ابن ابی الدنیا حکیم ترمذی ابویعلی امام احمد حاکم نے کنی مین طبرانی نے کبیر مین اور ابونعیم نے ابوحجاج ثمالی
سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قبر میت سے کہتی ہے جبکہ وہ اوسمین رکہا
جاتا ہے خرابی ہو تیری ای ابن آدم تجھے کس چیز نے میرے ساتھہ مغرور کیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین گھر ہون
فتنہ کا گھر ہون تاریکی کا گھر ہون تنہائی کا گھر ہون کیڑون کا تجھے کس چیز نے مجھسے بہکایا جبکہ تو اکڑتا
ہوا مجھپر گزرتا تھا پس اگر وہ نیک ہے تو اوسکی طرف سے قبر کا جواب دینے والا جواب دیتا ہے پس کہتا ہے بھلا
دیکھہ تو وہ تو نیک بات کا حکم اور بری بات سے منع کرتا تھا پس قبر کہتی ہے بیشک مین اب اوسپر سبز ہوئی جاتی
ہون اور اوسکا جسم نور ہو جاتا ہے اور اوسکی روح اللہ تعالی کی طرف چڑہ جاتی ہے ابن مندہ نے کتاب الروح مین طریق مجاہد
سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مومن
جبکہ وہ محتضر ہوتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اچھی سی اچھی صورت اور بہتر سے بہتر خوشبو مین پس
وہ اوسکے نزدیک بیٹھتا ہے واسطے قبض کرنے اوسکی روح کے اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے معہ
حنوط جنت کے اور کفن جنت کے اور وہ اوس سے دوری پر ہوتے ہین پس ملک الموت اوسکی روح کو اوسکے

جسم سے نکالتے ہین لپسینا کرکے پہر جبکہ وہ ملک الموت کی طرف آگئے تو وہ دونون فرشتے جلد اوسکی طرف آتے ہین پہر اوسکو اونسے لے لیتے ہین جنت کا حنوط اوسے لگاتے ہین جنت کے کفن مین اوسکو کفناتے ہین پہر اوسکو آسمان کی طرف چڑہاتے ہین آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین اور فرشتے اوس سے خوش ہوتے ہین اور کہتے ہین یہ پاک روح کسکی ہے جسکے لئے آسمان کے دروازے کہولے گئے اور اچہے سے اچہے نام کے ساتہہ اوسکا نام لیا جاتا ہے جنکے ساتہہ اوسکا نام لیتے تہے دنیا مین پس کہتے ہین کہ یہ روح فلان کی ہے پہر جبکہ اوسکو آسمان کی طرف لیے چڑہتے ہین تو اوسکی مشایعت کرتے ہین ہر آسمان کے مقرب فرشتے یہانتک کہ رکہی جاتی ہے روبرو الله کے نزدیک عرش کے پس نکالا جاتا ہے اوسکا عمل علیین مین پہر فرماتا ہے الله عزوجل واسطے مقربین کے تم گواہ رہو کہ بیشک مینے بخشدیا واسطے صاحب اس عمل کے اور مہر کیجاتی ہے اوسکی کتاب یعنی نامۂ اعمال پس رکہی جاتی ہے علیین مین پہر فرماتا ہے الله تعالی پہیر لیجاؤ میرے بندے کی روح کو طرف زمین کے کیونکہ مینے اونکو وعدہ دیا ہے کہ بیشک مین اونکو پہیرونگا اوسی مین پس جبکہ کہا جاتا ہے مومن اپنی لحد مین تو زمین کہتی ہے بیشک تو البتہ دوست تہا طرف میرے اور تو میری پیٹہہ پر تہا پس کیونکر جبکہ تو میرے پیٹ مین آگیا اب مین تجہے دکہاؤنگی کہ مین تیرے ساتہہ کیا کچہہ کرونگی پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر اوسکی مین اوسکی دراز ہی بصر تک اور کہولا جاتا ہے اوسکے واسطے ایک دروازہ نزدیک اوسکے دونون پاؤن کے طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ تیار کیا الله نے واسطے تیرے ثواب سے اور کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ نزدیک اوسکے سر کے طرف نار کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ پہیر دیا الله نے تجہے عذاب پہر اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو سو رہ خنک چشم پس نہین ہے کوئی چیز کہ دوست تر ہو طرف اوسکے قیامت کے قائم ہونیسے

۵ ابن ابی الدنیا نے عبد الله بن عبید سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ نبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت بیٹہتا ہے اور وہ سنتا ہے اپنے ساتہہ جانیوالون کی آواز قدم کو پس کلام نہین کرتی اوس سے کوئی چیز اول اوسکے گڑہے سے پس وہ کہتا ہے خرابی ہو تیری ای آدم کے بیٹے کیا تو نہ ڈرا مجہسے اور میری ضیق وتنگی وبدبو وہول اور کیڑون سے کہ تو اسکے لئے تیاری کرتا سو تو نے میرے

واسطے تیاری نہ کی ۷ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک
بندہ جبکہ رکھا جاتا ہے قبر مین تو وہ اوس سے کلام کرتی ہے پس کہتی ہے ای ابن آدم کیا تو نے نہ جانا
کہ مین گھر ہون تنہائی کا گھر ہون تاریکی کا گھر ہون حق کا ای ابن آدم تجھے کس چیز نے مجھسے دہوکا دیا
کہ مقرر تو میرے گرد اکڑتا ہوا چلتا تھا پس اگر وہ موسن ہے تو اوسکے لئے فراخی کیجاتی ہے اور اوسکی منزل
سبز کردیجاتی ہے اور اوسکی روح جنت کی طرف چڑہائی جاتی ہے ۸ ابن ابی شیبہ نے یزید بن شجرہ سے روایت
کیا ہے کہا قبر مرد کافر یا فاجر سے کہتی ہے کیا تو نے یاد نہ کی میری تاریکی کیا یاد نہ کی تو نے میری وحشت کیا یاد نہ کی تو نے میری تنہائی
کیا یاد نہ کی تو نے میری تنگی کیا یاد نہ کیا تو نے میرے غم کو ۸ عُبَید بن عُمَیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
کہا بیشک قبر البتہ کہتی ہے ای ابن آدم کیا تیار کیا تو نے میرے لئے کیا تو نے نہ جانا کہ مین غربت کا گھر
ہون تنہائی کا گھر ہون اکیلے کا گھر ہون کیڑون کا گھر ہون ۹ ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہا نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر ندا کرتا ہے اوسکو گڑہا اوسکا جسمین وہ دفن کیا جاتا ہے
کہ مین گھر ہون تاریکی کا اور وحدت وانفراد کا پس اگر تو اپنی حیات مین اللہ کا مطیع ہے تو مین تجھپر آج رحمت
ہوتی اور اگر تو اپنے رب کا تیری حیات مین نافرمان ہے تو مین آج تجھپر نقمہ ہون یعنی کینہ وعذاب مین وہ گھر ہون
کہ جو شخص اوسمین داخل ہوا فرمان بردار ہوکر تو وہ اوس سے نکلیگا خوش ہوکر اور جو اوسمین داخل ہوا نافرمان
ہوکر وہ اوس سے نکلیگا ہلاک ہوکر ۱۰ جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ بیشک قبر کے لئے ایک
زبان ہے کہ وہ اوس سے بولتی ہے کہتی ہے ای ابن آدم تو مجھے کسطرح بہول گیا کیا تو نے نہ جانا کہ مین
وحشت کا گھر ہون غربت کا گھر ہون کیڑون کا گھر ہون تنگی کا گھر ہون مگر وسیع کردے اللہ کسی آدمی سے
۱۱ ابوبکر بن عبدالعزیز بن جعفر فقیہ حنبلی نے کتاب الشافی مین بسند خود براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم
نکلے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے مین پس پایا ہمنے قبر کو کہ لحد نہین بنائی گئی تھی آپ
بیٹھے اور ہم آپکے گرد بیٹھے آپنے فرمایا جبکہ میت اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے پہر وہ اوسپر برابر کردیجاتی ہے
تو زمین اوس سے کلام کرتی ہے پس کہتی ہے کیا تو نے نہ جانا کہ مین وحشت وغربت وکیڑون کا گھر ہون سو تو نے
میرے واسطے کیا تیار کیا سند یہ ہے حدثنا اسمعیل بن ابراهیم الشیرازی حدثنا محمد بن حماد قوی

علی عبد الرزاق وانا حاضر عن الثوری عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن البراء

۱۲ بیہقی نے شعب مین بلال بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ندا کرتی ہے قبر ہر دن مین کہ
مین غربت کا گھر ہون اور گھر کیڑون کا اور وحشت کا اور مین ایک گڑہا ہون آگ کے گڑہون سے یا ایک چمن
جنت کے چمنون سے اور بیشک مؤمن جبکہ اپنی لحد مین رکھا جاتا ہے تو کلام کرتی ہے زمین اوس سے اوسکے
نیچے سے پس کہتی ہے قسم ہے اللہ کی البتہ مقرر مین تجھے دوست رکھتی تھی اور تو میری پیٹھ پر تھا پس
کیونکر تجھے دوست نہ رکھونگی حال آنکہ تو میرے پیٹ مین آگیا پس جبکہ مین تیری والی کی گئی تو اب تو
جان لیگا کہ مین تیرے ساتھہ کیا کرتی ہون پس وہ اوسکے لئے وسیع ہو جاتی ہے اوسکی درازی نگاہ تک
اور جبکہ کافر رکھا جاتا ہے تو کہتی ہے واللہ البتہ مقرر مین تجھے مبغوض رکھتی تہی اور تو میری پیٹھہ پر چلتا
تھا پس جبکہ مین تیری والی کیگئی تو اب تو جان لیگا کہ مین کیا کرتی ہون پس دباتی ہے اوسکو ایسا دباؤ کہ
اوس سے اوسکی پسلیان مختلف ہو جاتی ہین ۱۳ دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تیاری کرو تم واسطے اپنی قبرون کے پس بیشک قبر
ہر دن مین سات بار کہتی ہے اے ابن آدم ضعیف تو رحم کر اپنی حیات مین اپنی جان پر پہلے اس سے کہ تو مجھسے
ملاقات کرے مین تجھپر رحم کرونگی وتکفی منی المودة ۱۴ ابن ابی الدنیا نے قبور مین اور ابن مندہ نے
عمرو بن ذر سے روایت کیا ہے کہا جبکہ داخل ہوتا ہے مؤمن اپنے گڑہے مین تو زمین اوسکو ندا کرتی ہے
کیا فرمان بردار ہے یا نافرمان پس اگر وہ نیک ہے تو ندا کرتا ہے اوسکو ایک منادی گوشۂ قبر سے کہ ہو جا تو اوپر
سبز اور ہو جا اوپر رحمت پس اچھا بندہ تہا واسطے اللہ کے اور اچھا پہیرا لایا گیا طرف تیرے پس زمین کہتی ہے
اب اسوقت مستحق کرامت کا ہوا ۱۵ ابن ابی الدنیا نے قبور مین محمد بن صبیح سے روایت کیا ہے کہا ہمکو
یہ بات پہونچی ہے کہ آدمی جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے پس عذاب کیا گیا یا پہونچی اوسکو بعض وہ چیز جسکو
مکروہ رکھتا ہے تو ندا کرتے ہین اوسکو اوسکے پڑوسی مردون سے کہ ای پیچھے رہنے والے دنیا مین بعد اپنے
بھائیون کے کیا نہوئی تیرے لئے ہم مین عبرت کیا نہوئی واسطے تیرے ہمارے آنے مین تجھسے پہلے فکر کیا
نہ دیکھا تو نے منقطع ہونا ہمارے اعمال کا ہمسے اور تو مہلت مین تہا پس تو نے کیون نہ مافات کا تدارک کیا

زمین

اور نذاکرتے ہین اوسکو قطعات قبر کے لیئے کہ اے دہوکا کہانیوالے زمین کی پشت پر کیون نہ عبرت پکڑی تو نے اون
لوگون سے جو کہ غائب کیئے گئے تیرے گہر والون سے زمین کی پیٹ مین او نہین سے کہ دہوکا دیا اونکو دنیا نے
تجہسے پہلے پہر دوڑا لے گئی اونکو اجل اونکی طرف قبور کے اور تو اونکو دیکہتا ہے او ٹہائے ہوئے کہ لیئے جاتے
ہین اونکو اونکے دوست طرف اوس منزل کے کہ جس سے کوئی چارہ نہین ہے ٦ اسفیان رضی اللہ عنہ نے
فرمایا جو شخص کہ قبر کی یاد بہت کرتا ہے وہ اوسکو پاویگا ایک چمن جنت کے چمنون سے اور جو شخص اوسکی یاد سے
غافل رہتا ہے وہ پاویگا اوسکو ایک گڑہا آگ کے گڑہون سے ٧ اخطیب نے اپنی تاریخ مین یزید رقاشی
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ میت جبکہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو گہیر لیتے
ہین اوسکو عمل اوسکے پہر اللہ تعالی اونکو نطق عنایت کرتا ہے پس کہتے ہین اے تنہا اپنے گڑہے مین منقطع
ہوگئے تجہسے دوست اور گہر والے پس نہین ہے کوئی انیس واسطے تیرے آج سوا ہمارے پہر یزید رونے
پس کہتے خوشی ہے اوسکے لیئے کہ جسکا انیس صالح ہے اور خرابی ہے اوسکی کہ جسکا انیس اوسپر وبال ہے
٨ ابیہقی نے شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کیا خبر نہ دون مین تمکو دو دن اور
دو رات کی کہ نہ سنا خلائق نے مثل اونکے اول دن وہ ہے کہ آئیگا تیرے پاس خوشخبری دینے والا اللہ سے یا
تو ساتہہ اللہ کی رضا کے یا اوسکے غصہ کے اور ایک دن وہ ہے کہ کہڑا ہوگا تو اوسمین روبرو اللہ تعالی کے
لیگا تو اوسمین اپنی کتاب یعنی نامہ اعمال کو یا تو اپنے داہنے ہاتہہ مین یا بائین مین اور ایک رات وہ ہے
کہ میت اپنی قبر مین رات گزارتا ہے کہ نہ گزاری کوئی رات پہلے اوس سے مثل اوسکے اور ایک وہ ہے
کہ جسکی صبح کو قیامت کا دن ہے اوسکے بعد اور کوئی رات نہین ہے

باب ٢٨ فتنہ قبر کے بیان مین

فصل معنی فتنہ قبر کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ فتنہ کے معنی عربی زبان مین امتحان و آزمایش کے ہین دیکہو اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام
کے حق مین ارشاد فرمایا ہے وفتناک فتونا راغب نے کہا فتنہ وہ شئی ہے جس سے انسان کا حال نیک
و بد ظاہر ہو جاوے علماء لغت نے اسکے سوا اور معنی بہی بیان کیئے ہین مقبور کے معنی مدفون کے ہین

* جاہی قرار مردے کو کہتے ہین مراد فتنۂ قبر و مقبور سے منکر نکیر کی پوچھ پاچھ ہے چنانچہ آیندہ اسکی تفصیل آویگی

فصل ملائکہ سوال کی نام اور اونکی صفت کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ سوال کے فرشتون مین سے ایک کا نام مُنکَر بفتح کاف صیغۂ اسم مفعول ہے اور دوسریکا نام نکیر بروزن فعیل ہے یعنی اوپری لوگ کیونکہ انکی صورت شکل نہ تو آدمیون کے خلق کے مشابہ ہے نہ فرشتون کے نہ ہوام کے بلکہ یہ دونون ایک نئی مخلوق ہے انکی طرف دیکھنے والون کو انکی خلقت مین کسی طرح کا انس نہین ہے اللہ تعالی نے مومن کے لئے انکو تکرمہ یعنی عزت و تعظیم ٹہیرایا ہے تاکہ اوسکو ثابت رکھے اور بصیرت دے اور منافق کے لئے اوسکا بھید کھولنے کے واسطے عالم برزخ مین مبعوث ہونیسے پہلے اونکو مقرر کیا ہے تاکہ اوسپر عذاب اوترے حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے ایسا ہی فرمایا ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ منکر بفتح کاف ضبط ہے مین نہین جانتا کہ اسمین اختلاف ہو یعنی ایمہ لغت و حدیث کے درمیان مین یہ بات متفق علیہ ہے قاضی مجد الدین رحمہ اللہ نے قاموس مین اسکی تصریح فرمائی ہے شیخ عماد الدین بن یونس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ دو فرشتے جو کہ مومن کے پاس آتے ہین اونمین سے ایک کا نام بَشِیر دوسرے کا نام مُبَشِّر ہے لیکن جمہور علماء سے جو منقول ہے یہ قول اوسکے خلاف ہے اور نص احادیث بھی اسکو رد کرتی ہے حدیثون کے لفظ اس باب مین بکرات و مرات اسی کتاب مین کچھ گذر چکے اور بہت کچھ آوینگی سب جگہ اونکا نام منکر و نکیر ہی آیا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے آدمی کو یہی ارشاد فرمایا کہ پس آئینگے تیرے پاس منکر و نکیر جیسا کہ آیندہ آویگا طبرانی نے اوسط مین بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نام اون دونون فرشتون کے جو کہ قبر مین آتے ہین منکر و نکیر ہین اور یہ عام ہے باوجود اسکے کہ کلام ابن یونس کا مبنی ہے تعدد ملائکہ پر جیسے کہ حلیمی نے بغیر دلیل اسکا دعوی کیا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے در منثور اور شرح الصدور مین احادیث سوال کو جمع فرمایا ہے چنانچہ اونکا ذکر آیندہ ہوگا اونمین ایک حرف بہی مطابق دعوی ابن یونس کے اور حلیمی کے نہین ہے **فائدہ** مرسل ضعیف مین آیا ہے کہ سوال کے لئے چار فرشتے آتے ہین ایک منکر دوسرا نکیر تیسرا **ناکور** چوتھا **رومان** ابن لال نے ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے

کہ آتے ہین قبر مین منکر و نکیر و ناکور و رومان ابن جوزی نے کہا اس حدیث کی کچھہ اصل نہین ہے یعنی موضوع ہے
اور ضمرہ تابعی ہین اور روایت وقف کی ظاہر ہے شرح الصدور مین فرمایا ہے کہ ابو نعیم نے ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا کہ فتان قبر کے تین ہین انکر و ناکور و رومان ابن الال و ابن جوزی نے موضوعات مین
ضمرہ بن حبیب سے مرفوعًا اخراج کیا ہے کہ فتان قبر کے چار ہین منکر و نکیر و ناکور اور سر دار اونکا رومان ہے ابن
جوزی نے کہا کہ اسکی کچھہ اصل نہین ہے اور ضمرہ تابعی ہین یا در روایت وقف کی اوپر ثابت تر ہے شیخ الاسلام
ابن حجر رحمہ اللہ سے کسینے رومان کا حال پوچھا کہ آیا آتا ہے میت کے پاس ایک فرشتہ کہ اوسکا نام رومان ہے پس
جواب دیا کہ ایسی سند سے وارد ہوا ہے کہ ادسمین لین ہے یعنی اسکی سند نرم ہے پکی نہین ہے امام سیوطی رضی اللہ
عنہ نے ابیات مین اسطرف اشارہ کیا ہے لیکن دُرِ منثور مین اس روایت کا ذکر نہین فرمایا *

فصل بیان مین حلیہ منکر و نکیر کے

رنگ سیاہ بال پیچیدہ اتنے لنبے کہ اونکو اپنے پاؤن مین گھسیٹتے چلین گے آنکھین نیلگون ایسی چمکتی ہوئی جیسے
برق خاطف یا بسبب نہایت سرخی کے جیسے تانبے کی دیگین سانسین اونکی جیسے آگ کے شعلے جبکہ دم لینگے
تو اونکے موںھہ سے آگ کے شعلے نکلین گے آواز اونکی جیسے بادل کی کڑک دانت موںھہ سے نکلے ہوئے
جیسے بیل کی سینگ اتنی لنبی کہ زمین تک پہونچی ہوئی اونسے بزور و قوت زمین کو کھودتے ہوئے میت تک
پہونچین گے ہاتھون مین اونکے لوہے کے گرز ہونگے ایک گرز اتنا بوجھل ہوگا کہ اگر سارے لوگ جو منیٰ مین
جمع ہوتے ہین اوسکو اوٹھاوین تو نہ اوٹھا سکین اور وہ باوجود اس بوجھ کے اونکے ہاتھ مین ایسا ہوگا
جیسے کسی آدمی کے ہاتھہ مین پر کاہ ہو علیہما الصلوٰۃ والسلام *

فصل بیان مین احادیث فتنہ قبر کے

مراد فتنہ قبر سے منکر نکیر کا سوال ہے اس باب مین ۲۷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر روایت ہے وہ یہ ہین
۱ انس ۲ براء ۳ تمیم داری ۴ بشیر بن اکال ۵ ثوبان ۶ جابر بن عبد اللہ ۷ عبد اللہ بن رواحہ ۸ عبادہ بن
صامت ۹ حذیفہ ۱۰ ضمرہ بن حبیب ۱۱ ابن عباس ۱۲ ابن عمر ۱۳ ابن عمرو ۱۴ ابن مسعود ۱۵ عثمان بن عفان ۱۶
عمر بن خطاب ۱۷ عمرو بن عاص ۱۸ معاذ بن جبل ۱۹ ابو امامہ ۲۰ ابو الدرداء ۲۱ ابو رافع ۲۲ ابو سعید خدری

۲۳ ابوقتادہ ۲۴ ابوہریرہ ۲۵ ابوموسیٰ ۲۶ اسماء ۲۷ عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین ❖

احادیث حضرت انس رضی اللہ عنہ

(۱) بخاری و مسلم وغیرہما نے طریق قتادہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے بیشک بندہ جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھ والے اوس سے پیٹھ پھیرتے ہین تو
بیشک وہ البتہ سنتا ہے اونکے جوتون کی آواز کو فرمایا کہ آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسکو
بٹھاتے ہین پہر وہ اوس سے کہتے ہین تو کیا کہتا تھا اس آدمی کے حق مین جو تمہارے درمیان مین تہا جسکو
محمد کہا جاتا تہا فرمایا پس مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین پس
اوس سے کہا جاتا ہے دیکھہ طرف اپنے ٹھکانے کی آگ سے کہ بدل دیا اللہ نے تجھکو اوسکے عوض ایک
ٹھکانا جنت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس وہ اون دونون کو ایک ساتھہ دیکھتا ہے قتادہ
نے کہا اور ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ فراخی کی جاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین ستر گز اور سبزی سی
اوسپر بہر دیجاتی ہے اور لیکن منافق و کافر پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس شخص کے حق مین وہ
کہتا ہے مین نہین جانتا مین کہتا تھا جو لوگ کہتے ہین پس کہا جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑہا اور مارا جاتا
ہے لوہے کے گرزون سے ایک مار پس ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتے ہین اوسکو جو اوسکے اردگرد ہین سوای جن
وانس کے (۲) امام احمد و ابوداؤد نے اپنے سنن مین اور بیہقی نے عذاب قبر مین اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک یہ امت آزمائی جاتی
ہے اپنی قبرون مین اور بیشک مومن جبکہ رکھا جاتا ہے اپنی قبر مین تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ
پس اوس سے سوال کرتا ہے تو کیا پوجتا تھا پس اگر اللہ نے اوسکو ہدایت کی تو کہتا ہے مین اللہ کو پوجتا تھا
پس اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تھا وہ کہتا ہے وہ اللہ کے بندے اور اوسکے
رسول ہین پس سوال نہین کیا جاتا ہے کسی چیز سے بعد اسکے پھر لیجاتے ہین اوسکو طرف اوس گھر کے جو
اوسکے لئے تہا آگ مین پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا گھر تہا آگ مین ولیکن اللہ نے تجھے بچایا اور تجھپر رحم کیا
پس بدل دیا تجھکو اسکے عوض ایک گھر جنت مین پس وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو تا کہ مین جاؤن پس اپنے گھر والون کو

ن اور نیز دیکھ ابن مردویہ سے کہ تو کیا کہتا تھا اس آدمی کے حق مین ❖

کو خوشخبری ہو دن اوس سے کہا جاتا ہے تو ٹہیر جا اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک
فرشتہ آتا ہے پس اوسے جہڑکتا ہے کہتا ہے توکیا پوجتا تھا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پہر اوس سے
کہا جاتا ہے تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تہا کہتا ہے مین کہتا تہا جو لوگ کہتے ہین پس مارتا ہے
اوسکو لوہے کے گرز سے درمیان اوسکے دونون کانون کے پس وہ ایک چیخ مارتا ہے کہ سنتی ہے اوسکو خلق
سوای جن وانس کے ہم دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہ داخل ہوتے ہین منکر نکیر
میت پر اوسکی قبر مین وہ اوسے بٹہاتے ہین پس اگر مومن ہے تو اوس سے کہتے ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے
اللہ ہے وہ کہتے ہین اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین اور کون ہے
امام تیرا وہ کہتا ہے قرآن ہے پس وہ فراخ کردیتے ہین اوسپر قبر اوسکی اور اگر وہ کافر ہے تو اوس سے کہتے ہین
کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہتے ہین اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا وہ کہتے
ہین اور کون ہے امام تیرا کہتا ہے مین نہین جانتا پس وہ اوسے مارتے ہین عمود سے ایک ضرب یہانتک کہ
قبر آگ سے شعلہ مارنے لگتی ہے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین یعنے ادہر کی
اودہر اور اودہر کی ادہر آجاتی ہین

حدیث براء و تمیم داری رضی اللہ عنہما

یہ دونون حدیثین اوس باب مین گزر چکین کہ جسمین یہ ذکر ہے کہ میت کے پاس ملائکہ حاضر ہوتے ہین +

حدیث بشیر رضی اللہ عنہ

بزار و طبرانی و ابن منکرہ نے ایوب بن بشیر عن ابیہ سے روایت کیا ہے کہ بشیر نے کہا کہ بنی معاویہ مین لڑائی
تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئے کہ اونکے درمیان مین صلح کرادین آپ نے ایک قبر
کی طرف التفات فرمایا پس کہا کہ نہ جانا تو نے آپ سے عرض کیا گیا فرمایا کہ بیشک یہ مجھسے پوچہا جاتا ہے سو
اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا

حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ

ابونعیم نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مرتا ہے

مومن تو نماز اوسکے سر کے نزدیک ہوتی ہے اور صدقہ اوسکے داہنی طرف اور روزہ نزدیک اوسکے سینے کے
اور ذکر کیا حدیث قبر کو مثل حدیث برا کی اسی طرح اسکو حلیہ مین وارد کیا ہے اور پورا ذکر نہین کیا ۱۲

حدیث جابر رضی اللہ عنہ

(ا) امام احمد و طبرانی نے اوسط مین اور بیہقی و ابن ابی الدنیا نے طریق ابی الزبیر سے روایت کیا ہے کہ ابو الزبیر نے
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے فتّان[۵] قبر کا سوال کیا اونہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے بیشک یہ امت اپنی قبرون مین آزمائی جاتی ہے پس جبکہ مرد مومن اپنی قبر مین داخل
کیا جاتا ہے اور اوسکے پاس سے اوسکے اصحاب پیٹھ پھیر لیتے ہین تو اوسکے پاس ایک فرشتہ سخت جھڑکنے
والا آتا ہے پس اوس سے کہتا ہے تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین پس مومن کہتا ہے مین کہتا ہون بیشک
وہ رسول ہین اللہ کے اور اوسکے بندے ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس فرشتہ اوس سے کہتا ہے تو دیکھ
طرف تیری مقعد[۶] کے جو کہ تیرے لئے آگ سے تہا اللہ نے تجھے اوس سے نجات دی اور بدل دیا تجھکو بعوض
تیری اوس مقعد کے جسکو تو دیکھ رہا ہے آگ سے وہ تیرا مقعد جسکو تو دیکھ رہا ہے جنت سے پس وہ اون
دونون کو دیکھتا ہے مومن کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ مین اپنے گھر والون کو خوشخبری دون پس اوس سے کہا
جاتا ہے تو ٹھیر جا اور لیکن منافق پس وہ بیٹھتا ہے جبکہ اوسکے پاس سے اوسکے گھر والے پیٹھ پھیرتے ہین پس اوس
سے کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس آدمی مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہتا ہون جو لوگ کہتے ہین کہا جاتا ہے
نہ جانا تو نے یہ تیرا وہ مقعد ہے جو کہ تیرے لئے جنت سے تہا بدل دیا اللہ نے تجھکو اوسکے عوض مقعد تیرا آگ سے
جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پس سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اوٹھایا جاتا ہے ہر بندہ قبر مین
جسپر وہ مرا مومن اپنے ایمان پر اور منافق اپنے نفاق پر (۲) ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت
مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے
جبکہ داخل ہوتا ہے میت اپنی قبر مین تو نمودار کیا جاتا ہے اوسکے لئے سورج نزدیک اوسکے غروب کے پس
بیٹھتا ہے اپنی دونون آنکھون کو ملتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ مین نماز پڑہون **ف** صاحب قصر الآمال
رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول اسپر دلالت کرتا ہے کہ وہ فرائض کے ادا کرنے مین اور اونپر مداومت کرنے مین

[۵] ایک نسخہ مین فتانی القبر ۱۲

[۶] نشست گاہ ۱۲

راسخ تھا دنیا مین ۴۳ ابن ابی الدنیا و ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سُنا کہ فرماتے تھے کہ بیشک ابن آدم البتہ غفلت مین ہے اوس سے جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے بیشک اللہ جبکہ اوسکے پیدا کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے کہتا ہے لکھہ رزق اوسکا لکھہ نقش قدم اوسکا لکھہ اجل اوسکی لکھہ شقی ہے یا سعید ہے پہر یہ فرشتہ چڑہ جاتا ہے اور بہیجتا ہے اللہ ایک اور فرشتہ پس وہ اوسکی حفاظت کرتا ہے یہانتک کہ وہ بالغ ہوتا ہے پہر یہ فرشتہ چڑہ جاتا ہے پہر مقرر کرتا ہے اللہ اوسپر دو فرشتون کو وہ اوسکے حسنات و سیئات کو لکہتے ہین پس جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی ہے تو یہ دونون فرشتے چڑہ جاتے ہین اور آتے ہین ملک الموت تاکہ اوسکی روح قبض کرین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو وہ روح کو اوسکے جسم مین پہیر دیتے ہین اور آتے ہین دو فرشتے قبر کے پس وہ اوسکا امتحان لیتے ہین پہر وہ دونون چڑہ جاتے ہین پہر جبکہ قیامت قایم ہو گی تو اوتریگا اوسپر فرشتہ حسنات کا اور فرشتہ سیئات کا پس کہینچین گے کتاب یعنی نامہ اعمال کو جو کہ اوسکی گردن مین بندہا ہوا ہے پہر وہ دونون اوسکے ساتھہ حاضر رہتے ہین ایک سائق یعنی ہانکنے والا اور دوسرا شہید یعنی گواہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے آگے البتہ ایک امر عظیم ہے کہ تم اوسکی قدرت نہین رکہتے ہو پس تم مدد چاہو ساتھہ اللہ عظیم کے ۴۴ ابن ابی عاصم و ابن مردویہ و بیہقی نے طریق ابو سفیان سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ رکہا جاتا ہے مؤمن اپنی قبر مین تو آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس وہ اوسے جہڑکتے ہین وہ جاگ اوٹہتا ہے جیسے جاگتا ہے سونے والا پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کیا ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے اللہ رب ہے میرا اور اسلام میرا دین ہے اور محمد میرے نبی ہین پس ندا کرتا ہے ایک منادی کہ درستی سے جواب دیا میرے بندہ نے اوسکی قبر مین بچہا فرش کرو اوسکا جنت سے اور پہناؤ اوسکو جنت سے وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ مین اپنے گہر والون کو خبر کردون پس اوس سے کہا جاتا ہے تو ٹہیر جا ✤

کون ہے

میرے بندہ نے

۷ حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث اوس باب مین گزر چکی جسمین یہ ذکر ہے کہ میت اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے ✤

٨ حدیث ضمرہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث فصل اسماء ملائکہ سوال مین گذر چکی

٩ حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

ابن ابی الدنیا نے تہجد مین ابن ضریس نے فضائل قرآن مین حمید بن زنجویہ نے فضائل اعمال مین عبادہ
بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ کہڑا ہوا ایک تمہارا رات سے یعنی نماز پڑہتا ہے پس چاہیے کہ
اپنی قرات کو آواز سے پڑہے کیونکہ وہ بہگاتا ہے اپنی جہر سے شیطانون اور فاسق جنون کو اور بیشک وہ فرشتے
جو کہ ہوا مین ہین اور گہر کے رہنے والے اوسکی قرات کو سنتے ہین اور اوسکی نماز کے ساتہہ نماز پڑہتے ہین
پس جبکہ یہ رات گذر جاتی ہے تو یہ شب آئندہ کو اسکی وصیت کرتی ہے پس کہتی ہے تو اوسکو اس گہری
بیدار کر دینا اور تو اوسپر ہلکا ہوجانا پہر جب اوسکو وفات حاضر ہوتی ہے تو قرآن آتا ہے پس اوسکے سرکے
نزدیک کہڑا رہتا ہے اور وہ اوسکو غسل دیتے ہین پہر جبکہ اوس سے فراغت ہوتی ہے تو قرآن داخل ہوتا
ہے یہانتک کہ درمیان اوسکے کفن اور اوسکے سینے کے ہوجاتا ہے جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور
اوسکے پاس منکر نکیر آتے ہین تو قرآن نکلتا ہے پس درمیان اوسکے اور درمیان اون دونوںکے ہوجاتا ہے پس
وہ دونون قرآن سے کہتے ہین کہ تو ہمسے ہٹ جا ہم چاہتے ہین کہ اوس سے سؤال کرین وہ کہتا ہے واللہ
مین اوس سے جدا ہونے والا نہین ہون یہانتک کہ داخل کر دون اوسکو جنت مین پس اگر تم اسمین کسی چیز
کے ساتہہ مامور ہو تو تم اپنا کام کرو پس منکر نکیر اوس سے سوال کرتے ہین پہر قرآن طرف اوسکی دیکہتا ہے پس کہتا ہے
کیا تو مجہے پہچانتا ہے وہ کہتا ہے نہین قرآن کہتا ہے مین قرآن ہون مین وہ ہون کہ تیری رات کو بیدار رکہتا تہا
اور تیرے دن کو پیاسا رکہتا تہا اور روکتا تہا تجہے تیری شہوت دکان و آنکہ سے پس اب تو مجہے پائیگا درمیان دوستونکے
سچا دوست درمیان بہائیونکے سچا بہائی پس خوش ہوجا نہین ہے تجہپر بعد سؤال منکر و نکیر کے کوئی ہم نہ حزن پہر منکر نکیر
اوسکے پاس سے نکل جاتے ہین پس قرآن اپنے رب تعالی کی طرف چڑہ جاتا ہے مانگتا ہے اوسکے واسطے بچہونا اور رہنا
پس حکم کیا جاتا ہے اوسکے لیے بچہونے اوڑہنے کا اور قندیل کا نور جنت سے اور چنبیلی کا جنت کی چنبیلی سے پس اوٹہاتے
ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین سماء دنیا سے سبقت کرتا ہے قرآن اوسکے طرف اوسکے پس کہتا ہے کیا تجہے

وحشت ہوئی بعد میرے مین تو جب سے تجھسے جدا ہوا اپنے زیادہ نہین کیا اسپر کہ اللہ سے کلام کیا۔ بچھونے اوڑہنے
چراغ مین سو یہ مین اوسکو تیرے پاس لے آیا پس فرشتے اوسپر داخل ہوتے ہین اوسے اوٹھاتے ہین اور وہ بچھونا
بچھاتے ہین اور رکہتے ہین اوڑہنے کو نیچے اوسکے دونون پاؤن کے جنبیلی کو نزدیک اوسکے سینے کے پہر اوسے اوٹہاتے
ہین یہانتک کہ رکہتے ہین اوسکو اوسکی داہنی کروٹ پر پہر اوسکے پاس سے چڑہ جاتے ہین پس وہ اوس کروٹ
پر لیٹتا ہے پس وہ فرشتون کی طرف دیکھتا رہتا ہے یہانتک کہ آسمان مین داخل ہو جاتے ہین پہر قرآن جانب
قبلہ قبر مین دہکا مارتا ہے تو وہ اوسپر کشادہ کر دیجاتی ہے جسقدر کہ اللہ چاہتا ہے اس سے او کتاب بوہا وتیہ مین
یون ہے کہ فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے چار سو برس کی راہ کی پہر جنبیلی کو اوسکے سینے کے نزدیک سے اوٹھاتا
پس دستے اوسکی ناک کے نزدیک کرتا ہے وہ اوسسے تر و تازہ سونگھتا رہتا ہے صور پہونکنے کے دن تک پہر وہ
اوسکے گہر والون کے پاس ہر روز ایک بار یا دو بار آتا ہے اوسکے پاس اونکی خبر لاتا ہے اور اونکے لیے دعای خیر و
اقبال کی کرتا ہے اوسکے بچون مین سے اگر کسی نے قرآن پڑہ لیا تو اوسکی خوشخبری اوسے دیتا ہے اور اگر اوسکی
اولاد بُری ہے تو صبح و شام اوسکے گہر پر آتا ہے پس اوسپر روتا ہے نفخ صور تک حافظ ابو موسی نے کہا یہ خبر
حسن ہے اسکو امام احمد بن حنبل اور ابو خیثمہ اور ان دونون کے طبقہ نے جو کہ متقدمین سے ہین ابو عبد الرحمن
مقری سے انہون نے اپنی سند کو عبادہ رضی اللہ عنہ تک پہونچایا ہے اور اس حدیث کو بوجہ دیگر عقیلی نے
ضعفا مین اور ابن جوزی نے موضوعات مین عبادہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح نہین

عیسی بن یونس

۱۰ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما

بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
کیا ہوگا تیرا حال ای عمر جبکہ تجھے پہونچائین گے طرف زمین کے پس کہودا جائیگا تیرے لیئے تین ہاتھ ایک
بالشت ایک ہاتھ ایک بالشت مین پہر آئینگے تیرے پاس منکر نکیر سیاہ رنگ اپنے بالون کو کہینچتے ہوئے گویا
آواز اونکی سخت گرج بادل کی اور گویا آنکہین اونکی بجلی جہپٹنے والی کہودتے ہوئے زمین کو اپنے دانتون سے
پس وہ تجھے بٹھاوینگے حالانکہ تو خوفناک ہوگا پہر وہ تجھے ہلاوینگے بیچین کرینگے ڈراوینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اوس دن اوس حال پر ہونگا جسپر مین اب ہون فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو

کفایت کرونگا ساتھہ اذن اللہ کے یا رسول اللہ ۲ بیہقی نے بسند حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت البتہ لوگون کے جوتون کی آواز کو سنتا ہے جبکہ
پیٹھہ پھیرتے ہین کہا پھر وہ بیٹھتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پھر اوس
سے کہا جاتا ہے کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہے اسلام پھر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے
محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا جاتا ہے اور کیا ہے علم تیرا وہ کہتا ہے مینے اونکو پہچانا اور ایمان لایا اور اونکی تصدیق
کی ساتھہ اوس چیز کے کہ لائے اوسکو کتاب سے پھر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے قبر مین اوسکی دراذی بصر
تک اور کردیجاتی ہے روح اوسکی ہمراہ ارواح مومنین کے ۳ طبرانی نے اوسط مین بسند حسن ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا نام اون دونون فرشتون کے جو قبر مین آتے ہین منکر و نکیر ہین ۴ ابن
ابی حاتم و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا بیشک مومن جبکہ اوسکو موت حاضر ہوتی
ہے تو اوسکے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہین پس اوسپر سلام کرتے ہین اور اوسکو جنت کی بشارت دیتے ہین
پھر جبکہ وہ مرجاتا ہے تو اوسکے جنازے کے ساتھہ چلتے ہین پھر لوگون کے ساتھہ اوسپر نماز پڑہتے ہین پس جبکہ
وہ دفن ہوجاتا ہے تو اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے
رب میرا اللہ ہے پھر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رسول تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر
اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے شہادت تیری وہ کہتا ہے اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول
الله پس یہ قول ہے اللہ تعالی کا يثبت الله الذين آمنوا الآية پھر وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اوسکی قبر مین مد بصر تک اور لیکن کافر سو اوترتے ہین فرشتے پس وہ اپنے ہاتھون کو بسط کرتے ہین بسط کے معنی
نمرکے ہین مارتے ہین اونکے مونھہ کو اور اونکی ڈبر کو نزدیک موت کے پس جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل ہوتا ہے تو
بٹھایا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا پس وہ اونکو کچہہ جواب نہین دیتا اور بھلا دیتا ہے اللہ
اوسکو اسکی یاد اور جبکہ اوس سے کہا جاتا ہے کون رسول ہے جو کہ تم مین مبعوث ہوا تھا تو وہ اسکی ہدایت
نہین پاتا اور نہ کچہہ اونکو جواب دیتا ہے پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا ويضل الله الظالمين ۵ جویبر
نے اپنی تفسیر مین ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے فرمایا کہ حاضر ہوئے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک شخص کے جنازے مین انصار سے پس آپ پہونچے طرف اوسکی قبر کے اس حال مین
کہ اوسکے لیے لحد نہین بنائی گئی تھی پس آپ بیٹھ گئے اور لوگ بھی بیٹھے گویا اونکے سر پر پرندے ہین یعنی
خاموش باادب بیٹھے پس آپنے اپنی نظر کو زمین کی طرف کیا ایک لکڑی آپکے ساتھ تھی اوس سے زمین کو
مارنے لگے پھر اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف اوٹھایا پھر فرمایا اعوذ باللہ من عذاب القبر اس کلمے کو تین بار
فرمایا یعنی مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے پھر فرمایا بیشک بندہ مومن جبکہ ہوتا ہے اقبال
مین آخرت کے اور ادبار مین دنیا سے ٹوٹتا ہے اوسکے پاس ملک الموت پس بیٹھتا ہے نزدیک اوسکے سر کے
اور اوترتے ہین طرف اوسکے فرشتے اونکے ساتھ تحفہ ہوتا ہے جنت کے تحفون سے اور حنوط جنت کے حنوط
سے اور لباس اوسکے لباس سے پس وہ بیٹھتے ہین اوس سے درازی بصر تک دو صفین پس شروع کرتا
ہے ملک الموت اوسکو بشارت دیتا ہے پھر بشارت دیتے ہین فرشتے پس بہتی ہے جان اوسکی جیسے بہتا
ہے قطرہ مشک کے دہانے سے واسطے خوشی کے اوس چیز کے ساتھ جسکی بشارت ملک الموت نے دی یہانتک
کہ جسوقت ملک الموت نے اوسکی جان کو لے لیا تو نہین چھوڑتے اوسکو فرشتے طرفۃ العین یہانتک کہ اوسکو
لے لیتے ہین اور ملا لیتے ہین اوسکو طرف اپنے ساتھ اون تحفون کے جنکو لیکر وہ اوترے پس ناگاہ خوشبو
اوسکی مابین آسمان و زمین کو بھر دیتی ہے فرشتے کہتے ہین کیا اچھی ہے یہ خوشبو پس فرشتے کہتے ہین یہ خوشبو
فلان بن فلان مومن کے نفس کی ہے کہ وہ آج قبض کیا گیا اور اوسپر درود بھیجتے ہین پھر جب اوسکو طرف آسمان کے
لے پہونچتے ہین تو اوسکے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہین پس نہین ہے کوئی دروازہ مگر وہ مشتاق
ہے طرف اسکے کہ وہ اوس سے داخل ہو یہانتک کہ جسوقت اوسکو اوسکے دروازہ عمل سے داخل کرتے ہین تو وہ دروازہ
اوسپر روتا ہے پس نہین گزرتے ہین اوسکو لیکر کسی آسمان والون پر مگر وہ کہتے ہین مرحبا ہے اس نفس طیبہ کو جسنے
اپنے رب کی وصیت کو قبول کیا یہانتک کہ پہونچتے ہین سدرۃ المنتہی تک پس کہتے ہین ملک الموت اور
وہ فرشتے جو کہ اوسکی طرف اوترے تھے یارب ہمنے فلان بن فلان مومن کی روح قبض کی اور وہ اسکو اونسے
زیادہ تر جانتا ہے پس اللہ فرماتا ہے تم پھیر لیجاؤ اوسکو طرف زمین کے کیونکہ مینے اونکو اوس سے پیدا کیا ہے
اور اوسیمین اونکو پھیر لیجاؤنگا اور اوسی سے اونکو دوبارہ نکالونگا پس بیشک وہ سنتا ہے تمہارے

جوتون کی آواز کو اور تمہارے ہاتھوں کے جہاڑنے کو جبکہ تم اوس سے پیٹھ پہیر کے جاتے ہو پس آتے ہین اوسکے
پاس تین فرشتے دو فرشتے تو رحمت کے فرشتون سے اور ایک ملائکہ عذاب سے اور اوسکا عمل صالح اوسکو گہیرے
ہوئے ہوتا ہے اور نماز نزدیک اوسکے دونون پاؤن کے اور روزہ نزدیک اوسکے سر کے اور زکوٰۃ اوسکے
داہنی طرف اور صدقہ اوسکے بائین جانب اور بر و حسن خلق اوسکے سینے پر ہوتا ہے پس جبکہ آتا ہے اوسکو عذاب
کا فرشتہ ناحیۂ قبر سے تو اوسکا عمل صالح اوس سے دفع کرتا ہے پس اشارہ کرتا ہے ساتھ مِرزَبَّہ[91] کے کہ اگر
یہی والے جمع ہو جاوین تو اوسے نہ اوٹھا سکین پس کہتا ہے ای بندہ صالح اگر نہوتی وہ چیز کہ جسنے تجھے
گہیرا ہے نماز روزے زکوٰۃ صدقہ سے تو البتہ مین تجھے اس مرزبہ سے مارتا ایک ایسی ضرب کہ شعلہ مارتی
تیری قبر آگ سے وہ تم دونون کے لئے ہے اور تم اوسکے لئے پہر عذاب کا فرشتہ چڑہ جاتا ہے پس کہتا ہے
ایک اون دونون کا اپنے صاحب سے کہ تو نرمی کر ساتھ ولی اللہ کے کیونکہ بیشک وہ آیا ہے ہول شدید سے
پس وہ کہتا ہے کون ہے رب تیرا مؤمن کہتا ہے اللہ ہے پہر وہ کہتا ہے کیا ہے دین تیرا وہ کہتا ہے دین
میرا اسلام ہے پہر کہتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وہ دونون کہتے
ہین اور تجھے کس چیز نے معلوم کرایا وہ کہتا ہے مینے اللہ کی کتاب کو پڑہا سو مین ایمان لایا ساتھہ اوسکے اور
مینے تصدیق کی اور وہ دونون جہڑکتے ہین اوسکو نزدیک اسکے اور وہ سخت تر فتنہ ہے کہ مؤمن پر پیش
ہوتا ہے پس ایک منادی ندا کرتا ہے آسمان سے کہ سچ کہا میرے بندے نے سو تم بچہاؤ اوسکے لئے بچہونا جنت
کے بچہونے سے اور پہناؤ اوسکو اوسکے لباس سے اور خوشبو لگاؤ اوسکو اوسکی خوشبو سے اور فراخ کرو
اوسکے لئے اوسکی قبر مین درازی بصر تک اور کہولو اوسکے واسطے ایک دروازہ جنت کے دروازون سے
نزدیک اوسکے سر کے اور ایک دروازہ نزدیک اوسکے دونون پاؤن کے پہر اوس سے کہتے ہین تو سو رہ
مثل سونے دولہن کے اپنے چہپر کہٹ[92] مین اوسنے نہ چکہا عذاب قبر کو پس وہ کہتا ہے ای رب قائم کر قیامت
کو ای رب قائم کر قیامت کو تاکہ مین رجوع کرون طرف اپنے اہل و مال کے اور جو کچہہ کہ تونے میرے واسطے
تیار کیا ہے پس وہ اپنی قبر سے قیامت کے دن سفید رو اوٹھایا جاویگا ❊

---

[91] لوہے کا گرز ۱۲
[92] لفظ حدیث حجلہ ہے بفتح حا و جیم بمعنی حجرۂ عروسی لکہا ہے اور شرح الصدور مین بمعنی بفتح حا و جیم بمعنی خانہ لکہا ہے ۱۲ ❊

۱۱حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱بیہقی نے زہد مین اور ابن عساکر نے بسند منقطع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک آدمی سے کہا ای میرے بھائی کیا تو نے نجانا کہ موت تیرے آگے ہے تو نہین جانتا ہے کہ وہ تجھکو آجاوے صبح کو یا شام کو رات کو یا دن کو پہر قبر و ہول مطلع و منکر و نکیر ہین بعد اسکے قیامت ہے جسدن کہ اوسمین مبطل لوٹا پاوینگے ۲دیلمی نے مسند الفردوس مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی لازم کرو اپنی زبانون کو قول لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ و ان اللہ ربنا و الاسلام دیننا و محمد نبینا کا پس بیشک تم سوال کئے جاؤگے اوس سے اپنی قبرون مین اسکی سند مین عثمان بن مطر ہین ۳حدیث ابن عمر و امام احمد و ابن ابی الدنیا و طبرانی و آجری نے شریعہ مین اور ابن عدی نے بسند صحیح ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتان قبر کا ذکر فرمایا پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا پہیری جاوینگی طرف ہماری عقلین ہماری یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہان مثل ہیئت تمہاری کے آج پس حضرت عمر نے کہا کہ اوسکے موہنہ مین پتھر

۱۲حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱طبرانی نے کبیر مین بسند حسن اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مومن جبکہ مرجاتا ہے تو اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور کشادگی کیجاتی ہے اوسکے واسطے قبر مین پہر ابن مسعود نے یہ آیت پڑہی یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت الآیۃ اور بیشک کافر جبکہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو وہ اوسمین بٹہایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پس تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی اور عذاب کیا جاتا ہے اوسمین پہر ابن مسعود نے یہ آیت پڑہی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ۲بیہقی و ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک ایک تمہارا البتہ بٹہایا جاتا ہے

اپنی قبر مین بٹہا کر پس اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے تو سو اگر وہ مومن ہے تو کہتا ہے مین بندہ ہون اللہ کا زندہ و مردہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اوسکی قبر مین جتنی کہ چاہے پس وہ دیکہتا ہے اپنے مکان کو جنت سے اور اوترتا ہے اوسپر لباس کہ وہ اوسکو
پہنتا ہے جنت سے اور لیکن کافر پس اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے تو وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پس اوس سے کہا جاتا ہے
تو نے نہ جانا یہ کلمہ تین بار کہا جاتا ہے پہر تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین
اور بہیجے جاتے ہین اوسپر سانپ اوسکی قبر کے اطراف سے وہ اوسے نوچتے کہاتے ہین پہر جبکہ گہبراتا چیختا ہے تو مارا جاتا ہے
ساتہہ کوڑے کی آگ یا لوہے سے اور کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے دروازہ طرف آگ کے ۲۲ آجری نے شریعہ مین ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ وفات دیا جاتا ہے بندہ تو بہیجتا ہے اللہ طرف اوسکے فرشتون
کو پس وہ قبض کر لیتے ہین اوسکی روح کو اوسکے کفنون مین پس جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو بہیجتا ہے
اللہ طرف اوسکے دو فرشتون کو وہ اوسے جہڑکتے ہین پس اوس سے کہتے ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے رب میرا
اللہ ہے کہتے ہین کیا ہے دین تیرا کہتا ہے دین میرا اسلام ہے کہتے ہین کون ہے نبی تیرا کہتا ہے نبی میرے محمد ہین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتے ہین تو نے سچ کہا تو ایسا ہی تہا فرش کرو اوسکا جنت سے اور پہناؤ اوسکو
جنت سے اور دکہاؤ اوسکو قرارگاہ اوسکی جنت سے اور لیکن کافر پس مارا جاتا ہے ایک مار کہ اوس سے اوسکی
قبر آگ کا شعلہ مارتی ہے اور تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین اور بہیجے
جاتے ہین اوسپر سانپ قبر کے ساتہون سے جیسے گردنین اونٹون کی صم خلال نے کتاب شرح السنہ
مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا بیشک مومن جبکہ اوترتی ہے اوسپر موت تو آتے ہین اوسکو
ملک الموت ندا کرتے ہین اوسکو کہ اے روح پاک نکل تو جسم پاک سے پس جبکہ اوسکی روح نکلی تو وہ پارچہ سرخ
مین لپیٹی جاتی ہے پہر جب وہ نہلایا کفنایا کہاٹ پر اوٹہایا گیا تو روح بلند ہوجاتی ہے کہاٹ پر جس جگہہ کہاٹ
انتقال کرتی ہے وہ بہی انتقال کرتی ہے یہانتک کہ رکہا جاتا ہے اپنی قبر مین پہر جبکہ رکہدیا جاتا ہے اوسکی
قبر مین تو بٹہایا جاتا ہے اور روح لائی جاتی ہے اور اوسمین رکہدیجاتی ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے
کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے اور دین میرا

اسلام ہے اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا پس فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اوسکی درازی انتہا تک پہر اوٹھائی جاتی ہے روح اوسکی پس رکہی جاتی ہے علیین مین پہر عبد اللہ نے یہ آیت پڑہی ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادرٰک ما علیون کتاب مرقوم فرمایا ساتوین آسمان مین اور لیکن کافر پس کلام ذکر کیا اور یہ آیت پڑہی ان کتاب الفجار لفی سجین وما ادرٰک ما سجین فرمایا ساتوین زمین مین ۞

۴ احدیث عثمان رضی اللہ عنہ

ابوداؤد و حاکم و بیہقی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے پر نزدیک قبر کے اور قبر والا دفن کیا جاتا تھا پس فرمایا مغفرت مانگو اللہ سے واسطے اپنے بھائی کے اور سوال کرو اوسکے لئے ثابت رکہنے کا پس بیشک وہ اب سوال کیا جاویگا ۞

۵ احدیث عمر رضی اللہ عنہ

ابن ابی داؤد نے بعث مین حاکم نے تاریخ مین بیہقی نے عذاب قبر مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسطرح ہوگا تو جبکہ تو ہوگا چار ہاتھہ مین جو کہ دو ہاتھہ مین ہونگے یعنی قبر مین کہ جسکا طول چار ہاتھہ کا اور عرض دو ہاتھہ کا ہوگا اور دیکہیگا تو منکر و نکیر کو مینے کہا یا رسول اللہ کیا ہین منکر نکیر فرمایا فتان قبر کے ہوویںنگے زمین کو اپنے دانتون سے اور روندین گے اپنے بالون مین یعنے اونکے بال اتنے لنبے ہونگے کہ پاؤن مین رُندینگے آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکہین جیسے بجلی جہپٹنے والی اونکے ساتھہ ایک مرزبہ ہوگا کہ اگر اوسپر منیٰ والے جمع ہوجاوین تو اوسے نہ اوٹھا سکین وہ اوپر میری اس لکڑی سے بھی زیادہ تر سہل ہوگا پس وہ دونون تیرا امتحان لینگے پس اگر تو بات مین عاجز ہوگیا یا تو نے زبان موڑی تو وہ تجھے ایسی مار مارینگے کہ تو اوسکے سبب سے راکہہ ہوجاویگا مینے کہا یا رسول اللہ اور مین اپنے اس حال پر ہونگا فرمایا ہان مینے کہا تو اب مین اونکو کفایت کرونگا ۴ ابونعیم و ابن ابی الدنیا و آجری نے شریعت مین اور بیہقی نے عطار بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عمر تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ تو مرےگا پہر پیمائش کرین گے

تیرے لئے تین ہاتہہ ایک ہاتہہ ایک بالشت مین پہر رجوع ہونگے طرف تیرے پس تجہے نہلائین
کفنائین گے خوشبو لگائین گے پہر تجہے اوٹہائین گے یہانتک کہ تجہے اوسمین رکہدینگے پہر تجہپر مٹی ڈالینگے
پس جبکہ تیرے پاس سے چلے جاوینگے تو آئینگے تیرے پاس دو امتحان لینے والے قبر کے منکر نکیر آواز اونکی
جیسے سخت کڑک بادل کی اور آنکہین اونکی جیسے بجلی جہپٹنے والی پس وہ تجہے ہلائین گے پیچین کرینگے
اور تجہسے کلام کی کثرت و تردید کرینگے اور ڈرائین گے پس تیری کیا کیفیت ہوگی نزدیک اسکے امی عمر
اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ساتہہ میرے میری عقل ہوگی فرمایا ہان کہا تو اب مین اونکو کفایت
کرونگا یہ حدیث مرسل ہے اسکے راوی ثقہ ہین

۱۶ حدیث عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

مسلم نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے اپنے مرض موت مین فرمایا جبکہ
تم مجہے دفن کر چکو تو مجہپر مٹی ڈالو ڈالنے کر اور ٹہیرے رہو نزدیک میری قبر کے اتنی دیر کہ اونٹ ذبح کیا جاوے
اور اوسکا گوشت بانٹا جاوے مین تمہارے ساتہہ انس لون اور دیکہون کہ مین کس چیز کے ساتہہ اپنے
رب کے قاصدون سے بات چیت کرتا ہون

۱۷ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ

بزار نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
بیشک وہ گہر جسمین قرآن پڑہا جاتا ہے اوسپر ایک خیمہ ہے نور سے کہ اقتدا کرتے ہین ساتہہ اوسکے آسمان والے
جیسے اقتدا کیا جاتا ہے ساتہہ چمکتے تارے کے بیچون بیچ دریاؤن مین اور خالی زمین مین پس جبکہ صاحب
قرآن مرجاتا ہے تو وہ خیمہ اوٹہالیا جاتا ہے پس نظر کرتے ہین فرشتے آسمان سے اور اوس نور کو نہین
دیکہتے تو اوسکی ملاقات کرتے ہین ایک آسمان سے طرف دوسرے آسمان کے پس درود بہیجتے ہین فرشتے
اوسکی روح پر زمین مین پہر مغفرت مانگتے ہین واسطے اوسکے اوسدن تک کہ وہ اوٹہایا جاویگا اور نہین ہے
کوئی آدمی کہ اوسنے اللہ کی کتاب کو سیکہا پہر گہڑی بہر رات کو نماز پڑہی مگر وصیت کرتی ہے ساتہہ اوسکے
وہ رات جو گذر گئی شب آیندہ کو اس بات کی کہ وہ اوسے اوس گہڑی بیدار کردے اور اوسپر ہلکی ہو پس

لہ ایک نسخہ مین یای
بتقدیم کے بعد ی ہے
یعنی راوہ یاے موحدہ سے ہین ۱۲

جبکہ وہ مرجاتا ہے اور اوسکے گہر والے اوسکی تیاری مین ہوتے ہین تو قرآن حسین جمیل صورت مین آتا ہے پس
اوسکے سر کے نزدیک کہڑا رہتا ہے یہانتک کہ وہ اپنی کفن کے کپڑون مین لپیٹ دیا جاتا ہے پس قرآن اسکے
سینے پر ہوتا ہے کفن کے اوپر سے پہر جبکہ وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور اوسپر مٹی برابر کردیجاتی ہے اور اوسکے ہمراہی
اوس سے متفرق ہوجاتے ہین تو اوسکے پاس منکر و نکیر آتے ہین پس وہ اوسکو قبر مین بٹہاتے ہین قرآن آتا ہے
یہانتک کہ درمیان اوسکے اور درمیان اونکے ہوجاتا ہے وہ کہتے ہین قرآن سے تو ہٹ جا تاکہ ہم اوس سے
سوال کرین وہ کہتا ہے نہین قسم ہے رب کعبہ کی بیشک وہ البتہ میرا صاحب ہے اور میرا دوست ہے اور مین
نہین ہون کہ اوسے خوار کرون اوسکی مدد نکرون کسی حال پر پس اگر تم کسی چیز کے ساتہہ مامور ہو تو تم کرو جسکا
تمہین حکم ہے اور مجہے اپنی جگہہ چہوڑ دو کیونکہ مین اوس سے جدا نہین ہونگا یہانتک کہ اوسے جنت مین داخل
کرونگا پہر قرآن اپنے صاحب کی طرف دیکہتا ہے پس کہتا ہے مین قرآن ہون جسکو تو چلا کے اور آہستہ
پڑہتا تہا سو مین تیرا دوست ہون اور جسکو مین دوست رکہتا ہون اللہ اوسکو دوست رکہتا ہے نہین ہے
تجہپر بعد سوال منکر و نکیر کے کوئی ہم نہ کوئی حزن پس منکر نکیر اوس سے سوال کرتے ہین اور چڑہ جاتے ہین
اور باقی رہجاتا ہے وہ اور قرآن پس کہتا ہے البتہ مین بچہاؤنگا تیرے لئے نرم بچہونا اور اوڑہاؤنگا تجہے
حسن جمیل اوڑہنا جیسا کہ تو نے اپنی رات کو جگایا اور اپنے دن کو تکلیف دی پس قرآن چڑہ جاتا ہے
طرف آسمان کے پلک مارنے سے بہی زیادہ جلدی پس اللہ سے اسکا سوال کرتا ہے وہ اوسکو یہ عنایت کرتا ہے
پس اوتار لیتے ہین اوسکو ہزار فرشتے مقربین چہٹے آسمان سے قرآن آتا ہے پس اوسے تحیہ یعنی سلام کرتا ہے
پہر کہتا ہے کیا تجہے وحشت ہوئی نہین زیادہ کیا مینے جب سے کہ تجہسے جدا ہوا سیر کہ اللہ سے گفتگو کی یہانتک کہ
لیا مینے تیرے لئے فراش و دثار اور البتہ مین اوسے تیرے پاس لے آیا سو تو اوٹہہ تاکہ فرشتے تیرا بچہونا کردین
پس فرشتے اوسے آہستہ سے اوٹہا لیتے ہین پہر فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین چار سو
برس کی راہ کی پہر رکہا جاتا ہے اوسکے واسطے بچہونا جسکا استر حریر سبز سے ہے اور بہرتی اوسکی مشک
تیز بو ور رکہے جاتے ہین اوسکے لئے نزدیک اوسکے سر اور دونون پاؤن کے تکیے سندس و استبرق سے یعنی
باریک و موٹا ریشمی کپڑا اور روشن کئے جاتے ہین اوسکے واسطے دو چراغ جنت کے نور سے نزدیک اوسکے سر

اور دونون پاؤن تک - وہ قیامت کے دن تک روشن رہینگے پھر لوٹاتے ہین اوسکو فرشتے اوسکی داہنی کروٹ پھر وہ پھیلائی جاتی ہے جنت کی چنبیلی اور وہ فرشتے اوسکے پاس سے چڑھ جاتے ہین اور باقی رہتا ہے وہ اور قرآن یہانتک کہ وہ اوٹھایا جاویگا یعنی قیامت تک اور رجوع کرتا ہے قرآن طرف اوسکے گھر والون کے پس ہر دن رات اونکی خبر لے دیتا ہے اور خبر گیران رہتا ہے اوسکا جیسے کہ خبر گیران رہتا ہے والد شفیق اپنے لڑکے کا ساتھہ خبر کے پھر اگر کسینے اوسکی اولاد مین سے قرآن سیکھہ لیا تو اوسے اسکی بشارت دیتا ہے اور اگر اوسکی اولاد بری ہے تو اونکے لئے صلاح واقبال کی دعا کرتا ہے یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد مین جہالت وانقطاع ہے ❊

۱۸ حدیث ابی اُمامہ رضی اللہ عنہ

یہ حدیث تلقین مین گزر چکی

۱۹ حدیث ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

ابن مبارک نے زہد مین اور ابن ابی شیبہ نے اور آجری نے شریعہ مین اور بیہقی نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے اونسے کہا کہ تم مجھے خیر سکھاؤ جس سے اللہ مجھے نفع دے پس فرمایا اگر تو باز نہین رہتا ہے تو سمجھہ کہ تیری کیا کیفیت ہوگی جبکہ ہوگی واسطے تیرے زمین سے مگر جگہہ چار ہاتھہ کی دو ہاتھہ مین لا نینگے تجھے تیرے گھر والے جو کہ تیری جدائی کو ناخوش رکھتے تھے اور تیرے بھائی جو کہ تیرے کام سے غمگین ہوتے تھے پس وہ تجھے اوس جگہہ مین پچھاڑینگے پھر بند کرینگے تجھپر اینٹون سے اور تجھپر بہت سی مٹی ڈالدینگے پس آئینگے تیرے پاس دو فرشتے نیلی آنکھون والے گھونگر بالون والے اونکو منکر و نکیر کہتے ہین پس وہ کہین گے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس اگر تو نے کہا کہ رب میرا اللہ ہے اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مقرر قسم ہے اللہ کی کہ تو ہدایت کیا گیا اور تو نے نجات پائی اور تو ہرگز اسکی طاقت نرکھیگا مگر ساتھہ ثابت رکھنے کے اللہ سے باوجود اوس چیز کے کہ دیکھیگا تو سختی اور ڈر ایسے اور اگر تو نے کہا مین نہین جانتا ہون تو مقرر واللہ تو نے گمراہ ہوا اور تو ہلاک ہوگیا ❊

عہ ایک نسخے مین ڈالا ہے اور ایک نسخے مین ڈالو ہے یعنی اول تو اس بات کو سمجھہ ۱۲

۲۰ حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

امام احمد و بزار و ابن ابی الدنیا و ابن ابی عاصم نے سنت مین اور ابن مردویہ و بیہقی نے بسند صحیح ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ حاضر ہوے ہم ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک جنازے میں پس آپ
نے فرمایا اے لوگو بیشک یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبروں میں پس جبکہ انسان دفن کیا جاتا ہے اور متفرق
ہوجاتے ہیں اوس سے اوسکے اصحاب تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ اوسکے ہاتھ میں مطراق ہوتا ہے پس وہ اوسے
بٹھاتا ہے اوس سے کہتا ہے کیا کہتا ہے تو اس شخص میں سو اگر وہ مومن ہے تو کہتا ہے اشہد ان لا الہ الا
اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ پس فرشتہ اوس سے کہتا ہے سچ کہا تو نے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک
دروازہ طرف آگ کے پس کہتا ہے یہ تھی تیری منزل اگر تو انکار کرتا اپنے رب کا پس لیکن جبکہ تو ایمان لایا تو یہ ہے
تیری منزل پس اوسکے لئے کھولا جاتا ہے ایک دروازہ طرف جنت کے وہ ارادہ کرتا ہے کہ اوسکی طرف کھڑا ہو فرشتہ
اوس سے کہتا ہے تو ٹھیر جا اور فراخی کیجاتی ہے اوسکے لئے اوسکی قبر میں اور اگر وہ کافر ہے یا منافق تو اوس سے کہا جاتا
تو کیا کہتا ہے اس آدمی میں پس وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا ہوں میں نے لوگوں کو سنا ہے کہ کچھ کہتے ہیں فرشتہ
کہتا ہے نہ جانا تو نے نہ پڑھا اور نہ ہدایت پائی پھر کھولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس کہتا ہے
یہ تیری منزل ہے اگر تو اپنے رب کے ساتھ ایمان لاتا لیکن جبکہ تو نے اوسکے ساتھ کفر کیا تو اللہ نے بدل دیا تجھکو
اوسکے عوض یہ اور کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پھر اوسکو مطراق سے ایک ایسی مار مارتا ہے
کہ اوسکو ساری خلق اللہ کی سنتی ہے سوای جن و انس کے پس بعض لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں ہے
کوئی کہ کھڑا ہو اوسپر فرشتہ اوسکے ہاتھ میں مطراق ہو مگر وہ اوسوقت ڈر جاویگا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ ثابت رکھتا ہے اللہ اون لوگوں کو جو کہ ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے *

۱۴ حدیث ابی رافع رضی اللہ عنہ

اطبرانی و ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک قبر پر گذرے پس فرمایا اُف اُف اُف پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہوں ماں باپ میرے آپ پر سوا اور
نہیں ہے آپکے ساتھ سوا میرے پس آپ نے مجھسے اُف کیا فرمایا نہیں و لیکن میں نے اُف کیا اس قبر والے سے
جو کہ مجھسے پوچھا گیا سو اوس نے مجھ میں شک کیا ۱۲ بزار و طبرانی و بیہقی نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیع غرقد میں تھا اور میں آپکے پیچھے چلتا تھا کہ آپ

فرمایا نہ تو ہدایت کیا گیا اور نہ تو نے ہدایت پائی مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے کیا ہے فرمایا مینے تجھکو ارادہ نہین کیا و لکن مین ارادہ کرتا ہون صاحب اس قبر کو کہ وہ مجھسے سؤال کیا گیا پس اوسنے زعم کیا کہ وہ مجھے نہین پہچانتا ہے پس ناگاہ ایک قبر تھی کہ اوسپر پانی چھڑ کا گیا تہا جسوقت کہ قبر والا دفن کیا گیا تہا +

۲۲ حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ

ابن ابی حاتم و طبرانی نے اوسط مین اور ابن مندہ نے ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک جبکہ مومن مرجاتا ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے پھر اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے محمد بن عبد اللہ ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس اوس سے یہ تین بار کہا جاتا ہے پھر کہولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھہ تو طرف تیری منزل کے اگر تو اوس سے مائل ہوتا پھر کہولا جاتا ہے ایک دروازہ طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھہ طرف تیری منزل کے جنت مین جبکہ تو ثابت رہا اور جسوقت کہ کافر مرتا ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹھایا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مین لوگون کو سنتا تہا کہ کچھہ کہتے ہین پس کہا جاتا ہے کہ نہ جانا تو نے پھر اوسکے لئے ایک دروازہ کہولا جاتا ہے طرف جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھہ طرف تیری منزل کے اگر تو ثابت رہتا پھر اوسکے لئے ایک دروازہ نار کی طرف کہولا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکھہ طرف تیری منزل کے جبکہ تو نے میل کیا پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا کہا لا الہ الا اللہ و فی الاخرۃ کہا سؤال قبر مین +

۲۳ حدیث ابی موسی رضی اللہ عنہ

بیہقی نے اسکو حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعد اخراج کیا ہے اور اسکے لفظ بیان نہین کیے بلکہ اسکا حوالہ اوسپر کردیا ہے

۲۴ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ دفن کیا جاتا ہے

میت تو آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کبود چشم ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے پس کہتے
ہین تو کیا کہتا تھا اس شخص مین پس وہ کہتا ہے جو وہ کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے رسول ہین
اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہتے ہین مقرر ہم جانتے تھے کہ تو یہ کہیگا پھر فراخی کیجاتی
ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین ستر گز ستر گز مین پھر اوسکے لیے اوسمین روشنی کیجاتی ہے پھر اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو سو رہ وہ کہتا ہے
مین لوٹ جاؤن طرف اپنے گھر والون کے کہ اونکو خبر دون وہ کہتے ہین تو سو جا مثل سونے دولہا کے کہ جسکو
بیدار نکرے مگر جو کہ اوسکے گھر والون مین سے اوسکو زیادہ تر محبوب ہو یہانتک کہ اوٹھاویگا اوسکو اللہ اوسکی
خوابگاہ سے جو یہ ہے پس اگر وہ منافق ہے تو کہتا ہے مینے لوگون کو سنا کہ کہتے ہین سو مینے مثل اوسکے کہا مین
جانتا نہین ہون پس وہ کہتے ہین مقرر ہم جانتے تھے کہ بیشک تو یہ کہیگا پس زمین سے کہا جاتا ہے کہ تو اوسکو
ملجا سو وہ اوسپر ملجاتی ہے پس اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین پس وہ ہمیشہ اوسمین معذب رہتا ہے یہانتک
کہ اوٹھاویگا اوسکو اللہ اوسکے اس خوابگاہ سے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور حسن کہا اور ابن ابی الدنیا نے
اور آجری نے شریعہ مین ابن ابی عاصم نے سنت مین بیہقی نے عذاب القبر مین طبرانی نے اوسط مین اور ابن مردویہ
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم حاضر ہوئے ایک جنازے مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پس جبکہ آپ اوسکے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ چلے تو آپ نے فرمایا بیشک وہ اب سنتا ہے
تمہارے جوتونکی آواز کو آئے اوسکے پاس منکر و نکیر آنکھین اونکی جیسے تانبے کی دیگین اور دانت اونکے جیسے
بیلون کی سینگ اور آواز اونکی جیسے گرج بادل کی پس وہ اوسے بٹھاتے ہین اوس سے سوال کرتے ہین
کہ کسکو پوجتا تھا اور کون اوسکا نبی تھا پس اگر وہ اونمین سے ہے جو کہ اللہ کو پوجتے ہین تو کہتا ہے مین اللہ
کو پوجتا تھا اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین لائے ہمارے پاس کھلی نشانیان پس ہم ایمان
لائے ساتھ اونکے اور ہمنے اونکی پیروی کی پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین آمنوا الخ
پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یقین ہی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا پھر کھولا جاتا ہے
واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف جنت کے اور وسعت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور اگر وہ شک
والون مین سے ہے تو کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگون کو سنا کہ کچھ کہتے ہین سو مینے اوسکو کہا

پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو شک ہی پر جیا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا پہر کہولا جاتا ہے
واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف آگ کے پس مسلط کیے جاتے ہین اوسپر بچہو اور اژدہا کہ اگر ایک اونمین کا دنیا
مین پہونک مارے تو وہ کچھہ نہ اُگاوے وہ اوسکو کاٹتے ہین اور زمین کو حکم ہوتا ہے سو وہ اوسپر ملجاتی ہے
یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین ؏ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے بیشک میت جبکہ رکہا جاتا ہے اپنی قبر مین
تو بیشک البتہ وہ سنتا ہے لوگون کے جوتون کی آواز کو جبکہ وہ پیٹھہ پہیرتے ہین پس جبکہ وہ مومن ہے
تو نماز اوسکے سر کے نزدیک ہوتی ہے اور زکوٰۃ اوسکے داہنی طرف اور روزہ بائین طرف اور فعل خیرات و
معروف اور احسان طرف لوگونکے اوسکے دونون پاؤن کی جانب پس وہ لایا جاتا ہے اپنے سر کی طرف سے یعنی
ملک عذاب آتا ہے تو نماز کہتی ہے نہین ہے طرف میرے داخل ہونیکی جگہہ پہر اوسکے دہنی جانب سے لایا جاتا
ہے تو زکوٰۃ کہتی ہے میری طرف مدخل نہین ہے اور بائین جانب سے لایا جاتا ہے تو روزہ کہتا ہے میری طرف
مدخل نہین ہے پہر پاؤن کی طرف سے لایا جاتا ہے تو فعل خیرات ومعروف واحسان الی الناس کہتا ہے میری طرف
مدخل نہین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے بیٹھہ جا وہ بیٹھہ جاتا ہے اور نمودار کیا جاتا ہے واسطے اوسکے
سورج کہ عنقریب غروب ہوا جاتا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو ہمکو خبر دے اوس چیز سے جسکا ہم تجہسے
سوال کرتے ہین وہ کہتا ہے تم مجہے چہوڑو تاکہ نماز پڑہ لون پس کہا جاتا ہے بیشک تو ابہی کریگا تو تو ہمکو
خبر دے اس سے جسکا ہم تجہسے سوال کرتے ہین پس وہ کہتا ہے تم کس چیز کا مجہسے سوال کرتے ہو پس
اوس سے کہا جاتا ہے کیا کہتا ہے تو اس شخص مین جو کہ تم مین تہا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کہتا ہے
مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ رسول ہین اللہ کے لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان نزدیک سے ہمارے
رب کے سو ہمنے تصدیق کی اور ہمنے پیروی کی پس اوس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا اسی پر تو جیا اور اسی پر
موا اور اسی پر تو اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ تعالیٰ پس اوسکے لئے فراخی کیجاتی ہے اوسکی قبر مین اوسکے
درازی بصر تک پس یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا یثبت اللّٰہ الذین آمنوا الآیۃ اور کہا جاتا ہے کہولدو اوسکے لئے ایک
دروازہ طرف آگ کے پس کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ طرف آگ کے کہا جاتا ہے یہ تیری منزل تہی

اگر تو اللہ کی نافرمانی کرتا پس وہ زیادہ کرتا ہے غبطہ و سرور کو اور کہا جاتا ہے کہ کھولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف
جنت کے پس وہ اوسکے واسطے کھولا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچھ کہ اللہ نے تیرے لئے
تیار رکھا ہے پس وہ زیادہ کرتا ہے غبطہ و سرور کو پھر عود کر دیا جاتا ہے جسم طرف مٹی کے جس سے اوسکی ابتدا
ہوئی تھی اور کر دیجاتی ہے روح اوسکی پاک روحوں میں اور وہ سبز پرندے ہیں کہ جنت کے درختوں میں چرتے
ہیں اور لیکن کافر پس لایا جاتا ہے اپنی قبر میں اوسکے سر کی طرف سے پس پائی نہیں جاتی ہے کوئی چیز پھر دونو
پاؤں کی طرف سے لایا جاتا ہے پس نہیں پائی جاتی کوئی چیز پس وہ خائف و مرعوب بیٹھتا ہے اوس سے
کہا جاتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص میں جو کہ تم میں تھا اور کیا گواہی دیتا ہے تو ساتھ اوسکے پس وہ اوسکے
نام کی راہ نہیں پاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس کہتا ہے میں نے لوگوں کو سنا ہے کہ
کچھ کہتے ہیں سو میں نے کہا جیسا کہ اونہوں نے کہا پس اوس سے کہا جاتا ہے تو نے سچ کہا تو اسی پر جیا اور اسی پر
مرا اور اوسی پر تو اوٹھایا جاویگا ان شاء اللہ اور تنگ کیجاتی ہے اوس پر قبر اوسکی یہاں تک کہ اوسکی
پسلیاں مختلف ہو جاتی ہیں پس یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا ومن اعرض عن ذکری فان له معيشة ضنكا
پھر کہا جاتا ہے کھولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے پس کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک دروازہ طرف
جنت کے پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تھی تیری منزل اور جو کچھ اللہ نے تیرے لئے تیار کیا اگر تو اوسکی فرمانبرداری کرتا
پس وہ حسرت و ثبور یعنی ہلاک کو زیادہ کرتا ہے پھر کہا جاتا ہے کھولدو اوسکے لئے ایک دروازہ طرف آگ کے پس
کھولا جاتا ہے اوسکے لئے طرف اوسکے ایک دروازہ کہا جاتا ہے یہ تیری منزل ہے اور جو کچھ اللہ نے تیرے لئے
تیار کیا پس وہ حسرت و ثبور کو اور زیادہ کرتا ہے ابو عمرو ضریر نے کہا کہ میں نے حماد بن سلمہ سے کہا کہ یہ اہل قبلہ
سے تھا کہا ہاں ابو عمرو نے کہا گویا وہ یہ گواہی غیر یقین پر دیتا تھا یقین اوسکے قلب تک نہیں پہونچا تھا جیسا
کہ وہ لوگوں کو سنتا تھا کہ کچھ کہتے ہیں ویسا وہ بھی کہتا تھا اسکو ہناد نے زہد میں ابن ابی شیبہ نے ابن جریر
و ابن منذر نے ابن حبان نے اپنے صحیح میں طبرانی نے اوسط میں ابن مردویہ و حاکم و بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے ابن مندہ و طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے
کہا کہ لایا جاتا ہے آدمی اپنی قبر میں یعنے اوسکے پاس عذاب کا فرشتہ یا عذاب آتا ہے پس جبکہ وہ اوسکے سر کے

طرفسے آتا ہے تو تلاوت قرآن اوسکو دفع کرتی ہے اور جبکہ اوسکے ہاتھون کی طرف سے آتا ہے تو اوسکو صدقہ دفع کرتا ہے اور جسوقت اوسکے پاؤن کی طرف سے آتا ہے تو دفع کرتا ہے اوسکو چلنا اوسکا طرف مساجد کے اور صبر ایک کنارے مین ہوتا ہے پس وہ کہتا ہے خبردار اگر مین کوئی خلل یعنی دراڑ دیکھتا تو مین اوسکا صاحب ہوتا ۵ ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ میت اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے تو اوسکے نیک عمل آتے ہین پس وہ اوسے گھیر لیتے ہین پس اگر اوسکے سر کے طرف سے آیا تو اوسکی قراءت قرآن آتی ہے اور اگر پاؤن کی طرفسے آیا تو اوسکا قیام آتا ہے اور اگر ہاتھون کی جانب سے آیا تو ہاتھ کہتے ہین واللہ وہ ہمکو صدقہ و دعا کے واسطے پھیلاتا تھا تمہارے لئے کوئی راہ نہین ہے طرف اوسکے ہماری طرفسے اور اگر وہ اوسکے سونھ کی طرفسے آیا تو اوسکا ذکر و روزہ آتا ہے کہا اور اسی طرح نماز اور صبر ایک کنارے مین ہوتا ہے پس کہتا ہے خبردار بیشک مین اگر کوئی خلل دیکھتا تو مین اوسکا صاحب ہوتا اور اوسکے اعمال صالحہ اوسکی طرف سے دفع کرتے ہین جیسے آدمی اپنے بھائی اور اہل و اولاد سے دفع کرتا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے نزدیک اسکے کہ تو سوئے اللہ برکت دے تیرے لئے تیری خوابگاہ مین پس اچھے دوست تیرے دوست ہین اور اچھے اصحاب تیرے اصحاب ہین ۶ ابن ابی الدنیا و ابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جبکہ مومن محتضر ہوتا ہے یعنی اوسکو موت حاضر ہوتی ہے پس اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلتی ہے تو فرشتے کہتے ہین کہ پاک روح پاک جسم سے پس جبکہ وہ اپنے گھر سے طرف قبر کے نکالا جاتا ہے تو وہ دوست رکھتا ہے جسقدر کہ اوسکے ساتھہ جلدی کیجائے پھر جب وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے تو اوس کے پاس ایک آنے والا آتا ہے تاکہ اوسکا سر پکڑے تو اوسکا سجود اوسکے اور اسکے درمیان مین حایل ہوجاتا ہے اور آتا ہے اوسکے پاس تاکہ اوسکے پیٹ کو پکڑے تو اوسکا روزہ اوسکے اور اسکے آڑے آجاتا ہے اور آتا ہے اوسکے پاس تاکہ اوسکا ہاتھ پکڑے پس اوسکا صدقہ درمیان اوسکے اور اسکے آجاتا ہے اور آتا ہے اوسکے پاس تاکہ اوسکے پاؤن کو پکڑے پس اوسکا قیام اوپر اور اوسکا چلنا اوپر طرف نماز کے درمیان اوسکے اور اسکے حایل ہوجاتا ہے پس نہ گھبرائیگا مومن بعد اسکے کبھی اور بیشک جسکو اللہ چاہے خلق سے تو وہ البتہ گھبراتا ہے پس جبکہ مومن اپنے قرارگاہ کو دیکھتا ہے اور جو کچھ کہ اللہ نے اوسکے لئے مہیا کیا ہے تو کہتا ہے یارب تو مجھے میری منزل کی طرف پہونچادے اوس سے

کہا جاتا ہے کہ بیشک تیرے لئے بہائی ہین ہین کہ وہ تجہسے نہین ملے ہین پس تو خنک چشم ہو رہ اور بیشک کافر جبکہ
محتضر ہوتا ہے پہر اوسکی روح اوسکے جسم سے نکلتی ہے تو فرشتے کہتے ہین روح خبیث جسم خبیث سے نکلی پس جبکہ وہ اپنے گہر
سے طرف قبر کے نکالا جاتا ہے تو وہ دوست رکہتا ہے جسقدر اوسکے ساتہہ دیر کیجاسکے اور چیختا ہے کہ تم مجہے کہان لئے
جاتے ہو پہر جب اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے اور دیکہتا ہے اوسکو جو کہ الله نے اوسکے لئے تیار رکہا ہے تو کہتا ہے
اے رب تم مجہے پہیر دو مین توبہ کرونگا اور عمل صالح کرونگا پس اوس سے کہا جاتا ہے مقرر تو عمر دیا گیا اوسقدر کہ
تو معمر ہو گیا تہا پس تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہین اوسپر پسلیان اوسکی پس وہ مثل
سانپ کے کاٹے ہوئے کے سوتا ہے اور گہبراتا ہے اور جہک پڑتے ہین طرف اوسکے ہوام زمین کے اوسکے سانپ و
بچہوے بزار نے اور ابن جریر نے تہذیب الآثار مین ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے کہا بیشک مومن
اوترتی ہے اوسپر موت اور معاینہ کرتا ہے جو کچہہ کہ معاینہ کرتا ہے پس دوست رکہتا ہے کاش نکلجاوے یعنی اوسکی جان
اور الله اوسکی ملاقات کو دوست رکہتا ہے اور بیشک مومن چڑہائی جاتی ہے روح اوسکی طرف آسمان کے پس آتی
ہین اوسکے پاس روحین مومنین کی زمین والون ہین جو اونکی پہچان والے ہین اوس سے اونکی خبر پوچہتی ہین پس
جب کہتا ہے کہ فلان کو مینے دنیا مین چہوڑا ہے تو یہ اونکو خوش آتا ہے اور جب کہتا ہے کہ فلان مرچکا ہے تو
وہ کہتی ہین کہ اوسکی روح ہماری طرف نہین لائی گئی مقرر اوسکی روح کو اہل نار کی طرف لیگئے اور بیشک
مومن اپنی قبر مین بیٹہتا ہے پس پوچہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا الله ہے کہتا ہے یعنی فرشتہ کون ہے
نبی تیرا وہ کہتا ہے نبی میرے محمد ہین صلی الله علیہ وآلہ وسلم پہر کہتا ہے کیا دین ہے تیرا وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے
پس کہولا جاتا ہے اوسکے لئے ایک دروازہ اوسکی قبر مین پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف تیری مجلس کے تو سو رہ
خنک چشم پس اوٹہا ویگا اوسکو الله دن قیامت کے پس گویا ایک نیند تہی اور جبکہ الله کے دشمن پر موت نازل ہوتی ہے اور
معاینہ کرتا ہے جو کچہہ کہ معاینہ کرتا ہے تو بیشک وہ دوست نہین رکہتا ہے کہ اوسکی روح کبہی نکلے اور الله ناخوش رکہتا ہے
اوسکی ملاقات کو پس جبکہ وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے تو اوس سے کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا
ہون پس کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے کہا جاتا ہے کون ہے نبی تیرا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے کہا جاتا ہے
کیا ہے دین تیرا کہتا ہے مین نہین جانتا کہا جاتا ہے نہ جانا تو نے پس کہولا جاتا ہے اوسکے لئے اوسکی قبر مین ایک دروازہ جہنم کا پہر ایسی مار مارا جاتا ہے کہ ہر ا

سنتا ہے مگر جن والنس پہر اوس سے کہا جاتا ہے تو سو جیسے منہوس سوتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ منہوس کیا ہے کہا وہ ہے جسکو دو اب سانپ کاٹین پہر تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی یہانتک کہ اوسکی پسلیان مختلف ہوجاتی ہین ۸ ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر سے فرمایا کسطرح ہوگا تو جسوقت کہ منکر ونکیر کو دیکہیگا اونہون نے کہا منکر ونکیر کیا ہین فرمایا دو فتان ہین قبر کے آواز اونکی جیسے سخت کڑک بادل کی اور بینائی اونکی جیسے برق خاطف روندتے ہین اپنے بالون مین اور کہود لیتے ہین زمین کو اپنے دانتون سے اونکے پاس لوہے کے عصی ہین کہ اگر اونپر اہل منی جمیع ہوجاوین تو نہ اوٹھا سکین ۹ ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا بیشک میت جاتا ہے طرف قبر کے پس بٹہایا جاتا ہے نیک آدمی اپنی قبر مین اس حال مین کہ وہ خوفناک نہین ہوتا نہ گہبراہٹ اوسکے دل تک پہونچتی ہے پہر کہا جاتا ہے اوس سے تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہے کہ مین اسلام مین تہا پس کہا جاتا ہے کیا ہے یہ شخص وہ کہتا ہے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان اور ہدایت اللہ کے نزدیک سے پس ہمنے اونکی تصدیق کی پس کہا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو دیکہا ہے وہ کہتا ہے کسی کو لائق نہین ہے کہ وہ اللہ کو دیکہے پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف نار کے پس دیکہتا ہے طرف اوسکے کہ توڑ رہا ہے بعض اوسکا بعض کو پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف اوسکے جس سے اللہ تعالی نے تجہے بچایا پہر کشادہ کیا جاتا ہے اوسکے لئے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ اوسکی تازگی کی طرف دیکہتا ہے اور جو کچہہ اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹہکانا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو یقین ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور بٹہایا جاتا ہے بد آدمی اپنی قبر مین گہبراتا ہوا مشعوف[۱] پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پس اوس سے کہا جاتا ہے کیا ہے یہ آدمی وہ کہتا ہے مینے لوگون کو ایک بات کہتے سنا پس مینے اوسکو کہا پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ دیکہتا ہے طرف اوسکی تازگی کے اور جو کچہہ کہ اوسمین ہے پس کہا جاتا ہے دیکہہ طرف اوسکے جسکو اللہ نے تجسے پہیر دیا پہر اوسکے لئے کشادہ

[۱] مشعوف وہ ہے کہ خوف وگہبراہٹ اوسکی دل کو لگجاوے ۱۲

کہا جاتا ہے ایک جہروکا طرف آگ کے پس وہ اوسکی طرف دیکہتا ہے کہ بعض اوسکا بعض کو توڑ رہا ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹہکانا ہے تو شک ہی پر تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ ❁

۲۷۵ حدیث اسماء رضی اللہ عنہا

ابن ابی شیبہ و بخاری نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے کہ بیشک وحی کی گئی طرف میرے کہ تم آزمائے جاتے ہو قبرون مین پس کہا جاتا ہے کیا علم ہے تیرا ساتہہ اس مرد کے پس لیکن مومن یا موقن پس وہ کہتا ہے کہ وہ محمد ہین اللہ کے رسول لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان اور ہدایت پس ہمنے قبول کیا اور پیروی کی پس اوس سے کہا جاتا ہے مقرر ہمنے جانا کہ بیشک تو البتہ موقن تہا تو اچہی طرح سو رہ اور لیکن منافق اور شک کرنے والا پس کہتا ہے مین نہین جانتا ہون مینے لوگون کو سنا کہ کچہہ کہتے ہین پس مینے کہا ۲۷۶ امام احمد نے اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا انسان اپنی قبر مین پس اگر وہ مومن ہے تو گہیر لیتا ہے اوسکو عمل اوسکا نماز و روزہ پس آتا ہے اوسکے پاس فرشتہ نماز کی طرف سے تو وہ اوسکو رد کرتی ہے اور روزے کی طرف سے تو وہ اوسکو رد کرتا ہے پس وہ اوسکو پکارتا ہے کہ بیٹہہ جا وہ بیٹہہ جاتا ہے پس اوس سے کہتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص مین یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن کہتا ہے کون فرشتہ کہتا ہے محمد مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک وہ اللہ کے رسول ہین فرشتہ کہتا ہے تجہے کس چیز نے معلوم کرایا کیا تو نے اونکو پایا ہے مومن کہتا ہے اشہد انہ رسول اللہ فرمایا کہ فرشتہ کہتا ہے کہ اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا اور اگر وہ فاجر یا کافر ہے تو اوسکے پاس فرشتہ آتا ہے اوسکے اور اسکے درمیان مین کوئی چیز نہین ہوتی ہے کہ اوسکو رد کرے پس وہ اوسکو بٹہاتا ہے اور کہتا ہے تو کیا کہتا ہے اس شخص مین وہ کہتا ہے کون شخص فرشتہ کہتا ہے محمد فرمایا کہ وہ کہتا ہے واللہ مین نہین جانتا ہون مینے تو لوگون کو سنا کہ کچہہ کہتے ہین سو مینے اوسکو کہا فرشتہ اوس سے کہتا ہے اسی پر جیا تو اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا فرمایا اور مسلط کیا جاتا ہے اوسپر اوسکی قبر مین ایک دابہ اوسکے پاس ایک کوڑا ہے کہ اوسکا ثمرہ یعنی پہندنا انگارہ ہے مثل عرف البعیر کے مارتا ہے اوسکو اوسقدر کہ

الله جانتا ہے وہ اوسکی آواز کو نہین سنتا ہے کہ اوسپر رحم کرے ◆

٢٦ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا

امام احمد و بیہقی نے بسند صحیح عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک یہودی عورت آئی پس
اوسنے میرے دروازے پر کہانا مانگا کہا کہ تم مجھکو کہانا کہلاؤ اللہ تمکو پناہ دے مسیح دجال کے فتنہ سے اور
عذاب قبر کے فتنہ سے پس مین اوسے روکتی رہی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے
مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اس یہودیہ مین فرمایا وہ کیا کہتی ہے مینے عرض کیا وہ کہتی ہے
کہ اللہ تمکو پناہ دے دجال کے فتنہ سے اور عذاب قبر کے فتنہ سے بی بی عائشہ نے کہا پس کہڑے ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آپنے دونون ہاتہہ اوٹھائے دراز کرکے پناہ مانگتے تہے ساتہہ اللہ
کے فتنۂ دجال اور فتنۂ عذاب قبر سے پہر فرمایا لیکن فتنۂ دجال پس کوئی نبی نہین ہوا مگر اوسنے اپنی امت
کو ڈرایا اور اب مین تمکو ڈراتا ہون ساتہہ ایسی بات کے کہ نہین ڈرایا اوس سے کسی نبی نے اپنی امت
کو بیشک وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہین ہے اوسکی دونون آنکہون کے درمیان مین کافر لکہا ہوا ہے
کہ اوسکو ہر مومن پڑہیگا اور لیکن فتنۂ قبر پس تم میرے ساتہہ آزمائے جاتے ہو اور مجہسے پوچہے جاتے ہو پس
اگر وہ نیک آدمی ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا جاتا ہے اس حال مین کہ وہ خوفناک نہوگا نہ مشعوف پہر اوس
سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا پس وہ کہتا ہے اسلام مین کہا جاتا ہے کیا ہے یہ مرد جو کہ تم مین تہا پس
وہ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ لائے ہمارے پاس کہلی نشانیان اللہ کے نزدیک سے سو ہمنے اونکی تصدیق کی
پس کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف نار کے پس وہ طرف اوسکے دیکہتا ہے کہ بعض اوسکا
بعض کو توڑ رہا ہے اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ تو طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجہے بچایا پہر کہولا جاتا ہے
واسطے اوسکے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ اوسکی خوبی وآرائش وتازگی کی طرف دیکہتا ہے اور جو کچہہ
کہ اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے اوس سے اور کہا جاتا ہے کہ تو یقین ہی پر
تہا اور اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا انشاء اللہ تعالی اور اگر وہ بد آدمی ہے تو وہ اپنی قبر مین بٹہایا
جاتا ہے خوفناک ومشعوف پس اوس سے کہا جاتا ہے تو کس مین تہا وہ کہتا ہے مین نہین جانتا ہون پہر کہا

◆

جاتا ہے کہا جاتا ہے یہ مرد جو کہ تم مین تہا پس کہتا ہے بیٹہ لوگون کو سنا کہ کوئی بات کہتے ہین سو بینے کہی جیسے اونہون
نے کہی پس کہولا جاتا ہے اوس کے لئے ایک جہروکا طرف جنت کے پس وہ اوسکی خوبی و تازگی کی طرف
دیکہتا ہے اور جو کچھ کہ اوسمین ہے پس اوس سے کہا جاتا ہے دیکہہ طرف اوس چیز کے کہ اللہ نے تجہسے
اوسکو پہیر دیا پہر اوسکے لئے ایک جہروکا طرف آگ کے کہولا جاتا ہے وہ اوسکی طرف دیکہتا ہے کہ بعض
اوسکا بعض کو توڑ رہا ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹہکانا ہے اوس سے تو شک ہی پر تہا اور
اوسی پر مرا اور اوسی پر اوٹہایا جاویگا ان شاء اللہ تعالی پہر وہ عذاب کیا جاتا ہے پہر روایت کیا ہے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پس مثل اسکے ذکر کیا ۳۱ بزار نے عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہے کہا کہ مینے کہا یا رسول اللہ آزمائی جاتی ہے یہ امت اپنی قبرون مین اور میری کیا کیفیت ہوگی
حال آنکہ مین ایک کمزور عورت ہون فرمایا ثابت رکہتا ہے اللہ اون لوگون کو جو ایمان لائے ساتہہ قول ثابت
کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین ۳۲ بیہقی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میرے ساتہہ آزمائے جاتے ہین اہل قبور اور اسی مین اوتری ہے یہ آیت
یثبت اللہ الذین امنوا الایۃ ۳۳ ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا جبکہ
نکالا جاتا ہے مؤمن کا جنازہ تو وہ ندا کرتا ہے قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی کہ تم مجہے جلد لیجاؤ پس جبکہ اپنی
قبر مین داخل کردیا جاتا ہے تو گہیر لیتا ہے اوسکو عمل اوسکا پس نماز آتی ہے وہ اوسکے داہنی طرف ہوتی ہے روزہ
آتا ہے وہ اوسکے بائین جانب ہوتا ہے اور اوسکا نیک کام کرنا آتا ہے وہ اوسکے دونون پاؤن کے نزدیک
ہوتا ہے نماز کہتی ہے تمہارے لئے میری طرف مدخل نہین ہے وہ مجہے پڑہا کرتا تہا پس آتا ہے اوسکے
بائین طرف سے تو روزہ کہتا ہے کہ وہ تو مجہے رکہا کرتا تہا پیاسا رہتا تہا پس وہ نہین پاتے ہین کوئی جگہہ پہر
آتے ہین طرف سے اوسکے دونون پاؤن کے تو جہگڑتے ہین اوسکی طرف سے اعمال اوسکے پس نہین پاتے
ہین کوئی راہ اور جبکہ ہے وہ اور کوئی یعنے مؤمن نہین ہے تو ندا کرتا ہے ایسی آواز سے کہ اوسکو ہر شی سنتی ہے
مگر انسان کیونکہ اگر وہ اوسکو سن لے تو بیہوش ہو جائے یا گہبرا جائے ف اس باب مین چہبیس۲۶ آدمیون
کی روایتین لکہی گئین اجمال مین ۲۴ نام تہے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی روایت رہگئی شرح الصدور

کے چار نسخون مین یہ روایت نہین ہے شاید کاتب سے رہگئی یا اصل ہی مین نہین ہے واللہ اعلم*

فصل سوال کے وقت شیطان آتا ہے

حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جس وقت میت سے سوال کیا جاتا ہے کہ کون ہے رب تیرا تو اوسکو شیطان دکھائی دیتا ہے اپنی صورت مین پس اشارہ کرتا ہے اپنے نفس کی طرف کہ بیشک مین ہی ہون تیرا رب حکیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تائید کرتا ہے اسکی حدیثون مین سے یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت دفن میت کے کہ اللھم اجرہ من الشیطان یعنی الٰہی تو پناہ دے اوسکو شیطان سے جیسا کہ باب یقال عند الدفن مین گزر چکا پس اگر شیطان کے لئے وہان کوئی راہ نہوتی تو آپ یہ دعا نہ فرماتے

فصل دو فرشتے ملائکہ رحمت سے اہل سنت کے لئے مقرر ہین کہ جب وہ قبر مین رکھے جاوین تو اونکو حجت کی تلقین کرین

لالکائی نے سنت مین بسند خود محمد بن نصر صائغ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہا کہ میرے والد یعنی نصر صائغ جنازون پر نماز پڑھنے کے بہت شائق تھے میت سے پہچان ہو یا نہو اونہون نے کہا بیٹا کسی دن مین ایک جنازے مین حاضر ہوا پس جبکہ اوسکو دفن کیا تو دو آدمی قبر کی طرف اوترے پھر ایک نکل آیا اور دوسرا باقی رہا اور لوگون نے مٹی ڈالدی مینے کہا ای لوگو زندہ مردے کے ساتھ دفن کیا جاتا ہے اونہون نے کہا یہان تو کوئی بھی نہین ہے مینے کہا شاید مجھے شبہ ہوا ہو پھر مین لوٹا مینے کہا کہ نہین دیکھے مینے مگر دو آدمی کہ ایک تو نکل آیا اور دوسرا باقی رہا مین یہان سے نہ ٹلون گا یہانتک کہ کشف کردے اللہ میرے لئے جو مینے دیکھا ہے پس مین قبر کی طرف آیا دس بار سورۂ یٰس و تبارک کو پڑھا اور رویا اور مینے کہا یا رب تو کشف کردے میرے لئے جو کہ مین نے دیکھا ہے اسلئے کہ مین اپنے عقل و دین پر ڈرتا ہون پس قبر پھٹ گئی اور اوسمین سے ایک شخص نکلا اور پیٹھ پھیر کے جلدی سے بہاگا مینے کہا ای شخص تجھے قسم تیرے معبود کی کہ تو ٹھیر جا تاکہ مین تجھسے پوچھون اوسنے میری طرف التفات نہ کیا پھر دوسری بار تیسری بار مینے یہی کہا پس اوسنے التفات کیا اور کہا تو نصر صائغ ہے مینے کہا ہان کہا تو مجکے نہین پہچانتا ہے

ف۱ ایک نسخہ مین صورۃ منکر آیا ہے واللہ اعلم ۱۲

ف۲ الکلام الموہام لبہۃ اللہ بن حسن بن منصور رازی طبری ہے فقیہ شافعی تھے محدث بغداد کے اونہون نے تین کتابین تالیف کین ایک سنت مین دوسری رجال صحیحین مین تیسری سیر مین لیکن موت نے جلدی کی جلد انتقال ہوگیا ۱۲

مینے کہا نہین کہا ہم دو فرشتے ہین ملائکہ رحمت سے کہ اہل سنت پر مقرر کیے گئے ہین جسوقت کہ وہ اپنی قبرون
مین رکہے جاتے ہین تو ہم اوترتے ہین تاکہ اونکو حجت کی تلقین کرین اور مجہسے غائب ہوگیا **فائدہ** امام
سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس حکایت کو شرح الصدور مین ذکر کیا ہے اور خاتمہ ابیات تثبیت مین یون فرمایا ہے
کہ لالکائی نے سنت مین بعض اہل کشف اہل روایت سے نقل کیا ہے کہ دو فرشتے وقت سوال کے تلقین حجت
کے لیے اوترتے ہین سید محمد بن اسمعیل امیر رحمۃ اللہ علیہ شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ ناظم یعنی علامہ سیوطی
نے کشف کو اس حکم کا عمدہ ٹہیرایا ہے اور ان شاء اللہ ہم اسکے صدق کو محبوب رکہتے ہین مگر اتنی بات ہے
کہ کشف والہام کے ساتہہ احکام مین استدلال نہین کیا جاتا ہے علامہ ابو العباس ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے
کتاب منہاج الاعتدال مین فرمایا ہے حاصل اونکے قول کا یہ ہے کہ کشف والہام ادیان واحکام مین ملتفت الیہ
نہین ہین اور اگر الہام کوئی طریق ہوتا تو البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ تر حقدار تہے اون لوگون کو
سے جو کہ اوسکے ساتہہ حکم کرتے ہین اور خود آپ نے فرمایا ہے کہ مقر امتون مین محدثین یعنی ایسے لوگ تہے
جنکو الہام ہوتا تہا پس اگر میری امت مین کوئی ہے تو وہ عمر ہے اور باوجود اسکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ الہام
کے ساتہہ حکم نہین دیتے تہے یا بمجرد اوس چیز کے کہ اونکے قلب پر واقع ہوئی تا کہ اوسکو کتاب وسنت پر پیش
کرتے پس اگر اوسکے موافق ہوا تو قبول کرتے ورنہ رد فرماتے انتہی الہام لغت مین یہ ہے کہ ڈالنا کسی چیز کا
دل مین جیسے کہ محاورے مین بولتے ہین کہ اللہ نے اوسکو صبر کا الہام کیا یعنی صبر کو اوسکے دل مین ڈالدیا
اور عرف مین الہام یہ ہے کہ واقع کرنا شئی کا دل مین کہ جس سے سینہ مطمئن ہوجاوے اللہ تعالی اپنے بعض
برگزیدہ لوگون کو اوسکے ساتہہ خاص فرماتا ہے اور الہام اگر غیر معصوم سے ظاہر ہو تو حجت نہین ہے کیونکہ
اوسکی خواطر کا اعتماد نہین ہے اسلیے کہ وہ شیطان کے دہوکے سے مامون نہین رہ سکتا ہے بعض نے کہا
کہ الہام فقط نفس ملہم مین حجت ہے بعض نے کہا کہ مطلقاً حجت ہے مگر اونکے دلائل مفید مدعا نہین ہین اسکو
قاضی زکریا نے شرح لب مین کہا ہے یہ ائمہ شافعیہ سے ہین عقائد نسفیہ مین ہے کہ الہام اسباب علم سے نہین ہے
اسکے مؤلف حنفیہ سے ہین علامہ سعد الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اوسکی شرح مین اس قول کو قوت دی ہے اور کشف
والہام مین سوا دعوی کے اور کچہہ فرق نہین ہے ❊

فصل اس امر کی بیان مین کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم جواب منکر و نکیر کا امر فرمایا ہے

ابن شاہین نے سنت مین فرمایا ہے کہ حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن سلیمان نے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمکو عمرو بن عثمان نے عمرو نے کہا حدیث کی ہمکو بقیہ نے بقیہ نے کہا حدیث کی مجھکو صفوان نے صفوان نے کہا حدیث کی مجھکو راشد نے راشد نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سیکھو تو تم تمہاری حجت کو پس بیشک تم پوچھے جاؤ گے یہانتک کہ بیشک تھے گھر والے انصار سے کہ حاضر ہوتی آدمی کو اونہین سے موت تو وہ اوسکو وصیت کرتے اور غلام یعنی لڑکے کو جبکہ اوسے عقل آتی تو اوس سے کہتے کہ جسوقت وہ تجھسے پوچھین کہ کون ہے رب تیرا تو تو کہنا کہ رب میرا اللہ ہے اور کیا دین ہے تیرا تو کہنا دین میرا اسلام ہے اور کون ہے نبی تیرا تو کہنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہین اس سے معلوم ہوا کہ بنا بر شدت اہتمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصار محتضر کو اور لڑکے تمیزدار کو سوال جواب کی تعلیم کرتے تھے محتضر وہ ہے جو کہ جان کندنی کی حالت مین ہو ہر چند اوسکو تعلیم سے پہلے بہی سوال جواب کا علم تہا مگر پہر بہی اوسکو اوسکی یاد دہی کر دیتے تھے **ف** قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہین غلام کا لفظ لڑکے پر پیدائش سے بلوغ تک ساری حالتون مین بولا جاتا ہے اور تمیز لڑکے کا یہ ہے کہ تنہا کھالے پئے استنجا کرے بعض ایمہ نے غلام کی حد سات برس بتائی ہے اسلئے کہ غالب یہی ہے اور قاعدہ وہی ہے جو ذکر کیا گیا ✦

فصل زندون نے مردون کو خواب مین دیکھا اونہون نے سوال و جواب کی کیفیت بیان کی

حکایت سلفی نے طیوریات مین سہیل بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مینے یزید بن ہارون کو اونکے مرنیکے بعد خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا آئے میرے پاس میری قبر مین دو فرشتے فظ غلیظ یعنی بد خو سخت دل درشت سخن پس اونہون نے کہا کیا ہے دین تیرا اور کون ہے رب تیرا اور کون ہے نبی تیرا مینے اپنی سفید داڑہی پکڑی اور کہا مجہہ جیسے کے لئے یہ کہا جاتا ہے حالانکہ مینے اسی برس لوگون کو تمہارا جواب تعلیم کیا ہے پس وہ چلے گئے اور کہا کیا تو نے جریر بن عثمان سے

لکہا ہے یعنی حدیث کو مینے کہا ہان کہا بیشک وہ عثمان سے بغض رکہتا ہے پس اللہ نے اوس سے بغض کہا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکہتا ہے اللہ تعالی اوس سے بغض رکہتا ہے حکایت لالکائی نے سنت مین حوثرہ بن محمد منقری سے حکایت مذکور کو یون روایت کیا ہے کہ حوثرہ نے کہا مینے یزید بن ہارون کو خواب مین دیکہا یزید نے کہا کہ منکر نکیر میرے پاس آئے پس اونہون نے مجہے بٹہایا اور مجہسے سوال کیا اور کہا کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا پس مین اپنی سفید داڑہی مٹہی سے جہاڑنے لگا اور کہنے لگا کہ مجہ سا آدمی پوچہا جاوے مین تو یزید بن ہارون ہون اور مین دار دنیا مین ساٹہہ برس لوگون کو تعلیم کرتا رہا یعنی تمہارا جواب پس ایک نے اونمین سے کہا کہ سچ کہا تو شعبہ مثل سو نے نوشہ کے پس آج کے بعد تجہپر کسی طرح کا خوف نہین ہے حکایت تاریخ ابن نجار مین ہے کہ اونہون نے اپنی سند سے ابو القاسم بن ہبۃ اللہ بن سلامہ مفسر سے روایت کیا ہے کہا کہ ہمارے ایک شیخ تہے ہم اونپر قرات کرتے تہے پس شیخ کے بعض اصحاب کا انتقال ہوگیا شیخ نے اونکو خواب مین دیکہا شیخ نے اوس سے کہا کہ اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا شیخ نے کہا منکر و نکیر کے ساتہہ تیرا کیا حال ہوا کہا اے اوستاد جبکہ اونہون نے مجہے بٹہایا تو اللہ نے مجہکو یہ الہام کیا کہ مینے کہا بحق ابی بکر و عمر تم مجہے چہوڑ دو رضی اللہ تعالی عنہما پس ایک نے دوسرے سے کہا کہ مقرر اوسنے قسم کہائی ہمپر ساتہہ عظیم کے تو اوسے چہوڑ دے پہر اونہون نے مجہے چہوڑ دیا اور چلے گئے۔

فصل زندون نے اپنی کانون سے اس عالم مین منکر و نکیر کی سوال کو اور مردے کی جواب کو سنا

حکایت ابن ابی الدنیا نے اور ابن جریر نے اپنی تہذیب مین یزید بن طریف بجلی سے روایت کیا ہے کہا میرا بہائی مرگیا پس جبکہ وہ دفن ہوچکا تو مینے اپنا سر اوسکی قبر پر رکہا پس بیشک میرا بایان کان قبر پر تہا جبکہ مینے اپنے بہائی کی آواز کو سنا مین اوسکو پہچانتا ہون آواز ضعیف تہا پس مینے اوسے سنا کہ وہ کہتا ہے رب میرا اللہ دوسرے نے کہا کیا ہے دین تیرا اوسنے کہا اسلام حکایت ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور مین اور ابن جریر نے تہذیب مین طریق علاء بن عبد الکریم سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی مرگیا اور اوسکا ایک بہائی تہا

ضعیف البصر او سکے بھائی نے کہا کہ ہمنے اوسکو دفن کر دیا جبکہ لوگ اوسکے پاس سے چلے گئے تو ہمنے اپنا
سر قبر پر رکھا پس ناگاہ ایک آواز قبر کے اندر سے آئی کہ وہ کہتا ہے من ربك وما دينك ومن نبيك
ہمنے اپنے بھائی کو سنا کہ وہ کہتا ہے اور ہمنے اوسکو اور اوسکی آواز کو پہچان لیا کہ اوسنے کہا اللہ میرا رب ہے
اور محمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر کوئی چیز تیر کے مشابہ قبر کے اندر سے میرے کان کی طرف
مرتفع ہوئے پس میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور مین چلا آیا **حکایت** ابو الحسن بن براء عبدی نے
کتاب الروضہ مین کہا ہے کہ حدیث کی مجھکو فضل بن سہل اعرج نے کہا حدیث کی مجھکو احمد بن نصیر نے
کہا حدیث کی مجھکو ایک آدمی نے اوسنے حدیث کو ضحاک تک پہونچایا ضحاک نے کہا کہ میرے بھائی
کا انتقال ہوگیا اوسکو پہلے اس سے کہ مین اوسکے جنازے مین ملون دفن کر دیا پس مین اوسکی قبر پر
آیا اوسپر کان لگایا پس ناگاہ وہ کہتا ہے کہ رب میرا اللہ ہے اسلام میرا دین ہے **حکایت** شیخ
عبد الغفار قوصی نے توحید مین کہا ہے کہ مین شیخ ناصر الدین اور شیخ بہاؤ الدین اخیمی کے گھر کے نزدیک تہا کہ ایک فقیر
ہمپر وارد ہوا پس ہمنے اوس کا پوستین اپنے کندہے پر لیلیا اوس نے مجھے خبر دی کہ شیخ ابو یزید کا خادم اونکی
پوستین کو اپنے کاندہے پر اوٹہایا کرتا تہا اور وہ صالح آدمی تہا پس منکر نکیر کے سوال مین فیما بین اونکے بات ہونے
لگی تو اوس فقیر نے کہا اور وہ مغربی تہا کہ واللہ اگر وہ مجھسے سؤال کرینگے تو البتہ مین اونکو جواب دونگا
لوگون نے اوس سے کہا کہ اسکا علم کسکو ہوگا اوسنے کہا تم میری قبر پر بیٹھنا تا کہ سنو پہر جبکہ مغربی کا
انتقال ہوا تو لوگ اوسکی قبر پر بیٹھے پس اونہون نے سؤال کو سنا کہ وہ کہتا ہے کیا تم مجھسے سؤال
کرتے ہو حالانکہ ہمنے ابو یزید کا پوستین اپنی گردن پر اوٹہایا ہے پہر وہ چلے گئے اور اوسکو چھوڑ دیا +

فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ ملائکہ کے سؤال مین وارد ہوئے ہین

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک روایت مین تو سوال دو فرشتون کا آیا ہے اور دوسری مین ایک کا
پس اسمین کسی طرح کا تعارض نہین ہے بلکہ یہ بنسبت اشخاص کے ہے بعض کے پاس دو فرشتے معًا آتے
ہین اور معًا سوال کرتے ہین جبکہ لوگ چلے جاتے ہین تا کہ اوسکے حق مین زیادہ تر ہول ہو اور زیادہ تر
سخت ہو بقدر اون گناہون کے جو اوسنے کئے ہین اور کسی کے پاس دو فرشتے لوگونکے جانیسے

پہلے آتے ہین اسلئے کہ اوسپر تخفیف ہو بسبب حصول انس کے ساتھہ لوگون کے اور کسی کے پاس ایک آتا ہے تا کہ اوسپر
زیادہ تر تخفیف ہو اور کمتر ہو مراجعت مین اسلئے کہ وہ پہلے سے عمل صالح کر چکا ہے کہا اور یہ احتمال بھی ہے کہ دو آوین
اور سائل اونمین سے ایک ہو اگرچہ آنے مین دونون شریک ہون پس روایت ایک فرشتہ کی اسپر محمول ہوگی علامہ
سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صواب یہی قول ثانی ہے کیونکہ ذکر دو فرشتون کا اکثر حدیثون مین موجود ہے
جناب توفیق مدبجہ فرماتے ہین کہ قرطبی رحمہ اللہ نے تین فرشتون کے آنے کا ذکر نہین کیا جیسا کہ حدیث ابن عباس
رضی اللہ عنہما مین آیا ہے گویا اسکا جواب وہی دو کا جواب ہے کہ تین فرشتون کا آنا زیادت تہویل کے لئے ہے بعض بندون پر

فصل جمع روایات کے بیان مین جو کہ سوال و جواب کی کیفیت مین آئی ہین

قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ کیفیت سوال و جواب مین حدیثین مختلف آئی ہین یہ اختلاف بھی بحسب اشخاص ہے
پس اونمین سے کوئی تو اپنے بعض اعتقادات سے سوال کیا جاتا ہے اور کسی سے سب کا سوال ہوتا ہے کہا اور احتمال
ہے کہ اقتصار بعض عقائد پر بعض راویون سے ہوا اور اوسکے سوا اور راویون نے اوسکو پورا بیان کیا ہو علامہ
سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صواب یہی ثانی قول ہے کیونکہ اکثر حدیثین اسی پر متفق ہین ہان اون
حدیثون سے یہ بات لیجاتی ہے خصوصاً روایت ابو داؤد عن انس سے پس نہین پوچھا جاتا ہے کسی چیز سے
بعد اوسکے اور ابن مردویہ کا لفظ یہ ہے پس نہین پوچھا جاتا ہے کسی چیز سے سوا اوسکے کہ بیشک میت
سوا اسی اعتقاد کے خاصتہً اور کسی شی سے سوال نہین کیا جاتا ہے یعنی تکلیفات سے روایت بیہقی مین
عکرمہ عن ابن عباسؓ سے آیت تثبیت کی تفسیر مین تصریح کی گئی ہے کہ قول ثابت شہادت ہے وہ اوس سے
بعد موت کے اپنی قبرون مین پوچھے جاوینگے اور عکرمہ سے کہا گیا وہ کیا ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
ساتھہ ایمان لانے اور امر توحید سے سوال کئے جاتے ہین

من طریق عکرمہ

فصل اس امر کی بیان مین کہ سوال ایک بار ہوتا ہے یا زیادہ

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین فرمایا ہے ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ میت ایک مجلس مین
تین بار سوال کیا جاتا ہے اور باقی روایتین اس سے ساکت ہین پس وہ روایت اسپر محمول ہوگی یا حال مختلف

ہے بہ نسبت اشخاص کے یعنی کسی سے ایک بار سوال ہوتا ہے کسی سے تین بار ایک مجلس مین واسطے شدت ہول کے طاؤس سے مروی ہے کہ مردے سات روز مفتون ہوتے ہین امام احمد نے زہد مین ابو نعیم نے حلیہ مین طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا بیشک مردے مفتون ہوتے ہین اپنی قبرون مین سات دن پس تھے یعنی صحابہ مستحب جانتے تھے کہ ان دنون مین اونکی طرف سے کھانا کہلایا جاوے یعنی چونکہ ان دنون مین مردون سے سوال ہوتا ہے تو یہ کھانا کھلانا اونکے لئے مدد ہو جاوے اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ میت کو پہونچتا ہے اور قبر مین اوسکو نفع دیتا ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس اثر کو تفسیر در منثور مین بہی ذکر کیا ہے اور ابیات تثبیت مین فرمایا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اسکی اسناد صحیح ہے اور ایک جہت سے متصل ہے اور حکم اسکا رفع ہے یعنی یہ حدیث موقوف حکم مرفوع مین ہے جیسا کہ کہا ہے کیونکہ اسمین رائے کو کسی طرحکا مجال نہین ہے نہ قیاس کو کوئی دخل اسمین تو تسلیم و انقیاد ہی لائق ہے اسلئے کہ سچے نے خبر دی ہے یعنی اگرچہ یہ اثر مرسل ہے لیکن غور کرلینے سے اسکا اتصال ظاہر ہو جاتا ہے اس جہت سے کہ طاؤس تابعی جلیل القدر ہین انہون نے صحابہ سے اوسکو نقل کیا ہے اور ان دنون مین طعام کو مستحب جاننا اس بات کو مستلزم ہے کہ یہہ عمل صحابہ کے نزدیک معلوم تہا پس اگر اس جہت سے اتصال کا حکم نہ کرین تو یہ طعام جو صحابہ سے منقول ہے یہی اس مرسل کا مقوی ہو جاویگا کیونکہ جن وجوہ سے مرسل کو قوت ہوتی ہے اونمین سے ایک یہ وجہ ہے کہ وہ مرسل صحابی کے قول یا فعل کے ساتھہ موافق ہو اسوقت بالاتفاق منتج ہو جاویگا دوسری یہ ہے کہ اصول فقہ مین ثابت ہو چکا ہے کہ جو بات صحابہ و کبار تابعین سے وارد ہو اور اوسمین اجتہاد کو دخل نہو تو وہ حکم مرفوع مین ہوتی ہے پہر وہ دلیل ٹہیر جاتی ہے یہ اسلئے ہے کہ راوی ثقہ ہے اور امور آخرت و برزخ کے اوس قسم سے ہین کہ اونمین اجتہاد کو کسی طرحکا دخل نہین ہے بلکہ وہ تو طرق نبویہ وحی سے معلوم ہوتے ہین امام رازی نے محصول مین فرمایا ہے کہ صحابی جب کوئی بات کہے اور اوسمین اجتہاد کو مجال نہو تو وہ بسبب حسن ظن کے سنی پر محمول ہوتی ہے اور طاؤس سے جو روایت کیا گیا ہے وہ اسی قبیل سے ہے اور جیسے طاؤس نے روایت کی ہے اسی کے مثل مجاہد سے بہی آیا ہے یہ اوسکا مقوی و شاہد ہے مجاہد سے یہ بہی مروی ہے کہ سات دن تک روحین اپنی قبرون مین ٹہیرتی ہین یہانتک کہ سوال تمام ہو جاوے اس سبب کو

امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے کتاب القبور مین روایت کیا ہے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مومن سات دن اور منافق چالیس دن مفتون ہوتا ہے سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اس اثر کی تخریج ابن جریج نے کی ہے یہ ابن جریج معتبر آدمی ہین ابن خلکان نے انکی ثنا کی ہے سنہ ۱۵۰ ڈیڑہ سو ہجری مین انکی وفات ہوئی ہے امام احمد رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی ہے کہ پہلے پہل جس شخص نے اسلام مین تالیف کتب اور تدوین علم کی وہ ابن جریج ہی ہین اور بہت ائمہ نے اس بات کو اپنی کتب مین نقل کیا ہے جیسے حافظ ابو عمر بن عبد البر نے کتاب تمہید مین اور بہت لوگون نے انکی پیروی کی ہے در منثور مین روایت ابن عمیر یا ابن انکی ہے کہ اخراج کیا ابن جریر نے اپنی مصنف مین حارث بن ابی الحارث حارث نے عبید بن عمیر سے کہا دو آدمی مفتون ہوتے ہین مومن اور منافق پس مومن سات دن اور منافق چالیس صبح مفتون ہوتا ہے سیوطی رحمہ اللہ تعالی نے ابیات مین تو ابن جریج کہا ہے اور در منثور مین ابن جریر واللہ اعلم ان دونون سے علحدہ علحدہ روایت ہے یا نقل مین غلطی واقع ہوئی ابن رشیق نے شرح موطا مین اور ابن رجب نے مثل روایت ابن عمیر کی نقل کیا ہے چونکہ یہ روایت مخالف روایت طاؤس و مجاہد کے تھی اسلئے حافظ سیوطی نے ان دونون روایتون مین ترجیح دی اور کہا کہ ابن عمیر طاؤس و مجاہد سے رتبے مین بڑے ہین کیونکہ ابن عمیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین پیدا ہوئے اور آپکے دیدار فائض الانوار سے مشرف ہوئے پس صحابی ٹھیرے اور روایت صحابی کی تابعی کی روایت سے ارجح ہے بعد اسکے ترجیح دی کہ یہ صحابی نہین ہین کبار تابعین سے ہین پہلے پہل عہد سعادت مہد حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ مین انہین نے لوگون کو وعظ و نصیحت کی انبیاء علیہم السلام کے قصے بیان کئے قرون ماضیہ کی حکایات اور وعد و عید بیان فرمائے سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ ترجیح کی ضرورت نہین ہے اسلئے کہ روایت مجاہد و طاؤس اور روایت ابن عمیر مین کسی طرح کی منافات نہین ہے کیونکہ ابن عمیر سات دن مین تو ان دونون کے موافق ہین لیکن انہون نے اتنا زیادہ کہا کہ سات دن خاص مومن کے ساتھ ہین اور منافق ۳۳ دن زیادہ مومن سے مفتون ہوتا ہے پس انکی روایت مین زیادت ہے اور زیادت عدل کی جبکہ منافی نہو تو مقبول ہے جیسا کہ علم اصول اور علم حدیث مین معروف و مشہور ہے اگر کوئی کہے کہ اکثر روایتون مین جنکا ذکر سابق مین ہو چکا انمین سے کسی مین

تکرار سوال کا ذکر نہین ہے مگر ایک روایت مین تین بار کی تکرار ایک مجلس مین آئی ہے چنانچہ یہ روایت پہلے گزر چکی تو اسکا یہ جواب ہے کہ جن روایتون مین تکرار کا ذکر نہین ہے وہ نہ تکرار کو ثابت کرتے ہین نہ اوسکی نفی کرتے ہین بلکہ وہ مطلق ہین ایک بار اور چند بار دونون پر صادق آتے ہین پس جنمین تکرار و عدم تکرار کا ذکر نہین ہے وہ مطلق ٹھہرین اور جنمین قید تکرار کی ہے وہ زیادت ثقہ ہوئین اور زیادت ثقہ جبکہ منافی نہو تو مقبول ہو واللہ اعلم

فائدہ بیان مین بعض احوال راویان اثر مذکور کی

طاوس رح انکے والد کا نام کیسان ہے یہ یمن کے عالم تھے فارسی یعنی جندی ابناء فرس سے تھے جنکو کسری نے یمن کی طرف بھیجا تہا انہون نے زید بن ثابت و عائشہ وغیرہما رضی اللہ عنہم سے سنا ہے اور ان سے ابن شہاب و خلق کثیر نے سنا ہے علم و عمل مین سردار تھے انکی شہرت انکے وصف سے کافی ہے جبکہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ حاکم ہوئے تو طاوس نے اونکو لکہا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا سارا عمل خیر ہو تو تم اہل خیر کو عامل بناؤ پس عمر نے فرمایا یہی نصیحت کافی ہے انکی وفات سنہ ایکسو چہ ۱۰۶ مین ہوئی رضی اللہ عنہ **مجاہد** رضی اللہ عنہ یہ مفسر مکی مولی سائب بن ابی السائب کے ہین انہون نے سعد بن وقاص وغیرہ رضی اللہ عنہم سے اخذ کیا ہے قرآن شریف کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر تیس بار پیش کیا نزدیک ہر آیت کے ٹہیرتے اور اونسے پوچہتے کہ کس باب مین اوتری اور اوسکی کیا کیفیت تہی انہون نے سفر بہت کئے تھے یہانتک کہ بابل کی زمین مین پہونچے ہاروت ماروت کو دیکہا کہ وہ دونون مثل دو پہاڑون کے اوندہے لٹکے ہوئے ہین انہون نے اونکو دیکہتے ہی اللہ تعالی کی تسبیح کی اور غش کہا کے گر پڑے انکی وفات سنہ ایکسو تین ۱۰۳ مین ہوئی **عبید بن عمیر** بن قتادہ لیثی ابو عاصم مکی انکی ولادت عہد مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہوئی یہ مسلم نے کہا ہے اور غیر مسلم نے انکو کبار تابعین سے شمار کیا ہے یہ مکے والون کے قاضی تھے **امام احمد بن حنبل** رضی اللہ عنہ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی شیخ الاسلام امام سنت قطب امت حجت فقہاء سید محدثین ہین انہون نے حجاز و شام و یمن و عراق مین ایک خلق کثیر سے سنا انکی تالیفات اور کتب نافعہ بہت ہین بخاری و مسلم نے انسے روایت کی ہے یہ بڑے متورع پرہیزگار تھے کبھی کوئی جائزہ نہ کوئی چیز بادشاہون کے مال سے لی انکے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موی پاک سے تین بال تھے وصیت کی تہی کہ ایک بال

اونکے سینہ پر اور دونون آنکھون پر رکھدین بیہقی و ابن جوزی نے انکے احوال مین ایک جلد تالیف کی ہے انکی وفات بارہوین تاریخ ربیع الاول ۱۴۱؁ ہجری کو بغداد مین ہوئی جناب توفیق مجدہ نے انکا ترجمہ اتحاف النبلا اور تاج مکلل وغیرہ مین بہت بسط سے لکہا ہے **ابو نعیم** رضی اللہ عنہ یہ کنیت حافظ کبیر محدث شہیر احمد بن عبداللہ کی ہے انکی کتاب حلیۃ الاولیاء کتاب نفیس بے نظیر جامع ہر معنی حسن ہے احوال افاضل سلف پر مشتمل ہے یہ سب حال شرح ابیات تثبیت لکہا گیا

فصل اس امر کی بیان مین کہ سوال فرشتون کا اس امت کی ساتہہ خاص ہے یا نہین

جاننا چاہیئے کہ اس مسئلے مین علماء کے تین قول ہین پہلا قول یہ ہے کہ سوال اس امت کے ساتہہ خاص ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول اور ابو عمر بن عبد البر رحمہما اللہ تعالی نے اس قول کی تصریح کی ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین ذکر کیا ہے کہ حکیم ترمذی نے وجہ خاص ہونے کی یہ بیان کی ہے کہ جو امتین پہلے تہین اونکے پاس رسول رسالت لیکے آتے تہے جبکہ رسولون کا کہنا نہ مانتے انکار کرتے تو رسول رک جاتے اونسے کنارہ کرتے جلدی سے عذاب آجاتا وہ ہلاک کردیئے جاتے تہے پہر جبکہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے ساتہہ بہیجا اور اونکو خلق کے لئے امن بنایا جیسا کہ ارشاد فرمایا وما ارسلناک الا رحمة للعالمین یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تجہکو مگر عالمین کے رحمت کیلئے تو اونسے عذاب روک لیا اور آپ کو تلوار عنایت فرمائی یعنی لڑائی کا حکم دیا تاکہ داخل ہووین اسلام مین جو شخص کہ داخل ہو بسبب خوف تلوار کے پہر ایمان اونکے دل مین جم جاویگا پس اونکو مہلت دی گئی اور اسی وجہ سے نفاق ظاہر ہوا کہ کفر کو چہپانے ایمان کو ظاہر کرنے لگے مسلمانون مین چہپے چہپائے رہے جب مرے تو اللہ سبحانہ نے قبر مین دو فرشتے امتحان لینے والے اونکے لئے مقرر فرمائے تاکہ سوال کرکے اونکے دل کا بہید نکالین اور اللہ پاک خبیث کو طیب سے جدا فرماوے پہر جو سچے پکے مومن ہین اونکو قول ثابت کے ساتہہ زندگی دنیا اور آخرت مین ثابت رکہے اور جو ظالم ہین اونکو بہکاوے اس قول کی تین دلیلین ہین ۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے زید بیشک یہ امت اپنی قبرون مین مبتلا کیجاتی ہے ۲ آپ نے فرمایا بیشک تم اپنی قبرون مین جانچے جاتے ہو اس سے ظاہر ہے کہ سوال اس امت کیساتہہ خاص ہے ۳ فرشتے میت سے کہتے ہین تو کیا

کتاتہا اس شخص کے حق مین جو تم مین بہیجا گیا تہا پس مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے
رسول ہین اور یہ خاص ہے ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث مین آپنے فرمایا ہے کہ تم جانچے
جاتے ہو اور مجہسے پوچہے جاتے ہو **دوسرا قول** یہ ہے کہ سوال اس امت کے ساتہہ خاص نہین ہے بلکہ اسمین
اور دوسری امتون مین عام ہے اس قول والون مین سے عبد الحق اشبیلی اور قرطبی ہین انہون نے پہلے قول والون
کی دلیلون کا کئی طرحسے جواب دیا ہے اکہتے ہین آپنے جو لفظ هذه الامة کا فرمایا ہے اس سے یہ بات
معلوم نہین ہوتی کہ سوال اس امت کے ساتہہ خاص ہے اور امتون کے لئے نہین ہے اسلیئے کہ امت سے
مراد یا تو آدمیون کی جماعت ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وما من دابة فی الارض ولا طائر
یطیر بجناحیه الا امم امثالکم عربی زبان مین ہر جنس کو اجناس حیوان سے امت کہتے ہین حدیث
شریف مین آیا ہے اگر یہ بات نہوتی کہ کتے ایک امت ہین امتون سے تو مین اونکے قتل کا امر کرتا اسی طرح
اوس حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک نبی کو چیونٹی نے کاٹا تہا اونہون نے قریۂ نمل کے جلانیکا حکم دیا وہ جلا
دیا گیا اللہ تعالی نے اونکی طرف وحی بہیجی کہ تو نے اس سبب سے کہ ایک چیونٹی نے تجہے کاٹا ایک امت کو امتون سے
جلا دیا جو کہ تسبیح کرتے تہے پس اس سے معلوم ہوا کہ امت کے معنی جماعت وگروہ کے ہین اور اگر امت سے مراد وہ
امت ہے جسمین آپ مبعوث ہوئے ہین تو بہی اوس سے اور امتون کے سوال کی نفی معلوم نہین ہوتی ہے
بلکہ اس امت کا ذکر یہ خبر دینے کے لئے ہوا کہ وہ سوال کیجاتی ہے اور سوال اگلی امتون کے ساتہہ خاص نہین ہے
کیونکہ یہ امت ساری امتون پر فضیلت وشرف رکہتی ہے ۲ باقی دو دلیل کا جواب یہ ہے کہ آپنے اپنی امت
کو اس بات کی خبر دی کہ وہ اپنی قبور مین امتحان کیجاتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ہر نبی کا حال اپنی امت کے ساتہہ
اسی طرح ہے اور وہ بعد سوال واقامت حجت کے اپنی قبور مین عذاب کیجاتی ہے جیسے کہ آخرت مین سوال و
اقامت حجت کے بعد عذاب کیجایگی واللہ اعلم **تیسرا قول** توقف ہے یعنی اس قول والے نہ قطعی خاص کہتے
ہین نہ یقینی عام بتاتے ہین بلکہ توقف کرتے ہین نہ خاص کہین نہ عام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ان لوگون
مین سے ابو عمر بن عبد البر ہین انہون نے کہا کہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مین وارد ہوا ہے آپ نے
فرمایا بیشک یہ امت اپنی قبور مین جانچی جاتی ہے بعض نے یہ روایت کیا کہ سوال کیجاتی ہے اس لفظ

کی بناپر احتمال ہے کہ یہ امت سوال کے ساتھہ خاص ہو اور یہ ایسی بات ہے کہ ہم اسکو قطعی نہین کہہ سکتے سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ نقل کلام سیوطی رحمہ اللہ کے مخالف ہے کیونکہ اونہون نے اختصاص کی نسبت مثل حکیم ترمذی کے ابن عبد البر کی طرف کی ہے اور حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ وہ قائل توقیف کے ہین لیکن مرضبوط ابن قیم ہی کا کلام ہے کیونکہ انہون نے ابن عبد البر کے لفظ نقل کئے ہین ان تین قولون مین سے اسلم قول توقف ہے کیونکہ اس مسئلے کی دلیل توقیفی ہے اجتہاد کو اسمین دخل نہین ہے رہا دوسرا قول سو کوئی دلیل ظاہر اس بات پر وارد نہین ہوئی کہ اس امت کے سوا اور امتون سے بہی سوال ہوتا ہے اور قول معتمد پہلا ہی قول ہے سیوطی رحمہ اللہ نے بہ تبعیت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اسی کو ترجیح دی ہے اور شرح الصدور مین بعد نقل قول حکیم ترمذی کے فرمایا ہے کہ اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہے پس کہا کہ سوال اس امت کے لئے اور اسکے غیر کے لئے ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اختصاص پر دلالت کرتا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کی جاتی ہے اور قول آپ کا کہ وحی کی گئی طرف میرے کہ تم اپنی قبور مین مفتون ہوتے ہو اور قول آپ کا کہ تم میرے ساتھہ آزمائے جاتے ہو اور مجھسے پوچھے جاتے ہو انتہی قصر الآمال مین کہا ہے کہ بعض علما نے وجہ تخصیص مین یہ کہا ہے کہ حکمت اس امت کی تعجیل عذاب مین گناہون کا مٹانا ہے تاکہ قیامت کو سارے گناہون سے پاک اوٹھین

فصل ملائکہ سوال کو فتان و منکر و نکیر کہتے ہین

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اونکو فتان اسلیئے کہتی ہین کہ اونکا سوال کرنا جیسے ہے اور اونکی خلق مین صعوبت ہے اور منکر نکیر اسلیئے نام رکہا کہ اونکی خلق یعنی صورت شکل نہ تو آدمیو نکی خلق کے مشابہ ہے نہ فرشتون کے نہ بہائم و ہوام کے بلکہ وہ ایک نئی خلق ہین یہ قول پورا مع تفصیل کے فصل ملائکہ سوال مین گزر چکا ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین قرطبی سے نقل کیا ہے اگر کوئی کہے کہ دو فرشتے سارے مردون سے دور دور مکانون مین ایک وقت مین ایک بار مین کسطرح خطاب کرتے ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ اونکے جسمون کی عظمت اسکی مقتضی ہے پس وہ خلق کثیر سے ایک جہت مین ایک بار مین ایک خطاب کرسکتے ہین اسطور پر کہ ہر ایک مخاطب یہ خیال کرتا ہے کہ مخاطب وہی ہے نہ اوسکے سوا اور کوئی اور باقی مردون کے جواب سننے سے اللہ تعالی اوسکو روکدیتا ہے

سیوطی فرماتے ہین اور احتمال ہے تعدد ملائکہ کا جو کہ سوال کے لئے تیار کئے گئے ہین جیسا کہ ملائکہ حافظین وغیرہم مین ہے پہر
بیٹے حلیمی کو ہمارے اصحاب مین سے دیکہا کہ وہ اسطرف گئے ہین پس اونہون نے اپنی کتاب منہاج مین کہا ہے وہ چیز
کہ مشابہ ہے یہ ہے کہ سوال کے فرشتے ایک جماعت کثیر ہون اونمین سے بعض کا نام منکر اور بعض کا نام نکیر ہو اونمین
سے ہر میت کی طرف دو بہیجے جاوین جیسے کہ دو فرشتے کاتب اعمال اوسپر مقرر کئے گئے ہین اور ابیات تثبیت مین
یہ فرمایا ہے کہ منکر نکیر کل زمین والونسے سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل علیہ السلام کا ہے وقت قبض کے قرطبی
نے اسپر تصریح کی ہے اور مین بہی اسی کو اختیار کرتا ہون اور پسند کرتا ہون اسپر سید محمد بن اسمعیل رضا نے شرح ابیات
مین قرطبی کا پورا کلام بلفظہ نقل کر کے یہ فرمایا کہ جب تمنے اس کلام کو پہچان لیا تو قول ناظم کا کہ حال منکر ونکیر کا
مثل حال ملک الموت کے ہے قرطبی کی عبارت کا مفاد نہین ہے اور نہ لگتا ہے کہ قرطبی جواب سوال کو واضح کر سکین
جواب حقیقی یہ ہے کہ یہ بات اوس قسم سے ہے کہ اوسپر ایمان لانا واجب ہے اور اوسکی تفصیل کو علم الٰہی کی طرف
سپرد کرے کیونکہ کوئی اثر تفصیل کے ساتہہ نہین آیا علاوہ یہ ہے کہ قرطبی نے اپنے سوال کی بنا اسپر کی ہے کہ حلول
شخص واحد کا دو مکانون مین ایک وقت مین جائز نہین ہے اور یہ قیاس اولی ہے واسطے ملائکہ کے
اونکے احکام ابدان مین بنی آدم پر اور یہ قیاس فاسد ہے کیونکہ فرشتے ارواح لطیف ہین اللہ تعالی نے
اونکو اوسپر قدرت دی ہے جسکی معرفت پر بنی آدم کو قدرت نہین ہے تو اوسکے عمل پر وہ کیا قادر ہونگے اونمین
سے ایک کا تو یہ حال ہے کہ وہ مابین آسمانون اور زمین کو پلک مارنے سے بہی زیادہ جلدی قطع کرتا ہے پہر یہ بات
ہے کہ خود جلال سیوطی اسکے قائل ہین کہ یہ باتین جو مذکور ہوئی ہین بنی آدم کی قدرت مین ہین اوپر محال
نہین ہین دو مکانونمین آن واحد مین ہونا اونکے نزدیک محال نہین ہے چنانچہ اونہون نے اس باب
مین ایک رسالہ تالیف کیا جسکا نام **القول المنجلی فی تطورات الولی** رکہا ہے
سید اسمعیل مرحوم کہتے ہین اگرچہ یہ کلام باطل اور ہر دلیل سے عاطل ہے انتہی کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض
کرتا ہے کہ غرض سید صاحب مرحوم کی اپنے کلام سے رد ہے علامہ سیوطی رحمہ اللہ پر توضیح اس مجمل کی یہ ہے
کہ اونہون نے نظم مین یہ کہا ہے کہ منکر نکیر کل زمین والونسے سوال کرتے ہین جیسے حال عزرائیل علیہ السلام
کا ہے وقت قبض ارواح کے قرطبی نے اسپر نص کی ہے اور مین بہی اسی کو اختیار و پسند کرتا ہون پس

اول اعتراض سید صاحب کا یہ ہے کہ قرطبی کے کلام مین اسپر تصریح نہین ہے کہ منکر نکیر کا حال مثل عزرائیل کے ہے اور سیوطی
کہتے ہین کہ قرطبی نے تصریح کی ہے منشا اس اعتراض کا یہ ہے کہ سید صاحب نے یہ سمجھا کہ سیوطی سارے کلام کو
کہتے ہین کہ اوسپر قرطبی نے تصریح کی ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ اونکی غرض یہ ہے کہ قرطبی نے اسپر تصریح کی
ہے کہ وہی فرشتے ساری خلق سے سوال کرتے ہین جیسا کہ قرطبی کے سوال و جواب سے ظاہر ہے چنانچہ خود سیوطی
نے سوال و جواب دونون کو شرح الصدور مین نقل کیا ہے اور یہ نقل پہلے گذر چکی ہے رہی یہ مثال کہ منکر نکیر کا حال
مثل عزرائیل علیہ السلام کے ہے سو بیشک یہ قرطبی کے کلام مین نہین ہے اور کیون ہو یہ تو خود سیوطی نے
اپنی طرف سے مثال بیان کی ہے یعنی جیسے عزرائیل ایک ہین اور بسبب عظمت جسم کے ساری دنیا والون کی جان
قبض کرتے ہین اسی طرح منکر نکیر کا حال ہے کہ یہی دو بوجہ عظمت اپنے اجسام کے خلق کثیر سے باوجود اختلاف
امصار و تباعد اقطار کے آن واحد مین خطاب کرتے ہین دوسرا اعتراض یہ ہے کہ علاوہ یہ ہے کہ قرطبی نے الخ
جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ قرطبی نے سوال کی بنا اسپر کی ہے کہ حلول شخص واحد کا دو مکانون مین آن واحد مین جائز
نہین ہے مگر جواب مین تو یہی کہا ہے کہ منکر نکیر کے اجسام کی عظمت اسکی مقتضی ہے یعنی بسبب عظمت اجسام کے یہ بات
اونپر محال نہین وہ تو مختلف مکانون دور دور قبرون مین خلق کثیر سے آن واحد مین ایک خطاب کر سکتے ہین
پس حاصل یہی ہوا کہ فرشتون کا قیاس بنی آدم پر نہین ہو سکتا اور یہی سید صاحب بھی فرماتے ہین کہ یہ قیاس
فاسد ہے اب اعتراض کی کیا وجہ ہان اگر یہ کہین کہ سرے ہی سے سوال کی بنا اسپر نہوتی تو یہ اور بات ہے پھر سیوطی
پر اعتراض جاتا کہ وہ اسکے قائل ہین کہ فرشتے تو فرشتے بنی آدم پر یہ بات محال نہین ہے کہ شخص واحد آن واحد مین دو
مکانون مین ہو حالانکہ فرشتون کا قیاس بنی آدم پر فاسد ہے اسکا یہ جواب ہے کہ بیشک وہ اسکے قائل ہین اسی لیے
شرح الصدور مین جہان قرطبی کا کلام ذکر کیا ہے وہان اس جملے کا ذکر نہین کیا ہے یہ ایک مقام ہے مقامات اولیاء
کرام سے نہ صرف سیوطی ہی اسکے قائل نہین ہین بلکہ ایک جم غفیر اولیای عظام کا اسکا قائل ہے یہ اونکے نزدیک
بڑی بات نہین ہے بلکہ نفوس قدسیہ کی قوت بدرجہا اس سے بڑھی ہوئی ہے علاوہ سیوطی رضی اللہ عنہ خود
ایک فرد کامل ہین اس زمرۂ پاک سے اسی لئے اونہون نے رسالہ القول المنجلی اس باب مین تالیف فرمایا ہے
گو سید صاحب مرحوم یہ فرماوین کہ وہ کلام باطل اور ہر دلیل سے عاطل ہے چند حکایتین اس باب کی محاسن ایتیہ المحسنین مین

لکہی گئی ہین اونسے معاف طور پر تطورات اولیاء اللہ کا معلوم ہوتا ہے حضرت توفیق مدظلہ نے کتاب الخیرۃ الخیرہ
مین کئی حکایتین اس باب کی تحریر فرمائی ہین چنانچہ ایک حکایت مین ذکر کیا ہے کہ ایک ولی اللہ کو وقت واحد مین
تیس جگہہ نماز پڑہتے دیکہا سید صاحب مرحوم نے روض الریاحین کو تو ملاحظہ فرمایا ہوگا اوسمین چند حکایات اس باب
کی ہین شرح ابیات مین خود سید صاحب نے بعض حکایات روض کو ذکر فرمایا ہے مگر وہ دلیل ہجکہ اونکی فرکو خاطر عاطر
ہوگی نہ ملی اسی سے لئے کلام سیوطی رحمہ اللہ کو باطل ہر دلیل سے عاطل ٹہیرایا تعجب تو یہ ہے کہ سید صاحب مرحوم مستفل
ومسفلہ کے قائل ہین یعنی بعض مرد عورت اس قسم کے ہوتے ہین کہ اونکے خواب مین مردے آیا کرتے ہین
جو کچہہ مردون کے ورثہ کو کہنا سننا ہوتا ہے وہ اونسے کہتے ہین پہر وہ مردون سے جواب لا دیتے ہین اور یہ لوگ تمن
مین معروف مشہور ہین پس ایک مرد عورت کا کہنا تو قابل تصدیق ہوا اور ایک جم غفیر صادقین مخلصین متقین زاہدین محبین
کا فرمودہ قول باطل ٹہیرا یہ بات کچہہ سمجہہ مین نہین آتی شاید سید صاحب کو سیوطی پر رد ہی کرنا منظور تہا واللہ اعلم
رہی یہ بات کہ سیوطی رحمہ اللہ نے بعد نقل کلام قرطبی کے کہا ہے یہ بہی احتمال ہے کہ ملائکہ متعدد ہون پہر اس
احتمال کی تائید قول حلیمی سے فرمائی چنانچہ سابق گذر چکا اسپر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ یہ بڑا دعوی ہے حلیمی
کا اسپر کوئی دلیل نہین ہے یہ تو قیاس شبیہی ہے چنانچہ حلیمی نے تشبیہ کا لفظ کہا ہے ملائکہ کتابت اعمال پر اونکا قیاس
کیا ہے اور قیاس کو یہان کچہہ دخل نہین ہے کیونکہ احوال آخرت مین احوال دنیا پر قیاس جاری نہین ہوتا ہے اور
ہم بعد ذکر کلام قرطبی کے یہ کہہ چکے ہین کہ قرطبی نے جواب کو واضح نہین کیا جواب یہی ہے کہ جسکے ساتہہ نص وارد
ہوئی ہے اوسپر ایمان لانا چاہیئے اور اسکی تفاصیل علم کو سپرد اللہ تعالی کی کرین سو یہ کلام سید صاحب کا نہایت
ٹہیک ہے لیکن سیوطی پر اس بابت کوئی اعتراض نہین کیونکہ اونہون نے صرف ایک احتمال ذکر کیا پہر حلیمی
کا کلام ذکر فرمایا اور مختار و پسندیدہ اونکا یہی ہے کہ ملائکہ سوال دو ہی ہین یہی سارے مردون سے سوال کرتے ہین

فصل تجسد اعمال کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ اعمال صالحہ وسیئہ متجسم ہوکے اپنے صاحب کو قبر وحشر مین راحت وتکلیف دینگے چنانچہ کیفیت
اسکی فصل احادیث مین گذر چکی قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین کہا ہے اگر کوئی قائل کہے کہ اعمال منقلب باشخاص کیونکر
ہونگے حال آنکہ اعمال تو فی نفسہا عرض ہین تو جواب اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالی اعمال کے ثواب سے خوبصورت بدصورت

اشخاص پیدا فرماویگا اسلئے کہ نفس عرض منقلب بجوہر نہین ہوتا ہے مثل اسکے وہ ہے جو کہ حدیث مین ثابت ہوا ہے
کہ موت لائی جاویگی گویا وہ چیت کبرا مینڈہا ہے پس اوسے پل صراط پر کہڑا کرینگے پہر اوسکو ذبح کر دینگے اور یہ
محال ہے کہ موت مینڈہا ہو جاوے کیونکہ یہ عرض ہے معنی یہی ہین کہ اللہ ایک شخص پیدا کریگا اوسکا نام موت
رکہیگا پس وہ جنت و نار کے درمیان مین ذبح کیجاویگی اسی طرح جو کچھہ اس باب سے تجہپر وارد ہو تو اوسمین تاویل
وہی ہے جو مینے ذکر کی انتہی قرطبی نے دوسری جگہہ تذکرہ مین اس جواب کا بہت بسط کیا ہے جہان یہ ذکر
ہے کہ قرآن شریف مؤمن کی شفاعت کریگا پہر ابن ماجہ کی حدیث ذکر کی کہ آپنے فرمایا آویگا قرآن قیامت
کے دن جوان پس کہیگا مین وہ ہون کہ مینے تیری رات کو بیدار رکہا تیرے دن کو پیاسا رکہا [illegible] تو قرطبی
نے کہا قرآن آویگا یعنی قرآن پڑہنے والے کا ثواب آویگا دوسری حدیث مسلم نواس بن سمعان رضی اللہ
عنہ کی ذکر کی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا کہ آپ فرماتے تہے قرآن لایا جاویگا دن قیامت کے
اور اوسکے لوگ جو اوسکے ساتہہ عمل کرتے تہے آگے آگے اوسکے سورۂ بقرہ اور آل عمران ہونگی آپنے ان
دونون سورتونکی تین مثالین بیان فرمائین الخ اسکے آخر مین یہ ہے کہ وہ دونون اپنے پڑہنے والونکی طرف
سے جہگڑینگی قرطبی نے کہا ہمارے علماء فرماتے ہین یعنی اللہ تعالی انکے ثواب سے فرشتے پیدا کریگا کہ وہ اونکی
طرف سے جہگڑینگے جیسا کہ بعض حدیثون مین آیا ہے کہ جو شخص شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو کو پڑہیگا تو اللہ
ستر ہزار فرشتے پیدا کریگا کہ وہ اوسکے لئے قیامت کے دن تک مغفرت مانگتے رہینگے قرطبی نے کہا پس اسی
طرح اللہ ثواب قرآن و روزے سے دو فرشتے کریم پیدا فرماویگا کہ وہ اوسکے لئے شفاعت کرینگے اور ایسے ہی باقی
اعمال صالحہ کا حال ہے جیسا کہ ابن مبارک نے اپنے رقائق مین ذکر کیا ہے کہا ایک آدمی زید بن اسلم کے
پاس آیا کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ مؤمن کے لئے اوسکا عمل قیامت کے دن اچھی سی اچھی صورت مین متمثل
ہوگا اوسکا مونہہ اور جوانی بہت اچھی ہوگی اور خوشبو اوسکی نہایت بہتر ہوگی پس وہ اوسکے پہلو کی طرف بیٹہے
گا جبکہ کوئی چیز اوسے گہبراوے گی تو وہ اوسے امن دیگا اور جبکہ وہ کسی چیز سے ڈریگا تو وہ اوسپر آسانی
کریگا پس مؤمن کہیگا جزا دے اللہ تجہکو مصاحب خیر سے تو کون ہے وہ کہیگا کیا تو مجہے نہین پہچانتا حالانکہ
مین تو تیرے ہمراہ رہا تیری قبر مین اور تیری دنیا مین مین تیرا عمل ہون واللہ وہ اچہا تہا سو اسی لئے تو مجہے

پہا دیکہتا ہے وہ تہا خوشبودار سواسی لئے تو مجہے خوشبودار دیکہتا ہے آپس تو مجہپر سوار ہوجا کیونکہ مین زمانۂ دراز دنیا
مین تجہپر سوار رہا ہون اور وہ یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا وینجی اللہ الذین اتقوا بمفازتہم یہانتک کہ وہ اوسکے
رب کی طرف لاویگا پس کہیگا یارب بیشک ہر صاحب عمل نے پایا اپنے عمل مین اور ہر صاحب تجارت
وصنائع نے یعنی اونکو نفع حاصل ہوا سوا میرے صاحب کے کہ اسنے اپنے نفس کو میرے ساتہہ مشغول کیا
اللہ تبارک وتعالیٰ فرماویگا تو کیا مانگتا ہے پس کہیگا مغفرت ورحمت یا مثل اسکے پس اللہ فرماویگا مقرر بیشک
اوسکے لئے مغفرت کی پہر وہ حلہ کرامت پہنایا جاویگا اور اوسکے سر پر تاج وقار رکہا جاویگا اوسمین ایکسو تی
ہوگا کہ وہ دو دن کی راہ سے چمکیگا پہر عمل عرض کریگا یارب وہ اپنے ماں باپ سے مشغول ہوگیا تہا اور ہر صاحب
عمل وتجارت اپنے عمل سے ماں باپ پرداخل کرتا تہا یعنی اونکو اپنی محنت مزدوری سے کچہہ دیتا تہا پس اوسکے ماں باپ
دئے جاوینگے مثل اوسکے جو وہ دیا گیا اور متمثل کیجاویگی واسطے کافر کے اوسکے عمل سے ایک صورت بدتر اوس چیز
مین کہ پیدا کی اللہ نے از روی ہو بہو صورت کے اور نہایت بدبودار اوسکی از روی بدبو کے پس وہ بدصورت شخص بیٹہیگا
طرف اوسکے پہلو کے جبکہ کوئی چیز اوسے گہبراویگی تو وہ اور زیادہ کردیگا اور جبکہ وہ ڈریگا تو وہ اوسے اور ڈرا دیگا
پس کافر کہیگا تو برا صاحب ہے اور تو کون ہے عمل کہیگا تجہے کیا تو نہین پہچانتا ہے وہ کہیگا نہین پس کہیگا
مین تیرا عمل ہون وہ برا تہا سو اسی لئے تو مجہے بدصورت دیکہتا ہے اور وہ بدبودار تہا سو اسی واسطے تو مجہے بدبو
دار دیکہتا ہے پس تو اپنا سر جہکا کہ مین تجہپر سوار ہون کیونکہ تو زمانہ دراز دنیا مین مجہپر سوار ہوا ہے اور وہ یہہ
قول ہے اللہ تعالیٰ کا ولیحملن اثقالهم واثقالا مع اثقالهم اور یہ قول ولیحملوا اوزارهم کاملة
یوم القیامة قرطبی رحمہ اللہ نے کہا کہ مثل اسکی رای سے نہین کہا جاتا ہے اور معنی اسکے حدیث قیس بن
عاصم منقری سے لئے جاتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسسے کہا اے قیس چارہ نہین ہے تیرے
لئے ایک قرین یعنے ساتہی سے کہ وہ تیرے ہمراہ دفن کیا جاویگا حالانکہ وہ زندہ ہوگا اور تو اوسکے ہمراہ مدفون
ہوگا اور تو مردہ ہوگا پس اگر وہ کریم ہے تو تیرا اکرام کریگا اور اگر وہ لئیم ہے تو تجہے سونپ دیگا یعنی تیری مدد
نہ کریگا پہر وہ محشور نہوگا مگر ہمراہ تیرے اور تو مبعوث نہوگا مگر ہمراہ اوسکے اور تو نہ پوچہا جاویگا مگر اوس سے سو
تو نہ کر اوسکو مگر صالح کیونکہ اگر وہ صالح ہے تو تو انس نہ پکڑیگا مگر ساتہہ اوسکے اور اگر وہ فاحش ہے تو تو وحشت نکریگا

نگر اوس سے اور وہ تیرا فعل ہے ابو الفرج بن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب روضۃ المشتاق والطریق الی
الملک الخلاق مین ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لائی جاویگی قیامت کے دن
توبہ خوش صورت اور خوشبو مین پس نہ پاویگا اوسکی بو اور نہ دیکھیگا اوسکی صورت مگر مومن پس وہ پاوینگے
بسبب اوسکے خوشبو اور انس کو کافر و عاصی و مصر کہینگے کیا ہے ہمارے لئے کہ ہمنے نہین پایا جو تمنے پایا توبہ
اوسنے کہیگی کہ مین تو زمانہ دراز تک تمہارے لئے پیش ہوئی دار دنیا مین پس تمنے میرا ارادہ نہ کیا تم اگر مجھے قبول
کرتے تو البتہ تم آج مجھے پاتے پس کہینگے ہم آج توبہ کرتے ہین پس ندا کریگا ایک منادی عرش کے نیچے
ہیہات ہیہات مہلت کے دن گئے اور توبہ کا کام تمام ہوچکا الحدیث قرطبی کا کلام پورا ہوا سید صاحب مرحوم فرماتے
ہین کہ ہمکو جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ خلاف ہے اوسکے جو قرطبی نے کہی کہ اون اعمال کے ثواب سے فرشتے
پیدا کئے جاوینگے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ اعراض یعنے اعمال خود جسم ہوجاوینگے اور یہی ظاہر ہے اس قول سے کہ
زہراوین یعنی بقرہ وآل عمران دو صفین طیور کی ہوجاوینگی کیونکہ یہ قول خبر ہے اون دونون سے اور مقدر نکالنا
خلاف اصل ہے اور ایسا ہی حال ہے عمل صالح کا اور اوسکے بدل کا قبر مین قدرت الٰہیہ مین اس سے کوئی مانع
نہین ہے اور ہم تو احوال آخرت پر ایمان لا ہی چکے ہین عقل اونکو نہ پہچانتی ہے نہ اونکی کیفیت پاتی ہے پس
ہمکو کیا ہے کہ ہم اسپر ایمان نہ لائین کہ خالق اعراض و اجسام کی قدرت سے اعراض منقلب باجسام ہوجاتے ہین
سبیل الرشاد مین کہا ہے کہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ مین فرمایا ہے جسکا نام المعانی الدقیقۃ فی
ادراک الحقیقۃ رکھا ہے بعض علما نے تجسد اعمال یا تجسد موت کو مشکل سمجھا تھا اونھون نے اوس رسالے مین
اوسکا جواب دیا ہے فرماتے ہین کہ جو تحقیق اسکو اور اسکے غیر کو شامل ہے یہ ہے کہ سارے معانی جو ہمارے
نزدیک معقول ہین وہ اللہ تعالی کے نزدیک متصور بصورت اجسام ہین اور متشخص بصورت اشخاص ہین اگرچہ
ہم اونکو محسوس نہین پاتے کیونکہ ہم اوسنے حجاب مین ہین فرمایا اور احادیث نبویہ اسکے لئے ناطق و شاہد ہین
اور یہ بھی ذکر کیا کہ خواب دیکھنا اسی باب سے ہے اسلئے کہ دیکھنے والا اپنی خواب مین دیکھتا ہے اجسام کو اونکی تاویل
اعراض کے ساتھ کیجاتی ہے پس وہ اجسام جو کہ خواب مین دکھائی دئے ہین وہ ان اعراض کی صورت ہین جنسے عالم
ملکوت مین تعبیر کی گئی ہے پھر فرمایا مین اسجگہ حدیثون کو ایک ایک حدیث کرکے بیان کرتا ہون اس جزء مین تاکہ

نفع لیوے اوس سے جو اوسپر واقف ہو وباللہ التوفیق یہ حدیثین بیان کین تجسد ایمان سکینہ صلوۃ صیام ذنوب
خوبیا رحم اذکار لعنت معروف منکر ایام وغیرہ مین فجزاہ اللہ عنا وعن المسلمین جزا سید صاحب مرحوم
فرماتے ہین جو شخص غور کریگا اون حدیثون کو اور جو اونکے معنی ہین ہین جنکو سیوطی نے اوس رسالے مین ذکر نہین
کیا ہے اور باقی کتب مین ذکر فرمایا ہے اوسے لائق نہین ہے کہ تجسد اعمال کی تصدیق مین کبھی توقف کرے علامہ سیوطی
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید بن منصور نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا ہم تھے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز مین پس ایک شخص آیا یہانتک کہ صف مین داخل ہو گیا اوسنے کہا اللہ اکبر
کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو پورا کر چکے تو فرمایا کہ البتہ مقرر مینے
دیکھا تیرے کلام کو کہ وہ چڑھتا ہے طرف آسمان کے یہانتک کہ دروازہ کھولا گیا سو وہ اوسمین داخل ہو گیا پس
یہ روایت مکاشفت معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کہ اعراض بیداری مین متجسد ہو گئے انتہی در منثور مین الیہ
یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ کی تفسیر مین کئی حدیثین ہین اسمین اور جامع کبیر وغیرہ
کتب سیوطی مین اور احادیث ہین جس شخص کو اونکی معرفت حاصل ہو گی وہ یقینا تجسد اعراض کا باخبار صادق
معلوم کریگا اونمین سے ایک یہ قول ہے آپ کا کہ نہین کہتا بندہ لا الہ الا اللہ مگر اوسکے لئے آسمان کے دروازے
کھولے جاتے ہین یہانتک کہ وہ پہونچتا ہے طرف عرش کے سبیل الرشاد مین تقریر تجسد اعراض مین میزان آخرت
کی بحث مین طول کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ موزون اعمال ہی کی صورتین ہین حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے
کہ صحیح یہی ہے کہ اعمال ہی تولے جاوینگے ابو داود وابن حبان وترمذی نے ابو الدردار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور
ترمذی نے صحیح کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین رکھی جاویگی میزان مین دن قیامت کے کوئی
چیز کہ وہ زیادہ بوجھل ہو حسن خلق سے حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین مرفوعا آیا ہے کہ رکھی جاویگی میزان
دن قیامت کے پس حسنات وسیئات تولے جاوینگے پھر جسکے حسنات اوسکے سیئات پر ایک ذرہ کے برابر بھاری
ہو جاوینگے وہ جنت مین داخل ہو گا اور جسکے سیئات اوسکے حسنات پر برابر ایک ذرہ کے بڑھ جاوینگے وہ نار مین
داخل ہو گا عرض کیا گیا پس جسکے حسنات وسیئات برابر ہونگے فرمایا وہ لوگ اصحاب اعراف ہین اسکو خیثمہ نے اپنے
فوائد مین اور عبد اللہ بن مبارک نے زہد مین روایت کیا ہے اور مثل اسکے موقوفا بھی مروی ہے ✦

فصل کیا میت کو کشف ہوتا ہے کہ وہ سوال کی وقت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھتا ہے

جناب سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ابیات مین فرماتے ہین جو شخص کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم متمثل کیئے جاتے ہین تو عیاض نے کہا ہے کہ یہ قول پسندیدہ نہین ہے شرح الصدور مین یون فرمایا کہ شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر سے کسی نے پوچھا کیا میت کے لئے کشف کیا جاتا ہے یہانتک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھتا ہے اونہون نے جواب دیا کہ یہ بات کسی حدیث مین وارد نہین ہوئی وانما ادعاہ بعض من لا یحتج بہ بغیر مستند سوی قولہ فی ہذا الرجل ولا حجۃ فیہ لان الاشارۃ الی الحاضر فی الذہن سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین مینے نہین پایا کسی کو کہ اوسنے یہ کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوال کے وقت قبر مین متمثل کیئے جاتے ہین ؂

فصل میت سے سوال کس زبان مین ہوتا ہے

ابیات مین کہا ہے کہ منجملہ نادر کے جسکو آنکھین دیکھتی ہین یہ ہے کہ سوال قبر کا زبان سریانی مین ہے فتوی دیا ساتھ اسکے بلقینی ہمارے شیخ نے اور مینے اسکو نہین دیکھا اپنی آنکھ سے اونکے غیر کے لئے اور شرح الصدور مین فرمایا ہے کہ فتاوی شیخنا شیخ الاسلام علم الدین البلقینی مین واقع ہوا ہے کہ میت جواب دیتا ہے سوال کا قبر مین زبان سریانی مین اور مین اسکے لئے کسی سند پر واقف نہین ہوا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس سے پوچھے گئے پس فرمایا ظاہر حدیث یہ ہے کہ وہ عربی مین ہے فرمایا اور باوجود اسکے یہ بھی احتمال ہے کہ خطاب ہر ایک کا اوسکی زبان مین ہو انتہی جناب ترفیق مدمجدہ فرماتے ہین کہ یہ بہت ٹھیک ہے ؂

فصل بیان مین سوال مومن منافق کافر و اطفال مشرکین کے

اس مسئلے مین علماء کا اختلاف ہے سیوطی رحمہ اللہ ابیات مین فرماتے ہین کہ ابن عبد البر سے منقول ہے کہ کافر صریح سے سوال نہین ہوتا سوال تو منافق ہی کے لئے ہے جو کہ کفار مین سے ہے جیسے کہ اسپر حدیث دلالت کرتی ہے قرطبی و ابن قیم اسکے مخالف ہین اور راجح میرے نزدیک اول قول ہے یعنی ابن عبد البر کا سید محمد بن اسمعیل مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ آثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ سوال نہین

ہوتا ہے اگر مومن یا منافق ہے رہا کافر جاحد مبطل سو وہ اون میں سے نہین جنسے رب و دین و نبی کا سوال ہوتا ہے
حافظ ابن قیم مرحوم نے بعد نقل کلام ابن عبد البر کے فرمایا کہ قرآن شریف اور سنت مطہرہ اس قول کے خلاف
پر دلالت کرتے ہین اور سوال مومن کا فر دونون کے لئے ہے فرمایا اللہ تعالی نے یثبت اللہ الذین
آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ ویضل اللہ الظالمین ویفعل اللہ
ما یشاء صحیح مین ثابت ہے کہ یہ آیت عذاب قبر مین ہے جبکہ میت پوچھا جاتا ہے کون ہے رب تیرا کیا ہے دین
تیرا کون ہے نبی تیرا صحیحین مین انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جبکہ رکھا جاتا ہے میت اپنی قبر مین اور چلے جاتے ہین اوسکے پاس سے اصحاب اوسکے تو بیشک وہ البتہ
سنتا ہے اونکے جوتون کی آواز کو اور حدیث کو ذکر کیا بخاری نے زیادہ کیا اور منافق و کافر پس اوس سے
کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تہا اس شخص مین وہ کہتا ہے مین نہین جانتا مین تو کہتا تہا جیسا لوگ کہتے تہے پس کہا
جاتا ہے نہ تو نے جانا اور نہ تو نے پڑہا اور مارا جاتا ہے لوہے کے ہتوڑے سے اور ایک چیخ مارتا ہے کہ اوسکے اردگرد
والے اوسکو سنتے ہین مگر جن و انس اور بخاری مین اسطرح ہے واما الکافر والمنافق واو کے ساتہ انتہی
سید صاحب مرحوم کہتے ہین کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین بعد ذکر حدیث بخاری کے فرمایا قولہ واما المنافق
والکافر اس طریق مین اسی طرح ہے واو عطف کے ساتہ اور باب خفق نعل مین یون گزر چکا ہے واما المنافق
او الکافر شک کے ساتہ اور روایت ابو داؤد مین یون ہے کہ کافر جبکہ رکہا جاتا ہے اور اسی طرح ابن حبان نے
حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یون ہی حدیث طویل براء رضی اللہ عنہ مین آیا ہے اور حدیث
ابو سعید رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کے یون ہے اور اگر وہ کافر ہے یا منافق ساتہ شک کے اور امام احمد کے
نزدیک حدیث اسماء رضی اللہ عنہا مین یون ہے پس اگر وہ کافر ہے یا فاجر اور صحیحین مین انکی حدیث سے یون ہے
واما المنافق والمرتاب اور حدیث جابر مین نزدیک عبد الرزاق کے اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک ترمذی کے
ہے واما المنافق اور حدیث عائشہ مین نزدیک امام احمد کے اور حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک ابن ماجہ کے
یون ہے واما الرجل السوء اور طبرانی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیا ہے اور اگر
وہ ہے اہل شک سے پس یہ روایتین لفظاً مختلف اور اسپر مجتمع ہین کہ کافر و منافق سے سوال ہوتا ہے سو

اسمین تعقب یعنی اعتراض ہے اوس شخص پر جو یہ زعم کرتا ہے کہ سوال نہین واقع ہوتا ہے مگر اوسکے لئے جو کہ ایمان کا
دعوی کرتا ہے خواہ حق سمجھکے یا باطل جانکر اور مستند اوسکا یعنی دلیل اوسکی اس باب مین وہ ہے جسکو عبدالرزاق
نے طریق عبید بن عمیر سے جو کہ کبار تابعین سے ہین روایت کیا ہے کہا کہ مفتون دو ہی آدمی ہوتے ہین مومن و
منافق رہا کافر سو وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال نہین کیا جاتا ہے نہ وہ اونکو پہچانتا ہے حال آنکہ یہ
اثر موقوف ہے اور جو حدیثین کہ تصریح کرتی ہین اس بات پر کہ کافر سے سوال ہوتا ہے باوجود کثرت اونکے
طرق صحیحہ کے مرفوع ہین پس وہ لائق تر ہین ساتھہ قبول کے اور حکیم ترمذی نے جزم کیا ساتھہ اسکے کہ
کافر سے سوال ہوتا ہے پھر حافظ ابن حجر نے کلام ابن قیم کا ذکر کیا جس سے اونہون نے ابن عبدالبر کے کلام سے تعقب
کیا تھا اور رد اوسکو ثابت رکھا پس حافظ سیوطی رحمہ اللہ سے تعجب ہے کہ اونہون نے اپنی ابیات مین کلام ابن عبدالبر
کو ترجیح دی حالانکہ دلیل کلام ابن عبدالبر کے خلاف پر قائم ہے اور شرح الصدور کی یہ عبارت ہے کہ ابن عبدالبر نے کہا سوال نہین ہوتا ہے
مگر واسطے مومن کے یا منافق کے جو کہ منسوب ہے طرف دین اسلام کے ظاہر شہادت کے ساتھہ بخلاف کافر کے کہ اوس سے
سوال نہین ہوتا ہے اور قرطبی وابن قیم نے انکا خلاف کیا اور کہا کہ سوال کی حدیثون مین اسکی تصریح ہے
کہ کافر و منافق مسئول ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ جو اون دونون نے کہا ممنوع ہے اسلئے کہ کافر و منافق
کے درمیان مین جمع نہین کیا گیا کسی حدیث مین حدیثون سے اور سوا اسکے نہین ہے کہ بعض حدیثون مین
ذکر منافق کا ہے اور بعض مین منافق کے بدل کافر ہے اور یہ اسپر محمول ہے کہ مراد کافر سے منافق ہے
بدلیل آپکے قول کے حدیث اسماء رضی اللہ عنہا مین واما المنافق والمرتاب اور کافر کا ذکر نہین کیا
اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آخر مین نزدیک طبرانی کے قول حماد و ابو عمر ضریر سے وہ چیز ہے جو اسکی
تصریح کرتی ہے انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ تم حافظ ابن حجر کے کلام سے یہ بات جان ہی چکے
ہو کہ حدیثون کے لفظون مین کافر و منافق کے درمیان مین جمع وارد ہوا ہے جیسا کہ حافظ صاحب نے اونکو
نقل فرمایا ہے انتہی حاصل یہ ہے کہ سب کچھہ کافر مکلف کے بارے مین ہے کسی ملت پر کیون نہو رہے
اطفال مشرکین سو علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ وقف سوال طفل مشرک سے کرتے
ہین کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا گیا ہے یعنی حضرت امام صاحب نے اس مین توقف فرمایا ہے

نہ یہ کہا کہ سوال ہوتا ہے نہ یہ فرمایا کہ نہیں ہوتا اسکی تفصیل آیندہ آویگی انشاء اللہ تعالیٰ

فصل بیان مین سوال اون لوگون کے جو دفن نہین کئے گئے یا اونکو سولی دیگئی یا اونکی بدن کی اجزا متفرق ہوگئی یا اونکو درندون نے کھالیا

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جو شخص پہینکدیا گیا اور وہ جسکو سولی دیگئی ان دونون سے سوال ہوتا ہے اور زندہ اونکے دیکھنے سے حجاب مین ہے اسلئے کہ اگر ہم اون کو اوس مقام مین بیٹھا ہوا دیکھہ لین تو وہ اصل جو کہ عقد کی گئی ہے باطل ہو جاوے وہ اصل یہ ہے کہ جو اوس جگہ کے احکام غائب ہین اونکے ساتھہ خلق پر ایمان فرض ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے خلق پر فرض کیا ہے کہ امور برزخ پر ایمان بالغیب لاوین بے دیکھے اونکی تصدیق کرین پس اگر مردے کو اپنی قبر مین یا پہینکے ہوئے کو اپنی جگہہ مین یا سولی دئے ہوئے کو سولی پر بیٹھا ہوا آنکھون سے دیکھہ لین تو ایمان بالغیب جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے فوت ہو جاوے اس لئے امور برزخ و آخرت کو خلق کی آنکھون سے مستور کر دیا ہے پھر جب کبھی چاہتا ہے تو واسطے اظہار اپنی قدرت کے بعض خاص بندون کو کسی امر پر مطلع کر دیتا ہے جیسا کہ بعض حکایات مین گزر چکا اور بعض کا ذکر آیندہ آویگا سید صاحب مرحوم فرماتے ہین سوال عام ہے ہر مرنے والے کے لئے کسی طرح کیون نہ مرے اوسکو پہینکدین یا ڈبودین یا آگ مین ڈالدین یا درندے اوسکو کھالین یا پرندے اوسے جھپٹ لین اسلئے کہ سوال کی دلیلین عام ہین انتہےٰ جناب سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین یون فرمایا ہے قاضی نے کہا کہ جو شخص دفن نہین کیا گیا اون لوگون مین سے جو کہ روی زمین پر باقی رہے اونکے لئے سوال و عذاب واقع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکے دیکھنے سے ابصار مکلفین کو باز رکھتا ہے جیسا کہ باز رکھا اونکو ملائکہ و شیاطین کے دیکھنے سے بعض نے کہا ہے کہ جسکو سولی دیجاتی ہے اوسکی طرف حیات پھیری جاتی ہے حالانکہ ہمکو اوسکا شعور نہین ہوتا ہے جیسے کہ ہم اوس شخص کو میت گمان کرتے ہین جسپر بیہوشی طاری ہوئی ہے اور اسی طرح اوسپر ہوا تنگ کر دیجاتی ہے واسطے دباؤ قبر کے جس شخص کے دل مین ایمان گھل مل گیا[1] ہے وہ ان امور مین سے کسی چیز کو انکی نہین جانتا ہے اور اسی طرح وہ شخص ہے جسکے اجزا متفرق ہو گئے اللہ تعالیٰ بعض یا کل اجزا مین حیات کو پیدا فرما دیتا ہے اور اوسپر سوال متوجہ کیا جاتا ہے اسکو امام الحرمین نے

[1] یعنی ایمان اوسمین [illegible]

کہا ہے بعض نے کہا یہ سوال قبر سے زیادہ تر بعید نہیں ہے جنکو اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی پشت سے
نکالا اور اونکو اونکی جانون پر گواہ کیا الست بربکم قالوا بلی انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ اللہ تعالی
نے جو کہ عذاب قبور اور احوال قبور کو مخفی فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی وجہ حکمت کی طرف
اس قول سے اشارہ فرمایا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن نکرو تو مین تمکو سنا دیتا یا مثل اسکے فرمایا
بہت سے سچے خواب بتواتر منقول ہین کہ اونمین کچھہ احوال ہوتی کا ذکر ہے اور ہم تھوڑے سے کتاب الروح
سے ذکر کرتے ہین پہر چند یہ خواب ذکر کئے ۱ حضرت عباس نے حضرت عمر کو خواب مین دیکھا ۲ عبد اللہ بن عمر بن
عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا گویا وہ باغ مین ہین اونہون نے مجھے چند کہجورین دین
اونکی تعبیر اولاد کی کی ۳ مسلمہ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز کو خواب مین دیکھا ۴ مالک بن دینار
رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن یسار کو خواب مین دیکھا ۵ شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ عوف بن مالک نے صعب بن جثامہ
کو خواب مین دیکھا حافظ ابن قیم نے بعد ذکر اس خواب کے فرمایا کہ یہ فقہ عوف رحمہ اللہ سے ہے کہ اونہون نے
صعب کی وصیت کو بعد اونکی موت کے نافذ کیا اور صعب کے قول کی صحت کو یقین کیا بسبب قراین کے جسکی
اونہون نے اونکو خبر دی تہی کہ دینار دس ہین اور وہ ترکش مین رکہے ہین پہر یہودی سے پوچہا اور اوسکے
قول کو خواب سے مطابق کیا پس عوف نے دوسری صحت کے ساتھہ جزم کیا یہودی کو دینار دیدیئے یہ ایسی فقہ ہے
کہ افقہ و اعلم ناس ہی کو لائق ہے اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین شاید اکثر متاخرین اسکا
انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عوف کو یہ کیونکر جائز ہوا کہ وہ دیناروں کو صعب کے ترکہ سے نقل کرین اور
ایک خواب کے سبب سے یہودی کو دیدین حالانکہ وہ اونکے یتیمون اور وارثون کے تہے ۶ نظیر اس قصہ کا
قصہ قیس بن ثابت بن شماس کا ہے ابن عبد البر وغیرہ نے اوسکو ذکر کیا ہے پہر اوسکو بیان کیا اسمین
یہ ذکر ہے کہ ثابت کی زرہ بعد اونکی شہادت کے کسی نے لیلی تہی اونہون نے ایک اور شخص کے خواب مین
آکے اوسکا پتا بتایا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اوس خواب کے موافق زرہ کو طلب فرمایا اسکے بعد
حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خالد و خلیفہ اول رضی اللہ عنہما اور اونکے ساتھہ صحابہ نے اس وصیت کے جاری کرنے پر اور اس خواب کے ساتھہ
عمل کرنے پر اور زرہ جسکے پاس تہی اوس سے چہیننے پر اتفاق کیا اور یہ محض فقہ ہے پہر اسکے نظائر اور قضایا ذکر کئے

جنکے علما رقائل ہوئے ہین قرائن کی طرف رجوع کرکے انتہٰی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین حاصل یہ ہے کہ علم رؤیا
علم شریف ہے اور اوسکا صدق یقینی ہے بسبب کثرت وقوع خواب سکے اوس قسم سے کہ اوسمین ہمکو
اور ہمارے غیر کو تشکیک کا دخل نہین ہے **حکایت** سید صاحب مرحوم فرماتے ہین مجھسے میرے
شیخ زید بن محمد بن حسن بن امیر المومنین نے حکایت کی کہ اونکی ایک بہن تھین انکے تین لڑکے تھے انمین سے
ایک لڑکا مرگیا شیخ نے اوسکو خواب مین دیکھا اوس سے پوچھا کہ موت کے بعد کیا حال ہوا اوسنے خبر دی کہ اوسکے
لئے بخشش کی گئی پس شیخ نے کہا کس سبب سے اوسنے کہا کہ ایک سائل فقیر صدقہ مانگتا ہوا آیا تھا اور اوس نے
اونکے گہر کی طرف پتھر پھینکا تھا پس اوسنے ایک قمریہ کو توڑ ڈالا اوسکے دونون بھائی نکلے تاکہ فقیر کو مارین پس
وہ اوس سے دفع کرنیکے لئے نکلا یہانتک کہ اونکو اوس فقیر سے دفع کردیا پس یہ سبب ہوا اوسکے حسن حال کا
بعد موت کے شیخ فرماتے ہین کہ مین نکلا پس مینے دیکھا کہ مکان مین بہن کے مکانون سے وہ قمریہ ٹوٹی ہوئی پڑی
تہی اونسے پوچھا کہ اوسکو کسنے توڑا اونہون نے وہی بیان کیا جو اونکے بیٹے نے بعد موت کے بیان کیا تہا انتہٰی
جاننا چاہیے کہ جبکہ اللہ سبحانہ نے قبرستان والون کے امور کو مشاہدے سے مخفی کردیا کہ اونمین سے جسپر عذاب
ہوتا ہے اور جو عیش و آرام مین ہے ہم اونکو نہین دیکھتے تو اوسنے اپنے بعض بندون کو اونکے احوال کی اطلاع
خواب مین عنایت فرمائی اور اونکو ایسے امور کا مشاہدہ عطا کیا کہ وہ امور خلق کے نزدیک سچے ہین اس طور پر
کہ اللہ تعالی کبہی کسی مرد یا عورت کو اس بات کے ساتہہ خاص فرماتا ہے اور وہ عورت اس امر کے ساتہہ
مشہور و معروف ہوجاتی ہے کہ مردے اوسکے خواب مین آتے ہین اور وہ اونکی طرف سے ایسی خبرین لاتے ہین
جنکی تصدیق اونکی قرابت والے کرلیتے ہین یا جو لوگ اونکے پاس اوٹہتے بیٹہتے تہے وہ اون خبرون کو سچ
بتاتے ہین اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص مردون کے اخبار لانے کے ساتہہ معروف ہوتا ہے تو میت کے بعض
عزیز قریب جو کہ زندہ ہین اوس شخص کو اپنی جس میت کے پاس بہیجنا چاہتے ہین بہیجتے ہین اور میت جو کچھ
وصیت کرتا ہے وہ شخص اوسکی طرف سے اوسکے عزیز قریب کو پہونچا دیتا ہے اور اوسکا جواب لا دیتا ہے
نیک لوگون مین سے ایک گروہ نے بعد ایک گروہ کے اسکے وقوع کی ہمکو خبر دی یہانتک کہ کثرت وقوع سے
اس امر کا یقین ہوگیا اور جو مرد عورت کہ مردون کے پاس آتا جاتا ہے اوسکو مُسَتّل و مُسَتّلہ کہتے ہین

مستقل و مستقلہ

گویا اونہون نے اس نام کو سفل سے اشتقاق کیا یعنی وہ شخص جو کہ نیچے زمین مین جاتا ہے جسمین مردے دفن کیے جاتے ہین

فصل اس بیان مین کہ روح میت کی اوسکے بدن کی طرف قبل دفن کے پہیری جاتی ہے یا بعد دفن کے

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین جبکہ لوگ دفن کے بعد پہرتے ہین تو میت کی روح اوسکے بدن کی طرف پہیری جاتی ہے اسپر سید صاحب مرحوم نے شرح مین فرمایا کہ کلام ناظم تو یہ ہے کہ رد روح بعد دفن کے ہے اور حدیثون کے لفظونسے ظاہر یہ ہے کہ روح قبل دفن کے پہیری جاتی ہی پہر شرح الصدور مین وہ باب نقل کیا جسمین یہ بیان ہے کہ میت اپنے نہلانے والے تجہیز تکفین کرنے والے کو پہچانتا ہے اور جو کچہہ کہ لوگ بہلا برا اوسکو کہتے ہین وہ اوسے سنتا ہے اسکے بعد تین حدیثین ذکر کین ا ابن ابی الدنیا نے قبور مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی میت کہ اپنی کہاٹ پر رکہا جاوے پہر اوسکو تین قدم لیکر چلین مگر وہ ایک کلام کرتا ہے سنتا ہے اسکو جسے چاہے مگر ثقلین جن و انس الحدیث ۲ بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ جنازہ رکہا گیا اور لوگون نے اوسکو اپنی گردنون پر اوٹہا لیا پس اگر وہ صالح ہے تو کہتا ہے مجہے آگے لیچلو الحدیث ۳ امام احمد و ابن ابی الدنیا نے اور طبرانی نے اوسط مین و رابی مروزی و ابن مندہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک میت پہچانتا ہے اوس شخص کو جو کہ اوسے نہلاتا ہے اور اوٹہاتا ہے اور کفناتا ہے اور اوسکو جو اوسے اوسکے گڑہا مین اوتارتا ہے یہ سب حدیثین پہلے گذر چکی ہین اس لئے بقدر حاجت لکہی گئین پہر سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ ظاہر ان حدیثون کا یہ ہے کہ پہر آنا روح کا طرف میت کے اس حال مین ہے قبل دفن کے مگر ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ نہین ہے کوئی میت کہ مرے مگر حال یہ ہے کہ اوسکی روح ملک الموت کے ہاتہ مین ہوتی ہے پس لوگ اوسے نہلاتے ہین کفناتے ہین اور وہ دیکہتا ہے جو اوسکے گہر والے کرتے ہین اور بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

کہا بیشک روح فرشتے کے ہاتھ مین ہوتی ہے اور جسم لوٹا پوٹا جاتا ہے پس جبکہ اوسکو اوٹھالیا تو اوسکے ساتھ ہولیتا ہے پھر جب وہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اوس روح کو اوسمین پہیلا دیتا ہے مگر مزنی تابعی ہین اور دوسری حدیث موقوف ہے پس اگر یہ آثار بدرجہ صحت پہونچین تو جن حدیثون مین یہ آیا ہے کہ میت اپنے غاسل وغیرہ کو پہچانتا ہے اور اپنے جنازے پر کلام کرتا ہے یہ آثار اون حدیثون کو فقط روح کے ساتھ مقید کردینگے اور قول ناظم کا کہ رد روح کا بعد دفن کے ہوتا ہے یہ بہی تمام ہوجاویگا *

فصل اس بیان مین کہ میت وقت سوال کے پورا زندہ ہوجاتا ہے یا نہین

حافظ سیوطی رضی الله عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ میت پورا زندہ ہوجاتا ہے نزدیک جمہور کے اسلیئے کہ ظاہر ماثور یعنی منقول یہی ہے نہ جزو اوسکا سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ حدیثین اس بات کے ساتھ وارد ہوئی ہین کہ میت کی طرف اوسکی روح عود کرتی ہے اور وہ اپنی قبر مین بیٹھتا ہے اور وہ خطاب کیا جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے اس بات مین کہ وہ حیات پوری حیات ہے بجمیع اجزائہ شرح الصدور مین فتاوی حافظ ابن حجر رحمہ الله سے یون نقل فرمایا ہے کہ اونسے کسی نے پوچھا کیا میت وقت سوال کے بیٹھتا ہے یا اوس سے سؤال کیا جاتا ہے اور وہ سوتا ہوتا ہے پس جواب دیا کہ بیٹھتا ہے اور کسی نے اونسے پوچھا آیا روح اوسوقت جسم سے متلبس ہوتی ہے جیسے کہ تہی اس پر جواب دیا کہ ہان لیکن ظاہر خبر یہ ہے کہ روح میت کی اوپر کے آدہے بدن مین حلول کرتی ہے انتہےٰ سید صاحب مرحوم کہتے ہین کہ مین اوس خبر کو نہین پہچانتا ہون جسکی طرف حافظ صاحب مرحوم نے اشارہ فرمایا ہے حافظ ابن قیم رحمہ الله فرماتے ہین حدیثین تصریح کرتی ہین کہ سوال کے وقت اعادہ روح کا بدن کی طرف ہوتا ہے لیکن اس اعادہ سے حیات معہود حاصل نہین ہوتی ہے کہ جس سے روح بدن کی اور بدن کی تدبیر کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور اوسکے ہوتے ہوئے طعام وغیرہ کی طرف محتاج ہوتی ہے اوس سے تو بدن کے لئے ایک اور ہی حیات حاصل ہوتی ہے کہ جس سے سوال کے ساتھ امتحان حاصل ہوتا ہے اور جیسے یہ ہے کہ حیات سوتے کی اور وہ زندہ ہے غیر ہے حیات جاگتے کی کیونکہ خواب برادر مرگ ہے اور سوتے سے اطلاق حیات کی نفی نہین کرتی ہے ویسی ہی حیات میت کی وقت اعادہ کے حیات حی کی غیر ہے اور وہ ایسی حیات ہے کہ میت سے اطلاق موت کی نفی

نہین کرتی ہے بلکہ ایک امر متوسط ہے درمیان موت وحیات کے جیسے نیند اون دونون کے درمیان مین متوسط ہے اور حدیث مین اسپر دلالت نہین ہے کہ روح مستقر رہتی ہے وہ تو صرف اسپر دلالت کرتی ہے کہ روح کو بدن کے ساتھہ ایک تعلق رہتا ہے اور وہ ہمیشہ جسم سے متعلق رہا کرتی ہے گو جسم بوسیدہ و پارہ پارہ و متقسم و متفرق کیون نہو جاوے انتہے ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہین حدیثین اسپر متواتر ہین کہ سوال کے وقت روح کا عود بدن کی طرف ہوتا ہے اور سوال بدن کا بدون روح کے ایک گروہ کا قول ہے اونہین ابن اخوی ہین اور ابن جریر سے بہی جسکا بیت کیا گیا ہے جمہور نے اسکا انکار کیا ہے اور دوسرون نے انکا مقابلہ کیا پس کہا ہے کہ سوال روح کے لئے ہے بدون بدن کے یہ قول ابن حزم اور اور لوگون کا ہے اونہین سے ابن عقیل و ابن جوزی ہین اور یہ قول غلط ہے ورنہ قبر کے لئے اسکے ساتھہ کوئی خصوصیت نہین ہوتی انتہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ حدیثین جیسا کہ ابن تیمیہ نے کہا اسپر دلالت کرتی ہین کہ روح بدن کی طرف عود کی جاتی ہے پہر سوال کیا جاتا ہے پس سوال روح کے لئے ہے بدن مین

فصل اس بیان مین کہ جس شخص کی اجزا متفرق ہوگئی ہین اعادہ روح کا اوسکے کل اجزا مین ہوتا ہے یا بعض مین

علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ جس شخص کے سارے اجزا یا بعض متفرق ہوگئے ہین اللہ تعالی اوس شخص مین حیات کو پیدا فرماتا ہے پہر بلاشک سوال متوجہ کیا جاتا ہے امام الحرمین نے اسپر تصریح کی ہے اور جزولی نے اپنی شرح مین اصحاب نقول سے اس باب مین اختلاف نقل کیا ہے پس بعض کہتے ہین کہ ہر جزو جمع کیا جاتا ہے کسی نے کہا وہ جزو زندہ ہوتا ہے جو کہ سنتا ہے کسی نے کہا جزو قلب مین کسی نے کہا جزو دماغ مین روح کا حلول ہوتا ہے کسی نے کہا بلکہ وہ ایک علحدہ جزو ہے کہ میت کے لئے ہے اوسوقت روح اوسمین حلول کرتی ہے پس یہ مذاہب معدود ہین جبکہ یہ اقوال معلوم ہوچکے تو اب سمجہنا چاہئے کہ میت کی روح قبر مین عود کرتی ہے اسلئے کہ اسپر دلیل قائم ہے کیونکہ وہ بعد عود روح کے قبر مین اوٹھکر بیٹھتا ہے چنانچہ احادیث و اخبار نبویہ مین متواتر اسکی تصریح وارد ہوئی ہے صحابہ کرام ان حدیثون کے راوی ہین اور جمیع صحابہ کی حدیثین جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے وہ سب اسپر متفق ہین کہ مردہ قبر مین زندہ ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے

یہانتک کہ حدیث جابرؓ مین یہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ میت اپنی قبر مین داخل
ہوتا ہے تو اوسکے لیے سورج ایسا کردیا جاتا ہے جیسا کہ وقت غروب کے ہوتا ہے پہر وہ بیٹھ جاتا ہے اپنی آنکھون
کو ملتا ہے کہتا ہے مجھے چھوڑ دو کہ مین نماز پڑہ لون اس حدیث کو ابن ماجہ و ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے
بعض حدیثون مین یہ مذکور ہے کہ مومن جنت کے گہر کو غیر مومن دوزخ کے گہر کو دیکھتا ہے مومن کہتا ہے مجھے
چھوڑ دو تاکہ مین اپنے گہر والونکی طرف جاؤن اونکو خوشخبری سناؤن پس بیشک یہ حال اوسی شخص کا ہوتا
ہے کہ جسکی طرف روح حقیقی اور روح اصلی پہر آئی ہو جیسے کہ پہلے تہی نہ یہ کہ بعض یا ساری روح کا اعادہ
ہوا اور بعض بدن مین حلول کیا ہو اور یہ بہی معلوم ہو چکا کہ عذاب قبر کا متواتر ہے اور کافر و منافق مطرق
یا مرزبہ سے مارا جاتا ہے اور یہ عذاب اوسی بدن کو ہوتا ہے کہ جسمین روح ہو مگر پہلے گزر چکا ہے کہ
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حلول روح کا نصف اعلی مین ہوتا ہے حالانکہ ادلہ اسپر دال ہین کہ
میت کے سارے بدن مین ہوتا ہے جیسا کہ جمہور کہتے ہین حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ جو کہ ساری
حدیثون سے احوال موتی مین زیادہ تر جامع ہے اوسمین تصریح ہے کہ منکر نکیر میت کو بٹھاتے ہین اوس سے
سوال کرتے ہین یہ ظاہر ہے اس بات مین کہ میت زندہ ہو جاتا ہے جیسا کہ تہا ہان اتنی بات ہے کہ ادلہ
جسقدر ہین وہ اوس شخص کے حق مین ہین جو کہ اپنے حال پر باقی ہے اور اختلاف اوس شخص مین ہے
جسکے اعضا متفرق ہو گئے ہین مگر یہ بات مخفی نہین ہے کہ احوال موتی سے خبر دینا ایک ایسا امر ہے کہ سوائے
نقل کے اوسکی معرفت کا اور کوئی طریقہ نہین ہے کیونکہ عقل کو اوسمین کسی طرح کا مجال نہین ہے
پس جو شخص یہ کہتا ہے کہ میت متفرق الاجزاء کے دل یا دماغ یا اور کسی عضو مین حیات ہوتی ہے اوسکے
پاس کوئی ایسی دلیل نہین ہے کہ وہ اس تقسیم کے لایق ہو تو اولی یہ بات ٹہیری کہ میت متفرق الاجزاء
کو بہی عموم احادیث حیات میت مین داخل کرین کیونکہ تخصیص موجود نہین ہے یا یہ کہ توقف کرین اور
اسکا علم اللہ عزوجل کو سونپین **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے متفرق الاجزاء مردون مین سے
بعض کو مستثنی کیا اور فرمایا کہ جس مردے کو درندے پرندے کہا جاتے ہین اوس سے جب سوال ہوتا
ہے کہ وہ اونکے پیٹون مین قرار پکڑے اور یہ بات مجازاً نہین ہے یعنی حقیقۃ ہے اسی طرح نگار نے

اسپر تصریح کی ہے سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ بزاز علماء حنفیہ سے ہین اونہون نے اپنے فتاوی مین کہا ہے کہ سوال اوسمین ہوتا ہے جسمین میت قرار پکڑتا ہے یہانتک کہ اگر اوسکو درندے نے کہا لیا ہے تو سوال اوسکے پیٹ مین ہوگا پہر سید صاحب مرحوم نے کئی وجہ سے اس قول کا رد کیا ہے ✤

فصل بیان مین اوس شخص کی جو کہ تابوت مین رکہا گیا ہے

بزازی رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی مین کہا ہے کہ جو شخص تابوت مین دنون تک رکہا جاتا ہے تاکہ اوسکو کسی جگہ پر اوٹہا لیجاوین تو اوس سے سوال نہین کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ دفن نہین کیا جاتا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات و شرح الصدور دونون مین اس قول کو نقل فرمایا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین گویا دلیل اس قول کی ظواہر احادیث ہین حدیثون مین یون آیا ہے کہ جب کہ میت دفن کیا جاتا ہے تو اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہین کیونکہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیق حکم یعنے سوال کے دفن پر فرمائی ہے

فصل سوال غریق کے بیان مین

نیکساری رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے کہ جو شخص دریا مین ڈوب جاتا ہے اوس سے جب سوال ہوتا ہے کہ وہ غائب ہوجاتا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس قول کو ابیات مین نقل کیا ہے سید صاحب مرحوم نے کیا خوب بات فرمائی ہے کہ ان چیزون مین توقف کرنا اور انکی تفاصیل کو عالم الغیب والشہادہ کی طرف رجوع کرنا بہت عمدہ بات ہے ✤

فصل قرآن شریف سوال کی وقت تلقین حجت کرتا ہے

جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف کو اپنی آنکہہ سے دیکہکر مصحف مین پڑہتا ہے اوسکو قراءت قرآن تلقین حجت کرتی ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ مینے روایت شقیق کو بلفظہا نہین پایا انتہی یہ بات جو شقیق نے فرمائی اسمین کئی آثار آئے ہین اور بعض آثار کی تخریج بزار نے کی ہے کاتب حروف عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ سید صاحب نے شرح الصدور کو ملاحظہ نہین فرمایا اوسمین سیوطی رضی اللہ عنہ نے روایت شقیق کو روض الریاحین امام یافعی رضی اللہ عنہ سے بلفظہا نقل فرمایا ہے کہ شقیق بلخی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ ہمنے پانچ چیزون کو طلب کیا پس اونکو پانچ چیزون مین پایا ہمنے برکت قوت کو طلب کیا تو اوسے ضحی کی نماز مین پایا اور ہمنے قبور کی روشنی کو طلب کیا تہا تو اوسکو رات کی نماز مین پایا جواب منکر و نکیر کو

طلب کیا تو اوسے قرارت قرآن مین پایا پل صراط کے عبور کو طلب کیا تو اوسکو روزے اور صدقے مین پایا سایۂ عرش کو طلب کیا تو اوسکو خلوت مین پایا یہ حکایت محاسن المحسنین مین بھی لکھی گئی ہے ؛

فصل اس امر کے بیان مین کہ اللہ تعالی کی بیت سول و جواب مین کیا حکمت لکھی ہے

اول یہ سمجھنا چاہیے کہ حکمت کیا چیز ہے اور اوسکے کیا معنی ہین سید محمد بن ابراہیم وزیر رحمہ اللہ تعالی کتاب ایثار الحق علی الخلق مین فرماتے ہین کہ حکمت کے معنی اسجگہ یہ ہین کہ افضل اعمال کو جاننا اور اس جاننے کے موافق عمل کرنا مثلاً یہ بات جاننا کہ صدق اولی ہے کذب سے اور عدل اولی ہے جور سے پھر اس جاننے کے مطابق عمل کرنا یعنی سچ بولنا جھوٹ چھوڑنا عدل اختیار کرنا ظلم سے بچنا اس بات مین کسی کا خلاف نہین ہے کہ یہ بات جو مذکور ہوئی اون لوگون کے حق مین حکمت ہے جو کہ خلق مین سے علماء حکماء ہین اشعریہ نے اس حکمت کے ثابت کرنے مین اللہ تعالی کے لئے خلاف کیا ہے یہ لوگ اللہ تعالی کے اقوال و افعال مین حکمت کی نفی کرتے ہین انکے اور اونکے درمیان مین جو کہ حکمت کو ثابت کرتے ہین طول طویل لڑائی جھگڑا واقع ہوا ہے حجت اونہین کے ساتھ ہے جو کہ حکمت کو ثابت کرتے ہین حنابلہ اشعریہ کے مخالف ہین یہ حکمت کا اثبات کرتے ہین حافظ ابن قیم مرحوم حنبلی نے حادی الارواح مین فرمایا ہے کہ احکم الحاکمین اعلم العالمین پر یہ بات محال ہے کہ اوسکے افعال حکمت و مصالح یا غایات حمیدہ سے معطل و بیکار ہون قرآن و سنت و معقول و نظر و آیات اسکے بطلان کی شہادت دیتے ہین اور جواب شافی مین یہ فرمایا ہے کہ جسنے حقیقت حکمت اللہ تعالی کی نفی کی جو کہ غایات محمودہ اوسکے فعل سے مقصود ہین اوسنے اللہ سبحانہ کی قدر نہ کی جیسا کہ حق تھا اوسکی قدر کرنیکا حافظ صاحب مرحوم سے پہلے اس قول کو انکے شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے اور اثبات حکمت مین اور اوسکے رد مین جسنے حکمت کی نفی کی ہے مبالغہ فرمایا ہے یہ مسئلہ ایثار الحق وغیرہ مین بسط سے مرقوم ہے سید محمد بن اسمعیل مرحوم نے کتاب ایقاظ الفکرہ بمراجعۃ الفطرہ مین اسکا بسط کیا ہے اور اثبات و نفی والون کے ادلہ کو ذکر فرمایا ہے جناب توفیق مدظلہ شرح ابیات مین فرماتے ہین کہ درمیان اشعریہ و حنابلہ کے مسائل اعتقاد مین قریب بارہ مسئلون کے اختلاف ہے منجملہ اونکے ایک یہ مسئلہ اثبات حکمت کا ہے اور صواب اس مقام مین ہمراہ حنابلہ کے ہے نہ اشعریہ کے جبکہ انسان حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہین ہوتا ہے تو پھر حکیم علی الاطلاق کا فعل کیونکر خالی ہونے لگا جلت حکمتہ و عمت نعمتہ و دامت دولتہ و عزات

عظمت۔ جبکہ حکمت کے معنی معلوم ہوچکے تواب سمجھنا چاہئے کہ اللہ پاک نے میت کے سوال وجواب مین کیا حکمت
رکھی ہے کیونکہ اوسکا کوئی فعل حکمت ومصلحت سے خالی نہین ہوتا ہے پس جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین
حلیمی شافعی رحمہ اللہ سے یہ حکمت نقل کی ہے کہ قبر بعد موت کے انسان کے لئے طریق ہے واسطے دوسرے قرارگاہ
کے قبر مین میت کے ایمان کی بحث ہوتی ہے اسلئے کہ اگر وہ ابرار مین معدود ہے تو اوسکی روح کو جنت کی طرف عروج
ہوا اور اگر وہ فجار سے ہے تو اوسکی روح نیچی سی نیچی زمین مین ڈالدی جاوے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اللہ
پاک نے اپنی حکمت بالغہ سے انسان کے لئے تین گھر مقرر فرمائے ہین ایک دار دنیا دوسرا برزخ تیسرا دار القرار
دنیا تو یہی ہے جسمین رہتے بستے ہین برزخ کہتے ہین پردے کو جو کہ درمیان دو شئی کے حائل ہو مراد اوس سے
وہ زمانہ ہے جو کہ مرنیسے لیکر قیامت تک ہے یعنی عالم قبر اور حقیقت مین نفوس کے لئے چار گھر ہین ہر گھر دوسرے
سے زیادہ تر بڑا ہے اول مان کا پیٹ ہے اسمین تنگی اور روک اور تین تاریکیان ہین تاریکی رحم کی ظلمت مشیمہ
کے اندھیرے پیٹ کی ابن عباس وعکرمہ وسعید بن جبیر نے ظلمات ثلث کی یہی تفسیر کی ہے دوسرا یہ گھر جسمین نشوونما
پایا اوس سے مالوف ہوا اوسمین خیر وشر اسباب سعادت وشقاوت کو کمایا محبوب مکروہ سے ملا تیسرا گھر برزخ ہے یہ دنیا
سے زیادہ تر وسیع اور بہت بڑا ہے بلکہ دنیا وبرزخ مین وہ نسبت ہے جو کہ درمیان دنیا اور مان کے پیٹ کے ہے چوتھا
دار القرار ہے اور یہ جنت ہے یا نار اسکے بعد پھر اور کوئی گھر نہین ہے اللہ سبحانہ وتعالی اپنی قدرت وحکمت سے
نفوس انسانیہ کو ان تین گھرون مین ایک بعد دیگرے نقل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اوس گھر کی طرف پہونچین گے
کہ اوسکے سوا اور کی لیاقت نہین رکھتے ہین اوسی مین اونکا ٹھکانا ہے اوس سے پہلے اور گھرونمین مسافر تھے
ہر وقت اپنے گھرون سے منزلین قطع کرتے رہے طرف اپنی قرارگاہ کے اور نفوس کے لئے اللہ تعالی کی
حکمت سے ہر گھر مین ایک شان وحکم ہے کہ وہ غیر ہے دوسرے کے گھر کی شان کی فتبارک اللہ احسن الخالقین جبکہ
یہ سمجھ لیا تو معلوم ہوا کہ حلیمی نے جو حکمت کہ سوال وجواب مین ذکر کی وہ یہی ہے کہ روح ناپاک کی روح پاک
سے تمیز ہوجاوے اور پاک کا عروج جنتون کی طرف ہو اور ناپاک ساتوین زمین کے نیچے رکھی جاوے مسئلہ
مستقر ارواح کی تفصیل باب علحدہ مین آویگی انشاء اللہ تعالی بعد اسکے علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے سوال قبر
کی ایک مثال بیان کی پس فرمایا کہ سوال قبر کا نظیر ہے وقفہ کا جو کہ حشر مین ہوگا اس حال مین کہ مکلف کی اعمال

پل صراط مین اوسپر پیش کئے جاوینگے یعنی مکلف کو پل صراط پر کہڑا کرینگے اور اوسکے اعمال اوسپر پیش کرینگے جسکے
اچہے عمل ہونگے وہ نجات پاویگا جسکے بُرے ہونگے وہ ٹکڑے ہوکر جہنم مین گریگا پس جو حکمت کہ مکلف کے
کہڑا کرنے مین ہے پل صراط پر یعنی تمیز خبیث کی طیب سے وہی حکمت سوال قبر مین ہے **ف** ابن خلکان نے
کہا ہے کہ حلیمی بفتح حاء مہملہ نسبت ہے طرف حلیم کے جو کہ انکے دادا تہے ابو عبد اللہ حسین بن حسین بن محمد بن حلیم
فقیہ شافعی معروف بہ حلیمی جرجانی ہین انہون نے طلب علم کی یہانتک کہ امام معظم ہوگئے ماوراء النہر مین
لوگون کے مرجع ٹہہرے انکے لئے مذہب مین وجوہ حسنہ ہین **ف** ابرار جمع بَر ہے بَر کہتے ہین کثیر الخیر کو جیسا
کہ قاموس مین ہے فجار جمع فاجر کی ہے فاجر ضد ہے بَرّ کی فرمایا اللہ تعالی نے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار
لفی جحیم **ف** پل صراط جہنم کی پشت پر رکہا جاویگا بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز اعلی اوسکا طرف
جنت کے ہوگا نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم مین فرماتے ہین کہ سلف نے اوسکے اثبات پر اجماع کیا ہے وہ ایک
پل ہے جہنم کی پشت پر سارے لوگ اوسپر سے گذر کرینگے پس مومن موافق اپنے اعمال کے نجات پاوینگے
اور دوسرے لوگ گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم انتہی سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ سیوطی رضی اللہ عنہ کے
کلام مین اسپر تنبیہ ہے کہ پل صراط پر سے موحدین ہی گذرینگے مومن ہون یا منافق جیسے کہ قبر مین سؤال بہی
انہین سے ہوتا ہے اور یہ اسلئے ہے کہ اونہون نے حکمت سوال قبر اور عبور پل صراط کی ایک چیز مقرر کی ہے وہ یہ ہے
کہ پاک ناپاک سے تمیز ہو جاوے اور یہی احادیث صحیحہ کا مقتضی بہی ہے کیونکہ صحیحین مین ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے اور جلال سیوطی رحمۃ اللہ نے کتاب بدور سافرہ مین اوسکو ذکر کیا ہے کہ اللہ دن
قیامت کے لوگون کو جمع کریگا پہر فرماویگا کہ جو شخص کسی چیز کو پوجتا تہا تو چاہیے کہ وہ اوسکے تابع ہو پس جو
شخص سورج کو پوجتا تہا وہ سورج کا اور جو چاند کو پوجتا تہا وہ چاند کا اور جو بتونکو پوجتا تہا وہ بتونکا تابع ہوگا اور یہ امت باقی رہجاویگی
اور اسمین اسکے منافق ہونگے پس آویگا اللہ اونکے پاس بغیر اوس صورت مین کہ وہ پہچانتے ہین پس کہیگا مین
تمہارا رب ہون وہ کہینگے ہم اللہ کے ساتھہ تجہسے پناہ مانگتے ہین یہ ہماری جگہہ ہے یہانتک کہ آوئے ہمارے
پاس رب ہمارا پس جبکہ ہمارے پاس ہمارا رب آویگا تو ہم اوسے پہچان لینگے پہر آویگا اونکے پاس اوس صورت
مین جسکو وہ پہچانتے ہین کہیگا مین تمہارا رب ہون وہ کہین گے تو ہمارا رب ہے پس اوسکے تابع ہوجاوینگے

اور بچھایا جاویگا جہنم کا پل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس مین ہونگا اول اون لوگون کا جو کہ گزرینگے
اور دعا رسولون کی قیامت کے دن اللھم سلم سلم ہوگی یعنی الٰہی سلامت رکھ سلامت رکھ اور پل صراط مین
آنکڑے ہونگے مثل کانٹون سعدان کے سوا اسکے کہ اوسکی بڑائی کے اندازے کو نہین جانتا ہے مگر اللہ تعالی
پس وہ آنکڑے جھپٹ لینگے لوگون کو بسبب اون کے اعمال کے اونمین سے بعض تو اپنے عمل کے ساتھہ
موثوق ہونگے اور بعض مخردل یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوینگے پھر نجات پاوینگے الحدیث اسکے سوا اور چند حدیثین
اس باب مین وارد ہوئی ہین حدیثون سے یہ ثابت ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہوگا حافظ
ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری مین فرمایا ہے کہ سعید بن ہلال سے مروی ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ صراط
بال سے زیادہ باریک ہے بعض لوگون کے لئے اور بعض کے واسطے مثل وادی فراخ کے ہوگی اسکو ابن مبارک
و ابن ابی الدنیا نے اخراج کیا ہے مگر یہ مرسل یا معضل ہے صحیح نہین ہے ابو نعیم نے سہل بن عبداللہ تستری
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ جس شخص پر صراط دنیا مین باریک ہوئی اوسپر آخرت مین چوڑی ہوگی اور
جسپر دنیا مین چوڑی ہوئی اوسپر آخرت مین باریک ہوگی اسکو سیوطی رحمہ اللہ نے بدور سافرہ مین ذکر کیا ہے
مراد یہ ہے کہ جس شخص کو اتباع کی توفیق دی گئی اور وہ سالک مسالک ہدی و سنت ہوا اوسکے لئے صراط
وسیع ہوجاویگی اور جسنے غیر مرضی الٰہی مین وسعت کی اوسپر صراط آخرت مین باریک ہوگی **فائدہ** علامہ سیوطی
رضی اللہ عنہ نے ایک حکمت سوال وجواب کی حلیمی سے نقل کی دوسری اور لوگون سے نقل کی کہ
ایک اونمین سے حکیم ترمذی رحمہ اللہ ہین وہ یہ ہے کہ اس امت سے پہلے جو امتین تھین اونکے پاس رسول
آتے اگر اونہون نے رسول کا کہا مانا فبہا اور اگر انکار کیا تو رسول اونسے علیحدہ ہوجاتے اور اونپر جلد عذاب
آجاتا جبکہ اللہ تعالی نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجکے
رحمۃ للعالمین کیا تو لوگون سے عذاب کو روکا جسنے اظہار اسلام کیا اوس سے اسلام کو قبول کیا خواہ اوسنے
کفر کو پوشیدہ کیا یا نہین پھر جبکہ وہ مرے تو اللہ تعالی نے اونکے واسطے قبر مین امتحان لینے والا مقرر کیا تاکہ
سوال کرکے اونکے دل کا بھید نکالے تاکہ اللہ سبحانہ خبیث کو طیب سے تمیز کرے اور ثابت رکھے اللہ اون لوگون
کو جو ایمان لائے ساتھہ قول ثابت کے اور گمراہ کرے اللہ ظالمون کو یہ تقریر پہلے بھی گزر چکی ہے سید صاحب مرحوم

فرماتے ہین کہ یہ قول جب پورا ہو کہ پہلے دو امر ثابت ہو جائین اول یہ امر کہ آپ سے پہلے کوئی نبی انبیاء علیہم السلام
سے قتال کے ساتھہ مبعوث نہین ہوا دوسرا یہ کہ سؤال قبر کا خاصہ امت محمدیہ کا ٹھہرے اسکی بحث پہلے گزر چکی
ہے امر اول کے ثبوت مین کلام ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو قتال جبارین کا حکم دیا تھا جیسا
کہ قرآن پاک مین فرمایا ہے ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم الی قولہ
اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون یہ آیت صریح ہے اس بات مین کہ اللہ تعالی نے
اونکے قتال کا امر فرمایا اور یہ بات معلوم ہے کہ اگر وہ اسلام لاتے تو حضرت موسی علیہ السلام اونسے قتال
نہ کرتے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تھے کہ ایک
نبی نے انبیاء سے اہل ایک شہر سے قتال کیا یہانتک کہ جب قریب ہوئے اسکے کہ اوسکو فتح کرلین تو آفتاب
کے غروب ہونیسے ڈرے پس کہا اے سورج بیشک تو مامور ہے اور مین مامور ہون مین تجھے قسم دیتا ہون کہ
تو گھڑی بھر ٹھیر جا اللہ تعالی نے اوسکو روکدیا یہانتک کہ اوس شہر کو فتح کرلیا الحدیث اسکو عبد الرزاق نے مصنف
مین اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے یہ نبی یوشع بن نون علیہ الصلوۃ والسلام تھے جنہون نے
جبارین سے قتال کیا اور ارض مقدسہ کو فتح کرلیا یہ قصہ کتب تفسیر وغیرہ مین موجود ہے اسی رد شمس کی طرف
کسی شاعر نے اشارہ کیا ہے ؎

فردت علیہ الشمس واللیل راغم — شمس لہا من جانب الخدر مطلع
فواللہ ما ادری ااحلام نائم — المت بنا ام کان فی الرکب یوشع

پھر یہ بات ہے کہ حکمت سوال قبر مین یہی تمیز خبیث کی طیب سے ٹھیری تو یہ تمیز صرف ملائکہ کے لئے ہے کیونکہ
اللہ تعالی تو ماضی ومستقبل کو برابر جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عہد کے بعض منافقون
کو جانتے تھے اور آپ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو اسپر مطلع فرمایا تھا اور بعض منافقین کے علم کو اللہ تعالی نے
آپ سے مستور رکھا تھا جیسا کہ قرآن پاک مین ارشاد فرمایا لا تعلمھم نحن نعلمھم سنعذبھم مرتین رہے
وہ منافق جو کہ آپ کی وفات کے بعد باقی رہے سو آپ کو اونکے علم کی کوئی ضرورت نہین ہے بلکہ آپ کو نہین معلوم
کہ آپکے بعد اصحاب نے کیا احداث کیا چنانچہ یہ بات ثابت ہے کہ قیامت کے دن کچھہ لوگ آپ کے حوض سے

ہنکائے جاوینگے کہ آپ اونکو پہچانتے ہونگے آپ فرماوینگے اصحابی اصحابی پس کہا جاویگا کہ تم نہین جانتے ہو جو اونہون نے احداث کیا آپ فرماوینگے سحقا یعنی دور ہو الحدیث یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہے پس فائدہ اس تمیز کا جسکے حکیم ترمذی مدعی ہین باقی نہین رہا مگر واسطے ملائکہ کے باوجود اسکے کہ ملائکہ علیہم السلام قبض روح کے وقت بندۂ تقی کو بندۂ شقی سے جان چکے ہین کیونکہ وہ شقی سے یہ کہتے ہین اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون الآیہ اور تقی سے کہتے ہین سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون اور کہتے ہین یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک الآیۃ جبکہ معلوم ہوچکا کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے جو حکمت بیان کی قائم نہین ہوسکتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کلام حکیم لاقی کلام حکیمی ہے معنی ہین تو اولی یہ ہے کہ سوال وجواب کی حکمت بیان کرنیسے توقف کرین بلکہ یون کہین کہ سوال وجواب قبر کا واسطے کسی حکمت کے ہے کہ اللہ تعالی اسنے اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو متعین نہین کیا اور نہ ہمارے عقول کو وہانتک رسائی ہے اور یہ ہم خوب جانتے ہین کہ اللہ سبحانہ وتعالی اسکے لئے اپنے ہر ایک فعل وامر ونہی مین حکمت بالغہ ہے اور ہم جبکہ اوسکو نہین جانتے تو کہین جیسا کہ فرشتون نے کہا لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی ہمکو کسی طرحکا علم نہین مگر جو تو نے ہمکو سکہایا ❊

باب ۲۹ بیان مین اون لوگون کے جن سے سوال نہین ہوتا اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتے ہین

ابو القاسم مسعودی نے کتاب الروح مین کہا ہے اخبار صحاح مین وارد ہوا ہے کہ بعض مردون کو فتنہ قبر نہین پہنچتا اور نہ اونکے پاس فتان یعنی منکر ونکیر آتے ہین اور ہونا فتنۂ قبر کا تین طرحپر ہے ایک تو مضاف طرف عمل کے اور دوسرا مضاف طرف حال بلا کے جو کہ بسبب موت کے نازل ہوئی اور تیسرا مضاف طرف زمانہ کے انتہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ یہ لوگ سات ہین اور قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین کہا ہے کہ پانچ ہین

فصل شہید کے بیان مین

شہید یعنی جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مارا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصریح فرمائی ہے کہ قبر مین اوس سے سوال نہین ہوتا ہے راشد بن سعد ایک شخص سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حال ہے مومنین کا کہ وہ اپنی قبور مین مفتون

ہوتے ہین مگر شہید آپ نے فرمایا کافی ہے چمک تلوارون کی اوسکے سر پر از روی فتنہ کے اخرجہ النسائی
ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے ملاقات کی دشمن کی پس صبر
کیا یہانتک کہ مارا جاوے یا غالب ہو وہ اپنی قبر مین مفتون نہوگا اخرجہ الطبرانی فی الاوسط **ف**
قرطبی نے تذکرہ مین حدیث اول کے یہ معنی کہے ہین کہ اگر ان مقتولون مین نفاق ہوتا تو جسوقت دونون
لشکر ملے اور تلوارین چمکین یہ لوگ بھاگ جاتے کیونکہ منافق کی شان سے بھاگنا چھپنا ہے اور مومن کی
شان سے اللہ کے لئے جان کا صرف کرنا ہے اور تسلیم ہوا سے اپنے ما فی الضمیر کے صدق کو ظاہر کر دیا جب
تو حرب و قتال کے لئے ظاہر ہوا پھر کیون اوسپر قبر مین سوال کا اعادہ ہو اسکو حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے کہا ہے
مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شہید کے لئے
نزدیک اللہ کے چھہ خصلتین ہین بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اول دفعہ مین یعنی خون کے اول قطرہ
گرنے مین اور دکہایا جاتا ہے اپنے ٹہکانے کو جنت سے اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوتا
ہے فزع اکبر یعنی نفخۂ اولی سے اور رکہا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا یعنی وہ تاج جو کہ عزت وعظمت کا سبب
ہے ایک یاقوت اوس سے بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور بیاہا جاتا ہے بہتر بی بیون حورعین سے اور
شفاعت قبول کیا جاتا ہے ستر آدمیون مین اوسکے اقارب سے اسکو ابن ماجہ نے اپنے سنن مین
اور ترمذی نے اپنے جامع مین روایت کیا ہے یہ لفظ ترمذی کے ہین اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے
اور ابن ماجہ نے کہا یغفر لہ من اول دفعۃ من دمہ ویحلی حلیۃ الایمان بعوض
اس قول کے ویوضع علی راسہ تاج الوقار **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ ترمذی و ابن ماجہ
کے سارے نسخون مین چھہ خصلتین ہین اور وہ متن حدیث مین سات ہین اور اس بنا پر کہ ابن ماجہ نے ویحلی
حلیۃ الایمان ذکر کیا ہے آٹھہ ہونگے اور اسی طرح ابو بکر احمد بن سلیمان نے بسند خود مقدام بن معدی کرب
سے اسکو روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے واسطے شہید کے نزدیک اللہ کے
آٹھہ خصال ہین مرقات مین چھہ سات کی یون تطبیق دی ہے لایق یہ ہے کہ ٹہرالی مقعدہ کو عطف تفسیر
یغفر لہ کا ٹہرا دین تاکہ خصال چھہ سے زیادہ نہوجاوین **فائدہ** اس بات مین کسی کا خلاف نہین ہے

لفظ نسخہ مطبوعہ طبع اول
ماجہ مین حلیۃ ہے ۱۲

کہ شہید سے سوال نہین ہوتا ہے کیونکہ صحیح صحیح دلیلین اس باب مین وارد ہوئین ہین لیکن امام سیوطی رضی اللہ
عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ جزولی نے خلاف نقل کیا ہے کہ شہید سے بھی سوال ہوتا ہے مگر نہ مخالف کا
ذکر کیا نہ اوسکی دلیل بیان کی کہ وہ کون شخص ہے اور اوسکی کیا دلیل ہے نہ اونھون نے اس قول کو شرح الصدور
مین ذکر فرمایا پس اس جگہہ جمہور ہی کا قول معتبر ہے **فائدہ** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شہید کی تفسیر
کی ہے کہ راہ خدا مین مارا جاوے اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ فضیلت مذکورہ اوس شخص کے ساتھہ
خاص ہے جو کہ راہ خدا مین مارا گیا ہو نہ اور کوئی گو ایک ہی آدمی کیون نہو اور گو قتال جائز ہی کیون نہو جیسے باغیون
کے ساتھہ لڑنا اور یہ شخص جو مارا گیا مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مکلف ہو یا نہو اور طرف ثانی والے اہل
حرب ہون یا مرتد یا ذمی وغیرہ اور اوس شخص کو کسی کافر نے قتل کیا ہو یا خود اوسی کے تیر نے پھرکر اوسکو
ہلاک کیا ہو یا کسی اور مسلمان کا ہتھیار دھوکے سے اوسپر آلگا ہو یا کسی گڑھے مین گر پڑا ہو یا اوسکی سواری
نے اوسے گرا دیا ہو یا کسی باغی مسلمان نے اوسکو مار ڈالا ہو یا بعض اہل حرب بھاگنے کی حالت مین اوسکو
مار ڈالین یا کوئی کافر روک کر اوسکو ہلاک کر دے یا معرکہ مین پڑا ہوا ملے گو اوسپر خون کا کوئی اثر نہو
ان سب باتون مین کسی طرح کا فرق نہین ہے کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ وہ بسبب قتال کے مقتول ہوا جیسا کہ
رافعی و نووی رحمہما اللہ نے اسکے ساتھہ جزم کیا ہے ایسا شخص شرعاً شہید ہے اوسکو غسل نہ دین اوسپر نماز
جنازہ نہ پڑھین اور وہ سب شہیدون سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونون کا شہید ہے اور جو شخص
کہ بعد تمام ہونے لڑائی کے بسبب زخم کے جو اوسکو پہونچا ہے مر جاوے اور اوسمین حیات مستقرہ موجود
تھی وہ اظہر اقوال مین شہید نہین ہے خواہ اوسکی حیات کا زمانہ طویل ہو یا قصیر بلکہ یہ موت اوس موت
کے مشابہ ہے جو اور کسی سبب سے ہو ہان اگر معرکہ قتال کا منقضی ہو گیا اور زخمی مین حرکت مذبوح ہے تو وہ بالجزم شہید ہوگا
اور اگر اوسکی حیات کی توقع ہے تو شہید نہوگا **فائدہ** نبی شہدا سے افضل ہین باایں ہمہ اونکو غسل دینا اونپر
نماز پڑھنا جائز ہے بخلاف شہید کے کہ یہ دونون کام اسکے لئے جائز نہین ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ نبوت
کا رتبہ اعلیٰ ہے اکتساب سے میسر نہین ہو سکتا ہے رہی شہادت سو یہ امر کسبی ہے اسی لئے اسمین رغبت
دلائی ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب اُم مین فرمایا ہے کہ وجوہ متواترہ سے اخبار آئے ہین گویا

وہ عیان ہین کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے احد کے شہیدون پر نماز نہین پڑہی اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ
آپ نے حضرت حمزہ اپنے چچا پر ستر تکبیرین کہین سو یہ روایت صحیح نہین ہے جو شخص کہ اس روایت کے ساتھ ان حدیثون
کا معارضہ کرتا ہے اوسے لائق ہے کہ اپنے نفس پر حیا کرے فرمایا کہ حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی سو خود نفس حدیث
مین واقع ہوا ہے کہ یہ نماز بعد آٹھہ برس کے تھی یعنی مخالف یون کہتا ہے کہ قبر پر نماز نہ پڑہی جاوے جبکہ مدت دراز
گذر گئی ہو فرمایا پس گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکے لئے دعا فرمائی اور مغفرت چاہی جبکہ اپنی اجل
کا قرب معلوم ہوا اس حال مین کہ آپ اونکو رخصت فرماتے تھے یہ بات حکم ثابت کے نسخ پر دلالت نہین کرتی
ہے احکام مختصہ شہداء کی تفصیل روضہ ندیہ و مسک الختام وغیرہ مین خوب بسط سے لکھی ہے جو چاہے اونکی مراجعت
فرمائے **فائدہ** شہدا تین قسم ہین ایک تو دنیا و آخرت کا شہید وہ یہ ہے کہ اوسنے اللہ تعالی کے کلمے کے بلند
کرنیکے لئے قتال کیا ہے دوسرا فقط آخرت کا شہید اس قسم کے تیس اور کئی آدمی ہین اونکی تفصیل آیندہ آویگی
ان شاء اللہ تعالی تیسرا شہید دنیا کا ہے نہ آخرت کا وہ یہ ہے کہ اوسنے غنیمت کے لئے قتال کیا لا حول و لا قوۃ الا باللہ

فصل تعداد شہداء کے بیان مین

سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ بعض آثار مین وارد ہوا ہے کہ تعداد اسباب شہادت کی خصوصیت
اس امت کی ہے اگلی امتون مین کوئی شہید نہ تہا مگر وہ جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوے خاصۃً یہ اسی امت
کا خاصہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے فضل سے ایک جماعت کو مثل شہداء کے فضیلت عنایت فرمائی مسلم نے اپنے
صحیح مین امام مالک نے موطا مین اور ترمذی نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا شمار کرتے ہو تم شہید کو تم مین کہا یعنی صحابہ نے یا رسول اللہ وہ شخص کہ راہ خدا مین
مارا جاوے فرمایا بیشک شہدا میری امت کے اب البتہ قلیل ہین عرض کیا پس وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا جو
مارا جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے اور جو شخص مر جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے اور جو طاعون مین مر جاوے
وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری مین مرے پس وہ شہید ہے ابن نعیم نے کہا مین گواہی دیتا ہون تیرے باپ یعنی ابو صالح پر کہ اوسنے کہا اور
غریق شہید ہے یہ روایت مسلم کی ہے **۱** وہ شخص کہ راہ خدا مین مر جاوے **۲** غریق یعنے وہ شخص کہ پانی مین
ڈوب کر مر جاوے **۳** وہ ہے کہ طاعون سے مرے **۴** وہ ہے کہ پیٹ کی بیماری مین مرے **۵** حریق یعنی وہ ہے

کہ آگ مین جل کر مرے اسکی حدیث کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہے لیکن اوسکی نسبت کسی کی
طرف نہین کی ۶ وہ عورت ہے کہ نفاس مین مرے اسکو نسائی نے عقبہ بن عامر اور صفوان بن امیہ کی حدیث سے
روایت کیا ہے ۷ وہ ہے کہ مکان مین دبکر مرے مؤطا و ترمذی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا شہدا پانچ ہین مطعون یعنی جو طاعون مین مرے اور مبطون یعنی جو پیٹ کی بیماری مین مرے
اور غریق یعنی جو پانی مین ڈوب کر مرے اور صاحب ہدم یعنی جو مکان مین دبکر مرے اور شہید فی سبیل اللہ یعنی
جو کہ اللہ کی راہ مین مارا جاوے ۸ وہ ہے جو کہ مرض ذات الجنب مین مرے اسکی اور صاحب ہدم کی حدیث
کو ابن اثیر نے جامع الاصول مین روایت کیا ہے اور اسکے لئے بیاض چہوڑی ہے سیوطی رضی اللہ عنہ نے
جامع صغیر مین راوی حدیث کا نام جابر بن عتیک ذکر کیا ہے اور حدیث کو امام احمد ابوداؤد ونسائی ابن ماجہ
ابن حبان حاکم کی طرف منسوب کیا ہے ۹ وہ شخص ہے کہ سل کی بیماری مین مرے اسکی حدیث کو ابو الشیخ نے
عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ سل شہادت ہے اور طبرانی نے سلمان رضی اللہ
عنہ سے اور امام احمد نے انس بن خنیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۱۰ وہ ہے کہ بے جرم قید کیا جاوے
اور قید ہی مین مرجاوے اسکی حدیث کو ابن مندہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ۱۱ وہ ہے
کہ اپنے اہل کے بچانے مین مارا جاوے ۱۲ وہ ہے کہ وہ اپنے دین بچانے کے سبب سے مارا جاوے ۱۳
وہ ہے کہ اپنا مال بچانے کے لئے قتل کیا جاوے ۱۴ وہ ہے کہ اپنے خون بچانے مین مارا جاوے ان چارون
کو ابوداؤد و ترمذی ونسائی نے حدیث سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے سعید کہتے ہین
سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جو شخص اپنے مال بچانے کے لئے مارا جاوے پس وہ
شہید ہے اور جو اپنے خون کی حفاظت مین مارا جاوے پس وہ شہید ہے اور جو اپنا دین بچانیکے لئے مارا جاوے
پس وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل کے بچانے کے لئے مارا جاوے پس وہ شہید ہے ۱۵ وہ ہے کہ اوسکو
اوسکا اونٹ یا گہوڑا مار ڈالے ۱۶ وہ ہے کہ سانپ بچہو وغیرہ کے کاٹنے سے مرجاوے ۱۷ وہ ہے کہ اوسے
کسی درندے نے پہاڑ کہایا ہو ۱۸ وہ ہے کہ جانور سے گر کے مرگیا ہو ۱۹ شریق ہے یعنی وہ شخص کہ حلق
مین تہوک اٹکنے کے سبب سے مرگیا ہو ۲۰ وہ عاشق ہے کہ اپنے معشوق سے پرہیزگار رہا ہو اور چہپتہ

شہیدون کو طبرانی نے ابن عباس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے روایت کیا ہے اور نیز عاشق عفیف کو دیلمی نے مسند فردوس مین اور خطیب نے اپنی تاریخ مین ابن عباس و عائشہ رضی اللہ عنہما سے بسند ضعیف باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص عاشق ہوا اور پرہیزگار رہا پھر مرگیا وہ شہید مرا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو سوید بن سعید روایت کرتے ہین اور حفاظ اسلام نے اسکو اوپر انکار کیا ہے ابن عدی نے کامل مین کہا ہے کہ سوید پر جن حدیثون کا انکار کیا گیا ہے اونمین سے ایک یہ حدیث ہے اسی طرح بیہقی و ابن طاہر نے ذخیرہ و تذکرہ مین اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسکو موضوعات مین گنا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ صواب اس حدیث مین یہ ہے کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سے ہے سوید نے اسکے مرفوع کرنے مین غلطی کی ہے انتہی حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد مین بہ تفصیل سبب اطنا اس حدیث کے موضوع ہونیکا دعوی کیا ہے اسی طرح حدیث عائشہ مین کہا ہے کہ ہم اللہ کو گواہ کرتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس بات کے ساتھہ کبھی حدیث نہین کی اسکے بعد حدیث کے مرفوع ہونیکا ضعف جمیع طرق سے ذکر کیا پھر کہا اگر یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے صحیح ہو جاوے تو وہ عاشق اسکے تحت مین داخل نہوگا یہانتک کہ اللہ کے لئے صبر کرے اللہ کے لئے عفت کرے اللہ کے لئے چھپاوے اور اللہ کی محبت اوسکا خوف اوسکی رضا اختیار کرے اور باوجود اس سب کے اپنے معشوق پر قدرت بھی رکھتا ہو ایسا شخص اون لوگون سے زیادہ تر حقدار ہے جو کہ اس آیت کے تحت مین داخل ہین واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اور اس آیت کے تحت مین ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۲۱ وہ شخص ہے کہ کسی مظلمہ مین قتل کیا جاوے اسکو نسائی و ضیا نے حدیث سوید بن مقرن سے اور امام احمد نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ۲۲ وہ ہے کہ اپنے پڑوسی کے بچانے مین مارا گیا ہو اسکو ابن عیاش نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۳ وہ شخص ہے کہ حالت طلب علم مین مرگیا ہو اسکو ابو نعیم و بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۴ وہ ہے کہ اپنے گھر بار سے نکل کے حالت سفر مین مرگیا ہو اسکو ابن ماجہ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دارقطنی نے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے روایت کیا ہے اور دارقطنی نے صحیح کہا ہے اور ابوبکر خرائطی نے حدیث انس و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے
اور صابونی نے حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی نے حدیث عنترہ سے روایت کیا ہے ۲۵ وہ ہے
کہ پانی میں مر جاوے اسکو دیلمی نے مسند الفردوس میں حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۲۶
وہ شخص ہے کہ کنویں میں گر کے مر جاوے اسکو طبرانی نے حدیث عنترہ سے روایت کیا ہے ۲۷ عورت غیرت دار ہے
اپنے خاوند پر کہ غیرت سے مر جاوے ۲۸ وہ شخص ہے کہ امر بمعروف نہی عن المنکر کرے اسکو ابن عساکر نے
حدیث علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے ۲۹ جو شخص کہ صدق سے شہادت کا سوال کرے اسکو مسلم
نے حدیث انس رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص اللہ سے صدق کے ساتھ شہادت
کا سوال کرتا ہے اللہ اوسکو منازل شہدا کو پہونچا دیتا ہے ۳۰ وہ شخص ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے
رکھتا ہے اور صلوٰۃ ضحی اور وتر پر محافظت کرتا ہے اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں بسند حسن حدیث ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص ضحی پڑہتا ہے اور تین روزے مہینے میں رکھتا ہے
اور وتر کو حضر سفر میں نہیں چھوڑتا ہے اوسکے لئے اجر شہید کا لکہا جاتا ہے ۳۱ وہ شخص ہے کہ صبح و شام اللہ
تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہے اور آخر سورہ حشر کی تین آیتیں پڑہا کرتا ہے اسکو ترمذی نے معقل بن یسار رضی اللہ
عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہے جبکہ صبح
کرے تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہے تین آیتیں آخر سورہ
حشر سے تو مقرر کرتا ہے اللہ ساتھ اوسکے ستر فرشتے وہ اوسپر درود بھیجتے ہیں یہانتک کہ شام کرے اور اگر
اوس دن مر گیا تو شہید مرا اور جو کوئی کہے اوسکو جبکہ شام کرے تو ہوگا ساتھ اوسی منزلہ کے اور خرائطی
نے انس رضی اللہ عنہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ جو شخص پڑہے آخر سورہ حشر کو الحدیث ۳۲ وہ ہے
کہ مرابطت کی حالت میں گھوڑے کی پیٹھ پر سے گر کر مر گیا اسکو مسلم نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
روایت کیا ہے ۳۳ وہ ہے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر مر گیا اور وہ حالت موت میں راضی تھا اسکو آجری نے
حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۳۴ وہ ہے کہ مرض موت میں لا الٰہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین پڑہا کرتا ہے حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اسم اعظم دعائی یونس ہے لا الہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین جو مسلمان کہ اپنے مرض موت مین چالیس بار اسکو پڑھے گا اور اوسی مرض مین
مرجاویگا دیا جاویگا اجر شہید کا اور اگر شفا پاویگا تو اوسکی بخشش کی جاوےگی ۳۵ وہ ہے کہ بہ نیت
طلب ثواب اذان کہا کرتا ہے اسکی حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر مین حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہے تمام ہوا بیان شہدا کا جسکو سید صاحب ممدوح نے تتبع کر کے نظم فرمایا ہے علامہ سیوطی رضی اللہ
عنہ نے اسباب مین ایک مستقل رسالہ تالیف فرمایا ہے مگر وہ رسالہ سید صاحب مرحوم کو نہین ملا اونہون نے
خود اپنی تلاش سے ۳۵ شہید جمع کئے جناب توفیق مد مجدہ شمار مین فرماتے ہین کہ مین اوس رسالہ پر مطلع
ہوا اوسکا نام ابواب السعادۃ فی اسباب الشہادۃ ہے سیوطی رحمہ اللہ نے اوس کتاب مین شہادت
مبطون و مطعون و غریق و صاحب ہدم و شہید فی سبیل اللہ کو حدیث متفق علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بیان کیا ہے اور شہادت صاحب ذات الجنب اور صاحب حریق کو اور صاحب نفاس کو اسپر حوالہ کیا کہ امام مالک
نے موطا مین اور امام احمد و ابوداؤد و نسائی و حاکم نے مستدرک مین اور ابن حبان و بیہقی نے شعب الایمان
مین حدیث جابر بن عتیک سے روایت کیا اور حدیث بطن مین جو کہ نزدیک طبرانی کے سلمان رضی اللہ عنہ
سے ہے یہ کہا کہ قرطبی نے کہا کہ اسمین اختلاف ہے کہ مراد بطن سے کیا ہے استسقا ہے یا اسہال علما کے
دو قول ہین اور یہ کہا ہے کہ طبرانی نے معجم کبیر مین حدیث عتبہ بن عبداللہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ
آوینگے شہدا اور وہ لوگ جو کہ طاعون سے مرے ہین پس کہینگے طاعون والے ہم شہید ہین پس
کہا جاویگا دیکھو اگر انکے زخم مثل زخم شہدا کے ہین کہ اونسے خون بہتا ہے مثل خوشبو مشک کے تو وہ
شہید ہین پس اونکو ایسا ہی پاوینگے اور ابونعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ عورت اپنے
حمل مین جبنے دودھ چھوڑا نے تک مثل مرابط کے ہے اللہ کی راہ مین پس اگر وہ اسکے درمیان مین مرگئی
تو اوسکے لئے اجر شہید کا ہے اور کہا مین گمان کرتا ہون کہ اسکو مرفوع کیا ہو اور ابن ماجہ نے حدیث ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ موت غریب کی یعنی مسافر کی شہادت ہے جناب توفیق مد مجدہ
فرماتے ہین کہ بیہقی نے کہا بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ہزیل بن حکم اس حدیث کے ساتھ

متفرد ہے اور وہ منکر الحدیث ہے بیہقی نے کہا ایک اور وجہ سے روایت کی گئی ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اخراج کیا اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص غریب مرا وہ شہید مرا لیکن شہادت غربت کی حدیث علی کرم اللہ وجہہ مین نزدیک ابن عساکر کے اور حدیث عنترہ وغیرہا مین آئی ہے یہ اسپر دلیل ہے کہ حدیث کی کچھہ اصل ہے صابونی نے مائتین مین حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ موت مسافر کی شہادت ہے اور دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ تپ شہادت ہے امام احمد رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص اپنے مظلمہ کے سبب سے مارا جاوے وہ شہید ہے طبرانی اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا کہ صحیح ہے شرط شیخین پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتی ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی حالانکہ وہ اوسکے ساتھہ طیبۃ النفس تہا ارادہ کرتا تہا ساتہہ اوسکے وجہ اللہ تعالی کا اور دار آخرت کا تو غائب نہو گی اوسپر کوئی چیز اوسکے مال سے پہر ظلم کیا گیا اوسپر حق مین پس اوسنے اپنے ہتہیارون کو لیا اور لڑا پہر مارا گیا تو وہ شہید ہے بزار نے ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شہید زیادہ تر آبرو والا ہے اللہ پر فرمایا وہ آدمی ہے کہ کہڑا ہوا طرف امام ظالم کے پہر اوسکو نیک بات کا حکم دیا اور بری بات سے روکا پس اوسنے اوسکو مار ڈالا بزار و طبرانی نے بسند حسن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے فرمایا بیشک اللہ نے لکہا ہے غیرت کو عورتون پر اور لڑائی کو مردون پر پس جو عورت اونمین سے صبر کرے ہوگا اوسکے لئے اجر شہید کا حمید بن زنجویہ نے فضل اعمال مین مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مرتا ہے اوسکے لئے اجر شہید کا لکہا جاتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے مسلم نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جس شخص نے شہادت کو طلب کیا حالانکہ وہ سچا تہا تو وہ اوسکو دیا گیا اگرچہ اوسکو نہ پہونچا یعنے شہید نہوا اسی کے مثل نزدیک امام احمد و نسائی و حاکم و طبرانی کے ہے معجم کبیر مین طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤذن محتسب یعنے طالب اجر و ثواب مثل شہید کے ہے جو کہ اپنے خون مین آلودہ ہے اور جبکہ وہ مریگا تو اپنی قبر مین معذب نہوگا حدیث طویل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مین نزدیک

بیہقی نے مرفوعاً آیا ہے کہ گر کے والا اپنے جانور سے اللہ کی راہ میں شہید ہے یہ شہداء العینہ وہی ہیں جنکا ذکر سید
صاحب مرحوم نے فرمایا ہے انکے سوا اور شہید بھی ہیں کہ رسالہ حافظ سیوطی رحمہ اللہ میں ہیں اور سید صاحب نے
اونکا ذکر نہیں کیا وہ یہ ہیں ۳۶ بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ مجبوب شہید
ہے یعنی جسکا ذکر کاٹا گیا ہے ۳۷ ابوداؤد نے ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مائد فی البحر شہید ہے یعنی وہ شخص جسکو دریا میں قی ہوتی ہے اوسکا
سر پھرتا ہے اوسکے لیے شہید کا اجر ہے ۳۸ طبرانی نے اوسط میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت
کیا ہے کہ جو شخص ہر روز پچیس بار اللهم بارك لی فی الموت و فیما بعد الموت کہے پھر وہ اپنے بچھونے
پر مر جاوے دیگا اللہ اوسکو اجر شہید کا ۳۹ طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمسک کرنیوالا میری سنت کے ساتھ نزدیک فساد
میری امت کے اوسکے واسطے اجر شہید کا ہے ۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تاجر سچا امانت دار شہیدون کے ساتھ ہے اخرجہ الحاکم و مثلہ عن
ابی سعید ایضاً ۴۱ دیلمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی طعام کھینچ لاوے کسی شہر کی طرف مسلمانون کے شہرون سے اوسکے لیے اجر
شہید کا ہوگا ۴۲ ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وے لوگ ایک
شخص کا حال پوچھا کہ اوسنے برف میں غسل کیا اور اوسکی سردی سے مرگیا فرمایا کیا اچھی شہادت ہے
۴۳ عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حلاق نے ابو سفیان بن حرب کا مثہ کاٹ ڈالا وہ اوسمین مر گئے
پس لوگون نے گمان کیا کہ وہ شہید ہیں جناب توفیق مدمجدہ فرماتے ہیں کہ معتبر اس مقام میں اخبار
مرفوعہ ہیں نہ آثار موقوفہ ورنہ ہر مومن کی موت کسی طرح کیون نہ مرے شہادت ہے ابن مندہ نے حضرت
امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ بادشاہ کا محبوس و مضروب اور ہر مومن
مرنے والا شہید ہے ۴۴ طبرانی نے اوسط و صغیر میں حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص
ایک بار مجھ پر درود بھیجے تو حق تعالی اوسکے عوض میں اوسپر دس بار درود بھیجے اور جو کوئی مجھ پر دس بار درود

بہیجے حق تعالی اوسکے عوض مین اوسپر سو مرتبہ درود بہیجے اور جو کوئی سو بار مجہپر درود بہیجے تو حق تعالے اوسکی دونون آنکہون کے درمیان مین ایک برات نفاق سے اور ایک برات دوزخ سے لکہتا ہے اور قیامت کے دن ہم مسکن شہدا کا اوسکو کریگا ۴۵ حدیث حذیفہ بن یمان مین آیا ہے کہ جو شخص اول صبح و شام مین کہے اللهم انی اشهدك بانك انت الله الذی لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك صلى الله عليه وآله وسلم ابوء بنعمتك علي وابوء بذنبي فاغفر لي انه لا يغفر الذنوب الا انت اور اوسدن یا رات مین مرے تو شہید مریگا اسکو اصبہانی نے ترغیب ترہیب مین روایت کیا ہے ۴۶ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما مین مرفوعا آیا ہے کہ بریق شہید ہے یعنی وہ شخص کہ بجلی سے مرجاوے اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے رسالۂ مذکور مین اسکے سوا اور بہی تفصیل فرمائی ہے حاصل یہ ہے کہ حافظ صاحب وغیرہ نے شہادات مرحومہ بہت سے نقل کئے ہین اگرچہ افضل و اکمل ان سب سے وہی شخص ہے کہ راہ خدا مین مارا گیا ہے لیکن باقی شہیدون کو بہی ایک حصہ ہے اجر سے کہ وہ عام مردون کو نہین ہے اللہ تعالی کا فضل واسع ہے اور اوسکی رحمت قریب ہے ف قصر الامل مین لکہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو آوے ملک الموت اور وہ باوضو ہے دیا جاویگا ثواب شہید کا ۔

فصل مرابط کے بیان مین

یعنی جن لوگون سے قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونمین سے مرابط بہی ہے قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ رباط راہ خدا مین ملازمت کرنیکو کہتے ہین یہ لفظ ربط الخیل یعنے گہوڑے باندہنے سے لیا گیا ہے پہر اوس شخص کا نام مرابط رکہا گیا ہے جسنے اسلام کی سرحدون مین سے کسی سرحد کی ملازمت اختیار کی سوار ہو یا پیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہ منتظر نماز کے حق مین یہ ارشاد فرمایا فذلکم الرباط یعنی نماز کا انتظار کرنا رباط ہے سو رباط فی سبیل اللہ کے ساتہ اسکی تشبیہ دی رباط کے لغوی معنی وہی اول ہین یعنی مرابط وہ شخص ہے جو کہ اسلام کے سرحدون سے کسی سرحد کی حفاظت کے لئے ایک مدت وہان جا رہے وہ لوگ جو کہ سرحدون مین رہتے بستے ہین ہمیشہ مع اپنے اہل وعیال کے سرحد اسلام مین مقیم ہین کہاتے کماتے ہین

لڑتے بھڑتے نہین ہین سو یہ لوگ گو حمایت وحفاظت کرنیوالے ہین لیکن مرابط نہین ہین ہمارے علمانے یہی کہا ہے انتہی ربا طافی سبیل اللہ افضل اعمال ہے کہ اسکا ثواب موت کے بعد باقی رہتا ہے اور مرابط کا اجر روز قیامت تک مضاعف ہوتا جاتا ہے فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے اسکی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ مسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے سلمان کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تہے رباط ایک دن رات کی بہتر ہے مہینے بہر کے صیام وقیام سے اور اگر مرجاوے تو جو عمل وہ کرتا تہا اوسپر جاری رہتا ہے اور جاری رکہا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتانین یعنے منکر ونکیر سے ف شرح الصدور مین کہا ہے کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث مرابط کی توجیہ مین یون کہا ہے کہ اوسنے اپنے نفس کو باندہا اور اوسکو قید کیا اور اوسکو اللہ کے واسطے اوسکی راہ مین اوسکے دشمنون کے لڑنے کے لئے حبس کردیا پس جبکہ وہ اسی حالت پر مرگیا تو بیشک اوسکے ما فی الضمیر کا صدق ظاہر ہوگیا سو وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہا ۲ فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا ہر میت اپنے عمل پر ختم کیا جاتا ہے مگر وہ شخص جو کہ مرابط مرا اللہ کی راہ مین پس بیشک اوسکا عمل روز قیامت تک بڑہتا رہتا ہے اور فتنۂ قبر سے امن مین ہوتا ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا ہے ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ مین مرابط مرا اوسپر اوسکا عمل صالح جاری رکہا جاتا ہے جسکو وہ کیا کرتا تہا اور جاری رکہا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور امن مین رہتا ہے فتان سے اور اوٹہائیگا اللہ اوسکو بے خوف گہبراہٹ سے اسکو ابن ماجہ نے بسند صحیح روایت کیا ہے ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اس حدیث مین اور اوسمین جو اس سے پہلے ہے ایک قید ہے وہ یہ ہے کہ موت حالت رباط مین ہو ۴ امام احمد وطبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے ہر میت ختم کیا جاتا ہے اپنے عمل پر مگر مرابط فی سبیل اللہ پس بیشک جاری رہتا ہے اجر اوسکے عمل کا یہانتک کہ اوٹہاوے اوسکو اللہ اور امن مین رکہا جاتا ہے دو فتان قبر سے ۵ بزار نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت

ف جمع الفتیتین ابو ہریرہ اور شرح الصدور مین ابو ہریرہ ہے واللہ اعلم ۱۲

کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ اللہ کی راہ مین مرابط مرا جاری رکھا جاتا ہے اوسپر اجر اوسکے عمل صالح کا
اور جاری رکھا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا اور امن دیا جاتا ہے دو فتان قبر سے اور اوٹھایگا اوسکو اللہ
بےخوف فزع اکبر سے طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جسنے مرابطت کی اللہ کی راہ مین اللہ اوسکو قبر کے فتنے سے امن دیگا ۷ طبرانی نے اوسط
مین ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص
وفات دیا گیا حالت رباط مین وہ بچایا گیا فتنۂ قبر سے اور جاری رکھا گیا اوسپر رزق اوسکا ۸ طبرانی نے
کبیر مین سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا کہ فرماتے تھے
رباط ایک دن کی اللہ کی راہ مین مثل صیام وقیام مہینے بھر کے ہے اور جو کوئی مرجاوے حالت رباط مین
جاری رہتا ہے اوسپر عمل اوسکا جسکو وہ کیا کرتا تھا اور امن دیا جاتا ہے فتان سے اور وہ اٹھایا جاویگا دن
قیامت کے شہید ۹ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رباط کی ایک دن اللہ کی راہ مین ہوگی مثل صیام وقیام ایک
ماہ کے اور پناہ دیا جاویگا فتنۂ قبر سے اور جاری رکھا جاویگا اوسپر عمل اوسکا دن قیامت تک ۹ ابن ماجہ
نے اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے جو کوئی مریض مرا وہ شہید مرا اور بچایا گیا فتنۂ قبر سے اور صبح وشام لایا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا
جنت سے ف قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ ساری بیماریون مین عام ہے لیکن دوسری حدیث کے
ساتھ مقید ہے وہ حدیث یہ ہے کہ جسکو قتل کرے اوسکا پیٹ وہ اپنی قبر مین معذب نہوگا اسکو نسائی وغیرہ
نے روایت کیا ہے مراد اس سے مرض استسقا ہے بعض نے کہا مراد مرض اسہال ہے حکمت اسمین یہ ہے
کہ اس بیماری والا حاضر العقل اللہ تعالی کو جانتا پہچانتا ہوا مرتا ہے پس وہ اسکا محتاج نہین ہے کہ
اوسپر سوال کا اعادہ ہو بخلاف اوسکے جو کہ اور بیماریون سے مرتا ہے کیونکہ اونکی عقل غائب ہوجاتی ہے
انتہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس قید کی طرف کچھ حاجت نہین ہے اسلئے کہ اس حدیث
مین بالاتفاق حفاظ کے اوسی نے غلطی کی ہے وہ تو من مات مرابطا ہے من مات مریضا

نہین ہے اسی وجہ سے ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو موضوعات مین وارد کیا ہے انتہی سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے حدیث ابن ماجہ مین کہا ہے کہ یہ حدیث اونکی افراد سے ہے اور اونکی افراد مین غرائب ومنکرات ہین اور ایسی حدیث اوس قسم سے ہے کہ اوسمین توقف کیا جاوے اور اوسکے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شہادت نہ دیجاے **ف** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ احادیث مرابطہ کے راوی ضابط ہین سید صاحب مرحوم نے کہا کہ مراد اونکی ضابطہ سے عادل ہین کیونکہ تنہا ضبط قبول روایت مین کافی نہین ہے یہ بات علوم حدیث مین مشہور معروف ہے یعنی ان حدیثون کے راوی امام ثقہ ہین جنسے صحیح مین حجت لیجاتی ہے راوی کا عادل ہونا علم اصول حدیث کی معروف اصطلاح ہے صواب اس مقام مین صدق وضبط راوی کا ہے نہ اوسکی عدالت اگرچہ سارے اہل اصول حدیث راوی کے عادل ہونے پر متفق ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی نہایت عمدہ تفصیل ہے **فائدہ** جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو اوسکا عمل بھی ختم ہو جاتا ہے لیکن دس چیزین ایسی ہین کہ اونکا ثواب مرنے کے بعد بھی پہونچتا رہتا ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض مؤلفات مین اونکو نظم فرمایا ہے ؎

اذا مات ابن آدم ليس يجري ۔۔۔ عليه من فعال غير عشر
علوم بثها ودعاء نجل ۔۔۔ وغرس النخل والصدقات تجري
وراثة مصحف ورباط ثغر ۔۔۔ وحفر البئر او اجراء نهر
وبيت للغريب بناه ياوي ۔۔۔ اليه او بناء محل ذكر

یعنی جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو کوئی عمل اوسپر جاری نہین رہتا ہے سوای دس کامون کے کہ اونکا ثواب اوسکو پہونچتا رہتا ہے اونمین سے ایک تو علوم ہین جنکو وہ شائع کرگیا ہے لوگ اوسنے نفع پاتے ہین راہ حق اختیار کرتے ہین شرک وبدعت سے بچتے ہین خدا ورسول کی اطاعت حاصل کرتے ہین دوسرا دعا ہے نیک لڑکے کی اپنے ماں باپ کے لئے کہ اسکا نفع بھی بخوبی اونکو پہونچتا رہتا ہے تیسرا کھجور وغیرہ کا درخت لگانا ہے کہ جب تک درخت باقی رہیگا لگانے والے کو اوسکا اجر پہونچتا رہیگا چوتھا

یہ ہے کہ کوئی صدقہ جاریہ چھوڑ مرا ہے جس سے لوگ نفع پاتے ہین پانچوان یہ ہے کہ کوئی قرآن شریف میراث مین چھوڑ گیا ہے چھٹا یہ ہے کہ کسی سرحد اسلام کی حفاظت کرتے کرتے مرگیا ہے ساتوان یہ ہے کہ کنوان کھدوادیا ہے جس سے آدمی جانور پانی پیتے ہین آٹھوان یہ ہے کہ کسی نہر کو جاری کرگیا ہے نوان یہ ہے کہ مسافرون کے لئے سرا بنوایا گیا ہے دسوان یہ ہے کہ ذکر اللہ کے لئے کوئی مکان بنا گیا ہے جیسے مدرسہ خانقاہ جسمین لوگ اللہ کی یاد کرتے ہین قرآن وحدیث پڑھتے پڑھاتے ہین دینی علوم کا درس دیتے ہین ذکر وفکر مین مشغول رہتے ہین انھین سے چار کو حضرت سعدی رضی اللہ عنہ نے نظم فرمایا ہے ؎

پل ومسجد وچاہ ومہمان سرای	نہ مرد آنکہ ماند پس از وے بجای

فصل مطعون کے بیان مین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ تیسرا شخص مطعون ہے اسلئے کہ وہ حدیث مین شہید کے ساتھ ملحق ہے یعنی جنسے قبر مین سوال نہین ہوتا اونمین سے تیسرا مطعون ہے اور قرطبی رحمہ اللہ نے جو کچھہ روایت کیا ہے اوسکا مقتضی یہ ہے کہ ہر صاحب شہادت کو یہ بات عنایت کی گئی ہے یعنی حدیث شریف مین جن لوگون کو شہید فرمایا ہے وہ سب اجر وثواب مین ملحق بشہید ہین وہ چالیس سے زیادہ ہین ذکر اونکا پہلے ہو چکا **ف** طاعون کے بیان مین علما کا کلام مختلف ہے امام نووی نے تہذیب مین فرمایا ہے کہ وہ پھوڑا ہے اور ایک ورم دردناک ہے سوزش کے ساتھہ نکلتا ہے اوسکا گرد سیاہ یا سبز یا سرخ بسرخی شدید یا بنفسجی گیدرہ ہو جاتا ہے اور اس سے خفقان وقی ہوتی ہے اکثر جلد بشکم کے نیچے کی جھلی مین اور بغلون مین نکلتا ہے کبھی ہاتھون انگلیون اور سارے جسم مین پیدا ہوتا ہے قاضی ابوبکر بن العربی صاحب قبس رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ طاعون ایک درد شدید ہے روح کو بوجھا دیتا ہے طاعون اسی لئے اسکا نام رکھا ہے کہ سب بدن مین اثر کر جاتا ہے جلد مار ڈالتا ہے قاضی عیاض فرماتے ہین کہ طاعون قروح واورام ہین جو کہ جسم مین پیدا ہوتے ہین اسکی تشبیہ طعن رمح کے ساتھہ دی گئی اسکے ہلاک کرنے مین حافظ ابن قیم مرحوم زاد المعاد مین کہتے ہین یہ قروح واورام وجراحات طاعون کا اثر ہین نفس طاعون نہین ہین لیکن اطبا نے جبکہ طاعون سے یہی اثر ظاہر ادراک کیا تو اسی کو طاعون ٹھیرا دیا طاعون تین چیزون سے تعبیر کیا جاتا ہے ایک تو یہی اثر ظاہر اطبا نے اسی سے تعرض کیا ہے دوسری موت جو کہ اس سے پیدا ہوتی ہے حدیث صحیح

مین جو آیا ہے کہ طاعون ہر مسلم کے لئے شہادت ہے سو اس سے وہی موت مراد ہے تیسرے سبب فاعل انش ہمارا ری
کا یہ وہی ہے جو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ طاعون بقیہ رجز یعنے عذاب ہے جو کہ بنی اسرائیل پر بہیجا گیا تہا
اور اسمین وارد ہوا ہے کہ یہ وخز جن ہے اور آیا ہے کہ یہ دعوت نبی ہے انتہی یہ تو علما کا کلام ہے رہے حکیم طبیب سو
شارح اسباب نے بہ تبعیت ابن سینا کہا ہے کہ طاعون معرب طلیعون لغت یونانی ہے مجد الدین نے قاموس مین
اسکی تفسیر وبا کے ساتہہ اور وبا کی تفسیر طاعون اور ہر مرض عام کے ساتہہ کی ہے ابن سینا نے کہا کہ حدوث طاعون
کا ردی خون سے ہے کہ جو ہر سمتی کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے عضو کو فاسد کر دیتا ہے اور دل کی طرف ردی کیفیت
پہونچا دیتا ہے پہر قی و متلی ہوتی ہے اور اسکی ردارت کی وجہ سے اسکو وہی عضو قبول کرتا ہے جو کہ بالطبع
ضعیف ہے وقت وبا کے بلاد وبائیہ مین طواعین کثرت سے ہوتے ہین پہر طاعون پر وبا کا اطلاق کیا گیا اور وبا
پر طاعون کا اور وبا فساد ہے جوہر ہوا کا جو کہ مادہ روح کا اور اوسکی مدد ہے انتہی اسکو قسطلانی رحمہ اللہ نے
نقل فرمایا ہے راجح بات اس باب مین وہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی ہے جیسا کہ بخاری
ونسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے آپ سے طاعون کا سوال کیا آپ نے
اونکو خبر دی کہ وہ ایک عذاب تہا بہیجا اوسکو اللہ نے جسپر چاہا پس اوسکو مسلمانون کے لئے رحمت ٹہیرایا
سو نہین ہے کوئی بندہ کہ واقع ہوا اوسکو طاعون پہر وہ اپنے شہر مین صابر ٹہیرا رہے جانے یہ بات کہ ہرگز نہ پہونچیگی
اوسکو مگر وہی چیز جو کہ اللہ نے اوسکے لئے لکہہ دی ہے مگر ہوگا واسطے اوسکے مثل اجر شہید کے حافظ
ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین اس حدیث سے یہ بات سمجہی جاتی ہے کہ جو شخص ان صفتون کے ساتہہ متصف
نہین ہے وہ شہید نہوگا گو اوسکو طاعون واقع ہوا اور وہ اوس سے مرجاوے اور یہ بسبب شومی اعتراض کے
ہے کہ جس سے گہبراہٹ اور ناخوشی اللہ تعالی کی قدر سے اور کراہت اوسکی ملاقات سے پیدا ہوتی ہے
اس جگہہ فرمایا کہ شہید کے مثل اجر ہوگا باوجود اسکے کہ صراحۃً ثابت ہو چکا ہے کہ جو شخص طاعون سے مرا وہ شہید ہے
احتمال ہے کہ جو کوئی اونمین سے بسبب طاعون کے نہ مرا اوسکے لئے مثل اجر شہید کے ہو گو اوسکو درجہ شہادت
کا بعینہ حاصل نہو کیونکہ جو شخص شہید ہو سکے ساتہہ متصف ہے وہ درجہ مین زیادہ تر بلند ہے اوس سے جسکو
وعدہ دیا گیا ہے کہ اوسے مثل اجر شہید کے دیا جاویگا ہی یہ بات کہ اس امت سے جو کہ مرتکب کبیرہ ہے اوسکے لئے

طاعون رحمت وشہادت ہوگی یا نہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہوگی کیونکہ اس باب مین حدیثین عام ہین اور
بلاشک وہ مؤمن ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہ مرتکب کبیرہ تہا اور درمیان کامل و ناقص کے درجہ مین مساوات
لازم نہین آتی ہے کیونکہ درجات شہادت کے متفاوت ہین پس اوسکے لیے بہی ایک نوع کی شہادت حاصل
ہوگی **ف** طاعون کے شہید ہونیکی دلیل پر حدیثین ہین **۱** مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے **۲** امام احمد و بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کیا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ طاعون ایک عذاب تہا اللہ جسپر چاہتا
اوسکو بہیجتا تہا اور بیشک اللہ نے مومنین کے لیے اوسکو رحمت کیا ہے پس نہین ہے کوئی شخص کہ
طاعون مین واقع ہو پہر وہ صبر اور طلب اجر کرکے اپنے شہر مین ٹہیرا رہے یہ جانکے کہ نہ پہونچیگی اوسکو مگر وہ
چیز جو اللہ نے اوسکے لیے لکہہ رکہی ہے مگر یہ یعنی ٹہیرا رہنا اوسکے لیے مثل اجر شہید کے ہوگا یہ حدیث پہلے بہی
گذر چکی ہے **۳** امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے طاعون ایک غدہ ہے مثل غدۂ بعیر کے اوسمین ٹہیرا رہنے والا مثل شہید کے ہے اور اوس
بہاگنے والا ایسا ہے جیسے لڑائی سے بہاگنے **۴** امام ابو موسی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ طاعون وخز یعنی چونکا ہے تمہارے دشمنون کا جن مین سے اور وہ تمہارے لیے شہادت ہے اس حدیث
کو حاکم نے روایت کیا ہے **۵** حضرت عائشہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ طاعون شہادت
ہے میری امت کے لیے اور چونکا ہے تمہارے دشمنون کا جن سے ایک غدہ ہے مثل غدۂ بعیر کے نکلتا ہے
بغلون اور مراق مین جو شخص اسمین مرجاوے وہ شہید ہے اور جو اسمین ٹہیرا رہے وہ مثل مرابط فی سبیل اللہ
کے ہے اور جو اس سے بہاگے وہ مثل بہاگنے والے کے ہے لڑائی سے یہ سب حدیثین حکم کرتی ہین کہ طاعون
شہادت ہے **ف** حدیث شریف مین لفظ طعن و وخز کا واقع ہوا ہے طعن اوس قتل کو کہتے ہین جو کہ نیزے سے
ہو اور وخز چونکا مارنے کو کہتے ہین جو کہ آر پار نہو جاوے اور نیزہ چہبانیکو اور کسی چیز کے ملانیکو اور
تہوڑی چیز کو بہی کہتے ہین **ف** حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حدیث متقدم عائشہ رضی اللہ عنہا مین فرمایا ہے
کہ مقتضا حدیث کا یہ ہے کہ یہ ثواب شہید کا اوس شخص کے لیے ہے جو کہ بلدۂ طاعون سے باہر نہ جاوے اور حالت

اقامت مین ثواب الٰہی کا قصد اور صدق وعدہ کی امید رکھے اور یہ جانے کہ وقوع طاعون کا اوسپر اور اوسکا پھیرنا اوس سے دونون اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہین اور بصورت وقوع کے دل تنگ نہووے بلکہ حالت صحت و بیماری دونون مین اپنے رب پر بھروسا کرے پس جو شخص کہ ان صفتون کے ساتھہ متصف ہے اور طاعون کے سوا اور بیماری مین مرا تو ظاہر حدیث یہ ہے کہ اوسکو شہید کا اجر حاصل ہوگا اور اوس شخص کے مثل ہوگا جو کہ بہ نیت غزو راہ خدا مین نکلا اور سوای قتل کے اور کسی سبب سے مرگیا کہ اوسکو شہید کا اجر ہونا ہے اسکی تائید یہ روایت ہے کہ جو شخص طاعون مین مرا وہ شہید ہے اس روایت مین یون فرمایا کہ طاعون مین مرا یہ نہین فرمایا کہ بسبب طاعون کے مرا جس شخص مین یہ صفتین پائی گئین اور وفات اوسکی بعد مرور زمانہ طاعون کے ہوئی تو ظاہر حدیث یہ ہے کہ وہ شہید نہو گو طاعون ہی سے کیون نہ مرے انتہے جناب توفیق مدبجدہ فرماتے ہین کہ احادیث مذکورہ سے یہ بات بہی ثابت ہوئی کہ طاعون کی حقیقت شرعیہ وخز جنات ہے کہ بسبب عداوت کے بنی آدم کو نیزے مارتے ہین اور اس جگہہ سے اطبا کا کہنا اگر گیا کہ طاعون ایک زہریلہ مادہ ہے جو کہ ورم لاتا ہے اور فساد جو ہر ہوا کا اوسکا سبب ہے طاعون و وبا مین فرق یہ ہے کہ طاعون وبا سے اخص ہے کیونکہ وبا مرض عام کو کہتے ہین وہ کبہی بسبب طاعون کے ہوتا ہے کبہی اور کسی سبب سے پس ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہین ہے عمدہ ودلیل الطالب مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکہی ہے **ف** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتے ہین کہ حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے جو کچہہ کہ توجیہ حدیث شہید مین نقل کیا ہے اوسکا اقتضا یہ ہے کہ اختصاص عدم سوال کا ساتھہ شہید معرکہ کے ہو لیکن رباط کی حدیثون کا قضیہ یعنے اقتضا تعمیم ہے ہر شہید مین اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کتاب **بذل الماعون فی فضل الطاعون** مین اس بات کے ساتھہ جزم کیا ہے کہ جو شخص طاعون سے مرتا ہے اوس سے سوال نہین ہوتا ہے اسلئے کہ وہ نظیر ہے اوسکا جو کہ معرکہ مین مارا جاتا ہے اور اس بات کے ساتھہ جزم کیا ہے کہ جو شخص طاعون مین ٹھہرا رہتا ہے صبر کرتا ہے حالانکہ وہ طالب ثواب ہے جانتا ہے کہ نہین پہونچیگی اوسکو مگر وہ چیز جو اوسکے لئے لکہی گئی ہے جبکہ وہ اوسمین بغیر طعن کے مریگا تو بہی مفتون نہوگا کیونکہ وہ نظیر ہے مرابط کا حافظ نے اسکو اسی طرح ذکر کیا ہے اور یہ نہایت متجہ ہے **فائدہ** شیخ رملی رحمہ اللہ نے بہ نسبت اپنے

باپ سکے اور ایک جماعت اہل علم کی یہ کہتا ہے کہ رفع وبا و طاعون کے لئے قنوت پڑہنا مستحب ہے کیونکہ یہ
حوادث عظیمہ سے ہے اور ائمہ قائل ہین کہ نازلہ کے واسطے دعا مستحب ہے رافعی و نووی رحمہا اللہ فرماتے
ہین کہ قنوت سارے نوازل ہین جیسے وبا وغیرہ مشروع ہے جبکہ قنوت واسطے ازالہ عدو کے کہ شہادت
خوطلبی کا سبب ہے مستحب ہے تو وبا کے لئے اوسکا مستحب ہونا اولی تر ہے اور مجرب برائے دفع طاعون سے
کثرت درود ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی
وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

فصل صدیق کے بیان مین

یعنی جنسے قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اونمین سے ایک صدیق ہے لغت مین صدیق اوسکو کہتے ہین جو کہ
بہت سچ بولنے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ تفسیر عزیزی مین فرماتے ہین کہ صدیق وہ ہے جسکی
قوت نظریہ مثل قوت نظریہ انبیاء کے کامل ہو اور ابتداء عمر سے جہوٹ بولنا اور دو رویہ بات کرنا اوسکی شان نا
ہو اور مقدمات دینی مین اخلاص تمام ظاہر ہو کہ اوسمین حظ نفس کا شائبہ اصلا نہو صدیق کے علامات یہ ہے
کہ اپنے عزم مین تردد نکرے اور نماز مین ہرچند سخت حادثہ پیش آئے تو وہ دائین بائین التفات نکرے اور
ظاہر باطن برابر ہو کسی کو لعنت نکرے علم تعبیر خوب جانتا ہو انتہی قرطبی رحمہ اللہ نے صدیق سے سوال
نہونے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ جبکہ شہید کو فتنہ قبر نہین ہوتا ہے تو صدیق تو اوس سے مرتبہ و اجر مین بڑھکر ہے
وہ زیادہ تر اسکے لائق ہے کہ اوسکو فتنہ نہو کیونکہ قرآن شریف مین صدیق کو شہید پر مقدم کیا ہے فاولئک مع
الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اور مرابط کے
حق مین جو کہ شہید سے رتبے مین کم ہے یہ آیا ہے کہ وہ مفتون نہین ہوتا ہے تو پہر اوسکا کیا کہنا جو کہ مرابط سے
اور شہید سے رتبے مین برتر ہے انتہی چونکہ اس قول کی بنا صرف قیاس پر تہی اس لئے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ
نے بعد نقل اس قول کے فرمایا ہے کہ صحیح حدیثین اس قول کو رد کرتی ہین اور بیان کرتی ہین کہ صدیق سے
قبر مین سوال ہوتا ہے جیسے غیر صدیق مسئول ہوتا ہے دیکھو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو کہ صدیقون
کے سردار ہین جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو خبر دی کہ فرشتے قبر مین سوال کرتے ہین تو اونہون نے

عرض کیا کہ مین اپنی اس حالت پر ہونگا جیسا مین اب ہون آپ نے فرمایا ہان الحدیث اور یہ خاصیت جسکے ساتھہ شہدا کو مخصوص ہین یعنے قبر مین سوال نہونا اس سے یہ بات لازم نہین آتی ہے کہ ایسکے حکم مین صدیق بہی اونکے شریک ہون گو صدیق اونسے رتبے مین اعلی ہی کیون نہ ٹہیرین کیونکہ شہید کے خواص کبہی اوس شخص سے منتفی ہوتے ہین جو کہ شہید سے افضل ہے اگرچہ وہ شہید سے درجے مین برتر ہے کیون نہو منجملہ اون علما کے جو ایسکے قائل ہین کہ صدیق سے سوال نہین ہوتا ہے حکیم ترمذی صاحب نوادر الاصول بہی ہین اونکے لفظ یہ ہین کہ یفعل اللہ مایشاء یعنی اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اسکی تاویل واللہ اعلم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اوسکی مشیت سے ایک بات یہ ہے کہ وہ کئی قومون کا مرتبہ سوال سے بلند کردے یعنی اونسے سوال نہوا اور وہ صدیق و شہید ہین۔ سید محمد بن اسمعیل مرحوم فرماتے ہین کہ اسمین جو نقصان ہے وہ مخفی نہین ہے یعنی وہی جو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے بیان فرمایا اسی لئے ثمار التنکیت مین فرمایا ہے کہ حجت ماتحن فیہ مین سمع ہے نہ قیاس کیونکہ عقل و اجتہاد کو امور برزخ و آخرت مین دخل نہین ہے اور اس مدعا مین ورود سمع نہین ہوا ہے پس ماورد پر اقتصار کرنا عین احتیاط ہے دین مین لیکن حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے قرطبی و حکیم ترمذی کے قولون کو ابیات و شرح الصدور مین نقل فرمایا ہے اور کسی طرح کا کلام اونپر نہین کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکے قائل ہین کہ صدیق سے سوال نہین ہوتا واللہ اعلم

فصل بیان مین سوالات حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ انبیاء علیہم السلام مین اختلاف کیا ہے کہ اونسے قبر مین سوال ہوتا ہے یا نہین دو قول پر اور یہی دو وجہ ہین مذہب امام احمد رح وغیرہ مین امام سیوطی نے انبیاء علیہم السلام سے سوال نہونے کی بنا اسپر کی ہے کہ جب صدیق سے سوال نہین ہوتا تو نبی سے بالاولی نہو کیونکہ نبی کا مرتبہ صدیق سے بڑہکر ہے پس وہ اس کرامت عظیمہ کے ساتھہ زیادہ تر مستحق ہے اور اس جگہہ سے قطعًا معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل سے سوال نہین ہوتا اس قول کو تنہا قرطبی نے نہین کہا ہے بلکہ بہت سے امام اور بہت سے لوگ اسکے قائل ہین نسفی نے اپنی کتاب یعنی بحر الکلام مین انبیاء سے سوال نہونیکے ساتھہ جزم کیا ہے عبارت اونکی کتاب مذکور مین یہ ہے کہ انبیاء اور اطفال مؤمنین پر نہ حساب ہے نہ عذاب قبور نہ سوال منکر نکیر انتہے النسفی رحمہ اللہ نے

اس دعوی پر کوئی دلیل ذکر نہین فرمائی نہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین اس مسئلے سے تعرض فرمایا علامہ
سعد الدین رحمہ اللہ نے اس مسئلے مین اختلاف نقل کیا اور فرمایا کہ بعض اہل علم اسکا اثبات کرتے ہین بعض
نے نفی کی ہے سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ یہ اختلاف مشکل ہے اسلئے کہ ہم نہین کہہ سکتے ہین
کہ انبیاء علیہم السلام سے سوال ہوتا ہے سید صاحب مرحوم شرح مین فرماتے ہین کہ سیوطی رحمہ اللہ کا یہ قول
کہ رسل سے سوال نہ ہونیکے ساتھہ قطع یعنی یقین حاصل ہو گیا عجیب ہے کیونکہ اونھوں نے انبیاء سے سوال
نہونیکا قیاس اسپر کیا تہا کہ صدیقین سے سوال نہین ہوتا ہے اور یہ باب قیاس اولی سے ہے اور مقیس علیہ
پر کوئی دلیل ظنی بہی قائم نہین ہے پس کیونکر کہہ سکتے ہین کہ حکم مقیس علیہ کا قطعی ہے ہان یہ قطع بتقدیر
تقدیر و برہان وہی و کتاب منیر کے ہے اگر یون کہتے کہ نفی سوال کا بہی قول ہے تو یہ قطعی کہنے سے سہل تہا
اور یہ جو فرمایا کہ خلاف مشکل ہے سو اسمین کچہہ اشکال نہین ہے کیونکہ اونکا استدلال صرف قیاس سے تہا
اور اوسکا حال تمہین معلوم ہی ہو گیا اب کچہہ اشکال خلاف مین نہین رہا بلکہ اشکال تو نفی سوال مین ہے
اسلئے کہ انبیاء علیہم السلام کے لئے کوئی تخصیص نہین آئی ہے مگر قیاس اور وہ تمکو معلوم ہی ہو گیا تعجب تو یہ ہے
کہ سیوطی رحمہ اللہ نے شرح الصدور مین یہ نہین ذکر کیا کہ انبیاء و رسل مسئول نہین ہوتے باوجود اسکے کہ جن
لوگون سے سوال نہین ہوتا ہے اونکا ذکر کیا ہے شہید و مطعون و صدیق وغیرہم کا شمار کیا ہے مگر
انبیاء کا ذکر نہین فرمایا انتہٰی نیکساری نے نبی سے سوال نہونے کی یہ دلیل ذکر کی ہے کہ قبر مین میت سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوال کرتے ہین اور یون کہتے ہین کہ تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا ہے
پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود آپ کے نفس شریف کا کیا سوال کرین سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ
یہ مجرد استبعاد ہے کیونکہ سوال تنہا اسی بات سے نہین ہوتا ہے بلکہ اول رب کا سوال کرتے ہین پہر دوبارہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچھتے ہین اور آپ کے نفس شریف کے سوال کرنیسے کون مانع ہے حالانکہ
اللہ تعالی نے رسل سے سوال کیا کہ تمکو تمہاری امتون نے کیا جواب دیا باوجود اسکے کہ وہ اوس جواب کو
جانتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم الآیہ اور نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنے تشہد مین فرماتے تہے اشہد ان محمد رسول اللہ غرضکہ نفی سوال پر دلائل غیر ظاہر ہین

ہین اور دخول انبیاء علیہم السلام کا عموم مین ظاہر ہے بیادہ تر قریب بحق میرے نزدیک یہ ہے کہ اس مسئلے مین توقف کرین

وصل سوال ملائکہ علیہم السلام کے بیان مین

فاکہانی رحمہ اللہ نے کہا کہ ملائکہ مین ظاہر یہ ہے کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ابیات مین فاکہانی کا قول صرف اسی قدر ذکر کیا ہے کوئی دلیل اونکی بیان نہین کی اور نہ شرح الصدور مین اونکا کلام ذکر کیا گویا اونکی دلیل فرشتون سے سوال نہونے کی یہی ہے کہ حدیثون کے اکثر الفاظ مین انسان و ابن آدم کا ذکر آیا ہے حالانکہ احادیث مین عبد مؤمن کا لفظ بہی وارد ہوا ہے اور یہ عام ہے آدمی و فرشتے اسمین داخل ہین اور خود سیوطی رحمہ اللہ ثابت کر چکے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ کی طرف بہی مبعوث ہین پس وہ بہی آپ کی امت ہوئے حلیمی و قونوی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ جن مثل انس کے ہین سوال و حساب مین اور دخول جنت و نار مین رہے فرشتے سو اشبہ یہ ہے کہ اونکے اعمال لکھے نہین جاتے ہین بلکہ کاتب اعمال تو خود یہی فرشتے ہین اگر انکے اعمال لکھے جاوین تو چاہئے کہ ہر فرشتہ دوسرے فرشتے کی طرف محتاج ہووے و ہلم جرا فرشتون سے حساب نہونے کی یہ وجہ ہے کہ انکے واسطے گناہ نہین ہین اور تب مین بشر غیر محاسب سے کمتر نہین ہین رہی یہ بات کہ انکو ثواب ہوتا ہے یا نہین سو علماء نے کہا ہے کہ انکا ثواب یہی ہے کہ تکلیف انسے اوٹہائی گئی ہے اسلیئے کہ یہ کہانے پینے جماع کرنے کی لیاقت نہین رکہتے ہین کہ جسطرح بنی آدم جنت مین وارد ہونگے اوسطرح یہ بہی وارد ہون اور یہ بہی احتمال ہے کہ سوای رفع تکالیف کے کسی اور نعمت کے ساتھ منعم ہون جسکو اللہ تعالی نے اونکے لئے تیار کر رکہا ہو کہ ہماری عقلون کا وہانتک حصول نہو کیونکہ اللہ سبحانہ ارشاد فرماتا ہے کہ مینے اپنے نیک بندون کے لئے وہ چیز تیار رکہی ہے جسکو نہ کسی آنکہ نے دیکہا نہ کسی کان نے سُنا نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گذرا لیکن سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اقرب اس مسئلے مین توقف ہے خصوصاً جبکہ کسی حدیث مین یہ بات بہی نہ آئی ہو کہ فرشتے بعد موت کے مدفون ہوتے ہین نہ یہ آیا ہو کہ بعد فنا ہونے کے اونکے لئے کوئی مستقر ہے گو یہ بات سوال مین شرط نہو پہر مینے فتح الباری مین دیکہا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہین واما الملائکۃ سو مین نہین جانتا ہون کہ کسینے اسکا ذکر کیا ہو اور جو بات کہ ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ انسے سوال نہین کیا جاتا ہے

کیونکہ سوال اوس شخص کے ساتھہ خاص ہے جسکی شان سے مدفون ہونا ہوا نتہٰی اسید صاحب مرحوم فرماتے ہین یعنی وہ شخص اون لوگون مین سے ہو جوکہ مقبور ہوتے ہین اور اونکی شان وعادت یہی ہو گو اتفاقاً بعض اونمین سے مقبور نہون جیسے وہ شخص جسکو درندے پرندے وغیرہ کہا جاوین ✣

فصل سوال جن کے بیان مین

حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ دلیلین سوال کی جنون کو شامل ہین سو اون سے سوال ہوتا ہے یعنی اسلیئے کہ لفظ عبد ومیت کا اونپر صادق ہے اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی طرف بھی مبعوث ہین پس انکا حکم سارے احکام مین آپکی امت کا حکم ہے اور جسطرح کہ آپ انس کی طرف مبعوث ہین اوسی طرح جنون کی طرف بھی بہیجے گئے ہین اسپر اجماع قائم ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہہ وحی کیا گیا طرف میرے یہ قرآن تاکہ ڈراؤن مین تمکو ساتھہ اوسکے اور اوسکو جسکو وہ پہونچا اور اسمین شک نہین ہے کہ جنون کو قرآن پہونچا جیساکہ قرآن شریف مین وارد ہوا ہے اور جبکہ پہیر دیا ہمنے تیری طرف ایک گروہ کو جن سے سنتے تہے وہ قرآن کو پس سارے جنون سے مثل انس کے سوال ہوتا ہے مؤمن ہون یا کافر خواہ منافق جو لوگ جنون مین سے مطیع ہین اونکو ثواب ہوگا اور جو گنہگار ہین اونپر عذاب کیا جاویگا جیسا انس کا حال ہے اگر کوئی کہے جبکہ سارے احکام جنون کو لازم ہوئے تو چاہیئے تہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین آمد وشد رکہتے علم اسکا سیکہتے حال آنکہ منقول نہین ہوا ہے کہ وہ سوای دوبارکے مکہ معظمہ مین اور کبہی آپکے پاس آئے ہون باوجود اسکے کہ ہجرت کے بعد مکے سے اکثر شریعت نئی ہوگئی تو یہ کہنا ٹہیک نہین ہے کیونکہ منقول نہونے سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ وہ آپکے ساتھہ جمع نہوئے ہون اور آپ کی مجلس شریف مین حاضر نہوئے ہون اور بدون رؤیت مومنین حاضرین محفل برکت منزل کے آپ کا کلام نہ سنا ہو بعض معتزلہ سے جو کہ انکار وجود جن کا منقول ہوا ہے سو یہ کچہہ چیز نہین ہے کیونکہ جو شخص قرآن شریف کی تصدیق کرتا ہے وہ جن کے وجود کا قائل ہے ہی احادیث صحیحہ جو کہ وجود جن وشیاطین مین وارد ہوئی ہین سو وہ بیشمار ہین اسیطرح اشعار واخبار عرب وعجم انکے وجود کی شہادت دیتے ہین پس انکے وجود مین نزاع کرنا ایسی چیز مین نزاع کرنا

کرتا ہے جو کہ تواتر معلوم ہے دوسرے یہ ایک ایسا امر ہے کہ عقل کو اسکا محل نہین ہے اور حس اسکی تکذیب نہین کرتی ہے مومنین جن مین کئی قول ہین ایک قول یہ ہے کہ سوای نجات کے دوزخ سے اور کوئی ثواب اونکے لئے نہین ہے اسکے بعد مثل چوپایون کے اونسے کہا جاویگا کہ مٹی ہو جاوین یہ قول حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے اونسے نقل کیا ہے ابن ابی الدنیا نے لیث رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے انہون نے کہا ثواب جن کا یہ ہے کہ وہ دوزخ سے پناہ دئے جاوینگے پھر اونسے کہا جاویگا کہ تم مٹی ہو جاؤ مثل بہائم کے دوسرا قول یہ ہے کہ طاعت پر اونکو ثواب ملتا ہے اور معصیت پر اونکو عقاب ہوتا ہے یہ قول ابن ابی لیلی امام مالک امام شافعی امام احمد صاحبین رضی اللہ عنہم کا ہے اور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے ملل و نحل مین کہا ہے کہ جمہور ناس اسپر ہین کہ وہ جنت مین داخل ہونگے ابن ابی رحمہ اللہ نے کہا کہ جن کے لئے ثواب ہے ہمنے اسکا مصداق کتاب اللہ مین پایا ہے ولکل درجات مما عملوا یعنی ہر ایک کے لئے درجے ہین اوس چیز سے جو اونہون نے عمل کیا واللہ اعلم بالصواب ✤

فصل بیانمین سوال نابالغ بچون کے

جاننا چاہئے کہ مسلمانون کے بچے جو کہ بلوغ سے پہلے مرجاتے ہین انمین علماء کے دو قول ہین ایک یہ کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہی قول ارجح ہے نسفی رضی اللہ عنہ نے جو کہ متقدمین حنفیہ سے ہین اسی قول کے ساتھ جزم کیا ہے چنانچہ انکا قول پیشتر گزر چکا کہ اطفال مومنین اور انبیاء علیہم السلام سے سوال نہین ہوتا ہے یہ بات معلوم ہے کہ منجملہ عذاب قبر کے ایک سوال بھی ہے سو جب بچون پر عذاب ہی نہین ہوتا ہے تو اونسے سوال بھی نہونا چاہئے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح کے تیرہوین مسئلے مین لکھا ہے کہ اطفال مین لوگون نے اختلاف کیا ہے کہ آیا قبر مین اونکا امتحان ہوتا ہے یا نہین دو قول پر اور یہی دو وجہ ہین اصحاب امام احمد رضی اللہ عنہ کے لئے جو لوگ سوال اطفال کے قائل ہین اونکی دلیلین یہ ہین اونپر نماز پڑھنا اونکے لئے دعا کرنا عذاب و فتنۂ قبر کے بچاؤ کے واسطے اللہ تعالی سے سوال کرنا مشروع ہے جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے مؤطا مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک چھوٹے بچے پر نماز پڑھی پس اونکی دعا سے یہ سنا گیا کہ الہی

تو اوسے عذاب قبر سے بچا اسی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مین وارد ہوا ہے کہ کسی چھوٹے بچے کا جنازہ لیکے اونپر سے
گزرے وہ روئین اونسے کہا گیا ای ام المومنین آپ کیون روتی ہین فرمایا مین اس بچے پر روئی خوف سے دباؤ
قبر کے اخرجہ علی بن معبد اسی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مین وارد ہوا ہے کہ وہ منفوس پر نماز پڑھتے جسنے
کبھی کوئی گناہ نہین کیا پھر کہتے ای اللہ تو اوسے عذاب قبر سے پناہ دے اسکو ہناد بن السری نے روایت
کیا ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالی بچون کی عقلون کو کامل فرما دیتا ہے تاکہ وہ اپنے منازل کو پہچانین اور سوال
کا جواب اونکو الہام کر دیتا ہے اور کہتے ہین کہ بہت سی حدیثین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ آخرت مین
اونکا امتحان ہوتا ہے اشعری نے اہل سنت وحدیث سے حکایت کیا ہے کہ جب وہ آخرت مین ممتحن ہوتے
ہین تو قبور مین اونکے امتحان سے کون مانع ہے دوسرون نے جو کہ عدم سوال کے قائل ہین یہ جواب
دیا ہے کہ سوال ایسے آدمی سے ہوتا ہے جو کہ رسول کو جاننا بھیجنے والے کو پہچانتا ہو اوس سے پوچھتے ہین
کہ رسول کے ساتھ ایمان لایا اوسکی طاعت قبول کی یا نہین اور کہتے ہین تو اس شخص کے حق مین کیا کہتا تھا
جو تم مین بھیجا گیا تھا رہا وہ بچہ جسے کسی طرح کی تمیز نہین ہے اوس سے کیونکر کہہ سکتے ہین کہ تو مبعوث
کے بارے مین کیا کہتا ہے اور اگر یہ بات ہے کہ قبر مین اوسکی عقل پھیر لائی جاتی ہے تو جس چیز کی معرفت
کی اوسکو قدرت نہین ہے نہ وہ اوسکو جانتا ہے ایسی چیز کا سوال اوس سے کرنا ہی بیفائدہ ہے بخلاف
امتحان اطفال کے آخرت مین اسلئے کہ اللہ تعالی رسول کو اونکی طرف بھیجیگا اور اپنے حکم کی فرمانبرداری کا
امر فرماویگا اور اونکی عقلین اونکے ہمراہ ہونگی جو رسول کا مطیع ہوگا اوسے نجات ہوگی اور جو اوسکی نافرمانی
کریگا وہ آگ مین داخل ہوگا یہ امتحان ایسی چیز کے ساتھ ہوگا جسکو وہ اوسوقت کرسکین گے نہ یہ کہ اوس
امر سے سوال ہوگا جو کہ دنیا مین طاعت وعصیان سے گزر چکا مثل سوال فرشتون کے قبر مین رہی حدیث ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کی سو قولہ اوس سے یہ مراد نہین ہے کہ عقوبت بچے کی کسی نیک کام کے ترک کرنے پر یا کسی
معصیت کے کرنے پر ہوگی کیونکہ اللہ تعالی کسیکو عذاب نہین کرتا ہے مگر عمل گناہ پر بلکہ عذاب قبر سے مراد کبھی الم
ہوتا ہے جو کہ کسی سبب سے میت کو حاصل ہو جاتا ہے نہ اوسکی عقوبت ایسے عمل پر جو اوسنے نہین کیا
دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والونکے

اوسپر یعنی وہ بسبب رونے اپنے لوگون کے رنجیدہ و دردناک ہوتا ہے نہ یہ کہ زندہ کے گناہ کے سبب سے اوسپر عذاب ہوتا ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی اور یہ ویسی بات ہے کہ آپ نے فرمایا سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب سے پس عذاب اعم ہے عقوبت سے یعنی عذاب عقوبت و رنج و الم کو شامل ہے اسمین کوئی شک نہین ہے کہ قبر مین آلام و ہموم و غموم و تکالیف اتنی ہین کہ اونکا اثر بچے تک سرایت کرتا ہے اور وہ بسبب اوسکے متالم ہوتا ہے سواسی لئے نماز پڑھنے والے کے واسطے مشروع ہے کہ وہ اللہ تعالی سے سوال کرے کہ وہ اوسکو اوس عذاب سے بچاوے امام نووی رضی اللہ عنہ اذکار مین فرماتے ہین کہ شیخ امام ابو عمرو بن صلاح رحمہ اللہ تلقین سے پوچھے گئے یعنی وہ تلقین جو بعد موت کے ہوتی ہے پس اونہون نے اپنے فتاوی مین فرمایا کہ ہم اوسکو اختیار کرتے ہین اور اوسکے ساتھہ عمل کرتے ہین اور ایک جماعت نے ہمارے خراسانی اصحاب سے اوسکو ذکر کیا ہے کہا اسمین ہمکو ایک حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے اور اوسکا اسناد قائم نہین ہے لیکن شواہد اور عمل اہل شام سے جو کہ قدیما اوسکو کرتے آئے ہین حدیث مذکور قوی ہوگئی ہے رہی تلقین شیرخوار بچے کی سو اوسکے لئے کوئی ایسا مستند نہین ہے جسپر اعتماد کیا جائے اور نہ ہم اوسکو جائز کہتے ہین واللہ اعلم انتہی پس نووی و ابن الصلاح کے کلام سے معلوم ہوا کہ صبی کو تلقین نکرین اور اسکا مقتضا یہی ہے کہ صبی سے سوال نہو کیونکہ تلقین فرع ہے سوال کی پس اگر سوال کے قائل ہون تو تلقین کے بھی قائل ہونگے ورنہ غیر صواب یہ ہے کہ بچے کو مطلقا تلقین نکرین شیرخوارہ ہو یا اس سے بڑا جبتک کہ بالغ و مکلف نہو جاوے فتح الباری مین کہا ہے کہ طفل غیر ممیز مین اختلاف کیا ہے قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین سوال کے ساتھہ جزم کیا ہے اور یہ حنفیہ سے بھی منقول ہے اور بہت سے شافعیہ نے عدم سوال کے ساتھہ جزم کیا ہے اور تلقین باقی کو مستحب کہا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہین کہ مطلقا تلقین مین کوئی دلیل نہین ہے زرکشی نے کہا ہے کہ بچے سے قبر مین ہرگز سوال نہین ہوتا ہے

وصل

بعض کہتے ہین کہ ہر ایک طفل سے سوال ہوتا ہے اونکے لئے عقل کامل حاصل ہوتی ہے جو عہد کہ زمانہ قدیم

مین لیا لم ذرلیا گیا تہا اللہ تعالیٰ اوسکا جواب اطفال کو الہام فرماتا ہے ضحاک رحمہ اللہ امام تفسیر کا بہی یہی قول ہے

حکایت حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین لکہا ہے کہ ابن جریر نے جویبر سے روایت کیا ہے

کہا ضحاک کا ایک بیٹا چہہ دن کی عمر کا مرگیا اونہون نے کہا جبکہ تو میرے بیٹے کو لحد مین رکہے تو اوسکا مونہہ

ظاہر کردینا اور اوسکی گرہ کہولدینا وہ بٹہایا جاویگا اوس سے سوال ہوگا مینے کہا اوس سے کس چیز کا سوال

ہوگا کہا میثاق کا سوال ہوگا جسکا اقرار آدم کی پیٹہہ مین کیا تہا انتہی اور بزازی رحمہ اللہ نے جو ائمہ حنفیہ سے

ہین اسی قول کے ساتہہ فتوی دیا ہے قرطبی فاکہانی اور ایک جماعت علمار کبار نے اسی کے ساتہہ جزم کیا ہے

شرح الصدور مین یون ہے کہ قرطبی کا جزم اس بات کے ساتہہ ہے کہ اطفال کے لئے عقل کامل کیجاتی ہے تا کہ

وہ اپنے منزلہ ومعاد کو پہچانین اور جس بات کا اونسے سوال ہوگا اوسکا جواب اونکو الہام کیا جاویگا ابیات

مین یہ کہا ہے کہ یونس شافعی رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے کہ طفل کی تلقین کرنا مستحب ہے اور اپنے تتمہ مین بزبانہ قدیم

یہ کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو تلقین فرمائی سولہ مہینے

کی عمر مین اونکا انتقال ہوا تہا اسی طرح قاضی حسین نے اپنے تعلیقہ مین اور ابن فورک نے نظامی مین حکایت

کی ہے سبکی رحمہ اللہ نے اس اثر کو غریب کہا ہے یعنی کتب علم مین اس اثر بے خبر کا کچہہ اتا پتا نہین چلتا ہے

سید صاحب مرحوم نے فرمایا کہ اس خبر کے لئے کوئی سند نہین پائی گئی یہ اثر صحت سے نہایت دور تر ہے **ف**

ابن فورک بضم فا وسکون وا و محمد بن حسن بن فورک علامہ زاہد متکلم اصولی اصبہانی نزیل نیساپور ہین انہون

نے مسند ابو داؤد کو ابی فارس وغیرہ سے سنا اور انسے بیہقی وغیرہ نے اخذ کیا یہ فرقہ کرامیہ پر بہت سخت تہے

انکی ایک تالیف بنہایت عمدہ ہے سنہ چار سو چہہ مین زہر سے انکی وفات ہوئی رضی اللہ عنہ ؂

وصل

مسئلہ سوال صبی مین درمیان علمار کے خلاف منتشر ہے نقل کلام ابن قیم کی کتاب الروح مین اور نقل کلام

نسفی کی بحر الکلام مین پیشتر گزر چکی کمال الدین ابن الہمام رحمہ اللہ جو کہ متاخرین حنفیہ سے ہین انہون نے جزم

کیا ہے کہ سوال وحساب اطفال سے نہین ہوتا ہے نہ اونپر عذاب ہے نووی رحمہ اللہ نے روضہ مین تلقین کو

بالغ کے ساتہہ خاص فرمایا ہے یہ اسپر دلیل ہے کہ اطفال سے سوال نہین ہوتا ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے

بہی اسی کے ساتہہ فتوی دیا ہے شیخ ابن شجاع رحمہ اللہ جو کہ سادۂ حنفیہ سے ہین کہتے ہین کہ اطفال سے سوال
ہوتا ہے اور اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے لیکن اگر یہ بات انبیاء کے حق مین صحیح ہو جاوے تو وہ تشریف
و تعظیم و تکریم کا سوال ہوگا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ظاہر یہ ہے کہ سوال طفل ممیز کے حق مین منع نہین
ہے اور غیر ممیز مین منع ہے جب ہم یہ کہین کہ اطفال سے سوال ہوگا تو احتمال ہے کہ فائدہ اسمین اونکی تکمیل
ہے باین حیثیت کہ وہ اپنے رب سے سوال کیے جاوینگے وہ جواب دینگے جسطرح اونپر نماز پڑہی جاتی ہے باوجود
اسکے کہ اونکے لیے کوئی گناہ نہین ہے ابن شجاع نے اپنے قول مین لفظ سوال کو نکرہ ذکر کیا ہے یہ تنکیر
اسی طرف اشارہ کرتی ہے پس وہ سوال مثل سوال بالغون کے نہین ہے طفل سے سوال کرنے اور اوسپر
نماز پڑہنے مین اوسکے درجے بلند ہوتے ہین اور یہ احتمال بہی ہے کہ فائدہ اوسسے سوال کرنے مین یاد دہی
ہے میثاق کی جسکا اقرار عالم ذر مین کیا تہا معتمد بات یہ ہے کہ مطلقاً اونکے لئے کوئی سوال نہین ہے ہاں
تلقین حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی سو وہ ثابت نہین ہوئی جیسا کہ گزر چکا **ف** واحدی نے بسیط مین کہا
کہ صبی کو طفل کہتے ہین جبسے کہ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بالغ ہونے تک لڑکے لڑکی دونون کو طفل
کہتے ہین چونکہ یہان ذکر عہد و میثاق کا آگیا اسلیئے کچہہ ذکر اوسکا بہی کر دینا چاہیئے تاکہ فائدہ تام ہو +
ف ترجمان القرآن مین تفسیر حافظ ابن کثیر سے نقل فرمایا ہے کہ باقی رہا اسجگہ ایک مسئلہ جسمین ائمہ رحمہم اللہ تعالی کا اختلاف
ہے قدیماً و حدیثاً وہ مسئلہ یہ ہے کہ جو لڑکے چہوٹی عمر مین مر گئے اور اونکے آباء کفار تہے اونکا حکم کیا ہے اسی طرح
مجنون اور بہرے اور بڈہے کا جو سٹہیا گیا ہے اور وہ شخص جو کہ فترت مین مر گیا ہے اور اوسکو رسول کی
دعوت نہین پہونچی سو اونکی شان مین احادیث آئی ہین ہم اونکا ذکر اس جگہہ کرتے ہین بعون اللہ و توفیقہ
پہر ایک فصل تلخیص مین کلام ائمہ کے ذکر کرینگے واللہ المستعان **حدیث اول** اسود بن سریع رفعاً
کہتے ہین چار شخص دن قیامت کے حجت کرینگے ایک بہرا مرد جو کہ کچہہ نہین سنتا دوسرا مرد احمق تیسرا مرد ہرم یعنے
بوڑہا چوتہا وہ مرد جو فترت مین مر گیا ہے بہرا کہیگا ای رب اسلام آیا مین کچہہ سنتا نہ تہا احمق کہیگا ای رب
اسلام آیا اور بچے مجہکو مینگنیان مارتے تہے بوڑہا کہیگا ای رب اسلام آیا اور مین کچہہ سمجہتا نہ تہا اور جو فترت
مین مر گیا ہے وہ کہیگا ای رب تیرا کوئی رسول میرے پاس نہین آیا اللہ اون سے عہد لیگا کہ وہ اوسکی

اطاعت کریں پھر اونکو حکم بھیجے گا کہ دوزخ میں جاؤ سو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان محمدؐ کی اگر وہ دوزخ میں
جاتے تو وہ اونپر برد و سلام ہو جاتے رواہ احمد دوسری اسناد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ آخر
میں آیا ہے کہ جو کوئی اونمیں سے داخل نار ہوگا آگ اوسپر برد و سلام ہو جائیگی اور جو داخل نہ ہوگا وہ طرف آگ
کے گھسیٹا جائیگا وکذا رواہ اسحاق بن راہویہ ورواہ البیہقی فی کتاب الاعتقاد بسندہ
وقال ہذا اسناد صحیح وکذا رواہ حماد بن سلمۃ عنہ رفعا بلفظ کلہم یدلی علی اللہ بحجتہ
فذکر نحوہ ورواہ ابن جریر وقال ثم قال ابو ہریرۃ اقرؤا ان شئتم وما کنا معذبین حتی نبعث
رسولا وکذا رواہ معمر عنہ موقوفا **حدیث دوم** یزید بن ابان کہتے ہیں ہمنے انس بن مالک سے
کہا ای اباحمزہ تم حق میں اطفال مشرکین کے کیا کہتے ہو کہا حضرتؐ نے فرمایا ہے اونکے لیے سیئات نہیں
کہ وہ معذب ہوں اور اہل نار میں ہوں اور نہ اونکے لیے حسنات ہیں کہ اونکو بدلا ملے اور اہل جنت میں ہوں
رواہ ابو داؤد الطیالسی **حدیث سوم** انس رضی اللہ عنہ رفعا فرماتے ہیں لائینگے چار شخصوں
کو دن قیامت کے مولود اور معتوہ یعنی مجنون اور وہ شخص جو مرا ہے فترت میں اور شیخ فانی ہر ایک کلام کریگا
اپنی حجت سے رب تبارک و تعالی آگ کی ایک گردن سے فرمائیگا ظاہر ہو اور اونسے فرمائیگا میں اپنے بندوں
کی طرف رسول بھیجتا تھا اونہیں میں سے اور اب خود میں اپنا رسول ہوں طرف تمہارے تم داخل ہو اس
آگ میں پس جسپر بدبختی لکھی گئی ہے وہ کہیگا میں کیونکر داخل ہوں میں تو اس سے بھاگتا تھا اور جسپر سعادت
لکھی گئی ہے وہ چلکر آگ میں جلد گھسے گا اللہ فرمائیگا تم میرے رسولوں کی سخت تکذیب و معصیت کرتے
پھر اونکو جنت میں اور انکو دوزخ میں داخل کریگا رواہ ابو یعلی وہکذا رواہ البزار باسنادہ مثلہ
حدیث چہارم براء رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال مسلمین کا کیا
فرمایا ہم مع آبائہم پھر سوال اولاد مشرکین کا کیا فرمایا ہم مع آبائہم کہا ای رسول خدا وہ کیا کرتے تھے فرمایا اللہ
اعلم بہم رواہ ابو یعلی ورواہ عمر بن ذر عن عائشۃ فذکرہ **حدیث پنجم** ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعظیم کی شان مسئلہ کی اور فرمایا جسدن قیامت کا دن ہوگا اہل جاہلیت آئینگے
اپنے اوزار اپنی پشت پر اوٹھائے ہوئے اونکا رب اونسے سوال کریگا وہ کہیں گے ای رب تو نے ہمارے پاس

کوئی رسول نہین بہیجا اور نہ کوئی حاکم ہمارے پاس آیا اگر تو ہمارے پاس رسول بہیجتا تو ہم سب بندون مین زیادہ
تر مطیع تیرے ہوتے الله تعالی فرمائیگا بہلا اگر اب مین تمکو حکم دون تو تم میری اطاعت کروگے وہ کہینگے ہان الله
تعالی اونکو حکم دیگا کہ تم جاکر جہنم مین داخل ہو وہ روانہ ہونگے جب قریب جہنم کے جائین گے اوسکا تغیظ اور چلانا سنین گے
رب کے پاس واپس آکر کہینگے ای رب تو ہمکو اس سے نکال یا پناہ دے الله تعالی کہیگا کیا تمنے یہ زعم نہین کیا تہا
کہ اگر مین تمکو کوئی حکم دونگا تو تم میری اطاعت کروگے پہر اسپر اونسے عہد لیگا اور فرمائیگا جاؤ داخل ہو آگ
مین وہ چلینگے یہانتک کہ جب اوسکو دیکہین گے تو ڈرینگے اور واپس آکر کہینگے ای رب ہم اوس سے ڈرے
ہمکو اوسمین داخل ہونیکی طاقت نہین ہے تب الله فرمائیگا جاؤ اوسمین ذلیل ہو کر حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اگر پہلی بار داخل ہوجاتے تو دوزخ اونپر برد وسلام ہوجاتی رواہ البزار وقال متن هذا الحدیث
غیر معروف الا من هذا الوجه حدیث شششم ابو سعید رضی الله عنہ رفعاً کہتے ہین ہالک
فترت مین اور معتوہ اور مولود ہالک کہیگا میرے پاس کوئی کتاب نہین آئی معتوہ کہیگا ای رب تو نے مجہے
عقل نہین دی تہی جس سے مین خیر وشر کو سمجہتا مولود کہیگا مینے ادراک عقل کا نہین کیا اونکو آگ کہائی جایگی
اور کہا جائیگا اسمین جاؤ سو جو شخص الله کے علم مین سعید ہے اگر وہ عمل کرتا وہ اوسمین جائیگا اور جو شخص الله
کے علم مین شقی ہے اگر عمل کرتا وہ رک جائیگا الله تعالی فرمائیگا تمنے میری نافرمانی کی اگر میرے رسول تمہارے
پاس آتے تو تم کیا کرتے رواہ محمد بن یحیی الذهلی وکذا رواہ البزار ثم قال لا یعرف من
حدیث ابی سعید الا من طریقه عن عطیة عنه اور آخر حدیث مین یون کہا ہے فیقول الله ایای
عصیتم فکیف برسلی بالغیب حدیث ہفتم معاذ بن جبل رضی الله عنہ رفعاً کہتے ہین دن قیامت کے ممسوخ العقل
کو اور ہالک فی الفترت کو اور ہالک فی الصغر کو لائین گے ممسوخ کہیگا ای رب اگر تو مجہکو عقل دیتا تو جسکو
تو نے عقل دی ہے وہ مجہسے زیادہ تر سعید نہ ہوتا اسی طرح دربارہ ہالک فترت اور صغیر کے کہا ہے الله
تعالی فرمائیگا مین تمکو ایک حکم دیتا ہون تم میری اطاعت کرو وہ کہینگے ہان فرمائیگا جاؤ نار مین داخل ہو فرمایا
اگر وہ داخل ہوتے تو آگ اونکو کچہہ مضرت نہ کرتی پہر اونپر قوالص[1] نکلینگے وہ گمان کرینگے کہ اوسنے ہلاک کردی
وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے اور وہ جلد واپس آوینگے پہر دوبارہ اونکو یہی حکم ہوگا وہ اوسی طرح پہر آوینگے

[1] قوالص ای طوائف وجماعات جمع قالصة ۱۲ مجمع

تب رب عز وجل فرمائیگا قبل اسکے کہ مین تمکو پیدا کرون مینے جان لیا تہا کہ تم کیا عمل کروگے اور مینے اپنے علم پر تمکو
پیدا کیا تہا اور اب تم طرف میرے علم کے پہروگے پہر نار اونکو پکڑ لیگی رواہ هشام بن عمار و محمد بن المبارک
حدیث ہشتم یہ حدیث روایت اسود بن سریع مین مندرج ہے اور گذر چکی صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
رفعًا آیا ہے ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر پہر ماں باپ اوسکے اوسکو یہودی یا نصرانی یا مجوسی کر ڈالتے ہین
جسطرح کہ بہیمہ بہیمہ جمعاء جنتا ہے یعنی پورا اپنا تمام اونمین کوئی جدعاء یعنی گوش بریدہ دیکہتے ہو یعنی نہین
دوسری روایت مین آیا ہے ای رسول خدا خبر دو کہ صغیر میت کا کیا حال ہے فرمایا اللہ اعلم بما کانوا
یعملون ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفعًا کہتے ہین کہ ذراری مسلمین جنت مین ہین ابراہیم علیہ السلام اونکی کفالت کرتے
ہین رواہ احمد صحیح مسلم مین عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے رفعًا آیا ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ انی خلقت
عبادی حنفاء اور روایت غیر مین آیا ہے مسلمین حدیث نہم سمرہ رضی اللہ عنہ نے رفعًا کہا
ہے ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر لوگون نے پکار کر کہا ای رسول خدا اور اولاد مشرکین فرمایا اولاد مشرکین بہی
رواہ الحافظ ابو بکر البرقانی فی کتابہ المستخرج علی البخاری طبرانی کا لفظ سمرہ سے یہ ہے کہ ہمنے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال مشرکین کا کیا فرمایا هم خدم اهل الجنة یعنی وہ بہشتیون کے
خدمتگار ہونگے حدیث دہم خنساء بنت معاویہ کہتی ہین کہ مجہسے میرے عم نے کہا کہ مینے کہا ای رسول خدا جنت مین
کون جائیگا فرمایا النبی فی الجنة والشهيد في الجنة والمولود في الجنة والوئيد رواه احمد
بعض علماء کا مذہب اسجگہ وقوف ہے بسبب اس حدیث کے اور بعض نے جزم کیا ہے ساتہہ جنت کے بدلیل حدیث
سمرہ بن جندب جو صحیح بخاری مین ہے کہ اوس منام مین یہ کہا ہے کہ مین ایک شخص پر گذرا نیچے درخت کے اوسکے
گرد ولدان تہے جبریل نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ اولاد مسلمین سے ہے اور اولاد مشرکین کہا ای رسول خدا
اور اولاد مشرکین فرمایا ہان اولاد مشرکین اور بعض نے جزم بالنار کیا ہے بدلیل حدیث هم من آبائهم اور بعض کا
یہ مذہب ہے کہ قیامت کے دن اونکا امتحان لیا جائیگا عرصات مین جو اطاعت کریگا وہ بہشت مین جائیگا اللہ
کا علم اونکے بارے مین بسابق سعادت منکشف ہوگا اور جو نافرمانی کریگا وہ داخل نار ہوگا ذلیل ہوکر اللہ کا علم
اونکے حق مین بسابق شقاوت منکشف ہوگا ابن کثیر کہتے ہین وهذا القول يجمع بين الادلة كلها وقد

صرحت به الاحادیث المتقدمة المتعاضدة الشاهد بعضها لبعض پھر کہا ہے کہ اسی قول کو شیخ ابو الحسن اشعری نے اہلسنت وجماعت سے حکایت کیا ہے اور اسی قول کی نصرت حافظ ابوبکر بیہقی نے کتاب الاعتقاد مین کی ہے اور محققین علما اور حفاظ النقاد نے بھی یون ہی کہا ہے اور شیخ ابن عبد البر نے بعض احادیث امتحان کا ذکر کرکے کہا ہے واحادیث هذا الباب لیست قویة ولا تقوم بها حجة واهل العلم ینکرونها لان الاخرة دار جزاء ولیست بدار عمل ولا ابتلاء فکیف یکلفون دخول النار ولیس ذلك فی وسع المخلوقین والله لا یکلف نفسا الا وسعها سو جواب اس بات کا یہ ہے کہ احادیث باب مین بعض صحیح ہین بہت سے ائمہ علما نے اوپر نص کی ہے اور بعض احادیث حسن ہین اور بعض ضعیف جو صحیح وحسن سے قوی ہوجاتے ہین اور جب احادیث باب واحد کی متصل متعاضد اس نمط پر ہوئین تو ناظر احادیث کے لئے افادہ حجت کا کرینگے رہی یہ بات کہ آخرت دار جزا ہے سو اسمین کچھ شک نہین ہے لکن ہونا انکا لیف کا عرصات مین قبل دخول جنت یا نار کے اسکو کچھ منافی نہین ہے جسطرح کہ شیخ ابو الحسن اشعری نے امتحان اطفال کو مذہب اہل سنت وجماعت سے حکایت کیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود الآیہ اور صحاح وغیرہ مین ثابت ہوچکا ہے کہ مومنین قیامت کے دن اللہ پاک کو سجدہ کرینگے اور منافقین سجدہ نکرسکینگے اونکی پشت مثل صفیحہ واحدہ کے طبق واحد ہو جاویگی جب سجدہ کرنیکا ارادہ کرینگے پشت کے بل گر پڑینگے صحیحین مین آیا ہے کہ سب سے پیچھے جو شخص اہل نار مین کا نار سے باہر نکلیگا اللہ تعالی اوس سے عہود ومواثیق لیگا کہ اب پھر اور کچھ سوا اسکے نہ مانگنا اور یہ امر بار بار متکرر ہوگا اور اللہ تعالی فرمائیگا یا ابن آدم ما اغدرك پھر اوسکو دخول جنت کا اذن دیگا اور یہ قول ابن عبد البر کا کہ دخول نار اونکے وسع مین نہین ہے پھر اوسکی تکلیف دینا یعنی چہ سو یہ کچھ مانع صحت حدیث سے نہین ہے اللہ تعالی قیامت کے دن اپنے بندون کو حکم پار ہونے کا صراط سے دیگا یہ ایک پل ہے پشت جہنم پر تلوار سے زیادہ تیز بال سے زیادہ باریک ایماندار لوگ اوس پل پر سے بحسب اعمال خود گزر کرینگے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کی طرح کوئی اسپ تیز رفتار کی طرح کوئی شتر سوار کی طرح کوئی دوڑتا کوئی چلتا اور کوئی سینے کے بل اور کسی کا چہرہ آگ مین جل جائیگا سو جو کچھ ان اطفال کے حق مین آیا ہے وہ کچھ اس حال سے بڑھکر نہین ہے بلکہ یہی باجرا اطم واعظم ہے نیز سنت

سے یہ بات ثابت ہے کہ دجال کے ہمراہ بہشت و دوزخ ہوگی اور شارع نے مومنین کو حکم دیا ہے کہ اونمین سے
جو کوئی دجال کو پائے تو اوسمین سے پیئے جسکو آگ دیکھتا ہے کہ وہ اوسپر برد و سلام ہوجائیگی سو یہ نظیر ہے اسکی
نیز اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تہا کہ وہ اپنے نفوس کو قتل کریں چنانچہ بعض نے بعض کو قتل کیا یہانتک کہ
کہتے ہین کہ ایک صبح مین ستر ہزار کو مارا مرد نے اپنے باپ بہائی کو قتل کیا اور وہ عمایہ مین ایک غمامہ کے تہے جسکو اللہ نے
اونپر بہیجا تہا یہ اونکی عقوبت تہی عبادت گوسالہ پر اور نفوس پر یہ بات بہی بہت شاق ہے کچہ یہ مضمون حدیث مذکورہ سے
متقاصر و کم نہین ہے واللہ اعلم ف جب یہ بات مقرر ہوگئی تو لوگون کا اختلاف ہے مشرکون کی اولاد مین کئی قول
پر ایک یہ کہ وہ جنت مین ہین بدلیل حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمراہ ابراہیم
علیہ السلام کے اولاد مسلمین اور اولاد مشرکین کو دیکہا اور بدلیل حدیث عم خنسا کہ مولود جنت مین ہے اور یہ استدلال
صحیح ہے ولکن احادیث امتحان اخص ہین اس سے اللہ نے جسکو مطیع جان لیا ہے اوسکی روح برزخ مین ہمراہ ابراہیم
علیہ السلام کے ہے اور اولاد مسلمین جو فطرت پر مرے اور جسکو اللہ نے جان لیا ہے کہ وہ فطرت کو قبول نہ کریگا اوسکا
اختیار اللہ کو ہے وہ قیامت کے دن آگ مین ہوگا احادیث امتحان کی اسی پر دال ہین اشعری رضی اللہ عنہ اسکے
ناقل ہین اہل سنت سے پہر جو لوگ انکے جنت مین ہونیکے قائل ہین اونمین کوئی انکو مستقل فی الجنۃ کہتا ہے
اور کوئی خدم اہل جنت بتاتا ہے جسطرح کہ حدیث انس مین نزدیک ابو داؤد طیالسی کے آیا ہے اور وہ حدیث
ضعیف ہے واللہ اعلم دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ہمراہ اپنے آبا کے نار مین ہونگے اسپر دلیل روایت امام احمد ہے
عبد اللہ ابن ابی قیس کی کہ اونہون نے حضرت عائشہ سے سوال کیا ذراری کفار کا کہا حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے ہم تبع لآبائہم مینے کہا اے رسول خدا بلا اعمال فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین
اسکو ابو داؤد نے بہی ابن ابی قیس سے روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ مینے عائشہ کو سنا وہ کہتی تہین کہ مینے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ذراری مومنین کا کیا فرمایا وہ اپنے آبا کے ساتہ ہونگے مینے کہا ذراری
مشرکین کہا ہم مع آبائہم مینے کہا بلا عمل فرمایا اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے امام احمد کا لفظ حضرت عائشہ
سے یہ ہے کہ اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اطفال مشرکین کا ذکر کیا فرمایا ان شئت اسمعتک
تضاغیہم فی النار اسکی سند مین یحیی بن متوکل متروک ہے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ

رضی اللہ عنہما نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دو بچون کا حال پوچھا جو جاہلیت مین مر گئے تہے فرمایا

هما فی النار جب اونکے چہرے مین کراہت دیکہی فرمایا لو رایت مکانهما لابغضتهما کہا میری اولاد تمسے

فرمایا ان المومنین واولادهم فی الجنة وان المشرکین واولادهم فی النار پہر یہ آیت پڑہی والذین

امنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنا بهم ذریتهم رواه احمد وهذا حدیث غریب

فان فی اسناده محمد بن عثمان مجهول الحال وشیخه زاذان لم یدرک علیا واللہ اعلم

شعبی نے رفعاً کہا ہے الوائد والموؤدة فی النار پہر اسکو سند کیا طرف ابن مسعود کے رواه ابو داؤد دوسرا

لفظ شعبی کا یہ ہے سلمہ بن قیس اشجعی سے کہ مین اور میرا بہائی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے ہمنے

کہا ہماری مان جاہلیت مین مرگئی وہ مہمان کو کہلاتی اور صلۂ رحم کرتی تھی اوسنے ہماری ایک بہن کو جاہلیت مین

زندہ درگور کر دیا تہا وہ بلوغ کو نہین پہونچی تہی فرمایا وائده وموؤده نار مین ہین مگر یہ کہ وائده اسلام کو پاکر مسلمان

ہو جائے رواه جماعة وهذا اسناد حسن تیسرا قول توقف ہے اس قول کا اعتماد حدیث کے

اس لفظ پر ہے اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور یہ لفظ صحیحین مین آیا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اولاد مشرکین کا کیا تہا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اسیطرح

صحیحین مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال اطفال

مشرکین کا کیا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین اور بعض نے انکو اہل اعراف ٹہیرایا ہے یہ قول راجع ہے طرف

اوس شخص کے قول کے جو انکو اہل جنت کہتا ہے کیونکہ اعراف دار قرار نہین ہے انجام کار اہل اعراف کا جنت

ہے جسطرح کہ تقریر اس مسئلے کی سورۂ اعراف مین گزر چکی ہے **ف** معلوم رکہنا چاہئے کہ یہ خلاف مخصوص

باطفال مشرکین ہے رہے ولدان مومنین سو درمیان علماء کے کچہہ خلاف نہین ہے جسطرح کہ قاضی ابو یعلی

بن فراء حنبلی نے امام احمد سے حکایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا لا یختلف فیهم انهم من اهل الجنة

حافظ ابن کثیر کہتے ہین وهذا هو المشهور بین الناس وهو الذی نقطع به ان شاء اللہ عزوجل

اور وہ جو شیخ ابو عمر بن عبد البر نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے اسمین توقف کیا ہے اور سارے

ولدان زیر مشیت ہین پہر کہا ہے کہ ایک جماعت اہل فقہ وحدیث کی اسطرف گئی ہے از انجملہ حمادین وابن مبارک

وابن راہویہ وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ ہین پھر کہا اور وہ شبیہ ما رسم مالک فی موطائہ فی ابواب القدر وہکذا ورد من
الاحادیث فی ذلک وعلی ذلک اکثر الصحابۃ ولیس عن مالک فیہ شیٔ منصوص الا ان المتاخرین من اصحابہ
ذہبوا الی ان اطفال المسلمین فی الجنۃ واطفال المشرکین خاصۃ فی المشیئۃ انتہی کلامہ سیہ کلام ابن الکا
سخت غریب ہے اور قرطبی نے بھی اپنے تذکرے مین اسیکی لگ بھگ ذکر کیا ہے واللہ اعلم اور اس باب مین حدیث حضرت عائشہ
ذکر کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بچے کے جنازے مین بلا لیگئے انصار مین سے مینے کہا ای رسول خدا طوبیٰ
لہ عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکہ فرمایا او غیر ذلک یا عائشۃ ان اللہ خلق للجنۃ
وخلق لہا اہلا وہم فی اصلاب ابائہم وخلق النار وخلق لہا اہلا وہم فی اصلاب ابائہم رواہ مسلم واحمد وابو داؤد والنسائی
وابن ماجۃ جو کہ کلام کرنا اس مسئلے مین محتاج ہے دلائل صحیحہ جیدہ کا اور کبھی ایسا شخص اوسمین گفتگو کرنے لگتا ہے جسکے پاس علم شافی
نہین ہے اسلئے ایک جماعت علما نے کلام کرنا اس مسئلے مین مکروہ رکھا ہے حضرت ابن عباس و قاسم بن محمد بن
ابی بکر صدیق و محمد بن حنفیہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے حضرت ابن عباس نے منبر پر کہا تہا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لایزال امر ہذہ الامۃ مواتیا او مقاربا ما لم یتکلموا فی الولدان
والقدر رواہ ابن حبان وقال یعنی اطفال المشرکین وہکذا رواہ البزار وقال وقد رواہ جماعۃ
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوفا تمام ہوا کلام ترجمان کا +

وصل عہد و میثاق کے بیان مین

فرمایا اللہ پاک نے واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا
بلی الایۃ عبد بن حمید نے حسن بن جزام سے استقامہ مین ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے کہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور اونسے عہد لیا اس بات کا کہ بیشک وہ اونکا رب ہے اور اونکی اجل و
رزق و مصیبت کو لکھا پھر اونکی اولاد کو اونکی پیٹھ سے مثل ہیئت ذرے کے نکالا اور اونسے اسبات کا عہد لیا کہ وہ بیشک اونکا
رب ہے اور اونکے آجال و ارزاق و معاصی کو لکھا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تفسیر آیۂ مذکورہ مین روایت کی گئی ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے اونکو جمع کیا پس سب کو اونکی صورتوں مین جوڑا جوڑا کر دیا پھر اونسے نطق چاہا اونہون نے کلام کیا پھر اونسے عہد
و میثاق لیا پھر اونکو اپنے نفوس پر گواہ کیا کیا نہین ہون مین رب تمہارا وہ بولے ہان یعنی تو ہمارا رب ہے فرمایا پس مین

گواہ کرتا ہون تمپر ساتون آسمانون کو اور گواہ کرتا ہون تمپر تمہارے باپ آدم کو اس خوف سے کہ تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم اسکو نہین جانتے تھے اور جان رکہو کہ نہین ہے کوئی معبود میرے سوا اور نہ کوئی رب ہے سوا میرے اور شریک نکرو میرے ساتھہ کسی چیز کو بیشک مین شتاب بہیجونگا تمہاری طرف اپنے رسولون کو وہ میرے عہد و میثاق کو تمہین یاد دلاوینگے اور اپنی کتابین تمپر نازل کرونگا وہ سب بولے ہم گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ بیشک تو ہمارا رب ہے اور ہمارا معبود ہے نہین ہے کوئی رب ہمارے لئے سوا تیرے اور نہین ہے کوئی معبود ہمارے واسطے تیرے سوا پس اونہون نے اقرار کیا اور اوٹھالائے گئے آدم طرف اونکے وہ اونکی طرف دیکہنے لگے پس آدم علیہ السلام نے غنی فقیر خوبصورت بدصورت کو دیکہا عرض کیا یا رب تو نے اپنے بندون کے درمیان مین برابری کیون نہین فرمائی فرمایا مینے دوست رکہا کہ مین شکر کیا جاؤن اور انبیاء کو اونمین مثل چراغون کے دیکہا اونپر نور تہا یہ ایک اور میثاق کے ساتھہ خاص کیے گئے رسالت و نبوت مین کہ اوسکو پہونچاوین وہ عہد یہ ہے واذ اخذنا من النبیین الآیۃ اور یہ قول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا کا اور اسی باب مین فرمایا وما وجدنا لاکثرہم من عہد وان وجدنا اکثرہم لفاسقین اور اسی باب مین فرمایا ہے فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا پس اللہ تعالے کے علم مین وہ شخص تہا جو اوسکی تکذیب کریگا اور وہ شخص جو اوسکی تصدیق کریگا سو روح عیسی علیہ السلام کی اون روحون سے تھی جنسے زمانہ آدم مین عہد و میثاق لیا گیا تھا پھر اللہ نے اوسکو طرف مریم علیہا السلام کے صورت بشر مین بہیجا پس وہ اونکے لئے بشر سوی بنگئی کہا کہ وہ آئی اور اونمین داخل ہوگئی روایت کیا اسکو عبد بن حمید نے اور عبد اللہ بن احمد نے زوائد مسند مین اور ابن جریر و ابن ابی حاتم نے اور ابن مندہ نے رد جہمیہ مین اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے اسماء و صفات مین اور ضیاء نے مختارہ مین اور ابن عساکر نے تاریخ مین حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے چند روایتین اس باب کی تفسیر در منثور مین ذکر فرما دی ہین

فصل بیانچین سوال ابلہ و مجنون کے اور اوس شخص سے جو کہ زمانہ فترت مین مرا

ابلہ صفت ہے مقتصدین کی ہے کہ طلب و حب آخرت کی اونپر غالب ہوگئی دنیا کے وسائل و اسباب سے غفلت اختیار کی دنیا کے کامون سے بے خبر پڑے رہے امور آخرت مین ہوشیار دانشمند بنے رہے سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین ابلہ غافل و احمق ہے جسکو کسی طرحکی تدبیر نہین ہوتی ہے یا قلیل الفطنت امور مین یا وہ ہے جسپر سلامت صدر غالب ہوگئی ہے یعنی سینہ صاف سادہ لوح جیسا کہ قاموس سے معلوم ہوتا ہے انتہے اہل فترت وہ لوگ ہین

جنہون نے نبوت کا زمانہ نہین پایا اور اونکے پاس اگلی شرع بہی نہ تہی کہ اوسکو جانتے پہچانتے زمانہ فترت کا درمیان
عیسی علیہ السلام اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب چہ سو برس کا تہا ساری زمین شرقاً غرباً جہل سے بہر گئی تہی شرائع
کا جاننے والا دعوت کا پہونچانیوالا روی زمین پر مفقود تہا مگر تہوڑے سے لوگ احبار اہل کتاب سے اطراف زمین یمن جیسے
شام وغیرہ متفرق موجود تہے ف بعض اہل علم نے فرمایا ہے کہ اہل فترت تین قسم ہین ایک پہلی قسم وہ لوگ ہین جنہون نے
اپنی بصیرت سے توحید کو دریافت کیا انمین سے وہ ہے کہ کسی شریعت مین شرائع سے داخل نہین ہوا جیسے قس بن ساعدہ
اور زید بن نفیل اور بعض وہ لوگ ہین کہ شریعت حقہ مین داخل ہو گئے جسکی رسم قائم تہی جیسے تبع اور اوسکی قوم ۲ دوسری قسم
وہ لوگ ہین کہ اونہون نے تبدیل و تغییر و تشریک کی توحید نہ کی اپنے نفس کے لیے عبادت نکالی حلال حرام ٹہرا لیا یہ لوگ بہت ہین
جیسے عمرو بن لحی پہلے پہل اسی نے عرب کے لیے بتونکی پوجا نکالی احکام کی تشریع کی بحیرہ سائبہ وصیلہ حامی مقرر کیا یہ کفر
کی رسم تہی کہ بعد کسی مین کوئی بچہ نیاز رکہتے بت کی تو اوسکا کان پہاڑ دیتے نشان کو اور اوسکو بحیرہ کہتے اور کوئی جانور بت کے
نام پر آزاد کرتے اوسکو اوسکے اختیار پر چہوڑ دیتے وہ سائبہ تہا اور بعض شخص نے ٹہیرایا کہ جو بچہ نر ہووے بت کی نیاز ذبح کر ڈالی جاوے
مادہ ہو مین رکہون پہر اگر نر و مادہ ملے ہوتے تو نر بہی آپ رکہتا مادہ کے ساتہہ یہ وصیلہ تہا اور جس اونٹ کی پشت سے دس بچے
پورے ہوتے لائق سواری کے اور بوجہہ کے اوس باپ کو لادنا موقوف کرتے اور چارے پانی پر سے نہ ہانکتے وہ حامی تہا
یہ سب غلط رسمین ڈال کے اوسکو حکم شرعی سمجہتے تہے بے فائدہ موضح قرآن کا ہے عرب کا ایک اور گروہ آیا اوسنے عمرو کی شرع کا
جن و ملائکہ کی عبادت بڑہائی گہر اور دیر بناکے اونکے خادم و دربان بن بیٹہے کعبہ مکرمہ کی مشابہت چاہی جیسے لات عزی منات
اور جسطرح یہود عزیر کو اللہ کا بیٹا اور نصاری مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہین اسیطرح عرب نے فرشتونکو خدا کی بیٹیان قرار دیا
۳ تیسری قسم وہ لوگ ہین کہ اونہون نے نہ شرک کیا نہ توحید کی نہ کسی پیغمبر کی شریعت مین داخل ہوئے نہ کوئی نئی شریعت نکالی
بلکہ اپنی ساری عمر حالت غفلت و ذہول پر بسر کی نہ جانا کہ کون ہے کہان سے ہے انجام کیا ہے اس قسم کے لوگ جاہلیت مین بہت
تہے حقیقۃ اہل فترت یہی لوگ ہین یہ معذب نہونگے اسلئے کہ اللہ پاک نے یون فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی
نبعث رسولا یعنی ہم عذاب کرنیوالے نہین ہین یہانتک کہ بہیجین کسی رسول کو ف پہلی قسم کے لوگ سو بعض وہ ایسے ہین
درباره زید و قس آیا ہے کہ وہ تنہا ایک امت مبعوث ہوگا تبع اور جو اوسکے مثل ہے لیس اوسکا حکم اون دین والونکا ہے
جسمین وہ داخل ہوا جبتک کہ ایک کو اونمین سے اسلام ناسخ لاحق نہوا ہو سوئے اون حدیثون کی صحت جو تعذیب اہل فترۃ

مثل صاحب مجمع وغیرہ مین آئی ہین سو عقیل بن ابیطالب نے اسکے تین جواب دئے ہین ایک یہ ہے کہ یہ اخبار آحاد ہین قطعی کے معارض نہین ہو سکتے دوسرا یہ ہے کہ تعذیب کا قصر اونپر ہے اور اوسکا سبب اللہ ہی کو معلوم ہے تیسرا یہ ہے کہ ان احادیث مین تعذیب مذکور کا قصر اون لوگون پر ہے جنہون نے تبدیل کی تغییر کیا شرائع کو بگاڑ ڈالا ایسی گمراہی نکالی جسکے سبب سے معذور نہین ہو سکتے اسلئے کہ اہل فترت تین قسم ہین جیساکہ پیشتر گزر چکا اور یہ سب جو مذکور ہوا اسکی بنا اسپر ہے کہ سوال اس امت کے ساتھ خاص نہو اس باب مین جو اختلاف ہے وہ سابقا مذکور ہو چکا غرضکہ ابلہ و مجنون و اہل فترت مین اختلاف ہے کہ انسے سوال ہوتا ہے یا نہین پس فاکہی نے اس مسئلے مین توقف کیا ہے اور مقتضای روضہ یہ ہے کہ سوا مکلف کے اور جو اوسکے مثل ہے اور کسی سے سوال نہین ہوتا ہے سید محمد بن اسمعیل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بہتر یہ ہے کہ یون کہین بلکہ اگر بلاہت مین تکلیف سے خارج ہو گیا ہے تو وہ مثل مجنون کے ہے اور جو خارج نہین ہوا ہے تو جیسے اور مکلف ہین وہ بہی اونکے مثل ہے دیوانے کے حق مین وہی حکم ہے جو کہ اطفال کے حق مین گزر چکا رہے اہل فترت جنہون نے نبوت کا وقت نہین پایا ہے نہ اونکے پاس شرع من قبلہم کی تہی کہ وہ اوسکو جانتے سو اسمین اختلاف ہے اسکا ذکر بہی پہلے ہو چکا

فصل اوس شخص کے بیان مین جو کہ جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین وفات پائے

جاننا چاہئے کہ روز جمعہ عجب مبارک دن ہے اسکے فضائل و خصائص حدیثون مین بکثرت آئے ہین اسیلئے یہ بابرکت دن مسلمانون کی عید کا دن قرار پایا ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے اس باب مین ایک عمدہ رسالہ لمعہ نام تالیف فرمایا ہے سارے خصائص کو بتفصیل تمام بیان فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین انتقال کرتا ہے تو قبر مین اوس سے پوچھ پاچھ نہین ہوتی ہے حکیم ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ جو شخص جمعے کے دن مرا اوسپر پردہ کھل گیا اوس چیز سے جو کہ واسطے اوسکے ہے نزدیک اللہ کے کیونکہ جمعے کے دن دوزخ دہکائی نہین جاتی ہے اوسکے دروازے بند کر دئے جاتے ہین عمل سلطان نار جو کہ اور دنون ہوتا ہے وہ اس روز مبارک مین نہین ہوتا پس اللہ سبحانہ جبکہ کسی بندے کو اپنے بندون سے قبض فرماتا ہے پہر اوسکا قبض جمعے کے دن مین موافق پڑتا ہے تو یہ دلیل ہے اوسکی سعادتمندی اور اوسکے حسن انجام کی اور اس روز عظیم مین اوسی شخص کو قبض فرماتا ہے جسکے لئے اپنے نزدیک سعادت لکہہ رکہی ہے سو اسی لئے اوسکو فتنہ قبر سے بچاتا ہے کیونکہ سبب فتنہ کا تو یہی تمیز منافق کی مومن سے ہے انتہی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین بعد نقل اس قول کے یون فرمایا ہے کہ اسکے تتمہ سے یہ بات ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مرتا ہے اوسکے لئے اجر شہید ہے سو ایسا شخص قاعدہ شہدا پر ہو گیا سوال نہونے مین جیساکہ ابو نعیم نے حلیہ مین

اور امام یافعی رضی اللہ عنہ نے اپنی تاریخ مراۃ الجنان مین ۳۰۲ خصائص روز جمعہ کے ذکر فرمائے ہین

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرا وہ عذاب قبر سے
پناہ دیا جاویگا اور آویگا دن قیامت کے اور اوسپر طابع یعنے علامت شہدا کی ہوگی اور حمید نے اپنی ترغیب مین ایاس بن بکیر سے
روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے لکھا جاتا ہے
واسطے اوسکے اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہے فتنہ قبر سے اور طریق ابن جریج عن عطا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مرے شب جمعہ یا روز جمعہ مین مگر وہ بچایا جاتا ہے
عذاب قبر او فتنہ قبر سے اور ملاقات کرتا ہے اللہ کی حال آنکہ اوسپر کسی طرح کا حساب نہین ہے اور آویگا قیامت کے دن اور اوسکے
ہمراہ گواہ ہونگے کہ وہ اوسکے لیے گواہی دینگے یا طابع شہدا ہوگی یہ حدیث شریف لطیف ہے اسمین نفی فتنہ و عذاب کی
معًا تصریح کی گئی ہے اور ہمنے جو کچھ ذکر کیا اوس سے ایک ایسی جماعت جمع ہوگئی کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے اور اگر
ہم ہر شہید کو عام کردین تو یہ امر وسیع ہو جاوے کیونکہ شہدا تیس نفر سے اکثر ہین جنکو ہمنے علحدہ ایک جزو مین جمع کیا ہے انتہی
یہ وہی رسالہ ہے جسکا ذکر بحث شہدا مین گزر چکا ابو نعیم نے حلیہ مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاتا ہے اور آویگا وہ قیامت
کے دن اور اوسپر طابع شہدا ہوگی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین
ہے کوئی مسلمان کہ مرے جمعے کے دن یا جمعہ کی رات مین مگر بچا دیتا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے اور اسمین گھڑی ہے دعا
قبول ہونیکی اور گناہ گھٹتے ہین اور بڑھتا ہے اجر جانیوالے کا طرف نماز کے ہر قدم کے ساتھ برس بھر کا اجر اور بیشک یہ خیر
ایام ہفتہ ہے اور اسمین روحین جمع ہوتی ہین اس حدیث کو امام احمد و ترمذی و بیہقی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے
حسن کہا ہے ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے باین لفظ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان
مرد کہ مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مگر بچاتا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے اخرجہ احمد والترمذی وحسنہ وابن
ابی الدنیا والبیہقی واخرجہ ابن وھب فی جامعہ والبیہقی ایضًا عن طریق آخر عنہ بلفظ الا برأ من
فتنة القبر واخرجه البيهقي ايضًا من طرق ثلاثة عنه موقوفا بالفظ وقى الفتان ابو یعلی نے انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے وہ عذاب قبر سے بچایا جاتا
ہے بیہقی نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت کیا ہے کہا کہ جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین مرتا ہے تو ختم کیا جاتا ہے

اوسکے لیے ساتھہ خاتمہ ایمان کے اور بچا پایا جاتا ہے عذاب قبر سے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ ابیات مین فرماتے ہین کہ چھٹا آدمی اونمین سے جنسے سوال نہین ہوتا وہ شخص ہے جو کہ رو جمعہ یا شب جمعہ مین مرے بسبب ورود سنت مرفوعہ کے جسکو ترمذی و بیہقی نے حسن کہا ہے اور کتنے ایک اوسکے لیے شاہد مصدق ہین لیکن مشکل طحاوی مین اوسکے ایک ایک راوی کو ضعیف بتایا ہے سید صاحب جوم شرح مین کہتے ہین کہ مین طحاوی کے کلام پر واقف نہین ہوا اور نہ خود ناظم نے شرح الصدور مین اوسکا ذکر فرمایا مگر اتنی بات ہے کہ ترمذی نے بعد اخراج حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے یہ کہا ہے کہ حدیث حسن غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہین ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین ابو موسی رجبی مدنی ضعیف ہے **ف** شرح برزخ مین بعد ذکر حدیث ابو یعلی کے کہا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعے کو اور دنون پر فضیلت ہے اور اللہ تعالی اس مبارک دن مین عذاب نہین کرتا ہے روایت کیا گیا ہے کہ جو شخص برس کے اوقات فاضلہ مین مرتا ہے وہ قبر مین معذب نہین ہوتا ہے اور یہ چند وقت ہین ١ ماہ رجب خصوصًا لیلة الرغائب ٢ یوم استفتاح ٣ ماہ شعبان خاصکر لیلة البرات ٤ رمضان شہر خاص کر لیلة القدر ٥ دس دن ذی حجہ کے خصوصًا یوم ترویہ یعنی آٹھوین تاریخ جس دن منی کو جاتے ہین اور عرفہ کا دن ٦ روز عید الفطر ٧ روز عید اضحی ٨ روز عاشورا یہ ایسے عمدہ وقت ہین کہ جو شخص انمین مریگا وہ قبر مین معذب نہوگا واللہ اعلم شرح الصدور مین کہا ہے کہ ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کی موت نزدیک تمام ہونے رمضان کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت پورے ہونے عرفہ کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت وقت انقضاء صدقہ کے موافق ہوئی وہ جنت مین داخل ہوا غرضکہ جو لوگ ایسے دنون مین وفات پاتے ہین وہ بڑے سعادتمند بختاور ہین اللہ سبحانہ وتعالی مجھسے گنہگار نابکار کو اور سارے مسلمانون کو اپنے فضل و کرم سے بجاہ عز لفظ الجاہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان دنون مین سے کسی مبارک دن مین مرنا نصیب فرماوے آمین ثم آمین دختر نیک اختر مولانا سید اولاد حسن صاحب قنوجی رحمہ اللہ نے روز عید الفطر کو انتقال کیا غفر اللہ لہا منشی عبد الکریم صاحب سلیمانی نے نہم جمادی الآخرہ ١٢٩٠ہجری روز جمعہ کو وفات پائی مولوی سید عبد الباری صاحب نقوی سہسوانی نے یوم ترویہ ہشتم ذی حجہ ١٢٩٢ ہجری کو وفات پائی

(حاشیہ:) لہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تخریج مراۃ الجنان این حجر زرکیا وباب صلوة الرغائب وصلوة نصف شعبان وصلوة نصف رجب وصلوة الایمان وصلوة لیلة المعراج وصلوة لیلة القدر وصلوة کل لیلة من رجب وشعبان ورمضان وھذہ الابواب لم یصح فیہا شئی اصلا وباب صیام رجب وفضلہ لم یثبت فیہ شئی بل قد ورد کراہة ذلک انتہی غرض اس سے یہ ہے کہ ان ابواب مین جو حدیثین روایت کیجاتی ہین وہ صحیح نہین ہین ان مین اکثر روایات موضوعہ ہین اور وضاع حدیثون کی بنائی ہوئی ہین جو سید سے سے کہہ دیتے ہین صحیح دس برس ہوئے مین نہین ہے صحت کے نزدیک نہین ہے واللہ اعلم

روز غرّہ کو فلند شاہ کے تکیہ مین مدفون ہوئے اللھم اغفر لھم وارحمھم واسکنھم الجنۃ جمعہ کے دن مرنے
کی فضیلت جو کچھ کہ ہے وہ تو حدیثون سے ظاہر ہی ہو گئی مگر بھوپال مین اس دن مبارک کا مرنا اور بھی لطف رکھتا
ہے یہی ایک تو جمعہ کا دن دوسرے جامع مسجد کی نماز جسمین ہزارہا آدمی جمع ہوتے ہین کہ اور جگہ عیدین کے
دن بھی شاید اسقدر مجمع نہوتا ہوگا جنازہ کی کیفیت قابل دید ہے کہ کسطرح ہاتھون ہاتھ جاتا ہے اکثر اہل
بلد نہایت بہ نیت حصول ثواب و برکت تالب گور اوسکی مشایعت کرتے ہین اللہ سبحانہ وتعالی بطفیل پاک جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن خاتمہ روزی کرے اور ایسی مبارک موت مبارک دن مین نصیب
فرماوے آمین ثم آمین اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک
یوم الجمعۃ آمین ثم آمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم وشرف وکرم

فصل بیان مین سورۂ تبارک الذی پڑھنے والیکے

جاننا چاہیے کہ جو شخص ہر شب سورۂ ملک پڑھتا ہے اوس سے بھی قبر مین سوال نہین ہوتا ہے اس باب مین
چند حدیثین وارد ہوئی ہین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہے بیشک ایک سورت ہے کتاب اللہ سے نہین ہے وہ مگر تیس آیتین اوسنے ایک آدمی کے لیے شفاعت
کی یہانتک کہ اوسکی مغفرت کی گئی وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے اخرجہ الامام احمد وابوداؤد
والنسائی وابن ماجۃ والترمذی وابن حبان والحاکم وابن مردویہ والبیھقی فی
شعب الایمان وحسنہ الترمذی وصححہ الحاکم واللفظ للترمذی ۲ انس رضی
عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک سورت ہے قرآن مین اوسنے اپنے صاحب
کی طرف سے جھگڑا کیا یہانتک کہ اوسکو جنت مین داخل کر چھوڑا وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے اخرجہ
الطبرانی فی الاوسط وابن مردویہ والضیاء فی المختارۃ ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہین کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خیمہ کسی قبر پر نصب کیا اونکو یہ گمان نہ تھا کہ
وہ قبر ہے ناگاہ وہ ایک آدمی کی قبر تھی سورۂ ملک پڑھتا تھا یہانتک کہ اوسنے سورت کو تمام کیا پھر وہ صحابی
پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے آپ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا وہ منع کرنے والی ہے وہ نجات

دینے والی ہے اوسکو عذاب قبر سے نجات دیگی اخرجه الترمذی والحاکم وابن مردویه وابن نصر والبیہقی فی الدلائل وقال الترمذی حدیث حسن غریب ۱۳ ابن مردویہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبارک الذی منع کرنیوالی ہے عذاب قبر سے ۱۴ ابن مردویہ نے رافع بن خدیج و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے اوتاری گئی مجھپر سورۂ تبارک پوری اور وہ تیس آیتین ہین اور وہ منع کرنیوالی ہے قبرون مین ۱۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اونہون نے ایک آدمی سے فرمایا کیا مین تجھے ایک حدیث کا تحفہ ندون جس سے تو خوش ہو اوسنے کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑھ اور اپنے گھر والون کو سکھا اور اپنے سارے بچون کو اور اپنے گھر اور اپنے پڑوسیون کے بچون کو اسلیئے کہ وہ نجات دینے والی ہے اور جھگڑنے والی ہے جھگڑیگی قیامت کے دن نزدیک اپنے رب کے اپنے پڑھنے والے کے لیئے اور چاہے گی اوسکے واسطے کہ نجات دے اوسکو عذاب نار سے اور نجات پاتا ہے بسبب اوسکے صاحب اوسکا عذاب قبر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین دوست رکھتا ہون کہ وہ ہر آدمی کے دل مین ہو میری امت سے اخرجه الطبرانی والحاکم وابن مردویه وللامام احمد فی مسنده واللفظ لاحمد ۱۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی کی قبر مین آتے ہین یعنے فرشتے پس اوسکے دونون پانؤن کی طرف سے آتے ہین اوسکے پانؤن کہتے ہین تمہارے لئے میری طرف کوئی راہ نہین ہے وہ تو مجھپر سورۂ تبارک الملک کے ساتھ کھڑا ہوتا تھا پھر وہ اوسکے سر کی طرف سے آتے ہین سر کہتا ہے تمہارے لئے میری طرف کوئی راہ نہین ہے وہ تو مجھ مین سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا پس وہ منع کرنیوالی ہے عذاب قبر سے منع کرتی ہے اور وہ توریت مین ہے سورۃ الملک جسنے اوسکو ایک رات مین پڑھا پس اوسنے بہت کیا اور اچھا کیا اخرجه ابن الضریس والطبرانی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان وصححه الحاکم انکے سوا اور احادیث و آثار اسباب مین آئے ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے تفسیر درمنثور مین اونکو ذکر فرمایا ہے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے جو اس باب مین آثار وارد ہوئے ہین اونمین سے بعض یہ ہین ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جس شخص نے سورۃ الملک کو ہر رات پڑھا وہ

فتنۂ قبر سے بچایا گیا بعض ائمہ اہل بیت علیہم السلام اس سورت کو دو رکعت مین ایجاد و تہجد کی پڑہا کرتے تھے ۔

وصل

بعض آثار مین سورۂ تبارک کے ساتھ سورۂ سجدہ کا ملانا بھی آیا ہے ہم دارمی نے اپنی مسند مین خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ سورۂ الم تنزیل اپنے صاحب کی طرف سے قبر مین جھگڑتی ہے کہتی ہے اگر مین تیری کتاب سے ہون تو تو اسکے حق مین میری شفاعت قبول کر اور اگر مین تیری کتاب سے نہین ہون تو مجھے اس سے مٹا دے اور یہ سورت مثل پرندے کے ہوتی ہے اپنے پر اوسکے اوپر رکھتی ہے پھر اوسکی شفاعت کرتی ہے اور عذاب قبر سے اوسکو منع کرتی ہے اور تبارک مین مثل اسکے کہا ہے خالد ہمیشہ ان دونون سورتون کو پڑہا کرتے تھے ہم دارمی و ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑہ لیتے تھے ہم براء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ جس شخص نے الم تنزیل سجدہ و تبارک کو نیند سے پہلے پڑہ لیا اوسنے عذاب قبر سے نجات پائی اور فتنا ئین قبر سے بچایا گیا جناب توفیق مد مجدہ فرماتے ہین کہ یہ روایت سوا ابن مصعب کے طریق سے آئی ہے اور وہ سخت ضعیف ہے **ف** علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین سات آدمیون کو شمار کیا ہے کہ اونسے سوال نہین ہوتا ہے ایک شہید دوسرا مرابط تیسرا مطعون چوتھا صدیق پانچوان طفل نابالغ چھٹا وہ شخص جو کہ روز جمعہ یا شب جمعہ مین وفات پائے ساتوان قاری سورۂ ملک و الم تنزیل سجدہ اور انہین کو شرح الصدور مین بھی ذکر فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سوال منکر و نکیر کا عذاب قبر سے ہے اسلیے کہ ان لوگونکو مستثنیٰ کیا اور انکے واسطے ایسی دلیلون سے استدلال کیا جو کہ عدم عذاب قبر پر دلالت کرتی ہین **لطیفہ** شرح الصدور مین بعنوان فائدہ ذکر فرمایا ہے کہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے موضوعات مین حدیث انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً وارد کیا ہے کہ نہین مرا کوئی مخضوب اور نہ قبر مین داخل ہوا مگر حال یہ ہے کہ منکر و نکیر اوس سے سوال نہین کرتے منکر نکیر سے کہتا ہے تو اس سے سوال کر نکیر کہتا ہے مین کیونکر اوس سے سوال کرون حالانکہ نور اسلام کا اوسپر ہے اور کہا کہ اسکی اسناد مین داؤد بن صغیر منکر الحدیث ہے جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین قد لہ نور الاسلام اسکی تفسیر وہ بات کرتی ہے جو کہ صحیح حدیث مین ثابت ہوئی ہے

کہ یہود و نصاریٰ خضاب نہین کرتے سو تم اونکی مخالفت کرو پس اگر حدیث مذکور کے لئے کوئی اصل ہے تو وہ
اوس شخص پر محمول ہوگی جسکی نیت خضاب سے محافظت ہے سنت پر واللہ اعلم

باب ۲۰ بیان مین فظاعت قبر کے اور اوسکی سہولت و فراخی کے مومن پر

باب ۲۰ بیان مین ہولناکی قبر

۱ حاکم و ابن ماجہ و بیہقی و ہناد سے لئے زہد مین ہانی مولی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عثمان
رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہانتک کہ اونکی داڑہی تر ہو جاتی اونسے کہا گیا کہ آپ
جنت و نار کا ذکر کرتے ہو تو نہین روتے اور اس سے روتے ہو وہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا ہے بیشک قبر اول منازل آخرت ہے سو اگر اوس سے نجات پالے تو جو کچھ اوسکے بعد ہے
وہ اوس سے زیادہ تر سہل ہے اور اگر اوس سے نجات نہ پائے تو جو کچھ اوسکے بعد ہے وہ اوس سے
زیادہ تر سخت ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہین دیکھا مینے کسی منظر فظیع کو مگر حال یہ ہے
کہ قبر افظع تر ہے اوس سے ۲ ابن ماجہ نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا تھے ہم ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایک جنازہ مین پس آپ کنارۂ قبر پر بیٹھ گئے پہر آپ روئے اور
رولایا یہانتک کہ زمین تر ہو گئی پہر فرمایا ای میرے بہائیو واسطے مثل اسکے تیاری کرو ۳ امام احمد و
نسائی و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی نے مدینہ مین وفات پائی
اوسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز پڑہی پس فرمایا کاش وہ اپنے غیر مولد مین مرتا ایک آدمی
نے لوگون مین سے عرض کیا کس لئے یا رسول اللہ فرمایا بیشک آدمی جبکہ وفات دیا جاتا ہے اپنے
غیر مولد مین تو پیمائش کیجاتی ہے واسطے اوسکے اوسکے مولد سے اوسکے منقطع نقش قدم تک جنت مین ۴
ابو القاسم بن مندہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا ہے سوا اسکے نہین کہ قبر ایک چمن ہے جنت کے چمنون سے یا ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے
۵ بیہقی نے عذاب قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے قبر ایک گڑہا ہے جہنم کے گڑہون سے یا ایک چمن ہے جنت کے
چمنون سے ۶ صابونی نے مائتین مین اور ابن مندہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے کہ اونہون نے خطبہ پڑھا ہیں فرمایا کہ قبر ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے یا ایک چمن ہے جنت کے
چمنون سے سنتے ہو اور بیشک وہ کلام کرتی ہے ہر دن مین تین بار کہتی ہے مین گہر ہون کیڑون کا مین گہر ہون
اندہیری کا مین گہر ہون وحشت کا ۷ ابن مندہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤمن اپنی قبر مین ایک چمن سبز مین ہے فراخ کیجاتی ہے اوسکی قبر ستر گز اور
روشنی کیجاتی ہے واسطے اوسکے مثل چاند کے چودہوین رات مین ۸ علی بن معبد نے معاذہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کیا ہے کہ مینے حضرت عائشہ سے عرض کیا کیا آپ ہم کو خبر نہین دیتین ہمارے متبوع سے کہ وہ کس چیز
ملاقات کرتا ہے اور اوسکے ساتھہ کیا کیا جاتا ہے پس فرمایا کہ اگر وہ مؤمن ہے تو فراخی کیجاتی ہے واسطے اوسکے
اوسکی قبر مین ستر گز ف قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ فراخی نہین ہوتی ہے مگر بعد تنگی قبر اور سوال کی رہا کافر
سو اوسکی قبر اوسپر ہمیشہ تنگ رہتی ہے فرمایا کہ یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قبر مین کہ وہ ایک چمن ہے
جنت کے چمنون سے یا ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے ہمارے نزدیک محمول ہے حقیقت پر نہ مجاز پر اور قبر
مؤمن پر سبزی سے بہر دیجاتی ہے اور ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث مین معین فرمادیا ہے کہ وہ ریحان
ہے بعض علماء اسطرف گئے ہین کہ وہ محمول ہے مجاز پر اور مراد خفت سوال ہے مؤمن پر اور اوسکی
سہولت ہے اوسپر اور اوسکا امن وطیب عیش وراحت وسعت ہے اوسپر اسطرح کہ وہ اپنی مد بصر تک
دیکہہ رہا ہے جیسے کہتے ہین کہ فلان جنت مین ہے جبکہ وہ عمدہ عیش وسلامتی مین ہوتا ہے اور اسیطرح
اسکی ضد مین ہے قرطبی فرماتے ہین کہ اول زیادہ تر صحیح ہے یعنی حقیقت نہ مجاز ۹ ابن ابی الدنیا نے
کتاب قبور مین اور امام احمد نے زہد مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ عیسی علیہ السلام
ایک قبر پر کہڑے ہوئے تہے اور اونکے ہمراہ حواری تہے اونہون نے قبر کا اور اوسکی وحشت وتاریکی وتنگی کا ذکر
کیا حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا تم اس سے زیادہ تر تنگی مین تہے اپنی ماؤن کے رحمون مین سو جبکہ اللہ تعالے
دوست رکہتا ہے کہ کشادہ کرے تو کشادہ فرمادیتا ہے **حکایت** ابن ابی الدنیا نے کتاب المحتضرین مین ابن ابی غالب
صاحب ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک جوان آدمی کو شام مین موت آئی اوسنے اپنے چچا سے
کہا تمہین بتاؤ کہ اگر اللہ تعالی مجہے میری مان کی طرف بہیجدے تو وہ میرے ساتہہ کیا کرے کہا واللہ وہ تو

ابہی تجہے جنت مین داخل کردے کہا تو واللہ البتہ اللہ زیادہ تر رحیم ہے میرے ساتہہ میری مان سے پہر اوسکا
انتقال ہوگیا مین اوسکے چچا کے ساتہہ قبر مین داخل ہوا پس ہمنے اینٹین لگادین اور قبر کو اوسپر برابر کر دیا
اونہین سے ایک اینٹ گر پڑی اوسکا چچا کود اچہپے ہٹ گیا مینے کہا تجہے کیا ہوا کہا اوسکی قبر نور سے
بہر دی گئی اور فراخی کی گئی اوسکے لئے اوسکے مد بصر تک **۱۱ حکایت** ابن ابی الدنیا نے بطریق محمد
بن ابان حمید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا میرا ایک بہانجا تہا پہر مشابہ اس حکایت کے بیان
کیا مگر یہ کہا کہ مینے لحد مین جہانکا پس ناگاہ وہ میرے مد بصر تک تہی مینے اپنے ہمراہی سے کہا کہ تو نے
دیکہا جو مینے دیکہا کہا ہان تجہے یہ مبارک ہو کہا پس مینے گمان کیا کہ یہ بسبب اوس کلمہ کے تہا جو اوسنے
کہا تہا **۱۲ حکایت** ابن ابی الدنیا نے ذکر موت مین ابو بکر بن ابی مریم سے روایت کیا ہے وہ
اشیاخ سے روایت کرتے ہین کہا ایک شیخ تہے بنی الحضرمی سے بصری مین اور وہ شیخ صالح تہے اونکا
ایک بہتیجا تہا نوعمرون کے ساتہہ رہا کرتا تہا شیخ اوسکو وعظ و نصیحت کیا کرتے پہر اوسکا انتقال ہوگیا
جبکہ اوسکے چچا نے اوسے قبر مین اوتارا اور اوسپر اینٹون کو برابر کر دیا تو اوسکے بعض امر مین شک کیا بعض
اینٹون کو کہینچا اور اوسکی قبر مین نظر کی تو ناگاہ اوسکی قبر بصری کے قبرستان سے بہی زیادہ فراخ تہی اور
ناگاہ وہ اوسکے وسط مین تہا پہر اینٹون کو اوسپر برابر کر دیا اسکے بعد اوسکی بی بی سے اوسکا عمل پوچہا
اوسنے کہا کہ وہ جب مؤذن کو یہ کہتے سنتا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد الرسول
اللہ تو وہ کہتا وانا اشہد بما شہدت بہ واکفیہا من تولی عنہا یعنی مین گواہی دیتا ہون
ساتہہ اوس چیز کے جسکے ساتہہ تو نے گواہی دی اور تلقین کرونگا مین اوسکی اوس شخص کو جسنے اوس سے
اعراض کیا **۱۳ حکایت** شریک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے کوفے مین ایک میت پر نماز پڑہی
پہر مین اوسکی قبر مین داخل ہوا مین اوسپر اینٹون کو درست کر رہا تہا کہ ایک اینٹ گر پڑی ناگاہ مین ساتہہ کعبہ کے
تہا اور طواف کی صورت بنائی گئی واسطے میرے قبر مین قال ابو الحسن بن البراء حدثنی عبد الرحمن
بن احمد الجعفی حدثنی علی بن محمد حدثنا یزید بن نوح النخعی قرأت لشریک بن عبد اللہ الخ

	رویت فسحت و ضیق قبر	

۱۲ اصل نسخہ مین فقط یا ریعنی اینٹون کو مینے اوسپر برابر کر دیا ۱۲

قرأت

۱۴ حکایت

ایک گورکن نے کہا کہ مینے دو قبرین کہودین اور مین تیسرے مین تہا کہ گرمی مجہپر سخت ہوئی مینے اپنی کمل کو ڈالا اوسپر جسکو مینے کہودا تہا اور اوسکے سایہ مین بیٹہا مین اس حالت مین تہا کہ دو شخصون کو دیکہا دو فرس اشہب پر سوار وہ دونون پہلے قبر پر کہڑے رہے ایک نے دوسرے سے کہا لکہہ اوسنے کہا کیا لکہون کہا فرسخ فرسخ مین پہر وہ دوسری قبر کی طرف گئے کہا لکہہ اوسنے کہا کیا لکہون کہا مد بصر یعنی درازی نظر پہر وہ تیسری قبر کی طرف گئے جسکے اندر مین تہا کہا لکہہ دوسرے نے کہا کیا لکہون کہا فتر بیچ فتر کے پس مین بیٹہا جنازون کا انتظار کرنے لگا ایک آدمی کو لائے اوسکے ساتہہ تہوڑے لوگ تہے وہ پہلے قبر پر ٹہیرے مینے کہا یہ کون آدمی ہے لوگون کہا ایک قرّاب یعنی بہشتی سقا ہے عیالدار ہے اسکے گہروالون کے پاس کچہہ نہ تہا ہمنے جمع کر دیا یعنی تجہیز تکفین کا سامان مینے کہا یہ درہم اسکے گہر والون کو پہیر دو مینے لوگون کے ساتہہ اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور جنازہ لائے اوسکے ساتہہ سوا اوٹہانیوالون کے اور کوئی نہ تہا اونہون نے قبر کا پوچہا پس وہ اوس قبر کی طرف آئے جسکو دونون سوارون نے مد بصر کہا تہا مین نے کہا یہ کون آدمی ہے لوگون نے کہا کہ ایک مسافر آدمی ہے گہوڑے پر مر گیا تہا اسکے پاس کچہہ نہ تہا مینے اوس سے کچہہ نہ لیا اور اوسکو دفن کر دیا مین بیٹہہ گیا تیسرے جنازے کا انتظار کرنے لگا عشا تک اوسکا انتظار کرتا رہا پس ایک جنازہ لائے وہ کسی قواد کی عورت تہی مینے اونسے قبر کی قیمت مانگی اونہون نے میرے سر کو مارا اور اوسکو قبر مین دفن کر دیا شرح الصدور مین یہہ حکایت اسی طرح لکہی ہے قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ مین یون کہا ہے کہ مینے ہمارے بعض علما سے سنا ہے کہ وہ کہتے تہے کہ قرافہ مصر مین ایک گورکن تہا قبرین کہودا کرتا تہا پس تین قبرین کہودین جب وہ اون سے فارغ ہو چکا تو اوسے اونگہ آئی اوسنے خواب مین دیکہا کہ دو فرشتے اترے پہر وہ ایک قبر پر کہڑے ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا لکہہ فرسخ بیچ فرسخ کے پہر دوسری قبر پر کہڑے ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا لکہہ میل بیچ میل کے پہر تیسرے پر کہڑے ہوئے کہا لکہہ فتر بیچ فتر کے پہر وہ جاگ اوٹہا پس ایک مسافر آدمی کو لائے اول قبر مین اوسکو دفن کر دیا پہر ایک اور آدمی کو لائے اوسکو دوسری مین دفن کیا پہر ایک مالدار عورت کو لائے جو کہ شہر کے معتبر لوگون سے تہی اوسکے گرد بہت لوگ تہے وہ اوس تنگ قبر مین دفن کیگئی

جسکی گنجائش نتر فی نتر ہتی **ف** فتر بکسر فا وسکون فوقانی اوس مسافت کو کہتے ہین جو کہ درمیان انگوٹہے اور کلمے کی اونگلی کے ہے نعوذ باللہ من ضیق القبر و عذابہ **۱۵** ابن ابی الدنیا نے جعفر بن سلیمان سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک شخص کسی میت کے پاس حاضر ہوا وسے اوسکی قبر مین اوتارنے لگا پس کہا بیشک وہ ذات جسنے جنین پر اوسکی مان کے پیٹ مین آسانی کی وہ قادر ہے کہ تجہپر آسانی کردے **۱۶** ابن ابی الدنیا نے طریق ابو غطفان مری سے روایت کیا ہی کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کبہی کبہی ہمکو ڈراتے تو البتہ ہم ڈرتے پس کیونکر ہے تاریکی قبر کی اور اوسکی تنگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ وفات دیا جاتا ہے بندہ اوس چیز پر جسپر وہ قبض کیا گیا ❊

موت غربت

۱۷ حکایت آجری نے کتاب الغربا مین صلت بن حکیم سے روایت کیا ہے کہا مجہے حدیث کی ابو زید نے یہ ایک آدمی تہے اہل بحرین سے کہا مینے بحرین مین ایک میت کو غسل دیا پس ناگاہ اوسکے گوشت پر لکہا ہوا تہا طوبا لک یا غریب یعنی خوشی ہو تجہکو ای مسافر مین دیکہنے لگا تو ناگاہ وہ درمیان کہال اور گوشت کے لکہا ہوا تہا

رویت فسحت قبر

۱۸ حکایت ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین عبد الرحمن بن عمارہ بن عقبۃ بن ابی معیط سے روایت کیا ہے کہا مین احنف بن قیس کے جنازے مین حاضر ہوا مین اون لوگون مین تہا جو اونکی قبر مین اوترے پس جبکہ مین قبر کو برابر کرچکا تو مینے اونکو دیکہا کہ اونکے لئے میری مد بصر تک فراخی کی گئی مینے اسکی خبر اپنے اصحاب کو دی تو اونہون نے نہ دیکہا جو مینے دیکہا ❊

رویت نور بر قبر

۱۹ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابو الحسین بن سری نے کتاب کرامات اولیا مین ابراہیم حنفی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہا کہ حجاج نے ماہان حنفی رضی اللہ عنہ کو اونکے دروازے پر سولی دی اور وہ قراء کو اونہین کے دروازے پر سولی دیا کرتا تہا پس ہم رات کو اونکے پاس روشنی دیکہتے تہے **۲۰** ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور ابو داود

سلنے اپنے سنن مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرمایا جبکہ نجاشی کا انتقال ہوگیا تو ہم حدیث کیے جاتے تھے کہ ہمیشہ اوسکی قبر پر نور دیکھا جاتا ہے +

خوشبوی مشک از قبر

۱۱ حکایت ابونعیم نے مغیرہ بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن غالب حدانی معرکہ مین شہید ہوئے جبکہ وہ دفن کیے گئے تو لوگون نے اونکی قبر سے مشک کی خوشبو پائی اونکے اخوان سے ایک آدمی نے اونکو خواب مین دیکھا اوسنے کہا تمنے کیا کیا اونہون نے کہا خیر الصنیع یعنی اچھا کام اوسنے کہا تم کدہر گئے کہا طرف جنت اوسنے کہا کس سبب سے کہا حسن یقین طول تہجد دوپہر کی پیاس سے کہا یہ کیا خوشبو ہے جو تمہاری قبر سے پائی جاتی ہے کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس کی ہے ۲۲ حکایت امام احمد نے زہد مین مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا مین عبداللہ بن غالب کی قبر مین اوترا اور مینے اوسکی مٹی سے لیا ناگاہ وہ مشک تہی اور لوگ اوسکے ساتہہ مفتون ہوئے مینے کسیکو اوسکی قبر کی طرف بہیجا وہ برابر کردی گئی ۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا آیا ہے کہ اول عدل آخرت کا قبور ہین کہ شریف غیر شریف سے پہچانا نہین جاتا ہے اخرجہ الدیلمی فی الفردوس ولم یسندہ ولدہ +

باب ۳۱ رحمت الٰہی در قبر

۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلنے فرمایا ہے زیادہ تر رحیم ہوتا ہے اللہ اپنے بندے کے ساتہہ جبکہ وہ اپنی قبر مین داخل کیا جاتا ہے اور لوگ اوس سے متفرق ہوجاتے ہین اور اوسکے گہر والے اخرجہ البزار و عبد فی مسندیہما والبیہقی فی شعب الایمان ۲ انس رضی اللہ عنہ سلنے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلنے فرمایا ہے بیشک زیادہ تر رحیم اوس چیز کا کہ ہوتا ہے اللہ ساتہہ بندے کے جبکہ وہ رکھا جاتا ہے اپنے گڑہے مین اخرجہ الدیلمی

باب ۳۲ تحفۂ مومن در قبر

۱ ابوعاصم حبطی مرفوعًا کہتے ہین کہ اول اوس چیز کا جسکے ساتہہ تحفہ دیا جاتا ہے مومن اپنی قبر مین یہ ہے کہ اوس سے کہا جاتا ہے تو خوش ہو جا ایس مقرر مغفرت کی اللہ نے اونکے لئے جو تیرے جنازے کے ساتہہ آئی اخرجہ

ابن ابی الدنیا ۳ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
بیشک اول تحفہ مؤمن کا یہ ہے کہ مغفرت کیجاتی ہے اونکے لئے جو اوسکے جنازے مین نکلے اخرجہ ابن
ابی الدنیا ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
بیشک اول اوس چیز کا جسکے ساتھ جزا دیا جاتا ہے مومن بعد اپنی موت کے یہ ہے کہ مغفرت کیجاتی ہے
واسطے جمیع لوگون کے جو اوسکے ساتھ چلے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبزار وعبد فی مسندہما
والبیہقی فی شعب الایمان وفی الباب عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ اخرجہ
ابو الشیخ فی الثواب وابی ہریرۃ اخرجہ الحاکم فی التاریخ والبیہقی فی الشعب والدیلمی
والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابونعیم وانس اخرجہ الحکیم الترمذی +

باب ۳۳ بیان مین ظلمت قبر کے اور جو اوسکو روشن کردے

مسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ابو سلمہ جبکہ مرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا الٰہی کشادگی کر واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور روشنی کر اوسکے لئے اوسمین ۲ مسلم نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک یہ قبرین بھری ہوئی
ہین اپنے اہل پر ظلمت سے اور بیشک اللہ روشنی کرتا ہے اونکے لئے بسبب میرے صلوٰۃ کے اونپر ۳ دیلمی نے انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ضحک یعنی ہنسنا مسجد
مین تاریکی ہے قبر مین ۴ ابن ابی الدنیا نے کتاب التہجد مین سری بن مخلد سے روایت کیا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تو سفر کا ارادہ کرتا تو اوسکے لئے کچھ سامان
تیار کرتا پس کیونکر ہے سفر طریق قیامت کا کیا خبر نہ دون مین تجھے ای ابوذر اوس چیز کی جو تجھے اوسدن
نفع دے اونہون نے کہا ہان قربان ہون میرے ماں باپ آپ پر سے فرمایا روزہ رکھہ سخت گرمی کے
دن مین واسطے یوم نشور کے اور نماز پڑھ دو رکعت رات کی تاریکی مین واسطے وحشت قبر کے ۵ حضرت
امیر المؤمنین علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے جس شخص نے ہر روز سو بار کہا لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین تو وہ ہوگا اوسکے لئے

قبور

امان فقر سے اور انس وحشت قبر سے اور کھولے جاوینگے واسطے اوسکے دروازے جنت کے اخرجہ الدیلمی فی التاریخ والخطیب فی الرواۃ عن مالک وابو نعیم وابن عبد البر فی التمہید واخرجہ الخطیب ایضا من حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما +

عالم کا علم قبر مین مونس ہوتا ہے

۷ دیلمی سنے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ مرتا ہے عالم تو مصور کرتا ہے اللہ اوسکے علم کو اوسکی قبر مین انس دیتا ہے اوسکو تا روز قیامت اور دفع کرتا ہے اوس سے زمین کے کیڑون کو کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تو خیر سکیہہ اور اوسے لوگون کو سکہا پس بیشک مین روشن کرنیوالا ہون واسطے سکہانیوا سیکہنے والے علم کے اونکی قبرون کو تاکہ اونکو وحشت نہو +

سنت مطہرہ نور وانس ہے قبر مین

۸ حکایت لالکائی نے سنت مین حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مینے ایک جنازے کو اوٹہایا پس مینے کہا بارک اللہ لی فی الموت یعنی برکت دے اللہ میرے لئے موت مین ایک قائل نے جنازے سے کہا وما بعد الموت مجہپر اوس سے رعب داخل ہوا پھر جب میت دفن ہوچکا تو مین قبر کے نزدیک متفکر بیٹہا ناگاہ ایک شخص قبر سے نکلا سب سے زیادہ خوش رو اور نہایت خوشبو اور نہایت پاک صاف لباس اور وہ کہتا ہے ای ابراہیم مینے کہا لبیک تو کون ہے اللہ تجہپر رحم کرے کہا مین ہون کہنے والا تیرے واسطے کہا تونے وما بعد الموت مینے کہا پس تو کون ہے کہا مین سنت ہون مین اپنے صاحب کے لئے دنیا مین حافظ ہوتا ہون اور اوسپر رقیب اور قبور مین نور و مونس اور قیامت مین سائق و قائد طرف جنت کے +

ثواب ادخال سرور بر مومن

۹ ابن لال سنے اور ابو الشیخ نے ثواب مین اور ابن ابی الدنیا نے جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین داخل کیا کسی آدمی نے کسی مومن پر سرور کو مگر پیدا کرتا ہے اللہ اوس سرور سے ایک فرشتہ کو وہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اللہ کی توحید کرتا ہے

پھر جبکہ بندہ اپنی قبر مین جاتا ہے تو وہ سرور اوسکے پاس آتا ہے پس کہتا ہے کیا تو مجھے پہچانتا ہے وہ اوس سے کہتا ہے تو کون ہے وہ کہتا ہے مین وہ سرور ہون کہ داخل کیا تو نے مجھکو فلان پر مین آج کے دن تیری وحشت کو انس دونگا اور تلقین کرونگا تجھے تیری حجت اور ثابت رکھونگا تجھکو ساتھہ قول ثابت کے اور حاضر ہونگا تیرے پاس مشاہد روز قیامت مین اور تیرے لئے شفاعت کرونگا اور دکھاؤنگا تجھے تیری منزل جنت سے

مسجد مین چراغ روشن کرنا موجب نور قبر ہے

۱۰ ابو الفضل طوسی نے عیون الاخبار مین بسند خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص روشن کرے اللہ کی مساجد مین نور کو تو روشنی کرے اللہ واسطے اوسکے اوسکی قبر مین اور جو شخص اونمین خوشبو کرے تو داخل کریگا اللہ اوسپر اوسکی قبر مین خوشبو جنت سے ❊

ثواب اپنی ایذا روکنے کا لوگون سے

۱۱ ابن مندہ نے ابو کاہل سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو خوب جان رکھہ اے ابو کاہل کہ بیشک جس شخص نے اپنی ایذا کو لوگون سے روکا تو حق ہے اللہ پر کہ وہ اوس سے قبر کی ایذا کو روکے

ثواب عیادت مریض

۱۲ دیلمی نے حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ موسی علیہ السلام نے کہا یا رب کیا ہے اوسکے لئے جو کسی مریض کی عیادت کرے فرمایا کہ اوسکے ساتھہ دو فرشتے مقرر کئے جاتے ہین کہ وہ اوسکی عیادت کرتے ہین اوسکی قبر مین یہانتک کہ وہ مبعوث ہوگا واخرجہ سعید بن منصور فی سننہ عن الحسن قال قال موسی فذکر نحوہ وقال ملائکۃ یعودونہ ❊

حساب قبر مین

۱۳ الحکیم ترمذی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ قبر مین حساب ہے اور آخرت مین حساب ہے پس جو کہ حساب لیا گیا قبر مین اوسنے نجات پائی اور جو شخص حساب لیا گیا قیامت مین وہ معذب ہوا الحکیم ترمذی

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ قبر مین مؤمن کا حساب اسی لئے لیا جاتا ہے تاکہ اوسپر سہل تر ہو کل کو موقف مین سوا اوسکو پاک صاف کرتا ہے برزخ مین تاکہ وہ قبر سے نکلے اور اوس سے قصاص ہو چکا ہو ❖

رویت عمل قبر مین

۱۴ امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین محاسب ہوگا کوئی قیامت کے دن پھر اوسکے لئے مغفرت کیجاوے سواتو اپنے عمل اپنی قبر مین دیکھتا ہے

ادنی سی حب قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہونا ہی پیروی دجال کا

۱۵ ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے نہین مریگا کوئی آدمی اور اوسکے دل مین برابر رائی کے دانہ کے حب قتل عثمان رضی اللہ عنہ کی ہوگی تو البتہ وہ تابع ہوگا دجال کا اگر وہ اوسکو پائیگا اور اگر وہ اوسکو نہ پائیگا تو ایمان لائیگا اوسکے ساتھہ اپنی قبر مین ❖

باب ۳۴ بیان مین عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ

فصل اثبات عذاب قبر کے بیان مین

۱ جناب سیوطی رضی اللہ عنہ شرح الصدور مین فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین متعدد جگہہ واقع ہوا ہے جیسا کہ مینے اکلیل فی استنباط التنزیل مین اوسکو بیان کیا ہے اور ابیات مین یون کہا ہے کہ بیشک دو فرشتون کا سوال کرنا مُردے سے حق ہے اسکے ساتھہ ایمان لانا فرض ہے ۲ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ قبر کا عذاب حق ہے سوای گمراہ اور گمراہ کرنیوالے کے اور کوئی اوسکا انکار نہین کرتا ہے ۳ حنبل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن عبد اللہ سے عذاب قبر کا حال پوچھا اونہون نے کہا اسکی سب حدیثین صحیح ہین ہم اسکے ساتھہ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اور جو کچھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باسناد جید آیا ہے ہم اوسکے مقر ہین اور جو اوسکے مقر نہون اوسکو رد کرین تو تمہنے امر خدا کو رد کیا خدا پر کیونکہ وہ تو یہ ارشاد فرماتا ہے وما اتاکم الرسول فخذوہ یعنی جو لے آوے تمہارے پاس رسول تو تم اوسکو لیلو عذاب قبر کا حق ہے مُردے قبر مین عذاب کئے جاتے ہین ۴ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ عذاب قبر کا جیسا کہ سنت صحیحہ کا مقتضی ہے ویساہی اہل سنت کے درمیان مین متفق علیہ بھی ہے ❖

وصل بیان مین اون آیتون کے جنسے عذاب قبر معلوم ہوتا ہی

فرمایا اللہ پاک نے ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیامة
اعمی ابوسعید خدری وابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ ضنک عذاب قبر ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ تنگ کیجاتی ہے کافر پر قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہوجاتی ہین اوسمین پسلیان اوسکی معیشت
ضنک یہی ہے یہی اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا
کیا تم جانتے ہو کون لوگون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے کیا تم جانتے ہو کیا ہے معیشت ضنک
صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکے رسول خوب جانتے ہین فرمایا عذاب کافر کا ہے قبر مین قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتھ مین ہے میری جان بیشک البتہ مسلط کیے جاتے ہین اوسپر ننانوے تنین کیا تم جانتے ہو کیا
ہے تنین ننانوے سانپ ہین ہر سانپ کے نو سر وہ اوسکے جسم مین پہونکتے ہین اور اوسے کاٹتے اور نوچتے
ہین روز قیامت تک اور حشر کیا جاویگا اپنی قبر سے طرف موقف کے اندہا یہ لفظ قرطبی کے ہین بزار و
ابن ابی حاتم نے کچھ اختصار کے ساتھ اسکو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ مسلط کیے جاتے
ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے تنین وہ اوسے نوچتے کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور اگر
ایک اونمین سے پہونک مارے زمین مین تو وہ سبزہ نہ اگاوے حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص
رضی اللہ عنہ مین آیا ہے پھر حکم کیا جاتا ہے اوسکو یعنی کافر کو پس تنگ کیجاتی ہے اوسپر قبر اوسکی اور
بہیجے جاتے ہین اوسپر سانپ مثل گردنون بختی اونٹون کے سو وہ اوسکا گوشت کہاتے ہین یہانتک
کہ نہین چہوڑتے اوسکی ہڈی پر گوشت اور بہیجے جاتے ہین اوسپر فرشتے بہرے گونگے کہ وہ اوسکو
مارتے ہین الحدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسکی تفسیر مرفوعا مروی ہے فرمایا کہ معیشت ضنک
عذاب قبر ہے اسکو سعید بن منصور نے اور مسدد نے اپنی مسند مین اور عبد بن حمید وابن جریر وابن منذر
وابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اور بیہقی نے اسکو عذاب قبر مین روایت کیا ہے اسکی
مثل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا بہی مروی ہے عبد الرزاق کا لفظ یہ ہے کہ اوسکی قبر اوسپر تنگ

کردی جاتی ہے یہانتک کہ ادہر کی پسلیان اودہر نکل آتی ہین ابن ابی حاتم کا لفظ یہ ہے کہ قبر کا دباؤ ہے
اسلئے یہ بہی مروی ہے کہ معیشت ضنک یہ ہے کہ اوسپر ننانوے سانپ مسلط کئے جاتے ہین وہ اوسکے گوشت
کو کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے ۲ وان للذین ظلموا عذابا دون
ذلک قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہا گیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے اسکا ذکر اس قول کے
پیچہے کیا ہے فذرھم حتی یلاقوا یومھم الذی فیہ یصعقون اور یہ دن وہی آخر دن ہے ایام دنیا
پس سے اسپر دلالت کی کہ وہ عذاب جسمین وہ ہین وہ عذاب قبر ہے اسی سلئے فرمایا ولکن اکثرھم لا یعلمون
کیونکہ وہ غیب ہے ۳ زر بن حبیش نے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا ہم شک کرتے
تہے عذاب قبر مین یہانتک کہ یہ سورت اوتری الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر کلا سوف تعلمون
یعنی قبور مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے ہرگز یون نہین قریب ہے کہ تم جان لو
یعنی جو تمپر نازل ہوگا عذاب سے قبر مین پہر ہرگز یون نہین قریب ہے کہ تم جان لوگے یعنی آخرت مین جبکہ
تمپر عذاب نازل ہوگا پس اول قبر مین اور دوسرا آخرت مین تکرار واسطے دو حالتون کے ہے ۴ فرمایا اللہ
پاک نے ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیہم اخرجوا
انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر الحق وکنتم
عن آیاتہ تستکبرون یہ خطاب ہے ظالمون کو وقت موت کے اور فرشتون نے کرامت گو مین اسبات
کی خبر دی کہ وہ اوسوقت ذلت کی مار کے ساتہہ جزا دئے جاوینگے سو اگر یہ عذاب تا انقضاء دنیا اون سے
تاخیر کیا جاوے تو یہ صحیح نہوگا کہ اوسنے الیوم تجزون کہین یعنی تم آج کے دن جزا دئے جاؤگے ۵
فرمایا اللہ تعالی نے فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا وحاق بآل فرعون سوء العذاب النار
یعرضون علیہا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب
نزول اس آیت کا اگرچہ آل فرعون کے حق مین ہے مگر جو لوگ کہ کافر ہین اونکا حکم بہی مثل انہین کے ہے کیونکہ
اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ عذاب قبر کا ہے برزخ مین سعید
صاحب فرماتے ہین کہ یہ عذاب ہے دنیا و آخرت کا جسکا ذکر صریحا فرمایا ہے اسمین سوا اسکے اور کوئی

احتمال نہین ہے زمخشری نے کہا ہے کہ اس آیت کے ساتھہ عذاب قبر پر استدلال کیا جاتا ہے ہذیل بن شرحبیل
نے کہا ہے کہ آل فرعون کی روحین کالے پرندون کے پیٹون مین آگ پر صبح و شام کرتے ہین عرض یہی
ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بجای نار کے لفظ جہنم فرمایا ہے شعبہ نے یعلی بن عطا سے روایت کیا ہے
کہا مینے میمون بن مہران کو سنا وہ کہتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب صبح کرتے تو ندا کرتے کہ ہمنے
صبح کی اور حمد ہے اللہ کے لئے اور پیش کی گئی آل فرعون نار پر اور جب شام کرتے تو ندا کرتے کہ شام کی ہمنے
اور حمد ہے واسطے اللہ کے اور پیش کی گئی آل فرعون کی آگ پر پس نہین سنتا تھا اونکی چیخ کو کوئی مگر
وہ پناہ مانگتا تھا اللہ کے ساتھہ آگ سے **حکایت** ایک شخص نے اوزاعی رضی اللہ عنہ سے کہا ای ابو عمرو
ہم دیکھتے ہین کہ سیاہ پرندے جوق جوق دریا سے نکلتے ہین اونکا شمار سوای اللہ تعالیٰ کے اور کوئی
نہین جانتا ہے جب شام کا وقت آتا ہے تو اونکی طرح سفید پرندے واپس آتے ہین اونہون نے کہا تمنے
اسکو دریافت کیا اونہون نے کہا ہان فرمایا ان پرندون کے پوٹون مین آل فرعون ہے کہ یہ صبح و شام
آگ پر پیش کئے جاتے ہین یہ پرندے اپنے گہوسلون کی طرف لوٹ آتے ہین حال آنکہ انکے پر جل
بھن کے سیاہ ہوگئے اور اونپر سفید پر اوگ آئے سیاہی دور ہوگئی پہر آگ پر پیش کئے جاتے ہین
اور اپنے آشیانون کی طرف لوٹ آتے ہین دنیا مین انکا یہی طریقہ ہے جب قیامت ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا
ادخلوا آل فرعون اشد العذاب یعنی داخل کرو آل فرعون کو سخت عذاب مین ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو
پیش کیا جاتا ہے اوسپر ٹہکانا اوسکا صبح و شام اگر وہ اہل جنت سے ہے تو اہل جنت سے اور جو وہ اہل نار سے
ہے تو اہل نار سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے یہانتک کہ اوٹہاوے تجھکو اللہ طرف اوسکے قیامت
کے دن اسکو ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ابن مردویہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے
کہ پہر یہ آیت پڑہی النار یعرضون علیها غدوا وعشیا ۴ یثبت الله الذین آمنوا بالقول
الثابت فی الحیوة الدنیا وفی الآخرة یعنی اللہ تعالیٰ ثابت رکہتا ہے اون لوگون کو جو ایمان لائے
ساتھہ قول ثابت کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

کہیا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا یہ آیت عذاب قبر مین اوتری ہے اوس سے
کہا جاتا ہے کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے اللہ ہے رب میرا اور نبی میرے محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یہ
قول ہے اللہ تعالی کا یثبت اللہ الخ ایک روایت مین ہے کہ یہ قول ہے براء کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ذکر نہین کیا ہے **ف** قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین یہ طریق اگرچہ موقوف ہے لیکن یہ بات رای سے نہین کہی جاتی
ہے پس محمول ہے اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جیسا کہ پہلی روایت مین فرمایا تھا *

وصل

کسی نے کہا اسمین کیا حکمت ہے کہ عذاب قبر کا ذکر قرآن شریف مین نہین آیا ہے باوجود اسکے کہ اسکی طرف
بہت حاجت ہے اور اسپر ایمان لانا اور اس سے بچاؤ کرنا واجب ہے سو علماء رحمہم اللہ نے اسکے دو جواب
دئے ہین ایک اجمالی دوسرا تفصیلی **جواب اجمالی** یہ ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے رسول رؤف رحیم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی طرف دو قسم کی وحی نازل فرمائی اور دونون کے ساتھ ایمان لانا واجب کیا ایک کتاب دوسری
حکمت فرمایا اللہ پاک نے ۱ وانزلنا علیك الکتاب والحکمۃ ۲ ھو الذی بعث فی الامیین
رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ۳ واذکرن ما
یتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ ان تینون آیتون مین باتفاق سلف امت وائمہ ملت
حکمت سے مراد سنت ہے جسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر دی اوسپر ایمان اور
اوسکی تصدیق جیسے کہ وہ وارد ہوئی واجب ہے اس اصل اصیل پر اہل اسلام کا اتفاق ہے اونمین سے
کوئی بہی اوسکا منکر نہین ہے خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خبردار ہو بیشک مین
دیا گیا ہون کتاب اور مثل اوسکے ساتھ اوسکے الحدیث پس کتاب وسنت ایک دوسرے کے بہائی بہن ہین
حجت پکڑنے مین برابر ہین منہج الوصول وغیرہ مین اسکی تفصیل خوب بسط سے لکہی ہے **جواب تفصیلی**
یہ ہے کہ ہرچند قرآن شریف مین عذاب قبر کی تصریح نہین ہے لیکن باشارۃ النص خوب ثابت ہے یہ بات
نہین ہے کہ مطلقًا اسکا ذکر ہی نہو دیکہو اللہ سبحانہ نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے یثبت اللہ الخ اسمین
اشارہ ہے طرف سوال کے اور جو کچہ مترتب ہوتا ہے اوسپر نعیم وعذاب سے دلائل سنت مطہرہ اسکی دلیل ہین

ستر حدیثین بتائیس راویون سے اس باب مین وارد ہوئی ہین جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور اور در منثور مین اونکو ذکر فرمایا ہے چنانچہ شرح الصدور کی حدیثون کا ترجمہ بحث سوال مین گزر چکا ہے یہان مکرر لانے کی ضرورت نہین ہے **ف** دنیا مین ثابت رکھنے سے یہ مراد ہے کہ مومنین کلمہ توحید پر جمے رہتے ہین فتنۂ دین کے وقت کسی طرحکا تزلزل اونکو نہین ہوتا ہے گو وہ آگ ہی مین کیون نہ ڈال دئے جاوین اور کفار و مبتدعین کے شبہون سے کسی طرحکا شک اونکے دلون مین نہین آتا ہے اگرچہ جان و مال کی آفت ہی مین کیون نہ مبتلا ہو جاوین آخرت مین ثابت رکھنے کا یہ مطلب ہے کہ قبر مین منکر و نکیر کے سوال کے وقت بتائید الٰہی و برکت رسالت پناہی جھٹ پٹ بے دھڑک جواب صحیح باصواب دیدیتے ہین ذرا بھی توقف نہین کرتے نہ اونکی زبان لڑکھڑاتی ہے نہ اونکے دلون مین کسیطرح کی دہشت سماتی ہے اسی طرح مواقف حشر و نشر مین بھی اہوال قیامت سے نہ گھبرائین گے **نکتہ** ہر شخص کا ثبات قبر مین ہو یا مابعد قبر اوتنا ہی ہوگا جتنا کہ وہ دنیا مین توحید پر ثابت رہیگا جو شخص یہان حق پر ہے حق کہتا ہے حق کو جلد ہی سے مان لیتا ہے گو اوسکا دشمن جانی ہی کیون نہ کہے وہ شخص قبر وغیرہ مین بھی بہت جلد جواب دیگا اور قیامت کے ہولون سے محفوظ رہیگا اللہم وفقنا وثبتنا بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین **فائدہ** طیبی رحمہ اللہ نے شرح مشکات شریف مین لکھا ہے کہ اس آیت مین اسپر دلیل نہین ہے کہ مومن پر قبر مین عذاب ہوتا ہے پھر کیون کہتے ہین کہ یہ آیت شریف مقدمۂ عذاب قبر مین نازل ہوئی ہے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ فتنۂ مومن چونکہ ترغیب و ترہیب کے واسطے ہوتا ہے اور قبر ہول و دہشت کی جگہہ ہے اور عادۃً فرشتون کی ملاقات انسان کو پریشان کر دیتی ہے شاید اسلئے جو احوال کہ بندے پر قبر مین گزرتے ہین اونکا نام تغلیباً عذاب قبر رکھدیا ہو کرمانی رحمہ اللہ نے بھی اسی طرح جواب دیا ہے ❊

وصل منکرین عذاب قبر کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ زندیق ملحد قبر کے عذاب اور اوسکی فراخی تنگی کا انکار کرتے ہین چند اعتراض بے معنی جمالتے ہین یون کہتے ہین کہ جب ہم قبر کو کھولکے دیکھتے ہین تو ہم نہین پاتے کہ فرشتے مردے کو لوہے

کے گرزون سے مارتے ہین نہ اوسمین سانپ اور اژدہا ہین نہ آگ شعلہ مارتی ہوئی نظر آتی ہے بلکہ اگر مردے
کی آنکھون پر پارہ سینے پر رائی کا دانہ رکھتے ہین تو اوسے جون کا تون رکھا ہوا پاتے ہین ہرگز کوئی حرکت
و تغیر اوسمین محسوس نہین ہوتا ہے قبر کی مسافت کو مساحت کرتے ہین تو وہ حالت سابقہ پر ہوتی ہے
جیسی کھودی تھی ویسی ہی ہوتی ہے کیونکر اوسکے مد بصر تک فراخ ہوجاتی ہے اور کسطرح تنگ ہوتی
ہے ہم تو زیادہ کم ہرگز نہین پاتے ہین یہ تنگ لحد کیونکر گنجائش رکھتی ہے کہ اسمین مردہ اور فرشتے
اور حور حسن صورتین یا سولہ سو رتین سما سکین یہ تو زندیقون ملحدون کی تحقیق ہے رہے اونکے
بھائی بند گمراہ و بدعتی سو وہ یون کہتے ہین کہ جو حدیث مقتضا می حس و عقل کے مخالف ہے وہ یقینی
خطا ہے اوس حدیث کے ناقل سے خطا واقع ہوئی ہے کہتے ہین ہم دیکھتے ہین کہ جس شخص کو سولی
دیجاتی ہے وہ لکڑی پر لٹکا ہوا ہے نہ وہ کسیطرح کی حرکت کرتا ہے نہ کوئی اوس سے سوال کرتا ہے نہ وہ
کسی طرح کا جواب دیتا ہے نہ اوسکا جسم آگ مین شعلہ مارتے نظر آتا ہے یا جس کسیکو شیر وغیرہ نے پھاڑ کھایا
یا پرندون نے اوسے نوچ کھسوٹ ڈالا یا سانپ وغیرہ نے کھا لیا اور اوسکے بدن کے اجزا درندون کے
پیٹون مین اور طیور کے پوٹون مین پہونچگئے اور وہ ہوا مین متفرق ہوگئے ایسے شخص کے اجزا کیونکر
مسئول ہوسکتے ہین فرشتون کا سوال ایسے آدمی سے کیونکر تصور مین آسکتا ہے باینہمہ پھر یہ کسطرح
ہوسکتا ہے کہ قبر اوسکے لئے ایک روضہ ریاض جنت سے یا ایک گڑھا آگ کے گڑھون سے ہوجائے اور
قبر اس قدر تنگ کس طرح ہوسکتی ہے کہ پسلیان آپس مین ملجائین بلکہ یہ سب کچھ اون حالات کی طرف
اشارہ ہے جو کہ روح پر عذاب روحانی سے وارد ہوتے ہین اور اِن باتون کے لئے موضوع لغت
عرب پر کوئی حقیقت نہین ہے یہ تقریر منکرونکی قرطبی و حافظ ابن قیم رحمہما اللہ تعالی نے ذکر کی ہے
علما اہل سنت رضی اللہ عنہم نے اس انکار کا یون جواب دیا ہے کہ جو لوگ دفن کئے جاتے ہین یا اون کو
سولی دیجاتی ہے اللہ تعالی نے انکے ماجرا کو مکلفین کی آنکھون سے چھپا دیا ہے جسطرح فرشتون
کے دیکھنے کو اونسے چھپایا ہے باوجود اسکے کہ انبیاء علیہم السلام اونکو دیکھتے ہین اونسے بات چیت
کرتے ہین دیکھو جبریل علیہ السلام حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت شریف مین آتے جاتے

القا وحی کرتے آپ اوسنے وحی لیتے اور حاضرین مجلس شریف نہ اونکو دیکھتے نہ اونکی بات سنتے تھے
باوجود اسکے کہ وہ سب ایک ہی جگہہ بیٹھے ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ بصر کا ادراک ایک ایسی چیز ہے کہ اوسکا
پیدا کرنے والا خاص حقتعالی ہی ہے آدمی کو اوسمین کسی طرح کا دخل و اختیار نہین ہے جب کبھی چاہتا
ہے تو اوس ادراک کو زید کے لئے پیدا کر دیتا ہے عمرو کے لئے نہین کرتا مثلاً کبھی بہت لوگون کو تھوڑا
کر دکھا دیتا ہے اور تھوڑون کو بہت جیساکہ خود کلام پاک مین ارشاد فرمایا ہے واذ یریکموھم
اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا ویقللکم فی اعینہم لیقضی اللہ امرا کان مفعولا والی
اللہ ترجع الامور ابن ابی شیبہ ابن جریر ابن ابی حاتم ابو الشیخ ابن مردویہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ کفار بدر کے دن ہماری آنکھون مین تھوڑے کر دئے گئے یہانتک کہ ایک
آدمی میرے پہلو مین تھا مینے اوس سے کہا کہ ہم تو اونکو ستر آدمی دیکھتے ہین اوسنے کہا نہین بلکہ وہ
سو ہین یہانتک کہ ہمنے ایک ایک آدمی کو اونمین سے پکڑا اوس سے پوچھا اوسنے کہا کہ ہم ہزار تھے انتہی
بلکہ بدر کے دن تو شیطان نے فرشتون کو لڑتے ہوئے دیکھا اور مشرکون نے اونکو نہ دیکھا جیساکہ
اللہ پاک نے خود ارشاد فرمایا ہے واذ زین لھم الشیطان اعمالھم الی قولہ انی اری
ما لا ترون ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بیہقی نے دلائل مین حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابلیس ایک لشکر مین شیاطین کے بصورت ایک آدمی کے
بنی مدلج سے آیا اور اوسکے ساتھہ نشان تھا اور شیطان سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت مین پس
شیطان نے کہا نہین ہے کوئی غالب واسطے تمہارے آج لوگون سے اور مین تمہارے لئے پشت پناہ
ہون اور جبرئیل علیہ السلام ابلیس پر متوجہ ہوئے جبکہ اوسنے اونکو دیکھا تو اوسکا ہاتھہ ایک مشرک
کے ہاتھہ مین تھا اوسنے اپنا ہاتھہ چھوڑ الیا اور پیٹھہ دیکے بھاگا اور اوسکا گروہ بھی بھاگا اوس
آدمی نے کہا ای سراقہ تو تو ہماری پناہ ہے اوسنے کہا بیشک مین وہ دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے
اور یہ جب کہا کہ اوسنے ملائکہ کو دیکھا انی اخاف اللہ واللہ شدید العقاب اور جبکہ لوگ تھے
بعض بعض سے قریب ہوگئے تو اللہ تعالی نے مسلمانون کو مشرکون کی آنکھون مین تھوڑا کر دکھا دیا

اور مشرکون کو مسلمانون کی آنکھون مین تھوڑا کر دکھایا تو مشرکون نے کہا یہ کون لوگ ہین دہوکا دیا انکو انکے
دین نے یہ اسلئے کہا تہا کہ وہ مسلمانون کی آنکھون مین قلیل ہین اور یہ گمان کیا کہ وہ اب انکو ہزیمت دینگے
اسمین اونکو شک نہ تہا انتہی دیکھو اللہ پاک نے شیطانون کی صفت مین فرمایا ہے کہ انہ یراکم ھو و
قبیلہ من حیث لا ترونہم یعنی بیشک شیطان تمکو دیکھتا ہے وہ اور اوسکا گروہ اوس جگہ سے کہ تم اونکو
نہین دیکھتے ہو اس سبب سے معلوم ہوا کہ البصر کا ادراک مخلوق خدا تعالی ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے جس سے
چاہتا ہے روک لیتا ہے امام ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ نے اس انکار کا یہی جواب دیا ہے اور امام الحرمین
جوینی نے بھی اسیکے مثل کہا ہے امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ نے احیاء علوم الدین مین
بعد ذکر عذاب قبر وغیرہ کے یون فرمایا ہے کہ جب تو کہے کہ ہم کافر کو اوسکی قبر مین ایک مدت مشاہدہ کرتے
ہین اور اوسکو قبر مین دیکھتے ہین اور ان چیزون سے کسی چیز کا مشاہدہ نہین کرتے ہین سو بخلاف مشاہدہ
کے تصدیق کی کیا وجہ ہے پس تو جان لے کہ تیرے لیئے ان چیزون کی تصدیق مین تین مقام ہین اپہلا
مقام اور یہی اظہر و اصح و اسلم ہے یہ ہے کہ تو تصدیق کرے ساتھہ اسکے کہ سانپ موجود ہین اور وہ میت
کو کاٹتے ہین لیکن ہم اسکا مشاہدہ نہین کرتے اسلئے کہ یہ آنکہہ مشاہدہ امور ملکوتیہ کی لیاقت نہین رکھتی
اور جو چیز آخرت سے تعلق رکہتی ہے وہ عالم ملکوت سے ہے کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کسطرح
نزول جبریل علیہ السلام کے ساتھہ ایمان لاتے تھے حالانکہ وہ اونکا مشاہدہ نہین کرتے تھے اور اسبات
کے ساتھہ ایمان لاتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکا مشاہدہ کرتے ہین پس اگر تو اسکے ساتھہ
ایمان نہین لاتا ہے تو ملائکہ و وحی مین ایمان کا صحیح کرنا زیادہ تر تجہپر اہم ہے اور اگر تو اسکے ساتھہ ایمان
لے آیا ہے اور اس بات کو جائز رکہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس چیز کا مشاہدہ فرماتے ہین جسکا
امت مشاہدہ نہین کرتی ہے تو پہر تو اسکو میت مین کیون نہین جائز رکہتا ہے اور جسطرح کہ فرشتے آدمیون
اور حیوانون کے مشابہ نہین ہین اسی طرح وہ سانپ بچہو جو میت کو قبر مین کاٹتے ہین ہمارے عالم کے
سانپ بچہو کی جنس سے نہین ہین بلکہ وہ اور ہی جنس ہین جسکا ادراک دوسرے حاسہ سے ہوتا ہے ۲ دوسرا
مقام یہ ہے کہ تو سوتے کے احوال کو یاد کرے اور اس بات کو کہ وہ اپنے خواب مین دیکھتا ہے کہ اوسے ایک

سانپ کاٹ رہا ہے اور وہ اوس سے ایذا پاتا ہے یہانتک کہ خودکو اپنے خواب مین دیکھتا ہے کہ وہ چیختا چلاتا ہے اوسکی پیشانی عرقناک ہوتی ہے اور کبھی اپنی جگہہ سے حرکت کرتا ہے وہ ان سب باتون کا ادراک اپنی جان سے کرتا ہے اور ایذا پاتا ہے جیسے جاگتا ایذا پاتا ہے اور وہ اوسکا مشاہدہ کر رہا ہے حال آنکہ تو اوسکے ظاہر کو ساکن دیکھتا ہے اور جو سانپ کہ اوسکے حق مین موجود ہے اور وہ عذاب جو اوسکے حق مین حاصل ہے تو اوسے اوسکے گرد نہین پاتا ہے کیونکہ وہ تیرے حق مین مشاہد نہین ہے اور جبکہ عذاب کاٹنے کی ایذا مین ہوا تو درمیان خیالی سانپ کے اور اوس سانپ کے جو کہ مشاہد ہے کسی طرحکا فرق نہین ہے ۔ تیسرا مقام یہ ہے کہ تو خوب جانتا ہے کہ سانپ بنفسہ ایذا نہین دیتا ہے بلکہ وہ چیز ایذا دیتی ہے جو اوس سے تجھکو ملاقی ہوتی ہے اور وہ زہر ہے پھر زہر بھی موذی نہین ہے بلکہ موذی الم ہے بلکہ عذاب تیرا اوس اثر مین ہے جو کہ تجھہ مین زہر سے حاصل ہوتا ہے سو اگر مثل اس اثر کا بغیر سم کے حاصل ہو جاوے تو مقرر عذاب وافر ہوگا اور تعریف اس نوع کے عذاب سے ممکن نہوگی مگر بایں طور کہ نسبت کیا جاوے طرف سبب کے جسکی طرف وہ عادت مین منسوب ہوتا ہے اسلئے کہ مثلاً اگر انسان مین ایک لذت پیدا کیجاوے بغیر مباشرت صورت جماع کے تو اوس لذت کی تعریف نہوگی مگر ساتھہ اضافت کے طرف جماع کے پس اضافت تعریف با لسبب ہوگی اور ثمرہ سبب کا حاصل ہو جاویگا گو صورت سبب کی حاصل نہو اور سبب کا ارادہ اوسکے ثمرے کی وجہ سے کیا جاتا ہے نہ اوسکی ذات کی وجہ سے اور یہ سانپ بچھو وغیرہ مہلک صفتین ہین کہ موت کے وقت ایذا دینے الم دینے والے نفس مین منقلب ہو جاتے ہین پس اونکا الم مثل الم کاٹنے سانپون کے ہوتا ہے بغیر وجود سانپون کے اور صفت کا موذی منقلب ہو جانا مثل انقلاب عشق کے ہے کہ وہ معشوق کے مرتے وقت موذی بنجاتا ہے کیونکہ عشق تو لذیذ تھا پھر ایک ایسی حالت طاری ہوئی کہ وہ لذیذ بنفسہ مولم ہو گیا یہانتک کہ عاشق کے دل مین انواع عذاب سے وہ چیز نازل ہوئی کہ اوسکے ہوتے ہوئے اسکی تمنا کرتا ہے کہ کاش عشق و وصال سے مزہ نہ اوٹھاتا بلکہ یہی بعینہ ایک نوع ہے انواع عذاب میت سے اسلئے کہ اوسکے نفس پر عشق دنیا مین مسلط ہو گیا سو یہی مال زمین جاہ اولاد خویش اقارب جان پہچان کے لوگ اوسکے معشوق ہو گئے جس شخص کو کہ ان چیزون کے استرداد کی امید نہین ہے اگر اوسکی حالت

حیات میں یہ سب اوس سے لے لیا جاوے تو تو دیکھتا ہے کہ اوسکا کیا حال ہوگا کیا اوسکی شقاوت عظیم نہوگی اور اوسکا عذاب سخت نہوگا اور وہ تمنا نہ کریگا اور نہ کہیگا کہ کاش میرے لئے کبھی مال نہوتا نہ کبھی جاہ ہوتی کہ میں اوسکے فراق سے ایذا نہ پاتا پس موت عبارت ہے دنیا کے ساری محبوب چیزوں سے یکبارگی مفارقت کرنا اور مقصود یہ ہے کہ آدمی کبھی اپنے گھوڑے کو اسطرح دوست رکھتا ہے کہ اگر اوسکو اختیار دیا جاوے ان دو باتوں میں کہ اوس سے گھوڑا لیا جاوے یا اوسکو بچھو کاٹے تو وہ بچھو کے کاٹنے پر صبر کرنیکو اختیار کریگا تو اب اوسکے نزدیک الم گھوڑے کی جدائی کا زیادہ تر عظیم ہے بچھو کے کاٹنے سے اور اوسکی نسبت گھوڑے کے لئے وہی اوسکو کاٹیگی جبکہ اوس سے اوسکا گھوڑا لیا جاویگا پس چاہئے کہ اس کاٹنے کے واسطے تیاری کرے کیونکہ موت ہی اوس سے اوسکے گھوڑے گھر زمین کو اہل وعیال و اولاد کو دوست آشنا جان پہچان والوں کو لیگی اوس سے اوسکے جاہ و قبول کو چھین لیگی بلکہ کان آنکھ اعضا کو اوس سے لیجاویگی اور وہ اس سب کے رجوع سے مایوس ہوگا سو یہ اوسپر سانپ بچھوؤں سے بڑھکر ہے جیسے اگر یہ اوس سے لیا جاوے اور وہ زندہ ہو پس ایسی ہے جبکہ وہ مریگا کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جو شخص معنی آلام و لذات کا ادراک کرتا ہے وہ نہیں مرتا بلکہ اوسکا عذاب موت کے بعد زیادہ تر سخت ہوتا ہے اسلئے کہ وہ زندگی میں تو کوئی اسباب سے متسلی ہوجاتا تھا جو کہ اوسکے حواس کو مشغول کر دیتے تھے اور اس سے تسلی ہوجاتی تھی کہ وہ شئی اوسکی طرف رجوع کر آوے یا اوسکا عوض عود کرے موت کے بعد تو کوئی شئی تسلی کی باقی نہیں رہی اسواسطے کہ تسلی کی رگ بند کر دی گئی اور یاس حاصل ہوگیا ۵

سیرہا در ہوس آباد تمنا کردیم	منزل یاس زہر راہگذر نزدیک ست

پس اگر وہ دنیا سے ہلکا پھلکا تھا تو سلامت رہیگا جیسا کہ وارد ہوا ہے نجا المخفون یعنی ہلکے پھلکوں نے نجات پائی اور اگر بھاری بوجھل ہے تو اوسکا عذاب عظیم ہوگا ۵

تو رہ از کثرت اسباب خود تنگ سیداری	سبکروحان چو بوی گل فرو بستند محملہا

حضرت حجۃ الاسلام رحمہ اللہ نے نہایت نفیس کلام اس نوع کا بیان فرمایا ہے مثالیں بیان کرکے خوب سمجھایا ہے ایک جماعت ایمہ نے جواب قاضی ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ پر کفایت کی ہے اور حافظ ابن قیم

رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین بسط کیا ہے اور جواب قاضی صاحب مرحوم پر بڑہایا ہے یہان اوس کا
استیفا کردینا چاہیے گو طول ہو کیونکہ مسئلہ مہم ہے اور ایمان اوسکے ساتہہ متعین ہے حافظ صاحب بسط
کلام ابن العربی مین فرماتے ہین اگرچہ اونہون نے اسکے ذکر کے ساتہہ تعرض نہین کیا لیکن وہ اوسکا بسط
ہوسکتا ہے کہتے ہین کہ اللہ تعالی اس دار یعنی دنیا مین وہ چیز پیدا کرتا ہے جو کہ اس سے یعنی عذاب قبر سے
بہی زیادہ تر عجیب ہے یہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا کرتے تہے اور کبہی آپ
اونکو نہ دیکہتے نہ سنتے اور آپ کے لئے مرد کی شکل بنکر آتے آپ سے ایسا کلام کرتے جسکو وہ سنتا جو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوتا اور کبہی اونکو نہ دیکہتا نہ سنتا اور اسی طرح آپ کے سوا اور انبیاء علیہم السلام
اور کبہی آپ کو وحی آتی مثل آواز جرس کے اور اوسکو آپ کے سوا اور حاضرین نہ سنتے یہ جن ہمارے درمیان
مین بلند آواز سے بات چیت کرتے ہین اور ہم اونکو نہین سنتے فرشتے کفار کو کوڑون سے مارتے اور اونکے
گردنین مارتے تہے اور اونپر چیختے چلاتے تہے حال آنکہ مسلمان اونکے ساتہہ تہے نہ اونکو دیکہتے نہ اونکی
باتین سنتے تہے اللہ تعالی نے بنی آدم کو بہت سی چیزون سے جو کہ زمین مین حادث ہوتے ہین حجاب مین
رکہا ہے حال آنکہ وہ چیزین اونہین کے درمیان مین ہین جبریل علیہ السلام حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو پڑہاتے آپ سے قرآن شریف کا دور کرتے اور حاضرین محفل فیض منزل نہین سنتے تہے جو شخص اللہ سبحانہ کو
جانتا پہچانتا ہے اوسکی قدرت کا اقرار کرتا ہے وہ کیونکر اس بات کو اوپرا سمجہتا ہے کہ اللہ تعالی ایسے حوادث
احداث فرماوے جس سے بعض ابصار خلق کو مصروف و ممنوع کردے اپنی کسی حکمت اور اونکی رحمت
کے لئے کیونکہ وہ اوسکے دیکہنے سننے کی طاقت نہین رکہتے ہین بندے کی سماعت و بصارت زیادہ تر
حقیر ہے اس سے کہ وہ مشاہدۂ عذاب قبر کے واسطے ثابت رہ سکے جن لوگون نے اوسکو سُنا اونمین سے
بہت سے بیہوش ہوگئے اونپر غشی طاری ہوگئی تہوڑی دیر بہی زندگی سے متمتع نہولے بعض کا پردۂ
قلب منکشف ہوا پہر مرگئے پس حکمت الٰہی مین کسطرح اسکا انکار کرتا ہے کہ اوسنے ایک پردہ چہوڑا
ہے کہ وہ درمیان فرشتون کے اور درمیان اسکی رویت کے حائل ہوتا ہے یہانتک کہ جب وہ پردہ
کہولدیا جاویگا تو اوسکو دیکہہ لینگے عیاناً مشاہدہ کرلینگے پہر یہ بات ہے کہ ہم مین سے بندہ اسپر قادر ہے

کہ وہ میت کی آنکھہ اور سینے سے پارے کو اور رائی کے دانے کو زائل کر سکتا ہے پہر اوسکو جلدی سے رد کر سکتا ہے تو
پہر فرشتہ کیونکر اس سے عاجز ہو سکتا ہے اور اللہ تعالی کسطرح اوسکو اسپر قدرت نہین دیسکتا ہے حال آنکہ
وہ تو ہر شی پر قادر ہے اور کسطرح قدرت اوسکی اس سے عاجز ہو سکتی ہے کہ پارے کو اوسکی آنکھون پر
اور دانہ خردل کو اوسکے سینے پر باقی رکہے کہ اوس سے نگر پڑے امر برزخ کا اوس چیز پر قیاس کرنا جسکا
لوگ مشاہدہ کرتے ہین یہ نہین ہے مگر صرف جہل و ضلال اور تکذیب اصدق الصادقین اور تعجیز
رب العلمین حالانکہ یہ غایت جہل و ضلال ہے اور جبکہ ہم مین سے ایک اسپر قادر ہے کہ قبر کو دس گز یا زیادہ
طول و عرض مین وسیع کر دے اور اسکی وسعت کو لوگون سے مستور رکہے اور جسکو چاہے اوسپر مطلع
کر دے تو پہر رب العلمین کیونکر اس سے عاجز ہو سکتا ہے کہ اوسکو جتنا چاہے جسپر چاہے کشادہ فرمادے
اور بنی آدم کی آنکھون سے اوسکو مستور رکہے کہ وہ تو اوسکو تنگ دیکہین حال آنکہ وہ بہت وسیع اور
نہایت خوشبو اور بغایت امن و نور ہو اور وہ اسکو نہ دیکہین سر مسئلہ کا یعنی بہید و گر اوسکا یہ ہے کہ
فراخی و تنگی اور روشنی و سبزی اور آگ اوس جنس سے نہین ہے جو کہ اس عالم مین معہود و معروف ہے
اور اللہ سبحانہ نے بنی آدم کو اس گہر مین اوسی چیز کا مشاہدہ کرایا ہے جو کہ اوس سے ہے اور اوسمین ہی
رہے وہ چیز جو کہ امر آخرت سے ہے سو اوسپر پردہ چہوڑ دیا ہے تاکہ اوسکا اقرار اور اوسکا ایمان اونکی
سعادت کا سبب ہو پہر جب اوسسے پردہ اوٹہایا جاویگا تو عیاناً مشاہدہ ہوگا میت اگر لوگون کے درمیان
مین رکہا ہوا ہو تو بہی یہ بات ممتنع نہین ہے کہ اوسکے پاس دو فرشتے آوین اوس سے سوال کرین بغیر
اسکے کہ حاضرین کو اسکا شعور ہو اور میت اونکو جواب دے بدون اسکے کہ وہ اوسکے کلام کو سنین اور
فرشتے اوسکو مارین بغیر اسکے کہ حاضرین اوسکی ضرب کا مشاہدہ کرین دیکہو یہ ایک ہم مین سے اپنے صاحب کے
برابر سوتا ہے پہر وہ نیند مین عذاب کیا جاتا ہے مارا جاتا ہے دردناک ہوتا ہے اور جاگتے کو اسکی
کچہہ بہی خبر نہین ہوتی ہے اور کبہی الم ضرب کا سوتے کے جسم کی طرف سرایت کرتا ہے ایک اعظم
استبعاد سے ہے کہ فرشتہ پتہر کو شق کر دے حال آنکہ اللہ سبحانہ نے پتہر کو ملک کے لئے ایسا کر دیا ہے
جیسے ہوا طیور کے واسطے پتہر اجسام کثیفہ کے واسطے حاجب ہوتے ہین اس سے یہ نہین لازم آتا ہے کہ

ارواح لطیف اونمین دخل نہوسکین یہ نہین ہے مگر افسد قیاس اسی قیاس اور اسکے مثل اور قیاسات
فاسدہ سے رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی گئی پھر وہ آگ و سبزہ جو کہ قبر مین ہے دنیا کی آگ سے
نہین ہے نہ دنیا کی نبات ہے کہ جو دنیا کی آگ اور اوسکے سبزہ کا مشاہدہ کرتا ہے وہ اوسکا بھی مشاہدہ فرماوے
وہ تو آخرت کی نار اور اوسکے سبزہ سے ہے وہ آگ دنیا کی آگ سے سخت تر ہے اہل دنیا کو اوسکا احساس
نہین ہوتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی میت پر اوس مٹی کو اور اون پتھرون کو جو اوسکے اوپر نیچے ہین
گرم کردیتا ہے یہانتک کہ وہ دنیا کے انگارون سے بھی زیادہ تر گرم ہوجاتے ہین اہل دنیا اگر اونکو
چھوئین تو اونکو اوسکا احساس نہو بلکہ اس سے بھی زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ دو آدمی دفن کیئے جاتے
ہین ایک دوسرے کے برابر ہوتا ہے اور یہ آگ کے گڑھے مین ہے کہ اوسکی گرمی اوسکے پڑوسی تک
نہین پہونچتی ہے اور وہ جنت کے چمن مین ہے کہ اوسکی راحت ونعیم اوسکے جار تک نہین پہونچتی
پروردگار جل شانہ کی قدرت اس سے بھی وسیع تر او عجیب تر ہے اللہ تعالی نے تو ہمکو اپنی قدرت کی نشانیون
سے اسی دنیا مین وہ نشانیان دکہائی ہین کہ وہ اس سے بھی بہت بڑھکر ہین لیکن نفوس اوس چیز کی تکذیب
کے عاشق ہین جنکو اونکے علم نے احاطہ نہین کیا ہے مگر وہ جسکو اللہ تعالی توفیق دے اور اوسکو
بچالے کافر کے لیئے دو تختیان آگ کی بچھائی جاتی ہین کہ جنکی وجہ سے اوسپر قبر شعلہ مارتی ہے جیسے
تنور شعلہ مارتا ہے اللہ سبحانہ جب چاہتا ہے تو اپنے بعض بندون کو اسپر مطلع فرماتا ہے اور اونکے غیر سے
اوسکو چھپاتا ہے کیونکہ اگر سارے بندے مطلع ہوجاوین تو تکلیف کی حکمت اور ایمان بالغیب جاتا رہے
اور لوگ دفن کرنا چھوڑدین جیساکہ صحیح مین وارد ہوا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ تم دفن نہ کروتو مین اللہ سے
سوال کرتا کہ وہ تمکو سنادے عذاب قبر سے جو مین سنتا ہون چونکہ یہ حکمت بہائم کے حق مین منتفی تھی
اسلیئے وہ اوسکو سنتے اور اوسکا ادراک کرتے ہین جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خچر بدکا
تہا اور قریب تہا کہ آپ کو گرادے جبکہ آپ کا گزر اوس شخص پر ہوا جو اپنی قبر مین معذب ہورہا تھا

حکایت حافظ صاحب فرماتے ہین مجھے حدیث کی میرے صاحب ابو عبد اللہ محمد بن وزیر حرانی نے
کہ وہ اپنے گھر سے بعد عصر کے باغ کی طرف نکلے کہتے ہین کہ ذرا پہلے سورج ڈوبنے سے مین قبرون کے

درمیان مین پہونچا پس ناگاہ اونمین سے ایک قبر تھی اور وہ انگارا تھی جیسے شیشہ گر کی بھٹی اور میت
اوسکے وسط مین تھا مین اپنی آنکھون کو ملنے لگا اور کہتا تھا کہ مین سوتا ہون یا جاگتا ہون پھر مینے شہر
کی فصیل کی طرف التفات کیا تو مینے کہا واللہ مین سوتا نہین ہون پھر مین اپنے گھر کی طرف گیا حال آنکہ
مین مدہوش تھا گھر والے میرے سامنے کھانا لائے مین نہ کھا سکا پھر مین شہر مین گیا قبر والے کا حال
پوچھا ناگاہ وہ محصل تھا کہ اوسی دن مرا تھا پس اس آگ کا قبر مین دیکھنا ایسا ہے جیسے فرشتے
جن کبھی دکھائی پڑ جاتے ہین جسکو اللہ چاہتا ہے دکھا دیتا ہے **حکایت** ہکو سیدی کی ہارون حسنا
ابوعبداللہ محمد بن حبان سلالی سے نے یہ اللہ کے نیک بندونمین سے تھے اور سچے آدمی تھے کہتے ہین کہ
بغداد مین ایک آدمی لوہارون کے بازار کی طرف آیا اوسنے چھوٹی میخین بیچین ہر میخ کے دو سر تھے
ایک لوہار نے اونکو لے لیا اوسنے اونکو تپانا شروع کیا وہ نرم نہین پڑتی تھین یہانتک کہ اوسکے کوٹنے
پیٹنے سے عاجز ہوا بائع کو تلاش کیا پھر اوسے پایا اوس سے کہا یہ میخین تیرے پاس کہان سے آئین
اوسنے کہا مجھے ملگئین وہ اوس سے پوچھتا رہا یہانتک کہ اوسنے بتا دیا کہ اوسنے ایک قبر کھلی پائی اور
میت کی ہڈیان تھین ان میخون سے جکڑی ہوئی تھین مینے بہت تدبیر کی کہ اونکو نکالون پھر نکال
سکا مینے ایک پتھر لیا اوسکی ہڈیون کو توڑا اور میخون کو جمع کیا راوی کہتا ہے کہ مینے اون میخون کو بچشم
خود دیکھا حافظ صاحب کہتے ہین مینے کہا کہ اونکی صفت کیا تھی راوی نے کہا ہر میخ کے دو سر
تھے حافظ صاحب مرحوم نے بعد اسکے بہت سی حکایتین اس باب مین ذکر فرمائین پھر کہا کہ یہ اخبار
اور اونکے اضعاف اور اضعاف کے اضعاف اسقدر ہین کہ یہ کتاب اونکی گنجائش نہین رکھتی ہے
اللہ سبحانہ نے اپنے بعض بندون کو قبر کا عذاب اور اوسکے نعیم ظاہر ظہور کرا دی ہے رہا خواب مین دیکھنا
سو اگر ہم اوسکو ذکر کرین تو متعدد کتابین ہنجائین جو کوئی اوسپر واقف ہونا چاہے اوسے چاہیے کہ کتاب منامات
ابن ابی الدنیا کتاب البیان قیروانی وغیرہ کو ملاحظہ فرمالے چند حکایات اس باب کی آیندہ مذکور ہونگی
حافظ صاحب مرحوم فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے امر آخرت کو اور جو اوس سے متصل ہے محجوب کر دیا ہے
ادراک مکلفین سے اس گھر مین اوسکو چھپا دیا ہے اور یہ اوسکی کمال حکمت سے ہے اور اسلیے کہ مومنین

بالغیب اپنے غیر سے ممتاز ہوجاوین پس اول امر آخرت کا یہ ہے کہ فرشتے محتضر پر نازل ہوتے ہین
اوسکے قریب بیٹھتے ہین اور وہ اونکو ظاہر ظہور مشاہدہ کرتا ہے اونکے ساتھہ کفن وحنوط ہوتا ہے جنت
سے یا نار سے حاضرین کی دعای خیر یا شر پر آمین کہتے ہین اور کبھی محتضر کو سلام کرتے ہین وہ اونکو
جواب دیتا ہے کبھی لفظ سے کبھی اشارے سے کبھی دل سے جبکہ اوسکو نطق واشارے کی قدرت
نہین ہوتی ہے پھر کبھی بعض حاضرین اوسکو سنتے ہین محتضر کہتا ہے مرحبا اهلاً وسهلاً ومرحبا
بهذه الوجوه **حکایت** مجہے میرے شیخ یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بعض محتضرین سے خبر دی
مجہے معلوم نہین کہ خود اونہون نے مشاہدہ فرمایا یا کسی نے اسکی اونکو خبر دی کہ اونہون نے اوس
محتضر کو یہ کہتے سنا علیك السّلام هٰهنا اجلس یعنی اوسنے فرشتے سے کہا تجہپر سلام ہو
یہان بیٹھہ **حکایت** خیر نسّاج رضی اللہ عنہ کا قصہ مشہور ہے کہ اونہون نے موت کے وقت
فرمایا توصبر کر اللہ تجہے عافیت مین رکہے کیونکہ جس چیز کے ساتھہ تو مامور ہے وہ فوت نہوگی اور مین
جسکے ساتھہ مامور ہون وہ فوت ہوگی پھر پانی منگایا وضو کیا نماز پڑہی پھر کہا جاری کر جسکا تو
حکم کیا گیا ہے اور انتقال کیا رحمہ اللہ تعالی اور حکایت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی پہلے
گزر چکی ہے اور اس سے یہ قول اللہ پاک کا کفایت کرتا ہے فلولا اذا بلغت الحلقوم
وانتم حينئذ تنظرون ونحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون یعنی ہم زیادہ تر قریب
ہین طرف اوسکے تم سے ساتھہ ہمارے فرشتون اور قاصدون کے لیکن تم اونکو نہین دیکہتے ہو سو یہ تو اول ہے
امر ہے حالانکہ وہ نہ ہمکو دکہائی دیتا ہے نہ ہم اوسکا مشاہدہ کرتے ہین اور وہ اسی گہر مین ہے پہر کتاب الروح
مین یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے تین گہر بنائے ہین ایک گہر دنیا دوسرا گہر برزخ تیسرا دار القرار اور ہر
گہر کے لئے احکام قرار دئے ہین کہ وہ اوسی کے ساتھہ خاص ہین اور اس انسان کو بدن و نفس
سے مرکب فرمایا ہے دار دنیا کے احکام کو بدنون پر ٹہیرایا ہے اور روحین اونکی تابع ہین اور اسی لیے
اپنے احکام شرعیہ کو اوس چیز پر مرتب کیا ہے جو کہ زبان اور اعضا کے حرکات سے ظاہر ہوتی ہے گو
نفوس مین اوسکے خلاف ہی مضمر کیون نہو اور برزخ کے احکام کو روحون پر رکہا ہے اور بدنون

کو اسمین اونکا تابع کیا ہے سو جسطرح احکام دنیا مین روحین بدنون کے تابع ہین اور بدنون کی ایذا سے ایذا پاتی اور اونکی راحت سے لذت لیتی ہین اور بدن ہی مباشر اسباب نعیم و عذاب کے ہوتے ہین اسی طرح برزخ مین بدن روحون کے نعیم و عذاب مین تابع ہین اور ارواح ہی اوسوقت مباشر عذاب و نعیم کی ہوتی ہین پس یہان بدن ظاہر اور روحین پوشیدہ ہین اور بدن ارواح کے لئے مثل قبور کے ہین اور وہان روحین ظاہر اور بدن اپنی قبور مین پوشیدہ ہین احکام برزخ کے ارواح پر جاری ہوتے ہین پھر نعیما و عذابًا اونکے بدنون کی طرف سرایت کرتے ہین جیسے کہ احکام دنیا بدنون پر جاری ہوتے ہین پھر نعیما و عذابًا اپنی روحون کی طرف سرایت کرتے ہین پس تو اس مقام کو اپنے علم سے احاطہ کر لے اور جیسا چاہیئے ویسا اسکو سمجھ لو جبسے جو کوئی اشکال داخل خارج سے تجھپر وارد کرینگے اوسکو یہ تجھسے زائل کردیگا **فائدہ** حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین فرمایا ہے کہ تو عذاب قبر کے ساتھ جازم الاعتقاد ہو کہ اسکے سبب سے ہدایت کی راہ مین چلے یعنی تو وجوبًا اعتقاد عذاب قبر کے ساتھ جزم کر اور منکر سوال کے بھی بدعتی اور معتزلہ ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقط سوال کے منکر ہین حال آنکہ وہ تو سوال اور ما بعد سوال سب کے منکر ہین حافظ نے ابیات مین صرف سوال کا انکار ذکر کیا غرض اونکی یہ ہے کہ سوال تو اول ہی امر ہے جب اسکا انکار کیا تو جو اوسکے بعد ہے بطریق اولی اوسکے منکر ہونگے اسلئے اونہون نے صرف اسیکے ذکر پر کفایت کی دوسری یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ سارے معتزلہ عذاب قبر کے منکر ہین حال آنکہ تفسیر النار یعرضون علیہا مین اس سے پہلے گزر چکا ہے کہ زمخشری نے کہا ہے کہ اس آیت سے عذاب قبر پر استدلال کیا ہے اور اس بات کو برقرار رکھا رد نکیا سورۂ طٰہٰ مین معیشت ضنک کی تفسیر مین ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ یہ عذاب قبر ہے اس قول کو بھی رد نکیا اس سے معلوم ہوا کہ وہ عذاب قبر کا قائل ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین اما قول اھل بدع پس ابو ہذیل اور مریسی نے کہا ہے کہ جو شخص سمت ایمان سے نکل گیا ہے وہ درمیان دو نفخون کے معذب ہوتا ہے اور سوال تو قبر ہی مین واقع ہوتا ہے اور جبائی اور اوسکے بیٹے اور بلخی نے عذاب قبر کو ثابت کیا ہے لیکن مومنین سے اسکی نفی کی ہے اور کفار فساق اصحاب تخلید کے لئے اپنے اصول پر ثابت کیا ہے صالحی نے

کہا ہے کہ فتنہ عذاب قبر کا مومنین پر جاری ہوتا ہے بغیر اسکے کہ روحین جسمون کی طرف رد کی جاتین اور یہ
ہو سکتا ہے کہ میت کو الم و حس و علم بدون روح کے ہو اور یہ ایک جماعت کا قول ہے کرامیہ سے بعض معتزلہ
نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالی مردون کو اونکی قبرون مین عذاب کرتا ہے اور اونمین الم کو پیدا فرماتا ہے اور اونکو
اسکا شعور نہین ہوتا ہے پھر جبکہ وہ محشور ہونگے تو اون آلام کو پائین گے اور اونکا احساس کرینگے اور
کہا ہے کہ جن مردون کو عذاب ہوتا ہے اونکا طریقہ ایسا ہے جیسے طریقہ مست و بیہوش کا کہ اگر اونکو
مار پڑے تو وہ الم کو نہین پاتے اور جب اونکی عقل عود کر آتی ہے تو اونکو ضرب کی درد کا احساس ہوتا
اور انہین سے ایک گروہ نے عذاب قبر کا بالکل انکار کیا ہے انھین سے ہین ضرار بن عمر اور یحیی بن کامل
انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے معتزلے سے مطلقاً نفی عذاب قبر کی کرنا ٹھیک نہین ہے واللہ اعلم

وصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر جان ہی پر ہوتا ہے یا بدن پر یا دونون پر

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول قائل کا کہ آیا عذاب قبر کا جان و تن دونون پر ہے یا نفس بدون
بدن کے یا بدن پر بغیر نفس کے اور آیا بدن نفس کا مشارک ہوتا ہے نعیم و عذاب مین یا نہین پس شیخ الاسلام
یعنی ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا ہم اونکے جواب کے لفظ ذکر کرتے ہین فرمایا بلکہ عذاب و نعیم
بدن و نفس دونون پر ایک ساتھ ہے باتفاق اہل سنت و جماعت کے نفس متنعم و معذب ہوتا ہے اس حال مین کہ وہ
بدن سے جدا ہے اور متنعم و معذب ہوتا ہے اس حال مین کہ وہ بدن کے ساتھ متصل ہے پس عذاب و نعیم اس حال
مین دونون پر مجتمع ہین جسطرح کہ روح بدن سے منفرد ہوتی ہے اور آیا عذاب و نعیم بدن کے لیے بدون روح
کے ہوتا ہے اسمین اہل حدیث و سنت و اہل کلام کے دو قول مشہور ہین اور اس مسئلے مین اقوال شاذہ
بھی ہین کہ وہ اہل سنت و حدیث کے اقوال سے نہین ہین جو شخص یہ کہتا ہے کہ عذاب و نعیم نہین ہوتے
ہین مگر ارواح پر اور ابدان متنعم و معذب نہین ہوتے ہین سو اس قول کے فلاسفہ قائل ہین جو کہ معاد
ابدان کے منکر ہین یہ لوگ باجماع مسلمین کافر ہین اور اس قول کو بہت سے اہل کلام معتزلہ وغیرہم سے بھی
کہتے ہین جو کہ معاد ابدان کا اقرار کرتے ہین لیکن کہتے ہین کہ یہ برزخ مین نہین ہے اور یہ اوسی وقت ہوگا
کہ جب قبرون سے اوٹھین گے لیکن یہ لوگ فقط برزخ ہی مین انکار عذاب بدن کا کرتے ہین اور کہتے ہین

کہ برزخ مین بہی ارواح منعم و معذب ہین پہر جبکہ قیامت کا دن ہوگا تو روح و بدن دونون معذب ہونگے
اور اس قول کے قائل کئی گروہ مسلمانون کے اہل کلام و حدیث وغیرہم سے بہی ہین اور یہی مختار ابن حزم
و ابن مرہ کا ہے پس یہ قول تین قول شاذ مین سے نہین ہے بلکہ منسوب ہے طرف قول اوس شخص کے جو
عذاب قبر و قیامت کا اقرار کرتا ہے اور معاد ابدان و ارواح کا مثبت ہے لیکن ان لوگون کے عذاب قبر مین
تین قول ہین ایک یہ کہ وہ فقط روح پر ہے دوسرا یہ ہے کہ روح پر ہے اور بدن پر بواسطہ روح ہے تیسرا یہ
ہے کہ فقط بدن پر ہے اور اس قول کے ساتھ اوس شخص کا قول منضم ہے جو کہ عذاب قبر کو ثابت کرتا ہے
اور روح کو یہی حیات ٹہیراتا ہے اور دوسرے قول کو قول اوس شخص کا کرتا ہے جو کہ مطلقاً عذاب ابدان کا
منکر ہے پس جبکہ اقوال شاذہ تین ٹہیرائے جائین تو دوسرا قول شاذ اوس شخص کا قول ہوگا جو یہ کہتا ہے
کہ روح تنہا منعم و معذب نہین ہوتی ہے اور روح تو یہی حیات ہے اور اس قول کو کئی گروہ اہل کلام
کے معتزلہ و اشعریہ سے کہتے ہین جیسے قاضی ابو بکر وغیرہ اور اس بات کا انکار کرتے ہین کہ روح بعد
مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے یہ قول باطل ہے قاضی کے اصحاب ابو المعالی جوینی وغیرہ نے مخالفت
کی ہے بلکہ کتاب و سنت دونون سے ثابت ہو چکا ہے کہ روح بعد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے اور
وہ منعم یا معذب ہوتی ہے جب یہ سب قول جان چکے تو اب یہ سمجھو کہ مذہب سلف و ائمہ امت کا یہ ہے
کہ میت جب مرجاتا ہے تو وہ نعیم مین ہوتا ہے یا عذاب مین اور یہ نعیم و عذاب اوسکے روح و بدن دونون کو
حاصل ہوتا ہے اور روح ابد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے منعم ہو یا معذب اور وہ کبہی
بدن کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور بدن کے لئے ہمراہ روح کے نعیم و عذاب حاصل ہوتا ہے پہر جبکہ
قیامت کبری کا دن ہوگا تو روحین جسمون کی طرف عود کی جاوینگی اور اپنی قبرون سے رب العلمین کے لئے
کہڑی ہو جاوینگی اور معاد ابدان کا درمیان مسلمین و یہود و نصاری کے متفق علیہ ہے [illegible]
مین عبارت حافظ صاحب کو اسی طرح نقل کیا ہے واللہ اعلم

وصل

شرح برزخ مین لکہا ہے صحیح یہی بات ہے کہ عذاب و ثواب ارواح و ابدان دونون کے لئے ہے گو بدن

مٹی ہی کیون نہو جاوین جیسا کہ مروی ہے **حکایت** ایک مجوسی حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور اوسکے ساتھ تین سر تھے پھر عرض کیا ای عمر تمہارے صاحب یعنے سید المرسلین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو شخص دنیا سے غیر اسلام پر نکلا وہ بیشک آگ مین جلایا جاویگا اور جہنم مین ہوگا اور یہ آیت شریف پڑھی النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا حضرت امیر المومنین نے فرمایا سچ ہے اوسنے تین سر نکالے اور کہا کہ یہ سر اوسکے باپ کا اور یہ اوسکی مان کا اور یہ اوسکی بہن کا ہے یہ سب دنیا سے دین مجوس پر نکلے ہین مین اپنا ہاتھہ ان سرون پر رکہتا ہون تو انمین گرمی کا اثر نہین پاتا امیر المومنین نے خادم سے فرمایا کہ ابو الحسن یعنے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ کو بلا لا وہ تشریف لائے حضرت عمر نے مجوسی سے فرمایا کہ تو اپنے سوال کو دوہرا اوسنے دوہرایا حضرت امیر نے فرمایا ایک پتہر اور لوہا میرے پاس لاؤ وہ حاضر کیا گیا پھر مجوسی سے فرمایا تو اپنا ہاتھہ انپر رکھہ تو کیا گرمی کا اثر پاتا ہے اوسنے ہاتھہ رکھا کہا مین نہین پاتا بلکہ یہ دونون سرد ہین آپ نے فرمایا تو لوہے کو پتہر پر مار اوسنے مارا اونکے درمیان سے آگ نکلی مجوسی سے فرمایا تو کیا اسکا انکار کرتا ہے کہ ان سرون مین آگ ہو اور تجہے اوسکی گرمی معلوم نہوتی ہو اللہ تعالی اسپر قادر ہے کہ میت کے اعضا اور اوسکی مٹی کے درمیان مین آگ پیدا کردے جیسے اوسنے اپنی قدرت سے پتہر لوہے کے درمیان مین آگ پیدا کردی پس اگر ابدان درمیان مین نہوتے تو حضرت امیر صرف عذاب روح کا اونکو جواب دیدیتے نہ حضرت عمر کو یہ ضرورت ہوتی کہ حضرت امیر کو طلب فرمائین احادیث و آثار و اخبار بیشمار اسپر دال ہین کہ موت کے بعد قبر مین اور قیامت کے دن سقر مین روح بدن دونون کو عذاب ہوتا ہے اس سے یہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ سنت و کتاب مین بدرجہ کمال فقہ و ذکاوت کے ساتھہ متصف تہے آپکے فہم و ذکا کے اخبار بے حساب ہین کہ اوسکے ذکر کے لئے ایک دفتر چاہیے یہی وجہ ہے کہ آپ سر خیل اولیاء کرام ہین اور سارے سلاسل اصفیاء عظام آپ ہی تک منتہی ہوتے ہین رضی اللہ عنہ وارضاہ ونفعنا بحبہ فی الدنیا والآخرۃ ۹

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم +

فصل عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بیان مین

۱ بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر یعنی ای اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے ۲ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عذاب قبر کا حق ہے ۳ امام احمد وبزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کی کھجورونمین داخل ہوئے آپ نے کچھ آدمیونکی آوازین بنی نجار سے سُنین کہ وہ جاہلیت مین مرے تھے اپنی قبرون مین معذب ہو رہے تھے آپ گھبراتے ہوئے نکلے صحابہ کو حکم کیا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگین ۴ صحیح مسلم وسنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمہارا تشہد اخیر سے فارغ ہو تو اوسے چاہیے کہ چار چیزون سے پناہ مانگے عذاب جہنم عذاب قبر فتنۂ موت وحیات اور فتنۂ مسیح دجال سے ۵ صحیح مسلم وغیرہ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو یہ دعا سکہاتے تھے جسطرح کہ اونکو قرآن کی سورت سکہاتے تھے اللھم انی اعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال ۶ نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے اور میرے پاس ایک عورت یہود کی کہہ رہی تھی کہ تم قبرون مین مفتون ہوتے ہو پس آپ گھبرائے اور فرمایا کہ مفتون تو یہود ہی ہوتے ہین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ ہم چند رات ٹھیرے پھر آپ نے فرمایا کیا تو نے جانا کہ میری طرف وحی کی گئی کہ تم قبرون مین مفتون ہوتے ہو بی بی عائشہ فرماتی ہین پس مینے آپ کو سُنا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے اس باب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین اثبات ثقات نے اونکو روایت کیا ہے +

فصل اس امر کے بیان مین کہ عذاب قبر کو بہائم سنتے ہین

ابن ابی شیبہ و مسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک وقت بنی نجار کے کسی باغ مین تھے اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم آپکے ہمراہ تھے کہ وہ بدکا قریب
تھا کہ آپ کو گرادے ناگاہ کئی قبرین تھین چھہ یا چار یا پانچ آپ نے فرمایا کون پہچانتا ہے ان قبر والون
کو ایک آدمی نے عرض کیا کہ مین فرمایا یہ کب مرے ہین اوسنے کہا کہ شرک مین مرے ہین فرمایا بیشک
یہ امت اپنی قبور مین مبتلا کیجاتی ہے پس اگر یہ نہوتا کہ تم دفن نہ کروگے تو مین اللہ سے دعا کرتا کہ تمکو سنا دے
عذاب قبر سے جو مین سنتا ہون ۲ مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ دو بڑہیان مجھپر
داخل ہوئین یہود مدینہ کی بڑہیون سے اونہون نے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب کیے جاتے
ہین بی بی عائشہ فرماتی ہین کہ مینے اونکی تکذیب کی اور مجھے اچھا نہ لگا کہ مین اونکی تصدیق کرون وہ
چلی گئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے عرض کیا یا رسول اللہ دو بڑہیون
نے یہود مدینہ کی بڑہیون سے کہا کہ اہل قبور اپنی قبرون مین عذاب کیے جاتے ہین آپ نے فرمایا
اونہون نے سچ کہا بیشک وہ ایسا عذاب کیے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین فرماتے ہین
پس دیکھا مینے آپ کو بعد اسکے کسی نماز مین مگر پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے اسکو بخاری نے بھی
روایت کیا ہے اور کہا کہ اوسکو سارے بہائم سنتے ہین ۳ ہنادبن سری نے اپنے زہد مین عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودیہ مجھپر داخل ہوئی اوسنے عذاب قبر کا ذکر کیا مینے اوسکی
تکذیب کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھپر داخل ہوئے مینے آپ سے اسکا ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک وہ البتہ عذاب کیے جاتے
ہین اپنی قبرون مین یہانتک کہ بہائم اونکی آوازون کو سنتے ہین **ف** قرطبی رحمہ اللہ نے تذکرہ
مین فرمایا ہے کہ ہمارے علما رحمۃ اللہ علیہم نے کہا ہے کہ بغلہ یعنی خچر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اسی لئے بدکا کہ اوسنے معذبین کی آواز کو سنا اور ذوی العقول جن و انس کے اوسکو اسلئے نہین
سنتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہ نہوتا کہ تم دفن نکروگے الخ سو اللہ سبحانہ نے اوسکو ہم سے چھپایا ہے تاکہ

ہم ایک دوسرے کو دفن کریں بسبب اپنی حکمت الٰہیہ اور لطائف ربانیہ کے واسطے غلبۂ خوف کے وقت سختی
عذاب قبر کے اگر اوسکو سنتے تو دفن کے لئے قبر سے قریب ہونے پر قدرت نہوتی یا زندہ اوسکے سننے کے
وقت ہلاک ہو جاتا کیونکہ اس دار میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کسی شئی کے سننے کی طاقت نہیں ہے
بوجہ ضعف ان قویٰ کے کیا نہیں دیکھتے کہ لوگ جب سخت کڑک بادل کو یا زلزلہ کو سنتے ہیں تو
بہت سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں اور کہاں بادل کی کڑک اوس شخص کی چیخ سے جسکو فرشتے لوہے
کے گرزوں سے مارتے ہیں جسے اوسکے ارد گرد کی خلق سنتی ہے حالانکہ خود حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر اوسکو کوئی انسان سن لے تو بیہوش ہو جاوے ہم ابن ابی شیبہ واحمد وابن
حبان وآجری نے ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
تم پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے مینے کہا یا رسول اللہ اور بیشک وہ البتہ عذاب کئے جاتے ہیں اپنی قبروں
میں فرمایا ہاں ایسا عذاب کہ اوسکو بہائم سنتے ہیں ۵ طبرانی نے کبیر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک مردے البتہ عذاب کئے جاتے ہیں اپنی قبروں
میں یہانتک کہ بہائم البتہ اونکی آوازوں کو سنتے ہیں ۶ طبرانی نے اوسط میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہا میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں تھا اور آپ اپنی سواری
پر چلے جاتے تھے کہ وہ بھڑکی مینے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے آپ کی سواری کا کہ وہ بھڑکی فرمایا بیشک
اوسنے ایک آدمی کی آواز سنی کہ وہ اپنی قبر میں عذاب کیا جاتا ہے سو وہ اسلئے بھڑکی **ف** چونکہ عذاب
قبر کو بہائم سنتے ہیں اسی لئے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ لوگ اپنے جانوروں کو جنکے پیٹ میں چارے
کے ساتھ مٹی کھا لینے سے درد ہوتا ہے تو یہود نصاریٰ قرامطہ وغیرہم کی قبروں کی طرف لیجاتے ہیں
جبکہ وہ جانور قبر کا عذاب سنتے ہیں اور اس سے اونمیں ڈر اور گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے تو اسکی حرارت
سے اونکا درد جاتا رہتا ہے حاصل یہ ہے کہ جن چوپایوں کے پیٹ میں مٹی اور چارہ کھانیسے درد ہوتا
ہے اونکا علاج ان لوگوں کی قبروں کے عذاب سنوانے سے کرتے ہیں نعوذ باللہ منہ **حکایت** ابو محمد عبد الحق رحمۃ اللہ
فرماتے ہیں کہ ابو الحکم بن مرجان نے مجھے حدیث کی اور یہ اہل علم وعمل سے تھے کہ لوگوں نے ایک میت کو

دفن کیا اپنے قرب مین جانب شرق اشبیلیہ کے جبکہ اوسکے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک گوشے مین بیٹھے باتین کرنے لگے ایک جانور اونکے قریب چر رہا تہا ناگاہ وہ جانور جلدی سے قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکھا گویا سنتا ہے پہر بہاگتا چلا گیا پہر قبر کی طرف آیا اور اپنا کان اوسپر رکھا گویا وہ سنتا ہے پہر چلا گیا اوسنے کئی بار اسی طرح کیا ابو الحکم رحمہ اللہ فرماتے ہین مینے عذاب قبر کو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو یاد کیا کہ بیشک وہ البتہ ایسا عذاب کئے جاتے ہین کہ اوسکو بہائم سنتے ہین اللہ عز وجل ہی خوب جانتا ہے کہ جو کچہہ اوس میت کا حال تہا اس حکایت کو جب ذکر کیا کہ قاری نے اس حدیث کو عذاب قبر مین پڑہا اور ہم اوسوقت کتاب مسلم بن حجاج کو اونپر سماع کر رہے تہے رضی اللہ عنہ یہ حکایت تذکرہ قرطبی رحمہ اللہ مین اسیطرح لکہی ہے *

فصل بیان مین اسباب عذاب قبر کے نعوذ باللہ منہ

جاننا چاہیے کہ یہ اسباب بہت ہین بیان انکا دو طرح پر ہے ایک مجمل دوسرا مفصل **مجمل** یہ ہے کہ عذاب قبر کے تین سبب ہین ۱ اللہ تعالی کے ساتہ جہل یعنی اوسکو نہ پہچاننا اس جہل مین کفر و شرک داخل ہے کیونکہ جو شخص اللہ سبحانہ وتعالی کو نہین پہچانتا ہے وہی شرک وکفر مین مبتلا ہوتا ہے ۲ اللہ تعالی کے حکم کو ضایع کرنا اسمین سارے اوامر و فرائض داخل ہین ۳ اوسکے معاصی کا مرتکب ہونا اسمین سب نواہی کبائر ظاہرہ و باطنہ آگئے پس جس روح نے اللہ سبحانہ کو جانا پہچانا اور اسکے ساتہ محبت رکہی کسی چیز کو اوسکی ذات و صفات مین شریک نہ کیا اوسکے احکام کو مانا اوسکے اوامر کو بجالائے اوسکے معاصی سے بچے اوسکے نواہی سے پرہیز کیا تو اللہ سبحانہ ایسی روح کو ہرگز عذاب نہ کریگا نہ اوس بدن کو جسمین وہ تہی مایفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم کیونکہ عذاب قبر اور عذاب آخرت اللہ تعالی کے غضب و سخط کا اثر ہے بندے پر سو جسنے اللہ سبحانہ کو دنیا مین خفا کیا پہر توبہ و انابت نہ کی اوسکو راضی نہ کیا اور اسی حال پر مر گیا تو اسکو عذاب برزخ سے اوتنا ہوگا کہ جتنا اوسنے اللہ تعالی کو اپنے اوپر خفا کیا پہر کسی نے تہوڑا کسی نے بہت پس بقدر اوسکے جرم کے سزا جزا ملیگی زیادہ نہ کم کیونکہ ہمارا رب عادل ہے ظالم نہین ہے اعدل العادلین احکم الحاکمین ہے نہ ذرہ برابر نیکی سے گہٹا دے نہ بدی مین بڑہا دے بلکہ وہ تو رحمن رحیم ارحم الراحمین ہے جسکے چاہے سارے گناہ

مٹا دے اور بے حساب ثواب دیدے لا یسئل عما یفعل وھو یسئلون الٰہی ہم تو تیرے گنہگار خطاکار
بندے ہین تجھسے تیرا فضل مانگتے ہین تو اپنے فضل وکرم سے ہمکو اعمال خیر کی توفیق دے اعمال شر سے
بچا حسن خاتمہ روزی فرما ہمارے گناہ بخشدے عذاب قبر و عذاب آخرت سے ہمکو بچا لے تیرے نزدیک اسکی
کچھہ ہستی نہین ہے تیرا فضل بہت بڑا ہے تو ہمکو اپنی رحمت سے ڈہانک لے دنیا و آخرت کے شر سے
محفوظ رکھہ آمین آمین آمین بجاہ النبی الامین سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم بعدد معلوماتہ ومداد کلماتہ **فصل**

بیان میں سے ہے اکفر و شرک سے ۱ امام احمد و ابو یعلی و آجری نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلط کئے جاتے ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوے
تنین وہ اوسکو کاٹتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو ۲ ابو یعلی و آجری و ابن مندہ نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن اپنی قبر مین ایک
چمن مین ہے اور کشادہ کی جاتی ہے واسطے اوسکے قبر اوسکی ستر گز اور روشنی کیجاتی ہے واسطے
اوسکے جیسے چاند چودہوین رات مین کیا تم جانتے ہو یہ آیت کس بات مین نازل ہوئی فان لہ معیشۃ
ضنکا صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہین فرمایا عذاب کافر کا ہے اوسکی قبر مین قسم ہے
اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے بیشک البتہ مسلط کئے جاتے ہین اوسپر ننانوے تنین وہ اوسکے جسم
مین پہونکتے ہین اور اوسکو کاٹتے اور نوچتے ہین روز قیامت تک ۳ امام احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہیجے جاتے ہین کافر پر دو سانپ ایک تو
اوسکے سر کی طرف سے اور دوسرا اوسکے پاؤن کی جانب سے وہ اوسے ایسا کترتے ہین کہ جب فارغ ہوتے ہین
تو پہر عود کرتے ہین اسی طرح قیامت تک کرتے رہین گے ۴ **عذاب ابو جہل** طبرانی نے اوسط
مین ابن مندہ نے اور ابن ابی الدنیا نے عذاب قبور مین لالکائی نے سنت مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ مین ایک وقت اطراف بدر مین جا رہا تہا کہ ایک آدمی گڑہے سے نکلا اوسکی
گردن مین ایک زنجیر تہی اوسنے مجھے پکارا ای عبد اللہ تو مجھے پانی پلا مجھے نہین معلوم کہ اوسنے میرا

نام ہچانا یا مجہسے عرب کے پکارنیکے ساتہہ پکارا اور ایک آدمی اوس گڑہے سے نکلا اوسکے ہاتہہ مین کوڑا
تہا اوسنے مجہسے پکارا ای عبد اللہ تو اوسکو پانی نہ پلا پس بیشک وہ کافر ہے پہر اوسکو کوڑے سے مارا یہانتک
کہ وہ طرف اپنے گڑہے کے لوٹ گیا پہر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ کو اسکی خبر دی آپ نے
مجہسے فرمایا کیا تو نے اوسکو دیکہا ہے مینے کہا ہان فرمایا وہ اللہ کا دشمن ابو جہل ہے اور یہ اوسکا عذاب
ہے روز قیامت تک ۵ ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین خلال نے سُنَّہ مین ابن البرا
نے روضہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہا مین ایک بار سفر کے لئے نکلا میرا گذر ایک قبر
پر قبور جاہلیت سے ہوا ناگاہ ایک آدمی قبر سے نکلا آگ مین شعلہ مار رہا تہا اوسکی گردن مین ایک زنجیر آگ
کی تہی میرے ساتہہ پانی کی چہاگل تہی جب اوسنے مجہے دیکہا تو کہا ای عبد اللہ تو مجہے پانی پلا اتنے مین
ایک اور آدمی اوسکے پیچہے قبر سے نکلا اوسنے کہا ای عبد اللہ تو اوسکو نہ پلا وہ تو کافر ہے پہر اوسنے زنجیر کو
پکڑا اور اوسے کہینچا قبر مین اوسکو داخل کر دیا گیا پہر مجہے رات نے ایک بڑہیا کے گہر کی طرف پہونچایا یعنے
رات ہو گئی تو مین اوسکے گہر مین اوتر پڑا اوسکے گہر کے جانب مین ایک قبر تہی مینے قبر سے ایک آواز سنی
کہ کہتا ہے بول وما بول وشنّ وما شنّ مینے بڑہیا سے کہا یہ کیا ہے اوسنے کہا یہ میرا خاوند تہا
جب موتتا تو پیشاب سے نہین بچتا تہا اور مین اوس سے کہا کرتی تہی خرابی ہو تیری اونٹ تو جب پیشاب
کرتا ہے تو اپنے پانون پہیلا لیتا ہے یعنی وہ باوجود اسکے کہ جانور ہے پیشاب سے بچتا ہے تو اوس سے بہی
بُرا ہے کہ تو اوس سے احتیاط نہین کرتا وہ میرا کہنا نہین مانتا تہا وہ جب سے مرا ہے بول وما بول چلایا
کرتا ہے یعنی پیشاب اور کون پیشاب یعنی اس سے احتیاط نہ کرنا موجب عذاب ہے مینے کہا شنّ
وما شنّ کیا ہے اوسنے کہا کہ ایک پیاسا آدمی اوسکے پاس آیا اور کہا کہ مجہے پانی پلا اوسنے کہا مشک
کو لیلے ناگاہ اوسمین کچہہ نہ تہا وہ آدمی مر کے گر پڑا سو وہ جب سے مرا ہے شن وما شن پکارا کرتا ہے
یعنی مشک اور کون مشک کہ میرے عذاب کی باعث ہوئی جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس حاضر ہوا تو مینے آپ کو اسکی خبر دی آپ نے منع فرمایا اس سے کہ آدمی تنہا سفر کرے زواجر
مین تنہا سفر کرنیکو کبیرہ کہا ہے اسلئے کہ شرع مین اس سے نہی آئی ہے ٦ ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین حویرث

ن البزار

بن رباب سے روایت کیا ہے کہا مین ایک بار اثنا‌ئے راہ مین تہا کہ پہر ایک آدمی قبر سے نکلا اوسکا مونہ اور سر آگ سے شعلہ مار رہا تہا اوسکی گردن مین لوہے کی ایک زنجیر تہی اوسنے کہا تو مجہے پانی پلا اوسکے پیچہے ایک اور آدمی کہتا نکلا کہ کافر کو پانی نہ پلا پس اسنے اوسکو آلیا اور زنجیر کا سر آ پکڑا اوسکو اوندہا کہینچا پہر اوسکو کہینچا یہانتک کہ دونون کے دونون قبر مین داخل ہو گئے حویرث کہتے ہین کہ اونٹنی اتنی ہو گئی کہ مین اوس سے کسی چیز پر قدرت نہین رکہتا تہا حتی التوت بعرق الظلمۃ پہر وہ بیٹہہ گئی مین اتر پڑا مغرب و عشا کی نماز پڑہی پہر سوار رہا یہانتک کہ صبح کو مدینہ مین پہونچا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو اسکی خبر دی اونہون نے فرمایا ای حویرث واللہ مین تجہے متہم نہین کرتا ہون مقرر تو نے مجہے سخت خبر دی پہر اونہون نے صفرا کے آس پاس کے معمر لوگون کی طرف آدمی بہیجا جنہون نے جاہلیت کو پایا تہا پہر حویرث کو بلایا پس فرمایا بیشک اسنے مجہے ایک بات کی خبر دی ہے اور مین اوسکو متہم نہین کرتا ہون ای حویرث تو انسے بیان کر جو تو نے مجہسے بیان کیا ہے حویرث نے اونسے بیان کیا اونہون نے کہا ای امیر المومنین ہمنے اسکو پہچان لیا ہے یہ ایک آدمی تہا بنی غفار سے جاہلیت مین مرا ہے اور مہمان کا کوئی حق نہین سمجہتا تہا **حکایت** ابن ابی الدنیا نے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے ہشام عروہ سے روایت کرتے ہین عروہ نے کہا کہ ایک سوار مکے مدینے کے درمیان مین جا رہا تہا ناگاہ ایک قبرستان پر اوسکا گذر ہوا ناگاہ ایک آدمی اپنی قبر سے نکلا آگ مین شعلہ مار رہا تہا لوہے مین جکڑا ہوا تہا کہا ای اللہ کے بندے پانی چہڑک ایک اور آدمی اوسکے پیچہے کہتا ہوا نکلا ای اللہ کے بندے پانی مت چہڑک سوار بیہوش ہو گیا صبح ہوئی تو اوسکے بال سفید ہو گئے تہے حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو اسکی خبر دی اونہون نے منع فرمایا کہ آدمی تنہا سفر کرے **عذاب یہود** ۸ امام احمد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ کی کہجورون مین تہے اور بلال آپکے پیچہے چل رہے تہے آپکا گذر ایک قبر پر ہوا پس فرمایا ای بلال کیا تو سنتا ہے جو مین سنتا ہون صاحب اس قبر کا عذاب کیا جاتا ہے اوس کا پوچہا تو وہ یہودی تہا

———)✲(———

مایوسی کفار کی رحمت الٰہی سے بعد موت کے

۹ ابن ابی شیبہ نے عکرمہ سے کریمہ کما یئس الکفار من اصحاب القبور کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہا کفار جسوقت کہ قبور مین داخل ہوئے اور جو کچہہ ذلت وخواری کہ اللہ تعالی نے اونکے واسطے تیار کر رکہی ہے اوسکا معائنہ کرلیا تو وہ اللہ تعالی کی رحمت سے نا امید ہوگئے ❊

۱۰ عذاب زندیق

حکایت اشعث اخی عارثم کہتے ہین مجہسے عبد اللہ بن ہشام یا ہاشم نے کہا کہ مین ایک میت کی طرف گیا تا کہ اوسے نہلاؤن جبکہ مینے اوسکے مونہہ سے کپڑا سرکایا تو ناگاہ اوسکے حلق مین ایک کالا سانپ تہا مینے سانپ سے کہا کہ تو مامور ہے اور ہمارا طریقہ ہے کہ ہم اپنے مردون کو غسل دین اگر تیری رای ہو تو کسی کونے مین چلا جا یہانتک کہ ہم اوسکو غسل دیدین پہر تو اپنی جگہہ آجانا کہتے ہین کہ وہ اوسکے حلق سے علحدہ ہوا اور گہر کے کونے مین چلا گیا جب ہم اوسکے غسل سے فارغ ہوئے تو وہ اپنی جگہہ آگیا کہتے ہین کہ یہ میت متہم بزندقت تہا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کتاب کرامات الاولیاء بسند کہ دوسرا سبب نفس کا مار ڈالنا ہے جسکے مار ڈالنے کو اللہ تعالی نے حرام فرمایا ہے ❊

اعذاب ابن آدم اوّل

ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین ایک آدمی سے جسکا نام عبد اللہ ہے روایت کیا ہے کہ وہ اور ایک گروہ اوسکی قوم کا دریا پر سوار ہوا اور کئی دن تک دریا اونپر تاریک رہا پہر وہ تاریکی اونسے دور ہوگئی اور وہ ایک گاؤن کے قریب تہے عبد اللہ نے کہا کہ مین نکلا پانی تلاش کرنے لگا ناگاہ کئی دروازے بند تہے کہ اونمین ہوا آتی جاتی تہی مینے آواز دی کسینے مجہے جواب نہ دیا مین اسی حال مین تہا کہ دو سوار مجہپر آئے ہر ایک کے نیچے اونمین سے ایک ایک سفید کملی تہی اون دونون نے مجہسے کہا ای عبد اللہ تو اس راہ مین چل تو ابہی ایک برکہ کی طرف پہونچیگا اوسمین پانی ہے سو تو اوسمین سے پانی بہر لینا اور نہ ڈراوے تجہے جو تو اوسمین دیکہے مینے اونسے اون بند گہرون کا حال پوچہا جنمین ہوا آتی جاتی تہی اونہون نے کہا ان گہرون مین مردون کی روحین ہین پہر مین نکلا یہانتک

عارثم

۴۱۲ ... بی بی ... (حاشیہ)

کہ برکہ کی طرف پہونچا ناگاہ اوسمین ایک آدمی مونہہ کے بل لٹکا ہوا تھا چاہتا تھا کہ اپنے ہاتہہ سے پانی لیوے
اور وہ اوسکو نہین ہونچتا تھا جب اوسنے مجھے دیکہا تو آوازدی اور کہا اے عبداللہ تو مجھے پانی پلادے مینے
پیالے سے پانی بھرا تاکہ اوسکو دون میرا ہاتہہ قبض کیا گیا اوسنے مجھسے کہا کہ تو عمامہ کو تر کرکے پہر اوسکو میری طرف
پہینک دے مینے عمامہ کو تر کیا تاکہ اوسکو طرف اوسکے پہینکون پہر میرا ہاتہہ قبض کیا گیا مینے کہا اے
اللہ کے بندے تو نے دیکہا جو مینے کہا میرا ہاتہہ قبض کیا گیا تو مجھے بتا تو کون ہے اوسنے کہا مین آدم کا بیٹا
ہون مین اول اوسکا ہون جسنے زمین مین خون بہایا اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق عبداللہ بن
دینار عن ابی ایوب الیمانی عن رجل من قومہ یقال لہ عبداللہ ۴ لالکائی نے سعد بن خالد
سے اوسنے بعض مشائخ اہل دمشق سے روایت کیا ہے کہا کہ ہم حج کو گئے ہمارا ایک ہمراہی راہ مین مر گیا
ہمنے ایک قوم سے کدالی عاریت لی پہر ہمنے اوسکو دفن کر دیا اور کدالی کو قبر مین بھول گئے ہمنے قبر کو کہولا
تاکہ اوسکو لین ناگاہ اوس آدمی کی گردن اور دونون ہاتہہ اور دونون پاؤن جمع کئے گئے تہے کدالی کے
حلقے مین ہمنے مٹی کو اوسپر برابر کر دیا اور قوم کو اوسکی قیمت دیکے راضی کیا جب ہم لوٹ کے آئے تو
اوسکی بی بی سے اوسکا حال پوچھا اوسنے کہا کہ یہ ایک آدمی کے ہمراہ ہوا تہا اوسکے پاس مال تہا تو اسنے
اوسکو مار ڈالا اور مال لے لیا اسی مال مین حج وغزو کیا کرتا تہا +

۳ عذاب عبیداللہ بن زیاد

حکایت ابن عساکر نے یزید بن ابی زیاد اور عمارہ بن عمیر سے روایت کیا ہے ان دونون نے کہا جبکہ
عبیداللہ بن زیاد مارا گیا تو اوسکا سر اور اوسکے اصحاب کے سر لائے گئے پہر میدان مین ڈالے گئے ایک بڑا
سانپ آیا لوگ اوسکی ڈر سے متفرق ہوگئے وہ سرون مین گہسا یہانتک کہ عبیداللہ بن زیاد کے دونون
نتہنون مین داخل ہوا پہر اوسکے مونہہ سے نکلا پہر اوسکے مونہہ مین داخل ہوا اور اوسکی ناک سے نکلا
اوسنے کئی بار اوسکے ساتہہ یہی کیا پہر چلا گیا پہر لوٹ کے آیا اوسکے ساتہہ اسی طرح کئی بار درمیان
سرون کے گیا اور یہ معلوم نہین ہوا کہ وہ کہان سے آیا اور کدہر گیا واخرجہ الترمذی فی جامعہ
من طریق عمارۃ وحدہ وہذا حدیث حسن صحیح +

۴ عذاب مسلم بن عقبہ

حکایت ابن عساکر نے محمد بن سعید سے روایت کیا ہے کہ مسلم بن عقبہ مرّی سے مدینہ منورہ مین وارد ہوا
بیعت یزید کی طرف لوگون کو بلایا اسپر کہ وہ غلام ہین اوسکی طاعت و معصیت مین لوگون نے اوسکی دعوت
قبول کی مگر ایک آدمی نے قریش سے جسکی مان ام ولد یعنی لونڈی تھی کہا بلکہ اللہ کی طاعت سے عبید اللہ
نے اس بات کو اوس سے قبول نکیا اور اوسکو مار ڈالا اوسکی مان نے قسم کہائی کہ اگر اللہ اوسکو مسلم سے
قدرت دیگا خواہ وہ زندہ ہو یا مرا تو وہ اوسکو جلاویگی جبکہ مسلم مدینہ سے نکلا تو اوسکی بیماری سخت ہوئی
پہر مرگیا قرشی کی مان اپنے کئی غلام لیکر اوسکی قبر کی طرف گئی اوسنے حکم دیا قبر اوکہیڑی گئی پس جب اوسکی طرف
پہونچی تو ناگاہ ایک بڑا سانپ اوسکی گردن مین لپٹا ہوا تہا اوسکی ناک کی نوک کو پکڑے ہوئے چوس رہا تھا
پہر لوگ اوس سے جدا ہو گئے

۵ عذاب ابن ملجم

حکایت عصمہ عبادانی سے مروی ہے کہا کہ مین کسی جنگل مین گشت کر رہا تہا کہ مینے ایک دیر دیکہا
دیر مین ایک صومعہ یعنے عبادت خانہ تہا اوسمین ایک راہب تہا مینے اوس سے کہا تو مجہسے بیان کر عجیب
سے عجیب بات جو تو نے اس جگہہ مین دیکہی ہے اوسنے کہا ہان مین ایک دن بیٹہا تہا کہ مینے ایک پرندہ
سفید دیکہا وہ اس پتہر پر گر پڑا اوسنے ایک سر کو قے کیا پہر ایک پانون کو پہر ایک پنڈلی کو اور ناگاہ وہ جبکہ
کسی عضو کو ان اعضا سے قے کرتا تو وہ بجلی سے بہی زیادہ جلد بعض بعض کے ساتہہ جوڑ جاتے تھے
یہانتک کہ ایک آدمی بیٹہا ہوا درست ہوگیا پہر جب اوسنے اوٹہنے کا قصد کیا تو اوس پرندے نے اوسکو
ایک بار چونچ ماری اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پہر اوسکو نگلنے لگا اسی طرح کئی دن کرتا رہا پس
میرا تعجب اوس سے بکثرت ہوا اور اللہ تعالی کی عظمت کا اور زیادہ یقین ہوا اور مینے جان لیا کہ ان جسمون
کے لئے بعد موت کے ایک حیات ہے پہر ایک دن مینے اوسکی طرف التفات کیا اور کہا کہ ای طائر مین تجہسے
اوس ذات کے حق کے ساتہہ سوال کرتا ہون جسنے تجہے پیدا کیا کہ تو اوس سے باز رہ یہانتک کہ مین
اوس سے پوچہون اور وہ مجہے اپنے قصے کی خبر دے پس اوس طائر نے صاف عربی آواز سے جواب دیا

کہ میرے رب کے لئے ملک ہے اور اوسی کے واسطے بقا ہے فنا کرتا ہے ہر چیز کو اور وہ باقی ہے مین ایک فرشتہ
ہون اللہ کے فرشتون سے مین اس جسم پر مقرر کیا گیا ہون جسوقت کہ اسنے جرم کیا ہے پھر مین اوس شخص
کی طرف ملتفت ہوا مینے کہا ای آدمی اپنی جان کی طرف برائی کرنیوالے تیرا کیا قصہ ہے اور تو کون ہے
اوسنے کہا مین عبد الرحمن بن ملجم ہون قاتل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مینے جبکہ اونکو قتل کیا اور میری روح
اللہ تعالیٰ کے سامنے گئی تو اوسنے مجھے ایک صحیفہ دیا اوسمین لکھا ہوا تھا جو کچھ کہ مینے عمل خیر و شر سے
کیا اوسوقت سے کہ مجھے میری مان نے جنا اوسوقت تک کہ مینے علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا سو اللہ تعالیٰ
نے اس فرشتے کو میرے عذاب کا حکم دیا ہے قیامت تک پس وہ میرے ساتھ کرتا ہے جو تو نے دیکھا ہے
وہ خاموش ہو رہا پھر اوسی طائر نے ایک چونچ ماری جس سے اوسکے اعضا کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پھر وہ ایک
ایک عضو کو نگلنے لگا پھر وہ چلا گیا اخرجہ تمام بن محمد الرازی فی کتاب الرھبان لہ وابن عساکر
من طریقہ عن ابی علی محمد بن ھارون الانصاری عن عصمۃ بن ابی عصمۃ البخاری عن
احمد بن عمارۃ بن خالد التمار عن عصمۃ العباد انی جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
کہ اس اسناد مین سوا ابو علی شیخ تمام کے اور کوئی متکلم فیہ نہین ہے ذہبی نے میزان مین کہا ہے کہ وہ تہمت
کیا جاتا تھا وقال ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ قد رویت ھذہ الحکایۃ من وجہ آخر
اخرجھا ابن النجار فی تاریخہ من طریق السلفی باسنادہ لہ الی الحسن بن محمد بن عبید العسکری
حدثنا اسمعیل بن احمد بن علی بن احمد بن یحیی ابن المنجم سنہ ٣١٣ انہ حضر مع یوسف
بن ابی الساج فاحضر راھب فحدث فذکر شبیھا بالحکایۃ ورویت من وجہ آخر
من طریق ابی عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراھیم الرازی صاحب السداسیات المشھورۃ
عن علی بن بقاء بن محمد ابن الوراق حدثنا ابو محمد عبد الرحمن بن عمر البزار سمعت ابا بکر محمد
بن احمد بن ابی الاصبع قال قدم علینا شیخ فذکر انہ کان نصرانیا سنین وانہ تعبد
فی صومعتہ فبینما ھو ذات یوم جالس اذ جاء طائر کالنسر فذکر شبیھا بالحکایۃ مختصرا
۳ تیسرا سبب پیشاب سے احتیاط نہ کرنا ۴ سبب غیبت کرنا ۵ چغلخوری ابن ابی شیبہ وابن ابی الدنیا نے

ن۱ السکری ن۲ الیشکری

اور آجری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
پاکی کرو تم پیشاب سے اسلئے کہ عام عذاب قبر کا اسی سے ہے ۲ ابن ابی شیبہ و بخاری و مسلم نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں پر گزرے آپ نے
فرمایا بیشک وہ دو تو البتہ عذاب کئے جاتے ہیں اور عذاب نہیں کئے جاتے ہیں بڑی چیز میں ایک تو
اونمین کا پرہیز نہیں کرتا تھا اپنے پیشاب سے اور دوسرا چغلخوری کرتا پھرتا تھا پھر آپ نے ایک شاخ تر لی
اوسکو چیر کر دو کیں پس ہر قبر پر ایک ایک رکھدی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ کیوں
کیا فرمایا شاید اونسے تخفیف کیجائے جبتک کہ وہ خشک نہوں ۳ ابن ابی الدنیا و بیہقی نے حضرت
میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے امی میمونہ تو پناہ
مانگ ساتھ اللہ کے عذاب قبر سے اور بیشک سخت تر عذاب قبر سے غیبت و پیشاب سے ہے ۴ امام احمد و اصبہانی
نے یعلی بن سیابہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر تشریف لائے کہ اوسکا مردہ
مفتون ہو رہا تھا پس فرمایا بیشک یہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر شاخ منگائی اوسے
اوسکی قبر پر رکھدی اور فرمایا شاید اوس سے تخفیف کیجائے جب تک کہ یہ تر ہے ۵ بیہقی نے دلائل النبوت
میں یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبرستان
پر گزرا مینے ایک قبر میں ضغطہ یعنے دباؤ سنا مینے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک مینے ایک قبر میں ضغطہ سنا
فرمایا کیا تو نے سنا ای یعلی مینے عرض کیا ہاں فرمایا وہ تو ایک تھوڑی سی بات میں عذاب کیا جاتا ہے
مینے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ درمیان لوگوں کے چغلخوری کرتا پھرتا تھا اور پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا
پھر ذکر شاخ کا کیا یعلی بن مرہ وہی یعلی بن سیابہ ہیں سیابہ انکی ماں تھیں ۶ بیہقی نے حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک عذاب قبر کا تین چیزوں سے
ہوتا ہے غیبت و چغلخوری و پیشاب سے سو تم بچو اس سے ۷ بیہقی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہا کہ عذاب قبر کا تین حصہ ہے تہائی غیبت سے اور تہائی چغلخوری سے اور تہائی پیشاب سے
۸ ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ن چغلخوری

فرمایا ہے جبکہ مجھے معراج ہوئی تو مین کئی قومون پر گزرا اُنکے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے سونہہ اور سینون کو نوچتے تھے مینے کہا یہ کون لوگ ہین ای جبرئیل کہا وہ لوگ ہین کہ لوگون کے گوشت کہاتے ہین اور اونکی آبرو ریزی کرتے ہین **ف** شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب زواجر مین پیشاب سے نہ بچنے کو بدن یا کپڑے مین ذیل کبائر ظاہرہ ذکر کیا ہے اسکے بعد چند احادیث صحاح وسنن کو جو اس باب مین وارد ہوئی ہین بیان فرمایا ہے پہر ایک تنبیہ لکہی ہے اوسمین یہ کہا ہے کہ تم نے ان حدیثون سے یہ بات جان لی کہ وہ تصریح کرتے ہین اسپر کہ پیشاب سے پرہیز نہ کرنا کبیرہ ہے اور اسکے ساتہ ایک جماعت نے ہمارے ائمہ سے تصریح کی ہے اور بخاری نے اسطرف اونسے سبقت کی ہے کیونکہ اونہون نے اپنی روایت سابقہ پر یہ ترجمہ منعقد کیا ہے باب من الکبائر ان لا یستتر من البول پہر شیخ مرحوم نے یہ کہا ہے کہ ان حدیثون مین ظاہر دلالت ہے واسطے قول ایک جماعت کے ہمارے اصحاب سے کہ پاکی کرنا واجب ہے باین طور کہ چند قدم چلے یا ذکر کو نشر کرے یا کہنکارے پاکی کر لینے مین ہر آدمی کی ایک عادت ہوتی ہے کہ فضلات اوسکے پیشاب کے بدون اوس عادت کے نہین نکلتے ہین اسلئے ہر آدمی کو چاہیئے کہ وہ اپنی عادت کے موافق کرے لیکن غایت درجہ کی کد اس باب مین اوسے نہ چاہیئے کیونکہ یہ وسواس پیدا کرتی ہے اور اوسکو مضر ہوتی ہے خصوصًا ذکر کو جبکہ اوسکی اینچ کہینچ بہت کرے اور اسی طرح پاخانے مین آدمی پر یہ بات متعین ہے کہ پاخانے کی جگہہ دہونے مین مبالغہ کرے اور تہوڑی دیر استرخا کرے تاکہ حلقۂ دبر کے شکنون مین جو کچہہ پاسہا ہوا اوسکو دہو ڈالے کیونکہ جو لوگ استرخا نہین کرتے ہین اور اوس جگہہ کے دہونے مین مبالغہ نہین کرتے ہین اونمین سے اکثر سہ نجاست کے نماز پڑہتے ہین پس اونکو وہی وعید سخت حاصل ہوتی ہے جو کہ اون حدیثون مین مذکور ہے اسلئے کہ جب وہ وعید پیشاب پر مترتب ہوئی تو اوسکا مترتب ہونا پاخانے پر بطریق اولی ہوگا کیونکہ وہ پلید تر اور فاحش تر ہی **حکایت** ائمہ نے نقل کیا ہے کہ ابن ابی زید مالکی رحمۃ اللہ کو کسی نے خواب مین دیکہا اونسے پوچہا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتہہ کیا کیا اونہون نے کہا کہ مجھے بخشدیا پوچہا کس سبب سے کہا بسبب میرے قول کے رسالہ مین باب استنجا مین کہ تہوڑی دیر استرخا کرے اسبات کو

انہون نے ہی اول کہی تہی یعنی یہ بات ثابت ہے کہ انسان جبکہ اپنی مقعد کو تہوڑی دیر ڈہیلی چہوڑ دیگا تو غم دبر مین جو کچہ کہ شکن اینچ بیچ مین ہین سب ظاہر ہوجاوینگے اونکو پانی پہونچ جاویگا اور جو کچہ اوسمین ہے وہ صاف پاک ہوجاویگا بخلاف اسکے کہ جب اوسکو بدون اسکے دہووے **ف** شیخ ابن حجر رحمہ اللہ نے غیبت کو اور رضا و تقریر سے اوسپر سکوت کرنے کو کبیرہ گناہ ہے اور قرآن و حدیث سے اوسکے حرام ہونیکو ثابت کیا ہے نو دس ورق مین اس باب کی حدیثین اور اقوال علمار کے لکہے ہین بنا بر بسط کیا ہے اسکی تعریف اسکے اقسام و اسباب خوب بیان کئے ہین اسی طرح نمیمہ کو بہی کبائر مین شمار کیا ہے **حکایت** ایک آدمی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور ایک شخص کی طرف سے نمامی کی حضرت امام نے فرمایا تو ہمکو اوسکی طرف لے چل وہ آپکے ہمراہ ہوا اوسے یہ گمان ہوا کہ وہ اپنے نفس کی نصرت کرینگے اپنا بدلہ لیوینگے جب آپ اوس شخص کے پاس پہونچے تو فرمایا اے میرے بہائی جو تو نے میرے حق مین کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو اللہ میرے لئے بخشے اور اگر وہ باطل ہے تو اللہ تیرے لئے بخشے حافظ منذری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ امت نے اجماع کیا ہے تحریم نمیمہ پر اور اسپر کہ وہ اعظم ذنوب سے ہے نزدیک اللہ عز و جل کے **رباعی**

غیبت نہ کبھی حاضر و غائب کرنا
ہے جرم بیان حال فاجر کرنا
ہے سنگ محک کو روسیاہی حاصل
ہرگز نہ کسی کا عیب ظاہر کرنا

مسبب بے وضو نماز پڑہنا مظلوم کی مدد نہ کرنا

یعنی بشرط قدرت **حکایت** عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین ایک شخص مرگیا لوگ اوسکو پرہیزگار گمان کرتے تہے اوسکی قبر مین فرشتے آئے کہا ہم تجہے سو کوڑے اللہ تعالی کے عذاب کے لگینگے اوسنے کہا تم مجہے کسلئے مارو گے مین تو تقوی و تورع کرتا تہا کہا تو پچاس مارینگے پہر کم کرتے رہے یہانتک کہ ایک کوڑے کی ٹہیری پہر اوسے ایک کوڑا لگایا قبر اوسپر شعلہ مارنے لگی اور وہ ہلاک ہوگیا پہر زندہ کیا گیا کہا تمنے مجہے کیون مارا فرشتون نے کہا تو نے ایک دن نماز پڑہی اور تو بے وضو تہا اور تیرا گذر ایک مظلوم پر ہوا وہ تجہسے استغاثہ کرتا تہا تو نے اوسکی فریادرسی نہ کی اخرجہ ابن ابی شیبہ

۲ حکایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا ایک بندے کو اللہ کے بندون مین سے حکم ہوا کہ قبر مین اوسکو سو کوڑے مارے جاوین وہ اللہ سے سوال و دعا کرتا رہا یہانتک کہ ایک کوڑا ٹہیرا اور پہر قبر آگ سے بہر گئی جبکہ یہ حالت اوس سے دور ہوئی تو اوسنے افاقہ پایا کہا تمنے مجھے کس بات پر مارا کہا تو نے ایک نماز بغیر وضو کے پڑہی اور ایک مظلوم پر تیرا گذر ہوا تو نے اوسکی مدد نکی اخرجہ الطحاوی و ابن ابی الدنیا عن عمرو بسندہ و ابوالشیخ فی کتاب التوبیخ

۸ سبب نماز کو دیر کرکے پڑہنا اور کسیکی بات کو چہپکے سنکر افشا کرنا

۱ حکایت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص اہل مدینہ سے تہا اوسکی ایک بہن تہی وہ مرگئی یہ اوسکی تجہیز تکفین کرکے قبر کی طرف لیگیا وہ جب دفن ہوچکی اور یہ اپنے گہر آیا تو یاد کیا کہ ایک کیسہ جو اسکے ساتہہ تہا اوسکو قبر مین بہول آیا اپنے ایک دوست سے استعانت کی یہ اور وہ دونون قبر پر آئے اوسکو کہودا کیسہ ملگیا اسنے اپنے دوست سے کہا کہ تو علیحدہ ہوجا تاکہ مین دیکہون میری بہن کس حال پر ہے اسنے لحد پر سے کچہہ ہٹایا دیکہا تو قبر شعلہ مار رہی ہے اسنے لحد پر سے جو ہٹایا تہا اوسکو ویسا ہی کردیا اور قبر برابر کردی لوٹ کے اپنی مان کے پاس آیا اوس سے بہن کا حال پوچہا کہا وہ نماز کو دیر کرکے پڑہا کرتی تہی اور مین گمان کرتی ہون کہ وہ بے وضو پڑہتی تہی اور پڑوسی جب سوجاتے تو اونکے دروازون پر جاتی اپنا کان اونپر لگاتی پہر اونکی بات نکالتی اخرجہ ابن ابی الدنیا ؎

۹ سبب غسل جنابت نکرنا

حکایت ابان بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمارا ایک پڑوسی مرگیا ہم اوسکے غسل و کفن و اوٹہانے مین حاضر ہوئے ناگاہ اوسکی قبر مین ایک جانور مشابہ بلی کے تہا ہمنے اوسکو بہگایا وہ نہ بہاگا ہم کدال سے اوسکی پیشانی مین ہم مارا تو بہی وہ نہ ہٹا پہر دوسری قبر کی طرف گئے جبکہ لحد بنائی تو دیکہا اوسمین وہی جانور تہا اوسکے ساتہہ جیسے اول کیا تہا ویسا ہی اب بہی کیا اوسنے کچہہ التفات نکیا پہر تیسری قبر کی طرف گئے جب لحد بنائی تو ناگاہ وہی جانور اوسمین تہا اب بہی اوسکے ساتہہ وہی کیا

جو پہلی بار کیا تہا اوسنے کچہہ التفات نہ کیا قوم نے کہا ای لوگو یہ ایک ایسا امر ہے کہ اسکے مثل ہمکو اتفاق نہین پڑا تہم تو اپنے مردے کو دفن کر دو پہر اوسکو دفن کر دیا جبکہ اوسپر اینٹین برابر کر دی گئین تو سنے اوسکی ہڈیون کی آواز سنی لوگ اوسکی عورت کے پاس گئے کہا ای عورت تیرے خاوند کا کیا عمل تہا اور جو کچہہ دیکہا تہا وہ اوس سے بیان کیا اوسنے کہا کہ وہ غسل جنابت نہین کرتا تہا قال الحافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی وروی الھیثم بن عدی حدثنا ابان ٭

۱۰ سبب زنا ۱۱ سبب چوری کرنا ۱۲ سبب شراب پینا

مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین نہین ہے کوئی میت کہ وہ مرے اور وہ چوری کرتا ہے یا زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے یا کسی چیز کو انمین سے کرتا ہے مگر مقرر کیے جاوینگے اوسپر دو سانپ کہ وہ اوسکو اوسکی قبر مین کاٹین گے اخرجہ ابن ابی الدنیا ٭

۱۳ سبب لواطت کرنا

انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جو کوئی مرا میری امت سے کہ وہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا تو اللہ اوسکو نقل کریگا طرف اونکے یہانتک کہ وہ محشور ہوگا ہمراہ اونکے اخرجہ الدیلمی فی الفردوس ۲ حکایت عمرو بن اسلم دمشقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک شخص ثغر مین ہمارے نزدیک مرگیا اوسکو دفن کر دیا تیسرے دن اوسکو کہودا تو اینٹین اپنے حال پر نصب کی ہوئی تہین اور لحد مین کچہہ نہ تہا وکیع بن جراح سے اسکا سبب پوچہا تو اونہون نے کہا کہ ہمنے ایک حدیث مین سنا ہے کہ جو شخص مرا اور وہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا تو اوسے اوسکی قبر سے لیجاتے ہین یہانتک کہ وہ اونکے ساتہہ رہتا ہے اور انہین کے ہمراہ قیامت کے دن محشور ہوگا اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہ ٭

۱۷ شرح الصدور صفحہ ۱۲۸

۱۴ سبب ماں سے بے ادبی کرنا

حکایت عوام بن حوشب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین ایک بار ایک قبیلے مین اوترا اوسکے قریب ایک قبرستان تہا جبکہ بعد عصر کا ہوا تو اوسمین سے ایک قبر شق ہوئی اوس سے ایک آدمی نکلا اوسکا سر تو گدہے کا سر تہا اور اوسکا بدن آدمی کا بدن وہ تین بار رینکا پہر اوسپر قبر منطبق ہوگئی مینے اوسکا حال

پوچھا تو کہا کہ وہ شراب پیا کرتا تھا جب وہ جاتا تو اوس سے اوسکی ماں کہتی کہ تو اللہ سے ڈر وہ اوس سے کہتا کہ تو تو رینکتی ہے جیسے گدہا رینکتا ہے پہر وہ بعد عصر کے مرگیا سو وہ رینکتا ہے جیسے گدہا رینکتا ہے ہر دن بعد عصر کے قبر شق ہوتی ہے اور وہ تین بار رینکتا ہے پہر قبر اوسپر منطبق ہو جاتی ہے اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب وقد رواہ المنذری فی ترغیبہ ایضًا۔

۱۵ سبب تکبر سے چلنا

حکایت مرثد بن حوشب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین یوسف بن عمر کے پاس بیٹہا ہوا تھا اور اونکے پہلو مین ایک آدمی بیٹہا تھا ایک جانب اوسکے چہرے کی ایسی تہی جیسے لوہے کی تختی یوسف نے اوس سے کہا کہ جو کچھ تو نے دیکہا ہے وہ مرثد سے بیان کر اوسنے کہا مینے ایک آدمی کی قبر کو رات کے وقت کہودا جب وہ دفن ہو چکا اور قبر برابر کر دی گئی تو دو سفید پرندے آئے جیسے دو اونٹ یہانتک کہ ایک تو اوسکے سر کے نزدیک گرا اور دوسرا اوسکے پائون کے قریب پہر اونہون نے اوسکو اوکہاڑا پہر ایک تو قبر مین اوترا اور دوسرا قبر کے کنارے پر رہا مین آیا یہانتک کہ قبر کے کنارے پر بیٹہ گیا مینے اوس سے سنا کہ وہ میت سے یون کہتا تہا کیا تو وہ نہین ہے کہ تو بین ممصرین مین اپنی سسرال والون کی ملاقات کو جاتا تہا تکبر سے اونکو کہینچتا اتراتا چلتا تہا اوسنے کہا مین تو اس سے ضعیف تر ہون پہر اوسکو ایک ضرب لگائی جس سے قبر بہر گئی یہانتک کہ پانی اور تیل بہہ نکلا پہر وہ درست ہو گیا اور اوسی بات کا اوسپر اعادہ کیا یہانتک کہ تین بار اوسکو مارا پہر اوسنے اپنا سر اوٹہایا میری طرف نظر کی پہر کہا دیکہو وہ کہان بیٹہا ہے ذکسہ اللہ یعنی اللہ اوسکو اوندہا کرے پہر اوسنے میرے چہرے کی جانب پر ضرب لگائی مین رات بہر گرا پڑا رہا پہر صبح کو ایسا ہو گیا جیسا کہ تو دیکہ رہا ہے ف نمصر وہ کپڑا ہے جسمین خفیف زردی ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا

۱۶ سبب قبر پر پاخانہ پہرنا

حکایت اعمش رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی قبر پر پاخانہ پہر دیا تہا وہ مجنون ہو گیا اور بہونکنے لگا جسطرح کتا بہونکتا ہے پہر وہ مرگیا تو اوسکی قبر سے سنا جاتا تہا

کہ وہ عوعو کرتا چیختا چلاتا تھا اخرجہ ابن عساکر +

۱۷ اسبب غلہ مین جو کے تنکے ملا کر بیچنا

حکایت عبد الحمید بن محمود مغربی رحمۃ اللہ کہتے ہین کہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اونکے نزدیک کچھ لوگ آئے کہا ہم حج کرنیکے لئے نکلے اور ہمارے ساتھ ہمارا ایک ہمراہی تھا یہانتک کہ ہم ذو الصفاح مین پہونچے اوسکا انتقال ہوگیا ہمنے اوسکی تجہیز تکفین کی پھر چلے اوسکے واسطے قبر کھودی اور لحد بنائی جب ہم لحد سے فارغ ہوئے تو ناگاہ اوسمین ایک سانپ کالا تہا کہ اوسنے لحد کو بھر دیا ہمنے اوس قبر کو چھوڑ دیا اور جگہہ اوسکے واسطے قبر کھودی جب اوسکی لحد سے فارغ ہوئے تو ناگاہ ایک کالے سانپ نے لحد کو بھر دیا ہمنے اوس قبر کو بھی چھوڑ دیا اور ہم آپ کے پاس آئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ طوق ہے جو کہ اوسکے ڈالی جاویگی اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیھقی فی شعب الایمان لفظ بیہقی کا یہ ہے کہ وہ اوسکا عمل ہے جسکو کیا کرتا تھا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر تم ساری زمین کو کھودوگے تو بھی تم اوسکو پاؤگے پھر ہم چلے اور اوسکو کسی جگہہ دفن کردیا جب ہم لوٹ کے آئے تو اوسکی بی بی سے پوچھا کہ تیرا خاوند کیا عمل کرتا تھا اوسنے کہا کہ وہ طعام یعنی غلہ بیچا کرتا تھا ہر دن اپنے گھر والون کا قوت لیتا اور اوسی قدر جو کے تنکے اوسمین ملا دیتا پھر اوسکو بیچا کرتا تھا سو وہ اس سبب سے معذب ہوا +

۱۸ اسبب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا

حکایت ابو اسحق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین طرف ایک میت کے بلایا گیا تا کہ اوسکو نہلاؤن جبکہ مین نے اوسکے موںہہ پر سے کپڑا ہٹایا تو ناگاہ ایک سانپ اوسکے حلق پر طوق ہوگیا تہا لوگون نے ذکر کیا کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہا کرتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ حسن رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جو کوئی دنیا سے نکلا اس حال مین کہ وہ کسی ایک کو میرے اصحاب سے گالی دیتا تہا مسلط کریگا اللہ اوسپر ایک دابہ کو وہ اوسکا گوشت کترے گا جسکا درد قیامت کے دن تک پائیگا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور +

۱۹ اسبب غلول وخیانت

ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقیع پر میرا گزر ہوا آپ نے

[margin note:] لہ وصفاح کی کتاب لغت میں جو کا نام ہے وقاموس میں ہے کہا ہے جبال تہامہ میں تہا واللہ اعلم اور ایک نسخہ مین ذو الصفا ہے جو غلط کیونکہ کوئی جگہ نہیں ہے اور صفاح دامن کوہ کو بھی کہتے ہین ۱۲

اُف اُف کہا میںنے گمان کیا کہ آپنے میرا ارادہ فرمایا میںنے عرض کیا یا رسول اللہ میںنے کوئی نئی بات کی فرمایا یہ کیا ہے میںنے کہا آپنے مجہسے اُف اُف کہا فرمایا نہیں ولیکن اس قبر والے کو کہ فلان ہے میںنے بنی فلان پر ساعی کیا تہا اوسنے ایک زرہ کی خیانت کی سو اب وہ اوسی کے مثل آگ کے زرہ پہنایا گیا ہے اخرجہ احمد والنسائی وابن خزیمۃ والبیہقی

۲۰ سبب زینت حرام

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میںنے کئی آدمیون کو دیکہا کہ اونکے چمڑے آگ کے مقراضون سے کترے جاتے ہین میںنے کہا انکا کیا حال ہے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ حرام چیز سے زینت کرتے تہے اور ایک کنوان دیکہا بدبو اوسمین چیخنا چلانا تہا میںنے کہا یہ کیا ہے کہا وہ عورتین ہین کہ حرام چیز سے زینت کرتی تہین اور کچہ لوگون کو دیکہا کہ اونہون نے آب حیات مین غسل کیا میںنے کہا کون لوگ ہین کہا وہ لوگ ہین جنہون نے خلط کیا ایک عمل صالح کو اور دوسرا بد اخرجہ الخطیب وابن عساکر من حدیث ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۱ سبب مکس

حکایت حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مجہسے حدیث کی ابو عبد اللہ محمد حرانی نے کہ وہ اپنے گہر سے نکلے جو کہ آمد مین تہا بعد عصر کے طرف باغ کے جبکہ قبل غروب آفتاب کا وقت آیا تو وہ درمیان قبرون کے پہونچے ناگاہ اونمین ایک قبر تہی اور وہ مثل بہٹی شیشہ گر کے ایک انگارا ہو رہی تہی اور مردہ اوسکے وسط مین تہا وہ کہتے ہین کہ میںنے صاحب قبر کا حال پوچہا تو وہ مکاس تہا کہ اوسنے اوسی دن وفات پائی تہی

۲۲ بغیر ما انزل اللہ کے حکم کرنا ۲۳ بغیر ما شرعہ اللہ کے فتوی دینا

حکایت حافظ شرف الدین دمیاطی اپنے معجم مین فرماتے ہین کہ میںنے محمد بن اسمعیل بن ہبۃ اللہ دمیاطی سے سنا وہ کہتے ہین میںنے ابو اسحق ابراہیم بن عبد اللہ ثعلبی صاحب سلفی سے سنا وہ کہتے ہین ہمارے یہان ایک نباش یعنی کفن چور اندہا تہا لوگون سے بہیک مانگتا پہرتا اور کہا کرتا تہا کون ہے جو مجہے کچہہ دے کہ مین اوسے انوکہی خبر دون پہر کہا کرتا کون ہے جو مجہے زیادہ دے کہ مین اوسے انوکہی چیز دکہاؤن

ابو اسحق کہتے ہین کہ اوسکو کچہ دیا گیا اور مین اوسکے قریب تہا اوسکو دیکہہ رہا تہا اوسنے اپنی آنکہون سے
پردہ اوٹہایا دیکہا تو وہ اوسکی گدی تک آرہا تہین جیسے دو نلکیان اوسکے مونہہ کی طرف سے ما ور ار
اوسکی گدی کا نظر آتا تہا پہر کہا مین تمکو خبر دیتا ہون کہ مین اپنے شہر مین کفن چور تہا یہانتک کہ لوگون مین
میرا امر مشہور ہوگیا تو مینے لوگون کو خوفناک کر دیا شہر کا قاضی ایسا بیمار ہوا کہ اوسکو اوس بیماری سے موت کا
خوف ہوا اوسنے میری طرف آدمی بہیجا اور کہا کہ مین اپنا ہتک میری قبر مین تجسے خریدتا ہون یہ سنو اشرفیان
عمدہ ہین مینے اونکو لے لیا وہ اوس مرض سے اچہا ہوگیا اسکے بعد پہر وہ بیمار پڑا اور مرگیا مجہے یہ گمان ہوا
کہ اوسنے جو کچہہ دیا تہا وہ پہلی بیماری کا تہا مین آیا اور اوسکی قبر کو کہودا ناگاہ قبر مین آہٹ عذاب کی تہی
اور قاضی پریشان بال کئے ہوئے بیٹہا تہا دونون آنکہین اوسکی سرخ تہین جیسے دو نشتریان مینے
اپنے دونون گہٹنون مین دفع یعنے دہکا پایا اور ناگاہ ایک ضرب دونون آنکہو نمین دو اونگلیون سے
اور ایک قائل کہتا ہے ای اللہ کے دشمن کیا تو مطلع ہوتا ہے اللہ عزوجل کے اسرار پر ۲۴ جہوٹ
بولنا ۲۵ قرآن شریف پڑہنا پہر اوس سے رات کو سو رہنا اور دن کو اوسپر عمل نہ کرنا یعنے باوجود قرآن
شریف یاد ہونیکے رات کو نہ پڑہنا ۵

بنوسیدی بدہ از دست خود دامان شبہا را | کہ از خاک سیہ گلہای رنگین میشود پیدا

۲۶ سود کہانا ۲۷ نماز سے سر بہاری ہونا یعنی سستی سے اوسکو ضائع کر دینا ۲۸ زکوۃ نہ دینا ۲۹ فتنے
مین بولنا ۳۰ یتیم کا مال کہانا ۳۱ لوگون کی آبروریزی کرنا ۳۲ غنیمت کے مال مین خیانت کرنا ۳۳
جہوٹی گواہی دینا ۳۴ پارسا کو تہمت زنا کی لگانا ۳۵ بدعت کی طرف بلانا ۳۶ اللہ تعالی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی بات کہنا جسکا علم نہین ہے ۳۷ رشوت کہانا ۳۸ مسلمان بہائی یا
ذمی کا مال بغیر حق کے کہانا ۳۹ نشے والی چیز پینا ۵

نمیدانند اہل غفلت انجام شراب آخر | با آتش میروند این ابلہان از راہ آب آخر
فسادروی زمین از شراب می زاید | کدام دیو کہ در شیشہ نیست صہبا را

۴۰ شجرہ ملعونہ کا لقمہ کہانا یعنی بہنگ ۴۱ بدعہدی کرنا ۴۲ مکر وفریب کرنا ۴۳ سود دینا سود کا

لکہنا اوسکے گواہ ہونا ۴۴ حلالہ کرنا ۴۵ اسقاط فرائض اللہ اور ارتکاب محارم پر اترانا ۴۶ مسلمانونکو ایذا دینا اونکے عیوب کی جستجو کرنا صائب نے کیا خوب کہا ہے ؎

کدام جامہ بہ از پردہ پوشی خلق است ‖ بپوش چشم خود از عیب خلق و عریان باش
رسوا شود کسیکہ سخن چین بود غنی ‖ غنی ‖ ہر جا کہ خامہ ایست زبانش بریدہ است

۴۷ اثم و عدوان پر مدد کرنا ۴۸ اللہ تعالی کے حرم مین الحاد کرنا ۴۹ حقائق اسماء و صفات الٰہی کی تعطیل اور اونمین الحاد کرنا ۵۰ اپنی رای و ذوق و سیاست کو سنت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر مقدم کرنا ۵۱ نوحہ کرنا اور اوسکا سننا ۵۲ جس راگ کو کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حرام کیا ہے اوسکا سننا اور سنانا ۵۳ قبرون پر مسجدین بنانا اور اونپر قندیلین اور چراغ روشن کرنا ۵۴ اپنے حق کو پورا لینا دوسرے کے حق کو کم کرنا یعنی ناپ تول مین آپ پورا لے اور دوسرے کو کم دے ۵۵ تجبر تکبر ریا کرنا ؎

حباب از سر بلندی پائمال موج میگردد ‖ غبار از خاکساری سر باوج آسمان دارد
زیباست خوی آتش اولاد بولہب را ‖ ؎ ‖ تو ابن بوترابی باید کہ خاک باشی

۵۶ سلف رضی اللہ عنہم پر طعن کرنا ۵۷ کاہن نجومی عراف کے پاس جانا اونسے سوال کرنا اونکے قول کو سچا جاننا ۵۸ ظالمون کی مدد کرنا غیر کی دنیا کے ساتہہ اپنی آخرت کو بیچنا ۵۹ جب کوئی اللہ تعالی سے ڈراوے یا اوسکی یاد دلاوے تو اپنے کام سے باز رہنا منزجر نہونا اور جب اپنے مثل کسی مخلوق سے ڈرادے تو ڈر جانا اپنے کام سے باز رہنا ۶۰ جبکہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کلام کے ساتہہ ہدایت کیجائے تو اوس سے ہدایت نہ پانا نہ اوسکی طرف سر اوٹہانا اور جب اوس شخص سے کوئی بات پہونچی جسکے ساتہہ حسن ظن ہے اور وہ اونمین سے ہے جنسے صواب و خطا ہوتا ہے تو اوسکو دانتون سے پکڑ لینا اور اوسکی مخالفت نکرنا ۶۱ قرارت قرآن شریف سے متاثر نہونا اور اوسکو کم سمجہنا اور قرآن شیطان اور منتر زنا اور بادۂ نفاق کے سننے سے وجد و طرب کرنا ۶۲ اللہ تعالی کی جہوٹی قسم کہا جانا اور جسکے ساتہہ محبت ہے یا دل مین اوسکی تعظیم ہے اوسکی ہرگز جہوٹی قسم نہ کہانا گو کتنی ہی تہدید و تعذیب کیجائے ۶۳ کسی کے مال و حرمت مین

خیانت کرنا ۱۴۴ فحش بکنا یعنی ایسا شخص جسکے شر و فحش کے سبب سے لوگ اوسکو چھوڑ دین ۱۴۵ نماز کو آخر وقت تک تاخیر کرنا ٹھگرین لگانا اللہ تعالی کا ذکر اوسمین نہ کرنا مگر تھوڑا ○

سرمایۂ زندگی عبادت باشد		خوش آنکہ دلش مائل طاعت باشد	
آواز مؤذن چو شنید می بشتاب		کاین بانگ صلاے خوان راحت باشد	

۱۴۶ اپنے مال کی زکوٰة خوشی سے نہ دینا ۱۴۷ باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ۱۴۸ قدرت ہوتے ہوئے جو حقوق اپنے ذمے پر ہین اونکو ادا نہ کرنا ۱۴۹ دیکھنے بولنے کہانے قدم اوٹھانے مین احتیاط نہ کرنا بے پروائی کے ساتھہ مال حاصل کرنا حلال ہو یا حرام ۱۵۰ صلۂ رحم نہ کرنا ۱۵۱ مسکین رانڈ بیوہ یتیم حیوان پر رحم نہ کرنا بلکہ یتیم کو دہکے دینا مسکین سے کہانے پر تقید نہ کرنا لوگون کی ریا کرنا برتنے کی چیز نہ دینا ۱۵۲ اپنے عیب چہوڑکر لوگون کے عیوب مین مشغول ہونا اپنے گناہ کو نہ دیکھنا دوسرونکے گناہو نمین مصروف ہونا ○

آئینۂ خود باش صفای بہ ازین نیست		عیب ہمہ کس پوش قبای بہ ازین نیست	

یہ بہتر معاصی ہ۷ کے سو یہ اور انکے سوا اور معاصی ہین جنکے سبب سے مردون کو قبرون مین عذاب کیا جاتا ہے لیکن قلت کثرت صغیرہ وکبیرہ کا تفاوت ہے کبائر ظاہرہ و باطنہ کا بیان رسالہ قوارع قواطع مین نہایت بسط سے لکھا ہے چونکہ اکثر لوگ اسی قسم کے جرائم مین مبتلا ہوتے ہین اسی لئے اکثر اصحاب قبور معذب ہوتے ہین اونمین نجات پانیوالے کم ہین اللہ سبحانہ اپنی رحمت عامہ اور طفیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم گناہگارون کو عذاب قبر سے محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین *

وصل بیان مین انواع عذاب قبر کے

سمرہ بن جندب رضی اللہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کیا دیکھا کسی نے تم مین سے کوئی خواب آپنے ایک صبح کو ہمسے فرمایا کہ آجکی رات میرے پاس دو شخص آئے مجہسے کہا چل مین اونکے ہمراہ چلا مجہے زمین مقدس کی طرف لیگئے ہم ایک لیٹے ہوئے آدمی پر آئے اور ایک اور آدمی پتہر لئے ہوئے اوسپر کہڑا ہوا ہے اور وہ پتہر کو اوسکے سر کی طرف جہکاتا ہے پہر اوسکے سر کو کچلتا ہے پتہر یہان لڑہکتا ہے وہ پتہر کے پیچہے جاتا ہے اوسکو لیتا ہے وہ لوٹکر اوسکی طرف نہین

آتا ہے یہانتک کہ اوسکا سر صحیح سالم ہوجاتا ہے جیسا کہ تھا پہر وہ اوسپر عود کرتا ہے پس کرتا ہے اوسکے ساتھہ
جیسا کہ پہلی بار مین کیا تہا مینے اونسے کہا سبحان اللہ یہ دونون کون ہین کہا چل ہم چلے ایک آدمی پر آئے
وہ اپنی گدی پر لیٹا ہوا تہا ناگاہ ایک اور آدمی لوہے کا آنکڑا لئے اوسپر کہڑا ہے ناگاہ وہ اوسکے مونہہ
کے ایک جانب پر آتا ہے پہر اوسکی باچہہ کو گدی تک چیرتا ہے اور اوسکے نتھنے کو گدی تک اور اوسکی آنکہہ
کو گدی تک پہر اوسکے دوسرے جانب پر آتا ہے اوسکے ساتھہ کرتا ہے مثل اوسکے جو کہ پہلی جانب کے ساتھ
کیا تہا وہ اس جانب سے فارغ نہین ہوتا ہے یہانتک کہ وہ جانب صحیح ہوجاتی ہے جیسے کہ تہی پہر اوسپر
لوٹ کر آتا ہے پس کرتا ہے جیسا کہ پہلی بار مین کیا تہا مینے کہا سبحان اللہ یہ دونون کون ہین مجہسے کہا
چل ہم چلے ایک جگہہ پر آئے جیسے تنور ناگاہ اوسمین شور غل اور آوازین تہین ہمنے اوسمین جہانکا تو
اوسمین ننگے مرد عورت تہے ناگاہ اونکو اونکے نیچے سے لپٹ آتی ہے جب اونکو وہ لپٹ آتی ہے تو وہ شور
غل مچاتے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجہسے کہا چل ہم چلے ایک سرخ نہر پر آئے جیسے خون ناگاہ نہر مین ایک
آدمی شناور تیر رہا ہے اور ایک آدمی نہر کے کنارے پر ہے اوسکے پاس بہت سے پتہر ہین ناگاہ وہ تیرنے
والا تیرتا ہے جتنا تیرتا ہے پہر وہ اوسکے پاس آتا ہے جسنے اپنے نزدیک پتہر جمع کر رکہے ہین وہ اوسکے
واسطے اپنا مونہہ کہولدیتا ہے وہ اوسکو ایک پتہر کا لقمہ دیتا ہے وہ چلا جاتا ہے تیرنے لگتا ہے پہر اوسکی
طرف لوٹ آتا ہے جسوقت وہ اوسکی طرف لوٹ آتا ہے تو وہ اوسکے لئے اپنا مونہہ کہولدیتا ہے وہ اوسے
ایک پتہر کا لقمہ دیتا ہے مینے اونسے کہا یہ دونون کون ہین مجہسے کہا چل ہم چلے پس آئے ایک آدمی کریہہ المنظر
پر مثل کریہ تر اوس چیز کے کہ تو دیکہنے والا ہے ناگاہ اوسکے نزدیک آگ ہے وہ اوسکو سلگا رہا ہے اور اوسکے
گرد دوڑتا ہے مینے اونسے کہا یہ کیا ہے کہا چل ہم چلے ایک نہایت سبز باغ پر آئے اوسمین ہر قسم کے
شگوفہ ربیع تہے ناگاہ درمیان باغ کے ایک شخص دراز قد تہا مجہے نہین لگتا تہا کہ مین اوسکے سر کو درازی
کے مارے دیکہون ناگاہ اوس شخص کے گرد اگرد بہت سے بچے تہے کہ مینے اونکو کبہی نہین دیکہا
تہا مینے کہا یہ کیا ہے اور یہ کون لوگ ہین مجہسے کہا چل ہم چلے ایک بڑے مرغزار مین پہونچے کہ اوس سے زیادہ بڑا اور زیادہ
خوبصورت روضہ مینے کہین نہین دیکہا مجہسے کہا تو اسمین چڑہ ہم اوسمین چڑہے ایک شہر مین پہونچے جو کہ سونے چاندی کی

اینٹون سے بنا ہوا تھا ہم شہر کے دروازے پر آئے کھلوانا چاہا وہ ہمارے واسطے کھولدیا گیا ہم اوسمین داخل ہوئے
اوسکے اندر ہمارے سامنے چند شخص آئے آدہا جسم اونکا مثل زیادہ خوبصورت اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا
ہے اور آدہا مثل بدتر صورت اوس چیز کے کہ تو دیکھنے والا ہے میرے ساتھہ والون نے اونسے کہا کہ تم
اوس نہر مین جا پڑو ناگاہ ایک نہر عرض مین بہہ رہی تہی گویا پانی اوسکا سفیدی مین دودہ خالص تھا
وہ گئے اوس نہر مین جا پڑے پہر لوٹ کے ہماری طرف آئے تو اونکی وہ برائی اونسے جاتی رہی تہی نہایت
اچھی صورت مین ہوگئے مجھسے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ تیری منزل ہے پہری نگاہ بہت بلند
ہوئی تو ناگاہ ایک محل تہا مثل سفید بادل کے مجھسے کہا یہ تیری منزل ہے مینے اونسے کہا اللہ تم مین
برکت دے مجھے چہوڑو کہ مین اوسمین داخل ہوؤن اونہون نے کہا اب تو نہین اور تم اوسمین داخل ہوگے
مینے کہا کہ ابتدای شب سے مینے عجب دیکھا سو یہ کیا ہے جو مینے دیکھا اونہون نے مجھسے کہا وہ پہلا
آدمی جسپر تو آیا جسکا سر پتہر سے کچلا جاتا تہا وہ شخص ہے کہ قرآن کو سیکہتا ہے پہر اوسکو چہوڑتا ہے
اور صلوٰۃ فرض سے سورہتا ہے روز قیامت تک اوسکے ساتھہ یہ کیا جائیگا اور جس آدمی پر تو آیا
جسکا جبڑا اوسکی گدی تک اور اوسکا نتہنا اوسکی گدی تک چیرا جاتا تہا وہ آدمی ہے کہ صبح کو اپنے
گہر سے چلتا ہے پہر جہوٹ بات بولتا ہے وہ آفاق مین پہونچ جاتی ہے اوسکے ساتھہ قیامت تک یہ کیا جائے گا
اور مرد عورت ننگے جو کہ مثل تنور مین تہے وہ زانی مرد اور زانی عورتین ہین اور جس آدمی پر تو آیا جو کہ نہر
مین تیرتا تہا اور پتہرون کا لقمہ اوسکو کہلایا جاتا تہا وہ سود کہانیوالا ہے اور جو آدمی کہ اوسکے پاس آگ تہی جسکو
وہ سلگاتا تہا وہ مالک داروغہ جہنم ہے اور لنبا آدمی جو کہ باغ مین تہا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکے جو
اونکے گرداگرد تہے وہ ہر ایک بچہ ہے جو کہ فطرت پر مرا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور اولاد مشرکین کی فرمایا
اور اولاد مشرکین کی اور وہ لوگ جنکا آدہا جسم اچہا اور آدہا برا تہا وہ لوگ ہین جنہون نے عمل صالح و سور کو
خلط کیا اللہ نے اونسے درگذر فرمائی اور مین جبریل ہون اور یہ میکائیل اخرجه البخاری والبیهقی[۱]

ف علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث نص ہے عذاب برزخ مین کیونکہ رؤیا انبیاء کا وحی مطابق
نفس الامر کے ہوتا ہے حال آنکہ آپ نے فرمایا کہ اوسکے ساتھہ قیامت تک کیا جائیگا بعض طرق مین اس حدیث

[۱] ورواہ المنذری فی الترغیب مع تفاوت بعض الالفاظ ۱۲

کے نزدیک دارقطنی کے یہ ہے مینے کہا خبر دی مجہے باغ سے کہا وہ اطفال ہین اونپر ابراہیم علیہ السلام
مقرر کئے گئے ہین روز قیامت تک وہ اونکی پرورش کرتے رہینگے مینے کہا وہ شخص کہ خون مین تیرتا تہا
کہا وہ سود خوار ہے یہ اوسکا طعام ہے قبر مین روز قیامت تک مینے کہا وہ شخص جسکا سر کچلا جاتا تہا
کہا یہ وہ آدمی ہے کہ قرآن سیکہا پہر اوس سے سو رہا یہانتک کہ اوسکو بہول گیا کچہہ بہی اوس مین نہین
پڑہتا جسوقت وہ سوتا ہے تو اوسکے سر کو کوٹتے ہین قبر مین روز قیامت تک نہین چہوڑینگے اوسکو کہ
سووے ١٨ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر
ہمکو پڑہائی جب نماز پڑہ چکے تو ہماری طرف التفات فرمایا اور کہا کہ مینے دو فرشتون کو دیکہا کہ آج کی رات
وہ میرے پاس آئے میرے دونون جانب کو پکڑا اسمان دنیا کی طرف مجہے لیگئے میرا گذر ایک فرشتہ پر ہوا
اوسکے آگے ایک آدمی تہا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک پتہر جس سے وہ اوس آدمی کے سر کو مارتا ہے لڑہکتا ایک
طرف کو اوسکا دماغ گر پڑتا ہے اور ایک طرف کو پتہر جا گرتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلا ناگاہ ایک
فرشتہ ہے اور اوسکے آگے ایک آدمی ہے فرشتے کے ہاتہہ مین لوہے کا ایک آنکڑا ہے وہ اوسکو اوس
آدمی کے سیدہے جبڑے مین رکہتا ہے پہر اوسکو چیرتا ہے یہانتک کہ اوسکے کان تک پہونچ جاتا
ہے پہر بائین جبڑے مین شروع کرتا ہے سیدہا اچہا ہو جاتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلدیا
ناگاہ ایک نہر ہے خون کی وہ جوش مار رہی ہے جیسے دیگ آگ پر جوش مارتی ہے اوسمین ایک ننگی
قوم ہے کنارہ نہر پر ملائکہ ہین اونکے ہاتہون مین کلوخ ہین جسوقت کوئی سر اوٹہانیوالا سر اوٹہاتا
ہے تو اوسکو ایک ڈہیلا مارتے ہین وہ اوسکے مونہہ مین جا پڑتا ہے اور وہ اوس نہر کے نیچے چلا جاتا ہے
مینے کہا یہ کیا ہے اونہون نے مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک گہر ہے جسکا اسفل اعلی سے زیادہ تر
تنگ ہے اوسمین ایک قوم برہنہ ہے اونکے نیچے آگ جلائی جاتی ہے مینے اپنی ناک پکڑی بسبب اوس
بدبو کے جو کہ اونکی بو سے مین پاتا تہا مینے کہا یہ کون لوگ ہین مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک
سیاہ ٹیلا ہے اوسپر ایک قوم ہے مخبل یعنے بڑے پیٹ والی آگ اونکی دبرون مین پہونکی جاتی ہے
وہ اونکے مونہہ نتہنے کانون آنکہون سے نکلتی ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ

ایک آگ مطبق ہے اوسپر ایک فرشتہ موکل ہے کوئی چیز اوس سے نہین نکلتی ہے مگر وہ فرشتہ اوسکے پیچھے جاتا ہے یہانتک کہ اوسکو اوسی آگ مین پہیر دیتا ہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک مرغزار ہے اوسمین ایک بوڑہا آدمی خوبصورت ہے کہ اوس سے بڑہکر خوبصورت کوئی نہین ہے اور آس پاس اوسکے بچے ہین اور ایک درخت ہے جسکے پتے مثل گوش فیل کے ہین مین اوس درخت سے چڑہا جسقدر کہ اللہ نے چاہا ناگاہ کئی منازل تہے کہ اونسے زیادہ تر خوبصورت کوئی نہین یہ منازل سفید موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا چل مین چلدیا ناگاہ ایک نہر تہی اوسپر دو پل سونے چاندی کے تہے نہر کے کنارون پر منازل تہے اونسے زیادہ تر خوبصورت اور کوئی منازل نہین یہ منازل جوفدار موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے تہے اور اوسمین پیالے و اباریق[۵۱] تہے مینے کہا یہ کیا ہے مجہسے کہا تو اوتر مین اوترا مینے اپنا ہاتہہ ایک برتن کی طرف اون برتنون مین سے قریب کیا اور اوسکو بہرا پہر پیا ناگاہ وہ شیرین تر شہد سے اور زیادہ تر سفید دودہ سے اور نرم تر مسکہ[۵۲] سے تہا اون دونون نے مجہسے کہا کہ صاحب پتہر کا جسکو تونے دیکہا کہ وہ اوس سے اوس آدمی کے سر کو مارتا تہا پہر اوسکا دماغ ایک جانب کو اور پتہر ایک جانب کو گر پڑتا تہا یہ وہ لوگ ہین کہ عشاء آخر کی نماز سے سو رہتے اور نمازون کو اونکے غیر وقتون مین پڑہتے تہے وہ اوس پتہر سے مارے جاوینگے یہانتک کہ نار کی طرف جاوین اور صاحب آنکڑے کا جسکو تونے دیکہا یہ وہ لوگ ہین کہ درمیان مومنین کے چغلخوری کرتے پہرتے تہے اونمین فساد ڈالتے سو وہ اوسکے ساتہہ عذاب کئے جاوینگے یہانتک کہ نار کی طرف جاوین اور وہ لوگ جو کہ ڈہیلے سے مارے جاتے تہے یہ سود کہانیوالے ہین معذب ہوتے رہینگے یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور جن لوگون کے پیٹ بڑے تہے یہ وہ لوگ ہین کہ قوم لوط کا عمل کرتے تہے فاعل و مفعول یہ سو یہ معذب ہوتے رہینگے یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور برہنہ لوگ زانی ہین اور وہ بدبو اونکی فروج کی ہے وہ معذب ہوتی رہینگی یہانتک کہ آگ کی طرف جاوین اور نار مطبقہ جہنم ہے اور روضہ جنت الماوی ہے اور بوڑہا آدمی جسکو تونے دیکہا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور گرداگرد اونکے مسلمانون کے بچے ہین اور درخت سو وہ سدرۃ المنتہی ہے اور منازل

[۵۱] حدیث کا لفظ اباریق ہے ترجمہ موضح قرآن مین اسکا ترجمہ ٹنتیان کیا ہے مراد یہان یہ ہے کہ وہ اسقدر پر ہے کہ پانی اون سے جہلکتا تہا ۱۲

[۵۲] حدیث کا لفظ زبد ہے بضم زاء وفتح باء بمعنی مسکہ ہے اور بفتح زاء و باء بمعنی کف آب ہے دونون بملاحت نرم ہوتے ہین ۱۲

جو اوسمین ہین وہ منازل اہل علیین کے ہین نبیین وصدیقین وشہدا و صالحین سے اور نہر سو وہ کوثر ہے
جو اللہ نے تجہے دیا ہے اور یہ منازل تیری اور منازل تیرے اہلبیت کے ہین اخرجہ ابن عساکر فی
تاریخہ سلا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حدیث اسرا مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی
ہین کہ آپ نے فرمایا پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی خوان تہے اونپر لحم مشرح تہا اوسکے قریب کوئی نہ تہا
اور ناگاہ کئی خوان اور تہے اونپر بدبودار گوشت تہا اونکے پاس کچہہ لوگ تہے کہ وہ اونمین سے کہا رہے
تہے مینے کہا ای جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ لوگ ایک قوم ہے تیری امت سے جو کہ حلال کو ترک
کرتے اور حرام کو اختیار کرتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی قومین تہین اونکے پیٹ جیسے گہر ہوتے ہین
اونمین سے کوئی اوٹہتا ہے تو گر پڑتا ہے کہتا ہے الہی تو قیامت کو قائم نہ کر اور وہ سابلۂ آل فرعون
پر تہے سابلہ آتا ہے اور اونکو پائمال کرتا ہے مینے اونکو سنا کہ وہ اللہ کی طرف زاری کرتے ہین مینے
کہا ای جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت سے وہ ہین جو سود کہاتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا
ناگاہ کئی قومین تہین اونکے ہونٹہ جیسے اونٹون کے ہونٹہ اونکے مونہہ کہلجاتے ہین انکو اون پتہرون
سے لقمہ دیا جاتا پہر وہ پتہر اونکی دبرون سے نکل جاتا مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ تیری امت
سے وہ لوگ ہین کہ مال یتیمون کے براہ ظلم کہاتے ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ کئی عورتین اپنی
چہاتیون سے لٹکی ہوئی تہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا زانی ہین پہر مین تہوڑی دیر چلا ناگاہ
کئی قومین تہین کہ اونکی پسلیون سے گوشت کاٹا جاتا پہر اونکو لقمہ دیا جاتا ہے اوس سے کہا جاتا ہے کہ
کہا جیسا کہ تو اپنے بہائی کے گوشت سے کہایا کرتا تہا مینے کہا یہ لوگ کون ہین کہا یہ ہمّازون یعنے
غیبت کرنیوالے اور لمّازون یعنی عیب کرنیوالے ہین اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ
سلہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث اسرا مین مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم پر
آئے کہ اونکے سر پتہر سے کچلے جاتے تہے جبکہ وہ کچل دیئے جاتے تو پہر جیسے تہے ویسی ہی ہوجاتے
تہے اس سے اونکا کچہہ فتور نہین ہوتا تہا آپ نے فرمایا ای جبریل یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین
جنکے سر نماز سے بوجہل ہوجاتے تہے پہر ایک اور قوم پر آئے اونکی قُبل و دُبر پر لتے تہے چرتے تہے

جیسے اونٹ بکریان چرتی ہین اور ضریع و زقوم اور گرم پتھر جہنم کے اور اوسکے پتھر کہاتے تھے پوچھا یہ
کون لوگ ہین کہا وہ ہین جو کہ اپنے مالون کے صدقات ادا نہین کرتے تھے پھر کہی قوم پر آئے کہ اونکے
سامنے گوشت پکا ہوا دیگ مین رکہا ہے اور گوشت دوسرا کچا پڑا ہے وہ کچے بُسے گوشت کہانے
لگے اور پکا عمدہ گوشت چہوڑ دیا فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا آدمی اپنی حلال بی بی کے پاس سے
اوٹہتا ہے عورت خبیثہ کے پاس آتا ہے اوسکے ساتہہ رات بسر کرتا ہے اور عورت اپنے حلال خاوند
کے نزدیک سے اوٹہتی ہے مرد خبیث کے پاس آتی ہے اوسکے نزدیک صبح تک رہتی ہے پہر ایک
آدمی پر آئے کہ اوسنے ایک بڑا گٹھا جمع کیا تہا اوسے اوٹہا نہین سکتا تہا اور وہ اوسپر اور زیادہ
کرتا ہے پوچھا یہ کون ہے کہا یہ وہ آدمی ہے کہ اسکے پاس لوگون کی امانتین ہین اونکے ادا
کرنے پر قدرت نہین رکہتا ہے وھو یحمل علیھا پہر ایک قوم پر آئے کہ اونکی زبانین اور
ہونٹہ لوہے کی مقراضون سے کترے جاتے ہین جسوقت وہ کترا چکین تو پہر وہ ویسی ہی
ہو جاتی ہین جیسے کہ تہین اس سے اونکا کچہ فتور نہین ہوتا ہے فرمایا یہ کون لوگ ہین کہا یہ
خطباء فتنہ ہین اخرجہ ابن عدی والبیہقی ۵ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز صبح کے ہمپر نکلے فرمایا مینے ایک خواب دیکہا ہے اور وہ حق ہے تم
اوسکو سمجہہ لو میرے پاس ایک آدمی آیا میرا ہاتہہ پکڑا مجہے اپنے ساتہہ لیا یہانتک کہ ایک دشوار
گذار طویل پہاڑ پر آیا مجہسے کہا تو اسپر چڑہ مینے کہا مین نہین چڑہ سکتا کہا مین اوسکو تیرے لئے
سہل کئے دیتا ہون پس مین جبکہ اپنا قدم اوٹہاتا تو اوسکو ایک پایہ پر رکہتا یہانتک کہ ہم برابر پہاڑ
پر چڑہ گئے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تہے کہ اونکے کنج دہن لیسے با چہین چری ہوئی تہین مینے
کہا یہ کون لوگ ہین کہا یہ وہ ہین جو کہتے تہے وہ نہ کرتے تہے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تہے
کہ اونکی آنکہون اور کانون مین مینخین ٹہکی ہوئی تہین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ ہین جو کہ
اپنی آنکہون کو دکہاتے تہے جو اونہون نے نہین دیکہا اور اپنے کانون کو سناتے جو اونہون نے
نہین سنا پہر ہم چلے ناگاہ کئی عورتین تہین کہ وہ اپنے عراقیب یعنی کونچون سے لٹکی ہوئی تہین

سر اونکے نیچے تھے سانپ اونکی چھاتیون کو کاٹتے تھے میننے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ عورتین ہین کہ اپنی اولاد کو دودہ سے
روکتی تہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت تھے کہ اپنے کونچون سے لٹکے ہوئے سر اونکے نیچے تھے تہوڑے
پانی اور کیچ سے چاٹتے تھے مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے پہر قبل وقت روزے کے
افطار کر لیتے تھے پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد عورت نہایت بدصورت اور نہایت بدلباس اور نہایت بدبو تھی
گویا بو اونکے پاخانونکی بو تھی مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ زانی مرد عورت ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی مرد تھے
بہت پہولے ہوئے اور نہایت بدبو مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ کافر مرد ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی
زیر سایہ درخت تھے مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ مسلمان مردے ہین پہر ہم چلے ناگاہ کئی لڑکے اور لڑکیان دو نہرون
کے درمیان مین کہیل رہی تہین مینے کہا یہ کون ہین کہا یہ ذریت مؤمنین ہے پہر ہم چلے ناگاہ کئی آدمی
تھے اونکے نہایت خوبصورت لباس بہت اچہا بو نہایت پاکیزہ گویا مونہہ اونکے کاغذ مینے کہا یہ کون ہین کہا
یہ صدیقین و شہدا و صالحین ہین پہر ہم چلے ناگاہ تین آدمی تھے شراب پی رہے تھے گاتے تھے مینے
کہا یہ کون ہین کہا زید بن حارثہ و جعفر بن ابیطالب و عبد اللہ بن رواحہ ہین اخرجہ ابن خزیمۃ
وابن حبان والحاکم والطبرانی وابن مردویہ فی تفسیرہ والبیہقی *

جو کوئی غیر سنت پر مرتا ہے اوسکا مونہہ قبلے سے پہیر دیا جاتا ہے اعاذنا اللہ
منہ و کرمہ بجاہ نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی قدری یا مرجی
مرجاوے پہر تین دن کے بعد وہ کہیر اجاوے تو اوسکا مونہہ قبلہ کی طرف پایا جاویگا اخرجہ ابن عساکر ابو اسحق
فزاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا اوسنے کہا کہ مین قبرون کو اوکہیڑ اکرتا اور
ایک قوم کو پاتا تہا کہ اونکے مونہہ غیر قبلے کی طرف تھے اسحق نے اوزاعی سے لکہکر پوچہا تو اونہون نے کہا کہ یہ
ایک قوم ہے کہ غیر سنت پر مری اخرجہ ابن ابی الدنیا مفضل بن یونس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے مسلمۃ بن عبد الملک سے کہا اے مسلمہ تیرے
باپ کو کسنے دفن کیا کہا میرے فلان مولی نے کہا ولید کو کسنے دفن کیا کہا میرے فلان مولی نے کہا مین

مفضل

تجھے حدیث کرتا ہون جسکی اوسنے مجھے حدیث کی وہ یہ ہے کہ اوسنے جب تیرے باپ کو اور ولید کو دفن کیا اور اونکی قبرون مین اونکو رکھا اور اونکے بند کھولنے لگا تو اونکے مونہہ کو پایا کہ وہ اونکی گدیون کی طرف پھر گئے تھے

اخرجہ ابن ابی الدنیا

رؤیت عذاب قبر

احمد بن یوسف تو یابی کہتے ہین مینے ابوسنان سے سنا اور وہ نیک آدمی تھے کہا کہ ایک شخص کا بھائی مرگیا مینے اوسکی تعزیت کی اوسکو رنجیدہ پایا اوسنے کہا مین اسلئے رنج کرتا ہون کہ مینے دیکھا جبکہ اوسکو دفن کیا اور اوسپر مٹی برابر کردی ناگاہ ایک آواز قبر سے آئی کہتا ہے اوہ مینے کہا اخی والله یعنی والله میرا بھائی مینے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا نہ کر مینے مٹی برابر کردی جبکہ مین قبر سے کھڑا ہونے لگا تو ناگاہ قبر سے آواز آئی کہتا ہے اوہ مینے کہا اخی والله پھر مینے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا ای الله کے بندے تو اسکو مت کھود پھر مینے مٹی ویسی ہی کردی جبکہ مین کھڑا ہونے لگا تو اوسنے کہا آہ مینے کہا اخی والله پھر مینے مٹی ہٹائی مجھسے کہا گیا نہ کر مینے مٹی ویسی کردی جب مین اوٹھنے لگا تو ناگاہ وہ کہتا ہے اوہ مینے کہا والله مین ہرگز اوسکے کھودنے کو نہ چھوڑونگا پھر مینے اوسکو اوکھیڑا ناگاہ اوسکے آگ کے طوق پڑے تھے قبر کی آگ اوسپر چمک رہی تھی مینے طمع کی کہ اوس طوق کو قطع کر ڈالون مینے اپنا ہاتھ اوسپر مارا تاکہ اوسکو قطع کردون میری اونگلیان جاتی رہین ابوسنان کہتے ہین اوسنے اپنا ہاتھ ہماری طرف نکالا تو اوسکی چارون اونگلیان جاتی رہی تھین کہتے ہین کہ مین اوزاعی کے پاس آیا اونسے بیان کیا مینے کہا ای ابوعمرو یہودی نصرانی کافر مرتے ہین اور ہم ایسا نہین دیکھتے کہا ہان یہ لوگ بلاشک آگ مین ہین اور الله تمکو اہل توحید مین دکہاتا ہے تاکہ تم عبرت پکڑو اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ

۲ ابن فارس کتبی صاحب ابوالفرج ابن الجوزی نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ سنہ پانسو نوے مین بغداد مین ایک مردہ پایا گیا کہ بوسیدہ ہوگیا سوای ہڈیون کے اور کچھ باقی نہ رہا تھا اوسکے دونون ہاتھون دونون پانون مین لوہے کے پتھر تھے اوسمین دو میخین ٹھونکی گئی تھین ایک تو اوسکی ناف مین اور دوسری اوسکی پیشانی مین اوسکی صورت خوفناک اور ہڈیان موٹی تھین اوسکے ظاہر ہونیکا

نون

یہ سبب ہوا کہ پانی زیادہ ہوگیا اوسنے ٹیلے کی جانب کو کھول دیا یہ ٹیلا معروف بہ تل احمر تہا ۴ حافظ ابن
قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین کہا ہے کہ ہمکو ابو عبد اللہ محمد بن سنان سلامی تاجر نے حدیث کی اور یہ
اللہ کے نیک بندونمین سے تہا کہا ایک آدمی بغداد مین لوہارون کے بازار کی طرف آیا اوسنے چہوٹی چہوٹی
میخین فروخت کین ہر میخ کے دو سر تہے لوہار نے اونکو لیا اور گرم کرنے لگا وہ نرم نہین پڑتی تہین
یہانتک کہ وہ اونکے ٹہونکنے پیٹنے سے عاجز ہوگیا تو اوسنے بائع کو تلاش کیا وہ ملگیا اوس سے کہا کہ یہ میخین تجہے
کہان سے ملین اوسنے کہا مینے انکو پایا ہے لوہار اوس سے پوچہتا رہا یہانتک کہ اوسنے بتادیا کہ ایک کہلی
قبر پائی اور اوسمین ایک مردہ ہے کی ہڈیان تہین ان میخون سے جڑی ہوئی تہین کہا مینے بہت کوشش کی کہ اونکو
نکال لون تو مجہسے نہوسکا مینے ایک پتہر لیا پہر اوسکی ہڈیون کو توڑ ڈالا اور میخون کو جمع کرلیا ۴ ایک آدمی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوسکی نصف داڑہی اور نصف سر سفید ہوگیا تہا حضرت عمر نے اوس سے کہا تیرا کیا
حال ہے اوسنے کہا میرا گذر بنی فلان کے قبرستان پر ہوا رات کا وقت تہا ایک آدمی آگ کا کوڑا لئے ہوئے
ایک دوسرے آدمی کی طلب مین تہا جب وہ اوس سے ملتا تو اوسکو مارتا اوسکے مابین سر سے قدم تک آگ مشتعل
ہوجاتی جب وہ آدمی قریب ہوا تو کہا اے اللہ کے بندے تو میری فریاد رسی کر طالب نے کہا اے اللہ کے بندے
تو اسکی فریاد رسی نکر یہ برا اللہ کا بندہ ہے حضرت عمر نے کہا اسی لئے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مکروہ رکہا ہے کہ ایک تمہارا تنہا سفر کرے اخرجہ ہشام بن عمار فی کتاب البعث عن یحیی
بن حمزۃ حدثنی النعمان عن مکحول ۵ ابو جرلیش اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ جب ابو جعفر
نے کوفے کے خندق کہودے تو لوگون نے اپنے مردون کو نقل کیا ایک جوان کو دیکہا کہ اپنے دونون ہاتہونکو
کاٹ رہا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۶ یزید بن مہلب کہتے ہین کہ مجہسے عمر بن عبد العزیز نے کہا اے یزید
مینے جس جگہ ولید کو اوسکی قبر مین رکہا تو ناگاہ وہ اپنے کفن مین پانون ہلاتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا
۷ تاریخ مقریزی مین بذیل حوادث ۶۹۷ھ لکہا ہے کہ قاصد آیا کہ ایک آدمی ساحل کا تہا اوسکی عورت مرگئی اوسکو
دفن کرکے لوٹ آیا پہر یاد کیا کہ قبر مین رومال بہول آیا اوسمین درہم تہے اوسنے گانون کے فقیہ کو لیا اور قبر کو کہودا
تاکہ مال لیوے اور فقیہ کنارہ قبر پر تہے ناگاہ عورت بیٹہی ہوئی تہی اوسکے بالون سے مشکین بندہی تہین

اور دونون پانؤن بہی بالون سے بندہے ہوئے تہے اسنے اوسکی مشکین کہولنا چاہا قدرت نہ ہوئی تو اسمین جہد کرنا شروع کیا وہ اور عورت دونون ایسے دہنسا دیئے گئے کہ اونکا اتا پتا نہ لگا نقیبہ قریہ ایک دن رات بیہوش رہے سلطان نے اس حادثہ کی خبر بہیجی اور شام سے شیخ تقی الدین بن دقیق العید رحمہ اللہ کی طرف لکہا وہ اوسپر واقف ہوئے اور لوگون کو دکہایا تاکہ اس سے عبرت پکڑین ۸ حکایت عبدالمؤمن بن عبداللہ بن عیسی ضبی کہتے ہین کہ ایک نباش سے پوچہا اور وہ تائب ہوچکا تہا زیادہ عجیب تو نے کیا دیکہا اوسنے کہا کہ مینے ایک آدمی کو اوکہاڑا ناگاہ اوسکے سارے جسم مین میخین ٹہکی ہوئی تہین اور ایک بڑی میخ اوسکے سر مین اور دوسری اوسکے پاؤن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا +

رؤیت عمل بد میت

حکایت عبدالعزیز بن عبدالمنعم بن الصقیل الحرانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین مجہسے عبدالکافی نے حکایت کی کہ وہ ایک جنازے مین حاضر ہوئے کہتے ہین کہ ناگاہ ہمارے ہمراہ ایک غلام سیاہ فام ہوا جبکہ لوگون نے نماز پڑہی تو اوسنے نہ پڑہی پہر جب ہم دفن مین حاضر ہوئے تو اوسنے میری طرف نظر کی پہر کہا کہ مین اوسکا عمل ہون پہر اوسنے اپنے آپ کو قبر مین ڈال دیا کہتے ہین کہ مینے نظر کی تو کچہہ نہ دیکہا اعاذنا اللہ منہ آمین ذکرہ الحافظ ابو محمد القاسم البرزالی فی تاریخہ ×

سماعت عذاب قبر

حکایت ا یزید بن عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص کسی زمین مین جارہا تہا کہ ایک قبر کے قریب ٹہیرا صاحب قبر کو سنا کہ وہ کہتا ہے آہ آہ وہ اوسکی قبر پر کہڑا ہوا اور کہا کہ تجہے تیرے عمل نے فضیحت کیا اور تو فضیحت ہوا اخرجہ البیہقی فی کتاب القبر ۲ عبداللہ بن محمد مدنی اپنے ایک دوست سے روایت کرتے ہین کہ وہ اپنی زمین کی طرف گیا کہا کہ مجہے نماز مغرب نے قریب ایک قبرستان کے آلیا مینے اوسکے قریب نماز مغرب پڑہی مین بیٹہا ہوا تہا کہ ناحیۂ قبور سے آوازانین سنی مینے جس قبر سے آواز سنی تہی اوسکے قریب گیا وہ کہہ رہا تہا اوہ مین تو نماز پڑہتا تہا مین تو روزہ رکہتا تہا میرے بدن پر رونگٹے کہڑے ہوگئے میرے ساتہہ جو شخص حاضر تہا اوسنے بہی سنا جیسے مینے سنا مین اپنی زمین کی طرف چلا گیا دوسرے دن لوٹا

پہر پہلی جگہہ مین نماز پڑہی اور ٹہیرا رہا یہانتک کہ سورج ڈوبا مغرب کی نماز پڑہی پہر بیٹہے اوس قبر کی طرف کان لگایا ناگاہ وہ آنین کرتا اور کہتا تہا اوہ مین تو نماز پڑہتا تہا مین تو روزہ رکہتا تہا پہر مین اپنے گہر آیا بخار چڑہا دو مہینے تک بیمار پڑا رہا اخرجہ ابن الجعاذی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ +

قبر کا عذاب وہی برزخ کا عذاب ہے

علماء رحمہم اللہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر وہی عذاب برزخ ہے نسبت قبر کی طرف اسلئے کی گئی ہے کہ اکثر یہی ہے ورنہ ہر میت جسکی تعذیب کا اللہ تعالی نے ارادہ کیا وہ اوسکو پہونچیگی مقبور ہویا نہو اور گو اوسکو سولی پر چڑہایا ہو یا دریا مین ڈوب گیا ہو یا جانورون نے کہا لیا ہو یا جل کے راکہہ ہوگیا ہو یا ہوا مین اوڑا دیا گیا ہو اور محل عذاب کا روح و بدن دونون ہین باتفاق اہل سنت کے اور اسی طرح کا قول نعیم مین ہے +

عذاب قبر دو قسم ہے

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا دو قسم ہے ایک تو دائم وہ کفار و بعض عصاۃ کا ہے دوسرا منقطع ہے اون گنہگارون کا عذاب ہے جنکے جرم خفیف ہین سو وہ موافق اپنے جرم کے معذب ہونگے پہر انسے عذاب دور ہوجاویگا اور کبہی عذاب دعا یا صدقہ وغیرہ سے رفع کردیا جاتا ہے +

مسئلہ عجیب

بدائع حافظ ابن قیم رحمہ اللہ مین لکہا ہے کہ ایک جماعت نے کہا جبکہ نصرانی عورت مرجاوے اور اوسکے پیٹ مین مسلمان کا بچہ ہو تو اوس قبر مین نعیم و عذاب دونون نازل ہونگے نعیم تو لڑکے کے لئے اور عذاب مان کے واسطے کہا کہ اسمین کسیطرح کا بعد نہین ہے جیسے اگر ایک قبر مین مومن و فاجر دونون دفن کئے جاوین تو قبر مین نعیم و عذاب دونون مجتمع ہونگے

مردے شب جمعہ کو معذب نہین ہوتے

امام یافعی رضی اللہ عنہ روض الریاحین مین فرماتے ہین ہمکو پہونچا ہے کہ شب جمعہ کو مردے معذب نہین ہوتے بسبب بزرگی اسوقت کے فرمایا احتمال ہے کہ اختصاص اسکا گنہگار مسلمانون کے ساتہہ ہو نہ سا تہہ کفار کے نسفی رحمہ اللہ نے بحر الکلام مین اسکو عام کہا ہے کہا کہ روز جمعہ اور شب جمعہ کو اور سارے ماہ رمضان

ہین کا فر سے عذاب دور ہوجاتا ہے رہا مسلمان گنہگار سو وہ اپنی قبر مین معذب ہوتا ہے لیکن روز جمعہ اور شب جمعہ کو عذاب اوس سے منقطع ہوجاتا ہے پھر قیامت تک عذاب کا عود اوسکی طرف نہین ہوتا ہے اور اگر جمعہ کے دن یا شب جمعہ مین مرا تو گھڑی بھر اوسکو عذاب ہوتا ہے اور اسی طرح ضغطہ قبر کا پھر اوس سے عذاب منقطع ہوجاتا ہے قیامت تک عود نہ کریگا انتہی یہ اسپر دال ہے کہ عصاۃ مسلمین سوا ہی ایک جمعہ یا اس سے کم کے معذب نہین ہوتے اور جب جمعہ کو پہونچ جاتے ہین تو عذاب منقطع ہوجاتا ہے پھر عود نہین کرتا اور یہ محتاج دلیل ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بدائع مین فرماتے ہین کہ مینے قاضی ابو یعلی کے خط سے اونکی تعلیق مین نقل کیا ہے کہ عذاب قبر کا منقطع ہونا ضرور ہے کیونکہ یہ دنیا کے عذاب سے ہے اور دنیا و مافیہا منقطع ہے تو ضرور ہے کہ اونکو فنا و بلی لاحق ہو اور مقدار اسکی مدت کا معلوم نہین ہوسکتا انتہی حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ہناد بن سری نے زہد مین مجاہد سے روایت کیا ہے کہا کہ کفار کے لئے ایک ہجعہ یعنی خفیف نیند ہے وہ اوسمین قیامت تک نیند کا مزہ پاوینگے جب اہل قبور پکارے جاوینگے تو کافر کہیگا یاویلنا من بعثنا من مرقدنا تو مومن جو اوسکے قریب ہوگا کہیگا ھذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون +

وصل

شرح برزخ مین انواع عذاب قبر کے بیان مین کہا ہے کہ اسکی کئی قسمین ہین ا آپ نے فرمایا کہ سات آدمیون کے مونھہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیئے جاتے ہین اور یہ اللہ تعالی کے عذاب سے ہے عرض کیا گیا وہ کون ہین فرمایا شراب کا پینے والا ۲ شکر کا بیچنے والا یعنی آزاد کا بیچنے والا اور وہ شخص کہ لونڈی غلام بیچنے کو اپنا پیشہ ٹھیراوے ۳ جھوٹی گواہی دینے والا ۴ سود خوار ۵ نوحہ کرنیوالی عورت ۶ غلہ روکنے والا ۷ تارک جماعت ۲ میت کے واسطے آگ کے دروازے کھل جانا روایت ہے کہ معاذ بن جبل جبکہ مرے تو انکے جنازے پر فرشتے اوترے یہانتک کہ آفتاب کی شعاع کو چھپا دیا پھر جب دفن کئے گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی قبر پر بیٹھے اور آپ کے چہرے کا رنگ زرد ہوگیا کسی نے اسکا سبب پوچھا فرمایا مینے دیکھا کہ اوسکے لئے ستر دروازے آگ کے کھولے گئے پھر جب میرا دل غمگین ہوا اور میرا چہرہ زرد ہوگیا تو میرے رب کا حکم آیا کہ

سینے تیرے لئے بخشدیا ای محمد مین تیرے چہرے کی زردی کو نہین چاہتا ہون عرض کیا گیا انکی تعذیب کا
کیا سبب تہا فرمایا بدخلقی اوسکے ساتہ اپنے اہل کی اس سے معلوم ہوا کہ بی بی سے بدخلقی کرنا موجب عذاب
قبر ہے **ف** اصل کتاب مین معاذ بن جبل ہے مگر یہ ٹہیک نہین ہے شاید سعد بن معاذ ہون یا اور کوئی
صحابی واللہ اعلم کیونکہ تقریب مین لکہا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بعد وفات حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سنہ ۱۸ ہجری مین انتقال ہوا تو پہر حضور کا اونکی قبر پر تشریف لانا کیونکر ہو سکتا ہے
مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر بقیع پر ہوا آپ نے ایک قبر کو دیکہا فرمایا لبیک یعنی
مین حاضر ہون اللہ نے مجہسے وعدہ کیا ہے یعنی شفاعت کا پہر جب قریب ہوئے تو اللہ کے لئے
سجدہ کیا اور روئے پہر اپنا سر اوٹہایا اور خوش ہوئے کسی نے اسکا سبب پوچہا تو فرمایا کہ وہ عذاب
کیا جاتا تہا جبکہ اوسنے مجہے دیکہا تو پکارا ای محمد شفیع امت کے تو مینے لبیک کہا اوسنے کہا میرے
اوپر نار ہے اور میرے نیچے نار اور میرے بائین طرف نار ہے یا رسول اللہ آپ میری فریاد رسی فرمائین
سو اللہ نے میری شفاعت اوسکے لئے قبول فرمائی پس مین خوش ہوا عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس
بندے نے کیا کیا تہا فرمایا اسکی زبان فحاش تہی یعنے زبان سے بہت فحش بکتا تہا صلعم کیڑے مکوڑے
آپنے فرمایا ہے کہ قبر کیڑون کا گہر ہے ایک گڑہا ہے آگ کے گڑہون سے فرمایا اگر ایک کیڑا قبر کے کیڑون
سے اپنا ڈنک مارے کسی پہاڑ پر مثل ابوقبیس کے تو وہ راکہ ہو جاوے پس خرابی ہے اوسکی بچہوؤن
اور سانپون سے **حکایت** مروی ہے کہ ایک عورت مالدارون کی بیٹیون سے بغداد مین مرگئی اوسکے
غسل کے لئے پردہ اوٹہایا ناگاہ ایک سانپ بمقدار اوس کے جسم اور اوسکے طول کے اپنا مونہہ اوسکے
مونہہ پر رکہے ہوئے ہمراہ اوسکے سوتا تہا لوگ اس امر مین متحیر ہوئے اوسکے باپ نے کہا ای سانپ ہم
بیشک جانتے ہین کہ تو اللہ کے حکم سے آیا ہے لیکن ہمکو ضرور ہے کہ ہم سنت قائم کرین سو تو ہماری
لڑکی سے گہڑی بہر الگ ہو جا یہانتک کہ ہم اوسکو نہلا دین پہر تو کر جسکا تجہے حکم ہے پہر وہ گہر کے کونے
کی طرف چلا گیا اوسکی طرف دیکہتا رہا جب ہم غسل سے فارغ ہو چکے تو وہ آیا اور اوسکے ساتہ کفن مین لپٹ
سو گیا اور وہ اوسکے ساتہ دفن کر دیا گیا نہلانے والے نے اوسکے باپ سے پوچہا کہ تیری بیٹی نے

کیا کیا تہا جس سے وہ قبر مین اس بلا کے ساتہہ مبتلا ہوئی اوسنے کہا مجہے نہین معلوم مگر ہان اتنی بات ہے کہ وہ نماز کو وقت سے تاخیر کرتی تہی ہم میت کا مثل سور کے ہو جانا اعاذنا اللہ منہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا سر رکوع وسجود مین امام سے پہلے اوٹہاتا ہے اوسکا مونہہ مثل خنزیر کے کر دیا جاتا ہے **ف** اصل مین یون ہی ہے مگر حدیث کی کتابون مین ذکر گدہے کا آیا ہے یعنی جو شخص امام سے پہلے رکوع سجدے مین سر اوٹہا تا رکہتا ہے خوف ہے کہ اوسکا سر گدہے کا سر کر دیا جاوے واللہ اعلم یہ روایت کہان کی ہے نہ راوی معلوم نہ کتاب کا نشان **۵ حکایت** منقول ہے کہ ایک جوان آدمی غمگین عبدالملک بن مروان کے پاس آیا عبدالملک نے اسکا سبب پوچہا اوسنے کہا بسبب گناہ کے عبدالملک نے کہا کیا تیرا گناہ زیادہ بڑا ہے یا آسمان وزمین اوسنے کہا بلکہ میرا گناہ اعظم ہے پہر عبدالملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے یا عرش اوسنے کہا میرا گناہ عبدالملک نے کہا کیا تیرا گناہ اعظم ہے یا اللہ کی رحمت جوان نے سکوت کیا پہر عبدالملک نے کہا تیرا گناہ کیا ہے اوسنے کہا مین کفن چور تہا پس پانچ آدمیون نے جو کہ قبرون مین تہے اونہون نے مجہے توبہ پرستی کیا مینے ایک قبر کو کہودا اوسمین ایک آدمی کو دیکہا کہ اوسکا مونہہ قبلہ کی طرف سے پہیر دیا گیا تہا اور اوسپر عذاب کیا جاتا تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ایک ہاتف نے آواز دی کہ تو اس سے کیون نہین پوچہتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مین نہین پوچہہ سکتا اوسنے کہا کہ یہ نماز کے ساتہہ استخفاف کرتا تہا سو اس سے ایمان سلب کیا گیا اعاذنا اللہ منہ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کو ہلکا سمجہنا موجب ہے سلب ایمان کا وقت موت کے نماز کا استخفاف یہی ہے کہ اول وقت مین نہ پڑہے جب وقت جانے لگے تو مرغے کی طرح ٹہکرین لگالے پورا پورا رکوع وسجود ادا نہ کرے نماز کو جماعت سے نہ پڑہے نہ اوسکا اہتمام کرے ایک قبر کو مینے کہودا میت کو دیکہا کہ وہ سور ہوگیا تہا اور طوق وبیڑیون سے جکڑ بند تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو کیون نہین پوچہتا کہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مجہے قدرت سوال کی نہین ہے اوسنے کہا کہ یہ شراب پیتا تہا جس چیز کو اللہ نے حرام کیا تہا اسنے اوسکو حرام نہ سمجہا اس سے معلوم ہوا کہ شارب خمر اگر بدون توبہ کے مر جاویگا تو وہ قبر مین معذب ہوگا اور

اوسکا مونہہ سؤر کا ہوجاویگا پہر مینے ایک قبر کو کہودا میت کو دیکہا کہ وہ آگ کی میخون سے جڑا ہوا تہا اور اوسکی
زبان گدی کی طرف نکلی ہوئی تہی اور عذاب کیا جاتا تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کا حال
کیون نہین پوچہتا مینے کہا مجہے سوال کی قدرت نہین ہے اوسنے کہا یہ ساعی تہا لوگون کے مالون کے
ساتہہ سعی کرتا تہا مینے ایک قبر کو کہودا میت کو دیکہا کہ اوسمین آگ مشتعل تہی اور وہ جل رہا تہا فرشتے
اوسکو مار رہے تہے اور وہ چیختا تہا مین ڈر گیا اور لوٹا ہاتف نے آواز دی کہ تو میت کا حال سوال
نہین پوچہتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مجہے قدرت سوال کی نہین ہے اوسنے کہا جہوٹا تہا اللہ کی جہوٹی قسم
کہایا کرتا تہا اس سے معلوم ہوا کہ جہوٹی قسم موجب ہے عذاب قبر کی پہر مینے ایک قبر کو کہودا میت کو دیکہا
کہ فرشتے اوسکو آگ کے ستون سے مارتے ہین اور وہ باواز بلند چلاتا ہے مین ڈرا اور لوٹا ہاتف نے
آواز دی کہ تو میت کے حال سے کیون نہین پوچہتا کہ وہ کس سبب سے مبتلا ہوا مینے کہا مجہے اوس سے
سوال کرنے کی طاقت نہین ہے اوسنے کہا یہ کہیلا کرتا تہا نرد کے ساتہہ کہیلا کرتا تہا جنسے حضرت رسول الله
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا تہا یہ اوس سے باز نہ رہا اس سے معلوم ہوا کہ نرد شطرنج وغیرہ کہیلنا سبب
اثم اور عذاب قبر کا باعث ہے نعوذ باللہ من عذاب القبر واهوال الله انتہی غرضکہ قبر کا عذاب
معاصی دل آنکہہ کان زبان مونہہ پیٹ شرمگاہ ہاتہہ پاؤن اور سارے بدن سے ہوتا ہے اور جو
نیک کام انہین اعضا سے صادر ہوتے ہین اونپر اجر وثواب ملتا ہے قبر وبرزخ مین ہر طرح کی راحت
نصیب ہوتی ہے اگر اچہے کام ہین تو یہی قبر ایک چمن ہو جاتی ہے بہشت کے چمنون سے اور جو برے
کرتوت ہین تو پہر ایک گڑہا ہے جہنم کے گڑہون سے اللہم انا نعوذ بك من شرور انفسنا
ومن سيئات اعمالنا ونعوذ بك من عذاب البرزخ وفتنة القبر وفتنة المحيا
والممات وفتنة المسيح الدجال ونسألك ان توفقنا لصالح الاعمال ونستعينك
على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك في البكور والآصال وصلى الله على سيدنا
ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين آمين ثم آمين يا رب العالمين يا ارحم الراحمين

وصل

ایک رسالہ مختصر دو جزو کا امام ابو اسحق یحیی بن حسین بن امیر المؤمنین منصور باللہ قاسم بن محمد یمنی رحمہ اللہ
نے بیان مین عذاب قبر کے تالیف کیا اور الزواجر فیما جری من عذاب المقابر اوسکا نام رکھا
باعث تالیف دو امر ذکر کئے ایک یہ کہ بیٹے باپ مین صنعا رہین کے قبرستان سے ایک معذب کو سنا کہ وہ
قریب سال بہر کے اپنی قبر مین عذاب کیا جاتا تہا اوسکی آواز اور آہ و نالہ اول رات سے آخر تک موقوف نہین
ہوتا تہا دوسرا امر یہ ہے کہ اکثر لوگون مین وعظ انذ نہین کرتا ہے علما رسنے ذکر کیا ہے اللہ تعالی
مسلمانون مین سے بعض اہل معاصی کا عذاب ظاہر کر دیتا ہے اور کافر کا عذاب ظاہر نہین کرتا تا کہ
کہ عصاۃ مین سے جسکو اللہ تعالی چاہے زجر و تخویف کا فائدہ حاصل ہو جاوے پہر شرح الصدور سے
احادیث و حکایات ذکر کئے ہین بعض حکایتین جدید اوسمین سے ذکر کیجاتی ہین جنکا ذکر اس کتاب مین نہین
ہوا **حکایت** صاحب رسالہ کہتے ہین مجھے ایک جماعت ثقہ نے خبر دی کہ ایک گورکن نے شہر صنعا مین
اتفاقا ایک قبر کہودی اوسمین کوئی چیز بہول گیا اور مردہ اوسمین دفن ہو چکا تہا وہ لوٹ آیا اور قبر کو کہودا
جب مردے کو کہولا تو اوسمین ایک ہولناک چیز دیکہی وہ یہ تہی کہ اوس میت پر ایک بڑا سانپ تہا اوسنے میت
کو گہیر لیا تہا یہ اوس سے ڈر گیا اور اوسپر غشی طاری ہوئی اور اوسکی عقل بگڑ گئی وہ ابتک بقیہ حیات سے
قبرین کہودنا اوسنے چہوڑ دیا ہے اور عقل اوسکی جاتی رہی ہے **حکایت** مجھے ایک جماعت ثقہ نے
خبر دی کہ سید ہادی بن حسن ہجری ہجرہ والون مین سے تہے اونکو یہ اتفاق ہوا کہ وہ راہ مین جا رہے
تہے کہ ایک کہوپڑی دیکہی اور اوسمین لجام تہی انہون نے اوسکو لیا اور دفن کر دیا زمین نے اوسکو
اپنے پیٹ سے پہینکدیا انکو اوسکے حال و شان سے تعجب ہوا یہ اوسمین فکر کرتے رہے پہر اوس سے
ایک آواز ظاہر ہوئی سید بیہوش ہو گئے پہر اونکو ہوش آیا **حکایت** امام مہدی رحمہ اللہ نے
اپنے غایات مین نقل کیا ہے کہ ایک کہوپڑی پائی گئی اوسمین ایک سوئی تہی وہ اوس سے کہینچی
گئی پہر وہ اوسمین لوٹ گئی **حکایت** ۲۵ رمضان سنہ ۶۴۲ ہجری مین بنو منبہ اور بنو معین دونون
مین یعنی انمین لڑائی ہوئی قبیلہ بنی معین مین سے ایک شخص کو تیر لگا اوسکا نام مسعود بن علی تہا

اوسکو اوٹھا لاے وہ راہ مین مرگیا پھر اوسکو اوسکے گھر مین ایک بڑی کھاٹ پر چھوڑ دیا کھاٹ کا عرض
چار گز کا تھا جسوقت میت کے گھر والے بہت ہو گئے تو بعد تعزیت کے گھر کی چھتون پر چڑھ گئے ناگاہ
میت کا بھائی کہتا ہے جلد آؤ تاکہ اس حالت کو دیکھو جسکی طرف میت ہو گیا ہے عورت مرد سب آگئے
اور سب گھر کے ہو لئے ناگاہ اوسکا جسم کھاٹ سے بھی زیادہ تر چوڑا ہو گیا اسی طرح اوسکی لنبان بھی بڑھ گئی
اور اوسکا جوف بلند ہو گیا یہانتک کہ مثل ایک ٹکڑے پہاڑ کے ہو گیا اور اوسکے سارے اعضا اتنے
یہانتک کہ مثل ستونون کے ہو گئے اور اوسکی ہر اونگلی ایسی ہو گئی جیسے بڑے سے بڑا پہونچا آدمی
کے پہونچون سے ہوتا ہے اور سر اوسکا مثل پتھر کے اور کان جیسے گدھے کے کان اور دانت جیسے
لوہے کے ٹکڑے ہو گئے اور زبان اوسکے سینے پر اوتر آئی یہانتک کہ قریب تھا کہ اوسکی ناف تک
پہونچ جاوے اور لوگ اوسکے نزدیک تھے اور مونہ اوسکا کالا ہو گیا لوگ اوسکو دیکھ رہے تھے اور
اوسکے حال مین فکر کر رہے تھے کہ اوسنے ایک ایسی چیخ ماری جس سے زمین کانپ اوٹھی اونہون نے اوسکے
جثے کا حطحطہ سنا پھر اوسکا جسم آبلہ دار ہو گیا اور آبلے مثل لوہے کی خودونکے ظاہر ہو گئے جب گھڑی بھر رات گزر چکی
تو اپنے چیخنے سے چپ رہا اور میت کی بو جسکے مارے سر پر ٹوٹ گیا جب صبح ہوئی تو ایک بڑا گڑھا کھودا
اور ساٹھ آدمی جمع ہوئے اونکو اوسکے اوٹھانے پر قدرت نہوئی پھر اونہون نے گھر توڑا دروازے توڑے بعد اوسکے لکڑیون
سے اوسے نکالا جیسے بڑے پتھرون کو نکالتے ہین لکڑیون سے اوسکو لوٹتے پوٹتے رہے یہانتک کہ اوسکو گڑھے
تک پہونچایا اسکے بعد اور بہت کچھ لکھا ہے عذاب قبور مین یہ زیادہ تر عظیم ماجرا ہے اس قصہ ہائلہ عظیمہ عجیبہ کو
قاضی عبداللہ بن زید عنسی نے فقیہ محمد بن سلیمان منہی سے روایت کیا ہے جو کہ اس قصے کے شاہدہ کرنیوالے
تھے یہ قصہ معروف مشہور و مستفیض ہے فقیہ مذکور کہتے ہین کہ یہ قصہ بلد شعبان مین بلاد از بلاد خولان غربی صعدہ
سے واقع ہوا حدیث صحیح مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وارد ہوا ہے کہ جسوقت دو مسلمان اپنی دو تلوارون
کے ساتھ ملتے ہین پھر ایک اونکا اپنے صاحب کو قتل کرتا ہے تو قاتل و مقتول نار مین ہین عرض کیا یا رسول اللہ
یہ تو قاتل ہے پھر مقتول کا کیا حال ہے فرمایا اوسنے اپنے صاحب کے قتل کا ارادہ کیا انتہےٰ حکایت اسی طرح
ایک قصہ مشہور عبداللہ بن مصعب بن زبیر کا ہے یحییٰ بن عبداللہ نے ہارون رشید سے کہا کہ عبداللہ کا ایک قصیدہ ہے

اوسکو پڑہا عبد اللہ نے اوسکا انکار کیا جسوقت وہ قصیدہ پورا کیا تو ہارون کا چہرہ متغیر ہوا عبد اللہ نے قسم
کہائی کہ وہ شعر اوسکے نہین ہین یحیی بن عبد اللہ نے کہا یا امیر المومنین واللہ یہ شعر سوا اسکے اور کسی کے
نہین ہین مینے اس سے پہلے کبہی جہوٹی سچی قسم اللہ کی نہین کہائی ہے تم مجہے چہوڑو مین اس سے ایسی
قسم دلونگا کہ جو کوئی اوسکو جہوٹی کہائیگا تو جلد اوسکو عقاب ہوگا ہارون نے کہا اوس سے قسم لے یحیی نے
ایک سخت مغلظ قسم لی عبد اللہ نے انکار کیا ہارون خفا ہوا اور فضل بن ربیع سے کہا کہ اگر یہ سچا ہے تو اسے
کیا ہوا ہے کہ قسم نہین کہاتا ہے یہ میری چادر جو مجہپر ہے اور یہ میرے کپڑے اگر کوئی مجہسے قسم لے کہ وہ میرے
ہین تو مین ضرور قسم کہالون فضل نے عبد اللہ کو لات ماری اور چلایا کہ قسم کہا تیری خرابی ہو پہر عبد اللہ نے قسم کہائی
اور چہرہ اوسکا متغیر تہا اور وہ کانپتا تہا یحیی نے عبد اللہ کے دونون شانون کے درمیان مین مارا پہر کہا اے
ابن مصعب اللہ تو نے اپنی عمر کو کاٹ ڈالا واللہ تو ہرگز اسکے بعد فلاح نہ پائیگا عبد اللہ اپنی جگہہ سے نہ ٹلا تہا کہ اوسکو
جذام ہوگیا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تیسرے دن مرگیا فضل بن ربیع اوسکے جنازے پر حاضر ہوا جب لوگ اوسکو
قبر پر لائے اور لحد مین رکہا اور اوسپر اینٹین رکہی گئین تو قبر دہس گئی وہ نیچے چلا گیا یہانتک کہ لوگونکی آنکہون سے
غائب ہوگیا قرار قبر کا نظر نہ آیا اور اوس سے ایک غبار عظیم نکلا فضل چلایا مٹی لاؤ مٹی لاؤ پہر ڈالنا شروع کیا
اور وہ نیچے چلے جاتے تہے کانٹون کے گٹہے منگائے اونکو ڈالا وہ نیچے چلے جاتے تہے اسوقت حکم دیا تو قبر
پر لکڑی کا سقف بنا دیا گیا اور اوسکو درست کردیا اور منکسر الخاطر لوٹ آیا **حکایت** علامہ ابن حجر ہیتمی مکی
صاحب زواجر عن اقتراف الکبائر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مین کم سن تہا اپنے والد مرحوم کی قبر کی خبر گیری قرأت
کے لئے رکہتا تہا ایک دن بعد نماز صبح کے تاریکی مین نکلا مہینا رمضان کا تہا مین گمان کرتا ہون کہ عشرہ اخیرہ
بلکہ شب قدر تہی جب مین قبر پر بیٹہا اور کچہہ قرآن پڑہا اور قبرستان مین سوا میرے اور کوئی نہ تہا تو ناگاہ
مینے ایک تاوہ عظیم یعنی آہ آہ کرنا اور انین آہ آہ آہ سنا ایسی آواز سے کہ اوسنے مجہے ہلا دیا یہ آواز ایک قبر سے
آتی تہی کہ وہ چونہ وگچ سے بنی ہوئی تہی نہایت سفید تہی مینے قراءت کو قطع کردیا اور کان لگایا تو اوس آواز
کو قبر کے اندر سے سنا اور یہ معذب آدمی ایسا تاوہ عظیم کرتا تہا جس سے سننے والے کا دل بیقرار ہو جائے
گہبرا جائے مینے تہوڑی دیر اوسکی طرف کان لگایا جب روشنی ہوئی تو اوسکی آہنٹ مجہسے مخفی ہوگئی اتنے مین

ایک آدمی کا گذر ہوا ہمنے اوس سے کہا یہ کسکی قبر ہے کہا یہ فلان کی قبر ہے ہمنے اوسکو کم سنی مین پایا تہا وہ بغایت
مسجد اور نماز دن کا ملازم تہا اونکی اوقات مین اور بات چیت کرنیمین ساکت رہتا تہا اور ان سب باتون کا ہمنے خود
اوس سے مشاہدہ کیا تہا کہتے ہین کہ یہ بات مجہپر بہت گران گذری کیونکہ ظاہر مین جن احوال خیر کے ساتھہ وہ متلبس تہا
مین اونکو جانتا ہون ہمنے اوسکا سبب پوچہا اور جن لوگون کو اوسکی حقیقت احوال پر اطلاع تہی اونسے خوب دریافت
کیا تو اونہون نے مجہے خبر دی کہ وہ سود کہاتا تہا اور وہ تاجر تہا اور اوسکا نفس خبیث اس سے راضی نہوا کہ وہ
حلال کہاوے یہانتک کہ اوسے موت آئی بلکہ اوسکو شیطان نے معاملہ ربا کی صحت کی زینت دی تاکہ اوسکا
مال کم نہو جسوقت ہمنے یہ حکایت شہر والون سے بیان کی تو اونہون نے تعجب سے کہا کہ اس سے بہی زیادہ عجیب تر
عبد الباسط رسول قاضی فلان سے اس آدمی کو ہم بہی پہچانتا تہا یہ شخص ابتدای امر مین قاضیون کا رسول
تہا پہر صاحب ثروت ہوگیا ہمنے کہا اوسکا کیا حال ہے کہا جبکہ اوسکی قبر کے پہلو مین کہودا گیا تاکہ اوسمین اور
میت کو رکھین تو ہمنے اوسکی قبر مین ایک زنجیر دیکہی اور اوس زنجیر مین ایک بڑا سانپ اوسکے ساتھہ بندہا ہوا تہا
ہم بہت ڈرے اور جلدی سے زمین پر مٹی ڈالدی **حکایت** ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہین ہمنے ایک اور آدمی کو
دیکہا جبکہ ہمنے اوسکی قبر کہودی اوس سے سوا ایک کہوپڑی کے اور کچہہ باقی نہین رہا تہا ناگاہ اوسمین بڑی بڑی
مینخین جڑی ہوئی تہین گویا وہ ایک بڑا دروازہ ہے **حکایت** یہ بہی کہا ہے کہ ہمنے فلان شخص
کی قبر کہودی تو اوسکی قبر سے ایک بڑا سانپ نکلا ہمنے اوسے دیکہا کہ وہ اوسکی گردن مین کونڈلی مارے ہوئے تہا
ہمنے اوسکا دفع کرنا چاہا تو اوسنے پہر ایک پہنکار ماری یہانتک کہ قریب تہا کہ ہم سب کو ہلاک کردے نعوذ
باللہ من عذاب القبر **حکایت** ابن جوزی رحمہ اللہ نے مختصر میں کہا ہے مروی ہے کہ عیسیٰ
علیہ السلام ایک گروہ مین اپنے اصحاب سے ایک کہوپڑی ہولناک کہوکلی پر گذرے اونکے اصحاب نے اونسے
کہا یا روح اللہ اگر آپ اللہ سبحانہ سے دعا کرین کہ وہ ہمارے لئے اس کہوپڑی کو نطق دے تاکہ وہ ہمکو اون عجائب
کی خبر دے جو اوسنے دیکہے ہین تو البتہ اللہ تعالیٰ سے ہم امید رکہتے ہین کہ اس سے ہمکو نفع ہو عیسیٰ علیہ السلام
نے دو رکعت نماز پڑہی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اوسکو نطق دیا کہا اے روح اللہ پوچہو جو
چاہو اللہ عز وجل نے مجہے حکم دیا ہے کہ مین تمکو جواب دون عیسیٰ علیہ السلام نے اوس سے کہا تو اس دنیا مین

کون تھا کہا اے روح اللہ مین اس زمین کا پادشاہ تھا اور ہزار برس اسمین زندہ رہا ہزار بچے جنے ہزار شہر فتح کئے
ہزار لشکرون کو ہزیمت دی اور ہزار سرکش بادشاہون کو قتل کیا پھر بعد اسکے موت ہوئی اور مقرر مینے اسی امر
کو فتح کیا اور اوسکو آزمایا سو مینے دنیا مین کوئی چیز نہ دیکھی زیادہ تر نافع نہین دیکھی اور نہین دیکھی ہلاکت
لوگون کی مگر حرص و طمع مین اور نہین پائی مینے عزت مگر رضا مین ساتھہ اوس چیز کے جوکہ اللہ عز و جل نے قسمت کی ہے

لا ترقدن لعینك السهر … وانظر الی ما تصنع العبر
وانظر الی عین مصرعه … ما دام یمکن طرفك النظر
فاذا جهدت ولم تجد احدا … فسل الزمان فعنده الخبر

حکایت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حواری عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے عرض کیا یا روح اللہ و
کلمۃ اللہ آپ ہمکو ہمارے دادا سام بن نوح کو دکھا دو تا کہ اللہ اس سے ہمارے یقین کو زیادہ کرے عیسیٰ علیہ السلام
سام بن نوح علیہ السلام کی قبر پر اونکو لیگئے کہا زندہ ہوجا اللہ کے اذن سے اے سام بن نوح وہ اللہ تعالیٰ کی
قدرت سے کھڑے ہوگئے مثل کھجور کے عیسیٰ علیہ السلام نے اونسے کہا اے سام تم کسقدر زندہ رہے کہا مین چار ہزار
برس زندہ رہا دو ہزار برس بنا کی اور دو ہزار برس آبادی کی عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تو دنیا آپکے نزدیک کسطرح تھی
سام نے اونسے کہا جیسے ایک گھر ہے کہ اوسکے دو دروازے ہین اس سے داخل ہوا اور اس سے نکل گیا **حکایت**
ابو حفصہ نے اپنی تاریخ مین ترجمہ بکر بن عمر بن یحییٰ سجاد کے نزدیک کہا ہے منقول ہے کہ ایک شخص فقیہ کی کھیتی
کی حفاظت کیا کرتا تھا اور ہمیشہ اپنے سر کو کپڑے کے پارچون سے لپیٹا رکھتا تھا فقیہ ایک دن کھیتی کی طرف
نکلے اوس شخص کو سوتا پایا عمامہ اوسکے سر سے اوتر گیا تھا اور ناگاہ سر اوسکا ایک ہڈی تھا اوسپر جلد نہ تھی
فقیہ نے اوسکے سر کی ہڈی کھلنے سے تعجب کیا پھر اوسکو جگایا وہ ڈرتا ہوا اوٹھہ بیٹھا اوسنے اون چیتھڑون
سے اپنے سر کو چھپا لیا فقیہ نے اوس سے کہا کچھہ ڈر نہین ہے اور حال کو اوسپر سہل کیا اور اوس سے اسکا
سبب پوچھا کہا مین اولاد زبیدہ سے تھا جوکہ اپنی جانون پر اسراف کرتے ہین یعنے معاصی مین گرفتار ہین اور
مین قبرون کو اوکھاڑا کرتا مردون کا کفن بیچا کرتا تھا کسی تاجر کی بیٹی مرگئی مینے سُنا کہ وہ نفیس کفن مین کفنائی
گئی ہے مینے رات کو اوسکی قبر کھود دی جسوقت مینے لحد کو کھولا ناگاہ ایک ہاتھہ اوس سے نکلا اوسنے میرے سر کا

چھڑا او تارلیا جسکو کہ تونے دیکھا اوس عورت نے کہا اے قلیل التوفیق کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا اور اپنے فعل سے باز نہیں رہتا میں نے جواب دیا کہ میں اللہ کی طرف توبہ کرنیوالا ہون اوسنے کہا اگر تیری توبہ سچی ہوئی تو تجھے کوئی شئی ضرر نہ دیگی تو چلا جا اور اللہ تعالی کی طرف توبہ کر میں اپنے گھر چلا آیا اور اپنے حال کو گھر والون وغیرہم سے چھپایا اللہ تعالی نے مجھپر عافیت کے ساتھہ احسان فرمایا پھر میں زبید سے نکل آیا انتہی +

باب ۳۵ بیان مین اون اعمال کی جو کہ عذاب قبر سے نجات دہندہ ہین

۱ شہادت

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا ہے شہید کے لئے اللہ کے نزدیک تین خصال ہین مغفرت کیجاتی ہے واسطے اوسکے اول دفعہ مین اوسکے خون سے اور دیکھتا ہے اپنا ٹھکانا جنت سے اور پناہ دیا جاتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوتا ہے فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اوسکے سر پر تاج وقار کا اور یاقوت اوس سے خیر ہے دنیا ومافیہا سے اور بیاہ کیا جاتا ہے بہتر بیبیون حور عین سے اور شفاعت قبول کیا جاتا ہے ستر آدمیون مین اوسکے اقارب سے اخرجہ الترمذی وابن ماجہ

۲ شکم کی بیماری سے مرنا

سلیمان بن صرد و خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص کو کہ اوسکے پیٹ نے قتل کیا وہ اپنی قبر مین معذب نہوگا اخرجہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والبیہقی

۳ طول سجود

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونکو بعض اہل کتاب نے خبر دی کہ عیسی علیہ السلام سے فرمایا ہے کہ طول قنوت امان ہے پل صراط پر اور طول سجود امان ہے عذاب قبر سے اخرجہ ابو نعیم +

۴ سورہ تبارک الذی پڑھنا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اونھون نے ایک آدمی سے کہا کیا مین تجھے ایک حدیث کا تحفہ دون کہ تو اوس سے خوش ہو اوسنے کہا ہان فرمایا تو تبارک الذی بیدہ الملک کو پڑھ اور اپنے گھر والون کو اور ساری اولاد کو اور گھر کے اور پڑوسیون کے بچون کو سکھا اسلئے کہ وہ نجات دینے والی اور جدال کرنیوالی ہے مجادلہ یا منعہ

کریگی دن قیامت کے نزدیک اپنے رب کے واسطے پڑہنے والے کے اور چاہے گی اوسکے لئے کہ اوسکو نجات دے اور اوسکے سبب سے صاحب اوسکا نجات پائیگا عذاب قبر سے اخرجہ عبد فی مسند ۲۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سورۂ ملک مانعہ ہے عذاب قبر سے منع کرتی ہے لایا جاتا ہے صاحب اوسکا قبر مین سر کی طرف سے یعنی ملک عذاب آتا ہے تو اوسکا سر کہتا ہے تیرے لئے مجھپر رستہ نہین ہے اوسنے تو مجھہ مین سورۂ ملک کو یاد رکھا ہے پھر دونون پاؤن کی طرف سے آتا ہے تو اوسکے پاؤن کہتے ہین تیرے لئے مجھپر راہ نہین ہے وہ تو مجھپر کہڑا ہوتا تھا ساتھہ سورۂ ملک کے اخرجہ خلف بن هشام فی فضائل القرآن والحاکم وصححہ والبیہقی ۲۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین جس کسی نے تبارک الذی بیدہ الملک کو ہررات پڑہا تو اللہ اوسکو بسبب اوسکے عذاب قبر سے منع کریگا اور ہم زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اوسکا نام مانعہ رکہتے تہے اخرجہ النسائی ۳۰ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص مرگیا اور اوسکے ساتھہ کتاب اللہ سے سوای تبارک کے اور کچھہ نہ تہا جب وہ اپنے حفرہ یعنی قبر مین رکہا گیا تو اوسکے پاس فرشتہ آیا سورۂ ملک اوسکے روبرو کہڑی ہوگئی فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اللہ کی کتاب سے ہے اور مین تیری ناخوشی کو برا جانتا ہون اور مین مالک نہین ہون تیرے لئے نہ اوسکے لئے نہ اپنی جان کے نفع وضرر کا اگر یہ اوسکے ساتھہ تیرا ارادہ ہے تو تو رب کی طرف جا اوسکے واسطے شفاعت کر پس کہیگی یارب فلان نے تیری کتاب کے درمیان سے میرا قصد کیا مجھے سیکہا سو کیا تو اوسکو آگ سے جلانیوالا ہے اور اوسے عذاب کرنیوالا حال آنکہ مین اوسکے پیٹ مین ہون سو اگر تو اوسکے ساتھہ یہ کرنیوالا ہے تو مجھے اپنی کتاب سے محو کردے رب فرماتا ہے کیا مین تجھے نہین دیکھتا ہون کہ تو خفا ہوگئی وہ کہتی ہے مجھے لائق ہے کہ مین خفا ہون رب فرماتا ہے تو جا مین اوسے تجھکو بخشا اور تیری شفاعت اوسکے حق مین قبول کی وہ آتی ہے فرشتے کو جہڑکتی ہے وہ بدحال ناکام نکلجاتا ہے پھر آتی ہے اپنا مونہہ اوسکے مونہہ پر رکہتی ہے اور کہتی ہے مرحبا ہے اوس مونہہ کو کہ بہت بار اوسنے مجھے پڑہا مرحبا ہے اس سینے کو کہ اسنے مجھے بہت بار یاد رکھا مرحبا ہے ان دونون پاؤن کو کہ بہت بار میرے ساتھہ کہڑے رہے قبر مین اوسکو انس دیتی ہے واسطے

خوشنا و حسنات کے اوسپر انس کہتے ہین جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تو چھوٹا بڑا آزاد غلام کوئی باقی نہین رہا مگر اوسنے سورۂ ملک کو سیکھ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام منجیہ رکھا ہے اخرجہ ابن عساکر بسند ضعیف ۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میت جس وقت مرتا ہے تو اوسکے گرد اگرد کئی آگین جلائی جاتی ہین ہر آگ اپنے پاس والی چیز کو کہاتی ہے اگر کوئی ایسا عمل اوسکے لئے نہین ہے جو کہ اوسکے اور آگ کے درمیان مین حائل ہو اور ایک آدمی مر گیا اسوا ہی سورۂ تبارک کے اور کچہہ قرآن سے نہین پڑہا تہا پس آگ اوسکے سر کی طرف سے آئی سورت نے کہا کہ وہ تو مجہے پڑہتا تہا پہر وہ اوسکے دونون پاؤنکی طرف سے آئی تو سورت نے کہا کہ وہ تو میرے ساتہہ کھڑا ہوتا تہا پہر وہ اوسکے پیٹ کی طرف سے آئے تو سورت نے کہا کہ اوسنے تو مجہے یاد رکہا پس سورت نے اوسکو نجات دی

اخرجہ ابو عبید فی فضائلہ

۵ سورۂ الم تنزیل سجدہ

۱ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجہے پہونچا ہے کہ الم تنزیل اپنے صاحب کی طرف سے قبر مین جہگڑتی ہے کہتی ہے الٰہی اگر مین تیری کتاب سے ہون تو تو میری شفاعت اوسکے حق مین قبول کر اور اگر مین تیری کتاب سے نہین ہون تو تو مجہے اوس سے محو کر دے اور وہ مثل پرندے کے ہوتی ہے اپنے دونون بازو اوسپر رکہتی ہے اوسکے لئے شفاعت کرتی ہے عذاب قبر سے اوسے منع کرتی ہے اور تبارک مین بہی مثل اسکے ہے خالد رات کو نہین سوتے یہانتک کہ اسکو پڑہ لیتے اخرجہ الدارمی فی مسندہ ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین سوتے یہانتک کہ تنزیل سجدہ اور تبارک کو پڑہ لیتے

اخرجہ الترمذی والدارمی

۴ سورۂ یٰسٓ

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے روض الریاحین مین بعض صالحین اہل یمن سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کسی مردے کو دفن کیا جب لوگ چلے گئے تو قبر مین مارنا اور سخت ٹہونکنا سنا پہر قبر سے ایک کالا کتا نکلا شیخ نے اوس سے کہا تیری خرابی ہو تو کون ہے اوسنے کہا مین میت کا عمل ہون کہا پہر یہ مار تجہہ مین تہی

یا بیت میں کہا بلکہ مجبہ مین بہتی بینے اوسکے پاس سورۂ یٰس اور اوسکے اخوات کو پایا وہ میرے اور اوسکے درمیان مین حائل ہوگئین اور مین مارا گیا اور نکال دیا گیا ۔

۷ صلوٰۃ دفع عذاب قبر

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ مین پڑہے اور ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایک بار اور اذا زلزلت پندرہ بار پڑہے تو اللہ اوسپر سکرات موت کو آسان کرتا ہے اور عذاب قبر سے اوسکو پناہ دیتا ہے اور آسان کرتا ہے واسطے اوسکے گزرنا پل صراط پر دن قیامت کے اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب **ف** اسمین پندرہ بار ہے اور ایک اور نسخہ مین پچاس بار ہے واللہ اعلم

۸ موت روز جمعہ یا شب جمعہ

۱ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جمعہ کے دن مرا وہ عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ ابو یعلی **۲** عکرمہ بن خالد مخزومی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو شخص روز جمعہ یا شب جمعہ مین مرا وہ مختوم بخاتم ایمان ہوا اور عذاب قبر سے بچایا گیا اخرجہ البیہقی ۔

۹ رمضان شریف مین مرنا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عذاب قبر کا اوس شخص سے اوٹہا لیا جاتا ہے جو کہ شہر رمضان مین مرتا ہے قال ابن رجب رحمہ اللہ روی باسناد ضعیف ۔

حدیث جامع منجیات عذاب قبر

عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر نکلے فرمایا مینے آجکی رات عجب دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سے دیکہا کہ اوسکے پاس ملک الموت آیا تاکہ اوس کی روح قبض کرے پس آیا اوسکا احسان کرنا اپنے والدین کے ساتہ اوسنے ملک الموت کو اوسکے پاس سے پہیر دیا اور دیکہا ایک آدمی کو میری امت سے کہ اوسپر عذاب قبر کا بسط کیا گیا تہا اوسکے وضو آئے اوسنے عذاب سے اوسکو نجات دی اور ایک آدمی کو دیکہا میری امت سے کہ شیاطین نے اوسکو گہیر لیا تہا ذکر اللہ آیا اوسنے اوسکو اون کے درمیان سے خلاصی بخشی اور دیکہا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ عذاب کے فرشتون نے اوسکو گہیر لیا تہا اوسکی

نمازآئی اوسنے اونکے ہاتھون سے اوسکو چھوڑا دیا اور ایک آدمی کو دیکھا میری امت سے کہ وہ پیاس کے مارے
زبان نکالے ہوئے تھا جس حوض پر جاتا اوس سے رد کیا جاتا تھا اوسکا روزہ آیا اوسنے اوسکو پانی پلایا اور اوسکو
سیراب کر دیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے اور انبیاء حلقہ حلقہ بیٹھے ہوئے ہین جس وقت وہ حلقے
کے قریب ہوتا ہے تو اوسے نکال دیتے ہین اوسکا غسل جنابت آیا اوسنے اوسکا ہاتھ پکڑا اور میرے قریب
بٹھا دیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ آگے اوسکے ظلمت پیچھے ظلمت داہنے ظلمت بائین ظلمت
اوسکے اوپر ظلمت اور نیچے ظلمت اور وہ اوسمین متحیر تھا اوسکا حج و عمرہ آیا اور انہون نے اوسے تاریکی سے نکالا اور
نور مین داخل کیا اور ایک آدمی کو دیکھا میری امت سے کہ وہ مومنین سے بات کرتا ہے اور وہ
اوس سے بات نہین کرتے صلہ رحم آیا اوسنے کہا ای گروہ مومنین کے اوس سے کلام کرو پھر اونہون نے
اوس سے باتین کین اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ بچاتا تھا آگ کی لپٹ کو اور اوسکے شرر کو
ہاتھ کے ساتھ اپنے مونھہ سے آیا پاس اوسکے صدقہ اوسکا وہ پردہ ہوگیا اوسکے مونھہ پر اور سایہ اوس کے
سر پر اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ ہر جگہہ سے زبانیہ نے اوسکو پکڑا تو آیا اوسکے پاس امر
بمعروف و نہی عن المنکر انہون نے اوسکو انکے ہاتھون سے چھوڑایا اور ملائکہ رحمت کے ساتھ اوسکو داخل
کیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ وہ اپنے گھٹنون کے بل بیٹھا ہے درمیان اوسکے اور درمیان
اللہ کے پردہ ہے اوسکے پاس اوسکا حسن خلق آیا اوسکا ہاتھ پکڑا پھر اوسکو اللہ پر داخل کیا اور دیکھا مینے
ایک آدمی کو میری امت سے کہ جدکایا اوسکو اوسکے نامۂ اعمال نے بائین جانب کو آیا اوسکے پاس اوسکا اللہ سے
ڈرنا اوسنے اوسکے نامۂ اعمال کو لیا پھر اوسکو داہنی جانب مین کر دیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے
کہ اوسکی ترازو ہلکی ہوگئی آئے اوسکے پاس افراط اوسکے یعنی چھوٹے بچے جو مر گئے تھے اونہون نے
اوسکی ترازو کو بھاری کر دیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا ہوا
ہے آیا اوسکے پاس ڈرنا اوسکا اللہ سے اسنے اوسکو اس سے نجات دی اور چلدیا اور دیکھا مینے ایک
آدمی کو میری امت سے کہ آگ مین گر پڑا آئے اوسکے پاس آنسو اوسکے جو کہ اللہ کے خوف سے دنیا مین رویا تھا
انہون نے اوسکو آگ سے نکالا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ پل صراط پر کھڑا ہوا ہے

اور کانپتا ہے جیسے کھجور کا پتا کانپتا ہے آیا اوسکے پاس اوسکا حسن ظن ساتھ اللہ کے اوسنے اوسکے کانپنے کو ٹھیرا دیا اور چلدیا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ پل صراط پر کھڑا ہوا ہے کبھی چوتڑون کے بل جاتا ہے اور کبھی گھٹنون کے بل آیا اوسکے پاس درود بھیجنا اوسکا مجھپر اوسنے اوسکا ہاتھ پکڑا پھر اوسے کھڑا کر دیا اور پل صراط پر چلا اور دیکھا مینے ایک آدمی کو میری امت سے کہ جنت کے دروازون کی طرف پہونچا پس اوسکے اوپر سے دروازے بند کر دئے گئے آئی اوسکے پاس گواہی لا الہ الا اللہ کی پس اوس کے لئے دروازون کو کھولدیا اور جنت مین اوسکو داخل کر دیا اور دیکھا مینے کئی آدمیون کو کہ اونکے ہونٹھ کترے جاتے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین کہا چغلخوری کرنیوالے ہین درمیان لوگون کے اور دیکھا مینے کئی آدمیون کو کہ اپنی زبانون سے لٹکے ہوئے ہین مینے کہا یہ کون لوگ ہین اے جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ تہمت لگاتے ہین مؤمنین و مومنات کو بغیر اوس چیز کے کہ کیا اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والاصبہانی فی الترغیب **ف** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ حدیث عظیم ہے اسمین اعمال خاصہ کا ذکر کیا ہے جو کہ اہوال خاصہ سے نجات دیتے ہین ❊

مقامات اہل مقابر

امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بعض اولیاء کرام سے روض الریاحین مین نقل کیا ہے کہا مینے اللہ سے سوال کیا کہ مجھے مقامات اہل مقابر کے دکھا دے پس ایک رات کو مینے دیکھا کہ قبرین شق ہو گئین ناگاہ بعض اونمین سندس پر اور بعض حریر پر اور بعض دیباج پر اور بعض ریحان پر اور بعض تختون پر سو رہے تھے اور بعض روتے اور بعض ہنستے تھے مینے کہا یا رب اگر تو چاہتا تو کرامت مین برابر اونکے برابری کرتا اہل قبور مین سے ایک منادی نے ندا کی کہ یہ منازل اعمال کے ہین سندس والے تو اہل خلق حسن ہین اور حریر و دیباج والے شہدا ہین اور اصحاب ریحان روزہ رکھنے والے ہین اور اصحاب مراتب یعنی تختون والے متحابون فی اللہ ہین یعنی وہ لوگ جو کہ اللہ کے واسطے آپس مین محبت رکھتے تھے اور رونے والے گنہگار ہین اور ہنسنے والے توبہ والے ہین **وصل** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین فرمایا ہے کہ جو اسباب عذاب قبر کے مقتضی ہین اونسے بچے جنکا ذکر حدیثون مین آچکا ہے اور زیادہ تر نافع سبب جسکے سبب سے عذاب قبر کے

نجات ملتی ہے یہ ہے کہ جبوقت آدمی سونیکا ارادہ کرے تو چاہیے کہ گہڑی بہر پہلے سونیسے اللہ تعالی کے واسطے
بیٹہے اوسمین اپنے نفس سے حساب لے کہ دن بہر مین کیا ٹوٹا ہوا کیا نفع ہوا پہر گناہونکے لئے اپنے اور اللہ تعالی کے
درمیان مین توبہ نصوح کی تجدید کرے پہر اس توبہ پر سورہے اور عزم کرے کہ پہر گناہ کی طرف عود نہ کرونگا اور جب
بیدار ہو تو عمل کے لئے استقبال کرتا ہوا بیدار ہو اور تاخیر اجل کی وجہ سے مسرور ہو تاکہ جو گذر گیا ہو اوسکا
کا تدارک کرے بندے کے واسطے اس نیند سے زیادہ تر نافع اور کچہہ نہیں ہے خصوصًا جبکہ ایسکے بعد اللہ تعالی
کا ذکر کرے اور اون سنتون کا استعمال فرماوے جو کہ سونیکے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی
ہین یہانتک کہ نیند غلبہ کرے اللہ سبحانہ وتعالی جسکے ساتہہ خیر کا ارادہ کرتا ہے اوسیکو اسکی توفیق عنایت
فرماتا ہے ولاقوۃ الا باللہ الٰہی تو مجہہ گنہگار بندے کو اور سارے مؤمنین ومؤمنات کو اسکی توفیق عطا فرما اور
ہمکو دنیا وآخرت کی رسوائی سے بچا اور عذاب قبر وبرزخ سے محفوظ رکہہ اور ہمارے گناہونکو بخشدے اور دنیا سے ہمکو
امن وامان وایمان وایقان کے اوٹہا آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ اجمعین **ف** امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ابیات مین سات آدمیون کا ذکر کیا ہے کہ اون سے
سوال نہین ہوتا اور وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتے ہین اور نو عمل عذاب قبر سے نجات دینے والے شرح الصدور مین
ذکر فرمائے چنانچہ انکا ذکر بالتفصیل ہوچکا یہان یہ منظور ہے کہ اجمالًا اسباب واعمال منجیہ عذاب قبر کا شمار کردیا
جاوے تاکہ گنتی مین آسانی ہو ۱ اللہ تعالی کی راہ مین شہید ہونا ۲ مرابطت یعنی سرحد اسلام کی حفاظت کرنا ۳
طاعون ووبا مین مرنا ۴ بہت سچ بولنا ۵ قبل بلوغ کے مرجانا ۶ جمعے کے دن یا جمعے کی رات مین وفات پانا
۷ ہر رات سورۂ ملک یعنی تبارک الذی پڑہنا ۸ ہر رات سورۂ سجدہ کو تلاوت کرنا ۹ مان باپ کے ساتہہ احسان
کرنا ۱۰ وضو ۱۱ ذکر اللہ ۱۲ صدقہ ۱۳ امر بمعروف ونہی عن المنکر ۱۴ اللہ تعالی کے خوف سے رونا ۱۵ قل ہو اللہ
احد مرض موت مین پڑہنا ۱۶ جمعے کی شب مین مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑہنا ہر رکعت مین الحمد اور اذا زلزلت
پچاس بار پڑہنا ۱۷ ہر روز لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین سو بار پڑہنا ۱۸ شکم کی بیماری سے مرنا
۱۹ طول سجود ۲۰ سورۂ یٰسین ۲۱ رمضان شریف مین مرنا انکے سوا اور اسباب ہین جو حدیث منجیات مین مذکور ہین
حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ منجیات عذاب قبر مین ایک حدیث آئی ہے اوسمین شفاعتًا

ابو موسی مدینی نے اوسکو روایت کیا ہے اور اپنی کتاب ترغیب و ترہیب مین اوسپر بنا کی ہے اور اوس کتاب کو حدیث مذکور کی شرح ٹھیرایا ہے اور حدیث ابو الفرج بن فضالہ سے اوسکو روایت کیا ہے کہا حدیث کی ہمکو ہلال بن جبلہ نے سعید بن مسیب سے وہ عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہین الخ مینے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سُنا وہ اس حدیث کی تعظیم کرتے تھے اور کہتے کہ سنت کے اصول اسکے لئے شہادت دیتے ہین اور یہ احسن احادیث سے ہے یہ وہی حدیث ہے جو پہلے گزر چکی ❊

باب ۲۶ بیان مین احوال مردون کی قبور مین

فصل لا الہ الا اللہ والونکو وحشت نہین ہوتی

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے اہل لا الہ الا اللہ پر وحشت وقت موت کے نہ اونکی قبور مین نہ اونکی قبر سے نکلنے مین اخرجہ الطبرانی و الاصبہانی فی الترغیب ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے جبریل نے خبر دی کہ لا الہ الا اللہ انس ہے واسطے مسلمان کے وقت اوسکی موت کے اور اوسکی قبر مین اور جسوقت اپنی قبر سے نکلیگا اخرجہ ابو القاسم الختلی فی الدیباج ❊❊

رباعی

گر ورد دلت لا الہ الا اللہ ہست	بی باطنِ پاک کی بہ جنت راہ ست
صراف بزر قلب کجا بستاند	ہرچند بر و سکہ نام شاہ ست

انبیاء اپنی قبور مین زندہ ہین

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء زندہ ہین اپنی قبور مین نماز پڑھتے ہین اخرجہ ابو یعلی و البیہقی وابن مندہ ۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب معراج مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر موسی علیہ السلام پر ہوا اور وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر مین نماز پڑھتے تھے اخرجہ مسلم قال ابن مندہ رواہ حجاج بن منہال و یونس بن محمد و ابو نصر التمار وحبان وغیرہم عن حماد عن سلیمان التیمی وثابت عن انس و رواہ سفیان و یحیی

بن سعید وعمرو بن حبیب وجریر بن عبد الحمید ومعتمر بن سلیمان ویزید بن ہارون
وعیسی وغیرہم عن سلیمان التیمی ورواہ ابو ہریرۃ وعبد اللہ بن جراد وغیرہما عن
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ والامام احمد فی الزہد
عن ابن عباس رض عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مررت بموسی علیہ السلام وہو قائم یصلی فی قبرہ

ن بجراد

صلوۃ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ در قبر

ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہوں نے دعا کی کہ الٰہی اگر تو نے کسی کو اوسکی قبر میں نماز عطا کی ہے
تو تو مجھے نماز کو عطا کر میری قبر میں قال ابن سعد فی الطبقات وابن ابی شیبۃ فی المصنف والامام
احمد فی الزہد معا اخبرنا عفان بن مسلم قال حدثنا حماد بن سلمۃ عن ثابت ابو نعیم
نے یوسف بن عطیہ سے روایت کیا ہے کہا میں نے ثابت کو کہتے سنا کہ وہ حمید طویل سے کہتے تھے کیا تجھکو یہ بات پہونچی
ہے کہ سوای انبیاء کے اور کوئی اپنی قبر میں نماز نہیں پڑہتا ہے حمید نے کہا نہیں تو ثابت نے کہا الٰہی اگر تو نے
کسی کو اذن دیا ہو کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑہے تو تو ثابت کو اذن دے کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑہے ابو نعیم نے جبیر
سے روایت کیا ہے کہا قسم ہے اوسکی کہ سوا اوسکے اور کوئی معبود نہیں ہے میں نے ثابت بنانی کو اوسکی لحد میں رکھا
اور میرے ساتھ حمید طویل بھی تھے جب ہم نے اوپر اینٹوں کو برابر کیا تو ایک اینٹ گر پڑی ناگاہ وہ اپنی قبر میں
نماز پڑہ رہے تھے وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ الٰہی اگر تو نے کسی کو اپنی خلق سے نماز اوسکی قبر میں عطا کی ہو تو تو
مجھے اوسکو عطا کر سو اللہ ایسا نہیں ہے کہ اونکی دعا کو رد فرمادے ابراہیم بن صمہ مہلبی کہتے ہیں مجھے ان لوگوں نے حدیث کی
کہ سحر کے وقت جو بعض پر گزرتے تھے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم اطراف قبر ثابت بنانی پر گزرتے تو ہم نے قرارت قرآن کو سنا اخرجہ ابن جریر
فی تہذیب الاثار وابو نعیم

ن حفص بن

قرارت قرآن شریف در قبر

اسلمہ بن شبیب
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابو حماد یا ابو محمد گور کن کو سنا اور وہ معتبر پرہیزگار آدمی تھا کہا میں جمعہ
کے دن دوپہر کے وقت قبرستان میں داخل ہوا جس قبر پر میں گزرتا ہوں اوس سے قرارت قرآن سنتا قال
ابن مندہ اخبرنا احمد بن محمد المستملی حدثنا ابو احمد یوسف الخفاف حدثنا القاضی
ابو احمد حدثنا محمد بن جعفر بن محمد الاشعری سمعت سلمۃ ابن شبیب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں

کہ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر اپنا خیمہ نصب کیا اور اونکو گمان نہ تہا کہ وہ قبر ہے ناگاہ اوسمین ایک آدمی سورۂ ملک پڑہ رہا تہا یہانتک کہ اوسکو ختم کیا پہر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ کو اسکی خبر دی تو آپنے فرمایا کہ وہ مانعہ ہے وہ منجیہ ہے عذاب قبر سے اوسکو نجات دیتی ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ والحاکم والبیہقی **ف** ابو القاسم سعدی رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین کہا ہے کہ یہ تصدیق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میت اپنی قبر مین پڑہتا ہے اسلئے کہ عبد اللہ نے آپ کو اسکی خبر دی اور آپنے اوسکی تصدیق فرمائی امام کمال الدین زملکانی رحمہ اللہ نے کتاب العمل المقبول فی زیارۃ الرسول مین کہا ہے کہ یہ حدیث واضح الدلالت ہے اسپر کہ میت اپنی قبر مین سورۂ ملک پڑہتا ہے اور اس امت مین یہ ذکر واقع ہو چکا ہے کہ اللہ سبحانہ نے اپنے بعض اولیا رکا اسکے ساتھہ اکرام کیا ہے اور بعض کا اکرام نماز سے فرمایا ہے اور وہ حالت حیات مین اسکی دعا کیا کرتی تہی پس جبکہ کرامت آلہی اولیار کے لئے یہ ہوئی کہ وہ قبر مین طاعت وعبادت پر قادر ہوتے ہین تو انبیار علیہم السلام بطریق اولیٰ قادر ہونگے **سم** حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حدیث کی مجہکو ابو الحجاج یوسف بن محمد سرمری محدث نے کہا مجہسے حدیث کی ہمارے شیخ ابو الحسن علی بن حسین سامری خطیب سامرہ نے اور وہ نیک آدمی تہے اور مجہے ایک جگہ قبور سامرا سے دکہائی کہا یہ جگہہ ہے کہ ہم ہمیشہ اس سے سورۂ ملک کو سنا کرتے ہین **سم** عیسیٰ بن محمد طوماری کہتے ہین کہ مینے ابو بکر بن مجاہد مقری کو خواب مین دیکہا کہ گویا وہ پڑہتے ہین اور گویا مین اونسے کہتا ہون کہ تم تو میت ہو اور پڑہتے ہو سو گویا وہ مجہسے کہتے ہین کہ مین ہر نماز کے پیچہے اور وقت ختم قرآن کے اللہ سے یہ دعا کیا کرتا تہا کہ مجہے اون لوگون مین سے کرے جو کہ قبر مین پڑہتے ہین سو مین اپنی قبر مین پڑہتا ہون اخرجہ الحافظ ابو بکر الخطیب **ف** ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ مومن کو اپنی قبر مین ایک مصحف دیا جاتا ہے وہ اوسمین پڑہتا ہے اخرجہ الخلال فی کتاب السنۃ من طریق ابراہیم بن الحکم بن ابان وفیہ ضعف عن ابیہ عن عکرمۃ واخرجہ ابن مندہ ایضا عنہ **سم** طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے اپنے مال کا ارادہ کیا جو کہ موضع غابہ مین تہا رات نے مجہے پالیا مین عبد اللہ بن عمرو بن حزم کی قبر کے پاس ٹہیرا مین نے قبر سے ایسی قرارت سنی کہ اوس سے زیادہ بہتر نہ سنی تہی پہر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا آپ سے اسکا ذکر کیا فرمایا وہ عبد اللہ ہے کیا تو نے نہین جانا کہ اللہ نے

اونکی روحون کو قبض فرمایا اونکو زبرجد و یاقوت کی قندیلون مین رکھا پھر اونکو وسط جنت مین لٹکایا جب رات
ہوتی ہے تو اونکی روحین طرف اونکے پھیری جاتی ہین سو وہ اسی طرح رہتی ہین یہانتک کہ جسوقت فجر طلوع
ہوتی ہے تو روحین اونکی اپنے مکان کی طرف پھیری جاتی ہین جسمین وہ تھین اخرجہ ابن مندہ و ابوا
الحاکم فی الکنی باسناد ضعیف ۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ مین سویا مینے اپنے آپ کو جنت مین دیکھا ایک قاری کی آواز سنی کہ وہ پڑھتا ہے مینے کہا یہ کون
ہے کہا حارثہ بن نعمان ہے اخرجہ النسائی والحاکم والبیہقی فی شعب الایمان لفظ نسائی کا
یہ ہے کہ مین جنت مین داخل ہوا مینے ایک قاری کی آواز سنی کہ پڑھتا ہے مینے کہا کہ یہ کون ہے کہا حارثہ بن
نعمان ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کذلک البر کذلک البر یعنی مان کے ساتھ
احسان کرنا ایسا ہی ہوتا ہے اور حارثہ سب لوگون سے زیادہ اپنی مان کے ساتھ احسان کرتی تھی ۸
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنے آپ کو جنت مین دیکھتا
ہون مین جنت مین تھا کہ ایک آدمی کی آواز قرآن کے ساتھ سنی مینے کہا یہ کون ہے کہا حارثہ بن نعمان ہے
وکذلک البر وکذلک البر اخرجہ البیہقی ۹ عاصم سقطی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمنے بلخ مین ایک
قبر کھودی وہ ایک اور قبر مین نفوذ کر گئے مینے نظر کی تو ایک بوڑھا آدمی قبر مین قبلے کی طرف مونہہ کیے ہوئے ہے
اور اوسپر سبز تہمد ہے اور اوسکے گرداگرد سبزہ ہے اوسکی گود مین ایک مصحف ہے اور وہ پڑھ رہا ہے اخرجہ ابن
مندہ ۱۰ **حکایت** ابن مندہ نے ابو النضر نیسابوری گورکن سے روایت کیا ہے اور وہ نیک آدمی تھا
کہا مینے ایک قبر کھودی قبر مین ایک اور قبر کھل گئی مینے دیکھا تو اوسمین ایک جوان آدمی خوبصورت خوش لباس
خوشبو چارزانو بیٹھا ہوا ہے اور اوسکی گود مین ایک کتاب سبزی سے لکھی ہوئی نہایت خوشخط ہے اور وہ قرآن
پڑھ رہا ہے اوسنے میری طرف دیکھا اور کہا کیا قیامت قائم ہوگئی مینے کہا نہین کہا تو پھر ڈھیلے کو اوسکی جگہ
مین رکھدے مینے اوسکو اوسکی جگہہ مین رکھدیا علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسکو ابن نجار نے
تاریخ بغداد مین وارد کیا ہے قال قرأت فی کتاب بخط بعض الاصبہانیین من طلاب العلم لا
اعرف اسمہ قال سمعت مفلح بن عبداللہ مولی الراشد باللہ یقول یعنی مفلح کہتے ہین

کہین سنے مصعب بن عبد اللہ حفار سے کہا کیا تو نے قبر کھودنے مین کچھ دیکھا کہا نہین لاکن مینے اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ مینے ایک قبر کھودی جب مین لحد تک پہونچا اور اینٹ کو لیا تو اوسکے نیچے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے ہاتھ مین مصحف ہے اوسمین پڑھ رہا ہے مجسے کہا کیا قیامت قائم ہوگئی مینے کہا نہین پھر مینے اوسکو ڈہانک دیا **۱۱ حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ کفایۃ المعتقدین فرماتے ہین ومن المشهور ان الفقيه الكبير الولی الشهير احمد بن موسی بن عجيل سمعه بعض الفقهاء الصالحين من قرابته يقرأ سورة النور فی قبره **۱۲ حکایت** ابو الحسن بن برار رحمہ اللہ نے کتاب الروضہ مین عبد اللہ بن محمد بن منصور سے روایت کیا ہے کہا مجسے ابراہیم حفار نے حدیث کی کہا مینے ایک قبر کھودی ایک اینٹ ظاہر ہوئی مینے مشک کی خوشبو سونگہی یہانتک کہ وہ اینٹ کھل گئی ناگاہ ایک بوڑہا آدمی اپنی قبر مین بیٹھا ہوا قرآن پڑھ رہا ہے

تعلیم قرآن و باقی قرآن در قبر

ابن یزید رقاشی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجسے یہ بات پہونچی ہے کہ مؤمن جسوقت مرتا ہے اور قرآن سے اوسپر کچھ باقی رہجاتا ہے جسکو اوسنے نہین سیکہا ہے تو اللہ فرشتون کو اوسکی طرف بہیجتا ہے وہ اوسکو یاد کرا دیتے ہین جو اوسپر قرآن سے باقی رہا ہے یہانتک کہ اللہ اوسکو قبر سے مبعوث فرماوے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲** حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجسے یہ بات پہونچی ہے کہ مؤمن جسوقت مرتا ہے اور اوسنے قرآن کو یاد نہین کیا ہے تو اوسکے ملائکہ حافظین کو حکم ہوتا ہے کہ وہ اوسکو قرآن کی تعلیم کرین اوسکی قبر مین یہانتک کہ اللہ اوسکو مبعوث کرے دن قیامت کے ہمراہ اہل قرآن کے اخرجہ ابن ابی الدنیا **۳** عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجسے یہ بات پہونچی ہے کہ بندہ جسوقت اللہ سے ملیگا اور اوسنے اللہ کی کتاب کو نہ سیکہا ہوگا تو اللہ اوسکو قبر مین تعلیم کریگا تاکہ اللہ اوسکو قیامت کے دن اوسپر ثواب دے اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابن منده ۴م فی الفردوس اللہ ثلی ولم یسند ہ ولدہ من حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ مثلہ ثم وقفت علیہ مسندا فی الجزء الاول من فوائد ابی الحسن بن بشران فاخرجہ من طریق عطیۃ العوفی عنہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

جس شخص نے قرآن پڑہا پہر مرگیا پہلے اس سے کہ اوسکو حفظ کرے تو آتا ہے اوسکے پاس ایک فرشتہ وہ اوسکو
قبر مین تعلیم کرتا ہے اور وہ اللہ سے ملیگا اور اوسنے قرآن کو حفظ کرلیا ہوگا واخرجہ ایضا ابوالقاسم الاز هری
فی کتاب فضائل القرآن والسلفی فی انتخابہ لحدیث القراء ف حافظ زین الدین بن رجب
رحمہ اللہ تعالی نے کتاب احوال القبور مین فرمایا ہے کہ کبہی اللہ تعالی بعض اہل برزخ کا بعض اعمال صالحہ کے
ساتھہ اکرام فرماتا ہے اگرچہ اس سے اونکو ثواب حاصل نہین ہوتا ہے کیونکہ موت کی وجہ سے عمل اونکا منقطع
ہوگیا لیکن عمل اونپر اسلئے باقی رہتا ہے کہ اللہ کے ذکر و طاعت سے متنعم ہون جیسے کہ اس سے ملائکہ و
اہل جنت جنت مین متنعم ہوتے ہین گو اسپر کچہہ ثواب نہو کیونکہ نفس ذکر و طاعت زیادہ تر لطیف ہے نزدیک
اوسکے اہل کے سارے نعیم و لذات دنیا سے پس تنعم کیا تنعم کرنیوالون نے مثل ذکر و طاعت الہی کے ٭

شغل علم در برزخ

حکایت حافظ ابوالعلاء ہمدانی رحمہ اللہ کو مرنیکے بعد خواب مین دیکہا کہ وہ ایک شہر مین ہین جسکے دیوار ان و
دیوان یعنے دیوار مین سب کی سب کتابین تہین اونسے پوچہا تو کہا کہ مینے اللہ تعالی سے سوال کیا تہا کہ وہ مجہے عالم
مین مشغول رکہے جیسا کہ مین اوسکے ساتہہ مشغول تہا سو مین علم کے ساتہہ مشغول ہون اپنی قبر مین ف ابونعیم
وبیہقی نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے اس قول الہی کی تفسیر مین فلانفسہم یمہدون روایت کیا ہے کہا ہے
کہ قبر مین اور ابن ابی الدنیا نے قبور مین بشر بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ قبر اچہی منزل ہے
اوسکے لیے جسنے اللہ کی فرمانبرداری کی ٭

فصل اہل قبور ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کرتے ہین

ا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اچہا کفن دو اپنے مردون کو کیونکہ وہ
آپس مین فخر کرتے ہین اور ایک دوسرے کی زیارت کرلیتے ہین اپنی قبرون مین اخرجہ الحارث بن ابی اسامہ
فی مسندہ والوائلی فی الابانۃ والعقیلی ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے
بہائی کا تو چاہئے کہ اوسکو اچہا کفن دے اخرجہ مسلم ف علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ مراد اچہا کفن
دینے سے پاکی و نظافت و سپیدی و کثافت کفن ہے نہ یہ کہ وہ قیمتی ہو کیونکہ حدیث شریف مین گران قیمتی کفن دینے

وابو یعلی

نہی آئی ہے ۳ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اچھے کفن کو محبوب رکھتے تھے اور کہتے ہین کہ وہ
ایک دوسرے کی اپنے کفنون مین زیارت کرتے ہین اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف ۴ انس رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ والی ہو ایک تمہارا اپنے بھائی کا تو اوسکو اچھا
کفن دے کیونکہ وہ ایک دوسرے کی اپنے کفنون مین زیارت کرتے ہین اخرجہ العقیلی والخطیب فی
التاریخ ۵ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ والی ہو ایک
تمہارا اپنے بھائی کا تو چاہیے کہ اوسکو اچھا کفن دے کیونکہ وہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون
مین اخرجہ الترمذی وابن ماجۃ ومحمد بن یحیی الہمدانی فی صحیحہ وابن ابی الدنیا
والبیہقی فی شعب الایمان ف بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے بعد تخریج اس حدیث کے کہا ہے کہ یہ قول
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مخالف نہین ہے اونکا قول یہ ہے کہ کفن تو پیپ کے لئے ہے مخالف اسواسطے
نہین ہے کہ یہ اسی طرح ہمارے دیکھنے مین ہے اور وہ ہوتا ہے جیسے اللہ چاہتا ہے اوسکے علم مین جسطرح
شہدا کے حق مین فرمایا ہے احیاء عند ربہم یرزقون یعنی وہ زندہ ہین اپنے رب کے نزدیک رزق
دئے جاتے ہین حالانکہ تو اونکو دیکھتا ہے کہ وہ خون مین آلودہ ہین پھر ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور وہ
ہمارے دیکھنے مین اسی طرح ہین اور غیب مین ویسے ہوتے ہین جیسے اللہ تعالی نے اونسے خبر دی ہے
اور اگر وہ ہمارے دیکھنے مین ایسے ہوتے جیسے اللہ تعالی نے اونسے خبر دی ہے تو ایمان بالغیب مرتفع
ہو جاتا ۶ راشد بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص کی بی بی مرگئی اوسنے کئی عورتون کو خواب مین
دیکھا اور اپنی بی بی کو اونکے ساتھ نہ دیکھا تو اونسے پوچھا اونہون نے کہا کہ تمنے اوسکے کفن مین قصور کیا
اسلئے وہ شرماتی ہے کہ ہمارے ساتھ نکلے وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ
کو اسکی خبر دی آپنے فرمایا انظر ہل الی ثقۃ من سبیل پھر وہ ایک انصاری کے پاس آیا اوسکو وفات
حاضر ہوئی تھی اوس سے یہ کہا انصاری نے کہا اگر کوئی مردون کو پہونچاتا ہوگا تو مین پہونچادونگا
پھر وہ انصاری مرگیا یہ شخص دو کپڑے زعفران کے رنگے ہوئے لایا اور اونکو انصاری کے کفن مین
رکھدیا جب رات ہوئی تو اوسنے اون عورتون کو دیکھا اور اونکے ساتھ اسکی عورت بھی تھی اوسپر دو زرد

کپڑے تہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات قال حدثنا القاسم بن ہشام قال حدثنا یحیی بن صالح الوحاطی حدثنا محمد بن سلیمان بن ابی حمزۃ القاص حدثنی راشد بن سعد قال السیوطی رحمہ اللہ ہذا مرسل لا باس باسنادہ فان ابن ابی حمزۃ مقبول وراشد بن سعد ثقۃ کثیر الارسال ۷ حکایت محمد بن یوسف رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ قیساریہ مین ایک عورت تہی وہ مرگئی اوسے اوسکی بیٹی نے خواب مین دیکہا اوسنے کہا ای بیٹا تمنے مجہے تنگ کفن مین کفنایا اور مین درمیان اپنے ساتہہ والی عورتون کے اونسے شرماتی ہون فلان عورت فلان دن ہمارے پاس آئیگی اور فلان جگہہ مین میری چار اشرفیان رکہی ہین سو تم اونکا کفن خرید دو اور اوس عورت کے ساتہہ مجہے بہیجدو لڑکی کہتی ہے مین نہین جانتی تہی کہ اوس جگہہ مین جو اوسنے ذکر کی اوسکی اشرفیان ہین کہتی ہے کہ مینے دیکہا تو اشرفیان تہین جیسا کہ اوسنے ذکر کیا اور جس عورت کا اوسنے ذکر کیا تہا وہ اچہی خاصی تندرست تہی اسکے بعد وہ بیمار ہوگئی محمد کہتے ہین کہ میرے پاس لوگ آئے اور کہا ای بندے اللہ کے تو کیا کہتا ہے اور مجہسے قصہ بیان کیا مینے وہ حدیث یاد کی جسمین وارد ہوا ہے کہ مردے اپنے کفنون مین ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین مینے کہا تم اوسکے لئے کفن خرید و لڑکی اوس عورت کے پاس گئی اور کہا کہ اگر موت کا حادثہ ہو تو مین اپنی مان کی طرف کچہہ بہیجونگی تو اوسکو پہونچا دینا پہر وہ عورت اوس دن مرگئی جو کہ اوسنے بتایا تہا اور کفن کو اوسکے ساتہہ اوسکے کفن مین رکہدیا پہر بیٹی نے اپنی مان کو خواب مین دیکہا تو کہا بیٹی فلان عورت ہمارے پاس آگئی اور کفن مجکو پہونچ گیا کیا اچہا کفن ہے اللہ تجکو جزای خیر دے اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ عن محمد بن یوسف الفریابی ۸ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مستحب جانتے تہے کہ کفن ملفوف مزرور ہو کہا کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اپنی قبرون مین اخرجہ السلفی فی المشیخۃ البغدادیۃ ۹ عمیر بن اسود سکونی سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو وصیت کی اور چلے گئے اوسکا انتقال ہوگیا تو ہمنے اوسے اوسکے پرانے کپڑون مین کفنا دیا اتنے مین معاذ آگئے اور ہمنے اوسی دم اوسکی قبر سے ہاتہہ اوٹہائے تہے معاذ نے کہا تمنے اسکو کتنے کپڑون مین کفنایا ہمنے کہا اوسکے پرانے کپڑون مین اونہون نے اوسکو اوکہاڑا اور نئے کپڑون مین کفنایا اور کہا تم اپنے مردون کو اچہا کفن دو

ابن حاطی

ابن قہمزہ

اسپاک کرودہ اوسی مین محشور ہونگے اخرجہ ابن ابی شیبۃ *

فصل میت کے پاس اوس کے گہر والے آتے ہین

شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میت جسوقت اپنی لحد مین رکہا جاتا ہے تو اوسکے پاس اہل و ولد اوسکے آتے ہین جنکو اپنے پیچہے چہوڑا ہے اونکا حال پوچہتے ہین فلان نے کیا کیا اور فلان نے کیا کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

میت قبر مین صلاح ولد سے خوش ہوتا ہے

ابن ابی الدنیا نے مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آدمی اپنے لڑکے کی صلاح سے قبر مین خوش ہوتا ہے

شہید اپنے اخوان کے آنے سے خوش ہوتا ہے

اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم الآیہ سدی نے اسکی تفسیر مین کہا ہے کہ شہید کے پاس ایک کتاب لاتے ہین اوسمین اون لوگون کا ذکر ہوتا ہے جو کہ اوسپر اوسکے اخوان سے آوینگے اوسے اسکی خوشخبری دیتے ہین سو وہ اس سے خوش ہوتا ہے جیسے کہ غائب کے گہر والے اوسکے آنیسے دنیا مین خوش ہوتے ہین

ارقد رقدۃ المتقین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مومن سے کہا جاتا ہے کہ تو سو رہ سونا متقین کا اخرجہ ابن ابی الدنیا و البیہقی

موت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے طائف مین وفات پائی مین اونکے جنازے مین حاضر ہوا ایک سفید پرندہ آیا کہ اوسکے مثل نہین دیکہا گیا تہا وہ اونکی نعش مین داخل ہوا پہر اوسے نعش سے نکلتے نہین دیکہا جسوقت وہ دفن کر دئے گئے تو کنارہ قبر پر یہ آیت پڑہی گئی معلوم نہین کسنے پڑہی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن عساکر و اخرج نحوہ عن عکرمۃ و ابن الزبیر لفظ اوسکا یہ ہے کہ ایک پرندہ سفید آسمان سے آیا اونکے کفن کے کپڑون مین داخل ہوا پہر اسکے بعد اوسکو نہ دیکہا لوگون کا یہ گمان تہا کہ وہ اونکا عمل تہا اور مجاہد و عبداللہ بن یامین و بحر بن ابی عبید سے روایت کیا ہے لفظ اوسکا یہ ہے کہ

ایک پرندہ سفید بڑا جانب قبلہ کی طرف سے آیا اور غیلان بن عمرو میمون بن مہران سے روایت کیا ہے لفظ او سکا یہ ہے
کہ پھر اوسے ڈھونڈا تو وہ نہ ملا جب اونپر قبر برابر کردی گئی تو ہمنے ایک آواز سنی اور اوسکے جسم کو نہین دیکھا

یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الآیہ

ردّ بصر وقت موت

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ مینے آپ کو دیکھا کہ
آپ دحیہ کلبی سے سرگوشی فرماتے ہین مینے مکروہ جانا کہ آپکے سرگوشی کو قطع کرون آپنے فرمایا کہ تونے
اوسکو دیکھ لیا مینے کہا ہان فرمایا وہ جبرئیل تھے خبردار قریب ہے کہ تیری بینائی جاتی رہیگی اور اللہ اوسکو
تجھپر رد کریگا تیری موت مین جب ابن عباس رضی اللہ عنہما مقبوض ہوئے اور اپنے جنازے پر رکھے
گئے تو ایک پرندہ نہایت سفید آیا اور انکے اکفان مین داخل ہوا لوگون نے اوسکو چھوا عکرمہ نے کہا تم کیا کرتے
ہو یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا البشری یعنے خوشخبری ہے جب وہ لحد مین رکھے گئے تو ایک کلمہ سے
اونکا استقبال ہوا جو لوگ کنارہ قبر پر تھے اونہون نے اوسکو سنا یاایتہا النفس المطمئنۃ الآیہ۔
اخرجہ ابن عساکر ایضا من طریق میمون بن مہران واخرج نحوہ من طریق المہدی
امیر المومنین حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ابن عباس وفی آخرہ کنا نتحدث

انہ رد علی عند اللہ بصرہ حین مات

میت صالح کو عمدہ کفن پہنایا جاتا ہے

احذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے مرنیکے وقت کہا تم میرے لئے دو کپڑے خرید و تمپر کچھ ضرر
نہین ہے کہ گران قیمت نہ لو اگر تمہارا صاحب خیر کو پہونچا تو وان دو لون سے بہتر پہنایا جاویگا ورنہ وہ دونون
اوس سے جلد کھینچ لئے جاوینگے اخرجہ سعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا
والحاکم ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونہون نے مرتے وقت کہا کہ تم میرے لئے دو کپڑے
سفید خرید و اسلئے کہ وہ مجھپر نہین چھوڑے جاوینگے مگر تھوڑی دیر یہانتک کہ اونکے بدلے مین مجھے اونسے
بہتر ملینگے یا اونسے بدتر اخرجہ ابن سعد والبیہقی من طریق عنہ ۔ یحیی بن راشد سے مروی ہے

کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت مین فرمایا کہ تم میرے کفن مین توسط کرو کیونکہ اگر میرے لئے نزدیک اللہ
کے خیر ہے تو وہ اس سے بہتر مجھے بدل دیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ مجھسے چہین لیگا اور جلد چہین لیگا اور
توسط کرو میری قبر مین کیونکہ اگر میرے لئے اللہ کے نزدیک خیر ہے تو میرے واسطے میری قبر کو مد بصر تک کشادہ
کر دیگا اور اگر مین ایسا نہین ہون تو وہ اوسکو مجھپر تنگ کر دیگا یہانتک کہ میری پسلیان ادہر کی اودہر ہو جاوینگی
اخرجہ ابن ابی الدنیا ۳۴ عبادہ بن نسی کہتے ہین جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مرنے لگے تو عائشہ رضی اللہ عنہا
سے کہا کہ تو میرے ان دونون کپڑون کو دہو لینا اور مجھے اونہین کفنا دینا کیونکہ تیرا باپ ایک ہے دو آدمیون
مین سے یا پہنایا جاویگا اچہا لباس یا بُری طرح سے اوتار لیا جاویگا اخرجہ عبد اللہ بن احمد
فی زوائد الزہد

ردّ کفن بعد موت

عدیسہ بنت اہبان بن صیفی غفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتی ہین کہ مجھے میرے باپ نے
وصیت کی کہ مین اونکو قمیص مین نہ کفناؤن سو ہمنے اونکو دفن کیا اوسکی کل کی صبح کو ناگاہ وہ قمیص
جسمین اونکو دفن کیا تہا اسی پائی پر رکہا ہوا ہے اخرجہ سعید بن منصور ۳۲ ابو عمرو کے باپ کہتے
ہین جبکہ اہبان پر گرانی ہوئی یعنی مرنے لگے تو اپنے گہر والون کو حکم دیا کہ اونکو کفناوین اور قمیص نہ پہناوین
اونکے اہل کہتے ہین کہ ہمنے اونکو قمیص پہنایا پس ہمنے صبح کی اور قمیص تپائی پر رکہا ہوا تہا اخرجہ الطبرانی و ابو بکر
البرقی فی معرفۃ الصحابۃ عن ابی عمرو القسملی عن ابیہ ۳۳ عدیسہ بنت اہبان کہتی ہین جبکہ
میرے باپ کے مرنیکا وقت آیا تو اونہون نے کہا مجھے سیئے ہوئے کپڑے مین نہ کفنانا پس جب اونکا انتقال
ہوگیا اور غسل دئیے گئے تو میرے پاس آدمی بہیجا کہ کفن بہیجدو مینے کفن بہیجدیا کہا قمیص مینے کہا کہ میرے
باپ نے مجھے منع کیا ہے کہ اونکو سیئے ہوئے قمیص مین کفناؤن کہتی ہین کہ مینے دہوبی کی طرف آدمی بہیجا
دہوبی کے پاس میرے باپ کا قمیص تہا اوسکو لائے اور اونکو پہنا دیا اور اونکو لیگئے مینے اپنا دروازہ بند
کر دیا اور اونکے پیچہے چلی لوٹ کر آئی تو قمیص گہر مین تہا مینے نہلانے والونکی طرف آدمی بہیجا مینے کہا تمنے
اونکو قمیص مین کفنایا تہا کہا ہان مینے کہا وہ یہی ہے کہا ہان اخرجہ الطبرانی ۳۴ خلف برائی سے

بشر
عائشہ
السلمی
عن ابنۃ اہبان و ان

مروی ہے کہ ایک آدمی مرگیا اوسکے لئے کفن خانہ سے ایک کفن نکالا گیا کہتے ہین کہ وہ اوسکی مقدار سے زیادہ نکلا ہمنے زیادہ کو قطع کردیا جب رات ہوئی تو میرے پاس ایک شخص آیا یعنی خواب مین کہا کہ تونے اللہ کے ولی سے طول کفن کے ساتھ بخل کیا ہمنے تجھے تیرا کفن پہیر دیا اور ہمنے اوسے جنت کے کفن مین کفنا دیا پس مین ڈرتا ہوا کفن خانہ کی طرف کہڑا ہوا ناگاہ اوسمین کفن پڑا ہوا تہا اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ ✤

نقل میت از قبر

ابونعیم نے مسلم جندی سے روایت کیا ہے کہا کہ طاؤس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جسوقت تو مجھے قبر مین رکہدے تو تو مجھے قبر مین دیکہنا اگر تو مجکو نہ پاسکے تو تو اللہ کی حمد کرنا اور اگر تو مجھے پالے تو انا للہ وانا الیہ راجعون اونکے بیٹے نے خبر دی کہ اوسنے دیکہا تو کچہہ نہ پایا اور اوسکے چہرے پر خوشی معلوم ہوئی ؎ ابن ابی الدنیا نے قبور مین اور ابوبکر بن المقبری نے اپنے فوائد مین حماد بن زید سے روایت کیا ہے کہا مجھے حدیث کی ایک آدمی نے بغداد کی اوسکا نام لیا تہا کہا کہ ہمنے ایک میت کو دفن کیا اور ابن مقبری کا لفظ یہ ہے کہ منول بن علی کو مین اوسکی قبر کسی چیز کو درست کرنے لگا تو مینے اوسکو قبر مین نہ پایا ؎ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک لشکر تیار کیا اور اوسپر علاء ابن الحضرمی کو حاکم کیا اور مین بہی اس غزوے مین تہا جب ہم لوٹے تو راہ مین علاء کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو دفن کردیا بعد فارغ ہونیکے دفن سے ایک آدمی آیا کہا یہ کون ہے ہمنے کہا یہ خیر البشر ہے یہ ابن الحضرمی ہے اوس آدمی نے کہا کہ یہ زمین مردون کو پہینک دیتی ہے کاش تم اوسکو ایک یا دو میل اوس زمین کی طرف نقل کرتے جو کہ مردون کو قبول کرتی ہے ہمنے قبر کو اوکہاڑا جب ہم لحد تک پہونچے تو ہمارا میت اوسمین نہ تہا اور ناگاہ لحد مد بصر تک تہی ایک نور چمک رہا تہا تو ہمنے مٹی کو قبر کی طرف عود کردیا پہر ہمنے کوچ کردیا یہ قصہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہی مروی ہے ابونعیم نے اوسکی تخریج کی ہے لفظ اوسکا یہ ہے کہ علاء کا انتقال ہوگیا ہمنے اونکو ریت مین دفن کردیا پہر ہمنے کہا کہ کوئی درندہ آئیگا اونکو کہا جائیگا ہمنے ریت کہودی تو اونکو قبر مین نہ پایا

شرف تسبیح یعنی سبحان اللہ

حکایت عبدالعزیز بن ابی رواد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مکے مین ایک عورت تہی ہر روز بارہ ہزار تسبیح

کہا کرتی تھی وہ مرگئی جب اوسکو قبر تک لیکے پہونچے تو وہ لوگونکے ہاتھون کے درمیان لیگئی فی الجزء الاول من فوائد ابی الحسین بن بشران بسندہ عن عبد العزیز

زینت اہل قبور برای میت صالح

حکایت ایک آدمی جرجان والونمین کا کہتا ہے کہ کُرز بن وبرہ جرجانی جب مرے تو ایک آدمی نے خواب مین دیکھا کہ گویا اہل قبور اپنی قبرون پر بیٹھے ہین اور اونپر نیا لباس ہے اونسے کہا گیا یہ کیا ہے کہا اہل قبور مین کرز کے آنیکے سبب سے انکو نیا لباس پہنایا گیا ہے اخرجہ ابو نعیم +

قبر رواد عجلی مفروش بہ ریحان

حکایت مسکین بن بکیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رواد عجلی جب مرے تو اونکو قبر کی طرف اوٹھا لیگئے لوگ قبر مین اوترے تاکہ اونکو اوتارین ناگاہ لحد مین ریحان بچھا ہوا تہا بعض نے اوس ریحان مین سے کچہہ لیلیا ستر دن تک وہ تر و تازہ رہا لوگ صبح و شام آتے اوسکو دیکھتے پھر لوگون کی کثرت ہوئی تو امیر نے اوسکو لیلیا اور بخوف فتنہ لوگونکی جمعیت توڑدی پھر وہ امیر کے گھر سے گم ہوگیا نہین معلوم کیونکر گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الرقۃ والبکاء +

دستہ یاسمین در قبر

حکایت محمد بن مخلد دوری حافظ کہتے ہین کہ میری ماں مرگئین مین اونکی لحد مین اوترا تو جو قبر کہ اوس سے ملحق تھی اوس مین سے ایک درار کھل گئی ناگاہ ایک آدمی نیا کفن پہنے تھا اوسکے سینہ پر چنبیلی تر و تازہ کا ایک دستہ تہا مینے اوسکو سونگہا تو وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبو تہا جو لوگ میرے ساتھہ تھے اونہون نے بھی سونگہا پھر مینے اوسے اپنی جگہہ پر رکھدیا اور درار کو بند کردیا اخرجہ الحافظ ابو بکر الخطیب

ریحان در قبر

حکایت جعفر بن سراج نے اپنے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے کہ ایک قبر امام احمد رضی اللہ عنہ کے قریب کہلی تو ہوئی میت کے سینے پر ایک ریحانہ لہرا رہا تہا رواہ الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی من طریق جعفر +

خوشبوی مشک از قبر

حکایت ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ سنہ دو سو چہتر یا ستتر مین ایک ٹیلا لبصرے مین کہل گیا سات قبرین ایک جگہہ مین مثل حوض کے نکلین اونمین سات آدمی تہے اونکے بدن صحیح و سالم تہے اونکے کفنونمین سے مشک کی خوشبو مہک رہی تہی اونمین سے ایک آدمی جوان تہا اوسکے سر پر بال تہے ہونٹہون پر تری تہی گویا پانی پیا ہے اور گویا آنکہین سرمہ لگی ہوئی ہین اوسکی کوکہہ مین ایک ضرب تہی بعض حاضرین نے چاہا کہ اوسکے بالونمین سے کچہہ لین ناگاہ وہ مثل سوئی زندہ کے قوی تہے **حکایت** ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین منجملہ اون لوگونکے تہا جنہون نے سعد بن معاذ کے لئے قبر کہودی اور قبر اونکی البقیع مین تہی جس وقت ہم اونکی قبر کی مٹی کہودتے تہے تو پہر مشک کی خوشبو مہکتی یہانتک کہ ہم لحد تک پہونچے اخرجہ ابن سعد فی الطبقات

حکایت محمد بن شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے مٹہی بہر مٹی سعد کی قبر کی مٹی سے لی اور اوسکو لیگیا پہر اسکے بعد اوسکو دیکہا تو وہ مشک تہی اخرجہ ابن سعد ۞

تلاوت و صوم موجب خوشبوی مشک در قبر

حکایت مغیرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو خواب مین دیکہا اوس سے کہا گیا کہ یہ کیا مشک کی خوشبو ہے جو کہ تیری قبر مین پائی جاتی ہے کہا یہ خوشبو تلاوت و پیاس کی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا

حور اپنے خاوند کے منہہ مین جنت کا میوہ دیتی ہے

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک بدوی آیا اور ہم ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تہے ایک سفر مین اوس نے کہا مجہپر اسلام پیش کر الحدیث اور اوسمین یہ ہے کہ فبینا نحن کذلک اذ وقع من بعیرہ علی ہامتہ یعنی وہ اپنے اونٹ سے سر کے بہل گر پڑا پہر مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ محنت تہوڑی کی او نعمت طویل دیا گیا مین گمان کرتا ہون کہ وہ بہوکا مرا ہے اوسکی دو بی بیون کو دیکہا جو کہ حور عین مین کی تہین اور وہ اوسکے مونہہ مین جنت کے میوے ٹہونس رہی تہین اخرجہ احمد

جعفر رضی اللہ عنہ فرشتونکے ساتہہ جنت مین اوڑتے پہرتے ہین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے جعفر کو دیکہا کہ فرشتون کے ساتہہ جنت مین اوڑتا پہرتا ہے اخرجہ الترمذی والحاکم ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین آجکی رات جنت مین داخل ہوا پہنا اوسمین نظر کی تو ناگاہ جعفر فرشتون کے ساتھہ اوڑتا پھرتا ہے اور ناگاہ حمزہ ایک تخت پر تکیہ لگائے ہوئے ہین اور کئی آدمیون کا اونکے اصحاب مین سے ذکر کیا اخرجہ الحاکم

بدن مٹی سے ضرر نہین پاتے

۱ حکایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ جانب قبور مین اوترے وہ پرانی بوسیدہ ہوگئی تہین ناگاہ ایک کہوپڑی کہلی پڑی تہی اونہون نے ایک آدمی کو حکم دیا اوسنے اوسکو چہپا دیا پہر فرمایا کہ ان بدنون کو یہ ثری یعنی خاک نمناک کچھ ضرر نہین پہونچاتی ہے ارواح ہی معاقب ومثاب ہوتے ہین قیامت تک اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ حکایت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین نزدیک اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے تہی جبکہ حجاج نے اونکے بیٹے عبد اللہ بن زبیر کو سولی دی ابن عمر اونکے پاس تعزیت کو آئے کہا ای عورت تو اللہ سے ڈر اور صبر کر اسلئے کہ یہ بدن کچھہ چیز نہین ہین رہی ارواح سو وہ نزدیک اللہ کے ہین اونہون نے کہا مجھے صبر سے کون مانع ہے حال آنکہ یحیی بن زکریا علیہما السلام کا سر طرف ایک رنڈی کے رنڈیون بنی اسرائیل سے بہیجا گیا اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا فی کتاب العزا ۳ حکایت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ دن اجنادین کے روم نے ہزیمت پائی تو وہ ایک ایسی جگہہ پہونچے جس سے سوا ایک ایک آدمی کے گزر نہین کر سکتا تہا روم اوسپر لڑنے لگے ہشام بن عاص آگے بڑہے اونسے لڑے یہانتک کہ شہید ہوگئے اور اوس رخنے پر گر پڑے اوسکو بند کر دیا جب مسلمان اوسطرف پہونچے تو ڈرے کہ اونکو گہوڑون سے روندوا دین عمرو بن عاص نے کہا کہ بیشک اللہ نے اوسکو شہادت دی اور اوسکی روح کو اوٹھا لیا وہ تو صرف جثہ ہے تو تم اوسکو گہوڑون سے روندو پہر خود نے اونکو روندا اونکے بعد اور لوگون نے روندا یہانتک کہ اوسکو قطع کیا **ف** ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ یہ آثار اسپر دال نہین ہین کہ ارواح ابدان سے متصل نہین ہوتے وہ تو اسپر دال ہین کہ جو کچھہ لوگون کا عذاب و تکلیف اجساد کو پہونچتا ہے اور مٹی اونکو کہاتی ہے اس سے اونکو کچھہ ضرر نہین پہونچتا کیونکہ عذاب قبر کا دنیا کے عذاب کے جنس سے نہین ہے وہ ایک اور ہی نوع ہے جو کہ میت کی طرف پہونچتا ہے اللہ تعالی کی مشیت وقدرت سے +

بیان شہید اللہم حققنا بذلک آمین

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین خشک ہوتی ہے زمین خون سے
شہید کے یہانتک کہ جلد لے لیتے ہین اوسکو اوسکی دو بی بیان گویا وہ دونون دودہ پلانے والیان ہین کہ اونہون نے
اپنے بچے کو زمین کشادہ و بی کشت و درخت مین گم کردیا تہا اور ہر ایک کے ہاتہہ مین ایک حلہ ہوتا ہے جو کہ دنیا و
مافیہا سے بہتر ہے اخرجہ ابن ماجة ۲ یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اول قطرہ اوسکے خون کا یعنی شہید کے
ہٹاتا ہے اوس سے ہر چیز کو جو اوسنے کی اور اوترتی ہین طرف اوسکے دو بی بیان اوسکی حورعین سے پونچہتی ہین
اوسکے مونہہ سے مٹی کو پہر وہ پہنایا جاتا ہے سو حلے کہ بنی آدم کی بنی ہوئی نہین ہین ولیکن جنت کی روئیدگی
سے ہین اگر وہ دو انگلیون کے درمیان مین رکہے جاوین تو سما سکین اخرجہ الطبرانی والبزار والبیہقی
فی البعث ۳ انس رضی اللہ کہتے ہین کہ ایک کالا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہا اگر مین لڑون یہانتک
کہ مارا جاؤن تو مین کہان ہونگا فرمایا جنت مین پہر وہ لڑا یہانتک کہ مارا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے پاس آئے کہ
فرمایا اللہ نے تیرا مونہہ سفید کیا تیری بو کو خوشبو کیا اور آپ نے اسکے لئے یا اور کسی کے لئے فرمایا کہ مینے اوسکی بی بی
کو دیکہا جو کہ حورعین مین کی تہی کہ اوسنے اوسکا جبہ صوف کہینچا اوسکے اور اوسکے جبے کے درمیان مین داخل ہوتی
ہے اخرجہ الحاکم وصححہ ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ شہید ہوا
آپ اوسکے سر کے پاس خوش بیٹہے ہوئے ہنستے تہے پہر آپنے اوسکی طرف سے مونہہ پہیر لیا اسکا پوچہا تو فرمایا کہ میرا
سرور تو اسلئے تہا کہ مینے اوسکی روح کی کرامت کو دیکہا اللہ پر اور میرا مونہہ پہیرنا اوس سے اسواسطے تہا کہ اوسکی بی بی
حورعین سے اب اوسکے سر کے نزدیک ہے اخرجہ البیہقی بسند حسن ۵ **حکایت** قاسم بن عثمان
جوعی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے طواف مین گرد کعبے کے ایک آدمی کو دیکہا مین اوسکے قریب ہوا تو ناگاہ وہ
اس قول سے اور زیادہ کچہہ نہین کہتا تہا کہ الٰہی محتاجون کی حاجت پوری کردیگئی اور میری حاجت پوری نہین
ہوئی مینے کہا تجہے کیا ہوا ہے کہ تو اس کلام پر زیادہ نہین کرتا ہے کہا مین تجہسے قصہ بیان کرتا ہون ہم سات
رفیق تہے متفرق شہرونکے ہمنے دشمن کی زمین کا غزوہ کیا ہم سارے قید ہوگئے پہر ہم علیحدہ کردئے گئے تاکہ ہماری
گردنین ماری جاوین مینے آسمان کی طرف دیکہا تو ناگاہ سات دروازے کشادہ تہے اونپر سات حورعین تہین ہر

حورعین سے تہین ہر دروازے پر ایک تہی ایک آدمی کو ہم مین سے آگے لیگئی اوسکی گردن ماری گئی مینے دیکہا
کہ ایک عورت ہاتہہ مین رومال لئے ہوئے زمین کی طرف اوتری یہانتک کہ چہہ آدمیونکی گردنین ماری گئین
مین اور ایک دروازہ اور ایک جاریہ باقی رہگئی جب مین پیش کیا گیا کہ میری گردن ماری جاوے تو دشمن کے بعض
آدمیون نے مجہکو مانگا اوسنے مجہے اوس شخص کو ہبہ کردیا مینے اوس جاریہ کو سنا کہ وہ کہتی تہی ای شیء فاتک
یا محروم یعنی اے بی نصیب تجہسے کیا چیز فوت ہو گئی ... نذر کردیا گیا ای بہائی مین مافات پر حسرت کرتا ہون
قاسم بن عثمان نے کہا مین اوسکو اوسنے افی نتا ہون کیونکہ ... سنے دیکہا وہ اونہون نے نہ دیکہا اور
چہوڑ دیا گیا کہ شوق پر عمل کرے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان ... عن ابی بکر محمد بن احمد
بن محمد ... قال سمعت قاسم بن عثمان الخ

فصل بیان مین زیارت قبور کی اور اسمین کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے اور اونکو دیکہتے ہین اور اونکو انس ہوتا ہے اور سلام کا جواب دیتے ہین

۱ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی آدمی کہ زیارت کرے
اپنے بہائی کے قبر کی اور اوسکے پاس بیٹہے مگر وہ انس پاتا ہے اور اوسپر رد کرتا ہے یعنی سلام کا جواب دیتا ہے یہانتک
کہ کہڑا ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور ۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جسوقت آدمی
کسی قبر پر گذرتا ہے جسکو پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا جواب دیتا ہے اور اوسے
پہچانتا ہے اور جب کسی قبر پر گذرتا ہے جسکو نہین پہچانتا ہے پہر اوسپر سلام کرتا ہے تو وہ اوسکو سلام کا
جواب دیتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب ۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی شخص کہ اپنے مومن بہائی کی قبر پر گذر
کرے جسکو وہ دنیا مین پہچانتا تہا پہر اوسپر سلام کرتا ہے مگر وہ اوسکو پہچانتا ہے اور اوسکے سلام کا جواب
دیتا ہے اخرجہ ابن عبد البر فی الاستذکار والتمہید وصححہ عبد الحق ۴ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی بندہ کہ اوسنے گذر کیا کسی شخص کی
قبر پر جسکو وہ دنیا مین پہچانتا ہے پہر اوسنے اوسپر سلام کیا مگر اوسنے اوسکو پہچانا اور اوسکے سلام کا جواب دیا

اخرجه ابن ابی الدنیا فی القبور والصابونی فی المأتین ٥ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابو رزین
نے کہا یا رسول اللہ میرا رستہ مردون پر ہے پس کیا کوئی کلام ہے جسکو مین کہون جب اونپر گذرون فرمایا کہ
السلام علیکم یا اهل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع
وانا ان شاء الله بکم لاحقون ابو رزین نے کہا یا رسول اللہ وہ سنتے ہین فرمایا سنتے ہین ولیکن جواب دینے کی طاقت
نہین رکھتے ہین فرمایا ای ابو رزین کیا تو اس سے راضی نہین ہے کہ برابر اونکی گنتی کے فرشتے تجہپر سلام
کرین یعنے سلام کا جواب دین اخرجه العقیلی ف ١٦ اس سے معلوم ہوا کہ مردے زندون کا سلام سنتے
ہین جواب کی طاقت نہین رکھتے اور پہلی حدیثون سے ثابت ہو چکا کہ وہ جواب دیتے ہین سو اس حدیث
کے یہ معنی ہین کہ وہ ایسے جواب کی طاقت نہین رکھتے ہین جسکو زندہ سنلے ورنہ وہ سلام کا جواب اسطرح دیتے
ہین کہ ہم نہین سنتے

زیارت کرنا عورت کا باپ اور خاوند کی قبر کو بغیر حجاب کے

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین گھر مین داخل ہوتی اپنا کپڑا اتار رکھا دیتی اور کہتی کہ وہ تو میرے باپ
اور خاوند ہین یعنے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اونکے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ مدفون
ہولئے تو مین اوس گھر مین داخل نہوئی مگر میرے کپڑے مجہپر کسے بندہے ہوتے بسبب حیا کے عمر رضی اللہ عنہ سے
اخرجه احمد والحاکم

زیارت وسلام بر شہید

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصعب بن عمیر پر گذر فرمایا جبکہ احد سے
لوٹے تو اونپر اور اونکے اصحاب پر توقف فرمایا اور کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم زندہ ہو نزدیک اللہ کے پس تم
اونکی زیارت کرو اونپر سلام کرو قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین سلام کرتا ہے اونپر کوئی مگر
وہ اوسپر رد کرتے ہین قیامت تک اخرجه الطبرانی فی الاوسط +

دوست کی زیارت سے میت کو زیادہ تر انس ہوتا ہے

فی الاربعین الطائیة روی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال انس ما یکون

المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا یعنی میت دنیا مین جس شخص سے محبت رکھتا تھا جب وہ اوسکی زیارت کرتا ہے تو اوس سے زیادہ تر انس ہوتا ہے +

علم موتی بزائرین روز جمعہ و روز شنبہ

محمد بن واسع رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ مردے اپنی زیارت کرنیوالون کو جانتے ہین جمعے کے دن اور ایک دن اوس سے پہلے اور ایک دن اوسکے بعد اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس شخص نے زیارت کی کسی قبر کی روز شنبہ کو قبل طلوع آفتاب تو میت کو اوسکی زیارت کا علم ہوتا ہے کسی نے اونسے کہا یہ کیونکر ہے فرمایا کہ بسبب شرف روز جمعہ کے +

تنبیہ بیان مین عود روح کے طرف جسم کے اندر قبر کے

سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ عود روح طرف جسم کے اندر قبر کے صحیح مین ثابت ہے سب مردون کے لئے فضلاً عن الشہداء نظر صرف دو امر مین ہے ایک تو روح کے استمرار مین اندر بدن کے دوسرے اسمین کہ بدن روح سے زندہ ہوجاتا ہے جیسے کہ دنیا مین تھا یا بدن بدون روح کے زندہ ہوجاتا ہے اور روح وہان رہتی ہے جہان اللہ چاہے کہا کہ ملازمت حیات کی روح کو امر عادی ہے عقلی نہین ہے سو یہ بات کہ بدن بسبب روح کے زندہ ہوجاتا ہے مثل اوسکی حالت کے دنیا مین اوس قسم سے ہے جسکو عقل جائز رکھتی ہے پس اگر اسکے سا تھ سمع صحت کو پہونچے تو اوسکا اتباع کیا جائیگا اور ایک جماعت علماء نے اسکا ذکر کیا ہے اور نماز موسی علیہ السلام کی قبر مین اسکی شہادت دیتی ہے کیونکہ نماز ایک زندہ جسم کو چاہتی ہے اور اسی طرح وہ صفات جو کہ بحق انبیاء علیہم السلام شب معراج مین ذکر کی گئی ہین وہ سب اجسام کی صفات ہین اور اوسکی حیات حقیقی ہونیسے یہ بات نہین لازم آتی ہے کہ اوسکے ہوتے ہوئے بدن ایسے ہوجاوین جیسے کہ دنیا مین تھے یعنی کھانی پینی وغیرہ صفات اجسام کی طرف محتاج ہون جنکو ہم مشاہدہ کرتے ہین بلکہ اونکے لئے ایک اور حکم ہے رہے ادراکات جیسے علم و سماع یعنے جاننا سننا سو بلاشک یہ شہداء کے لئے اور سب مردونکے واسطے ثابت ہے وقال غیرہ یعنی سبکی کے سوا اور لوگون نے کہا ہے کہ حیات شہداء مین اختلاف ہے کہ آیا حیات فقط روح کو ہے یا جسم کو مع روح کے باین معنی کہ اوسکو بوسیدگی نہین ہوتی یہ دو قول ہوئے اور بیہقی

رحمہ اللہ نے کتاب الاعتقاد مین فرمایا ہے کہ انبیا علیہم السّلام بعد اسکے کہ اونکی روحین مقبوض ہولین اونکی روحین طرف اونکے پہیر دیجاتی ہین سو وہ مثل شہدا کے اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے مسئلہ تزاور وتلاقی ارواح مین ذکر فرمایا ہے کہ ارواح دو قسم ہین ایک منعم دوسری معذب سو معذب تو زیارت وملاقات سے مشغول ہین یعنے وہ اپنے حال مین گرفتار ہین اونکو اتنی فرصت کہان کہ کسی کی ملاقات وزیارت کرین اور جو روحین منعم عیش وآرام مین ہین چہٹے پہرتے ہین قید نہیں ہین وہ ملتے جلتے ہین اور جو کچھ اونکے دنیا مین ہوا ہے یا اہل دنیا سے ہوتا ہے اوسکا مذاکرہ کرتے ہین پس ہر روح اپنے رفیق کے ساتھ ہے جوکہ اوس جیسے عمل پر ہے اور روح پر فتوح ہمارے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیق اعلیٰ مین ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور یہ معیت ثابت ہے دار دنیا ودار برزخ مین اور دار جزا مین اور آدمی ان تینون گہرون مین اوسی کے ہمراہ ہوگا جس سے وہ محبت رکہتا تہا انتہی شیدلہ نے کتاب البرہان فی علوم القرآن مین کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء سو مردے زندے کیونکر ہوتے ہین تو ہم کہین گے جائز ہے کہ اللہ اونکو اونکی قبرون مین زندہ کردے اور اونکی روحین ایک جزو مین اونکے اجزا سے ہون کہ اوس جزو کی وجہ سے سارا بدن نعیم ولذت کا احساس کرے جیسے کہ دار دنیا مین زندے کا سارا بدن برودت یا حرارت کا احساس کرتا ہے جوکہ ایک جزو مین اوسکے اجزاء بدن سے ہوتی ہے اور یہ بہی کہا ہے کہ مراد حیات سے یہ ہے کہ اونکے جسم قبور مین بوسیدہ نہین ہوتے نہ اونکے جوڑ پیوند جدا جدا ہوتے ہین سو وہ مثل زندون کے ہین اپنی قبور مین اور ابو حیان نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ لوگون نے اس حیات مین اختلاف کیا ہے ایک قوم نے کہا کہ معنی حیات کے یہ ہین کہ اونکی روحین باقی رہتی ہین نہ جسم اونکے کیونکہ ہم فساد وفناء اجسام کو مشاہدہ کرتے ہین دوسرے اس طرف گئے ہین کہ شہید حی الجسد والروح ہے یعنی اوسکی روح وجسم دونون زندہ ہین اور ہمارا عدم شعور اسمین قادح نہین ہے پس ہم اونکو صفت اموات پر دیکہتے ہین اور وہ زندے ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وتری الجبال تحسبہا جامدۃ وہی تمر مر السحاب

یعنی تم تو پہاڑون کو ٹہیرا ہوا دیکھتے ہو اور وہ بادل کی طرح چلے جاتے ہین اور جیسے تو سوتے ہوئے کو دیکھتا ہے
کہ وہ اپنی ہیئت پر سوتا ہے حال آنکہ وہ خواب مین ایسی چیز دیکہہ رہا ہے جس سے اوسکو لذت ملتی ہے یا ایذا پاتا ہے
مین کہتا ہون اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے احیاء ولکن لاتشعرون سو اس قول سے مومنین کو
مخاطب کر کے اسپر آگاہ کیا کہ وہ اس حیات کو مشاہدۂ حس سے ادراک نہین کر سکتے ہین اور اسی وجہ سے شہید
اپنے غیر سے متمیز ہوتا ہے اور اگر فقط روح ہی کی حیات مراد ہو تو شہید کو غیر شہید سے تمیز حاصل نہوگا اسلئے
کہ اور مردے بھی اس بات مین شہید کے شریک ہین اور اسلئے کہ سارے مومنین کو ہر روح کی حیات کا علم
ہے سو ولکن لاتشعرون کے کچھ معنی نہونگے اللہ سبحانہ کبھی اپنے بعض اولیاء کو اسکا کشف کر دیتا
ہے وہ اسکا مشاہدہ کرتے ہین

کشف حال شہید براے بعض اولیاء

سہیلی نے دلائل النبوۃ مین بعض صحابہ سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے کسی جگہہ مین کہودا ایک طاق کہل گیا
ناگاہ ایک شخص تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے آگے ایک قرآن شریف ہے اوسمین پڑہ رہا ہے اور
آگے اوسکے ایک سبز چمن ہے یہ واقعہ احد مین تہا اور اونہون نے جان لیا کہ وہ شخص شہدا سے ہے
اسلئے کہ اونہون نے اوسکے چہرے کے ایک جانب مین زخم دیکہا اس قصے کو ابوحیان نے بھی ذکر
کیا ہے اسکے مثل امام یافعی رضی اللہ عنہ نے بھی چند حکایتین روض الریاحین مین ذکر فرمائی ہین **حکایت**
بعض صالحین سے نے کہا کہ مینے ایک عابد آدمی کے لئے قبر کہودی اور اوسکی لحد بنائی مین لحد کو برابر کر رہا تھا کہ اتنے مین
اوسکے پاس والی قبر کی لحد سے ایک اینٹ گر پڑی مینے دیکہا تو ناگاہ ایک بوڑہا آدمی قبر مین بیٹھا ہوا ہے اوسپر
سفید کپڑے ہین وہ کہڑ کہڑاتے ہین اور اوسکی گود مین ایک مصحف ہے سونے کا سونے سے لکہا ہوا اور وہ
اوسمین پڑہ رہا ہے اوسنے میری طرف اپنا سر اوٹہایا اور کہا کیا قیامت قایم ہوگئی اللہ تعالیٰ تجہپر رحم کرے
مینے کہا نہین کہا تو پہر اینٹ کو اوسکی جگہہ مین رکہدے اللہ تجہے عافیت مین رکہے پہر مینے اوسکو رکہدیا **حکایت**
امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مجہے ایک ثقہ گورکن سے روایت پہونچی ہے کہ اوسنے ایک قبر کہودی اوسمین
ایک آدمی پر مطلع ہوا کہ وہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اوسکے ہاتہہ مین ایک مصحف ہے اوسمین پڑہ رہا ہے

اور اوسکے نیچے ایک نہر جاری ہے اوسکو غش آگیا پہر وہ قبر سے نکالا گیا لوگون کو نہین معلوم ہوا کہ اوسے کیا
پہونچا اوسکو تیسرے دن ہوش آیا **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے شیخ نجم الدین اصبہانی سے نقل
کیا ہے کہ وہ ایک آدمی کے دفن مین حاضر ہوئے تلقین کرنیوالا بیٹھا تلقین کرنے لگا اونہون نے میت کو
کہتے سنا کیا تم تعجب نہین کرتے مردے سے کہ وہ زندے کو تلقین کرتا ہے **حکایت** ابن رجب رحمہ اللہ تعالی فرماتے
ہین کہ ہمارے طریق مراد بن جمیل سے روایت کی گئی ہے مراد کہتے ہین کہ ابو المغیرہ نے کہا کہ مینے مثل معافی بن
عمران کے نہین دیکھا اور اونکا فضل ذکر کیا کہا کہ مجھے میرے بعض اخوان نے حدیث کی کہ خانم معافی بن عمران
کے پاس آیا تلقین کرنے کو بعد اسکے کہ وہ دفن ہو چکے تہے سو مینے اوسکو سنا کہ اونکی قبر مین تلقین کرتا تہا اور
کہتا تہا لا الہ الا اللہ تو معافی کہتے تہے لا الہ الا اللہ **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ محب اللہ طبری سے حکایت
کرتے ہین کہ وہ مقبرہ زبید مین ہمراہ شیخ اسمعیل حضرمی رضی اللہ عنہ کے تہے محب کہتے ہین کہ شیخ نے مجھسے
کہا ای محب الدین تو کلام موتی کے ساتھ ایمان رکہتا ہے مینے کہا کہ ہان کہا صاحب اس قبر کا مجھسے کہتا ہے کہ مین
جنت کے حشو سے ہون **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ شیخ اسمعیل مذکور سے حکایت کرتے ہین کہ بعض مقابر
یمن پر اونکا گذر ہوا تو وہ بہت روئے اور اونپر حزن طاری ہوا پہر بہت ہنسے اور اونپر سرور طاری ہوا کسی نے
اسکا سوال کیا تو فرمایا کہ میرے لئے اس قبرستان کا حال کشف ہوا مینے اونکو دیکہا تو وہ عذاب کئے جاتے
تہے مین رو دیا پہر مینے اللہ تعالی سے زاری کی اونکے حق مین تو مجھسے کہا گیا کہ ہمنے تیری شفاعت اونکے
حق مین قبول کی اس قبر والے نے کہا کہ مین بہی اونکے ساتھ ہون ای فقیہ اسمعیل مین فلان ڈومنی ہون
مینے کہا تو بہی اونکے ساتھ ہے سو مین اسلئے ہنسا **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین وحید
مین کہ مجھسے قاضی بہاء الدین بن صاحب شرف الدین فائزی نے خبر دی کہ شیخ معین الدین جبرئیل راہ مین
اونکے ساتھ مرنے سے پہلے اسکے کہ قاہرہ مین داخل ہون کہتے ہین کہ جسوقت ہم دروازے کے نزدیک پہونچے
اور وہ لوگ شہر مین ہیبت کے داخل ہونیکو منع کرتے تہے تو شیخ نے اپنی انگلی اور اپنا ہاتھ اوٹہایا ہم داخل
ہو گئے **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین کہ مجھسے ایک فقیہ نے ایک شخص سے حدیث کی کہ
اوسنے ایک جوان کے ساتھ فاحشہ کرنا چاہا ایک تربت مین اندر قرافہ کے تو اس جوان نے اوس سے کہا

والدین کبھی اسجگہ اللہ کی نافرمانی نہ کرونگا اسلئے کہ مینے ایک بار یہ فعل کیا تو قبر شق ہوگئی اور میت نے کہا کیا تم اللہ تعالی سے نہین شرماتے **حکایت** شیخ عبد الغفار حکایت کرتے ہین کہ مجھسے زین الدین بوشنی نے فقیہ عبد الرحمن نویری سے حکایت کی کہ وہ جسوقت منصورہ مین تھے اور مسلمانون کو قید کر لیا تہا اور فقیہ عبد الرحمن قرآن پڑہ رہے تھے پس یہ آیت پڑہی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ اموا تا بل احیاء عند ربہم یرزقون جب فقیہ عبد الرحمن ما رےگئے تو اونکے پاس ایک فرنگی حاضر ہوا اور اوسکے ہاتھہ مین برچھی تھی اوسنے برچھی سے اونکو مارا اور کہا قسیس مسلمین تو ہی کہتا تہا کہ تمہارے رب نے کہا ہے کہ تم رزق دیئے جاتے ہو کہان ہے وہ تو فقیہ نے اپنا سر اوٹھایا اور کہا زندہ ہے قسم ہے رب کعبہ کی اس کلمے کو دو بار کہا فرنگی اپنے گہوڑے سے اوتر پڑا اور اونکے موںہہ کا بوسہ لینے لگا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ اونکو اوسکے ساتہہ شہر کی طرف اوٹھا لیجا ئے **حکایت** شیخ ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین مکہ مین تہا مینے باب بنی شیبہ مین ایک جوان کو مرا ہوا دیکہا جب مینے اسکی طرف نظر کی تو اوسنے میرے روبرو تبسم کیا اور مجھسے کہا اے ابو سعید کیا تو نے نہ جانا کہ احبا احیا رہین گو وہ مرگئے وہ تو ایک گہر سے دوسرے گہر کی طرف نقل کرتے ہین ذکرہ القشیری فی رسالتہ بسندہ **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے شیخ ابو علی روذباری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک فقیر کو لحد مین رکہا جب اوسکے کفن کا سر کہولا اور اوسکو مٹی پر رکہا تا کہ اللہ اوسکی غربت پر رحم کرے تو اوسنے میرے لئے اپنی دو آنکہین کہولدین اور مجھسے کہا اتذللنی بین یدی المنی تو شیخ نے کہا یا سیدی احیاۃ بعد الموت کہا ہان مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے لانصرنک بجاہی غدا یا روذباری یعنی قیامت کو مین ضرور اپنی جاہ سے تیری مدد کرونگا **حکایت** قشیری رحمہ اللہ نے بعض صالحین سے نقل کیا ہے کہ وہ کفن چور تھے ایک عورت مری لوگون نے اوسپر نماز پڑہی اور اس نباش نے بہی نماز پڑہی تا کہ قبر کو پہچان لے جب رات ہوئی تو اوسکی قبر کو کہودا عورت نے کہا سبحان اللہ رجل مغفور یاخذ کفن مغفورۃ یعنی تعجب ہے کہ مرد مغفور عورت مغفور کا کفن لیتا ہے وہ شخص کہتا ہے مینے کہا یہ مانا کہ تیری مغفرت کی گئی مین کیونکر مغفور ہوا اوسنے کہا کہ اللہ نے میری مغفرت فرمائی اور اون سب کی جنہون نے مجھپر نماز پڑہی

سو تو نے مجہپر نماز پڑہی پہر اوس عورت کو چہوڑ دیا اور ہٹی ویسی ہی کردی پہر توبہ کی اور اوسکی توبہ اچہی ہوئی حکایت
قشیری رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابراہیم بن شیبان نے کہا کہ ایک جوان حسن الارادہ میرے ہمراہ ہوا وہ مرگیا میرا
دل اوسکے ساتہہ مشغول ہوا اور مین خود اوسکے غسل کا متولی ہوا مینے خوف کے مارے اوسکے بائین
ہاتہہ سے شروع کیا اوسنے مجہسے بایان لیلیا اور داہنا ہاتہہ دیا مینے کہا صدقت یا بنی یعنی بیٹا تو نے
سچ کہا مینے ہی نادانی کی ذکرہ فی الرسالۃ بسندہ عن ابراہیم حکایت ابو یعقوب سوسی رضی اللہ
عنہ فرماتے ہین مینے ایک مرید کو نہلایا اوسنے میرا انگوٹہا پکڑ لیا اور وہ تختہ پر تہا مینے کہا بیٹا میرا ہاتہہ
چہوڑدے مین جانتا ہون کہ تو مردہ نہین ہے وہ تو ایک نقل ہے پہر اوسنے میرا ہاتہہ چہوڑ دیا ذکرہ القشیری
بسندہ حکایت ابو یعقوب سوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مکے مین ایک مرید میرے پاس آیا کہا اے استاد
مین کل ظہر کے وقت مرونگا سو تم یہ دینار لو آدہے مین قبر کہدوانا اور آدہے مین کفنا دینا جب کل کا دن ہوا
اور ظہر کا وقت آیا تو وہ شخص آیا اور طواف کیا پہر دور چلا گیا اور مرگیا جبکہ مینے اوسکو لحد مین رکہا تو اوسنے اپنی
دونون آنکہین کہولین مینے کہا کیا موت کے بعد زندگی ہے کہا مین زندہ ہون اور ہر محب اللہ کا زندہ ہے
ذکرہ القشیری حکایت قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہین مینے اوستاد ابو علی دقاق کو کہتے سنا کہ ایک
دن ابو عمرو بیکندی کا گزر ایک کوچے پر ہوا دیکہا کہ کچہہ لوگ ایک جوان کے نکالنے کا ارادہ کرتے ہین
بسبب اوسکے فساد کے اور اوسکی مان رو رہی ہے ابو عمرو نے لوگون سے شفاعت کی اور کہا کہ تم
اس بار تو اوسے میرے سبب سے بخش دو کئی دن بعد انہون نے اوسکی مان کو دیکہا اوسکا حال پوچہا تو
اوسنے کہا کہ وہ مرگیا اور مجہے وصیت کرگیا کہ تو میرے مرنے کی پڑوسیون سے خبر نہ کرنا تاکہ وہ شماتت نہ کرین
اور جب تو مجہے دفن کردے تو میری شفاعت میرے رب سے کرنا اوسکی مان کہتی ہے کہ مینے ایسا ہی کیا جب مین
اوسکے سر قبر سے چلی تو مینے اوسکی آواز سنی کہ وہ کہتا ہے کہ امان تو چلی جا مینے رب کریم پر قدوم کیا حکایت
ابو محمد بن نجار کہتے ہین کہ مینے ایک میت کو نہلایا مین اوسے نہلا رہا تہا کہ اوسنے دونون آنکہین کہولین پہر اوسنے
میرا ہاتہہ پکڑ لیا اور کہا یا ابا محمد احسن الاستعداد لہذا المصرع یعنے اے ابو محمد تو اس پچہڑنے کے لئے اچہی طرح سے
تیاری کر ذکرہ ابن النجار فی تاریخہ عن ابی محمد وکان من اصحاب المروزی وکان الخلال القید

ویفضلہ حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ کفایۃ المعتقد میں فرماتے ہین کہ ہمکو بعض اخیار نی بعض صالحین سے خبر دی
کہ وہ بعض اوقات اپنے والد کی قبر پر آتے اور اونکے ساتھ بات چیت کرتے تہے حکایت حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کا گذر بقیع پر ہوا کہا السلام علیکم یا اہل القبور ہمارے یہان کا اخبار یہ ہے کہ تمہاری عورتون
کے نکاح ہو گئے اور تمہارے گہر بس گئے اور تمہارے مال متفرق ہو گئے تو ایک ہاتف نے اونکو جواب دیا اے
عمر بن خطاب ہمارے یہان کا اخبار یہ ہے کہ جو ہمنے آگے بہیجا وہ ہمنے پالیا اور جو ہمنے خرچ کیا اوسکا ہمنے نفع پایا اور جو ہمنے پیچہے چہوڑا
اوسکا ہمنے نقصان کیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور بسند فیہ متہم حکایت
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ہم مقابر مدینہ مین داخل ہوئے ہمراہ علی بن ابی طالب رضی اللہ
عنہ کے اونہون نے ندا کی یا اہل القبور السلام علیکم ورحمۃ اللہ تم ہمکو اپنے اخبار بتاتے ہو یا یہ چاہتے ہو کہ
ہم تمکو خبر دین سعید کہتے ہین ہمنے ایک آواز سنی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین تم ہمکو خبر دو جو کچہہ
ہمارے بعد ہوا حضرت امیر نے فرمایا کہ تمہاری بی بیون کا تو نکاح ہو گیا اور تمہارے مال بٹ گئے اور اولاد
تمہاری زمرۂ یتامی مین خاسر ہوئی اور مکان جسکو تمنے مضبوط بنایا تہا اوسمین تمہارے دشمن بس گئے یہ تو ہمارے یہان کا
اخبار ہے اب تم اپنے یہان کا اخبار بتاؤ ایک میت نے اونکو جواب دیا کہ کفن پارہ پارہ ہو گئے اور بال بکہر گئے
چمڑے ریزہ ریزہ ہو گئے آنکہین بہہ کر گالون پر آ گئین نتہنون مین سے پیپ بہہ رہی ہے اور جو ہمنے آگے
بہیجا اوسکو پایا اور جو پیچہے چہوڑا اوسکا نقصان کیا اور ہم اپنے اعمال مین گرو ہین اخرجہ الحاکم فی
تاریخ نیسابور والبیہقی وابن عساکر فی تاریخ دمشق بسند فیہ من یجہل
حکایت یونس بن ابی الفرات کہتے ہین کہ ایک آدمی نے قبر کہودی دہوپ سے بچنے کے لئے اوسمین
بیٹہہ گیا ایک سرد ہوا آئی اوسکی پیٹہہ کو لگی اسنے نظر کی تو ناگاہ ایک چہوٹا سوراخ تہا اوسکو اپنی اُنگلی
سے کشادہ کیا ناگاہ ایک قبر تہی اوسمین مد بصر تک دیکہا اور ناگاہ ایک بوڑہا آدمی خضاب کئے ہوئے
تہا گویا مشاطاؤن نے ابہی اوس سے اپنے ہاتہون کو اوٹہایا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور

سماع رد سلام از قبر شہید

حکایت عطاف بن خالد رضی اللہ کہتے ہین کہ مجہے میری خالہ نے حدیث کی کہ مین ایک دن قبور شہدا

کی طرف سوار ہوئی اور وہ ہمیشہ اونکے پاس جایا کرتی تھین کہتی ہین کہ مین قبر حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس اوتر پڑی
اونکے نزدیک نماز پڑھی اور وادی مین نہ کوئی پکارنیوالا تھا نہ کوئی جواب دینے والا جب مین نماز سے فارغ
ہوئی تو مینے کہا السلام علیکم رد سلام یعنی جواب سلام کو مینے سنا کہ وہ زمین سے نکلتا ہے مین اوسے پہچانتی
ہون جیسے یہ پہچانتی ہون کہ اللہ نے مجھے پیدا کیا اور جیسے رات دن کو پہچانتی ہون پہر ہر ایک رونگٹا
کھڑا ہوگیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت والبیہقی فی الدلائل
۲ عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہین کہ عبد الاعلی بن عبد اللہ بن ابی فروہ نے اپنے باپ سے مجھسے یہ حدیث کی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبور شہدا کی احد مین زیارت کی فرمایا الٰہی بیشک تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی
دیتا ہے کہ یہ شہید ہین اور جو کوئی انکی زیارت کریگا اور انپر سلام کریگا تو وہ اوسپر رد کرینگے قیامت تک
۳ حکایت عطاف کہتے ہین اور مجھسے میری خالہ نے حدیث کی کہ اونہون نے قبور شہدا کی زیارت کی کہا کہ
نہین تھے میرے ساتھہ مگر دو غلام کہ میری سواری کی حفاظت کرین مینے انپر سلام کیا تو رد سلام کو سنا
اور کہا کہ ہم تمکو پہچانتے ہین جیسے بعض ہمارا بعض کو پہچانتا ہے کہا کہ میرے رونگٹے کہڑے ہو گئے
اور مینے کہا ای غلام میرے خچر کو مجھسے قریب کردے پہر مین سوار ہوگئی اخرجہ الحاکم وصححہ
والبیہقی فی الدلائل من طریق العطاف ۴ واقدی کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم ہر سال شہدا احد کی زیارت فرماتے تھے اور جب کہائی پر پہونچتے تو اپنی آواز کو بلند کرتے فرماتے
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پہر ابوبکر رضی اللہ عنہ اسی طرح ہر سال کرتے پہر عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ پہر عثمان رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونکے پاس آتین اور دعا کرتین اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اونپر سلام کرتے پہر اپنے اصحاب
پر متوجہ ہوتے پس کہتے تم کیون نہین سلام کرتے ایسی قوم پر جو کہ تمپر رد سلام کرتے ہین اور فاطمہ خزاعیہ
کہتی ہین کہ مینے اپنے آپ کو دیکہا اور آفتاب قبور شہدا مین غروب ہو چکا تھا اور میرے ساتھہ میری
بہن تھی مینے اوس سے کہا آ قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام کرین اوسنے کہا ہان پہر ہم اونکی قبر پر ٹہیرے
مینے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ ہمنے ایک کلام سنا کہ ہمپر رد کیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا کہ

ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تھا اخرجہ البیہقی ۵ **حکایت** ہاشم بن محمد عمری کہتے ہین کہ مدینے مین
دن جمعہ کے درمیان طلوع فجر و آفتاب کے مجھے میرے باپ نے طرف زیارت قبور شہداء کے لیا مین اونکے
پیچھے چلتا تھا جب وہ قبرون تک پہونچے تو اپنی آواز بلند کی پہر کہا سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار
کہتے ہین کہ اونکو جواب دیا گیا وعلیك السلام یا ابا عبد اللہ میرے باپ نے میری طرف التفات
کیا کہا بیٹا تو نے جواب دینے والا ہے کہا نہین تو اونہون نے میرا ہاتھ پکڑا مجھے اپنے داہنی طرف
کیا پہر دوبارہ اونپر سلام کیا پہر جب وہ اونپر سلام کرتے تو جواب پاتے یہانتک کہ یہ تین بار کیا پس
میرے باپ سجدے مین گرے شکر اللہ عزوجل قال البیہقی اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ قال
سمعت ابا یعلی حمزۃ بن محمد العلوی سمعت ھاشم الخ

ضرب دف بر سر شہید

حکایت عبد الواحد بن زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم ایک غزوے مین تھے جب ہم متفرق ہوئے
تو ہمنے ایک آدمی کو ہمارے اصحاب سے گم پایا ہمنے اوسے تلاش کیا تو اوسے ایک نیستان مین مقتول
پایا اوسکے گرد کئی لڑکیان اوسکے سر پر دف بجا رہی تھین جب ہم قریب ہوئے تو وہ متفرق ہوگئین
پہر ہمنے اونکو نہ دیکہا اخرجہ ابن ابی الدنیا ×

سماع اذان از قبر مطہر و منور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱ ابن سعد نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ زمانہ جنگ حرہ مین ملازم مسجد
نبوی تھے اور لوگ لڑ رہے تھے کہتے ہین کہ جب نماز کا وقت آتا تو مین اذان سنتا تھا کہ طرف سے
قبر نبوی کے نکلتی تھی ۲ بکر بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب زمانہ جنگ حرہ کا ہوا تو مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تین دن اذان موقوف رہی اور لوگ حرہ کی طرف نکلے اور سعید بن
مسیب مسجد مین بیٹھے رہے سعید نے کہا کہ مجھے وحشت ہوئی اور مین قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے قریب ہوگیا جب ظہر کا وقت آیا تو مینے قبر شریف سے اذان سنی مینے دو رکعتین پڑہین
پہر اقامت سنی تو ظہر کی نماز پڑہی پہر مین بیٹھہ گیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑہی جبکہ قبر شریف مین

اذان سُنی پھر اقامت سُنی پھر مین اذان واقامت قبر شریف مین سنتا رہا یہانتک کہ تین دن گزر گئے اور لوگ مار ے گئے اور لوگ مسجد مین داخل ہوے اذان کہنے والے لوٹ آئے پھر اذان دی پھر مینے اذان سنی کو قبر شریف مین کان رکھا تو مینے اذان سنی قال الزبیر بن بکار فی اخبار المدینة حدثنی محمد عن عبد العزیز بن محمد وغیرہ عن بکر بن محمد الخ ۱۲ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنے آپ کو دیکھا کہ حرہ کی راتون مین سوا میرے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کوئی نہ تھا وقت نماز کا نہین آتا تھا مگر مین اذان کو قبر شریف سے سنتا پھر آگے بڑھتا اقامت کہتا اور نماز پڑھتا اور اہل شام گروہ گروہ داخل ہوتے کہ اس شیخ مجنون کو دیکھو اخرجه ابو نعیم فی دلائل النبوة من وجه آخر عن سعید ×

سماع جواب اذان از قبر و سماع انین و اُوہ

یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجھسے ایک گورکن نے کہا کہ ان قبرون مین مینے جو کچھ مینے سنا اوسمین سے زیادہ تر عجیب یہ بات ہے کہ مینے ایک قبر سے انین سنی مثل انین مریض کے اور ایک قبر سے سنا کہ مؤذن اذان دیتا ہے اور میت قبر سے اوسکا جواب دیتا ہے اخرجه اللالکائی فی السنة ۱۲ لالکائی نے حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر سے دو بار اُوہ سنا من عذاب اللہ

کلام سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام

منہال بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ مینے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر دیکھا جس وقت کہ وہ اوٹھایا گیا اور مین دمشق مین تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص سورہ کہف پڑھتا جاتا تھا یہانتک کہ اس قول پر پہونچا ام حسبت ان اصحاب الکهف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے سر کو تیز زبان کے ساتھ ناطق کیا کہا اعجب من اصحاب الکهف قتلی وحملی یعنی میرا قتل اور میرا اوٹھانا اصحاب کہف سے بھی زیادہ تر عجیب ہے اخرجه ابن عساکر فی تاریخه بسنده من طریق الاعمش

شہید کا سورہ یٰس پڑھنا

تاریخ حافظ ذہبی رحمہ اللہ مین لکھا ہے کہ امام حدیث احمد بن نصر خزاعی رضی اللہ عنہ کو واثق نے طرف مخلوق ہونے قرآن کے بلایا اونہون نے انکار کیا تو اونکی گردن ماری اور اونکے سر کو بغداد مین سولی پر چڑھایا

اور سر پر ایک شخص مقرر کیا کہ اوسکی حفاظت کرے اور اوسے قبلے سے پھیر دے سامنہ نیزے کے موکل نے ذکر کیا کہ اوسنے رات مین سر کو دیکھا کہ اوسکا موتہہ قبلے کی طرف پہر جاتا ہے اور تیز زبان سے سورۂ یس پڑہتا ہے ذہبی رحمہ کہتے ہین کہ یہ حکایت کئی وجہ سے روایت کی گئی ہے اسکے طرق مین سے ایک وہ طریق ہے جسکو خطیب نے ابراہیم بن اسمعیل بن خلف سے روایت کیا ہے **حکایت** ابراہیم کہتے ہین کہ میرے ماموں احمد بن نصر جبکہ محنت مین مارے گئے اور سولی دئے گئے تو مجھے خبر دیگئی کہ اونکا سر قرآن پڑہتا ہے مین گیا اور اونکے قریب شب باش ہوا جب آنکھوں نے آرام کیا تو مینے سنا کہ سر یہ آیت پڑہ رہا ہے ام حسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے +

قبر سے بات کا جواب دینا

حکایت یحیی بن ایوب خزاعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک شخص سے سنا وہ ذکر کرتا تہا کہ حضرت عمر رضی اللہ کے زمانہ مین ایک جوان عابد تہا اوسنے مسجد کو لازم پکڑا تہا حضرت عمر کو وہ بہت پسند تہا اوسکا ایک بوڑہا باپ تہا وہ جوان جبکہ عشا کی نماز پڑہ چکتا تو اپنے باپ کی طرف جاتا اوسکا رستہ ایک عورت کے دروازے پر سے تہا وہ عورت اوسپر مفتون ہو گئی اوسکی راہ پر کہڑی ہوتی ایک رات جوان کا گذر اوسپر ہوا وہ اوسکو بہکاتی رہی یہانتک کہ وہ اوسکے پیچھے ہو لیا جب دروازے پر پہونچا تو وہ عورت داخل ہو گئی اور یہ بہی داخل ہونے لگا کہ اسنے اللہ کو یاد کیا اور یہ آیت اوسکی زبان پر متمثل ہو گئی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون جوان غش کہا کر گر پڑا اوس عورت نے اپنی لونڈی کو بلایا دونون نے ایک دوسرے کی مدد کی اوسکو اوٹہا کر اوسکے دروازے پر ڈال دیا اِدہر تو یہ ہوا اودہر باپ کے پاس آنے مین دیر ہوئی تو اسکی طلب مین باپ نکلا ناگاہ وہ دروازے پر بیہوش پڑا تہا باپ نے اپنے بعض گہر والون کو بلایا اوسے اوٹہا کر گہر کے اندر لیگئے اوسے ہوش نہ آیا یہانتک کہ رات گئی جتنی کہ اللہ نے چاہی اوسکے باپ نے کہا بیٹا تجہے کیا ہوا کہا خیر ہے کہا مین تجہسے پوچہتا ہون پہر اوسنے قصہ بیان کر دیا کہا بیٹا کونسی آیت تہی جسکو تونے پڑہا اوسنے وہی آیت پڑہی جو پہلے پڑہی تہی پہر غش کہا کر گر پڑا اوسے ہلایا تو وہ مرد تہا پہر اوسکو نہلایا نکالا رات کو دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچائی گئی عمر اوسکے

باپ کے پاس تشریف لائے اوسکی تعزیت کی اور فرمایا تو نے مجھے خبر کیون نہین کی کہا ای امیر المومنین رات کا وقت تہا حضرت عمر نے فرمایا ہمکو اوسکی قبر پر لیچلو — اور اونکے ہمراہی قبر پر آئے فرمایا ای فلان ولمن خاف مقام ربہ جنتان جوان نے قبر کے اندر سے اونکو جواب دیا یا عمر قد اعطانیہما ربی فی الجنۃ مرتین اخرجہ ابن عساکر من طریق ابی صالح کاتب اللیث عن یحیی ؏

کلام میت وحسرت بر عمل صالح

حکایت ابن مینا رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین قبرستان مین گیا اور دو رکعتین پڑہین پہر طرف ایک قبر کے لیٹ گیا واللہ بیشک مین بیدار تہا کہ مینے ایک قائل کو قبر مین کہتے سنا کہ تو اوٹہ تو نے مجھے ایذا دی کیونکہ تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کر سکتے واللہ یہ بات کہ مین مثل تیرے دو رکعتین کے پڑہون مجھے دنیا ومافیہا سے محبوب تر ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی دلائل النبوۃ من طریق المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن ابی عثمان النہدی عن ابن مینا ۞ حکایت یونس بن حلبس دمشق مین مقابر پر سے گذرا کرتے تہے جمعے کے دن سویرے چلے ایک قائل کو سنا کہ کہتا تہا یہ یونس بن حلبس سویرے چلا لوگ ہر مہینے حج وعمرہ کرتے ہین پانچ نمازین پڑہتے ہین تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل نہین کر سکتے یونس نے پہر کر دیکہا سلام کیا اونہون نے رد سلام نہ کیا انہون نے کہا سبحان اللہ مین تمہارا کلام سنتا ہون اور تمپر سلام کرتا ہون تم رد سلام نہین کرتے اونہون نے کہا ہان ہمنے تیرا کلام سنا ولیکن رد سلام ایک حسنہ ہے اور ہمارے درمیان اور درمیان حسنہ وسیئات کے حیلولت کی گئی ہے اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ من طریق عمرو بن واقد عن یونس ۞ حکایت اوزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میسرہ بن حلبس مقابر باب توما پر گذرے اور ایک شخص اونکو کہینچتا جاتا تہا وہ نابینا ہوگئے تہے اونہون نے کہا السلام علیکم اہل القبور انتم لنا سلف ونحن لکم تبع فرحمنا اللہ وایاکم وغفر لنا ولکم وکان قد صرنا الی ما صرتم الیہ سلام ہے تمپر ای اہل قبور تم ہمارے سلف ہو اور ہم تمہارے تابع ہین اللہ ہمپر تمپر رحم کرے اور تمکو ہمکو بخشے اور گویا ہم اوس طرف جا چکے جسطرف تم گئے ہو اللہ نے اونمین سے ایک آدمی کی روح کو رد کیا اوسنے اونکو جواب دیا کہا خوشی ہو تمکو

اہل دنیا جسوقت کہ تم مہینے میں چار بار حج کرتے ہو میسرہ نے کہا کہ اللہ تجھپر رحم کرے اوسنے کہا طرف جمعہ کے
کیا تم نہین جانتے ہو کہ وہ ایک حج مبرور متقبل ہے میسرہ نے کہا تمنے جو آگے بھیجا اوسکا بہتر کیا ہے کہا
استغفار اور ہماری راہون بند ہوگئی سو نہ کسی حسنہ مین بڑہے نہ کسی سیئہ مین کمی ہوا اخرجہ ابن عساکر

حاضر ہونا شہدا کا جنازہ عمر بن عبد العزیز مین اور پہونچا دینا اپنے زندہ دوست کا اوسکے وطن مین

حکایت عمیر بن جبان سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ زمانہ بنی امیہ مین اور آٹھ آدمی اور میرے ساتھ
قید کیئے گئے ہمکو بادشاہ روم کے حضوری مین لیگئے اوسنے میرے ہمراہیون کو حکم دیا اونکی گردنین مارےگئین
پہر مین پیش کیا گیا تاکہ میری گردن ماری جاوے ایک بطریق بادشاہ کی طرف کہڑا ہوا اوسکا سر اور
پاؤن چومتا رہا اور اوس سے طلب کرتا رہا یہانتک کہ بادشاہ نے مجھکو اوسے بخشدیا وہ مجھے اپنے گہر
کی طرف لیگیا اوسنے ایک اپنی بیٹی خوبصورت کو بلایا پہر مجھسے کہا یہ میری بیٹی ہے مین اس سے تیرا
نکاح کردونگا اور اپنا مال تجھے بانٹ دونگا اور میرا رتبہ جو کہ بادشاہ سے ہے وہ تو دیکھ ہی چکا ہے
تو میرے دین مین داخل ہوجا تاکہ مین تیرے ساتھ یہ کرون مینے کہا کہ مین جورو کے اور دنیا کے لئے
اپنا دین نہ چہوڑونگا پہر وہ کئی دن تک ٹہیرا رہا مجھپر یہ بات پیش کرتا تہا ایک رات اوسکی بیٹی نے مجھکو
اپنے باغ مین بلایا کہا میرے باپنے جو بات تجھپر پیش کی ہے تجھے اوس سے کون چیز مانع ہے مینے کہا کہ
مین اپنا دین عورت کے لئے نہین چہوڑتا ہون نہ اور کسی چیز کے لئے اوسنے کہا تجھے ہمارے نزدیک ٹہیرنا
محبوب ہے یا اپنے بلاد کی طرف جانا مینے کہا اپنے بلاد کی طرف جانا عمیر کہتے ہین کہ اوسنے مجھے ایک تارا
دکہایا آسمان مین اور کہا فورات کو اس تارے پر چل اور دن کو چہپ جایا کر وہ تجھے تیرے وطن کی طرف
پہونچا دیگا پہر اوسنے مجھے زاد راہ دیا اور مین چلا پس مین تین رات چلا رات کو چلتا دن کو چہپ جاتا تہا
جب کہ مین چہپتا تہا اوس سے چوتہا دن ہوا کہ ناگاہ کئی سوار نظر آئے مینے کہا کہ میری طلب ہوئی وہ
مجھپر آ کہڑے ہوئے ناگاہ مین اپنے اصحاب مقتولین کے ساتھ تہا وہ سواریون پر تہے اور اونکے ساتھ
اور لوگ دواب شہب پر تہے اونہون نے کہا عمیر مینے کہا عمیر پہر مینے کہا کیا تم مارے نہین گئے کہا ہان

نعاب ن

۱۳ لا وزش اشہب سبز خنگ

ولیکن اللہ نے شہدا کو نشر کیا یعنے زندہ کیا اور اونکو اجازت دی کہ عمر بن عبد العزیز کے جنازے مین حاضر ہون جو لوگ میرے اصحاب کے ساتھ تھے اونمین سے کسی نے مجھسے کہا ای عمیر تو اپنا ہاتھ مجھے دے مین نے اوسکو ہاتھ دیا مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا پھر تھوڑی دیر چلے پھر مجکو ایکبارگی پھینکدیا مین اپنے مکان کے قریب گرا جو کہ جزیرہ مین تھا بدون اسکے کہ کوئی تکلیف لاحق ہو یعنے مجھکو کسی طرحکا صدمہ نہ پہونچا اخرجہ ابن عساکر من طریق محمد بن اسحٰق بن الحریص عن ابن المسیب ابن رافع عن عیسی بن حکیبان عمن حدثہ عن عمیر

حاضر ہونا شہدا کا اپنے بھائی کے نکاح مین

حکایت ابو علی ہریری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے پہلے پہل طرطوس مین جو نبیذ بنایا اوسکا اوسلیم نے بنایا کہتے ہین کہ تین بھائی ملک شام کے تھے جہاد کرتے اور شہسوار و بہادر تھے ایکبار روم نے اونکو قید کر لیا پادشاہ نے اونسے کہا کہ مین ملک تمہین بخشے دیتا ہون اور اپنی بیٹیون کا تمسے نکاح کئے دیتا ہون اور تم نصرانیت مین داخل ہو جاؤ اونہون نے نہ مانا اور کہا یا محمداہ پادشاہ نے تین دیگون کا حکم دیا اونمین تیل ڈالا گیا پھر تین دن تک اونکے نیچے آگ جلائی ہر دن اونکو اون دیگون پر پیش کرتے اور نصرانیت کی طرف بلاتے وہ انکار کرتے اول بڑے بھائی کو دیگ مین ڈالا پھر دوسرے کو پھر چھوٹے بھائی کو قریب کیا اوسکو اوسکے دین سے ہر طرحکی بات سے مفتون کرنے لگا ایک علج اوسپر کھڑا ہوا کہا اے بادشاہ مین اوسکو اوسکے دین سے پھیر دونگا کہا کس چیز کیساتھ کہا مجھے معلوم ہے کہ عرب سب سے زیادہ جلد عورتون کی طرف مائل ہوتے ہین اور روم مین میری بیٹی سے زیادہ خوبصورت کوئی نہین ہے سو تو اوسکو مجھے دیدے یہانتک کہ اوسکو بیٹی کے ساتھ چھوڑدون وہ ابھی اوسکو اوسکے دین سے پھیر دیگی بادشاہ نے اوسکے لئے چالیس دن کی مدت مقرر کی اور اوسکو دیدیا وہ اوسکو لایا اور اوسے اپنی بیٹی کے ساتھ داخل کیا اور اوس سے قصہ کہدیا بیٹی نے باپ سے کہا تو اسے چھوڑدے مین اوسکے کام سے تیری کفایت کرونگی وہ شخص اوسکے پاس رہا دن بھر روزہ رکھتا رات بھر کھڑا رہتا یہانتک کہ اکثر مدت گزر گئی علج نے اپنی بیٹی سے کہا تو نے کیا کیا اوسنے کہا مینے کچھہ نہین کیا یہ ایک آدمی ہے کہ اسنے اس شہر مین اپنے دو بھائیونکو گم کیا

مین ڈرتی ہون کہ اسکا باز رہنا اونہین دولون کے سبب سے ہو جسوقت کہ وہ اونکے آثار دیکہتا ہے لیکن تو
بادشاہ سے مدت مین زیادتی چاہ اور اس شہر کے سوا اور کسی شہر مین مجہے اور اسکو لیجا بادشاہ نے اوسے اور
دن بڑہا دئیے اور اونکو دوسرے گانون کی طرف نکال دیا وہ شخص کئی دن صائم النہار قائم اللیل رہا یہانتک
کہ مدت ہے جبکہ کچہہ دن باقی رہے تو ایک رات لڑکی نے اوس سے کہا ای شخص مین تجہے دیکہتی ہون کہ
تو رب عظیم کی تقدیس کرتا ہے اور مین تیرے ساتہہ تیرے دین مین داخل ہوئی اور اپنے آبا کا دین چہوڑ دیا
اوسنے کہا پہر بہاگنے کا حیلہ کیونکر ہے کہا مین تیرے لئے حیلہ کرتی ہون اور اوسکے پاس سواریان
لے آئی پہر دونون سوار ہو گئے رات کو چلتے دن کو چہپ رہتے ایک رات دونون جا رہے تہے کہ آواز
گہوڑون کی سنی ناگاہ وہ اپنے دونون بہائیون کے ساتہہ تہا اور اونکے ہمراہ فرشتے اللہ کے بہیجے ہوئے
تہے اسنے اپنے بہائیون کو سلام کیا اور اونکا حال پوچہا کہا کہ نہین تہا مگر وہی غوطہ جو تو نے دیکہا تہا
یہانتک کہ ہم فردوس مین جا نکلے اور اللہ نے ہمکو تیری طرف بہیجا ہے تاکہ ہم تیرے نکاح مین اس عورت
کے ساتہہ حاضر ہون پہر اونہون نے اوسکا نکاح اوس عورت سے کر دیا اور لوٹ گئے اور یہ بادشام مین چلا
گیا اور اوس عورت کے ساتہہ رہا یہ دونون اس بات کے ساتہہ شام مین مشہور و معروف تہے زمانہ اول مین
انکے باب مین شعرا نے کئی ابیات کہے ہین اونمین سے ایک یہ ہے ؎

نجاۃ فی الحیوۃ و فی الممات	سیعطی الصادقین بفضل صدق

یعنی اللہ سبحانہ بسبب فضل صدق کے سچون کو جینے مرنے مین نجات دیتا ہے اخرجہ ابن الجوزی فی
کتاب عیون الحکایات بسندہ عن ابی علی *

موتی کا خبر موت دینا

حکایت ابو مطیع معاذ بن یحیی سے مروی ہے کہ ایک شخص حمص کا بارادہ مسجد نکلا اوسے گمان تہا کہ
صبح ہو گئی ناگاہ رات تہی جب وہ قبہ کے نیچے پہونچا تو بلاط پر جرس خیل کی آواز سنی ناگاہ کئی سوار
تہے کہ بعض نے بعض کی ملاقات کی کہا کہ بعض نے بعض سے کہا تم کہان سے آئے کہا کیا تم ہمارے ساتہہ نہ تہے
کہا نہین کہا ہم تو بدیل خالد بن معدان کے جنازے سے آئے ہین کہا کیا وہ مرگیا تہا اوسکی موت کا علم

معاویہ

نہیں جب صبح ہوئی تو شیخ نے اپنے اصحاب سے یہ قصہ کہا جب دوپہر ہوئی تو قاصد اونکی موت کی خبر لایا اخرجہ
ابن عساکر

کلام میت

حکایت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ صحابی بعض مقابر میں تھے کہ ایک جنازہ آیا اور قبر سے ایک آواز حزین دردناک سنی کہ کہتی ہے ؎

انعم اللہ بالظعینۃ عینا	وبمسراك یا امین الینا
جزعا ما جزعت من ظلمۃ القبر	ومن مسك التراب امینا

کہتے ہیں کہ صفوان نے لوگون کو اسکی خبر دی جو سنا تھا وہ روئے یہانتک کہ اپنی داڑھیون کو تر کر دیا پھر کہا تو جانتا ہے کہ امینہ کون تھی بیٹے کہا نہیں کہا یہ جنازے والی یہ اوسکی بہن ہے کہ جو پہلے برس مری صفوان نے کہا بیٹے جانتا تھا کہ میت کلام نہین کرتا ہے تو پھر یہ آواز کہان سے ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی القبور وابن عساکر عن الشعبی حکایت سعد بن ہشم سلمی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے قبیلے سے اپنے بیٹے یا بیٹی کا عرس کیا یعنی شادی کی اور اسکے لئے لہو کیا یعنی گانا بجانا جیسے کہ شادی مین لوگ کیا کرتے ہین اور اونکے گھر قبرستان کی طرف تھے سعد کہتے ہین قسم ہے اللہ کی کہ وہ لوگ رات کو اپنے لہو مین تھے کہ ایک آواز مہیب سنی جسنے اونکو گھبرا دیا سر نیچا کر کے کان رکھا ناگاہ ایک ہاتف درمیان سے قبرون کے یہ ندا کرتا ہے ؎

یا اھل لذۃ لہو لا تدوم لھم	ان المنایا تبید اللہو واللعبا
کم قد راینا لامسرور الابلذتہ	امسی فریدا من الاھلین مغتربا

سعد کہتے ہین قسم ہے اللہ کی پھر ٹھیر ابعد اسکے مگر کچھ دن یہانتک کہ جوان جسکی شادی ہوئی تھی مر گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک دن سخت گرمی مین قبرستان مین داخل ہوا مینے قبرونکی طرف نظر کی وہ دبی پڑی تھین مینے کہا سبحان اللہ کون جمع کریگا درمیان تمہارے ارواح و اجساد کے بعد اونکے جدا ہونیکے پھر تمکو زندہ کریگا پھر تمکو حشر و نشر کریگا بعد طول بوسیدگی کے صالح

کہتے ہین کہ اون قبرون کے درمیان سے ایک منادی نے ندا کی ای صالح ومن ایاته ان تقوم السماء والارض بامره ثم اذا دعاکم دعوة من الارض اذا انتم تخرجون صالح کہتے ہین کہ واللہ مین اس آواز سے ڈرتا ہوا اپنے مونہہ کے بل گر پڑا اخرجه ابن ابی الدنیا ایضا **حکایت** ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک قبرستان مین تھے اونہون نے اپنے جی مین کچہہ بات کی کہ ایک ہاتف نے آواز دی کہ ای ثابت اگر تو انکو ساکن دیکھتا ہے تو بہت سے انمین مغموم ہین کہتے ہین کہ مینے التفات کیا تو کسی کو نہ دیکھا اخرجه ابن ابی الدنیا ایضاً **حکایت** بشر بن منصور رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ عطاء ازرق نے مجھسے کہا جب تو قبرستان مین حاضر ہو تو چاہیے کہ دل تیرا اوس شخص مین ہو جسکے تو روبرو ہے کیونکہ مین قبرستان مین تہا کہ مینے اپنے جی مین فکر کی ناگاہ ایک آواز آئی الیک یا غافل انما انت بین ناعم فی نعیم مدلل او معذب فی سکراته مغلب اخرجه ابن ابی الدنیا ایضا **حکایت** سوار بن مصعب اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ دو بھائی اونکے پڑوسی تھے ہر ایک دوسرے کو ایسا چاہتا تہا کہ اوسکے مثل نہین دیکھا گیا بڑا بھائی اصفہان کی طرف نکل گیا چھوٹا بہائی مرگیا وہ اوسکی قبر کی طرف سات مہینے تک آتا جاتا رہا ایک دن ہاتف کو سنا کہ وہ اوسکے پیچھے سے ندا کرتا ہے ؎

یا ایها الباکی علی غیره — نفسک ابکها ولا تبکه
ان الذی تبکی علی اثره — یوشک ان تسلک فی سلکه

اصلهما

مصعب کہتے ہین کہ اوسنے پھر کے دیکھا تو اپنے پیچھے کسی کو نہ دیکھا رونگٹے کھڑے ہو گئے بخار آگیا گھر کو لوٹ آیا پھر نہ ٹہیرا مگر تین دن یہانتک کہ مرگیا اپنے بہائی کے برابر دفن ہوا اخرجه ابن ابی الدنیا **حکایت** یزید بن شریح ہیثمی سے مروی ہے کہ اونہون نے ایک آواز ایک قبر سے سنی ؎

ان تزوروا الیوم امثالنا فقد کنا — نزورا امثالکم وکنا فی الحیوة کمثلکم
فتلک البیداء تسعی ربا حها — ونحن فی مقصورة لا ننا لکم
فمن یک منا فلیس براجع — فتلک دیارنا وهی مصیرکم

اخرجه احمد فی الزهد وابن ابی الدنیا من طریق عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن یزید

حکایت سلیمان بن ایسار حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکدن کچھ لوگ قبرستان مین چلے جاتے تہے کہ ایک قبر سے ایک قائل کو کہتے سنا ؎

ایہا الرکب سیروا من قبل ان لا تسیروا	فکما کنتم کنا فغیرنا ریب المنون

وسوف کما کنا تکونون اخرجہ ابن ابی الدنیا حکایت محمد بن عباس وراق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی اپنے باپ کے ساتھہ چلا یہانتک کہ جب بعض راہ مین پہونچا تو باپ مرگیا شہر دمیم مین اوسکو دفن کردیا اور چلا پہر راتکو اوسی جگہہ گذرا تو اپنے باپ کی قبر کی طرف نہ اوترا ناگاہ ایک ہاتف اوسکو پکارتا ہے اور کہتا ہے ؎

اجدک تطوی الدوم لیلا ولا	تری علیک لاہل الدوم ان تتکلما
وبالدوم ثاو لو ثویت مکانہ	فمر باہل الدوم عاج فسلما

اخرجہ ابن الجوزی فی کتاب عیون الحکایات بسندہ ❊

انگلی ہلانا میت کا ساتھہ تسبیح کے

حکایت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خالد بن معدان ہر روز چالیس ہزار تسبیح کہتے تہے سوای اوسکے کہ جو کچھہ قرآن سے پڑہتے تہے جب اونکا انتقال ہوا اور غسل کے لئے تخت پر رکہے گئے تو وہ اپنی اونگلی کو اسطرح ہلانے لگے یعنی ساتھہ تسبیح کے اخرجہ ابن عساکر و ابو نعیم ❊

ضحک میت

حکایت ابو عبد اللہ بن جلا رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے باپ مرگئے ہہنے اونکو تختۂ غسل پر رکہا تو ہمنے اونکا مونہہ کہولا ناگاہ وہ ہنس رہے تہے لوگون پر اونکا حال ملتبس ہوا اور کہا کہ وہ زندہ ہین طبیب کو لائے اور ہمنے اونکا مونہہ ڈہانک دیا اور کہا کہ اونکی نبض لے اوسنے اونکی نبض لی تو کہا کہ یہ میت ہین پہر ہمنے اونکا مونہہ کہولا تو ہنستے ہوئے طبیب کی طرف دیکہا طبیب نے کہا والدین مین نہین جانتا کہ وہ مردہ ہین یا زندہ پہر جو آدمی اونکے نہلانے کو آتا اوسنے ڈرتا اور اونکے غسل پر قادر نہوتا فضل بن حسین کہڑے ہوئے اور یہ کبار عارفین سے تہے انہون نے اونکو نہلایا اور اونپر نماز پڑہی اور دفن کردیا اخرجہ ابن عساکر

کلام زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ بعد از موت

حکایت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانۂ عثمان رضی اللہ عنہ مین زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ نے وفات پائی یہ بنی حارث بن خزرج کے قبیلے سے تھے وہ کپڑے سے ڈہانکدئے گئے پہر لوگون نے اونکے سینے مین ایک جلجلہ سنا پہر کلام کیا اور کہا احمد احمد فی الکتاب الاول صدق صدق ابوبکر الصدیق الضعیف فی نفسہ القوی فی امر اللہ فی الکتاب الاول صدق صدق عمر بن الخطاب القوی الامین فی الکتاب الاول صدق صدق عثمان بن عفان علی منہاجہم مضت اربع وبقیت ثنتان اتت الفتن واکل الشدید الضعیف وقامت الساعۃ وسیاتیکم من جیشکم خبر بئر اریس وما بئر اریس سعید کہتے ہین کہ پہر ایک آدمی خطمہ کا مرگیا وہ بہی کپڑے سے ڈہانک دیا گیا ایک جلجلہ اوسکے سینے مین سنا گیا پہر کلام کیا کہا ان اخا بنی الحارث بن الخزرج صدق صدق اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ بیہقی نے کہا یہ اسناد صحیح ہے اور اسکے لئے شواہد ہین پہر بیہقی نے اور ابن ابی الدنیا وابونعیم نے دلائل مین اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کیا ہے کہا کہ یزید بن نعمان بن بشیر ہمارے پاس آئے طرف حلقۂ قاسم بن عبدالرحمن کے اپنے باپ نعمان بن بشیر کی کتاب لیکے وہ خط یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من النعمان بن بشیر الی ام عبداللہ بنت ابی ہاشم سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو فانک کتبت الی لاکتب الیک بشان زید بن خارجۃ وانہ کان من شانہ انہ اخذہ وجع فی حلقہ فتوفی بین صلوۃ الاولی وصلوۃ العصر فاضجعناہ وغشیناہ فاتانی آت فی منامی وانا اسبح بعد العصر فقال ان زیدا قد تکلم بعد وفاتہ فانصرفت الیہ مسرعا وقد حضرہ قوم من الانصار وہو یقول الاوسط اجلد القوم الذی کان لا یبالی فی اللہ لومۃ لائم کان لا یامر الناس ان یاکل قویہم ضعیفہم عبداللہ امیر المؤمنین صدق صدق کان ذلک فی الکتاب الاول ثم قال عثمان امیر المؤمنین وہو یعافی الناس من ذنوب کثیرۃ خلت لیلتان وبقی اربع ثم اختلف الناس واکل بعضہم بعضا

ہ بانگ و آواز ۳۲

فلا نظام وابيحت الاحماء ثم ادعوى المؤمنون وقالوا كتاب الله وقدره يا ايها الناس اقبلوا
على اميركم واسمعوا واطيعوا فمن تولى فلا يعهدن وكان امر الله قدرا مقدورا الله اكبر
هذه الجنة وهذه النار وهذه النبيون والصديقون سلام عليك يا عبد الله بن
رواحة هل احسست لى خارجة لابيه وسعد الذين قتلا يوم احد كلا انها لظى نزاعة
للشوى تدعو من ادبر وتولى وجمع فاوعى ثم خفت صوته فسألت الرهط الذين سبقوني
كلامه فقالوا سمعناه يقول انصتوا انصتوا فنظر بعضنا الى بعض فاذا الصوت من تحت
الثياب فكشفنا عن وجهه فقال هذا رسول الله سلام عليك يا رسول الله ورحمة
الله وبركاته ثم قال ابوبكر الصديق الامين خليفة رسول الله صلى الله عليه و
واله وسلم كان ضعيفا فى جسمه قويا فى امر الله صدق صدق وكان فى الكتاب
الاول ثم اخرجه البيهقي من وجه آخر عن اسماعيل بن ابى خالد وزاد فيه وكان ذلك
على تمام سنتين خلتا من امارة عثمان فهما الليلتان قال ولم ازل احفظ العدة للاربع
البواقى واتوقع ما هو كائن فيهن فكان فيهن افتراء اهل العراق وخلافهم وارجافهم بالمرجفين
وطعنهم على اميرهم الوليد بن عقبة وقال البيهقي هذا ايضا اسناد صحيح وروى ذلك
ايضا حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير وذكر فيه بئر اريس كما رواه ابن المسيب
والامر فيها ان خاتم النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان فى يد عثمان فوقع فيها
لست سنين مضت من خلافته فعند ذلك تغيرت عماله وظهرت اسباب الفتن
كما سمع من زيد بن خارجة ثم قال البيهقي وقد روى فى التكلم بعد الموت عن جماعة
باسانيد صحيحة پھر بیہقی وابن ابی الدنیا وابن عساکر نے عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے روایت کیا ہے
کہ مسیلمہ کے مقتولین میں سے ایک آدمی نے کلام کیا کہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر الصدیق
عثمان الامین الرحیم مجھے نہیں معلوم کہ عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا کہا بیہقی وابن عساکر نے بوجہ دیگر عبد اللہ
سے روایت کیا ہے کہ صفین یا جمل کے دن لوگ مقتولوں کو لاتے تھے کہ ان میں سے ایک انصاری نے کلام

کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان الرحیم پہر چپ ہو رہا عمیر بن ہانی کہتے ہین
کہ نعمان بن بشیر رض نے اونکو حدیث کی کہ ایک آدمی ہم مین کا مرگیا اوسکو خارجہ بن زید کہتے تہے ہمنے اوسے کپڑے
سے ڈہانک دیا اور ہم نماز پڑہنے کو کہڑا ہوا کہ ہمنے ایک شور سنا ہم چلا ناگاہ وہ حرکت کرتا تہا پس کہا اجلد القوم
اوسطہم عبداللہ عمر امیر المومنین القوی فی جسمہ القوی فی امر اللہ عثمان امیر المومنین
العفیف المتعفف الذی یعفو عن ذنوب کثیرۃ خلت لیلتان وبقیت اربع واختلف
الناس ولا نظام لہا یا ایہا الناس اقبلوا علی امامکم واسمعوا لہ واطیعوا ہذا رسول اللہ
وابن رواحۃ ثم قال وما فعل زید بن خارجۃ یعنی اباہ ثم قال اخذت بئر اریس ظلما
ثم خفت الصوت قال الطبرانی فی الکبیر حدثنا احمد بن المعلی الدمشقی حدثنا
ہشام بن عمار حدثنا الولید بن مسلم عن عبد الرحمن بن یزید بن جابر عن عمیر الخ +

ن
اللہ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب یزید بن خارجہ مرے تو ہم اونپر داخل ہوئے کہ اونکو غسل دین جسوقت ہمنے اونپر
پانی ڈالنا شروع کیا تو وہ بولے کہا کہ دو گذر گئین اور چار باقی ہین غنی نے فقیر کو کہایا سو وہ متفرق ہوگئے
اونکے لئے کوئی سند نہین ہے ابوبکر لین رحیم ہین ساتہہ مومنین کے سخت ہین کفار پر نہین ڈرتے
اللہ مین ملامت ملامت گر سے اور عمر لین رحیم ہین کفار پر سخت ہین نہین ڈرتے اللہ مین ملامت ملامت گر سے
اور عثمان لین رحیم ہین ساتہہ مومنین کے اور تم عثمان کے طریقے پر ہو سو سنو اور اطاعت کرو پہر اونکی آواز
پست ہوگئی ناگاہ زبان ہلتی تہی اور جسم مردہ تہا +

کلام ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بعد از موت

حکایت عبداللہ بن عبید اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اون لوگون مین تہا جنہون نے ثابت
بن قیس بن شماس کو دفن کیا وہ بروز یمامہ شہید ہوئے تہے جب ہمنے اونکو قبر مین اوتارا تو ہمنے سنا کہ وہ یہ
کہتے تہے محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید وعثمان اللین الرحیم ہمنے اونکی طرف نظر کی تو ناگاہ وہ میت
تہے اخرجہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر +

امداد شہید کی اپنے دوست کو

حکایت ابو عبد اللہ شامی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمنے روم کا غزوہ کیا ہم مین سے کئی لوگ نکلے دشمن کا اثر تلاش کرتے تہے اونمین سے دو آدمی تنہا ہو گئے اونمین سے ایک نے کہا کہ ہم اس حال پر تہے کہ ایک شیخ روم کا ہمکو ملا اوسنے کہا میدان مین آو ہمنے اوسپر حملہ کیا پہر ہم گہڑی بہر لڑتے رہے اوسنے میرے ہمراہی کو مار ڈالا مین اپنے اصحاب کی طرف لوٹا ہوا جاتا تہا کہ مینے اپنے جی سے کہا کہ تجہے تیری مان روئے میرا ہمراہی تو جنت کی طرف سبقت کر گیا اور مین بہاگتا ہوا اپنے اصحاب کی طرف لوٹون پہر مین اوسی شیخ کی طرف آیا اوسکو ضرب لگائی وہ اوس سے چوک گئی اوسنے مجہپر حملہ کیا مجہکو زمین پر دے مارا اور میرے سینے پر بیٹہ گیا اور کوئی چیز لی جو اوسکے پاس تہی تاکہ مجہے مار ڈالے میرا ہمراہی مقتول آیا شیخ کی گدی کے بال پکڑے اور مجہپر سے اوسکو گرا دیا اور اوسکے قتل پر میری مدد کی ہمنے ملکر اوسکو مار ڈالا اور میرا ہمراہی چلنے اور باتین کرنے لگا یہانتک کہ ہم ایک درخت تک پہنچے پہر وہ گیا در حالیکہ وہ مقتول تہا جیسا کہ تہا مین اپنے اصحاب کی طرف آیا اونکو اسکی خبر دی اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق یزید ابن سعید القرشی

کلام شہید

حکایت عبد الرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ زمانۂ ماضی کئی جوان آدمی تہے کہ وہ ارض روم کی طرف نکلتے لڑتے بہڑتے غنیمت لاتے قضای الٰہی سے وہ سب کے سب قید ہوئے پکڑے گئے اونکو بادشاہ روم کے پاس لیگئے اوسنے اپنا دین اونپر پیش کیا اونہون نے انکار کیا نہر کی جانب مین ایک ٹیلا تہا بادشاہ اوسپر بیٹہا اور اونکو بلایا اونمین سے ایک آدمی کی گردن ماری وہ نہر مین جا پڑی نا گاہ اوسکا سر اونکے روبرو کہڑا ہو گیا اور اونکے مقابل اپنا مونہہ کیا اور یہ کہتا تہا یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ سعید عمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک قوم غازی دریا مین چلی ایک جوان آدمی آیا اوسکے رمق باقی تہے تاکہ اونکے ساتہہ سوار ہو اونہون نے انکار کیا پہر اونہون نے اپنے ساتہہ اوسکو سوار کر لیا دشمن سے ملاقات ہوئی تو جوان نے اون سب سے اچہا کام دیا پہر وہ مارا گیا اوسکا سر کہڑا ہوا اور جنازہ والون کی طرف مونہہ کیا اور وہ یہ آیت پڑہتا تہا تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین پہر غوطہ مار اچلا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا +

حیات بعد از موت

حکایت ابو یوسف غسولی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شام مین ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے مجھسے کہا کہ مینے آج عجب دیکھا مینے کہا وہ کیا ہے کہا کہ مین ان مقابر سے ایک قبر پر ٹہیرا وہ میرے لئے شق ہوگئی اوسمین ایک بوڑہا آدمی خضاب لگائے ہوئے تہا مجھسے کہا ای ابراہیم سوال کر اسلئے کہ اللہ نے تیرے واسطے مجھے زندہ کیا ہے مینے کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا مینے بُرے عمل کے ساتہہ اللہ کی ملاقات کی تو اوسنے مجھسے کہا مینے بسبب تین باتون کے تجھے بخشدیا تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو دوست رکہتا تہا جسکو مین دوست رکہتا ہون اور ملاقات کی تو نے میری حال آنکہ ذرہ برابر تیرے سینے مین شراب حرام نہ تہی اور تو نے میری ملاقات کی حال آنکہ تو خضیب یعنے خضاب کئے ہوئے ہے اور مین شرماتا ہون شیبہ خضیب سے کہ اوسکو آگ کے ساتہہ عذاب کرون فرماتے ہین کہ قبر اوس شیخ پر ملگئی پہر ابراہیم نے فرمایا ویحك یعنی خرابی ہو تیری ای غسولی تو اللہ سے معاملہ رکہہ وہ تجھے عجائب دکہائیگا اخرجہ الحافظ ابو محمد الخلال فی کرامات الاولیاء بسندہ +

مغفرت نماز گزار بسبب مغفرت میت

حکایت ابو ابراہیم قاضی نیسابور سے مروی ہے کہ اونکے پاس ایک آدمی آیا کسی نے اوسنے کہا کہ اس شخص کے پاس ایک عجیب قصہ ہے اونہون نے کہا ای شخص وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ مین کفن چور تہا قبرین کہودا کرتا تہا ایک عورت مرگئی مین گیا تا کہ اوسکی قبر کو پہچان رکہون پہر مینے اوسپر نماز پڑہی جب رات ہوئی تو مین گیا تا کہ کہودون مینے اپنا ہاتہہ اوسکے کفن کی طرف مارا تا کہ اوسے کہینچون اوسنے کہا سبحان اللہ ایک آدمی ہے اہل جنت سے کہ وہ کپڑا چہینتا ہے ایک عورت اہل جنت سے پہر اوسنے کہا کیا تو نہین جانتا کہ تو اون لوگونمین سے ہے جنہون نے مجہپر نماز پڑہی اور اللہ عزوجل نے اونکی مغفرت فرمائی جنہون نے مجہپر نماز پڑہی قال البیہقی فی شعب الایمان اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ حدثنی ابو اسحٰق ابراہیم بن محجیب بن ابراہیم حدثنا اسمعیل بن یحیی بن حازم السلمی حدثنا خشنام القناباذی عن ابیہ عن جدہ ابی ابراہیم +

شہید کا آنا ماں باپ کی ملاقات کو

حکایت عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ملک شام مین ایک شخص اپنے کہلیان مین تہا
اور اوسکے ساتہہ اوسکی بی بی تہتی اس سے پہلے جتنا کہ اللہ نے چاہا اوسکا ایک بیٹا شہید ہو چکا تہا اوس شخص
نے دیکہا کہ ایک سوار آرہا ہے اوسنے اپنی بی بی سے کہا ای فلانہ میرا او تیرا بیٹا ہے عورت نے کہا تو شیطان
کو اپنے پاس سے دور کر تیرا بیٹا تو ایک مدت سے شہید ہو چکا ہے اور تو اوسکے ساتہہ مفتون ہے تو تو اپنے کام
پر متوجہ ہو اور اللہ سے استغفار کر اوسنے پہر نظر کی اور سوار قریب آیا تو کہا واللہ ای فلانہ تیرا بیٹا ہے عورت نے کہا
واللہ وہ تو وہی ہے وہ اون دونون پر آکہڑا ہوا باپ نے اوس سے کہا بیٹا کیا تو شہید نہین ہوا تہا اوسنے کہا
ہان مین شہید ہوا و لیکن عمر بن عبدالعزیز نے اس گہڑی وفات پائی سو شہدا نے اپنے رب سے اونکے جنازہ
مین حاضر ہونیکی اجازت چاہی پس مین انہین سے ہون اور مینے تمپر سلام کرنیکی اوس سے اجازت
مانگی پہر ماں باپ کے لئے دعا کی اور چلدیا اور وفات عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی اوسی گہڑی ہوئی انتہی
المحاملی فی اماکیہ جناب سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہ آثار مسندہ ہین ائمہ حدیث نے باسانید خود
اپنی کتب مین انکی تخریج کی ہے امام یافعی رضی اللہ عنہ نے جو کچہہ حکایت کیا ہے اوسکی تقویت و تصدیق کے
لئے مین انکو لایا ہون پہر یافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خیر و شر مین مردون کا دیکہنا ایک نوع ہے
کشف کی اللہ تعالیٰ واسطے تبشیر و موعظت کے یا واسطے مصلحت میت کے اسکو ظاہر کرتا ہے کہ اوسکو خبر
پہونچاوین اور اوسکا قرض ادا کرین اور اسکے سوا اور مصالح مین پہر یہ دیکہنا کبہی تو خواب مین ہوتا ہے اور
یہی غالب ہے اور کبہی بیداری مین اور یہ اولیاء و اصحاب احوال کی کرامت سے ہے پہر اور جگہہ فرمایا
ہے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ مردونکی روحین بعض اوقات مین علیین یا سجین سے طرف
اونکے جسمون کے جو کہ قبور مین ہین بارادۂ الٰہی پہیری جاتی ہین خصوصاً شب جمعہ مین اور بیٹہتی ہین
بات چیت کرتی ہین اور اہل نعیم کو نعیم اور اہل عذاب کو عذاب کیا جاتا ہے کہا اور جبتک ارواح علیین یا سجین
مین ہین تب تک نعیم یا عذاب کے ساتہہ ارواح خاص ہین نہ اجساد اور قبر مین روح و جسد دونون شریک ہوتے
ہین انتہی **ف** کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ میرے اوستاد و شیخ حضرت مولانا مولوی عبدالقیوم

رضی اللہ عنہ داماد حضرت مولانا مولوی اسحق رضی اللہ عنہ نے ایک دن خاکسار سے بیان فرمایا کہ ایک شخص توکل نام ایک بڑہیا کا بیٹا تہا وہ حضرت مولانا اسمعیل رضی اللہ عنہ کے ساتہہ شہید ہوگیا اوسکی مان کو نہایت درجہ رنج ہوا ہمیشہ اوسکو یاد کرکے رویا کرتی تہی ایک رات وہ چکی پیس رہی تہی کہ ایک نور معلوم ہوا جس سے سارا گہر روشن ہوگیا دیکہا کہ ایک شخص نیزہ لئے گہوڑے پر سوار ہے ہا پوچہا تو کہا کہ مین تیرا بیٹا توکل ہون مین مولوی صاحب کے ساتہہ شہید ہوگیا ہون نہایت عیش وآرام مین ہون مجہے کسیطرحکی تکلیف نہین ہے ہان جب تو روتی ہے تو مجہے ایذا ہوتی ہے سو تو رویا نہ کر یہہ کہکر چلا گیا *

وصل

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ احادیث وآثار اسپر دلالت کرتے ہین کہ زیارت کرنیوالا جب آتا ہے تو مزور کو اوسکا علم ہوتا ہے اور اوسکا سلام سنتا ہے اور اوس سے اوسکو انس ہوتا ہے اوسکے سلام کا جواب دیتا ہے اور یہ شہدا وغیر شہدا دونون کے حق مین عام ہے اور اسپر دال ہین کہ اسمین توقیت نہین ہے کہا کہ یہ صحیح تر ہے اثر ضحاک سے جو کہ توقیت پر دلالت کرتا ہے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے لئے مشروع فرمایا ہے کہ اہل قبور پر سلام کرین سلام من یخاطبونہ ممن یسمع ویعقل مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے فرمایا السّلام علیکم دار قوم مؤمنین انا ان شاء اللہ بکم لاحقون ۲ نسائی وابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو سکہاتے تہے جسوقت کہ وہ طرف قبرستان کے نکلین السّلام علیکم اہل الدیار من المسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون انتم لنا فرط ونحن لکم تبع اسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ ۳ مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتے ہین مینے کہا کیونکر کہون اونکے لئے یا رسول اللہ فرمایا کہہ السلام علیکم اہل الدیار من المسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ۴ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبور مدینہ پر گذرے اپنے چہرۂ مبارک سے اونپر متوجہ ہوئے پہر فرمایا

السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لکم وانتم سلفنا ونحن بالاثر ۵ طبرانی نے علی بن ابیطالب
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ قبرون سے قریب ہوگئے پھر فرمایا السلام علیکم یا اھل الدیار
من المؤمنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن لکم تبع عما قلیل لاحقون اللھم
اغفر لنا ولھم وتجاوز بعفوک عنا وعنھم ۶ ابن ابی شیبہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ وہ اپنی زمین سے لوٹتے قبور شہدا پر سے گزرتے پھر کہتے تھے السلام علیکم وانا بکم
لاحقون پھر اپنے اصحاب سے کہتے کیا تم شہدا پر سلام نہین کرتے کہ وہ تمپر رد سلام کرین ۷ ابن ابی شیبہ
نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ رات دن مین کسی قبر پر نہین گزرتے مگر اوسپر سلام کرتے
۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جب تو قبور پر گزرے جنکو تو پہچانتا ہے تو کہہ السلام علیکم
اصحاب القبور اور جب تو قبرون پر گزرے جنکو تو پہچانتا نہین ہے تو کہہ السلام علی المسلمین
۹ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا جو شخص قبرستان مین داخل ہو پھر کہے اللھم رب الاجساد
البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی بک مؤمنۃ ادخل علیھا روحا
من عندک وسلاما منی تو اوسکے واسطے استغفار کرتا ہے ہر مؤمن کہ مرا جب سے کہ اللہ نے آدم کو پیدا
کیا اور ابن ابی الدنیا نے اس لفظ سے اخراج کیا ہے کہ لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے نیکیان بعدد ان لوگونکے جو
مرے ہین آدم کے وقت سے یہانتک کہ قیامت قائم ہو ۱۰ ابن ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ جو شخص قبرستان مین داخل ہوا اور اہل قبور کے لئے استغفار کی اور مردون پر رحمت
بھیجی تو گویا وہ اونکے جنازون اور اونکی نماز مین حاضر ہوا ۱۱ ازہر بن مروان سے روایت کیا ہے کہ بشر بن منصور
کا ایک بالاخانہ تہا جب وہ عصر کی نماز پڑہ چکتے تو اوسکے اندر جاتے اور اوسکا دروازہ قبرستان کی طرف کہولدیتے
قبرون کو دیکہا کرتے تھے ۱۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وہ کسی جنازے مین حاضر ہوتے تو اپنے
گہر والون پر گزرتے جو کہ قبرستان مین ہین پہر اونکے واسطے دعا واستغفار کرتے اخرجہ ابن ابی الدنیا
والبیہقی فی شعب الایمان ۱۳ ابن ابی الدنیا وبیہقی نے ایک آدمی سے آل عاصم جحدری کے روایت
کیا ہے کہا مینے عاصم جحدری کو خواب مین دیکہا کئی برس بعد اونکے مرنیسے مینے کہا کیا تم مرے نہین ہو کہا

ہان ہین مرگیا مینے کہا تم کہان ہو کہا واللہ مین ایک چمن ہین ہون جنت کے چمنون سے مین اور ایک گروہ میرے
اصحاب کا ہم ہر شب جمعہ اور اوسکی صبح کو بکر بن عبد اللہ مزنی کی طرف جمع ہوتے ہین پہر تمہارے اخبار لیتے
ہین مینے کہا تمہارے اجسام یا تمہاری روحین کہا ہیہات اجسام تو بوسیدہ ہو گئے ملتی جو ہین سو روحین ہین
مینے کہا ہم تمہاری زیارت کو آتے ہین سو کیا تم جانتے ہو کہا ہم اوسے جانتے ہین عشیہ جمعہ اور سارا روز جمعہ اور شب شنبہ کو طلوع
آفتاب تک مینے کہا یہ کیونکر ہے اور سارے ایام مین کیون نہین ہے کہا بسبب فضل وعظمت دن جمعہ کے
سہم ابن ابی الدنیا و بیہقی نے بشر بن منصور سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک شخص قبرستان کی طرف آمد و رفت
رکہتا تہا جنازون کی نمازون مین حاضر ہوتا تہا جب شام ہوتی تو قبرستان کے دروازے پر کہڑا ہوتا پہر کہتا
آنس اللہ وحشتکم ورحم اللہ غربتکم وتجاوز اللہ من سیئاتکم وقبل اللہ حسناتکم
ان کلمون پر اور کچہہ زیادہ نہین کرتا تہا یہ شخص کہتا ہے کہ ایک رات مینے شام کی اپنے گہر کی طرف چلا قبرون پر
نہین آیا مین سو رہا تہا کہ ناگاہ ایک خلق میرے پاس آئی مینے کہا تم کون ہو اور تمہاری کیا حاجت ہے کہا ہم
قبرستان والے ہین مینے کہا تمکو کون بات لائی کہا تو نے ہمکو عادی کر دیا ہے تیری طرف سے ہدیہ کا وقت
جانے تیرے کے طرف اپنے گہر کے مینے کہا وہ کیا ہدیہ ہے کہا وہ دعائین جو تو مانگا کرتا
تہا مینے کہا مین اسکا عود کرونگا کہتے ہین کہ پہر مینے اسکے بعد اونکو نہ چہوڑا ۱۵ ابو التیاح رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مطرف بدوے ہو گئے تہے جنگل مین رہا کرتے جب دن جمعہ کا آتا تو رات سے چلتے بسبب نور کے
جو کہ اونکی کوڑی مین تہا ایک رات چلے یہانتک کہ جسوقت قبرستان کے نزدیک پہونچے تو نیند کے مارے
سر نیچا کر دیا یعنے اونگہہ گئے اور وہ اپنے گہوڑے پر تہے دیکہا کہ اہل قبور مین ہر ایک قبر والا اپنی قبر پر بیٹہا
ہوا ہے اونہون نے کہا یہ مطرف ہے جمعہ کے دن آتا ہے مینے کہا تم جانتے ہو تمہارے نزدیک یوم الجمعہ
ہے کہا ہان اور ہم تو وہ جانتے جو اسمین پرندے کہا کرتے ہین مینے کہا وہ کیا کہتے ہین کہا کہتے ہین سلام
علیکم یوم صالح اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۱۶ افضل بن موفق سفیان بن عیینہ کے ماموں
کے بیٹے کہتے ہین کہ جب میرے باپ مرے تو مجہے سخت جزع ہوا مین ہر روز اونکی قبر پر آتا پہر مین اس سے
قاصر ہو گیا اونکو مینے خواب مین دیکہا مجہسے کہا بیٹا کس چیز نے تجہکو مجہسے موخر کر دیا مینے کہا آپ میرے

سلامٌ

آنے کو جانتے ہین کہا نہین آیا تو ایک بار مگر مینے اوسکو جانا اور تو میرے پاس آیا کرتا تہا مین خوش ہوتا
اور میرے آس پاس والے تیری دعا کے سبب سے خوش ہوتے تہے کہتے ہین پہر مین اسکے بعد اونکے پاس
بکثرت آیا کرتا تہا اخرجہ ابن حبان ۱۷ ابو الدرداء ہاشم بن محمد کہتے ہین مینے ایک آدمی کو اہل علم مین سے کہتے سنا
کہ وہ اپنے باپ کی قبر کی زیارت کرتا تہا فطال علیہ ذلک مینے کہا کہ مین مٹی کی زیارت کرون پہر مینے اونکو خواب
مین دیکہا انہون کہا بیٹا تجہے کیا ہوا ہے کہ تو نہین کرتا جیسا کہ تو کیا کرتا تہا مینے کہا کہ مین مٹی کی زیارت کرون کہا
ایسا نکر قسم ہے اللہ کی کہ تو مجہپر اشراف کرتا تو میرے پڑوسی مجہے خوشخبری دیتے اور تو لوٹتا تو مین تجہے دیکہا کرتا
یہانتک کہ تو کوفے مین داخل ہوجاتا اخرجہ البیہقی ۱۸ عثمان بن سودہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سودہ
اون کی مان عابدات سے تہین اور اونکو راہبہ کہتے تہے عثمان کہتے ہین جب وہ مرین تو مین ہر جمعہ کو اونکے
پاس آتا اونکے واسطے اور اہل قبور کے لئے دعا و استغفار کیا کرتا تھا کہتے ہین کہ ایک رات مینے اونکو خواب
مین دیکہا مینے کہا امان تم کیسی ہو کہا بیٹا بیشک موت کی سختیان بہت سخت ہین اور مین بحمد اللہ ایک برزخ
محمود مین ہون اوسمین ریحان بچہاتی ہون اور سندس و استبرق کے تکیے لگاتی ہون مینے کہا تمہاری کوئی
حاجت ہے کہا ہان مینے کہا وہ کیا ہے کہا تو جو ہماری زیارت اور ہمارے واسطے دعا کیا کرتا ہے اسکو
نہ چہوڑنا کیونکہ مجہے تیرے آنیسے دن جمعہ کے انس ہوتا ہے جسوقت تو اپنے گہر سے چلتا ہے تو مجہسے کہتے
ہین ای راہبہ تیرے گہر والون سے زائر آیا سو مین خوش ہوتی ہون اور اس سے میرے اردگرد کے مردے
خوش ہوتے ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی ۱۹ بیہقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ابو البرکات
عبد الواحد بن عبد الرحمن بن غلاب موسی سے اسکندریہ مین سنا وہ کہتے ہین مینے اپنی والدہ سے سنا وہ کہتی ہین
مینے اپنی مان کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ وہ کہتی ہین کہ بیٹی جسوقت تو میری زیارت کو آئی تو میری قبر
کے پاس گہڑی ہو بیٹہہ کہ مین نظر بہر کے تیری طرف دیکہہ لون پہر تو مجہپر رحمت بہیج کیونکہ جسوقت تو مجہپر
رحمت بہیجے گی تو رحمت میرے اور تیرے درمیان مین مثل حجاب کے ہوجائیگی پہر تو مجہسے مشغول ہوجاویگی ۲۰
حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہین مجہے علی بن عبد الصمد بن احمد بغدادی نے اپنے باپ سے خبر دی کہا مجہے
قسطنطین بن عبد اللہ رومی نے خبر دی کہ مینے اسد بن موسی سے سنا وہ کہتے تہے کہ میرا ایک دوست تہا

ن
سلفی

وہ مرگیا مینے اوسکو خواب مین دیکہا کہ وہ مجہسے کہتا ہے سبحان اللہ تو فلان دوست کی قبر کی طرف گیا اوسکے نزدیک تو نے پڑہا اوسپر رحمت بہیجی اور میرے پاس نہ آیا نہ مجہسے نزدیک ہوا مینے کہا تجہے کیونکر معلوم ہوا کہا جسوقت تو اپنے فلان دوست کی قبر کی طرف آیا تو مینے تجہے دیکہا مینے کہا تو نے مجہے کسطرح دیکہا حال آنکہ مٹی تجہپر ہے کہا کیا تو نے پانی کو نہین دیکہا ہے جبکہ وہ کانچ مین ہو کیا ظاہر ہوتا ہے مینے کہا ہان کہا تو پہر اسی طرح ہم دیکہتے ہین اوسکو جو ہماری زیارت کرتا ہے **تنبیہ** ابن جری الہجیمی کہتے ہین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا مینے کہا علیک السلام یا رسول اللہ فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ علیک السلام تحیت موتی ہے رواہ ابوداؤد والترمذی پس یہ شعر ہے اس بات کو کہ سنت مردون کی سلام مین یہ ہے کہ علیکم السلام تقدیم صلہ کے ساتہہ کہا جائے اور صحیح حدیث مین آچکا ہے جیسا کہ گذرا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردون سے کہا السلام علیکم دار قوم مؤمنین تو اب احتیاج جمع کی طرف ہوگا حتی کہ بعض نے کہا یہ صحیح تر ہے حدیث نہی سے اور لوگ اس طرف گئے ہین کہ سنت وہی ہے جسپر حدیث نہی دال ہے ابن قیم رحمہ اللہ نے بدائع مین یہ جواب دیا ہے کہ ہر ایک فریق کو عدم فہم مقصود حدیث سے نقصان پہونچا کیونکہ یہ قول آپ کا کہ علیک السلام تحیت الموتی ہے کچہہ آپکی طرف سے تشریع اور اخبار امر شرعی سے نہین ہے وہ تو صرف واقع معتاد سے اخبار ہے جو کہ جاہلیت مین لوگونکی زبان پر جاری تہا اسلئے کہ وہ میت کے نام کو دعا پر مقدم کرتے تہے جیسا کہ شاعر نے کہا ہے

علیک سلام اللہ قیس بن عاصم	؎	ید اللہ فی ذالک الادیم الممزق	

اور جیسے قول اوس شخص کا جسنے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مرثیہ کہا ہے ع علیک السلام من امیر و بارکت ٭ اور یہ اونکے اشعار مین بہت ہے واقع سے خبر دینا کچہہ مجاز پر دلالت نہین کرتا ہے استحباب کا کیا ذکر ہے تو متعین یہی بات ہوئی کہ پہر پہر اکر اودہر ہی جانا چاہیئے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوا ہے کہ جب مردون پر سلام کرین تو لفظ سلام کو مقدم کرین کہا کہ اگر کوئی متخیل فرق مین خیال کرے کہ جو سلام زندون پر ہوتا ہے اوسکے جواب کی توقع ہوتی ہے اسلئے دعا کو مدعولہ پر مقدم کیا بخلاف میت کے تو ہم کہین گے کہ میت پر جو سلام ہوتا ہے اوسکے جواب کی بہی توقع ہے جیسا کہ

حدیث مین وارد ہوا ہے کہا کہ نکتہ بدیعیہ یہ ہے کہ بہتر دعا حی خبر مین یہ ہے کہ اوسمین دعا مدعو لہ پر مقدم ہو جیسے سلام علی ابراھیم سلام علی نوح سلام علیکم بما صبرتم اور دعاء شر مین بہتر یہ ہے کہ اوسمین تقدیم مدعو علیہ کی مدعو بہ پر ہو جیسے یہ قول اللہ پاک کا وان علیک لعنتی علیہم دائرۃ السوء وعلیہم غضب پہر اسکے لئے ایک سر ذکر کیا ہے اوسکو اسرار التنزیل مین ذکر کیا ہے ؞

وصل

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے اپنے منامات واحوال برزخ انفاس العارفین مین اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائے ہین چونکہ وہ اس باب کے مناسب تہے اسلئے اسجگہ اونکا ذکر کرنا انسب معلوم ہوا خواب فرماتے ہین کہ میرے والد شاہ عبد الرحیم قدس سرہ فرماتے تہے کہ مینے ایک بار شیخ نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ کو خواب مین دیکہا کہ وضو کرتے ہین اور نماز کی تیاری مین ہین مینے کہا کہ یہ عالم تکلیف کا نہین ہے یہان وضو و نماز کے کیا معنی ہین فرمایا چونکہ ہم دنیا مین انکو بہت کیا کرتے اور اونسے لذت لیتے تہے سو ان کاموں کا ادا کرنا بوجہ لذت کے ہے نہ بطور تکلیف کے بعد فراغ کے نماز سے روحین جمع ہوئین اور مجلس کی مجہسے فرمایا تم بہی بیٹہو مینے کہا مین مجلس مین نہین بیٹہتا فرمایا ہماری مجلس اور مجلسون کی سی نہین ہے مین اوس مجلس مین حاضر ہوا وہان وجد بہی تہا

حکایت ملاقات حضرت سعدی قدس سرہ

فرماتے تہے کہ اکبر آباد مین میرزا محمد زاہد ہروی کے درس سے لوٹ کے چلا آتا تہا اس اثنا مین ایک لبنی گلی پیش آئی مین اوس حالت مین شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی ابیات پڑہتا تہا اور لذت لیتا تہا ؎

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع ست	جز سر عشق ہرچہ بخوانی بطالت ست

سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق ؞ چوتہا مصرع میرے دل سے جاتا رہا اور اوسکے سبب سے مجہہ مین ایک اضطراب وقلق پیدا ہوا ناگاہ ایک مرد موی فقیر وضع ملیح روی میرے داہنے طرف سے نکلا اور کہا ع علمی کہ رہ بحق ننماید جہالت ست ؞ مینے کہا جزاک اللہ خیر الجزا تمنے کسقدر قلق واضطراب میرے دل سے

دور کیا اوسوقت مین ورد دستی پان کی نکال کے اونکے آگے لیگیا اونہون نے تبسم کیا اور کہا یہ یاد دلانے کی
اجرت ہے مینے کہا نہین لیکن شکرانہ ہے کہا مین نہین کہتا ہون مینے کہا آپ شرع کی جہت سے احتراز کرتے ہو
یا طریقت کی جہت سے کچہہ بہی ہو آپ بیان فرمائین تاکہ مین بہی احتراز کرون کہا ان باتون مین سے کوئی بہی
نہین ہے لیکن مین نہین کہتا ہون اوسوقت کہا کہ مجہے جلد جانا چاہئے مینے کہا مین بہی جلد چلتا ہون کہا
مین زیادہ تر جلد چاہتا ہون پس اونہون نے قدم اوٹہایا اور آخر کو چپ ہو رہا مین سمجہہ گیا کہ روح مجسم ہے مینے
آواز دی کہ آپ مجہے اپنے نام پر اطلاع دین تاکہ فاتحہ پڑہتا رہون کہا سعدی ہون فقیر ست **حکایت**
فرماتے تہے کہ مین ایکبار رات کے وقت سیر کرتا تہا ایک نہایت مصفا قبرستان مین پہونچا قدرے وہان توقف
کیا اوسوقت میرے دل مین آیا کہ اس جگہہ سوا میرے کوئی بہی خدا کا ذکر نہین کرتا ہے اس خطرے کے بعد ہی
ایک مرد دو موی کوزہ پشت ظاہر ہوا او پنجابی زبان مین گاتا تہا اوسکا حاصل معنی یہ ہے کہ دیدار یار کی
آرزو مجہپر غالب آئی اوسکی آواز سے مین متاثر ہوا اور اوسکی طرف دوڑا ہرچند مین اوس سے نزدیک ہوتا تہا
وہ اور بہی دور جاتا تہا اوسوقت اوسنے کہا کہ تمہارے دل مین یہ ہے کہ اس جگہہ سوا تمہارے اور کوئی
ذاکر نہین ہے مینے کہا مراد میری حصر تہا بنسبت زندون کے کہا تمنے اوسوقت مطلق تصور کیا تہا اور اب
تخصیص کرتے ہو اوسوقت غائب ہوگیا **حکایت** فرماتے تہے کہ مین حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ
کے مرقد منور کی زیارت کے لئے گیا تہا اونکے مزار کے نزدیک ایک چبوترہ ہے مین وہان ٹہیر گیا مینے اپنا
قصور دیکہا اور اس امر کا لحاظ کیا کہ اس وجود ملوث کو اوس پاک مقام مین لیجانا نہ چاہئے اوسیجگہ اونکی
روح ظاہر ہوئی فرمایا آگے آئین دو تین قدم آگے گیا اوسوقت مینے دیکہا کہ چار فرشتے آسمان سے ایک
تخت اونکی قبر کے نزدیک اوتار لائے معلوم ہوا کہ اوس تخت پر خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ تہے دونون شیخون
نے آپس مین راز کی باتین کین کہ مجہے سنائی نہ دین اسکے بعد تخت کو فرشتے اوٹہا لیگئے حضرت خواجہ قطب الدین
قدس سرہ میری طرف متوجہ ہوئے کہ آگے آئین اور دو تین قدم آگے گیا وہ اسی طرح فرماتے تہے اور
مین ذرا ذرا آگے بڑہتا تہا یہانتک کہ نہایت قرب حاصل ہوا اوسوقت فرمایا شعر کے حق مین تم کیا کہتے ہو
مینے کہا کلام حسنہ حسن وقبیحہ قبیح فرمایا بارک اللہ خوش آواز کے حق مین کیا کہتے ہو

مینے کہا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء فرمایا بارک اللہ جبکہ دونون جمع ہوجاوین اسمین کیا کہتے ہو
مینے کہا نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء فرمایا بارک اللہ جو کچہہ ہم کہتے تھے وہ اس سے
زیادہ نہ تھا تم بہی کبہی کبہی ایک دو بیت سنتے رہو مینے کہا کہ خواجہ نقشبند کے حضور مین حضرت نے اسکو کیون نفرمایا
نوان دو لفظ سے ایک لفظ فرمایا کہ ادب نہ تہا یا مصلحت نہ تہی فرماتے تھے کہ اس واقعہ کو ایک مدت گذری
تعیین لفظ کا دل سے جاتا رہا **حکایت** فرماتے تھے کہ دوسری بار اونکے مرقد شریف کی زیارت کو
گیا اونکی روح ظاہر ہوئی فرمایا تیرے ایک لڑکا پیدا ہوگا اوسکا نام قطب الدین احمد رکہنا چونکہ بی بی سن
ایاس کو پہونچ چکی تہین مینے گمان کیا کہ گمان پوتے کا ہے اس خطرے پر مطلع ہوگئے فرمایا میری مراد یہ نہین
ہے یہ لڑکا تیرے صلب سے ہوگا بعد ایک زمانے کے دوسرے نکاح کا قصد پیدا ہوا اور کاتب الحروف فقیر
ولی اللہ تولد ہوا اس واقعہ کے اول مین بہول گئے ولی اللہ نام رکہدیا بعد ایک مدت کے یاد آیا دوسرا نام
قطب الدین احمد مقرر فرمایا **حکایت** فرماتے تھے کہ میرے والد علیہ الرحمہ یعنی شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ
شہید ہوگئے احیاناً میرے لئے متجسد ہوجاتے تھے اور اخبار حال و استقبال کی خبر دیتے تھے ایک بار
کریمہ دختر مخدومی اخوی قدس سرہ کی بیمار ہوگئی اور اوسکی بیماری بڑہ گئی اون دنون مین دوپہر کے وقت
حجرے مین تنہا سوتا تہا ناگاہ وہ متمثل ہوگئے اور فرمایا مین چاہتا ہون کہ کریمہ کو دیکہون لیکن اوس جگہہ
بیگانہ عورتین بیٹہی تہین وہان جانا میرے دل پر گران گزرا فرمایا اون مستورات کو اوس جگہہ سے اوٹہادو
چونکہ اونکا اوٹہانا ممکن نہ تہا مینے پردہ کہینچ دیا پس کریمہ پر ظاہر ہوئے اسطرح کہ مین دیکہتا تہا اور کریمہ
دیکہتی تہی اور کوئی نہین دیکہتا تہا کریمہ متنبہ ہوگئی اور کہا ای تعجب لوگ تو اونکو شہید کہتے ہین وہ تو خود زندہ ہین
فرمایا اسکو چہوڑ ای فرزند تو نے بیماری بہت کہینچی ان شاء اللہ علی الصباح وقت اذان فجر کے شفا ہی کلی
پالیگی یہ کہا اور اوٹہ کہڑے ہوئے اور دروازے کی راہ لی مین بہی اونکے پیچہے گیا فرمایا تم رہو اوسوقت غائب
ہوگئے جبکہ فجر کی اذان ہوئی کریمہ کی روح مفارقت کرگئی ❊

قصۂ شہادت حضرت شاہ وجیہ الدین رضی اللہ عنہ والد ماجد

حضرت شاہ عبد الرحیم رضی اللہ عنہ | فرماتے تھے کہ میرے والد علیہ الرحمہ ایک بات

نماز تہجد پڑہتے تھے ایک سجدے مین اون سجدون سے بہت دیر واقع ہوئی اتنی کہ مینے گمان کیا کہ اونکی روح جسم
سے مفارقت کر گئی جبکہ ہوش مین آئے تو مینے اوس دیر کا استفسار کیا فرمایا کہ ایک غیبت واقع ہوئی اور اوس
جگہہ اپنے احوال پر کہ شہید ہو گئے تھے مطلع ہوا اور درجات ومثوبات شہدا کے مجھے پسند آئے مینے جناب
حضرت سبحانہ سے طلب شہادت کی اور حد سے زیادہ الحاح کیا یہانتک کہ قبولیت مجھپر منکشف ہو گئی اور دکن
کی طرف اشارہ ہوا کہ شہادت کی جگہہ وہان ہے بعد اس واقعے کے باوجود اسکے کہ نوکری ترک کر دی تہی اور
اوس شغل سے نفرت پیدا کر چکے تھے پہر از سر نو سفر کا اسباب جمع کیا اور گہوڑا خریدا دکن کی طرف متوجہ ہوئے

وطن الیشان آن بود کہ سیوا راکہ دران وقت ملک کفار بود ازوی بہ نسبت قاضی مسلمین بے حرمتیہا بوجود
آمدہ بود خواہر گشت جبکہ برہان پور مین پہونچے تو اوپر منکشف ہوا کہ موضع شہادت کو پیچھے چہوڑ آئے وہان
سے لوٹے اثنای راہ مین بعض تاجرون سے کہ بصفت صلاح وتقوی متصف تھے عقد موافقت باندہا اور
چاہا کہ قصبۂ ہنڈیا کی راہ سے ہندوستان مین آوین ایک دن اسی اثنا مین ایک پیر کہن سال آگئے آیا کہ گرتا
پڑتا جا رہا تہا اوسکے حال پر رحم فرمایا اور اوسکا مقصد پوچہا اوسنے کہا مین چاہتا ہون کہ دہلی جاؤن آپنے
فرمایا کہ تو ہر روز تین پیسے ہمارے ملازمون سے لیتا رہ یہ بوڑہا کفار کا جاسوس تہا جبکہ سرای تو نبر یا مین
پہونچے کہ نربدا ندی سے دو تین منزل ہندوستان کی طرف ہے جاسوس نے اپنے بہائی بندون کو خبر کی
ایک جماعت رہزنون کی سرای مین آئی اور وہ اوسوقت تلاوت مین مشغول تھے دو تین آدمی اوس
جماعت سے آگے آئے کہ وجیہ الدین کون ہے جب پہچانا تو کہا کہ ہمکو تمسے کچہہ کام نہین ہے اور ہم جانتے
ہین کہ تمہارے ساتہہ کچہہ مال نہین ہے اور ہماری جماعت سے ایک آدمی پر تمہارا حق نمک ہے
لیکن یہ سوداگر فلان فلان متاع اپنے ساتہہ رکہتے ہین ہم اونکو نہین چہوڑینگے چونکہ آپ کو علت غائی اس
سفر کی نظر مین تہی ترک رفاقت پر راضی نہوئے اور درپے مقاتلہ کے ہوئے اور اس درمیان مین
بائیس زخم آپ کو پہونچے اخیر زخم مین آپکا سر جسم سے جدا ہو گیا باوجود اسکے تکبیر کہتے ہوئے قریب ایک
نو دو تیر کے تعاقب کفار کا کیا بعد ازان ایک عورت نے یہ حال دیکہہ کے تعجب کیا اوسوقت گر پڑے اور
اوسی جگہہ مدفون ہوئے رضی اللہ عنہ اور اوسی دن کے آخر کو متمثل ہوئے اور زخمون کی جگہون کو

دکھایا اونکے ثواب کے لئے مینے کچھہ صدقہ دیا اور یہ بہی فرماتے تھے کہ مین چاہتا تھا کہ اونکے جسد کو نقل کرون ایک
دن متشکل ہوئے اور اس سے منع کیا اونکے تشکل کی خبرین حد احصا سے زیادہ ہین کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض
کرتا ہے کہ مرقد منور حضرت شاہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کا قصبہ دوراہہ علاقہ بھوپال مین جو بھوپال سے
سات کوس پر جانب مغرب مین واقع ہے سر شریف ایک جگہ اور جسد شریف دوسری جگہ مدفون ہے جو شہر
سرای دوراہہ ہے لوگون مین مشہور و معروف ہے حکایت فرماتے تھے کہ شیخ بایزید الکو سنے حرمین
شریفین کا قصد کیا اور اونکے ہمراہ بہت سے ضعیف اور بچے عورتین لڑکے اور کچھہ زاد دراحلہ نہ تھا مخدومی
اخوی اور یہ فقیر جمع ہوکے مینے چاہا کہ اونکو پہیر لاوین جبکہ ہم تغلق آباد کے نزدیک پہونچے آفتاب بہت
گرم ہوگیا ایک درخت کے سایہ مین اوتر پڑے اور سب دوست سو رہے مین اونکے کپڑون کی حفاظت کے
لئے جاگتا رہا اس اثنا مین مینے چند سورتین قرآن شریف کی تلاوت کین وہان چند قبرین تہین ایک قبر والے
نے بات کی کہا ایک عمر ہوگی کہ مینے قرآن نہین سنا ہے اور مین اوسکے سننے کا بہت مشتاق ہون اگر تم کچھہ
اور پڑہو تو احسان کلی ہوگا مینے کچھہ اور پڑہا جب مین چپ ہوا تو بار دیگر استدعا کی مینے تیسری بار بہی پڑہا بعد
اسکے مخدومی کے خواب مین ظاہر ہوا اور کہا مینے اس عزیز سے قرات کا التماس کیا اوسنے قبول کیا یہانتک کہ مین
شرما گیا اور شوق ہنوز باقی ہے تم اوسنے کہو کہ قدر کثیر پڑہین وہ بیدار ہوئے اور مجہسے کہا مینے بہت پڑہا یہانتک کہ
نہایت بہجت و سرور اوس شخص مین مینے مشاہدہ کیا اور اوسنے کہا جزاک اللہ عنی خیر الجزا اوسوقت مینے
وقائع عالم برزخ سے سوال کیا اوسنے کہا مجہے اہل قبور سے کسی کے حال کی اطلاع نہین ہے لیکن مین اپنا
حال کہونگا اوس زمانے سے کہ مینے دنیا سے انتقال کیا کوئی عتاب و عذاب نہین دیکھا اگرچہ نہایت تنعم بہی
نہین ہے مینے کہا تم کچھہ جانتے ہو کہ کون سے عمل کی برکت سے تمنے نجات پائی کہا بسبب اس امر کی
برکت کے کہ مین ہمیشہ نیت رکہتا تہا کہ تعلقات سے مجرد ہوجاؤن اور مواقع طاعات واذکار سے ہاتھہ روک
لون اگرچہ تمام عمر یہ نیت حاصل نہ ہوئی حق سبحانہ وتعالی نے محض عنایت سے اسی نیت کو قبول فرمایا بعد
فارغ ہونیکے قیلولے سے شیخ بایزید سے ملاقات ہوئی اور اونکو پہیر لاسکے انتہی مین جو انفاس

العارفین

وصل

مولوی رفیع الدین خان مرحوم مرادآبادی نے قصر الآمال مین چند حکایتین مناسب مقام لکھی ہین اونکا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوا **حکایت** سید جعفر برزنجی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو متاخرین علماء مدینہ سکینہ علی ساکنہا الصلوٰۃ والسلام سے تھے انہون نے ایک رسالہ فضائل اہل بدر وشہداء احد اور اونکے ضبط اسما مین تالیف کیا اور سید زین العابدین نبیرۂ سید جعفر مذکور نے مدینہ منورہ مین اوسکی اجازت اس فقیر کو عنایت فرمائی اوس جگہہ شیخ احمد بن محمد دمیاطی سے کہ مشاہیر علماء سے تھے اور سنہ ایکہزار سولہ مین وفات پائی نقل کیا شیخ احمد کہتے ہین کہ مین اپنی والدہ کے ساتھہ ایک برس بقصد حج نکلا اور وہ سال قحط کے تھے میرے ساتھہ دو اونٹ تھے مینے اونکو مصر سے خریدا تھا جبکہ بعد ادای حج مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوا تو وہ دونون اونٹ مر گئے ہمارے پاس مال نہ تھا کہ اوس سے اونٹ خرید لیتے یا بہ کرایہ لیتے اس وجہ سے مین بہت تنگدل تھا اور مین نزدیک صفی الدین احمد قشاشی اپنے شیخ کے گیا اپنا حال اونسے بیان کیا اونہون نے گھڑی بھر سکوت کیا بعد ازان فرمایا تو اسی وقت حضرت حمزہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی زیارت کیلئے جا اور جسقدر تجھسے ہو سکے قرآن پڑھ اور اپنے سارے حال کی اونکو خبر دے پس مین باتثال اونکے حکم کے گیا اور جو کچھہ اونہون نے فرمایا تھا اوسپر عمل کیا نماز ظہر سے پہلے مدینہ مین آگیا اور مطہرۂ باب رحمت مین وضو کیا اور مسجد شریف مین آیا مینے اپنی مان کو دیکھا کہ اونہون نے کہا یہان ایک شخص ہے کہ تیری خبر مجھسے پوچھتا تھا تو اوسکے نزدیک جا مینے کہا مین اوسے کہان پاؤن والدہ نے کہا مسجد کے پیچھے دکہہ مین گیا دیکھا کہ ایک مرد سفید ریش باجہابت ہے کہا مرحبا یا شیخ احمد مین نے اونکا بوسہ لیا اونہون نے کہا تو مصر کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے مینے کہا یا سیدی مین کسکے ساتھہ سفر کرون کہا تو میرے ساتھہ آ تیرے لئے کسی سے کرایہ کرون مین اونکے ساتھہ چلا اور مناخہ مین پہونچا وہان فرودگاہ قافلۂ حجاج مصر کی تھی شیخ ایک شخص کے خیمے مین اہل مصر سے گئے مین بھی اونکے ہمراہ اندر گیا جبکہ شیخ نے صاحب خیمہ کو سلام کیا تو وہ اوٹھہ کھڑا ہوا اور شیخ کے دونون ہاتھہ چومے اور اونکے اکرام مین مبالغہ کیا شیخ نے صاحب خیمہ سے کہا میری مراد یہ ہے کہ تو شیخ احمد اور اوسکی مان کو اپنے ہمراہ مصر لیجا اوس

سال اونٹ اور کرایہ بہت گران تھا صاحب خیمہ نے قبول کیا شیخ نے کہا تو اس سے کس قدر کرایہ لیگا اوسنے کہا
یا سیدی جو آپ چاہین شیخ نے کہا اس قدر اور اکثر کرایہ اپنے پاس سے دیا اور کہا تو جا اور اپنی مان کو اوسیا ان
کو لے آ مین نکلا اور وہ بیٹھے رہے یہانتک کہ مین والدہ کو اور اسباب کو لے آیا صاحب خیمہ کے ساتھ شرط کی
کہ باقی کرایہ سفر مین لیوے اوسنے قبول کیا اور اوسکو میرے ساتھ بٹھا کر تبوک کی جمعیت کی طرف اوٹھی اور مین
بھی اونکے ساتھ اوٹھا جبکہ ہم مسجد شریف پر پہونچے تو مجھسے کہا تو اول داخل ہو مین مسجد مین آیا اور اون کا
انتظار کیا پھر اونکو نہ پایا مین صاحب خیمہ کے پاس گیا اوس سے پوچھا اوسنے کہا مین اونکو نہین پہچانتا
ہون اس سے پہلے مینے اونکو نہین دیکھا ہے اور اس بار کہ میرے پاس آئے مجھے ایسا خوف و ہیبت داخل
ہوا کہ ویسا تمام عمر کبھی نہین ہوا تھا پھر مین مسجد مین آیا اور بکرار اونکو ڈھونڈا میری آنکھ اونپر نہ پڑی مین شیخ صفی الدین
احمد کے نزدیک گیا اور تمام قصہ اپنا اونسے بیان کیا اونہون نے کہا یہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی روح تھی کہ تیرے
لئے صورت پکڑی **حکایت** یہ بھی سید جعفر رضی اللہ عنہ نے اوس رسالہ مین شیخ محمد بن عبد اللطیف سے نقل
کیا ہے کہ شیخ محمد نے مجھسے کہا کہ مین ہمراہ شیخ محمد سعید بن عارف ربانی ابراہیم کردی رحمۃ اللہ علیہ کے سیدنا
حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے گیا اور چند شب وہان رہا ایک رات یار دوست سوتے تھے اور مین بیدار
تھا پاسبانی کرتا تھا ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک سوار گرد اوس مکان کے جسمین ہم تھے گشت کر رہا ہے مینے کہا تو کون ہے
کہا تجکو مجھسے کیا کام تو میری پناہ مین اوترتا ہے اور اپنے بیدار رہنے سے مجھے ایذا دیتا ہے مین ہمیشہ تمہاری حراست
کرتا ہون مین ہون حمزہ بن عبد المطلب اور میری نظر سے غائب ہوگئے **حکایت** ایک شخص محمد عباس
نام مرد صالح ساکن کرہ میرے دوستون مین سے تھے اونہون نے حرمین شریفین کا سفر کیا اور مدینہ منورہ
مین سکونت اختیار کی اور ہر سال موسم حج مین مکہ آتے تھے بعد چند سال کے کہ مجکو توفیق الٰہی نے اس
ضعیف کو وہان پہونچایا مینے اونسے ملاقات کی اور اونکی سرگذشت پوچھی کہا پہلے پہل کہ مین مدینہ مین وارد
ہوا اپنے ساتھ کوئی چیز نہین رکھتا تھا کہ خرچ کرون ناچار باجرت کتابت کرتا تھا اور اوس سے گزر کیا کرتا تھا تنگی
سے بسر ہوا کرتی تھی ایک رات سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہ اونہون نے ایک کاغذ پر کچھ لکھا اور
کسی کو دیا اور کہا کہ یہ وجہ کفاف روزمرہ محمد عباس کی ہے مودی خانہ مین لیجا اور کہہ کہ اوسکو پہونچا وین

اوس دن سے شغل کتابت موقوف ہے چند سال گذرے کہ بغیر سعی و کد کے وجہ معاش غیب سے پہونچتی ہے اور
خوش گذرتی ہے رحمہ اللہ تعالی انتہے من قصر الآمال ؁

باب ۳۷ بیان مین مقر ارواح کے

فرمایا اللہ تعالی نے وھو الذی انشأکم من نفس واحدۃ فمستقر و مستودع یعنی اور اوسنے
تمکو نکالا ایک جان سے پھر کہین تمکو ٹھیرا و ہے اور کہین سپرد رہنا ف اول پھر رہتا ہے مان کے پیٹ
مین کہ آہستہ آہستہ دنیا کے اثر پیدا کرے پھر آکر ٹھیرتا ہے دنیا مین پھر سپرد ہوگا قبر مین کہ آہستہ آہستہ اثر
آخرت کے پیدا کرے پھر جا ٹھیرے گا جنت مین یا دوزخ مین اور فرمایا اللہ سبحانہ نے ویعلم مستقرھا
ومستودعھا اور جانتا ہے جہان ٹھیرتا ہے اور جہان سونپا جاتا ہے ف جہان ٹھیرتا ہے بہشت
و دوزخ جہان سونپا جاتا ہے اوسکی قبر اور یہ قبر اوسکی سونپا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شہدا کی روحین نزدیک اللہ کے ہین پرندون کے پوٹون مین چرتی
ہین جنت کی نہرون مین جہان چاہتی ہین پھر بسیرا لیتی ہین طرف قندیلون کے نیچے عرش کے اخرجہ
مسلم ۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ مصیبت پہونچائی
گئی یعنی شہید ہوئی تمہارے اصحاب احد مین تو رکہا اللہ تعالی نے اونکی روحون کو پیٹون مین سبز پرندون
کے وارد ہوتی ہین جنت کی نہرون پر اور کہاتی ہین اوسکے میوون سے اور بسیرا لیتی ہین طرف سونے
کی قندیلون کے جو کہ عرش کے سایہ مین لٹکتی ہین اخرجہ احمد وابوداؤد والحاکم والبیہقی
۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ شہیدون کی روحین سبز پرندون کے اجواف مین جولان کرتی ہین چرتی ہین
جنت کے میوون مین اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہدا صبح و شام جاتے ہین پھر اونکا بسیرا ہوتا ہے طرف قندیلون کے
جو کہ عرش سے لٹکتی ہین رب تعالی اونسے فرماتا ہے کیا تم جانتے ہو کوئی کرامت افضل اوس کرامت سے
جسکے ساتھ تمہارا اکرام ہوا وہ کہتے ہین نہین سوا اسکے کہ ہم دوست رکہتے ہین کہ تو ہماری روحون کو ہماری
جسمون کی طرف پھیر دے تاکہ دوبارہ ہم لڑین پھر تیری راہ مین مارے جاوین اخرجہ بقی بن مخلد

۵ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا شہدا کی روحین سبز
پرندون مین ہین جنت کے چمنون مین چرتی ہین پہر اونکا بسیرا ہوتا ہے طرف قندیلون کے جو عرش سے لٹکتی
ہین رب جل جلالہ فرماتا ہے اونکو مثل اول ذکر کیا اخرجہ هناد بن السری فی کتاب الزهد وابن منده
۶ انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا اوٹہاویگا اللہ شہیدون
کو پوٹون سے سفید پرندون کے جو کہ قنادیل معلقہ بالعرش مین تہی اخرجہ ابو الشیخ ۷ سعید بن
سوید سے مروی ہے کہ اونہون نے ابن شہاب سے ارواح مومنین کا پوچہا کہا مجہے یہ بات پہونچی ہے کہ روحین شہیدون
کی مثل سبز پرندون کے ہین عرش سے لٹکتی ہین صبح جاتی ہین پہر شام کو جاتی ہین طرف ریاض جنت کے
ہر دن اپنے رب سبحانہ کے پاس آتی ہین اوسکو سلام کرتی ہین اخرجہ ابن منده ۸ ابن مسعود رضی اللہ
فرماتے ہین کہ شہدا کی روحین پیٹون مین سبز پرندون کے قندیلون مین عرش کے نیچے ہین جنت مین چرتی
ہین جہان چاہتی ہین پہر اپنے قندیلون کی طرف لوٹ آتی ہین اور مومنین کے بچون کی روحین چڑیون
کے پیٹون مین ہین چرتی ہین جنت مین جہان چاہتی ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۹ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
سے مروی ہے کہ اونسے ارواح شہدا کا پوچہا فرمایا وہ سبز پرندے ہین قندیلون مین جو کہ عرش کے نیچے لٹکے
ہوئے ہین ریاض جنت مین چرتے ہین جہان چاہتے ہین اخرجہ ابن ابی حاتم ۱۰ ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہدا بارق نہر پر ہین جو کہ دروازہ
جنت پر ہے سبز قبے مین نکلتا ہے طرف اونکے رزق اونکا جنت سے صبح وشام اخرجہ احمد وعبد
وابن ابی شیبة والطبرانی والبیهقی بسند حسن ۱۱ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ شہدا قبون مین ریاض مین میدان جنت مین ہین بہیجا جاتا ہے طرف اونکے ایک مچہلی اور ایک بیل
وہ دونون لڑتے ہین یہ اونکا تماشا دیکہتے ہین جسوقت کسی چیز کی طرف حاجتمند ہوتے ہین تو ایک دوسرے
کو مار ڈالتا ہے یہ اوس سے کہاتے ہین پس پاتے ہین اوسمین مزہ ہر چیز کا جو کہ جنت مین ہے اخرجہ هناد
بن السری فی کتاب الزهد وابن ابی شیبة ۱۲ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حارثہ جب
مارے گئے تو اونکی مان نے کہا یا رسول اللہ آپ نے جان لیا ہے مرتبہ حارثہ کا مجہسے سو اگر وہ جنت مین ہے

الدنیا

الدنیا

تو مین صبر کرون اور اگر اسکے سوا اور ہے تو آپ دیکھتے ہو جو مین کرتی ہون آپ نے فرمایا وہ تو بہت جنتین
ہین اور وہ فردوس اعلی مین ہے اخرجہ البخاری ۳ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سوا اسکے نہین کہ نسمہ یعنی روح مومن کی ایک پرندہ ہے
کہ جنت کے درختون مین چرتا ہے یہانتک کہ پہیرے اوسکو اللہ طرف اوسکے جسم کے جسدن کہ اوس کو
اوٹہاوے اخرجہ مالک فی الموطا واحمد والنسائی بسند صحیح ف حدیث شریف
کا لفظ تعلق بضم لام ہے ای تاکل العلقۃ بالضم وھی ما یتبلغ بہ من العیش ۴ ام ہانی رضی اللہ
عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم ایک دوسرے کی زیارت کرینگے جبکہ ہم مرجاینگے
اور بعض ہمارا بعض کو دیکہیگا آپنے فرمایا کہ روحین پرندے ہوتی ہین درختون کو چرتی ہین یہانتک کہ
جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر نفس اپنے جسم مین داخل ہوجائیگا اخرجہ احمد والطبرانی بسند
حسن ۵ ام بشر بن براء رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کیا مردے
آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین فرمایا خاک مین آلودہ ہون تیرے دونون ہاتھ نفس پاک سبز پرندے
ہین جنت مین سو اگر پرندے آپس مین پہچان رکہتے ہین درخت کے سرون پر تو وہ بہی ایک دوسرے
کو پہچانتے ہین اخرجہ ابن سعد من طریق محمود بن لبید ۶ ام مبشر ابو معروف کی بی بی
کہتی ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا ہم آپس مین ایک دوسرے کی زیارت
کرینگے جبکہ ہم مرجاوینگے بعض ہمارا بعض کی زیارت کریگا فرمایا روحین پرندے ہوتی ہین درخت چرتی
ہین یہانتک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اپنے جسمونمین داخل ہوجاوینگی اخرجہ ابن عساکر
من طریق ابن لھیعۃ عن ابی الاسود عن ام فروۃ ابنۃ معاذ السلمیۃ ۷ عبد الرحمن
بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب کعب مرنے لگے تو اونکے پاس ام بشر بنت براء آئین کہا ای ابو عبد الرحمن
اگر تو فلان سے ملے تو میری طرف سے سلام کہنا کعب نے کہا ای ام بشر اللہ تیری مغفرت کرے ہمتو اس سے
زیادہ مشغول ہین ام بشر نے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین سنا کہ فرماتے تھے
روح مومن کی جنت مین چرتی ہے جہان چاہتی ہے اور روح کافر کی سجین مین ہے کعب نے کہا ہان

بیٹے سنا ہے کہا تو پھر وہی ہے اخرجہ ابن ماجۃ والطبرانی والبیہقی فی البعث بسند حسن

۱۸ ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ مرسلاً کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے ارواح مومنین کا پوچھا

فرمایا سبز پرندون مین ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور

کافرون کی روحین فرمایا سجین مین قید ہین اخرجہ ابن مندہ والطبرانی وابو الشیخ ۱۹

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سلمان فارسی اور عبد اللہ بن سلام دونون ملے ایک نے دوسرے

سے کہا اگر تو اپنے رب سے مجھسے پہلے ملے تو مجھے خبر دینا جس چیز کی کہ تو ملاقات کرے کہا کیا زندے مردون

سے ملتے ہین کہا ہان مومنین کی روحین تو جنت مین ہین جاتی ہین جہان چاہتی ہین اخرجہ البیہقی فی

البعث وابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ۲۰ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت

لپٹی ہوئی ہے قرون آفتاب مین ہر برس دوبار پھیلائی جاتی ہے اور مومنین کی روحین پرندون

مین ہین مثل زرازیر کے کھاتی ہین جنت کے میوون سے اخرجہ الطبرانی والبیہقی فی البعث

واخرجہ ابن مندہ عنہ مرفوعا واخرجہ الخلال عنہ موقوفا باین لفظ کہ ارواح مومنین

کی سبز پرندون کے پیٹون مین ہین مثل زرازیر کے اوسمین ایک دوسرے کو پہچانتی ہین اور اونکے میوون سے

رزق دی جاتی ہین ۲۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ہے اولاد مومنین کی ایک پہاڑ مین ہے جو کہ جنت مین ہے پرورش کرتے ہین اونکی ابراہیم و سارہ

یہانتک کہ پھیرے اونکو طرف اونکے باپون کے دن قیامت مین اخرجہ احمد والحاکم وصححہ

والبیہقی وابن ابی داؤد فی البعث وابن ابی الدنیا فی العزاء من طرق وتقدم

شاھدہ فی الصحیح من حدیث سمرۃ فی باب عذاب القبر ۲۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما

کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر بچہ کہ پیدا کیا جاتا ہے اسلام مین وہ جنت مین

سیر و سیراب ہے کہتا ہے ای رب تو مجھپر میرے ماں باپ کو وارد کردے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی

کتاب العزاء ۲۳ خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکو

طوبی کہتے ہین وہ سب پستان ہے جو دودہ پیتے بچو مین سے مرتا ہے وہ طوبی سے دودہ پیتا ہے

اور اونکی پرورش کرنیوالے ابراہیم خلیل الرحمن ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا فیہ ۲۴ عبید بن
عمیر رضی الله عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکی پستان ہین مثل پستان گای کے اہل جنت
کے بچون کو اوس سے غذا دیجاتی ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۵ مکحول رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ
رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانون کے بچون کی روحین سبز چڑیون مین ہین ایک
درخت مین جنت کے پرورش کرتے ہین اونکی باپ اونکے ابراہیم علیہ السلام اخرجہ سعید بن
منصور ۲۶ خالد بن معدان رضی الله عنہ کہتے ہین کہ جنت مین ایک درخت ہے اوسکو طوبی کہتے
ہین وہ سب پستان ہے اہل جنت کے بچون کو دودہ پلاتا ہے اور ادہورا بچہ عورت کا رہتا ہے ایک نہر مین
انہار جنت سے اوسمین لوٹتا پوٹتا ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو پہر اوٹھاویگا اوسکو الله چالیس برس کی عمر کا
اخرجہ ابن ابی حاتم ۲۷ کعب رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ جنت الماوی مین سبز پرندے ہین چرٹہتی
ہین اونمین روحین شہداکی چرتی ہین جنت مین اور ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندونمین ہین صبح کو جاتی
ہین نار پر اور شام کو جاتی ہین اور مسلمانون کے بچے یعنی اونکی روحین چڑیون مین ہین اندر جنت کے
اخرجہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی من طریق ابن عباس عن کعب ۲۸ ہذیل رضی الله
عنہ سے مروی ہے کہ آل فرعون کی روحین سیاہ پرندون کے پیٹون مین ہین شام وصبح جاتی ہین آگ
پر سویہی اوسکا عرض ہے اور شہدار کی روحین سبز پرندون کے پیٹون مین ہین اور مسلمانون کے بچے جو
بلوغ کو نہین پہونچے چڑیونمین ہین جنت کی چڑیون سے ترعی وتسرح یعنی چرتی پہرتی ہین اخرجہ
ہناد بن السری فی الزہد ۲۹ عکرمہ رضی الله عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین ولا تقولوا
لمن یقتل فی سبیل الله اموات الآیۃ مروی ہے کہ روحین شہدار کی سفید پرندے ہین
فقاقیع ہین جنت مین اخرجہ ابن ابی شیبۃ ف قاموس مین کہا ہے فقیع کسکین الابیض
من الحمام یعنی سفید کبوتر ۳۰ قتادہ رضی الله عنہ سے مروی ہے کہا ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ روحین
شہدار کی سفید پرندون کی صورتون مین ہین کہ لسیر الیتی ہین طرف قندیلون کے جو کہ عرش کے نیچے
لٹکتی ہین اخرجہ عبد الرزاق ۳۱ ابن عمر رضی الله عنہما کہتے ہین کہ روحین مسلمانون کی سفید

عمرو

پرندون کی صورتون مین عرش کے سایہ مین ہین اور کافرون کی روحین ساتوین زمین مین ہین اخرجہ ابن المبارک
۲ ام کبشہ بنت معرور رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر داخل ہوئے ہمنے آپ سے اس
روح کا سوال کیا آپ نے اوسکی ایسی صفت بیان کی کہ گہر والونکو رلادیا فرمایا کہ مومنین کی روحین سبز پرندون کے
پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین اور اوسکے میوون سے کہاتی ہین اور اوسکے پانی سے پیتی ہین اور بسیرا لیتی
ہین طرف قندیلون کے سونے سے عرش کے نیچے کہتی ہین ای رب ہمارے ملا دے تو ہمارے ساتہہ ہمارے
بہائیون کو اور دے ہمکو جسکا تو نے ہمسے وعدہ کیا ہے اور کفار کی روحین سیاہ پرندون کے پوٹون مین ہین
کہاتی ہین آگ سے اور پیتی ہین آگ سے اور بسیرا لیتی ہین طرف ایک سوراخ کے نار مین کہتی ہین ای رب ہمارے نہ ملا ہمارے ساتھ
ہمارے بہائیون کو اور نہ دے ہمکو جسکا تو نے ہمسے وعدہ کیا ہے اخرجہ ابن مندہ ۳ ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس معراج لائے یعنی نردبان
سیڑہی جسپر بنی آدم کی روحین چڑہتی ہین سو نہ دیکہا خلائق نے زیادہ تر خوبصورت اوس معراج سے وہ
جو دیکہا ہے میت کو جسوقت پہٹتی ہے بینائی اوسکی بلند دیکہتی ہوئی طرف آسمان کے سو وہ اوسکا تعجب
ہے ساتہہ معراج کے پس مین اور جبریل چڑہے اونہون نے آسمان کا دروازہ کہلوایا ناگاہ مجہے آدم ملے
کہ پیش کیجاتی ہین اونپر روحین اونکی اولاد مومنین کی وہ کہتے ہین روح طیبہ ہے اور نفس طیبہ ہے اسکو
علیین مین رکہو پہر پیش کیجاتی ہین اونپر روحین اونکی ذریت فجار کی تو کہتے ہین روح خبیثہ ہے اور نفس خبیثہ ہے اسکو
سجین مین رکہو اخرجہ البیہقی فی الدلائل وابن ابی حاتم وابن مردویہ فی تفسیرہما
۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے روحین مومنین
کی ساتوین آسمان مین ہین دیکہتی ہین طرف اپنے منازل کے جنت مین اخرجہ ابو نعیم بسند ضعیف
۵ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کا ساتوین آسمان مین ایک گہر ہے اوسکو بیضا
کہتے ہین جمع ہوتی ہین اوسمین روحین مومنین کی سو جب مرتا ہے میت اہل دنیا سے تو ملتی ہین اوس سے
روحین پوچہتی ہین اوس سے احوال دنیا کا جیسے پوچہتے ہین غائب سے گہر والے اوسکے جبکہ وہ اونپر آتا ہے
اخرجہ ابو نعیم ایضا فی الحلیۃ ۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اونہون نے تعزیت کی

اسماء کو اونکے بیٹے عبد اللہ بن زبیر کے اور جسم اونکا سولی پر لٹکا ہوا تھا کہا تو رنج مت کر کیونکہ روحین نزدیک اللہ کے ہین آسمان مین اور یہ تو صرف اوسکا جسم ہے اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ ۳۷ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحین مؤمنین کی مرفوع ہوتی ہین طرف جبرئیل کے پس کہا جاتا ہے کہ تو ولی ہے افکار و زقیامت تک اخرجہ المروزی فی الجنائز ۳۸ مغیرہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سلمان فارسی عبد اللہ بن سلام سے ملے اونہوں نے کہا اگر تو مجھسے پہلے مرے تو مجھے خبر دینا جسکی تو ملاقات کرے اور جو مین تجھسے پہلے مرا تو مین تجھے خبر دونگا عبد اللہ نے کہا کیونکر حال آنکہ مین مردہ ہونگا سلمان نے کہا جب روح جسم سے نکلتی ہے تو درمیان آسمان و زمین کی ہوتی ہے یہانتک کہ اپنے جسم کی طرف رجوع کرے قضای الٰہی سے سلمان مرگئے تو اونکو عبد اللہ بن سلام نے خواب مین دیکھا کہا تو نے کون چیز افضل پائی کہا مینے توکل کو عجب شئ دیکھا اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ وابن جریر والطبرانی فی کتاب الادب لہ ۳۹ سعید بن مسیب سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہا کہ روحین مؤمنین کی ایک برزخ مین ہین زمین سے جاتی ہین جہان چاہتی ہین اور نفس کافر کا سجین مین ہے اخرجہ ابن المبارک فی الزہد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول وابن ابی الدنیا وابن مندہ ف حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین برزخ ایک حاجز یعنی آڑ اور پردہ ہے درمیان دو شئ کے تو گویا مراد یہ ہے کہ ایک زمین مین ہین درمیان دنیا و آخرت کے ۴۰ سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحین مؤمنین کی جاتی ہین ایک برزخ مین زمین سے جہان چاہتی ہین درمیان آسمان و زمین کے یہانتک کہ پہیرے اونکو اللہ طرف اونکے جسم کے اخرجہ الحکیم الترمذی ۴۱ مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ روحین مؤمنین کی چھٹی ہوئی ہین جاتی ہین جہان چاہتی ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۲ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اونسے کسی نے ارواح مؤمنین کا پوچھا جبکہ وہ مرجاتی ہین تو وہ کہان ہین کہا سفید پرندون کی صورتین ہین عرش کے سایہ مین اور روحین کفار کی ساتوین زمین مین ہین پس جب مومن مرتا ہے تو اوسے لیکر مؤمنین پر سے گزرتے ہین اور وہ محفل کئے ہوتے ہین وہ اوس سے

اپنے بعض اصحاب کا پوچھتے ہین اگر اوسنے کہا کہ وہ مرگیا تو کہتے ہین کہ اوسے نیچے لیگئے اور جبکہ کافر ہوتا ہے یعنی میت تو اوسکو نیچے لیجاتے ہین طرف ساتوین زمین کے تو اوس سے پوچھتے ہین یعنے وہان کے کفار آدمی کا یعنی جسکو وہ جانتے پہچانتے ہین سو اگر اسنے کہا کہ وہ مرگیا تو کہتے ہین کہ اوسے اوپر لے گئے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۴۳ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا کہ روحین کفار کی جمع کیجاتی ہین برہوت مین یہ ایک کہاری زمین ہے حضرموت مین اور روحین مومنین کی جمع کیجاتی ہین جابیہ مین برہوت یمن مین ہے اور جابیہ شام مین اخرجہ المروزی فی الجنائز وابن مندہ وابن عساکر ۴۴۴ عروہ بن رویم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جابیہ کی طرف ہر روح پاک آتی ہے اخرجہ ابن عساکر ۴۴۵ حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ بہتر وادی لوگون کی وادی مکہ ہے اور بدتر وادی لوگونکی وادی احقاف ہے ایک وادی ہے حضرموت مین اور اوسمین کفار کی روحین ہین اخرجہ ابوبکر النجار فی جزئہ المشہور ۴۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مبغوض تر بقعہ یعنی قطعہ زمین ہین طرف اللہ کے ایک وادی ہے حضرموت مین اوسکو برہوت کہتے ہین اوسمین کفار کی روحین ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن مندہ ۴۴۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روحین مومنین کی چاہ زمزم مین ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۴۴۸ اخنس بن خلیفہ ضبی سے مروی ہے کہ کعب احبار نے عبد اللہ بن عمرو کی طرف آدمی بھیجا ارواح مسلمین کا اونسے پوچھتے تھے کہ وہ کہان جمع ہوتی ہین اور ارواح اہل شرک کی کہان جمع کیجاتی ہین عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا کہ مومنین کی روحین تو اریحا مین جمع کیجاتی ہین اور روحین اہل شرک کی صنعا مین جمع کیجاتی ہین قاصد کعب کا لوٹ کے اونکے پاس آیا جو اونہون نے کہا تہا اوسکی خبر کعب کو دی اخنس کہتے ہین کہ کعب نے کہا عبد اللہ نے سچ کہا اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۴۴۹ صفوان کہتے ہین مینے عامر بن عبد اللہ سے یمن مین پوچہا کیا واسطے ارواح مومنین کے کوئی جگہہ جمع ہونے کی ہے کہا طرف زمین کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون کہا یہ وہ زمین ہے جسکی طرف مومنین کی روحین جمع ہوتی ہین یہان تک کہ بعث ہو

قال ابن جریر فی تفسیرہ حدثنا محمد بن عوف الطائی حدثنا ابو المغیرة حدثنا صفوان ۰ ۵ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روحین مؤمنین کی جسوقت قبض کیجاتی ہین تو وہ ایک فرشتے کی طرف مرفوع ہوتی ہین اوسکو رمائیل کہتے ہین اور وہ خازن ہے ارواح مؤمنین کا اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱ ۵ ابان بن تغلب ایک آدمی سے اہل کتاب سے روایت کرتے ہین کہ اوسنے کہا جو فرشتہ کہ ارواح کفار پر ہے اوسکو دومہ کہتے ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲ ۵ خالد بن معدان کعب سے روایت کرتے ہین کہا کہ خضر ایک منبر پر ہین نور کے درمیان بحر اعلی اور بحر اسفل کے اور دریا کے جانور مامور ہین کہ اونکی بات سنین اور اونکا کہنا مانین یعنے وہ سب اونکے فرمان بردار ہین اور پیش کیجاتی ہین اونپر روحین صبح وشام اخرجہ العقیلی فی سند ضعیف من طریق خالد +

وصل

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ مسئلہ مقر ارواح کا بعد موت کے عظیم ہے اسکی تلقی سمع یعنی نقل ہی سے ہوتی ہے کہتے ہین کہ سارے مؤمنین کی روحین شہدا اور غیر شہدا کی جنت مین ہین جبکہ کوئی کبیرہ اونکو نہ روکے بسبب حدیث کعب و ام ہانی وام مبشر وابو سعید وضمرہ ونحوہا کے اور واسطے اس آیت کے فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنت نعیم ارواح کو بعد اونکے خروج کے بدن سے تین قسم ٹہیرایا ہے ایک تو مقربین اور خبر دی کہ وہ جنت نعیم مین ہین دوسرے اصحاب یمین یعنے داہنے ہاتھہ والے اور اونکے لئے حکم اسلام کا کیا اور یہ حکم اونکی سلامتی کو عذاب سے متضمن ہے تیسرے مکذبین ضالین یعنی جھٹلانے والے گمراہ ہین اور خبر دی کہ اونکے واسطے گرم پانی کی مہمانی اور جہنم مین ٹہینا ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ایک جماعت صحابہ و تابعین نے کہا ہے کہ اوسکے نکلنے کے وقت دنیا سے فرشتے کے زبان پر بطور بشارت یہ قول اوس سے کہا جاتا ہے اور اسکی تائید وہ قول اللہ سبحانہ کا جو کہ مومن آل یسین کے حق مین کہا ہے کرتا ہے قیل ادخل الجنة قال یا لیت قومی یعلمون بما غفر لی ربی بعض نے کہا کہ وہ حدیثین شہدا کے ساتھہ خاص ہین جیسے کہ اسکی تصریح دوسری روایت مین آئی ہے

اور اسلئے کہ غیر شہدا مین یون آیا ہے کہ ایک سنہارا جب مرجاتا ہے تو اوسپر اوسکا ٹہکانا صبح وشام پیش کیا
جاتا ہے الحدیث اور اسلئے کہ حدیث سابق ابو ہریرہ مین یہ آیا ہے کہ وہ ساتوین آسمان مین ہین دیکھتے ہین
طرف اپنے منازل کی جنت مین اور حدیث وہب کی بہی اسی کے مثل ہے بعض نے کہا کہ مستقر ارواح کا وہی
جگہہ ہے کہ جس جگہہ وہ قبل خلق اپنے اجساد کے تہین یعنی داہنی بائین طرف آدم علیہ السلام کے قالہ ابن حزم فی ملتہ
ابن حزم نے کہا یہ وہ ہے جسپر کتاب وسنت دلالت کرتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے واذ اخذ ربک من
بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الآیۃ ۔ ولقد خلقناکم ثم صورناکم الآیۃ اس سے یہ بات
صحیح ودرست ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے ارواح کو جملۃً پیدا فرمایا اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے خبر دی ہے کہ ارواح جنود مجندہ ہین سو جسکے آپس مین تعارف تہا الفت ہوئی اور جسکے تناکر تہا اختلاف
ہوا اور اللہ تعالی نے ارواح سے عہد لیا اور ربوبیت کا گواہ ٹہیرایا اور وہ مخلوق مصور عاقل تہین پہلے اسکے
کہ ملائکہ کو سجود آدم کا حکم ہو اور قبل اسکے کہ اونکو اجساد مین داخل کرے اور اجساد اوسوقت مٹی وپانی تہی پہر
اونکو ٹہیرایا جہان چاہا اور وہ برزخ ہے جسکی طرف موت کے وقت لوٹ کے جاتے ہین پہر اونہین سے
ایک جملہ کو بعد ایک جملہ کے بہیجتا رہتا ہے پہر اونکو جسمون مین پہونکتا ہے جو کہ منی سے متولد ہوتے ہین
کہا یعنی ابن حزم نے کہ یہ بات صحیح ہوگئی کہ ارواح اجسام حاملہ ہین اپنے اعراض یعنے تعارف وتناکر کے
اور وہ عارف وممیز ہین سو اللہ تعالی اونکو دنیا مین آزماتا ہے جیسا چاہتا ہے پہر اونکو وفات دیتا ہے تو
وہ طرف برزخ کے رجوع کرتے ہین جسمین اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا تہا جس رات کہ
آپ سماء دنیا کی طرف تشریف لیگئے تو ارواح اہل سعادت کی آدم علیہ السلام کے داہنے طرف تہی اور ارواح
اہل شقاوت کی اونکے بائین طرف نزدیک منقطع ہونے عناصر کے پانی ہوا مٹی آگ نیچے آسمان کے یہ
بات کچہہ اونکے تعادل پر دلالت نہین کرتے ہے بلکہ یہ لوگ اونکے داہنی طرف ہین بلندی وکشادگی مین اور
لوگ اونکے بائین طرف ہین سفل وسجین مین اور روحین انبیاء وشہدا کی جنت کی طرف جلد بہیجدیجاتی
ہین ابن حزم نے کہا ہے کہ محمد بن نصر مروزی نے اسحق بن راہویہ سے ذکر کیا ہے کہ اونہون نے بعینہ
بعینہ وہی ذکر کیا ہے جو ہمنے کہا اور کہا کہ اسپر اہل علم کا اجماع ہے ابن حزم کہتے ہین کہ جمیع اہل اسلام کا یہی قول

ہے اور یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا فاصحاب المیمنۃ ما اصحاب المیمنۃ واصحاب المشأمۃ ما اصحاب المشأمۃ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم اور یہ قول اللہ تعالیٰ کا واما ان من المقربین الی آخرھا سو روحین ہمیشہ اوسی جگہہ رہتی ہین یہانتک کہ اونکی گنتی پوری ہو ساتھہ اونکے پہونکنے کے جسمو نمین پہر ساتہہ اونکے رجوع کی طرف برزخ کے پس قیامت قائم ہوگی پہر اونکو اللہ عزوجل اجساد کی طرف عود کریگا اور یہی دوسری زندگی ہے یہ سب کلام ابن حزم کا تہا بعض نے کہا کہ روحین اپنی قبرون کے میدانون پر ہین قال ابن عبد البر وھذا اصح ما قیل کہا کہ احادیث سوال وعرض مقعد وعذاب قبر ونعیم قبر وزیارت قبور وسلام بر قبور اور خطاب موتی کا مثل مخاطبۂ حاضر عاقل کے اسپر دلالت کرتے ہین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اگر اس قول سے یہ مراد ہے کہ روحین ملازم قبور رہتی ہین اونسے مفارقت نہین کرتین تو یہ خطا ہے کتاب وسنت اسکا رد کرتی ہے اور عرض مقعد اسپر دلالت نہین کرتا ہے کہ روحین قبر ونمین ہین نہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکے میدان پر ہین بلکہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ روحون کو قبور سے ایک ایسا اتصال ہے جس سے یہ بات درست ہوسکتی ہے کہ اونپر اونکا ٹھکانا پیش کیا جائے کیونکہ روح کے لئے ایک اور ہی شان ہے کہ وہ رفیق اعلیٰ مین ہوتی ہے اور وہ بدن کے ساتھہ بہی اسطرح متصل ہے کہ جسوقت مسلم اپنے صاحب پر سلام کرتا ہے تو وہ اسکے سلام کا جواب دیتا ہے حالانکہ وہ اوسی جگہہ اپنے مکان مین ہے دیکھو جبریل علیہ السّلام کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اور اونکے چھہ سَو پر تہے اونمین سے دو پرون نے کنارۂ آسمان کو بند کر دیا تہا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہوتے یہانتک کہ اپنے دونون گھٹنے اور دونون ہاتہہ آپکے دونون زانو پر رکہہ دیتے مخلص لوگون کے دل کشادہ ہوجاتے ہین واسطے ایمان کے اس بات کے ساتھہ کہ ممکن ہے کہ جبریل علیہ السّلام اس قدر قریب ہوتے حالانکہ وہ اپنے مستقر مین ہوتے تہے جو آسمانون مین ہے اور حدیث رویت جبریل علیہ السّلام مین یہ آیا ہے کہ مینے اپنا سر اوٹہایا تو ناگاہ جبریل اپنے دونون پانون کو درمیان آسمان وزمین کے صف کئیے ہوئے کہتے تہے اے محمد تو رسول ہے اللہ کا اور مین جبریل ہون پس مین اپنی نگاہ کسی طرف نہین پہیرتا مگر اونکو اوسی طرح دیکھتا تہا اور اوترنا اللہ تعالیٰ کا طرف

سماء دنیا تک اور قریب ہونا اوسکا عشیہ عرفہ کو اور مثل اسکے بھی اسی پر محمول ہے کیونکہ اللہ پاک حرکت و انتقال سے منزہ ہے غلطی جو اس جگہ آئی ہے وہ اسی سے آئی ہے کہ قیاس غائب کا شاہد پر کیا ہے پس یہ اعتقاد کرنا ہے کہ روح جنس اجسام معہودہ سے ہے کہ جسوقت وہ کسی مکان کو مشغول کرتے ہیں تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اوسکے غیر مین ہون اور یہ غلط محض ہے خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین موسی علیہ السلام کو اونکی قبر مین نماز پڑہتے دیکھا اور اونکو چہٹے آسمان مین بہی دیکھا سو روح اوس جگہ تہی مثال بدن مین اور اوسکو ایک اتصال تہا بدن سے اسطرحپر کہ وہ اپنی قبر مین نماز پڑہتے تہے اور جو اونپر سلام کرتا اوسکا جواب دیتے حال آنکہ وہ رفیق اعلی مین ہے ان دونون امر مین کچہہ منافی نہین ہے کیونکہ شان ارواح کی غیر شان ابدان ہے بعض نے اسکی مثال آفتاب سے دی ہے کہ وہ آسمان مین ہے اور شعاع اوسکا زمین مین ہے اگرچہ یہ مثال تام المطابقت نہین ہے اسلئے کہ شعاع تو صرف عرض ہے آفتاب کا رہی روح سو وہ فی نفسہ نزول کرتی ہے اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکہنا ہے انبیاء کو شب معراج مین آسمانون مین صحیح یہی ہے کہ آپ نے آسمانون مین ارواح کو دیکہا مثال اجساد مین باوجود اسکے کہ وارد ہوا ہے کہ وہ زندہ ہین اپنی قبور مین نماز پڑہتے ہین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجہپر درود بہیجتا ہے نزدیک میری قبر کے تو مین اوسکو سنتا ہون اور جو شخص مجہپر درود بہیجتا ہے دران حال کہ وہ دور ہے تو مین اوسکو پہونچایا جاتا ہون اخرجہ البیہقی فی الشعب من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور فرمایا ہے کہ اللہ نے مقرر کیا ہے میری قبر پر ایک فرشتے کو اوسکو اسماء خلائق عطا کئے ہین سو نہین درود بہیجتا ہے مجہپر کوئی روز قیامت تک مگر وہ مجہے پہونچا دیتا ہے ساتہہ اوسکے نام اور اوسکے باپ کے نام کے اخرجہ البزار والطبرانی من حدیث عمار بن یاسر یہ باوجود قطعی ہونے اس امر کے ہے کہ روح آپکی اعلی علیین مین ہے ہمراہ ارواح انبیاء کے اور وہ رفیق اعلی ہے پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ منافات نہین ہے درمیان ہونے روح کے علیین مین یا جنت مین یا آسمان مین اور درمیان اسکے کہ اوسکے لئے بدن کے ساتہہ ایک اتصال ہے اسطرحپر کہ وہ ادراک کرتی ہے اور سنتی ہے اور نماز پڑہتی ہے اور

اسماع

قرات کرتی ہے یہ امر جو غریب سمجھا جاتا ہے صرف اسی لئے ہے کہ شاہد دنیوی مین وہ چیز نہین ہے جو اسکے
مشابہ ہو اور امور برزخ و آخرت کے ایسے طرز پر ہین کہ وہ دنیا مین مالوف نہین ہے یہ سب کلام حافظ
ابن قیم رحمہ اللہ کا تہا اور دوسری جگہہ یہ فرمایا ہے کہ روح کے واسطے بدن کے ساتہہ پانچ طرحکے
تعلق متغائر ہین اول تو ماں کے پیٹ مین دوسرا بعد ولادت کے تیسرا حالت خواب مین سو روح کو اسکے ساتہہ
بدن کے ایک طرحکا تعلق ہے اور ایک طرحکی مفارقت ہے چوتہا برزخ مین سو اگرچہ روح بدن سے بسبب
موت کے جدا ہو گئی مگر بالکل ایسی نہین جدا ہوئی ہے کہ اوسکو بدن کی طرف کسی طرحکا التفات نرہے
پانچوان تعلق روح کا ہے بدن کے ساتہہ بعث کے دن یہ تعلق سارے انواع تعلق سے زیادہ تر
کامل ہے اس تعلق کو ماقبل کے تعلقات سے کوئی نسبت نہین ہے اسواسطے کہ اس تعلق کے ہوتے
ہوئے بدن نہ موت کو قبول کرتا ہے نہ نیند کو نہ فساد کو حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے اور جگہہ مین یون فرمایا ہے
کہ روح کے لئے سرعت حرکت اور انتقال سے جو کہ مثل پلک مارنے کے ہے وہ چیز ہے جو اوسکے عروج
کی مقتضی ہوتی ہے قبر سے طرف آسمان کے ادنی لحظہ مین اور شاہد اسکا روح موتی کی ہے یہ بات ثابت
ہو چکی ہے کہ روح نائم کی چڑہتی ہے یہانتک کہ ساتون طبق کو پہاڑتی ہے اور اللہ کے لئے روبرو عرش
کے سجدہ کرتی ہے پہر اوسکے جسم کی طرف ذراسے زمانے مین پہیر دیجاتی ہے پہر ابن قیم نے بعد اسکے
بقیہ اقوال کو نقل کیا ہے اور یہ بہی نقل کیا ہے کہ روحین جابیہ مین یا چاہ زمزم مین ہین اور کفار
برہوت مین ہین اور یہ حکایت لائے ہین جسکو ابن مندہ نے بسند خود طریق سفیان عن ابان بن تغلب سے
روایت کیا ہے ابان کہتے ہین کہ ایک آدمی نے کہا کہ مین ایک رات وادی برہوت مین شب باش ہوا تو
گویا اوسمین لوگونکی آوازین جمع کی گئی تہین اور وہ کہتے تہے یا دومہ یا دومہ اور ہمسے کئی آدمیون نے اہل
کتاب کے بیان کیا تہا کہ دومہ ایک فرشتہ ہے جو کہ کفار کی روحون پر مقرر ہے اور سفیان نے کہا کہ ہمنے
حضرمیون سے پوچہا تو اونہون نے کہا کہ کوئی اوسمین رات کو شب باشی نہین کر سکتا ہی

حکایت

ابن ابی الدنیا نے کتاب قبور مین عمرو بن سلیمان سے روایت کیا ہے کہا کہ ایک آدمی یہود کا مر گیا اور اوسکے
پاس مسلم کی ایک امانت تہی اور یہودی کا ایک بیٹا مسلمان تہا اوسکو امانت کی جگہہ معلوم نہ تہی اوسنے

شعیب جبائی کو اسکی خبر کی اونھون نے کہا تو برہوت مین جا اوسمین ایک چشمہ ہے جسوقت تو شنبہ کے دن جاوے
تو اوسپر چل یہانتک کہ تو وہان ایک چشمے پر آئیگا تو اپنے باپ کو پکار وہ تجھے جلد جواب دیگا پہر جو تو چاہتا
ہے اوس سے پوچھ وہ آدمی گیا اوسنے ایسا ہی کیا اور چلا یہانتک کہ چشمے پر آیا اپنے باپ کو دو بار یا تین بار
پکارا اوسنے اسکو جواب دیا اسنے کہا فلانکی امانت کہان ہے کہا اور دروازے کی چوکہٹ کے نیچے ہے تو اوسنے
امانت کو اوسے دیدی اور جسپر تو ہے اوسکو لازم پکڑ یعنی دین اسلام پہر حافظ ابن قیم نے فرمایا ہے کہ ان قولون مین تطبیق کی شکل
پر بعینہ حکم صحت کا اور اوسکے غیر پر حکم بطلان کا نہین کیا جاتا ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ ارواح اپنے مستقر
مین اندر برزخ کے باعتبار تفاوت متفاوت ہین اور درمیان دلیلونکے کسی طرح کا تعارض نہین ہے کیونکہ اونمین
ہر ایک دلیل وارد ہے ایک فریق پر لوگون سے بسبب اونکے درجات کے سعادت یا شقاوت مین متفاوت
ارواح کے ۱ کئی روحین اعلی علیین ملا اعلی مین ہین اور وہ انبیا ہین اور وہ اپنے منازل مین متفاوت
ہین جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو شب معراج مین دیکہا تہا ۲ بعض ارواح سبز پرندون
کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین جہان چاہتی ہین یہ روحین بعض شہدا کی ہین نہ سب شہدا کی
اسلئے کہ بعض اونمین سے وہ ہین جو بسبب دین وغیرہ کے دخول جنت سے روکی جاتی ہین جیسا کہ مسند
مین محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا
یارسول اللہ اگر مین اللہ کی راہ مین مارا جاؤن تو میرے لئے کیا ہے فرمایا جنت جب وہ پیٹھ پہیر کر
چلا تو فرمایا مگر قرض ابہی جبریل نے آہستہ مجھسے اسکا کہا ۳ بعض اونمین سے وہ ہین کہ جنت کے
دروازے پر ہین جیسا کہ حدیث ابن عباس مین آیا ہے ۴ بعض اونمین سے وہ ہین کہ اپنی قبر مین محبوس
ہین بسبب حدیث صاحب شملہ کے کہ وہ اوسپر آگ کا شعلہ مار رہا ہے اوسکی قبر مین ۵ بعض زمین مین محبوس
ہین اونکی روح ملا اعلی مین نہین پہونچی اسلئے کہ وہ سفلی ارضی تہی کیونکہ زمینی نفس آسمانی نفس کے
ساتہ جمع نہین ہوتی جیسے کہ دنیا مین جمع نہین ہوتی تہی سو روح بعد مفارقت کے اپنے اشکال و اصحاب
عمل کے ساتہ جا ملتی ہے آدمی اوسی کے ساتہ ہوتا ہے جس سے محبت رکہتا ہے ۶ اونمین سے کئی روحین
زانیون کی تنور مین رہتی ہین ۷ اور چند روحین ہین کہ وہ خون کی نہرین مین الی غیر ذلک لیس ارواح

سعید وشقی کے واسطے ایک مستقر نہین ہے اور سب کے واسطے باوجود اختلاف محل وتباین مستقر کے
ایک اتصال ہے جسمون کے ساتھہ قبور مین تاکہ جو نعیم وعذاب کہ اونکے لئے لکہا گیا ہے وہ اونکو حاصل ہو
تمام ہوا کلام حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے جو ذکر
کیا ہے کہ ارواح کو اجساد کے ساتھہ ایک اتصال ہے اور نعیم وعذاب مین روح وجسم مشترک ہین سو اسکی
تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو امام احمد نے زہد مین وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ حزقیل علیہ السلام نے کہا
کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اوسنے مجہے اوٹہا لیا یہانتک کہ مجہے ایک چٹیل میدان مین رکہدیا وہ لڑائی
کی جگہہ تہی ناگاہ اوسمین دس ہزار مقتول تہے کہ اونکے گوشت متفرق اور اونکے جوڑ بند جدا جدا ہوچکے
تہے کہتے ہین کہ مینے اونکو پکارا ناگاہ ہر ہڈی اپنے جوڑ کی طرف آگئی پہر اوسپر گوشت اُگا پہر چمڑا پہیلا اور
مین دیکہہ رہا ہون مجہسے کہا گیا کہ تو انکی روحون کو پکار مینے اونکو پکارا ناگاہ ہر روح اپنے جسم کی طرف آگئی
جب وہ بیٹہہ گئی تو مینے اونسے پوچہا تم کہان تہے کہا جسوقت ہم مرے اور حیات نے ہمسے مفارقت
کی تو ہمکو ایک فرشتہ ملا اوسکو میکائیل کہتے ہین کہا آؤ تمہارے اعمال کو اور لو تمہارے اجر اسیطرح
ہمارا طریقہ ہے تم مین اور اونمین جو تمسے پہلے تہے اور اونمین جو تمہارے بعد آنیوالے ہین پہر اوسنے
ہمارے اعمال مین نظر کی تو ہمکو پایا کہ ہم بتون کو پوجتے تہے اوسنے کیڑون کو ہمارے جسمون پر مسلط کیا
اور روحین الم پانے لگین اور غم کو ہماری روحون پر مسلط کیا اور ہمارے جسم الم پانے لگے ہم اسیطرح
معذب ہوتے رہے یہانتک کہ تو نے ہمکو پکارا قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ حدیثین اسپر دلالت
کرتی ہین کہ شہدا کی روحین خاصتہ جنت مین ہین نہ غیر شہدا کی اور حدیث کعب وغیرہ کی شہدا پر محمول
ہے رہے غیر شہدا سو کبہی تو اونکی روحین آسمان مین ہوتی ہین نہ جنت مین اور کبہی افنیۂ قبور پر ہوتی
ہین اور کہا گیا ہے کہ وہ علی الدوام ہر جمعہ کو اپنی قبور کی زیارت کرتی ہین اور ابن العربی رحمہ اللہ نے
کہا ہے کہ حدیث جریدہ کی ساتھہ اسپر استدلال کیا جاتا ہے کہ ارواح قبرون مین ہین منعم ہون یا معذب
پہر قرطبی نے کہا ہے کہ بعض شہدا کی روحین جنت سے خارج بہی ہوتی ہین جیسا کہ حدیث ابن عباس
رضی اللہ عنہما مین آیا ہے کہ بارق[1] نہر پر باب جنت مین اور یہ اوسوقت ہے کہ جنت سے اونکو رزق دینے

قصہ حزقیل علیہ السلام

میکائیل

[1] یعنی چمکتی نہر

یا آدمیون کے نفوس مین سے کسی چیز نے روکا ہو بعض علماء اسطرف گئے ہین کہ سارے مومنین کی
روحین جنۃ الماوی مین ہین اور اسی سے لئے اوسکا نام جنۃ الماوی رکہا گیا ہے کیونکہ روحین طرف اوسکے
ٹہکانا پکڑتی ہین اور وہ زیر عرش ہے سو وہ اوسکے نعیم سے مزہ اوٹہاتی ہین اور اوسکی ہوای طیب کہاتی
ہین قول اول صحیح تر ہے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اپنے فتاوی مین فرماتے ہین کہ ارواح مومنین کی علیین
مین اور ارواح کفار کی سجین مین ہین اور ہر روح کو اپنے جسم کے ساتھ ایک ایسا اتصال معنوی ہے
کہ اوس اتصال کے ساتھ مشابہ نہین ہے جو کہ حیات دنیا مین تہا بلکہ وہ چیز کہ اوسکے ساتھ زیادہ تر
مشابہ ہے حال سونے والیکا ہے اگرچہ وہ براہ اتصال سونے والیکے حال سے بہی زیادہ تر شدید ہے
فرمایا اور اسی کے ساتھ جمع کیجاتی ہے درمیان اوسکے جو وارد ہوا ہے کہ مقر ارواح کا علیین مین ہے
یا سجین مین اور درمیان اوسکے جو کہ ابن عبد البر نے جمہور سے نقل کیا ہے کہ ارواح نزدیک افنیہ قبور کے
ہین فرمایا اور باوجود اسکے وہ تصرف مین ماذون ہین اور ٹہکانا پکڑتی ہین طرف اپنے محل کے علیین
یا سجین سے فرمایا اور جسوقت نقل کیا جاتا ہے میت ایک قبر سے دوسری قبر کی طرف تو اتصال مذکور مستمر رہتا
ہے اور اسی طرح جبکہ اجزا متفرق ہو جاوین انتہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہ جو حافظ نے
ذکر کیا کہ باوجود ہونے مقر کے علیین مین اونکو تصرف مین اذن ہے سو اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو
ابن عساکر نے طریق ابن اسحق سے روایت کیا ہے کہا مجہے حسین بن عبد اللہ بن عباس نے حدیث
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بعد اسکے کہ جعفر مقتول ہو چکے تہے مقر گذرا مجہپر آجکی رات
جعفر ایک گروہ ملائکہ کے پیچہے جاتا تہا اوسکے دو جناح تہے اونکے قوادم خون سے رنگین تہے ارادہ بیشہ
کا رکہتے تہے یہ ایک شہر ہے یمن مین اور ابن عدی نے حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اخراج
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے دیکہا جعفر کو ایک گروہ مین فرشتون کے
کہ وہ خوشخبری دیتے تہے بیشہ والون کو باران کی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اخراج کیا
ہے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے اور اسماء بنت عمیس آپ سے قریب تہین کہ آپنے
سلام کا جواب دیا اور فرمایا اے اسماء یہ جعفر ہے ہمراہ جبریل ومیکائیل کے اونہون نے گذر کیا پہر ہمپر

سلام کیا اور مجھے خبر دی کہ اوسنے مشرکین کی ملاقات کی فلان فلان دن کہا پس پہونچا مین میرے
جسم میرے ہقادیم سے تہتر طعنہ وضربہ کو پہر مینے نشان کو اپنے داہنے ہاتہہ مین لیا وہ کاٹا گیا پہر
مینے اوسکو بائین ہاتہہ مین لیا وہ کاٹا گیا پس اللہ نے میرے دونون ہاتہون کے عوض دو بازو
دیئے کہ مین اونکے ساتہہ جبریل ومیکائیل کے ہمراہ اوڑتا پہرتا ہون اوترتا ہون جنت سے جہان
چاہتا ہون اور کہاتا ہون اوسکے پہلون سے جو چاہتا ہون اسماء نے کہا مبارک ہو جعفر کو جو کچہہ
اللہ نے اوسے خیر دی لیکن مین اس سے ڈرتی ہون کہ لوگ تصدیق نہ کرین سو آپ منبر پر چڑہین
لوگون کو اسکی خبر دین آپ چڑہے پہر اللہ کی حمد وثنا کی پہر فرمایا کہ جعفر بن ابیطالب مجہپر گزرا ہمراہ
جبریل ومیکائیل کے اور اوسکے دو بازو تہے کہ اللہ نے اوسکے دونون ہاتہون کے عوض اوسے
دیئے اوسنے مجہپر سلام کیا پہر لوگون کو اوسکی خبر دی جو جعفر نے آپ کو خبر دی تہی قرطبی رحمہ اللہ تعالی
فرماتے ہین کہ حدیث کعب مین آیا ہے کہ نسمہ یعنی روح مؤمن کی ایک پرندہ ہے یہ اسپر دلالت
کرتی ہے کہ نفس روح طائر ہو جاتی ہے یعنی طائر کی صورت پر نہ یہ کہ وہ طائر مین ہوتی ہے اور طائر
اوسکے لیئے ظرف ہوتا ہے اور اسی طرح ایک روایت مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نزدیک ابن ماجہ
کے ہے کہ روحین شہداء کی نزدیک اللہ کے مثل سبز پرندون کے ہین اور ایک لفظ مین ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ روحین پرندونمین جولان کرتی ہین اور لفظ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہے
کہ سفید پرندون کی صورتونمین ہین اور ایک لفظ مین کعب سے یہ ہے کہ روحین شہداء کی سبز پرندے
ہین قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ سب صحیح تر ہے اس روایت سے کہ وہ پرندون کے جوف مین
ہین قابسی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علماء نے اس روایت کا انکار کیا ہے کہ وہ سبز پرندون کے پوٹون
مین ہین کیونکہ اسوقت محصور ومضیق علیہ ہو جاوینگے اس قول کا رد یون کیا گیا ہے کہ روایت ثابت
ہے اور تاویل کا احتمال ہے باین طور کہ فی بمعنی علی کیجائے اور معنی یہ ہون کہ اونکی روحین سبز پرندون
کے جوف پر ہین مثل اس قول اللہ سبحانہ کے ولاصلبنکم فی جذوع النخل ای علی جذوع
النخل اور یہ بہی جائز ہے کہ طیر کا نام جوف رکہا جائے کیونکہ اوسکو محیط اور اوسپر مشتمل ہے قال عبد الحق

رحمہ اللہ تعالی غیر عبد الحق نے یون کہا ہے کہ اس سے کوئی مانع نہین ہے کہ وہ حقیقۃً اجواف مین ہون اور
اللہ تعالی اجواف کو ارواح کے لئے کشادہ کر دے یہانتک کہ وہ میدان سے بہی زیادہ فراخ ہوجاوین اور ابن تیمیہ
رحمہ اللہ نے تنویر مین کہا ہے کہ ایک قوم نے متکلمین کی یہ کہا ہے کہ یہ روایت منکر ہے اور کہا کہ دو روحین
ایک جسد مین نہین ہوسکتی ہین اور یہ محال ہے انکا یہ قول جہل ہے ساتھ حقائق کے اور اعتراض ہے سنت
ثابتہ پر اسلیئے کہ معنی ظاہر ہین کیونکہ روح شہید کی جو کہ اوسکے جسد کے جوف مین دنیا سے تہی وہ اوس جسد
کے جوف مین رکہی جاتی ہے گویا وہ ایک صورت طائر کی سو وہ اس دوسرے جسد مین ہوتی ہے جیسے
اول جسد مین تہی اور یہ مدت برزخ کی ہے یہانتک کہ اللہ اوسکو قیامت کے دن عود کرے جیسا کہ اوسکو پیدا
کیا تہا اور جو بات کہ عقل مین مستحیل ہے وہ قیام ہے دو حیات کا ایک جوہر سے پہر جوہر اون دونون سے
جیسا کہ زندہ ہو رہین دو روحین ایک جسد کے جوف مین سو یہ محال نہین ہے اسلیئے کہ ہم کچہہ تداخل اجسام
کے تو قائل ہوئے نہین ہین یہ جنین جو اپنی مان کے پیٹ مین ہوتا ہے اور اوسکی روح مان کے
روح کی غیر ہے حال آنکہ اون دونون پر ایک جسد مشتمل ہے اور یہ جب ہے کہ او سنے یون کہا جاوے کہ طائر
کے لیئے ایک روح غیر روح شہدا کی ہے اور وہ دونون ایک جسد مین ہین پہر کسطرح ہوگا حال آنکہ کہا
بہی گیا ہے کہ وہ سبز پرندون کے اجواف مین ہین یعنی صورت مین پرندون کے جیسے تو یہ کہتا ہے
کہ مینے فرشتے کو صورت انسان مین دیکہا اور یہ غایت بیان یعنی وضوح مین ہے انتہی عز الدین بن
عبد السلام رحمہ اللہ تعالی اپنی امالی مین اس آیت کی تفسیر مین فرماتے ہین ولا تحسبن الذین قتلوا فی
سبیل امواتا بل احیاء اگر کوئی کہے کہ مردے سب کے سب اسی طرح ہین پہر کیون تخصیص کی گئی
ان لوگون کی تو جواب یہ ہے کہ سب اسطرح نہین ہین کیونکہ موت اس سے عبارت ہے کہ روح اجساد
سے کہینچی جاوے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتہا ای یاخذہا
وافیۃ من الاجساد یعنی بہرپور لیتا ہے نفوس کو اجساد سے اور مجاہد کی روح سبز پرندے کی طرف
نقل کیجاتی ہے تو وہ ایک جسد سے دوسرے کی طرف منتقل ہوگئی بخلاف غیر مجاہد کے کہ اونکی روحین
اجساد مین باقی رہتی ہین اور کہا کہ رہی حدیث کعب کی کہ نسمۃ المومن الخ ہے سو یہ عموم محمول ہے مجاہدین

پر اسلئے کہ یہ وارد ہو چکا ہے کہ روح قبر مین ہے اوسپر اوسکا ٹھکانا جنت و نار سے پیش کیا جاتا ہے اور اسلیئے کہ
ہم مامور ہین ساتھہ سلام کے قبور پر اور اگر ارواح ادراک نہین کرتین تو اسمین کچہہ فائدہ نہوتا انتہے پس
عزالدین نے ارواح شہدا مین یہ اختیار کیا کہ وہ پرندون مین ہین نہ یہ کہ نفس روحین پرندے ہین اور
اسکی تائید وہ اثر کرتا ہے جو کہ ابن عمرو سے گزر چکا کہ روحین ایک اور جسد مین مرکب ہوتی ہین یہ اگرچہ
موقوف ہے تو بھی اسکو حکم مرفوع کا ہے کیونکہ ایسی بات رای سے نہین کہی جاتی ہے حال آنکہ مینے
اسکے لئے ایک شاہد مرفوع دیکھا ہے اور ہناد بن سری نے کتاب زہد مین بطریق ابن اسحق اسحق بن عبد اللہ
بن ابی فروہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو بعض اہل علم نے حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہدا
تین ہین سو ادنی شہدا کا نزدیک اللہ کے براہ منزلت رجل خرج منبوذا بنفسہ وماله لا یرید ان یَقتُلَ او یُقتَلَ آیا
اوسکو سہم غرب یعنی ہوائی تیر جسکا مارنیوالا معلوم نہین سو وہ اوسے لگا پس اول قطرہ جو اوسکے خون سے
ٹپکتا ہے تو اللہ بخشدیتا ہے واسطے اوسکے جو گذرا اوسکے گناہ سے پھر اوتارتا ہے ایک جسد کو آسمان سے
رکھتا ہے اوسمین اوسکی روح کو پھر چڑہا لیجاتے ہین اوسکو طرف اللہ کے سو نہین گزرتا ہے کسی آسمان
پر آسمانون سے مگر مشایعت کرتے ہین اوسکی فرشتے یہانتک کہ اللہ کی طرف پہونچاتے ہین جب وہ پہونچ گیا
تو سجدے مین گر پڑتا ہے پھر اوسکو حکم ہوتا ہے تو اوسے ستر حُلّے استبرق کے پہناتے ہین پھر کہا جاتا ہے
لیجاؤ اوسکو اوسکے شہید بھائیون کی طرف پس کر دو اوسکو اونکے ہمراہ پھر اوسے اونکی طرف لاتے ہین اور
وہ ایک سبز قبّے مین ہین نزدیک دروازے جنت کے نکلتا ہے طرف اونکے صبح کا کھانا اونکا جنت سے
جسوقت وہ اپنے اخوان کی طرف پہونچ جاتا ہے تو وہ اوس سے پوچھتے ہین جیسے تم پوچھتے ہو سوار سے
جو تمپر آتا ہے تمہارے بلاد سے کہتے ہین کیا کیا فلان بن فلان نے کہتا ہے فلان مفلس ہوگیا کہتے ہین
اوسکا مال کیا ہوا واللہ وہ بڑا زیرک بہت جمع کرنیوالا تاجر تھا ہم اوسکو مفلس شمار نہین کرتے جسکو
تم شمار کرتے ہو مفلس تو اعمال ہی سے ہوتے ہین فلان نے اور اوسکی فلان عورت نے کیا کیا کہتا ہے
اوسکو طلاق دیدی کہتے ہین اونکے درمیان کیا ماجرا ہوا یہانتک کہ اوسنے طلاق دیدی واللہ وہ تو
اوسپر نہایت فریفتہ تھا کہتے ہین فلان نے کیا کیا کہتا ہے وہ مجھسے کچہہ پہلے مرگیا کہتے ہین وہ ہلاک ہوا

واللہ تعالیٰ نے اوسکا کچھ ذکر نہیں سنا اللہ کے دو رستے ہیں ایک تو سیدہا ہے اور دوسرا رستہ ہے مخالف سے
سو جب اللہ کسی بندے کے ساتھہ ارادہ خیر کا کرتا ہے تو اوسکا گذر سیدہا ہوتا ہے ہم پہچان لیتے ہیں
کہ وہ کب مرا اور جب اللہ ارادہ کرتا ہے کسی بندے کے ساتھہ شر کا تو اوسکو رستے مخالف لیجاتے ہیں
سو ہم اوسکا کچھ ذکر نہیں سنتے الحدیث اور ابن مندہ نے طریق سے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم کے ابان
بن جبلہ سے اخراج کیا ہے کہا مجھے پہونچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید
جسوقت شہید ہوتا ہے تو اوتارتا ہے اللہ ایک جسد کو مثل زیادہ تر خوبصورت جسد کے پہر اوسکی روح
سے کہا جاتا ہے کہ تو اوسمین داخل ہو جا وہ اپنے جسد اول کی طرف دیکہتا ہے جو اوسکے ساتہہ کیا
جاتا ہے اور بات کرتا ہے تو گمان کرتا ہے کہ لوگ اوسکے کلام کو سنتے ہین اور اونکی طرف دیکہتا ہے
تو گمان کرتا ہے کہ وہ اوسے دیکہتے ہین یہانتک کہ آتی ہین اوسکے پاس بی بیان اوسکی یعنی حور عین
سے تو وہ اوسکو لیجاتی ہین ف صاحب افصاح رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ سنعم جہات مختلف پر ہے
اونمین سے وہ ہے کہ طائر ہے شجر جنت مین ۲ بعض وہ ہین کہ سبز پرندون کے پوٹون مین ہین ۳
اونمین سے بعض وہ ہین کہ قندیلون مین زیر عرش بسیر الیتی ہین ۴ بعض وہ ہین کہ سفید پرندون کے
پوٹون مین ہین ۵ بعض وہ ہین کہ پرندون کے پوٹون مین ہین مثل زرازیر کے ۶ بعض وہ ہین جو کہ اشخاص
صُور مین ہین صور جنت سے ۷ بعض ایک صورت مین ہین جو اونکے واسطے اونکے ثواب اعمال سے پیدا
کیجاویگی ۸ بعض چرتی ہین اور اپنے جُثون کی طرف آمد و رفت رکہتی ہین اونکی زیارت کرتی ہین ۹
بعض وہ ہین جو ملتی ہین اونکی روحون سے جو کہ قبض کی جاتی ہین اور جو اونکے سوا ہین اونمین سے ۱ بعض
تو کفالت میکائیل علیہ السلام مین ہین ۲ اور بعض کفالت آدم علیہ السلام مین ۳ اور بعض کفالت
ابراہیم علیہ السلام ہین قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ یہ قول حسن ہے اخبار کو جمع کرتا ہے تاکہ اونکے آپسمین
تدافع نہو امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسکی تائید وہ بات کرتی ہے جو کہ حدیث اسرا مین نزدیک
بیہقی کے دلائل مین اور نزدیک ابن مردویہ کے روایت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ پہر مین
چڑہا طرف دوسرے آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہہ یحییٰ وعیسیٰ علیہم السلام کے تہا اور اونکے ساتہہ

ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین تیسرے آسمان کی طرف چڑہا تو ناگاہ مین ساتہہ یوسف علیہ السلام کے

کے تہا اور اونکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف چوتہے آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہہ

ادریس علیہ السلام کے تہا اور اونکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف پانچوین

آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہہ داؤد^(لہ) علیہ السلام کے تہا اور اُنکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے پہر مین چڑہا طرف

چہٹے آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہہ موسی علیہ السلام کے تہا اور اونکے ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم

سے پہر مین چڑہا طرف ساتوین آسمان کے تو ناگاہ مین ساتہہ ابراہیم علیہ السلام کے تہا اور اونکے

ساتہہ ایک گروہ تہا اونکی قوم سے مجہسے کہا گیا یہ تیرا مکان اور تیری امت کا مکان ہے پہر آپ نے

یہ آیت پڑہی ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین آمنوا اور ناگاہ

مین میری امت کے ساتہہ تہا وہ دو شطر تہے ایک شطر یعنی نصف پر تو سفید کپڑے تہے گویا کاغذ اور ایک شطر^(۵۲)

پر سبز کپڑے تہے الحدیث پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے تفاوت ارواح پر مراتب مین اور اسپر کہ ہر آسمان

مین ایک قوم ہے **ف** حکیم ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ روحین برزخ مین جولان کرتی ہین تو

دیکہتی ہین احوال دنیا کو اور فرشتون کو کہ وہ آسمان مین آدمیون کے احوال سے بات چیت کرتے ہین

اور کہی روحین عرش کے نیچے ہین اور کئی روحین جنتون کی طرف اوڑتی پہرتی ہین اور جدہر چاہتی ہین

اپنی اقدار پر سعی سے طرف اللہ کے ایام حیات مین اور بیہقی نے کتاب عذاب قبر مین مثل اسکے ذکر

کیا ہے جبکہ حدیث ابن مسعود کی ارواح شہدا مین اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ذکر کی ہے

پہر حدیث بخاری کی براء رضی اللہ عنہ سے وارد کی ہے کہا کہ جسوقت ابراہیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے صاحبزادہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اوسکے لئے ایک دودہ پلانیوالی ہے جنت مین پہر کہا یعنی بیہقی نے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام پر اس بات کا حکم لگایا کہ وہ جنت مین دودہ پلاسے لئے

جاتے ہین حال آنکہ وہ بقیع قبرستان مدینہ منورہ مین مدفون ہین اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ

درمیان اس حدیث کے کہ روح ایک طائر ہے شجر جنت مین چرتا ہے اور درمیان حدیث عرض مقعد کے

کچہہ منافات نہین ہے بلکہ اوسکی روح جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہے اور اوسکے پہلون سے کہاتی ہے

لہ دو نسخون مین بجائے داؤد کے ہارون ہے ۲۱۲ ت

ہارون

۵۲ دو نسخون مین بجائے ... ہے اور دو مین ثیاب

۲۱۲

اور اوسکا ٹھکانا اوسپر عرض کیا جاتا ہے اسلیے کہ وہ اوسمین داخل نہو گی مگر جزا کے دن اس دلیل سے کہ
منازل شہدا کے اوسدن وہ نہین ہین جسکی طرف اونکی روحین برزخ مین ٹھکانا پکڑتی ہین سو پورا دخول جنت
کا نہین ہوگا مگر اوسی انسان کو جو کہ روح و بدن سے پورا ہوا ور دخول روح کا فقط ایک امر ہے سوا
اسکے **ف** امام نسفی رحمہ اللہ تعالی بحر الکلام مین فرماتے ہین کہ ارواح چار طرحپر ہین ۱ ارواح انبیاء
علیہم السلام کی یہ اپنے جسد سے نکلتی ہین اور مثل اپنی صورت کے ہو جاتی ہین مثل مشک وکافور
کے اور جنت مین ہوتی ہین کہاتی پیتی عیش و آرام کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کے ٹھکانا پکڑتی
ہین جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین ۲ اور شہیدون کی روحین اپنے جسد سے نکلتی ہین اور سبز پرندون
کے اجواف مین جنت کے اندر ہوتی ہین او تنعم کرتی ہین اور رات کو طرف قندیلون کے بسیرا لیتی
ہین جو کہ زیر عرش لٹکی ہوئی ہین ۳ اور مطیع و فرمانبردار مؤمنون کی روحین ربض جنت مین ہین نہ کہاتی
نہ تمتع کرتی ہین ولیکن جنت کی طرف دیکھتی ہین **ف** ربض بالتحریک دیوار گرد شہر و کرانہای ہر چیز
صراح ۴ اور روحین عاصی گنہگار مؤمنون کی درمیان آسمان و زمین کے ہوا مین ہوتی ہین ۵ رہین
کفار کی روحین سو وہ سیاہ پرندون کے جوف مین اندر سجین کے ساتوین زمین کے نیچے ہین اور وہ اپنے
جسدون کے ساتھہ متصل ہین سو روحین تو عذاب کیجاتی ہین اور جسد اوس سے الم درد پاتے ہین جیسے
آفتاب آسمان مین ہے اور نور اوسکا زمین مین انتہی **ف** حافظ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی احوال
قبور مین فرماتے ہین کہ باب نوان ذکر مین محل ارواح موتی کے برزخ مین ۱ بلا شک ارواح انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نزدیک اللہ کے ہین علیین مین اور صحیح مین ثابت ہو چکا ہے کہ آخر کلمہ جسکے
ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت کلام کیا یہ تہا فرمایا اللھم بالرنیق الاعلی
اور ایک آدمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قبض کئے گئے وہ
کہان ہین کہا جنت مین ۲ رہے شہدا سو اکثر علماء اسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین اور اس مضمون کی حدیثین
کثرت سے آئی ہین جیسے حدیث مسلم کی ابن مسعود سے اور حدیث امام احمد کی اور ابو داؤد کی ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے اور ان دو کے سوا اور ہین جو گزر چکین اور جو نہین گزری ہین اونمین سے ایک یہ ہے

الرفیق

انس رضی اللہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا خواب پسند آتا تہا تو آپ اپنی گفتگو مین
فرماتے تہے کیا دیکہا ہے کسی نے تم مین سے خواب فاذا رأی الرجل الذی لا یعرفہ الرؤیا
سأل عنہ فان اخبر عنہ بمعروف کان اعجب لرؤیا ہ انس کہتے ہین ایک عورت آئی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مینے خواب مین دیکہا گویا مین نکلی جنت مین داخل ہوگئی مینے ایک وجبہ[1] سنا جس سے جنت
گونج گئی ناگاہ مین ساتہہ فلان فلان کے تہی یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پہلے ایک چہوٹا سا لشکر بہیجا تہا پس اونکو لائے اونپر لوپرا نئے کپڑے[2] تہے اونکی گردنون
کی رگون سے خون بہتا تہا کہا گیا کہ اونکو نہر بیذخ کی طرف لیجاؤ وہ اوسمین غوطہ دئے گئے پہر نکالے گئے
اور مونہہ اونکے جیسے چودہوین رات کا چاند اور اونکے لئے سونیکی کرسیان لائے اونپر وہ بٹہائے گئے
اور ایک سونے کی رکابی لائے اوسمین ایک بسرہ یعنی گدر کہجور تہی اونہون نے بسرہ سے کہایا جسقدر
چاہا وہ اوسکو ایک طرفسے دوسری طرف نہین لوٹتے تہے مگر وہ کہاتے میوے سے جو چاہتے تہے
وہ عورت کہتی ہے کہ مینے بہی اونکے ساتہہ کہایا پہر اوس لشکر سے بشیر یعنے خوشخبری دینے والا آیا کہا
یا رسول اللہ ایسا ایسا ہوا اور فلان فلان مارے گئے یہانتک کہ بارہ آدمی گن ڈالے آپنے فرمایا عورت
کو میرے پاس لاؤ فرمایا تو اپنا خواب اس شخص سے بیان کر دوسرے آدمی نے کہا وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس عورت
نے کہا فلان فلان مارے گئے اخرجہ احمد وابن ابی الدنیا وابو یعلی عن انس اور مجاہد سے
مروی ہے کہ شہدا جنت مین نہین ہین ولیکن جنت سے اونکو رزق دیا جاتا ہے آدم بن ابی ایاس نے مجاہد سے
اس آیت کی تفسیر مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء الآیۃ
روایت کیا ہے کہ وہ زندہ ہین نزدیک اپنے رب کے رزق دئے جاتے ہین جنت کے پہلون سے اور
اوسکی ہوا پاتے ہین اور اوسمین نہین ہین اور کبہی اسکے لئے حدیث ابن عباس سے استدلال کیا جاتا
ہے کہ شہدا نہر بارق پر ہین باب جنت مین کیونکہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہر خارج جنت مین ہے اس
استدلال کا یون جواب دیا ہے کہ ابن اسحق اسکا راوی مدلس ہے اوسنے تحدیث کی تصریح نہین کی ہے
اور شاید یہ عموم شہدا مین ہو اور وہ جو قندیلون مین زیر عرش ہین خواص شہدا ہون یا شاید مراد شہدا

[1] یعنی پکارا افتادن یعنی دھماکا ۱۲
[2] حدیث کا لفظ شبابہ طلس ای وسخۃ یعنی میلے کپڑے ۱۲

سے اسجگہ وہ شہید ہون جو کہ اللہ کی راہ مین مارے نہین گئے ہین جیسے مطعون مبطون غریق وغیرہ اونمین سے
جنپر نص وارد ہوئی ہے کہ وہ شہید ہین یا مراد سائر مومنین ہین اسلیئے کہ کبھی شہید کا اطلاق اوسپر بھی ہوتا
ہے جسنے اپنے ایمان کو محقق کیا اور اوسکی صحت کی شہادت دی جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ ہر مومن صدیق وشہید ہے کہا گیا ای ابوہریرہ تم کیا کہتے ہو کہا پڑھو الذین آمنوا
باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم براء بن عازب رضی اللہ عنہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا مومن میری امت کے شہدا ہین پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی رہے بقیہ مومنین سوی شہدا کے سو وہ اہل تکلیف ہین
اور انکے غیر پس اطفال مومنین کے جمہور اسپر ہین کہ وہ جنت مین ہین امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر
اجماع نقل کیا ہے روایت جعفر بن محمد مین کہا ہے لیس فیہ اختلاف انہم فی الجنۃ اور روایت
میمونی مین کہا ہے واحد یشک انہم فی الجنۃ اور اسی طرح شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص
کی ہے کہ وہ جنت مین ہین اور سلف سے صریحًا آیا ہے کہ اونکی روحین جنت مین ہین اور ایک گروہ
اس طرف گیا ہے کہ اطفال مومنین کے واسطے عمومًا اسکی گواہی نہین دیجاتی ہے کہ وہ جنت مین ہین
اور نہ اونکے آحاد کے لیئے شہادت دیجاتی ہے اور شاید یہ اس طرف رجوع کرتا ہے کہ طفل معین
کے باپ کے واسطے ایمان کی شہادت نہین دیجاتی ہے تو اسوقت اوس طفل کے لیئے اسکی شہادت
نہین دیجائیگی کہ وہ اطفال مومنین سے ہے پس اونکے آحاد مین وقف ہوگا بسبب وقف کے
ایمان مین اونکے باپون کے اور یہ قول کسی ایک امام سے صریحًا ثابت نہین ہوا ہے صرف اونکی
عمومات کلام سے لیا گیا ہے اور سوا اسکے نہین ہے کہ اس سے ارادہ اطفال مشرکین کا کیا ہے
اور امام احمد رحمہ اللہ نے حدیث صغارہم دعامیص الجنۃ الحدیث ونحوہ کے ساتھہ استدلال کیا ہے اور
امام احمد نے کہا کہ جب اوسکے مان باپ کے لئے اوسکے سبب سے دخول جنت کی امید کیجاتی ہے تو پھر
اوسمین کیون شک کیا جاتا ہے رہے مکلف مومنین سے سوای شہدا کے سو اونمین علماء نے
قدیمًا وحدیثًا اختلاف کیا ہے پس امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے کہ مومنون کی روحین جنت مین ہین

اور کفار کی روحین آگ مین اور حدیث کعب بن مالک ؓ ام ہانی وابوہریرہ وام مبشر وعبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہم سے استدلال کیا ہے اور ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے کعب سے علیین وسجین کا پوچھا تو کعب نے کہا کہ علیین تو ساتوان آسمان ہے اوسمین ارواح مومنین
ہین رہا سجین سو وہ ساتوین زمین[له] ہے اوسمین ارواح کفار ہین نیچے حد ابلیس کے اور یہ بات دلیلون
سے ثابت ہو چکی ہے کہ جنت ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور دوزخ ساتوین زمین کے نیچے ہے
جن حدیثون سے اسکے لئے استدلال کیا گیا ہے اونہین سے یہ حدیثین ہین ۱ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خدیجہ کا پوچھا فرمایا مینے اوسکو دیکھا ہے ایک نہر پر
جنت کی نہرون سے ایک گھر مین قصب سے کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہے اور نہ رنج اخرجہ البزار
والطبرانی ۲ حضرت فاطمہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہا کہ ہماری مان خدیجہ کہان ہین فرمایا ایک گھر مین قصب سے کہ اوسمین نہ بیہودہ بکنا ہے اور نہ رنج درمیان
مریم اور آسیہ زن فرعون کے بیچ کہا اس قصب یعنی نی سے فرمایا نہین بلکہ قصب سے جو کہ موتی و یاقوت
سے پرویا ہوا ہے اخرجہ الطبرانی بسند منقطع ۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ اسلمی کو رجم کیا جسنے آپکے نزدیک زنا کا اقرار کیا تھا تو فرمایا قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے وہ اب جنت کی نہرون مین سے اونمین غوطہ مار رہا ہے
اخرجہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وابوداؤد ۴ ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و
وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا جسکی روح نے جسم سے مفارقت کی اور وہ تین باتون سے
بری ہے تو وہ جنت مین داخل ہوا کبر و غلول یعنی خیانت اور قرض سے ف ایک گروہ نے کہا
کہ روحین زمین مین ہین پھر اختلاف کیا سو ایک فرقے نے کہا کہ روحین افنیۂ قبور پر مستقر رہتے
ہین یہ ابن وضاح کا قول ہے اور ابن حزم نے اسکی حکایت عامۂ اصحاب حدیث سے کی ہے اور ابن
عبد البر نے اسکو ترجیح دی ہے کہ روحین شہدا کی جنت مین ہین اور غیر شہدا کی روحین افنیۂ قبور پر
ہین چرتی ہین جہان چاہتی ہین اور مردون پر سلام کرنے اور عرض مقعد کی حدیثون کے ساتھ استدلال

له ایک نسخہ مین الارض السابعۃ السفلی ۱۲ منہ

کیا ہے حال آنکہ اسمین اسپر دلیل نہین ہے کہ روحین جنت مین نہین ہین کیونکہ عرض تو جسم پر ہے اور روح
کے لئے اوسکے ساتھہ اتصال ہے اور نری روح جنت مین ہے اور اسی طرح اہل قبور پر سلام کرنا اسپر
دلالت نہین کرتا ہے کہ اونکی روحین افنیۂ قبور پر مستقر رہتی ہین اسلیئے کہ قبور انبیاء و شہدا پر سلام
کیا جاتا ہے حال آنکہ اونکی روحین علیین مین ہین لیکن اونکے لئے باوجود اسکے ایک اتصال سریع ہے
ساتھہ جسم کے اور اسکی کنہ و کیفیت کو حقیقۃً نہین جانتا ہے مگر اللہ عز و جل اور جو حدیثین کہ اس بات
مین مروی ہین کہ سونے والیکی روح عرش کی طرف چڑہائی جاتی ہے یہ باوجود تعلق روح کے ساتھ
بدن کے اور سرعت عود روح کی طرف بدن کے وقت اوسکی بیداری کی اسکی شہادت دیتی ہین پس
ارواح مردون کی جو کہ اپنے ابدان سے متجرد ہین اولیٰ تر ہین ساتھہ عروج کی طرف آسمان کے اور ساتھہ
عود کے طرف قبر کے ایسی سرعت مین اور ایک فرقے نے کہا کہ روحین زمین کی ایک موضع مین جمع
کیجاتی ہین سو ارواح مؤمنین کی جابیہ مین جمع کیجاتی ہین اور نزدیک بعض کے چاہ زمزم مین اور
روحین کفار کی چاہ برہوت مین جمع کیجاتی ہین و حجہ القاضی ابو یعلی من الحنابلۃ فی کتاب
المعتمد اور یہ مخالف ہے نص امام احمد رحمہ اللہ کی کہ ارواح کفار کی نار مین ہین اور شاید چاہ برہوت کو
جہنم کے ساتھہ ایک اتصال ہو اوسکی تہ مین جیسا کہ بحر مین مروی ہے کہ اوسکے نیچے جہنم ہے اور ابو عمر
احمد بن محمد نیسابوری کی کتاب حکایات مین حامد بن یحیی بن سلیم سے مروی ہے کہا کہ مکے مین ہمارے
پاس ایک آدمی اہل خراسان سے تہا امانتین رکہا کرتا تہا پہر اونکو ادا کیا کرتا ایک آدمی نے اوسکے
پاس دس ہزار دینار امانت رکہی اور غائب ہو گیا اور خراسانی کو موت آئی اوسنے اپنی اولاد سے کسیکو
اوسپر امین نہ سمجہا تو اونکو اپنے کسی گہر مین دفن کر دیا اور مر گیا پہر امانت والا آدمی آیا اور اوسکے بیٹون سے
پوچہا اونہون نے کہا ہمکو اوسکا کچہہ علم نہین ہے تو اوسنے علمار سے پوچہا جو کہ مکے مین تہے اور وہ
اوس زمانے مین بہت تہے علما نے کہا ہم اوسکو گمان نہین کرتے مگر اہل جنت سے اور ہمکو یہ بات پہونچی ہے
کہ روحین اہل جنت کی زمزم مین ہین سو جسوقت تہائی یا آدہی رات گزر جاوے تو تو زمزم پر جا اور
اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو پکار ہم امید کرتے ہین کہ وہ تجہے جواب دیگا اگر وہ تجہے جواب دے

تو تو اوس سے اپنے مال کا پوچہنا وہ گیا جیسا کہ اونہون نے کہا تہا پہر اوسنے ایک[۱] بار دو بار سہ بار
پکارا اوسنے جواب نہ دیا تو وہ علماء کی طرف لوٹ کے آیا کہا مینے تین بار پکارا مجہے جواب نہ ملا علماء نے
انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہم تیرے صاحب کو گمان نہین کرتے مگر اہل نار سے سو تو یمن کی طرف جا وہین
ایک وادی ہے اوسکو برہوت کہتے ہین اوسمین ایک کنوان ہے اوسکو باہوت کہتے ہین اوسمین اہل نار
کی روحین ہین تو اوسکے کنارے پر کہڑا رہ پہر اوسکو اوسوقت پکار جسوقت کہ تو نے زمزم مین پکارا تہا
وہ گیا جیسا کہ اوس سے کہا گیا تہا رات کو پہر پکارا ای فلان بن فلان مین فلان ہون اوسنے اول آوازین[۲] وسکو
جواب دیا اور باقی حکایت کتاب سے ساقط ہوگئی قال ابو عمر حدثنا ابو بکر بن محمد بن عیسی الطرطوسی
حدثنا حامد بن یحیی بن سلیم الخ صفوان بن عمرو کہتے ہین مینے عامر بن عبد اللہ ابو الیمان سے
سوال کیا کیا نفوس مؤمنین کے لئے کوئی جگہہ جمع ہونیکی ہے کہا کہتے ہین کہ وہ زمین جسکے حق مین اللہ
تعالی نے فرمایا ہے ان الارض یرثہا عبادی الصالحون وہی زمین ہے جسمین مؤمنین کی روحین
جمع کیجاتی ہین یہانتک کہ بعث ہو اخرجہ ابن مندہ وھذا غریب جدا وتفسیر[۳] الآیۃ
بذلک اغرب اور ابن مندہ نے شہر بن حوشب سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے ابی
بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف لکہا او نسے تلقی ارواح اہل جنت اور ارواح اہل نار کا سوال کرتے تہے
ابی نے کہا کہ ارواح اہل جنت کی تو جابیہ مین ہین اور ارواح کفار کی حضر موت مین ایک گروہ صحابہ نے
کہا کہ روحین نزدیک اللہ کے ہین یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح ہوئی ہے ابن مندہ نے بطریق شعبی
حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ارواح موقوف ہین نزدیک رحمن کے اپنے موعد کا انتظار کر رہی
ہین یہانتک کہ اونمین نفخ کیا جائے وھذا لا ینافی ماوردت بہ الاخبار من محل الارواح علی
ما سبق اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ روحین بنی آدم کی نزدیک اونکے باپ آدم علیہ السلام کے
اونکے داہنے بائین طرف ہین اسلئے کہ حدیث صحیحین مین قصہ اسرا مین آیا ہے کہ جب دروازہ کہولا گیا
تو ہم آسمان پر چڑہے تو ناگاہ ایک مرد بیٹہا ہوا ہے اوسکے داہنے طرف اسودہ[۴] اور اوسکے بائین طرف
اسودہ ہین جسوقت وہ اپنے داہنی طرف دیکہتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائین طرف نظر کرتا ہے تو روتا ہے

[۱] دو نسخون مین عبارت یون ہے اول لیلۃ وثانیۃ وثالثۃ ۱۲
[۲] یعنی پہلی آوازین یا اشخاص
[۳] جمع سواد ۱۲

بیٹھے جبریل علیہ السلام سے کہا یہ کون ہے کہا آدم اور یہ اسودہ انکے دائین بائین طرف انکی اولاد کی روحین
ہین سو انمین سے داہنی طرف والے اہل جنت ہین اور جو اسودہ کہ انکے بائین طرف ہین اہل نار ہین سو
جب وہ اپنے داہنی طرف دیکھتے ہین تو ہنستے ہین اور جسوقت اپنے بائین طرف دیکھتے ہین تو روتے ہین
الحدیث اور ظاہر اس لفظ کا اسکو مقتضی ہے کہ روحین کفار کی آسمان مین ہین اور یہ قرآن و حدیث دونون
کے مخالف ہے کیونکہ آسمان روح کافر کے لئے نہین کہولا جاتا ہے اور بعض طرق حدیث مین وہ چیز
وارد ہوئی ہے کہ اشکال کو دور کرتی ہے لفظ اسکا یہ ہے کہ ناگاہ اونپر اونکی ذریت کی روحین پیش
کیجاتی ہین سو جبکہ روح مؤمن کی ہوتی ہے تو وہ کہتے ہین روح طیب ہے اسکو علیین مین رکھو اور
جب روح کافر کی ہوتی ہے تو کہتے ہین روح خبیث ہے اسکو سجین مین رکھو الحدیث سو اسمین یہ ہے
کہ سماء دنیا مین ارواح اونکی ذریت کی اونپر عرض کیجاتی ہین اور وہ امر کرتے ہین ارواح کے رکہنے
کا اونکے مستقر مین پس اسنے اسپر دلالت کی کہ محل استقرار ارواح کا آسمان مین نہین ہے ف
ابن حزم رحمہ اللہ نے یہ زعم کیا ہے کہ اللہ تعالی نے ارواح کو جملۃً قبل اجساد کے پیدا کر دیا ہے اور اونکو
ایک برزخ مین رکھدیا ہے اور وہ برزخ نزدیک منقطع عناصر کے ہے جہان نہ پانی ہے نہ مٹی نہ ہوا نہ
آگ اور جسوقت وہ اجساد کو پیدا کرتا ہے تو اون روحون کو اونمین داخل کر دیتا ہے پھر اونکا اعادہ
کرتا ہے نزدیک اونکے قبض کے طرف اوسی برزخ کے اور انبیاء و شہداء کی روحین جلدی سے طرف
جنت کے بہیجدیجاتی ہین اور یہ ایک ایسا قول ہے کہ مسلمانون مین سے کسی نے اوسکو نہین کہا اور
نہ یہ اونکے کلام کی جنس سے ہے یہ تو جنس کلام متفلسفہ سے ہے ف متکلمین کے ایک گروہ سے
یہ قول منقول ہے کہ ارواح اجسام کے مرنیسے مرجاتی ہین اور اس قول کی نسبت معتزلہ کی طرف
کی گئی ہے ایک جماعت فقہاء اندلس قدیماً اس قول کے قائل ہوگئے اونمین سے عبد الاعلی بن وہاب
بن محمد بن عمر بن لبابہ ہین اور اونکے متاخرین مین سے جیسے سہیلی اور ابو بکر بن العربی علماء نے اس قول
کا سخت انکار کیا ہے یہانتک کہ سحنون بن سعید وغیرہ نے کہا کہ یہ قول اہل بدع کا ہے نصوص کثیر
جو کہ بقاء ارواح پر بعد مفارقت ابدان کے دلالت کرتے ہین وہ اس قول کا رد و ابطال کرتے ہین

ف فرق درمیان حیات شہدا اور مومنین غیر شہدا رکے جنکی روحین جنت مین ہین دو وجہ سے ہی
ایک وجہ یہ ہے کہ ارواح شہدا کے لئے اجساد پیدا کئے جاتے ہین اور وہ طیور ہین جنکے پوٹونمین
وہ روحین ہوتی ہین تاکہ اونکی نعیم کامل ہو اور اون روحونکی نعیم سے زیادہ تر کامل ہوں جو کہ اجساد سے
مجرد ہین اسلیئے کہ شہدا رنے اپنے اجساد کو قتل فی سبیل اللہ کے واسطے صرف کردیا سو اونکے عوض
یہ اجساد برزخ مین دئے گئے **دوسری وجہ** یہ ہے کہ شہدا رکو جنت سے رزق ملتا ہے اور
اسکے مثل غیر شہدا کے حق مین ثابت نہین ہوا گو یہ آیا ہے کہ انہم یعقلون فی شجر الجنۃ یعنی
جنت کے درختون مین چرتی ہین کسی نے کہا اسکے معنی تعلق ہین بعض نے کہا کہا تا ہے درخت سے
بہرحال مساوات غیر شہدا رکے شہدا سے اونکے کمال تنعم اکل مین لازم نہین آتی ہے واللہ اعلم اہی وہ حدیث
جسکو ابن سہنی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت قبرستان
مین داخل ہوتے تو فرماتے السلام علیکم ایتھا الارواح الفانیۃ والابدان البالیۃ
والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی باللہ تعالیٰ مؤمنۃ اللھم ادخل
علیھم روحا منک وسلاما منا سو باوجود اسکے ضعف سند کے یون تاویل
کی گئی ہے کہ مراد فنا ارواح سے جانا اونکا ہے اجساد مشاہد و محسوس سے **ف** حافظ ابن قیم
رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ نفس کے لئے چار گھر ہین ہر گھر پہلے گھر سے زیادہ تر بڑا ہے **۱** مان کا پیٹ
یہ جگہہ حصر و تنگی و غم اور تین تاریکیون کی ہے **۲** یہ گھر جسمین نشو و نما پایا اور اس سے مالوف ہوا اور جسمین
خیر و شر کمایا **۳** برزخ یہ اون گھرون سے زیادہ تر بڑا اور کشادہ و فراخ ہے اس گھر کی نسبت اوسنے
ایسی ہے جیسے کہ پہلے گھر کو اسکے ساتھ نسبت ہے **۴** وہ گھر ہے جسکے بعد اور کوئی گھر نہین ہے دار القرار
جنت یا نار اور نفس کے لئے ہر گھر مین ان گھرون سے ایک حکم و شان ہے کہ غیر ہے دوسرے
گھر کی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ حافظ ابن قیم نے جو بات تیسرے گھر مین ذکر کی ہے اوسکی
تائید وہ اثر کرتا ہے جسکو ابن ابی الدنیا نے مرسل سلیم بن عامر جبابری سے روایت کیا ہے کہ مثل مومن
کے دنیا مین جیسے بچہ اوسکی مان کے پیٹ مین جسوقت وہ اوسکے پیٹ سے نکلتا ہے تو اپنے مخرج

پیر روتا ہے یہانتک کہ جب اوسنے روشنی کو دیکہا اور دودہ پیا تو وہ دوست نہین رکہتا ہے کہ اپنے
مکان کی طرف رجوع کرے اور اسی طرح مومن موت سے نکلتا ہے پہر جبکہ وہ اپنے رب کی طرف
پہونچتا ہے تو دوست نہین رکہتا ہے کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے جنین دوست نہین رکہتا ہے
کہ اپنی مان کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۲ ابن ابی الدنیا نے مرسل عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ ایک آدمی مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا سے کوچ کرگیا
سو اگر وہ راضی ہوا تو اوسے خوش نہین کرتا ہے یہ کہ دنیا کی طرف رجوع کرے جیسے خوش نہین کرتا ہے
ایک تمہارے کو یہ کہ اپنی مان کے پیٹ کی طرف رجوع کرے ۳ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین
انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین تشبیہ
دی مینے مومن کی نکلنے کو دنیا سے مگر مثل نکلنے بچے کے اوسکی مان کے پیٹ سے اوس غم وتاریکی
سے طرف راحت دنیا کے ف امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کفایۃ المعتقد مین شیخ عمر بن الفارض
رضی اللہ عنہ سے حکایت کیا ہے کہ وہ ایک مرد کے جنازے مین حاضر ہوئے یہ شخص اولیاء اللہ مین سے تھے
کہتے ہین جب ہم اوسپر نماز پڑہ چکے ناگاہ جوّ یعنی ما بین زمین وآسمان سبز پرندون سے بہر گیا اونمین سے
ایک بڑا پرندہ آیا اوسنے اونکو نگل لیا پہر اوڑ گیا کہتے ہین کہ مینے اس سے تعجب کیا تو ایک آدمی نے
مجہسے کہا یہ آدمی ہوا سے اوترا اور نماز مین حاضر ہوا تہا تو تعجب نہ کر اسلئے کہ شہیدون کی روحین سبز
پرندون کے پوٹون مین ہین جنت مین چرتی ہین یہ تو تلوارون کے شہید ہین رہے محبت کے شہید سو اونکے
اجساد ارواح ہین امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اسی کے مشابہ وہ حکایت ہے جسکو ابن
ابی الدنیا نے ذکر موت مین زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین
ایک شخص پہاڑ کے غار مین لوگون سے کنارہ کش ہوگیا تہا اوسکے وقت کے لوگ جب قحط مین مبتلا
ہوتے تو اوس سے استغاثہ کرتے وہ اللہ سے دعا کرتا اللہ اونکو پانی دیتا تہا وہ مرگیا لوگ اوسکی تجہیز وتکفین
مین لگے وہ اس حال مین تہے کہ ناگاہ ایک سریر یعنی تخت ابر آسمان مین حرکت کرتا ہے یہانتک کہ
اوسکی طرف پہونچا ایک شخص کہڑا ہوگیا اوسنے اوسکو لیا اور اوس تخت پر رکہدیا وہ تخت بلند ہوگیا

حکایت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

اور لگا اوسکی طرف دیکھہ رہے ہین ہوا مین یہانتک کہ اونسے غائب ہوگیا ۱۲ اور اسیکی تائید وہ حکایت
بہی کرتی ہے جسکو بیہقی و ابو نعیم دونون نے دلائل نبوت مین عروہ سے نقل کیا ہے کہ عامر بن فہیرہ بئر معونہ
کے دن مارے گئے اون لوگون مین جو کہ مقتول ہوئے اور عمرو بن امیہ ضمری قید ہوگئے تو عامر بن طفیل نے عمرو
سے کہا کیا تو اپنے اصحاب کو پہچانتا ہے عمرو نے کہا ہان پہر اونہین لیکے مقتولون مین گشت کیا اور عامر نے
عمرو سے اونکے نسب پوچہنے شروع کئے کہا تو اونہین سے کسیکو گم پاتا ہے کہا ایک مولی کو ابوبکر کے گم
پاتا ہون جسکو عامر بن فہیرہ کہتے ہین عامر نے کہا وہ تم مین کیسا تہا کہا وہ ہمارے افضل لوگونمین سے
تہا عامر نے کہا کیا مین تجہے اوسکی خبر دون اسنے یعنی ایک شخص کی طرف اشارہ کیا اوسکو نیزہ مارا
پہر اپنے نیزے کو کہینچا پس اوس آدمی یعنی عامر بن فہیرہ کو اوپر کے جانب آسمان مین لیگئے یہانتک کہ
واللہ مین اوسے نہین دیکہتا تہا اور اوسکا قاتل ایک مرد تہا کلاب سے اوسکو جبار بن سلمی کہتے تہے وہ
ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا پہر مسلمان ہوگیا اور کہا مجہے اسلام کی طرف اوس چیز نے بلایا
جو کہ مینے مقتل عامر بن فہیرہ سے دیکہی کہ اوسکو آسمان کی طرف بلند اوٹہا لیگئے ضحاک نے اوسکے اسلام
کا اور جو مقتل عامر سے دیکہا تہا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لکہا آپنے فرمایا کہ ملائکہ
نے اوسکے جثے کو چہپا دیا اور وہ علیین مین اوتارا گیا ۱۲ بیہقی نے بوجہ دیگر اس لفظ سے روایت
کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے کہا مقرر مینے اوسکو دیکہا بعد اسکے کہ وہ مارا گیا آسمان کی طرف اوٹہایا
گیا یہانتک کہ البتہ مین دیکہتا ہون طرف آسمان کے درمیان اوسکے اور درمیان زمین کے پہر بیہقی نے
کہا کہ اس حدیث کو بخاری نے صحیح مین اخراج کیا ہے اور اوسکے آخر مین کہا ہے کہ پہر وہ رکہا گیا کہا
پس احتمال ہے کہ وہ اوٹہایا گیا پہر رکہا گیا پہر اسکے بعد گم ہوگیا ہمکو مغازی موسی بن عقبہ مین اندر اس
قصے کے روایت کی گئی ہے کہ عروہ بن زبیر نے کہا کہ عامر کا جسد نہین ملا لوگ گمان کرتے ہین کہ فرشتون
نے اوسکو چہپا دیا انتہے ۱۲ ابن سعد نے اور حاکم نے کبیر مین بطریق عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہا کہ
عامر بن فہیرہ آسمان کی طرف اوٹہا لیا گیا سو اوسکا جثہ نہ ملا گمان کرتے ہین کہ فرشتون نے اوسکو
چہپا دیا امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ظاہر یہ ہے کہ مراد فرشتون کی چہپانے سے غائب کرنا عامر کا ہے

جبار بن

آسمان مین جیسا کہ پہلی روایت مین آیا ہے وارث جنة وانزل علیین یعنی اوسکے جثے کو چہپا دیا
اور وہ علیین مین اوتارا گیا اور اسی کی نظیر وہ حکایت ہے جسکو احمد والونعیم وبیہقی نے عمرو بن امیہ
ضمری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو جاسوس کر کے تنہا بہیجا کہا مین
خبیب کی لکڑی کی طرف آیا اور سپر چڑہا اور مین جاسوسی سے ڈرتا جاتا تہا پہر مینے اوسکو کہولا وہ زمین پر
گر پڑا پہر مین سب دہر کر گر پڑا تہوڑی دور علیحدہ ہو گیا پہر مینے التفات کیا تو خبیب کو نہ دیکہا گویا اوسکو
زمین نگل گئی پہر ابتک خبیب کا کوئی اثر دیکہا نہ گیا سو یہ خبیب بن عدی بہی اونمین سے ہین جنکو
فرشتون نے چہپا دیا یا تو آسمان کی طرف اوٹہا لیگئے اور یہی ظاہر ہے یا زمین مین دفن کر دیا ابو نعیم نے
بہی خبیب کے رفع کا جزم کیا ہے جس جگہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کو سوازات ومساوات
اور انبیا کے معجزات کے ساتہہ ذکر کی ہے وہان یہ کہا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ عیسی علیہ السلام تو آسمان
کی طرف اوٹہا لئے گئے تو ہم کہینگے کہ ایک قوم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے اوٹہا
لیگئی جیسے عیسی علیہ السلام اوٹہا لئے گئے اور یہ زیادہ تر عجیب ہے پہر قصہ عامر بن فہیرہ اور خبیب بن
عدی کا اور قصہ علا ابن حضرمی کا جو کہ آخر باب احوال موتی مین گذر چکا ہے ذکر کیا ہے جو حدیثین کہ
قصہ رفع الی السما کو قوت دیتی ہین اونمین سے ایک وہ حدیث ہے جو کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کی انامل یعنے پورین احد کے دن کاٹی گئی تو کہا حس ہے یعنی اچہا ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا تو تجہے فرشتے اوٹہا لیتے اور لوگ تیری طرف
دیکہتے رہتے یہانتک کہ تجہے جو آسمان مین داخل کر دیتے اخرجہ النسائی والبیہقی والطبرانی
وغیرہم اور جو قصے کہ فی الجملہ مناسق ومناسب قصہ تغیب کے ہین اونمین سے قصہ حضرت اویس
قرنی رضی اللہ عنہ ہے عطاء خراسانی کہتے ہین کہ اویس قرنی کو سفر مین پیٹ کی بیماری ہوئی یعنی دست
ہونے لگے اور انکا انتقال ہو گیا لوگون نے اونکی جراب یعنی تہیلی مین دو کپڑے پائے کہ وہ دنیا کے
کپڑون سے نہ تہے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ اون کپڑون سے نہ تہے جنکو بنی آدم بنتے ہین
اور دو آدمی گئے تاکہ اونکے لئے قبر کہودین وہ آئے اور کہا کہ ہمنے اونکے لئے ایک پتہر مین

کھُدی کھدائی قبر پائی گویا ابہی اوس سے ہاتہہ اوٹہائے گئے ہین پہر اونکو کفنایا اور دفن کر دیا پہر التفات کیا تو کچہہ نہ دیکہا اخرجہ ابن عساکر من طرق عن عطاء اس قصے کو امام احمد نے زہد مین بطریق دیگر عبد اللہ بن سلمہ سے روایت کیا ہے اوسکے آخر مین یون ہے کہ بعض ہمارے نے بعض سے کہا اگر ہم لوٹے تو اونکی قبر کو جان لینگے پہر ہم لوٹے تو ناگاہ نہ قبر تہی اور نہ کچہہ اثر تہا اور وہ قصے جو مشابہ و مناظر قصہ پرندہای سبز ہین اونمین سے ایک وہ قصہ ہے جسکو ابن عساکر نے ابوبکر بن ریان سے روایت کیا ہے کہا مین حمام لغاہ مین کہڑا ہوا جو کہ مصر مین ہے اور لوگ ذوالنون رضی اللہ عنہ کا جنازہ لائے مینے سبز پرندون کو دیکہا کہ وہ اونپر سترفرت تہے یعنی مثل ایک چادر سبز کے سایہ کئے ہوئے تہے یہانتک کہ اونکی قبر تک پہونچے جب وہ دفن کر دئے گئے تو وہ غائب ہو گئے **حکایت** ایک مرد صالح نے اپنی موت کے سال مین خبر دی کہ وہ فلان دن فلان وقت مرینگے پہر اوسی وقت انتقال کیا اور سفید پرندے جو کہ صالحین کے جنازون پر دکھائی دیتے ہین وہ اونکے جنازے پر سایہ کرتے تہے یہانتک کہ وہ اونکے ساتہہ اونکی قبر مین اوترے ذکرہ فی کتاب السر المصون فیما اکرم بہ المخلصون لطاہر بن محمد الصدفی فی ترجمۃ سلامۃ الکنانی احد الصالحین اس حکایت کی عبارت مشعر ہے کہ یہ بات صالحین کے جنازون مین معروف و معہود تہی کوئی غریب و نادر بات نہین تہی **حکایت** اسی کتاب مین ترجمہ مالک بن علی فلاالنسی رضی اللہ عنہ مین ذکر کیا ہے کہ وہ جب مرے اور نماز کے لئے سریر پر رکہے گئے تو لوگون نے دیکہا کہ جنگل و پہاڑ اور جہانتک نظر جاتی تہی آدمیون سے بہرا ہوا تہا اونپر نہایت سفید کپڑے تہے اونہون نے لوگون کے ساتہہ اونپر نماز پڑہی **حکایت** ابن سعد نے ابو خالد رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب عمرو بن قیس ملائی کا انتقال ہوا تو جنگل کو آدمیون سے بہرا ہوا دیکہا اونپر سفید کپڑے تہے جسوقت اونپر نماز ہو چکی اور دفن کر دئے گئے تو جنگل مین کسیکو نہ دیکہا **حکایت** عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہین کہ ایک رات مین قبرستان مین تہا کہ مینے ایک غمگین آدمی کو سنا کہ وہ اپنے مولی سے مناجات کر رہا ہے کہتا ہے میرے سید تیرا قصد ایک بندے نے کیا ہے جسکی روح

ملک

کاتب حروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ مین نے بعض ثقات سے سُنا ہے کہ میان رنگین رحمہ اللہ جو کہ ریختی کے موجد ہین ایک دن حضرت مولانا اسحق صاحب رحمہ اللہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مولوی صاحب مین فلان دن فلان وقت مرونگا آپ میرے جنازے پر نماز پڑہنا اگر آپ نماز نہ پڑہینگے تو مین اوٹہ بیٹہونگا پہر جس دن جسوقت اونہون نے کہا تہا اوسی دن اوسیوقت اون کا انتقال ہوا حضرت مولانا ممدوح نے اونپر نماز جنازہ پڑہی رنگین کے بیٹے اختر یار خان ایک مدت ہوئی کہ بہوپال مین آرہے تہے خاکسار نے اونکو دیکہا ہے خود سپہگری مین اوستاد عربی فارسی مین خوشخط خوش قلم تہے ۱۲

تیرے نزدیک ہے اور قیاد یعنی رسی اوسکی تیرے ہاتھو نہین ہے اور اشتیاق اوسکا تیری طرف ہے اور اوسکی حسرتین تجہپر ہین رات اوسکی بیخوابی ہے اور دن اوسکا بیتابی ہے اور احشا اوسکی یعنی آنتین جلی ہوئی ہین اور آنسو اوسکے سبقت کرتے ہین تیری دیدار کے شوق سے اور واسطے جنہین کے تیری ملاقات کی طرف نہین ہے اوسکو کوئی راحت سوا تیرے اور نہ کوئی آرزو ہے تیرے سوا پہر وہ رویا اور آسمان کی طرف اپنا سر اوٹھایا اور ایک چیخ ماری مینے اوسکو ہلایا تو وہ مردہ تہا مین اوسکی مراعات کر رہا تہا کہ ایک قوم کو دیکہا کہ اونہون نے اوسکا قصد کیا اوسکو نہلایا اوسکو حنوط لگایا کفنایا اوسپر نماز پڑہی اور دفن کردیا اور آسمان کی طرف چڑہ گئے اخرجہ ابن الجوزی فی عیون الحکایات بسندہٖ

حکایت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین صحرا مین گیا ناگاہ ایک جنگل تہا اوسمین ایک جوان آدمی کہڑا ہوا نماز پڑہتا تہا اور ناگاہ ایک درندہ جنگل کے دروازے پر بیٹہا ہوا تہا مینے کہا اے جوان کیا تو اوس درندے کو نہین دیکہتا ہے کہا اگر تو اوس سے ڈرتا جسنے درندے کو پیدا کیا ہے تو تجہے بہتر تہا پہر درندے پر متوجہ ہوا کہا تو ایک کتا ہے اللہ کے کتون سے سو اگر تجہے کسی چیز مین اذن دیا گیا ہے تو مجہے قدرت نہین ہے کہ مین تجہکو منع کرون ورنہ تو چلا جا وہ درندہ پیٹہ پہیر کر بہاگتا ہوا چلا گیا پہر اوسنے ندا کی یاسیدی اسالک بمعاقد العز من عرشک ان کان لی عندک خیر فاقبضنی الیک وہ اس کلمے کو پورا نہ کرنے پایا تہا یہانتک کہ دنیا سے مفارقت کر گیا مین لوٹ کے آیا اپنے اصحاب کو زہاد و صالحین سے جمع کیا تاکہ اوسکی تجہیز و تکفین مین مصروف ہون جب ہم لوٹ کے جنگل مین آئے تو اوسمین کسی کو نہ دیکہا اور ایک ہاتف مجہکو پکارتا ہے کہ مین اوسکی آواز سنتا ہون اور جسم نہین دیکہتا ای ابوسعید تو لوگون کو پہیر لیجا کیونکہ وہ جوان تو اوٹہا لیا گیا اخرجہ ابن الجوزی بسندہٖ

فائدہ بیان مین مستقر شہدای بحر کے

حکایت عبید بن سعید اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک وقت حسن رضی اللہ عنہ بیٹہے ہوئے تہے اور لوگ اونکے آس پاس تہے کہ ایک آدمی آیا اوس کی آنکہین سبز تہین حسن نے فرمایا کیا تجہے

تیری ہان نے ایساہی جنا ہے یا یہ بیاری سے ہین کہا ای ابو سعید کیا آپ مجھکو پہچانتے نہین ہین کہا تو
کون ہے اوسنے اپنا نسب بتایا تو مجلس ہین کوئی ایک ایسا باقی نہ رہا جو اوسکو پہچانتا نہو کہا تیرا کیا
قصہ ہے کہا مینے اپنے سارے مال کا قصد کیا پہر اوسکو جہاز مین ڈالا مین کی ارادے سے چلا ہم پر ایک
سخت ہوا چلی مین غرق ہو گیا ایک تختے پر کسی کنارے کی طرف جا نکلا وہان ٹہیرا قریب چار مہینے کے
متردد رہا درخت و گہاس سے جو پاتا کہاتا اور چشمون کا پانی پیتا تہا پہر مینے اپنے جی مین کہا کہ مین ضرور اپنے
مونہہ پر چلا جاؤن یعنی کسی طرف مونہہ کرکے چلدون سو یا تو ہلاک ہو جاؤنگا یا نجات پاؤن گا پہر مین چلا
مجھے ایک محل دکہائی دیا اوسکی بنا چاندی کی تہی مینے اوسکے کواڑ کو دہکا دیا ناگاہ اوسکے اندر کئی رواقین[۱۵]
تہین اونکے ہر طاق مین ایک ایک صندوق تہا موتی کا اونپر قفل تہے کنجیان اونکی روبرو رکہی تہین مینے
بعض کو کہولا اوسکے جوف مین سے عمدہ خوشبو نکلی ناگاہ اوسمین کئی مرد تہے حریر کے کپڑون مین لپیٹے
ہوئے مینے بعض کو ہلایا تو وہ مردہ تہے صفت زندہ مین پہر مینے صندوق کو بند کر دیا اور مین نکل آیا اور
محل کا دروازہ بند کر دیا اور چلا ناگاہ مجھے دو سوار ملے مینے اونکے مثل خوبصورتی مین نہین دیکہا وہ چتکلیان
گہوڑون پر سوار تہے مجھسے میرا قصہ پوچہا مینے کہدیا کہا تو آگے بڑہ تو ایک درخت کی طرف پہونچیگا اوسکے
نیچے ایک باغ ہے وہان ایک شیخ خوبصورت ہے وہ نماز پڑہ رہا ہے تو اوس سے اپنی خبر کہہ وہ ابہی تجھے
راہ پر لگا دیگا مین چلا ناگاہ ایک شیخ ملے مینے اونپر سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیا پہر مجھسے میرا
قصہ پوچہا مینے اونسے سب کہدیا جسوقت مینے محل کی خبر اونسے کہی تو وہ گہبرا اٹہے پہر کہا تو نے کیا کیا
مینے کہا کہ صندوقون کو اور دروازون کو بند کر دیا تو چپ ہو رہے اور مجھسے کہا بیٹہہ جا ایک بادل اونپر سے
گذرا کہا السلام علیک یا ولی اللہ کہا تو کہان کا ارادہ رکہتا ہے کہا فلان فلان جگہہ کا ارادہ رکہتا ہون پس
ایک بادل کے بعد دوسرا بادل اونپر سے گذرتا رہا یہانتک کہ ایک بادل آیا کہا تیرا کہان کا ارادہ ہے کہا
بصرے کا کہا تو اونتر آ وہ اونتر آیا وہ اونکے آگے ہو گیا کہا تو اس شخص کو اوٹہا لے یہانتک کہ اسے اسکے گہر
تک صحیح سالم پہونچا دے جسوقت مین بادل کی پیٹہہ پر ہو گیا تو مینے کہا مین تمسے اوس ذات کے ساتہہ
سوال کرتا ہون جسنے تمہارا اکرام کیا کہ تم مجھے خبر دو محل کی اور سوارون کی اور تمہاری کہا محل تو یہ ہے

[۱۵] لفظ اروقہ جمع ہے رواق کی رواق بالکسر وہ ہو بیت کا لفظ یحکی علی سطح واحد فی وسطہ ورواق البیت ما بین یدیہ ۱۲

کہ اللہ نے دریا کے شہیدون کا اکرام کیا ہے اور اونپر فرشتون کو مقرر کیا ہے کہ وہ اونکو دریا سے اوٹھالین
اور اونکو اون صندوقون مین حریر کے کفنون مین لپیٹے ہوئے رکھین اور دو سوار وہ دو فرشتے ہین کہ صبح و
شام اللہ کی طرف سے اونپر سلام لاتے ہین اور مین خضر ہون اور مینے میرے رب سے سوال کیا ہے کہ مجھے
تمہارے نبی کی امت کے ساتھ حشر کرے وہ آدمی کہتا ہے کہ جب مین بادل پر ہوگیا تو مجھے خوف سے ایک
ایک ہول عظیم پہونچی یہانتک کہ میری یہ حالت ہوگئی جو تم دیکھتے ہو اخرجہ ابو سعید فی شرف
المصطفی من طریق احمد بن محمد بن ابی بزۃ ثنا محمد بن الوزان عن عبید ابن سعید
عن ابیہ واورد ھذہ القصۃ شیخ الاسلام ابن حجر فی کتاب الاصابۃ فی
معرفۃ الصحابۃ فی ترجمۃ الخضر علیہ السلام

وصل

جناب سیوطی رضی اللہ عنہ نے مستقر ارواح کے باب مین جسقدر احادیث و آثار وارد ہوئی ہین اون سب
کا ذکر شرح الصدور مین کردیا ہے چنانچہ اونکا ترجمہ بیان ہوچکا اب مناسب معلوم ہوا کہ حافظ ابن قیم
رحمہ اللہ نے کتاب الروح مین جو کچھ اس باب کے متعلق بیان فرمایا ہے اوسکا ذکر بھی ہو لیکن وہ
بیان بہت طول طویل ہے کیونکہ اونہون نے ہر قول کو مع اوسکی دلیل کے بیان کرکے مالہ وما علیہ
پر خوب بحث کی ہے اون سب کا ترجمہ کامل طور پر اس خاکسار نے حدیث برزخ مین کیا ہے یہان اسی قدر
کافی ہے کہ ہر قول کو جدا جدا بغیر ذکر دلیل ورد وقدح کے بیان کردیا جاوے تاکہ ضبط اقوال ذہن مین رہے
وباللہ التوفیق **قول اول** ایک قوم نے کہا کہ روحین مومنین کی اللہ تعالی کے نزدیک جنت مین ہین
شہید ہون یا غیر شہید بہ اوسوقت ہے کہ کسی گناہ کبیرہ یا قرض نے جنت سے اونکو نہ روکا ہو اور اللہ تعالی
نے رحمت و عفو کے ساتھ اونسے ملاقات فرمائی ہو یہ مذہب ابو ہریرہ و ابن عمر رضی اللہ عنہم کا ہے۔
دوسرا قول یہ ہے کہ مومنین کی روحین جنت مین نہین ہین فنا جنت مین بہشت کے دروازے
پر ہین روح و نعیم اوسکا اونکی طرف آتا ہے اوسکا رزق اونکو پہونچتا ہے یہ قول مجاہد رضی اللہ عنہ کا
ہے **تیسرا قول** یہ ہے کہ روحین اپنی قبرون کے صحن کے میدانون پر رہتی ہین یہ ابو عمرو بن عبدالبر رحمہ اللہ

کا مذہب ہے **چوتھا قول** یہ ہے کہ مؤمنین کی روحین اللہ تعالی کے نزدیک ہین صرف اتنا ہی
کہا اسپر اور کچھہ زیادہ نہ کیا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس قول کے قائل نے قرآن شریف کے
لفظ کے ساتھہ ادب کیا کیونکہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہے بل احیاء عند ربہم **پانچوان قول**
یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی جنت مین ہین اور کفار کی نار مین اس قول کو عبد اللہ بن امام احمد نے اپنے والد
سے روایت کیا ہے **چھٹا قول** ابن مندہ نے کہا کہ ایک جماعت صحابہ و تابعین نے کہا ہے کہ ارواح
مؤمنین کی جابیہ مین ہین اور ارواح کفار کی برہوت مین یہ ایک کنوان ہے حضرموت مین ابو محمد بن حزم
رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ قول انفضیون کا ہے لیکن انکی بات ٹھیک نہین ہے کیونکہ اسکے قائل تو ایک جماعت
اہل سنت ہے جیسا کا ابن مندہ نے ذکر کیا حافظ ابن قیم نے اس قول مین بحث کی ہے **ساتوان
قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی علیین ساتوین آسمان مین ہین اور ارواح کفار کی ساتوین زمین
سجین مین ہین **آٹھوان قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی ایک برزخ مین ہین زمین کے جہان
چاہتی ہین جاتی ہین یہ قول سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ہے برزخ اوسکا نام ہے جو کہ درمیان دو شئے
کے حاجز ہو گویا مراد اونکی برزخ سے ایک زمین ہے درمیان دنیا و آخرت کے کہ ارواح وہان چھوٹی ہوئی ہین
جہان چاہتی ہین جاتی ہین یہ قول قوی ہے **نوان قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی آبزمزم مین
جمع رہتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول پر کتاب و سنت سے کوئی دلیل قائم نہین ہے اور نہ اس
قول کے قائل کی تسلیم واجب ہے نہ اسکا قائل معتمد ہے اور نہ یہ صحیح ہے حاصل یہ ہے کہ یہ قول ابطل
وافسد اقوال ہے یہ قول جابیہ کے قول سے بہی زیادہ تر فاسد ہے **دسوان قول** یہ ہے کہ روحین
اوس زمین مین جمع رہتی ہین جسکے حق مین اللہ سبحانہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے ولقد کتبنا فی الزبور
من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ آیت اس
زمین کے ساتھہ خاص نہین ہے **گیارہوان قول** یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی آدم علیہ السلام
کے داہنی طرف ہین اور ارواح کفار کی اونکے بائین طرف ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ نے کہا یہ برزخ جسمین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارواح کو شب معراج مین دیکہا نزدیک سماء دنیا کے ہے کہا کہ یہ برزخ

اوس جگہہ ہے کہ جس جگہہ عناصر منقطع ہو جاتے ہین کہا یہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ ارواح اوسکے نزدیک نیچے
آسمان کے ہین جس جگہ عناصر یعنی پانی مٹی آگ ہوا منقطع ہو جاتی ہین حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ ابن حزم اوس
شخص پر ہمیشہ تشنیع کیا کرتے ہین جو کہ کوئی بات کہے جسپر دلیل نہو سو اس بات پر اونکے لئے کتاب و سنت سے
کون دلیل ہے پہر انکے قول کا خوب ہی رد کیا ہے **بارہوان قول** یہ ہے کہ مستقر ارواح کا اوس
جگہہ ہے جس جگہہ کہ وہ پہلے پیدائش اجساد سے تہین یہ قول ابو محمد بن حزم کا ہے حافظ ابن قیم نے دلائل ابن
حزم وغیرہ ذکر کر کے اچھی طرح سے رد کیا ہے **تیرہوان قول** یہ ہے کہ مستقر ارواح کا عدم محض ہے
یہ قول ابن باقلانی اور انکے متبعین کا ہے حافظ ابن قیم نے فرمایا کہ اس قول کو کتاب و سنت و اجماع صحابہ
و ادلہ معقول و فطرت رد کرتے ہین یہ قول اوس شخص کا ہے جسنے اپنی روح کو نہین پہچانا غیر کی روح کا کیا
ذکر ہے سلف امت صحابہ و تابعین و ائمۂ اسلام سے کسی نے یہ قول نہین کہا **چودہوان قول**
یہ ہے کہ مستقر ارواح کا موت کے بعد اور بدن ہین سوای ان بدلون کے حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا
اس قول مین حق و باطل دونون ہین حق تو وہی ہے جو کہ شہدا کے حق مین وارد ہوا ہے کہ اونکی
روحین سبز پرندون کے پوٹون مین ہین اور باطل وہ ہے جو کہ اعدای رسل ملاحدہ وغیرہم منکرین معاد
کہتے ہین کہ ارواح بعد مفارقت بدن کے اجناس حیوان و حشرات و طیور کے انتقال کرتی ہین
جو کہ اونکے مناسب و ہمشکل ہین حافظ ابن قیم نے اس قول باطل کو رد فرمایا ہے حق کو باطل سے
جدا کر دیا ہے **پندرہوان قول** ان سب اقوال مین قول راجح یہ ہے کہ ارواح اپنے مستقر
مین جو کہ برزخ مین ہے باعظم تفاوت متفاوت ہین پہر اس تفاوت کو تفصیل وار بیان فرمایا ہے یہ
سب اقوال کتاب الروح مین مفصل لکھے ہین اور حدیث برزخ مین اونکا ترجمہ ہے فتبارک اللہ فاطرها
ومنشئها ومحییها وممیتها ومسعدها ومشیقها الذی فاوت بینها فی درجات سعادتها
وشقاوتها کما فاوت بینها فی مراتب علومها واعمالها وقواها واخلاقها فمن عرفها
کما ینبغی شهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک کله وله الحمد کله
وبیده الخیر کله والیه یرجع الامر کله وله القوة کلها والقدرة کلها والعز کله والحکمة کلها

والکمال المطلق من جمیع الوجوہ لاو عرفت بمعرفۃ نفسہ صدق انبیائہ ورسلہ وان الذی جاؤا بہ ہو الحق الذی یشہد بہ العقول وتقر بہ الفطر وما خالفہ فہو الباطل وباللہ التوفیق *

باب ۳۸

اس امر کے بیان مین کہ ہر روز میت کا مقعد یعنی ٹہکانا اوسپر پیش کیا جاتا ہے فرمایا اللہ سبحانہ نے النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا ا ہذیل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندون کے جوف مین ہین صبح وشام آگ پر جاتی ہین سو یہی اونکا عرض ہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ارواح آل فرعون کی سیاہ پرندونکے اجواف مین ہین پس ہر روز دوبار آگ پر پیش کی جاتی ہین اور نسے کہا جاتا ہے یہ تمہارا گہر ہے سو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قول النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا اخرجہ اللالکائی والاسمعیلی ۔ عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے آیت مذکور کی تفسیر مین مروی ہے کہ وہ آجکے دن صبح وشام لیے جائے جاتے ہین یہانتک کہ قیامت قائم ہو اخرجہ ابن ابی حاتم ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک ایک تمہارا جبکہ مرجاتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے اوسپر مقعد اوسکا صبح وشام اگر وہ اہل جنت سے ہے تو اہل جنت سے اور اگر وہ اہل نار سے ہے تو اہل نار سے کہا جاتا ہے یہ تیرا مقعد ہے یہانتک کہ اوٹہاوے تجہکو اللہ طرف اوسکے دن قیامت کو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بعض نے کہا یہ اوس مؤمن کے ساتھ خاص ہے جو کہ عذاب نہین کیا جاتا ہے اور بعض نے کہا نہین اور احتمال ہے کہ جو مؤمن عذاب کیا جاتا ہے[1] وہ اپنے دونون مقعد کو ایک ساتھ دو وقتون مین یا ایک وقت مین دیکہیگا اور کہا کہ پہر کہا گیا ہے کہ یہ عرض تنہا روح ہی پر ہے اور جائز ہے کہ مع ایک جزو کے ہو بدن سے اور یہ بہی جائز ہے کہ روح پر ہو مع سارے جسد کے تو روح اوسکی طرف پہیر دی جاوے جیسے کہ سوال کے وقت پہیر دی جاتی ہے امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ لالکائی نے سنت مین حدیث مذکور کو اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ نہین ہے کوئی بندہ کہ مرے مگر حال یہ ہے کہ پیش کیجاتی ہے روح اوسکی الخ اور ہناد نے زہد مین ابن عمر رضی اللہ عنہما

[1] ایک نسخہ مین المؤمن الذی یعذب ہے اور دوسرے مین الا لیعذب ہے واللہ اعلم ۱۲

سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مرد البتہ پیش کیا جاتا ہے اوسپر مقعد
اوسکا جنت ونار سے صبح وشام اوسکی قبر مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے کہ اونکے لئے دو چیخین ہر دن مین صبح وشام تہین اول دن مین کہا کرتے تہے کہ رات
گئی اور دن آیا اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو اونکی آواز کوئی نہین سنتا مگر اللہ کے ساتہہ آگ سے
پناہ چاہتا پہر جب شام ہوتی تو کہتے کہ دن گیا اور رات آئی اور آل فرعون آگ پر پیش کی گئی سو نہ سنتا
اونکی آواز کو کوئی مگر اللہ کے ساتہہ آگ سے پناہ مانگتا اور ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت
مین اوزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونسے ایک آدمی نے عسقلان مین ساحل پر پوچہا
کہا ای ابوعمرو ہم سیاہ پرندون کو دیکہتے ہین کہ وہ دریا سے نکلتے ہین پہر جب شام ہوتی ہے تو اوسکے
مثل سفید لوٹ آتے ہین کہا تمنے اسکو سمجہہ لیا کہا ہان کہا انکے پوٹون مین آل فرعون کی روحین
ہین آگ پر پیش کی جاتی ہین وہ اونکو جلادیتی ہے سو اونکے پر سیاہ ہو جاتے ہین پہر اون پرون کو گرادیتے
ہین پہر وہ اپنے آشیانون کی طرف لوٹ آتے ہین پس آگ اونکو بہون دیتی ہے یہی اونکا داب و
حال ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو پہر کہا جاویگا کہ داخل کرو آل فرعون کو سخت تر عذاب مین ✢

باب ۳۹ بیان مین عرض اعمال زندون کے مردون پر

یعنی زندے جو اچہے برے عمل کرتے ہین وہ مردون پر عالم برزخ مین پیش کئے جاتے ہین وہ اچہے عمل سے
خوش ہوتے ہین اور برے کام سے رنجیدہ وغمگین ہوتے ہین ۱ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے اقارب وعشائر مردہ پر پیش کئے جاتے ہین
سو اگر وہ خیر ہے تو وہ خوش ہوتے ہین اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتے ہین کہ الٰہی تو اونکو نہ مار یہانتک کہ
اونکو ہدایت کرے جیسے تو نے ہمکو ہدایت کی اخرجہ احمد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول
وابن منداہ ۲ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ تمہارے اعمال تمہارے عشائر واقربا پر اونکی قبرون مین پیش کئے جاتے ہین اگر وہ خیر ہے تو وہ
اوس سے خوش ہوتے ہین اور اگر اسکے سوا ہے تو کہتے ہین کہ الٰہی تو اونکو الہام کر کہ وہ تیری طاعت کے

ساتھہ عمل کرین اخرجہ الطیالسی فی مسندہ سے ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تمہارے اعمال
مردون پر پیش کئے جاتے ہین سو اگر وہ اچہا دیکہتے ہین تو فرحت کرتے اور خوش ہوتے ہین اور اگر برا دیکہتے
ہین تو کہتے ہین اللہم راجع بہ یعنی الٰہی تو اوسے اس برے کام سے پہیر دے اخرجہ ابن ابی الدنیا
وابن المبارک سے حکایت ابراہیم بن میسرہ کہتے ہین کہ ابو ایوب نے قسطنطنیہ کا غزوہ کیا ایک واعظ
پر انکا گذر ہوا اور وہ یہ کہہ رہا تہا کہ جسوقت بندہ شروع دن مین عمل کرتا ہے تو وہ اوسکے معارف پر پیش کیا جاتا
ہے جبکہ شام کرتا ہے اہل آخرت سے اور جب عمل کرتا ہے آخر دن مین تو وہ پیش کیا جاتا ہے اوسکے معارف پر
یعنی اوسکی جان پہچان کے لوگون پر جبکہ صبح کرتا ہے اہل آخرت سے ابو ایوب نے کہا دیکہہ تو کیا کہتا ہے کہا واللہ بیشک
وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مین کہتا ہون تو ابو ایوب نے کہا الٰہی مین تجہسے پناہ مانگتا ہون کہ تو مجہے رسوا نہ کر نزدیک
عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کے بسبب اوس عمل کے جو مینے اونکے بعد کیا واعظ نے کہا واللہ
نہین لکہتا ہے اللہ اپنی ولایت کو واسطے کسی بندے کے مگر اوسکی عورات یعنی عیوب کو چہپاتا ہے اور
اوسکے اچہے سے اچہے عمل کے ساتھہ اوسپر ثنا کرتا ہے اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والحکیم
الترمذی وابن ابی الدنیا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پیش کئے جاتے ہین
اعمال پیر وجمعرات کے دن اللہ پر اور پیش کئے جاتے ہین انبیاء پر اور آباء وامہات پر دن جمعہ کے سو وہ
اونکے حسنات سے خوش ہوتے ہین اور اونکے موںہہ کی سفیدی وچمک زیادہ ہوجاتی ہے پس تم ڈرو
اللہ سے اور اپنے مردون کو ایذا نہ دو اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول من حدیث
عبد الغفور بن عبد العزیز عن ابیہ عن جدہ سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین سُنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا کہ فرماتے تہے اللہ اللہ یعنی تم اللہ سے ڈرو تمہارے اخوان مین
اہل قبور سے کیونکہ تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہین اونپر اخرجہ الحکیم الترمذی وابن
ابی الدنیا فی کتاب المنامات والبیہقی فی شعب الایمان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رسوا نہ کرو تم تمہارے مردون کو تمہارے برے اعمال سے
اسلئے کہ وہ پیش کئے جاتے ہین تمہارے اولیاء پر یعنی تمہارے خویش اقارب دوست آشنا پر اہل قبور سے

اخرجه ابن ابی الدنیا والاصبهانی فی الترغیب ۸ **حکایت** محمد بن عبد الله کہتے ہین کہ عباد
خواص ابراہیم بن صالح ہاشمی پر داخل ہوئے اور ابراہیم امیر فلسطین تھے اونسے ابراہیم نے کہا مجھے نصیحت کرو کہا مجھے
یہ بات پہونچی ہے کہ اعمال زندونکے اونکے مردہ اقارب پر پیش کیے جاتے ہین سو تو دیکھ کہ اوس چیز کو جو پیش کیجاتی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیرے عمل سے اخرجه ابن ابی الدنیا وابن منده وابن عساکر عن احمد
بن عبد الله بن ابی الحواری قال حدثنی اخی محمد بن عبد الله ۹ ابو الدرداء رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے الٰہی مین تجھسے پناہ مانگتا ہون کہ ممقوت رکھین مجھکو میرے ماموں
عبد اللہ بن رواحہ جسوقت کہ مین اونسے ملون اخرجه ابن ابی الدنیا ۱۰ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ تمہارے اعمال تمہارے مردون پر پیش کیے جاتے ہین پس وہ خوش وناخوش ہوتے
ہین اور کہتے الٰہی مین تیرے ساتھ پناہ چاہتا ہون اس سے کہ مین ایسا عمل کرون جس سے عبد اللہ
بن رواحہ رسوا ہون اخرجه ابن المبارك والاصبهانی ۱۱ ابن المبارک نے عثمان بن عبد اللہ بن
اولیس سے روایت کیا ہے کہ سعید بن جبیر نے اونسے کہا کہ تم میرے بھتیجے پر اذن مانگو اور وہ عثمان کی بی بی اور عمرو
بن اوس کی بیٹی تھین پس عثمان نے سعید کے لیے اذن مانگا سعید داخل ہوئے کہا تیرا خاوند تیرے ساتھ
کیا کرتا ہے کہا بیشک وہ میرے ساتھ البتہ احسان ونیکی کرنیوالا ہے جسقدر طاقت رکھتا ہے سعید نے کہا اے
عثمان تو اوسکے ساتھ احسان کر اسلئے کہ تو اوسکے ساتھ کوئی چیز نہین کرتا ہے مگر وہ عمرو بن اولیس کے پاس
آتی ہے یعنی اوسکی خبر اوسکو ہو جاتی ہے مینے کہا کیا مردون کو زندون کی خبرین آتی ہے کہا ہان نہین ہے
کوئی کہ اوسکے لئے حمیم یعنی دوست ہو مگر اوسکو اوسکی اقارب کی خبرین آتی ہین سو اگر خیر ہے تو اوس کو
اوس سے سرور وفرح ہوتا ہے اور اوسکو مبارکبادی دیجاتی ہے اور اگر شر ہے تو غمگین وحزین ہوتا ہے
یہانتک کہ وہ آدمی کا پوچھتے ہین یعنے جسکو پہچانتے ہین اور وہ مر چکا ہے تو کہا جاتا ہے کیا وہ تمہارے
پاس نہین آیا کہتے ہین نہین خولف به الی امه الهاویه یعنی اوسکو اوسکی مان ہاویہ یعنی جہنم
کی طرف لیگئے ۱۲ **حکایت** ایک گورکن بنی اسد مین تہا وہ کہتا ہے مین ایک رات قبرستان مین
تہا کہ مینے ایک قائل کو سنا کہ ایک قبر سے کہتا ہے ای عبد اللہ اوسکے بہائی نے دوسری قبر سے اوسکو

اوس

جواب دیا کہا ای جابر تجھے کیا ہوا کہا کل ہمارے پاس ہماری ہان آئے گی کہا اوسے کون چیز نفع دیگی وہ تو ہم تک نہ پہونچیگی میرا باپ اوسپر خفا ہو گیا ہے اوسنے قسم کہالی ہے کہ وہ اوسپر نماز نہ پڑہیگا گور کن کہتا ہے کہ جب کل کا دن آیا تو میرے پاس ایک آدمی آیا کہا تو میرے واسطے اس جگہہ قبر کہود درمیان اون دو قبرون کے جنسے مینے بات سُنی تہی مینے کہا اسکا نام جابر اور اسکا نام عبد اللہ ہے اوس آدمی نے کہا ہان پہر جو مینے سنا تہا وہ اوس سے کہدیا کہا ہان مینے قسم کہالی تہی کہ اوسپر نماز نہ پڑہونگا سو مین اپنی قسم کا کفارہ دونگا اور ضرور اوسپر نماز پڑہونگا اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق ابی بکر بن عیاش عن حفار کان فی بنی اسد ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تو صلہ کر اوس شخص سے جس سے تیرا باپ صلہ کرتا تہا اسلئے کہ صلہ میت کا اوسکی قبر مین یہ ہے کہ تو صلہ کرے اوس شخص سے جس سے تیرا باپ مواصلت کرتا تہا اخرجہ ابو نعیم ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دوست رکہے کہ وہ اپنے باپ سے اوسکی قبر مین صلہ کرے تو چاہیے کہ وہ صلہ کرے اپنے باپ کے اخوان سے بعد اوسکے اخرجہ ابن حبان

۵ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہے مجہپر میرے والدین کے بر سے کوئی چیز کہ مین اوس سے اونکا بر کرون بعد اونکی موت کے فرمایا ہان چار خصلتین تجہپر باقی ہین دعا و استغفار اونکے لئے اور اونکے وعدے کا وفا کرنا اور اونکے دوست کا اکرام کرنا اور وہ صلہ رحم کا جو کہ تیرے لئے رحم نہین ہے مگر اونکی طرف سے اخرجہ ابو داؤد و ابن حبان +

باب ۴ بیان مین اوس چیز کی جو کہ روح کو اوسکی مقام کریم سے روکتی ہے

۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نفس مومن کا معلق ہے ساتہہ اوسکے دین کے یہانتک کہ اوس سے ادا کیا جائے اخرجہ الترمذی و ابن ماجہ و البیہقی

ف علماء رحمہم اللہ فرماتے ہین کہ معلق ہے یعنی محبوس ہے اوسکے مقام کریم سے ۲ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تہے کہ ایک آدمی کو لائے کہ آپ اوسپر نماز پڑہین فرمایا

کیا تمہارے صاحب پر کچہہ دین ہے کہا ہان فرمایا پس کیا نفع دیگا تمکو یہ کہ مین ایسے آدمی پر نماز پڑہون
جسکی روح گرو ہے اوسکی قبر مین اور نہین چڑہتی ہے روح اوسکی طرف آسمان کے سو اگر کوئی آدمی اوسکے
قرض کا ضامن ہو تو مین کہڑا ہوؤن اوسپر نماز پڑہون پس بیشک میری نماز اوسکو نفع دیگی اخرجہ
الطبرانی ۳ سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز
پڑہی پس فرمایا کیا اسجگہ کوئی ہے بنی فلان کا بیشک تمہارا صاحب رُک گیا ہے دروازہ جنت پر بسبب
دین کے جو اوسپر ہے سو اگر تم چاہو تو اوسکو ادا کرو اور اگر چاہو تو اوسکو سونپ دو طرف عذاب اللہ کے
اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی والاصبہانی فی الترغیب ۴ جابر رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مر گیا اور اوسپر دین تہا دو دینار کا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر
نماز نہ پڑہی ابو قتادہ نے اونکو اپنے ذمے پر لیا تو اوسپر نماز پڑہی پہر اونسے اوسکے ایک دن بعد فرمایا کیا کیا دو
دیناروں نے کہا وہ تو کل مرا ہے پہر کل کو آپکی طرف لوٹ کے آئے تو کہا مینے اونکو ادا کر دیا فرمایا اب اوسپر
اوسکا چمڑا سرد ہوا اخرجہ احمد والبیہقی ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہی پہر فرمایا اس جگہہ کوئی ہے ہذیل سے تمہارا صاحب محبوس
ہے دروازہ جنت پر بسبب اوسکے دین کے اخرجہ البزار والطبرانی ۶ سعید بن اطول رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہا میرا باپ مر گیا اور تین سو درہم قرض اور عیال چہوڑے مینے چاہا کہ اوسکے عیال
پر خرچ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا باپ محبوس ہے بسبب اوسکے دین کے
سو تو اوسکی طرف سے ادا کر اخرجہ احمد ۷ برا بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا قرض والا قید ہے بسبب اپنے قرض کے اللہ سے تنہائی کی
شکایت کرتا ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط ۸ شیبان بن جبیر کہتے ہین کہ میرے باپ اور
عبد الواحد بن زید غزو کی طرف نکلے ایک فراخ گہرے کنوئین پر ناگاہ پہونچے ناگاہ اوسمین ہمہمہ تہا
اونمین سے ایک کنوئین کے اندر داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تختون پر بیٹہا ہوا تہا اور نیچے اوسکے پانی تہا کہا
تو کیا جن ہے یا انسان ہے کہا بلکہ انسان ہے کہا تو کون ہے کہا مین ایک آدمی ہون اہل انطاکیہ سے مین مر گیا

مجھے میرے رب نے اس جگہہ قید کیا ہے بسبب قرض کے جو مجھپر ہے اور میرا لڑکا الطاکیہ مین ہے وہ نہ مجھے یاد کرتا ہے نہ میری طرفسے قرض ادا کرتا ہے پہر وہ شخص نکلا جو کنوئین مین تہا اوسنے اپنے ہمراہی سے کہا کہ ایک غزوہ بعد ایک غزوے کے چلو تاکہ اوسکی طرفسے قرض ادا کرین پہر وہ چلے یہانتک کہ وہ قرض ادا کر دیا پہر وہ کنوئین کی جگہہ لوٹ کے آئے تو نہ کنوان دیکہا نہ کوئی چیز دیکہی پہر شام ہوگئی تو اوسی جگہہ پر شب باش ہوئے ناگاہ ایک آدمی اونکے خواب مین آیا کہا اللہ تم دونوکو میری طرفسے جزای خیر دے اسلیئے کہ میرے رب نے مجھے فلان فلان جگہہ کی طرف جنت سے نقل کر دیا اس سبب سے کہ میرا قرض میری طرف سے ادا کر دیا گیا اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت +

باب ۱۴ بیان مین اوس شخص کی جو بغیر وصیت کے مرجاوے

اقیس بن قبیصہ رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین کہ جس شخص نے وصیت نہ کی اوسکے لیئے مردون کے ساتھ بات کرنیکا اذن نہین دیا جاتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا مردے بات کرتے ہین فرمایا ہان اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اخرجہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا ۲ جابر رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جو شخص بغیر وصیت کے مرا اوسکے لئے بات کرنے مین اذن نہین دیا جاتا ہے روز قیامت تک عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ بات کرتے ہین قیامت سے پہلے فرمایا ہان اور زیارت کرتا ہے بعض اونکا بعض کی اخرجہ ابو احمد الحاکم فی الکنی ۳ **حکایت** سعید بن ابی خالد بن یزید انصاری ایک آدمی سے اہل بصرہ کے روایت کرتے ہین وہ قبرین کہودا کرتا تہا کہا ایک دن مینے ایک قبر کہودی اور اوسکے قریب مینے اپنا سر رکہا یعنی سو گیا میرے پاس خواب مین دو عورتین آئین اونمین سے ایک نے کہا ای اللہ کے بندے مین تجہے اللہ کی قسم دیتی ہون کہ تو ہمسے اس عورت کو پہیر دے اور وہ ہمارے پڑوس مین نرہے مین خوفناک بیدار ہوگیا ناگاہ ایک عورت کے جنازے کو لائے مینے کہا قبرین تمہارے پیچہے ہین اونکو مینے اوس قبر کے سوا اور طرف پہیر دیا جب رات ہوئی تو ناگاہ وہی عورتین آئین ایک نے مجہسے کہا اللہ تجہے ہماری طرفسے جزای خیر دے مقرر تو نے ہماری طرف سے دراز شر کو پہیر دیا مینے کہا تیری ہمراہی عورت کا کیا حال ہے کہ وہ مجہسے بات نہین کرتی جیسے تو نے مجہسے بات کی

کہا یہ بغیر وصیت کے مرگئی اور جو کوئی بغیر وصیت کے مرجاتا ہے اوس کے لئے حق ہے کہ وہ قیامت تک بات نکرے اخرجہ ابن ابی الدنیا من طریق سعید عم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مینے خواب مین دو عورتون کو دیکھا کہ ایک تو بات کرتی ہے اور دوسری بات نہین کرتی ہے حال آنکہ دونون اہل جنت سے ہین مینے اوس سے کہا تو تو بات کرتی ہے اور یہ بات نہین کرتی کہا مینے تو وصیت کی اور یہ بدون وصیت کے مرگئی قیامت تک بات نہ کریگی ؎

باب ۴۲ اس بیان مین کہ مردون اور زندون کی روحین آپس مین باہم ملاقات کرتی ہین

اس باب مین سلمان وعبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کا اثر پہلے گذرچکا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اس مسئلے کے شواہد اور دلیلین اس سے زیادہ تر ہین کہ سوای اللہ تعالی اسکے اور کوئی اوسکا احاطہ کرسکے اور حس واقع اعدل شہود ہے اسپر سو زندون مردون کی روحین باہم ملاقات کرتی ہین جیسے زندون کی روحین ملتی ہین اللہ تعالی اسنے فرمایا ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت مین مروی ہے کہا مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ زندون مردون کی روحین خواب مین ملتی ہین باہم پوچھہ پاچھہ کرتی ہین پس اللہ مردون کی روحون کو روک رکھتا ہے اور زندون کی روحون کو چہوڑ دیتا ہے طرف اونکے اجساد کے اخرجہ بقی بن مخلد وابن مندہ فی کتاب الروح والطبرانی فی الاوسط من طریق سعید بن جبیر عم سدی نے والتی لم تمت فی منامہا کی تفسیر مین کہا ہے کہ وفات دیتا ہے یعنی بہر لیتا ہے اوسکو اوسکے خواب مین تو روح زندے کی اور روح مردے کی ملتی ہین باہم مذاکرہ کرتی ہین اور جدا ہوجاتی ہین اور روح زندے کی طرف اوسکے جسم کے دنیا مین لوٹ آتی ہے اوسکی بقیۂ اجل تک اور مردے کی روح ارادہ کرتی ہے کہ اپنے جسد کی طرف لوٹے تو وہ روک دیجاتی ہے اخرجہ ابن ابی حاتم عن السدی عم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت مذکور مین مروی ہے کہا ایک سبب یعنی رسی ہے کہ دراز کی گئی ہے

مابین مشرق ومغرب درمیان آسمان وزمین کے سور وحین مردون کی اور روحین زندون کی طرف اس سبب کی ہین پس نفس مردہ نفس زندہ سے ملاقات[1] کرتا ہے پہر جسوقت کہ اس زندہ کو اوسکے جسد کی طرف لوٹنے کا حکم ہوتا ہے تاکہ اپنا رزق پورا کرے تو نفس مردہ روک لیا جاتا ہے اور دوسرا چھوڑ دیا جاتا ہے اخرجہ جوایبر عنہ ہم ابوالدردا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میت مرجاتا ہے تو مہینا بہر اوسکو گرد اوسکے گہر کے دور کراتے ہین اور سال بہر گرد اوسکی قبر کے پہر اوسکو سبب یعنی رسی کی طرف اوٹھا لیجاتے ہین جسمین زندے مردون کی روحین ملتی[2] ہین اخرجہ فی الفردوس و لم یسند لا ولا لا حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ اونکی روحون کی ملاقات پر ایک دلیل یہ ہے کہ زندہ مردے کو دیکھتا ہے اپنے خواب مین پس مردہ اوسکو امور غیب کی خبر دیتا ہے پہر وہ پائی جاتی ہین جیسے کہ اوسنے خبر دی تہی امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہا ما حدثك المیت بشئ فی النوم فہو حق لانہ فی دار الحق یعنی میت خواب مین جو کچہہ تجہسے بیان کرے وہ سچ ہے کیونکہ وہ سچے گہر مین ہے قال ابو محمد خلف بن عمرو العکبری فی فوائدہ حدثنا ابو جعفر محمد بن صالح بن ذریح العکبری حدثنا اسمعیل بن بھرام العکبری حدثنا الاشجعی عن شیخ عن ابن سیرین

حکایت شہر بن حوشب سے مروی ہے کہ صعب بن جثامہ اور عوف بن مالک کے باہم مواخات و دوستی تہی صعب نے عوف سے کہا ای میرے بہائی ہم مین سے جو کوئی اپنے دوست سے پہلے مرے اوسکو چاہیئے کہ اپنے دوست کے خواب مین دکہائی دے عوف نے کہا کیا یہ ہوتا ہے کہا ہان پہر صعب کا انتقال ہوگیا عوف نے اوسکو خواب مین دیکہا پوچہا تیرے ساتہہ کیا کیا گیا کہا بعد مشقتون کے میری مغفرت ہوئی عوف نے کہا مینے ایک سیاہ داغ اوسکی گردن مین دیکہا مینے کہا یہ کیا ہے کہا دس دینار ہین مینے اونکو فلان یہودی سے قرض لیا تہا وہ میرے ترکش مین ہین تو وہ دینار یہودی کو دیدینا اور تو جان رکہہ کہ کوئی حادثہ میرے گہر مین میرے مرنیکے بعد نہین ہوا مگر مجہے اوسکی خبر ملگئی یہانتک کہ کئی دن ہوئے کہ ایک بلی مرگئی اور تو جان رکہہ کہ میری بیٹی چہٹے دن مرجائیگی سو تم اوسکے ساتہہ نیکی کرو عوف نے کہا جب صبح ہوئی تو مین اوسکے گہر مین آیا ترکش کی طرف دیکہا

[1] اصل کتاب مین فیتعلق النفس المیتہ بالنفس الحیۃ تہا یعنی نفس مردہ نفس زندہ سے متعلق ہوتا ہے واللہ اعلم ۱۲

[2] اصل کتاب مین لفظ یلتقی ہے ظاہر یتعلق ہے یعنی جس سے زندون کی روحین متعلق ہوتی ہین واللہ اعلم ۱۲

اوسکو مینے اوتارا ناگاہ اوسمین دس دینار ایک ہمیانی مین تہی مینے یہودی کی طرف آدمی بہیجا مینے کہا کیا
صعب پر تیرا کچہہ ہے اوسنے کہا اللہ صعب پر رحم کرے وہ بہترین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے تہا مینے اوسے دس دینار قرض دیئے تہے پہر مینے وہ دینار اوسکی طرف پہینکدیئے اوسنے کہا
واللہ بعینہٖ وہی ہین مینے کہا صعب کی موت کے بعد کوئی حادثہ تم مین ہوا ہے گہر والون نے کہا ہان ہم مین
فلان فلان حادثہ ہوا وہ ذکر کرتے رہے یہانتک کہ بلی کے مرنیکا ذکر کیا مینے کہا میرے بہائی کی بیٹی
کہان ہے کہا کہیلتی ہے پہر اوسکو میرے پاس لائے مینے اوسکو چہوا تو وہ تپ زدہ تہی مینے کہا تم اسکے
ساتہہ نیکی کرو پہر وہ چہٹے دن مرگئی اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابن الجوزی فی عیون الحکایات
بسندہٖ عن شہر **۳ حکایت** عوف بن مالک اشجعی رحمہ اللہ کی ایک شخص سے مواخات تہی
اوسکو محلم کہتے تہے پہر محلم کو موت آئی تو عوف اوسپر متوجہ ہوئے اور اوس سے کہا اے محلم جسوقت تو
وارد ہو تو ہماری طرف رجوع کرنا جو کچہہ تیرے ساتہہ کیا جائے اوسکی خبر ہمکو دینا محلم نے کہا اگر یہ مجہسے آدمی
کے واسطے ہوگا تو مین کرونگا محلم کا انتقال ہوگیا عوف اوسکے مرنیکے بعد سال بہر ٹہیرے رہے پہر محلم کو
خواب مین دیکہا کہا اے محلم تو نے کیا کیا اور تیرے ساتہہ کیا کیا گیا کہا ہم اپنے اجور بہرپور دیئے گئے کہا
تم سب کہا ہم سب مگر اخراص ہلاک ہوئے شر مین جنکی طرف اُنگلیون سے اشارہ کیا جاتا ہے واللہ مقرر مین اپنا
کل اجر پورا دیا گیا یہانتک کہ میرے مرنیسے ایک رات پہلے ایک بلی میرے گہر والونکی گم ہوگئی تہی اوسکا
اجر بہی مجہے دیا گیا عوف صبح کو محلم کی بی بی کی طرف گئے جب یہ داخل ہوئے تو اوسنے کہا مرحبا زور صعب یعنے مرحبا
ہے صعب کے ملاقاتی کو بعد محلم کے عوف نے کہا کیا تو نے محلم کو دیکہا ہے جب سے کہ وہ مرا ہے کہا ہان مینے
اوسکو آجکی رات دیکہا ہے اور مجہسے میری بیٹی کی کہینچا کہانچی کرتا تہا تاکہ اوسکو اپنے ساتہہ لیجاوے پہر
عوف نے جو دیکہا تہا اوس سے کہا اور بلی کا ذکر کیا جو کہ گم ہوگئی تہی کہا مجہے اسکا علم نہین میرے خادم
زیادہ جانتے ہین پہر اوسنے اپنے خادمون کو بلایا اونسے پوچہا اونہون نے خبر دی کہ محلم کے مرنے
سے ایک رات پہلے ایک بلی گم ہوگئی تہی اخرجہ ابن المبارک فی الزہد عن عطیۃ بن قیس
عن عوف **ف** یہ محلم جثامہ کے بیٹے صعب کے بہائی ہین **۴ حکایت** عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ

مرحبا

سے مروی ہے کہا کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیٹی نے مجھسے کہا کہ ثابت یمامہ کے دن مارے گئے اور اونپر ایک
نفیس زرہ تھی اونپر ایک آدمی کا مسلمین سے گذر ہوا اوسنے وہ زرہ لے لی ایک اور آدمی مسلمانون مین کا
سورہا تہا کہ ثابت اوسکے خواب مین آئے کہا مین تجھے ایک وصیت کرتا ہون سو تو اس سے بچیو کہ تو
کہے کہ یہ تو ایک حلم یعنی خواب پریشان ہے پہر تو اوسکو ضائع کر دے مین کل جبکہ مارا گیا تو ایک آدمی
مسلمانون مین سے مجھپر گذرا اور میری زرہ لے لی اور اوسکی منزل اخیر کے لوگون مین سے ہے اوسکے خیمے کے
نزدیک ایک گھوڑا لمبی رسی مین کود پہاند رہا ہے اور اوسنے زرہ پر ایک دیک کو اوندھا دیا ہے اور دیگ
کے اوپر رحل[۱] ہے سو تو خالد بن ولید کے پاس جا اونسے کہہ کہ وہ میری زرہ کی طرف آدمی بہیجین اور اوسکو
لیلین اور تو جسوقت مدینہ مین خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
پاس جاوے تو تو اونسے کہنا کہ مجھپر اتنا قرض ہے اور فلان فلان میرے غلامون سے آزاد ہے وہ
شخص خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو اسکی خبر دی اونہون نے زرہ کی طرف آدمی
بہیجا وہ لاے گئے اور سینے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اوسکا خواب بیان کیا اونہون نے اوسکی
وصیت کو جائز رکہا کہا ہم نہین جانتے ہین کہ کسیکی وصیت بعد موت کے جائز رکہی گئی ہو سوائے
ثابت بن قیس کے اخرجہ ابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الوصایا والحاکم فی المستدرک
والبیہقی وابو نعیم کلاہما فی الدلائل عن عطاء رح **۵ حکایت** کثیر بن صلت رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ جسدن کہ شہید ہوئے سو گئے بیدار ہوئے تو کہا کہ مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس خواب مین دیکہا کہ تو ہمارے ساتہہ حاضر ہونیوالا ہے جمعہ مین اخرجہ
الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی الدلائل ۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اوٹھے بیان کیا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آجکی رات خواب مین
دیکہا فرمایا اے عثمان تو ہمارے نزدیک افطار کرنا وہ صبح سے روزہ دار ہوگئے پہر اوسی دن شہید
ہوئے اخرجاہ ایضاً **۷ حکایت** حسین بن خارجہ سے مروی ہے کہتے ہین جبکہ پہلا فتنہ
آیا تو وہ مجھپر مشکل پڑا مینے کہا الٰہی تو مجھے حق سے ایسا امر دکہا دے کہ مین اوسکو پکڑون تو مجھے خواب مین

[۱] رحل خانہ و پالان شتر ۱۲

دنیا و آخرت دکھائی گئی اور اون دونون کے درمیان ایک دیوار تھی بہت لنبی نہ تھی اور ناگاہ مین اوسکے
نیچے ہون مینے کہا اگر مین اس دیوار کے نیچے جاؤن تاکہ مقتولین اشجع کی طرف دیکھون وہ مجھے خبر دینگے
کہتے ہین کہ مین ایک درخت دار زمین مین اوترا ناگاہ کئی آدمی بیٹھے ہوئے تھے مینے کہا تم شہید ہو کہا
ہم فرشتے ہین مینے کہا شہدا کہان ہین کہا تو درجات کی طرف آگے بڑہ مین ایک درجہ بلند ہوا اللہ
ہی اوسکے حسن و کشادگی کو خوب جانتا ہے ناگاہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے اور ناگاہ ابراہیم شیخ
تھے اور آپ ابراہیم سے فرماتے ہین ای ابراہیم تم میری امت کے واسطے استغفار کرو اور ابراہیم
کہتے ہین تم نہین جانتے ہو کہ تمہاری امت نے تمہارے بعد کیا نئی باتین نکالین اپنے خون بہائے
اپنے امام کو قتل کر ڈالا سو کیون نہ کیا جیسا کہ سعد میرے خلیل نے کیا مینے کہا واللہ مقرر مینے ایک
ایسا خواب دیکھا ہے کہ اللہ اوس سے مجھکو نفع دیگا مین سعد کی طرف جاؤن سعد کا مکان دیکھون تو
مین اوسکے ساتھہ رہون پہر مین سعد کے پاس آیا اونسے قصہ بیان کیا وہ اوس سے بہت خوش
ہوئے اور کہا مقرر ٹوٹا پایا اوسنے جسکے ابراہیم خلیل یعنی دوست نہوئے مینے کہا تم دو گروہ
کونسی کے ساتھہ ہو کہا مین اونمین سے ایک کے ساتھہ بھی نہین ہون مینے کہا تو تم مجھے کیا حکم
دیتے ہو کہا تیری بکریان ہین مینے کہا نہین کہا تو کچھہ خرید لے اونمین رہا کر یہانتک کہ فتنہ دور ہو جاوے
اخرجہ الحاکم ۸ سلمی سے مروی ہے کہتی ہین کہ مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئی اور وہ
رو رہی تہین مینے کہا تمکو کون چیز رلاتی ہے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ رو رہے
ہین اور اونکے سر و ریش پر خاک ہے مینے کہا یا رسول اللہ آپ کو کیا ہوا ہے فرمایا مین اسی دم قتل
حسین مین حاضر ہوا تھا اخرجہ الحاکم والبیہقی فی الدلائل ۹ معمر کہتے ہین مجھے ہمارے ایک
شیخ نے حدیث کی کہ ایک عورت بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی کہا تم میرے واسطے
اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرے لئے میرے ہاتھہ کو کہولدے کہا تیرے ہاتھہ کا کیا حال ہے کہا میرے مان باپ
تھے اور میرا باپ بہت مالدار اور بہت نیکی کرنیوالا تھا اور میری مان کے نزدیک اس سے کچھہ نہ تھا
اور نہ مینے اوسکو دیکھا کہ کچھہ صدقہ کیا ہو سوا اسکے کہ ہمنے ایک گائی ذبح کی تھی تو اوسنے ایک سکین

کو چربی کا ٹکڑا دیا اور اوسے ایک پارچہ پہنا دیا تہا پہر میری ماں مرگئی اور باپ بھی مرگیا مینے اپنے باپ کو ایک نہر پر دیکہا کہ لوگون کو پانی پلا رہا ہے مینے کہا ابا کیا تمنے میری ماں کو دیکہا ہے کہا نہین مین اوسکے ڈہونڈنے کو چلا اوسکو مینے پایا کہ ننگی کہڑی ہوئی ہے اوسپر سوا اوس پارچہ کے اور کچہہ نہین ہے اور اوسکے ہاتہہ مین وہی چربی کا ٹکڑا ہے اور وہ اوسکو اپنے دوسرے ہاتہہ مین مارتی ہے ثم تقص اثرہا یعنی پہر اوسکے اثر کو کاٹتی ہے اور کہتی ہے واعطشاہ یعنی ای پیاس مینے کہا اماں کیا مین تمہین پانی نہ پلاؤن کہا ہان مین پہر باپ کی طرف گیا اور اونکے پاس سے ایک برتن لیا پہر اونکو پانی پلایا ماں کے پاس کوئی آدمی کہڑا تہا اوسے یہ معلوم ہوگیا یعنی میرا پانی پلانا کہا جسنے اوسکو پانی پلایا اللہ اوسکا ہاتہہ شل کردے مین جاگا اور میرا ہاتہہ شل ہوگیا تہا اخر حالہ کہ حکایت قصر الآمال مین لکہا ہے کہ ابن خلکان اور امام یافعی رضی اللہ عنہما نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے کہ شیخ نصر الدین ملجی رحمہ اللہ ثقات اہل سنت سے تہے یہ کہتے ہین مینے حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا یا امیر المومنین آپنے مکے کو فتح کیا اور کہا جو شخص ابوسفیان کے گہر مین داخل ہو وہ امن مین ہے اور اولاد ابوسفیان نے آپکے صاحبزادے امام حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم برپا کیا فرمایا شاید تو نے ابیات ابن صیفی کو نہین سنا ہے مینے عرض کیا نہین فرمایا تو اوس سے سن جب مین بیدار ہوا تو صبح کو ابن صیفی کے گہر گیا اور قصہ خواب کا اوس سے بیان کیا وہ چلایا اور زار زار رویا اور خدا کی قسم کہائی کہ وہ بیتین ابتک میری زبان و قلم سے نکلی نہین ہین نہ کسی نے اونکو سنا ہی نہ دیکہا ہے آجکی رات مینے اونکو نظم کیا ہے پہر اونکو پڑہا ۵

ملکنا وکان العفو منا سجیۃ / فلما ملکتم سال بالدم ابطح
وحللتم قتل الاساری وطالما / غدونا علی الاسری بعفو ونصفح
وحسبکم ہذا التفاوت بیننا / وکل اناء بالذی فیہ یرشح

یعنی ہم مالک ہوئے اور ہمکو قدرت ہوئی اور عفو ہماری عادت تہی پہر جب تم مالک ہوئے تو سنگستان خون سے بہا اور تمنے قیدیون کے قتل کو حلال جانا اور ہمنے بہت بار قیدیون سے عفو و درگزر کی یہی تفاوت درمیان ہمارے تمکو کافی ہے ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اوسمین ہوتا ہے ؀

باب ۱۴۴ بیان مین اس امر کی تحقیق کی کہ زندے کی روح نیند مین نکلتی ہے اور جہان اللہ چاہتا ہے سیر کرتی ہے اور ارواح غیر سے ملتی جلتی ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے ملے کہا اے ابو الحسن آدمی خواب دیکھتا ہے تو بعض تو اوسمین سے سچ ہوتا ہے اور بعض جھوٹ کہا ہان مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے نہین ہے کوئی غلام و لونڈی کہ سووے پھر نیند سے بھر جاوے مگر اوسکی روح چڑہائی جاتی ہے طرف عرش کے سو وہ روح جو کہ بیدار نہین ہوتی ہے مگر نزدیک عرش کے تو وہ خواب سچا ہوتا ہے اور جو ورے عرش کے بیدار ہوتی ہے تو وہ خواب جھوٹا ہوتا ہے اخرجہ الحاکم فی المستدرک والطبرانی فی الاوسط والعقیلی ۲ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روحین اپنے خواب مین چڑہائی جاتی ہین طرف آسمان کے اور مامور ہوتی ہین ساتھہ سجدے کے نزدیک عرش کے سو جو طاہر پاک ہوتا ہے وہ سجدہ کرتا ہے نزدیک عرش کے اور جو طاہر نہین ہوتا ہے وہ عرش سے دور سجدہ کرتا ہے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان ۳ ابو الدرداء رضی عنہ کہتے ہین کہ جب انسان سو جاتا ہے تو اوسکی روح چڑہائی جاتی ہے یہانتک کہ وہ لائی جاتی ہے طرف عرش کے سو اگر وہ طاہر ہے تو اوسکو اذن سجدے کا دیا جاتا ہے اور اگر وہ جنب یعنی بے غسل ہے تو اوسکو سجدے کا اذن نہین دیا جاتا ہے اخرجہ ابن المبارک فی الزہد ۴ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خواب مؤمن کا ایک کلام ہے کہ کلام کرتا ہے ساتھہ اوسکے بندے سے رب اوسکا خواب مین اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول بسند ضعیف ۵ خزیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے خواب مین دیکہا گویا مین سجدہ کر رہا ہون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جبہہ یعنی پیشانی مبارک پر مینے آپ کو اسکی خبر دی فرمایا بیشک روح البتہ ملتی ہے روح سے اخرجہ النسائی

ف شیخ عز الدین ابن عبد السلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ بیداری کی روح مین اللہ تعالی نے عادت جاری کی ہے کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے تو انسان بیدار ہوتا ہے اور جب وہ جسد سے نکلجاتی ہے تو انسان سو جاتا ہے اور وہ روح خوابین دیکھتی ہے جسوقت کہ جسد سے جدا ہو جاتی ہے پھر جبکہ

لہ یا یہ یعنی ہین آپکے بندہ رب اپنے سے لفظ حدیث ہے ۔ شعب الایمان

وہ آسمانون مین خواب دیکھتی ہے تو خواب صحیح ہوتا ہے کیونکہ شیطان کو آسمانونکی طرف راہ نہین ہے اور اگر وہ آسمان کے ورے خواب دیکھتی ہے تو وہ القار شیاطین سے ہوتا ہے سو اگر وہ جسد کی طرف لوٹے تو انسان بیدار ہوجاتا ہے جیساکہ تھا عکرمہ و مجاہد نے کہا ہے کہ انسان جسوقت سوجاتا ہے تو اوسکے لئے ایک سبب یعنی رسی ہے کہ اوسمین روح جاری ہوتی ہے اور اصل اوسکی جسم مین ہے سو وہ پہونچتی ہے جہان الله چاہتا ہے پس جب تک وہ جاتی رہتی ہے انسان سویا رہتا ہے پہر جب وہ بدن کی طرف لوٹ آتی ہے تو انسان جاگ اوٹھتا ہے اور وہ بمنزلہ شعاع سورج کے ہے کہ وہ زمین پر ساقط ہے اور اصل اوسکی سورج کے ساتھہ متصل ہے ابن مندہ نے بعض علماء سے ذکر کیا ہے کہ روح انسان کے نتھنے سے دراز ہوتی ہے اور اوسکی اصل اوسکے بدن مین ہے اگر وہ بالکل نکل جائے تو مقرر وہ مرجائے جیسے چراغ کہ اگر اوسکے اور بتی کے درمیان جدائی کردیجائے تو وہ بجھہ جائے کیا تو نہین دیکھتا کہ مرکز آگ کا بتی مین ہے اور اوسکی روشنی گہر کو بہردیتی ہے سو روح انسان کے نتھنے سے ممتد ہوتی ہے اوسکے خواب مین اور شہرون شہرون جولان کرتی پہرتی ہے اور جو فرشتہ کہ ارواح عباد پر مقرر ہے وہ اوسے جو چاہتا ہے دکھاتا ہے پہر اوسے اوسکے بدن کی طرف لوٹا لاتا ہے انتہی ۱۲ عکرمہ سے کسی نے پوچھا کہ آدمی خواب مین دیکھتا ہے گویا وہ خراسان مین اور شام مین اور ایسی زمین مین ہے جسکو اوسنے نہین دیکھا کہا یہ روح دیکھتی ہے اور روح نفس کے ساتھہ معلق ہے اور جسوقت بیدار ہوتی ہے تو نفس روح کو کہینچ لاتا ہے اخرجہ ابو الشیخ فی العظمۃ عکرمہ سے هو الذی یتوفاکم باللیل الآیۃ کی تفسیر مین مروی ہے کہا نہین ہے کوئی رات مگر الله ساری روحون کو قبض کرتا ہے پہر سوال کرتا ہے ہر نفس سے جو اوسکے صاحب نے کیا ہے دن سے پہر ملک الموت کو بلاتا ہے فرماتا ہے اسکو اور اسکو قبض کر اخرجہ ابو الشیخ من وجہ آخر ❊

باب ۴۴ بیان مین اس امر کی کہ زندون نے مردونکو خواب مین دیکھا اور اونسے اونکا حال پوچھا پہر اونھون نے اپنی حال کی اون کو خبر دی

اندست آخر اص

حکایت غضیف بن حارث نے عبداللہ بن عائذ ثمالی صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا جبکہ اونکو موت حاضر ہوئی کہ تجھسے اگر ہو سکے تو تو ہماری ملاقات کرنا اور بعد موت کے جس چیز کی تو ملاقات کرے اوسکی ہمکو خبر دینا پھر ایک مدت کے بعد عبداللہ غضیف سے خواب مین ملے غضیف نے اونسے کہا کیا تم ہمکو خبر نہین دیتے کہا ہمنے نجات پائی اور نگتا نہ تہا کہ نجات پائین ہمنے مصیبتونکے بعد نجات پائی ہمنے اپنے رب کو بہتر رب پایا ذنب کو بخشدیا اور سیئہ سے درگذر فرمائی مگر وہ جو کہ اخراص سے تہے پہنے کہا اخراص کیا ہین کہا وہ لوگ جنکی طرف انگلیون سے اشارہ کیا جاتا ہے شر مین اخرجہ ابن ابی الدنیا فی المنامات وابن سعد فی الطبقات عن محمد بن زیاد الالہانی

۲ قرأت سلام

حکایت ابوالزاہریہ کہتے ہین کہ عبدالاعلی بن عدی نے ابن ابی ہلال خزاعی کی عیادت کی عبدالاعلی نے اونسے کہا کہ تم میری طرفسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہنا اور اگر تمسے ہو سکے تو تم میری ملاقات کرنا پھر مجھے اسکی اطلاع دینا اور عبداللہ کی مان بیٹی ابن الزاہریہ کی ابن ابی ہلال کی بی بی تہی اونسنے اپنے خاوند ابن ابی ہلال کو اوسکے مرنیسے تین دن بعد خواب مین دیکھا کہا میری بیٹی بعد تین رات کے مجھسے ملنے والی ہے اور کیا تو عبدالاعلی کو پہچانتی ہے کہا نہین کہا تو پھر تو اوسکا پوچھہ پھر اوسکو خبر دی کہ مینے اوسکی طرفسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کہدیا اور آپنے اوسکے سلام کا جواب دیا پس اس بی بی نے اپنے بھائی ابوالزاہریہ کو اسکی خبر دی اوسنے عبدالاعلی کو یہ خبر پہونچادی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳ فضیلت خوف

حکایت یحیی بن ایوب کہتے ہین کہ دو آدمیون نے باہم عہد کیا کہ جو اونمین سے مرے وہ اپنے صاحب کو اوسکی خبر دے جسکی کہ وہ ملاقات کرے پھر اونمین سے ایک مرگیا دوسرے نے اوسکو خواب مین دیکھا کہا ای بھائی حسن نے کیا کیا کہا وہ تو ایک پادشاہ ہے جنت مین اوسکی نافرمانی نہین کیجاتی ہے کہا پھر ابن سیرین کہا وہ اوسمین ہین جو چاہین اور جسکو اونکا جی چاہے وشتان ما بینہما یعنی اون دونون مین

بڑا فرق ہے کہا ای بہائی حسن نے یہ مرتبہ کس چیز کے سبب سے پایا کہا بسبب شدت خوف کے اخرجہ
ابن ابی الدنیا

۴ فضیلت نماز شب

حکایت ابن اجلح کہتے ہین کہ میرے باپ نے کہا سلمہ بن کہیل سے کہ اگر تم مجہسے پہلے مرو اور اسپر قادر ہو کہ تم میرے خواب مین آؤ پہر جو تم دیکہو اوسکی خبر مجہکو دو تو تم ایسا کرنا پہر سلمہ قبل اجلح کے مر گئے تو مجہسے میرے باپ نے کہا بیٹا تو نے جانا کہ سلمہ میرے خواب مین آئے مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا اللہ نے مجہے زندہ کر دیا مینے کہا تمنے اپنے رب کو کیسا پایا کہا رحیم پایا کہا جن اعمال سے بندہ تقرب چاہتا ہے اونمین سے کون عمل تو نے افضل دیکہا کہا مینے نہین دیکہا اونکے نزدیک شریف تر نماز شب سے مینے کہا تمنے امر کو کیسا پایا کہا سہل ولیکن تم بہروسا نہ کر بیٹہو اخرجہ ابن عدی وابن عساکر فی تاریخہ عن محمد بن یحیی الجحدری

۵ رحم و رافت اللہ تعالی

حکایت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے دوست تہے اونکا جب انتقال ہوگیا تو مین سال بہر ٹہہرا رہا اللہ تعالی سے دعا کرتا تہا کہ وہ مجہے اونکو خواب مین دکہا دے کہتے ہین کہ مینے اونکو راس حول یعنے شروع برس پر دیکہا کہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچہتے ہین مینے کہا ای امیر المؤمنین تمسے تمہارے رب نے کیا کیا کہا مین ابہی فارغ ہوا اور میرا عرش قریب تہا کہ ٹوٹ پڑے اگر مین رب رؤف رحیم کی ملاقات نہ کرتا اخرجہ احمد فی الزہد وابن سعد فی الطبقات ۶ سالم بن عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے ایک آدمی کو سنا انصار سے کہ وہ کہتا تہا مینے اللہ سے دعا کی کہ وہ مجہے عمرؓ کو خواب مین دکہا دے پہر مینے اونکو بعد دس برس کے خواب مین دیکہا اور وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچہ رہے تہے مینے کہا ای امیر المؤمنین تمنے کیا کیا کہا مین ابہی فارغ ہوا اور اگر میرے رب کی رحمت نہوتی تو مین ہلاک ہی ہوگیا تہا اخرجہ ابن سعد ۷ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہین نہین تہی کوئی چیز جسکو مین جانون زیادہ تر محبوب مجہکو اس سے

کہ جانون مین حال عمرؓ کا پہر مینے خواب مین ایک محل دیکھا مینے کہا یہ کسکے لئے ہے کہا عمرؓ کے واسطے ہے
پہر وہ اُس محل سے نکلے اونپر ایک ملحفہ یعنی چادر تہی گویا غسل کیا ہے مینے کہا تمنے کیا کیا کہا خیر میرا
عرش قریب تہا کہ جہک پڑے اگر مین رب غفور کی ملاقات نہ کرتا مینے کہا تمنے کیا کیا کہا مینے تمسے کب
مفارقت کی مینے کہا بارہ برس ہوئے کہا مینے ابہی حساب سے خلاصی پائی ہے اخرجہ ابن سعد ۸

۸ دین قیم خونریزی نہین کرتا ہی

حکایت مطرف نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہا مینے اونپر سبز کپڑے دیکھے مینے کہا اے امیر المؤمنین اللہ نے آپکے ساتہہ کیا کیا کہا اللہ نے میرے ساتہہ خیر کی مینے کہا کون دین بہتر ہے کہا دین قیم خونریزی نہین کرتا ہے اخرجہ ابن عساکر +

۹ عمر بن عبد العزیز ائمہ ہدی کی ساتہہ ہین

حکایت محمد بن نضر حارثی کہتے ہین کہ مسلمہ بن عبد الملک نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کو مرنیکے بعد دیکھا کہا اے امیر المؤمنین کاش مین جان لیتا کہ تم بعد موت کے کس حال کی طرف گئے کہا اے مسلمہ یہ وقت ہے میرے فارغ ہونیکا واللہ ابہی تک مینے راحت نہین پائی ہے مینے کہا تم کہان ہو کہا مین ائمہ ہدی کے ساتہہ ہون جنات عدن مین اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۱۰ ندبار

حکایت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے کثیر بن افلح کو خواب مین دیکھا اور وہ حرہ کے دن مارے گئے تہے مینے کہا کیا تم مارے نہین گئے کہا ہان مینے کہا تمنے کیا کیا کہا خیر ہے مینے کہا تم شہدا ہو کہا نہین مسلمان جسوقت باہم قتال کرتے ہین اور اونکے درمیان لوگ مارے جاتے ہین تو وہ شہدا نہین ہوتے ولکن ہم ندبار ہین اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابن ابی الدنیا ۱۱ **حکایت** ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل کہتے ہین مینے دیکھا گویا مین جنت مین داخل ہوا ناگاہ کئی خیمے لگے ہوئے تہے مینے کہا یہ کیسکے لئے ہین کہا ذی الکلاع اور حوشب کے لئے یہ دونون اون لوگونمین سے ہین جو کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتہہ مارے گئے تہے مینے کہا عمار اور اونکے اصحاب کہان ہین کہا تیرے آگے

ہین مینے کہا اونکے بعض نے تو بعض کو قتل کیا ہے کہا گیا کہ وہ اللہ سے ملے سو اوسکو واسع المغفرۃ پایا مینے کہا پہر اہل نہر یعنے خوارج نے کیا کیا کہا اونہون نے سختی و گزند کی ملاقات کی اخرجہ ابن سعد

۱۲ موت تقوی پر حیات ابدی ہے

حکایت ابو بکر بن خیاط کہتے ہین مینے دیکہا گو یا مین قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ قبرون والے اپنی قبرون پر بیٹہے ہوئے ہین اونکے آگے ریحان ہے ناگاہ محفوظ یعنی معروف کرخی رضی اللہ عنہ اونکے درمیان مین کہڑے ہوئے ہین جانے آتے ہین مینے کہا ای محفوظ تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کیا تم مر نہین گئے تہے کہا ہان پہر یہ شعر پڑہا ؎

موت التقی حیاۃ لا نفاد لہا	قد مات قوم وہم فی الناس احیاء

یعنی موت متقی پرہیزگار کی ایسی زندگی ہے جسکے لئے فنا نہین ہے ایک قوم مر چکی ہے حالانکہ وہ لوگون مین زندہ ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب المنامات ۱۳ اسلمہ البصری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے بزیع بن مسور عابد کو اپنے خواب مین دیکہا اور وہ موت کو بہت یاد کرتے او طویل الاجتہاد یعنے محنت بہت کرتے تہے مینے کہا تمنے اپنی جگہہ کیسی دیکہی کہا ؎

ولیس یعلم ما فی القبر داخلہ	الا الالہ وساکن الاجداث

یعنی قبر کے اندر کا حال نہین جانتا ہے مگر اللہ اور جو کوئی کہ قبر و نمین رہتا بستا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۴ البشر بن مفضل رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے لبشر بن منصور کو خواب مین دیکہا مینے کہا ای ابو محمد تمہارے ساتہہ تمہارے رب نے کیا کیا کہا مینے امر کو اوس سے زیادہ تر سہل پایا جسکو مین اپنے نفس پر حمل کیا کرتا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا *

۱۵ اخیر درجہ اہل خیر کو پہونچا دیتی ہے

حکایت حفص مرئی کہتے ہین مینے داؤد طائی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا اے ابو سلیمان تمنے خیر آخرت کو کیسا دیکہا کہا مینے خیر آخرت کو کثیر دیکہا مینے کہا تو پہر تم کدہر گئے کہا مین خیر کی طرف گیا واللہ مینے کہا کیا تمکو سفیان بن عیینہ کا علم ہے وہ خیر و اہل خیر سے محبت رکہتے تہے کہا اونہون نے

مٹوہی مرئی
ن ل
سعد سعید

تبسم کیا پہر کہا خیر اوسکو درجہ اہل خیر کی طرف چڑہا لیگئے اخرجہ ابن ابی الدنیا ١٦ **حکایت** عتبہ بن ضمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین ضمرہ نے کہا مینے اپنی پہوپہی سے خواب مین ملاقات کی مینے کہا تم کیسے ہو کہا بخیر ہون اور مین اپنا عمل پہر پورا دی گئی مینے اوسکا ثواب یہانتک کہ مجہے ثواب خلاط کا بہی دیا گیا جسکو مینے کہلایا تہا خلط الخلاط اللبن بالبقل یعنی دودہ مع ترکاری کے اخرجہ ابن الدنیا ؞

١٧ احسن چیزسی اللہ عزوجل کی ذات پاک مقصود ہو وہ افضل ہے

حکایت عبدالملک لیثی کہتے ہین مینے عامر بن قیس کو خواب مین دیکہا پوچہا تمنے کیا پایا کہا خیر مینے کہا تمنے کس عمل کو افضل پایا کہا ہر شی احسن سے وجہ اللہ عزوجل مراد ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا ؏

١٨ یقین اور خیرخواہی اللہ تعالی اور مسلمین کی مثل کوئی چیز نہین ہے

حکایت ابو عبداللہ ہجری رحمہ اللہ کہتے ہین میرے چچا مر گئے مینے اونکو خواب مین دیکہا اور وہ کہتے تہے دنیا غرور یعنی دہوکا ہے اور آخرت عمل کرنیوالون کے لئے سرور ہے اور ہمنے نہین دیکہا مثل یقین کے اور خیرخواہی کے واسطے اللہ تعالی اور مسلمین کے کسی چیز کو اور تو حقیر نہ جان معروف یعنی نیکی سے کسی چیز کو اور تو عمل کر مثل عمل اوس شخص کے جو کہ خود کو مقصر یعنی قصوروار سمجہتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ؏

١٩ فضیلت تقوی

حکایت اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ایک شیخ بصری کو اصحاب یونس بن عبید سے دیکہا اور وہ مرچکا تہا مینے کہا تو کہان سے آیا کہا پاس سے یونس طبیب کے مینے کہا کون یونس طبیب کہا فقیہ لبیب مینے کہا ابن عبید کہا ہان مینے کہا وہ کہان ہے کہا مجالس ارجوان یعنے سرخ ریشمی مجلسونمین کنواری عورتون کے ساتہہ ہی ٹہنڈی ہوئین آنکہین اوسکی بسبب اوسکے صحت تقوی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا

٢٠ خواب مین ادای قرض کی وصیت

حکایت میمون کردی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے عروہ بزار کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہا فلان سقا کا مجہپر ایک درہم ہے اور وہ میرے گہر کے طاق مین رکہا ہے سو تو اوسکو لے اور سقا کو دیدے جب صبح ہوئی تو مین سقا سے ملا مینے کہا کیا تیری عروہ کے پاس کوئی چیز ہے کہا ہان ایک درہم ہے

مین اوسکے گہر مین گیا تو درہم طاق مین تہا مینے اوسے سقا کو دیدیا اخرجہ ابن ابی الدنیا ٭

۲۱ کثرت سے لا الہ الا اللہ کہنا موجب ہے حالت حسنہ کا برزخ مین

حکایت ایک شخص کوفے کا کہتا ہے مینے سوید بن عمرو کلبی کو بعد موت کے اچہی حالت مین دیکہا پوچہا ای سوید یہ کیا اچہی حالت ہے کہا بن لا الہ الا اللہ بکثرت کہا کرتا تہا سو تو بہی اوسکو بہت کہا کر پہر کہا کہ داؤد طائی اور محمد بن نضر نے ایک امر کی طلب کی تہی سو اونہون نے اوسکو پالیا اخرجہ ابن ابی الدنیا

۲۲ ابراہیم بن منذر حزامی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے ضحاک بن عثمان کو خواب مین دیکہا مینے کہا تمہارے ساتہہ کیا کیا گیا کہا آسمان مین تمارید ہین جسنے لا الہ الا اللہ کہا وہ اونسے لٹک گیا اور جسنے اوسکو نہ کہا وہ جہک پڑا اخرجہ ابن ابی الدنیا ٭

۲۳ محبت الٰہی موجب مغفرت ہے

حکایت محمد بن عبد الرحمن مخزومی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نے ابن عائشہ تیمی کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا اوسنے مجہے بخشدیا بسبب میرے حب کے اوسکو یعنی مین اوس سے محبت رکہتا تہا

۲۴ کرامت الٰہی برای بندۂ مطیع

حکایت سری بن یحیی دالان بن عیسی بن ابی مریم سے راوی ہین یہ ایک شخص قزوین کے صالحین سے تہے کہتے ہین ایک رات مجہے چاند نے اپنی چاندنی مین لیا یعنی چاندنی رات تہی مین مسجد کی طرف نکلا نماز پڑہی تسبیح کی اور دعا کی آنکہون نے مجہپر غلبہ کیا یعنی سو گیا مینے ایک جماعت کو دیکہا مین جانتا ہون کہ وہ آدمی نہ تہے اونکے ہاتہون مین طباق اونپر چار سفید روٹیان تہین جیسے برف ہر روٹی پر ایک موتی تہا جیسے انار اونہون نے کہا کہا مینے کہا میرا ارادہ روزے کا ہے کہا تجہے اس گہر کا مالک حکم دیتا ہے کہ تو کہا وے پہر مینے کہایا اور اوس موتی کو لینے لگا تاکہ اوسے اوٹہا لون مجہسے کہا گیا تو اوسے چہوڑ دے ہم تیرے لئے ایک درخت لگاتے ہین وہ تیرے واسطے اس سے بہتر اگاویگا مینے کہا کہان کہا گیا ایسے گہر مین جو جاڑ نہو اور ایسا پہل جو نہ بگڑے اور ایسا ملک جو منقطع نہو اور ایسے کپڑے جو بوسیدہ نہون اوس گہر مین رضوٰی اور عیناء اور قرۃ العین بی بیان رضیات مرضیات راضیات

حاشیہ: لو التمر ادبالکسر بیت صیغہ بیت الحمام کبیضۃ فاذا انسفر بعضنا علی بعض فہو التاؤ دیلا وقال مراد صاحب تہذیب اللغۃ التمر ادبا تاج العروس ٭

ہین جو غیرت نہین کرتے ہین سو تو لازم کر شتابی کو اوسمین جسمین تو ہے کیونکہ وہ تو ایک نیند ہے یہانتک کہ
تو کوچ کریگا پہر اوس گہر مین جا اوتریگا راوی کہتا ہے کہ وہ نہ ٹہیرے مگر دو جمعے یہانتک کہ انتقال ہو گیا سمری کہتے ہین ہمنے
اونکو اوسی رات جسمین اونکا انتقال ہوا دیکہا کہ وہ ہمسے کہتے ہین کیا تو تعجب نہین کرتا ہے اوس درخت جو ہمیرے لئے
لگایا گیا جس دن کہ ہمنے تجہسے بیان کیا تہا اور وہ باردار ہو گیا ہمنے کہا کیا پہل لایا کہا مت پوچہہ اوسکے بیان پر کسیکو قدرت نہین ہے
ہمنے نہین دیکہا مثل کریم کے جبکہ اوسکے پاس لئیم نازل ہو اخرجہ ابن ابی الدنیا*

۲۵ فضیلت معرفت وذم مباہات

حکایت اسمعیل بن عبد اللہ بن میمون کہتے ہین ہمنے علی بن محمد بن عمران بن ابی لیلی کو خواب مین
دیکہا پوچہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا معرفت کو ہمنے کہا تم اوس آدمی کے حق مین کیا کہتے
ہو جو کہ حدثنا واخبرنا کہتا ہے پس کہا کہ کہا یعنی اللہ تعالی نے کہ مین مباہات یعنی فخر کرنیکو مبغوض رکہتا
ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا **۲۶ حکایت** بعض اصحاب مالک بن دینار رضی اللہ عنہ
نے اونکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا خیر ہمنے نہ دیکہا مثل عمل صالح
کے ہمنے نہ دیکہا مثل صحابہ صالحین کے ہمنے نہ دیکہا مثل سلف صالح کے ہمنے نہ دیکہا مثل مجالس
صالحین کے اخرجہ ابن ابی الدنیا*

۲۷ فضیلت سنت وعلم ومذمت قدر واعتزال وارجاء

حکایت عبد الوہاب بن یزید کندی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ہمنے ابو عمر ضریر کو دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے
ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا مجہپر رحم فرمایا ہمنے کہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا جسپر تم ہو سنت وعلم
سے ہمنے کہا تمنے کونسے عمل کو بدتر پایا کہا تو اسمار سے حذر کر ہمنے کہا اسمار کیا ہین کہا قدری معتزلی
مرجی پہر وہ اسمار اصحاب اہوا کے شمار کرنے لگے اخرجہ ابن ابی الدنیا*

۲۸ مذمت شتم شیخین رضی اللہ عنہما وراہی جہم

حکایت ابو بکر صیرفی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ایک آدمی مر گیا وہ حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو برا
کہا کرتا اور جہم کی راہی پر چلتا تہا وہ ایک اور آدمی کے خواب مین دکہایا گیا کہ گویا وہ ننگا ہے اور

اوس کے سر پر ایک سیاہ لتہ ہے اور اوسکی شرمگاہ پر ایک لتہ ہے اوس شخص سے پوچہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا اوسی شخص کو بکر قیس اور عون بن اعشر کے ساتہہ کر دیا یہ دونون نصرانی تہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۹ حکایت ایک شیخ کہتے ہین میرا ایک پڑوسی تہا اور وہ منجملہ اون لوگون کے تہا جوکہ ان امور مین خوض کیا کرتے ہین ہین اوسکو خواب مین دکہایا گیا گویا وہ کانا ہے مینے کہا ای فلان یہ کیا ہے جو مین تجہہ مین دیکہتا ہون کہا مینے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نقص کیا تو مجہسے اسکا نقصان کیا اور اپنا ہاتہہ اوس آنکہہ پر رکہا جو جاتی رہی تہی اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۰ فضیلت متقین

حکایت ابوجعفر مدنی رحمۃ اللہ کہتے ہین مینے محمود بن حمید کو خواب مین دیکہا اور وہ عاملین سے تہے کہ اونپر دو سبز کپڑے ہین مینے کہا تم بعد موت کے کدہر گئے اونہون نے میری طرف دیکہا پہر یہ شعر پڑہنے لگے ؎

نعو المتقون فی الخلد حقا	بجوار نواهد ابکار

یعنی ہان پرہیزگار لوگ یقیناً جنت مین سینہ ابہری کنواری عورتون کے پڑوس مین ہین ابوجعفر کہتے ہین واللہ اس سے پہلے مینے اس شعر کو کسی سے نہین سنا تہا اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۱ فضل صبر و حسرت بر عمل صالح

حکایت مطرف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین قبرستان مین تہا مینے ایک قبر کے نزدیک ایسی دو رکعت نماز خفیف پڑہی کہ مین اوسکے اتقان سے خوش نہین ہوا اور اونگہ گیا مینے صاحب قبر کو دیکہا کہ وہ مجہسے کلام کرتا ہے کہا کہ تو نے ایسی دو رکعت نماز پڑہی کہ تو اونکے اتقان سے خوش نہین ہوا مینے کہا مقرر یہ ہوا ہے کہا تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور عمل کرنیکی طاقت نہین رکہتے البتہ میرا دو رکعت نماز پڑہنا مثل تیری دو رکعت کے مجہے ساری دنیا سے زیادہ تر محبوب ہے مینے کہا یہان کون لوگ ہین کہا سب کے سب مسلمان ہین اور سارے خیر کو پہونچے مینے کہا اسجگہ افضل کون ہے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا مینے اپنے جی مین کہا اللہم ربنا تو اسکو

میری طرف نکال دے کہ مین اس سے بات کرون اوس قبر سے ایک جوان آدمی نکلا مین نے کہا جو لوگ
یہان ہین تو اونمین افضل ہے کہا کہ لوگون نے یہ بات کہی ہے مینے کہا تو اس مرتبے کو کس سبب سے پہونچا
کیونکہ والد مین تیرے لئے وہ سن وعمر نہین دیکھتا ہون کہ مین کہون کہ تو نے اس مرتبے کو طول حج وعمرہ
وجہاد فی سبیل اللہ اور عمل سے پایا ہے کہا مین مصیبتون مین مبتلا ہوا پہر مین اونپر صبر دیا گیا سو اس سبب سے
مین اون سے بہتر ہوا اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی فی شعب الایمان ۰

۴۲ فضل یقین

حکایت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو العلا یزید بن عبد اللہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا
تمنے موت کا مزہ کیسا پایا کہا مینے تلخ کریہ پایا مینے کہا تو تم بعد موت کے کدہر گئے کہا مین طرف روح وریحان
اور رب غیر غضبان کے گیا مینے کہا تمہارے بہائی مطرف کہا وہ اپنے یقین کے سبب سے مجہپر فائق ہو گیا
اخرجہ ابن ابی الدنیا

۴۳ نفع دعا

حکایت بعض صالحین کہتے ہین کہ میرا بہائی مر گیا مین اوسے خواب مین دکہایا گیا مینے کہا تیرا کیا
حال ہوا جسوقت کہ تو اپنی قبر مین رکہا گیا کہا ایک آنیوالا آگ کا شعلہ لئے ہوئے میرے پاس آیا سو اگر
یہ بات نہوتی کہ ایک دعا کرنیوالے نے میرے لئے دعا کی تو مینے دیکہا تہا کہ وہ جلد مجہکو اوس سے مارتا
اخرجہ ابن ابی الدنیا

۴۴ فضل محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ

حکایت منکدر بن محمد بن منکدر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا کہ گویا مین مسجد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہوا ناگاہ لوگ ایک آدمی پر جمع ہین روضہ مین مینے کہا یہ کون ہے کہا گیا کہ ایک
آدمی ہے آخرت سے آیا ہے لوگون کو اونکے مردون کی خبر دیتا ہے مین آیا کہ دیکہون ناگاہ وہ آدمی
صفوان بن سلیم تہے کہا کہ لوگ اون سے پوچہہ رہے تہے اور وہ اونکو خبر دیتے تہے پہر صفوان نے کہا
اس جگہہ کوئی ہے کہ مجہسے محمد بن منکدر کا حال پوچہے لوگ کہنے لگے کہ یہ اوسکا بیٹا ہے پہر مین لوگون کو

کوکشادہ کرکے گیا میںنے کہا تم مجھے خبردو اللہ تمپر رحم کرے کہا اعطاہ اللہ من الجنۃ کذا و اعطاہ کذا و اعطاہ کذا و ارضاہ و اسکنہ منازل فی الجنۃ و بوأہ فلا ظعن علیہ ولا موت اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۵ فضل سفیانؒ ثوری رضی اللہ عنہ

حکایت ابوکریمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آیا کہا میںنے دیکھا گویا میں جنت میں داخل ہوا پھر ایک باغ میں پہونچا اوسمیں ایوب و یونس و ابن عون و تیمی تھے میںنے کہا سفیان ثوری کہاں ہیں کہا ہم نہیں دیکھتے ہیں اُسکو مگر جیسے دیکھتے ہیں ستارے کو اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۶ فضل محمدؒ بن واسع و محمدؒ بن سیرین و حسن بصری رضی اللہ عنہم

حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے محمد بن واسع کو جنت میں دیکھا اور محمد بن سیرین کو جنت میں دیکھا میںنے کہا حسن کہاں ہیں کہا نزدیک سدرۃ المنتہی کے اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۷ فضل ابوعمرو بصری رضی اللہ عنہ

حکایت یزید بن ہارون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میںنے محمد بن یزید واسطی کو خواب میں دیکھا میںنے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا میںنے کہا کس سبب سے کہا بسبب ایک مجلس کے جسمیں ابوعمرو بصری دن جمعے کے بعد عصر کے بیٹھے پھر دعا کی اور ہمنے آمین کہی سو ہماری مغفرت کی گئی اخرجہ ابن ابی الدنیا

۳۸ خلید بن سعید رحمہ اللہ

حکایت عقبہ بن ابی شبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میںنے خلید بن سعید کو بعد اونکے مرنیکے خواب میں دیکھا میںنے کہا تمنے کیا کیا کہا ہم خلاصی دلئے گئے اور لگتا نہ تھا یعنی کہ خلاص ہوں میںنے کہا متی عہدکم بالقرآن قال لاعہد لنا بہ منذ فارقنا کما اخرجہ ابن ابی الدنیا +

۳۹ ذکر قاضی یحییؒ بن اکثم

حکایت محمد بن سالم خواص صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میںنے یحیی بن اکثم قاضی کو خواب میں دیکھا

له توفی فی شعبان سنۃ احدی وستین و مائۃ وهو الامام العالم ابو عبداللہ سفیان بن سعید الثوری الکوفی الفقیہ سید اهل زمانہ علما و عملا و زهدا و ورعا ... سنۃ ... عن عمر بن مرۃ و سماک بن حرب وخلق کثیر قال ابن المبارک کتبت عن الف و مائۃ شیخ ما منهم افضل من سفیان ۱۲ ف

...

له توفی سنۃ ۲۴۲ وهو العلامۃ ... المشهور یحیی بن اکثم ... القاضی ... التمیمی کان فقیہا بارعا عالما بصیرا بالاحکام ۱۲

مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا ای شیخ سو اگر
تیرا بڑھاپا نہوتا تو مین تجھے آگ سے جلاتا پس مجھے پکڑا اوس چیز نے جو کہ غلام کو اپنے میان کے روبرو
پکڑتی ہے یعنی حیا اور خوف جب مجھے افاقہ ہوا تو مجھسے فرمایا ای شیخ سو تین بار اسی طرح ہوا پہر جب
مجھے افاقہ ہوا تو مینے کہا یا رب مین تجھسے اس طرح حدیث نہین کیا گیا ہون اللہ تعالی نے فرمایا تو مجھسے
کیا حدیث کیا گیا ہے حال آنکہ وہ اسکو خوب جانتا ہے مینے کہا حدثنی عبد الرزاق بن ہمام
قال حدثنا معمر بن راشد عن ابن شہاب الزہری عن انس بن مالک عن نبیک
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جبریل عنک یا عظیم انک قلت ما شاب لی
عبد فی الاسلام شیبة الا استحییت منہ ان اعذبہ بالنار فقال اللہ
صدق عبد الرزاق وصدق معمر وصدق الزہری وصدق انس وصدق
نبی وصدق جبریل انا قلت ذلک انطلقوا بہ الی الجنة اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد

۴۰ہم فضل امام احمد رضی اللہ عنہ

حکایت ابوبکر فزاری رحمہ اللہ کہتے ہین مجھے پہونچا ہے کہ بعض اخوان احمد بن حنبل نے اونکو
خواب مین دیکہا کہا ای احمد اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے اپنے روبرو کھڑا کیا اور مجھسے فرمایا ای
احمد تو نے صبر کیا ضرب پر کہ تو نے کہا اور تو متغیر نہوا کہ میرا کلام منزل غیر مخلوق ہے قسم ہے میری
عزت کی البتہ مین تجھے اپنا کلام سناؤنگا قیامت کے دن تک سو مین اپنے رب عزوجل کا کلام سنا
کرتا ہون اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق +

اہم فضل محمد بن مصطفے حمصی رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن عوف رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن مصطفے حمصی کو خواب مین دیکہا پوچہا تم
کدہر گئے کہا طرف خیر کے اور باوجود اسکے ہم اپنے رب کو ہر روز دو بار دیکہتے ہین مینے کہا ای ابو عبد اللہ
صاحب سنت کی دنیا مین اور صاحب سنت کی آخرت مین اونہون نے تبسم کیا اخرجہ ابن عساکر

۴۳ فضل منصور بن عمار رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن مفضل رحمہ اللہ کہتے ہین مینے منصور بن عمار کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے اپنے روبرو کہڑا کیا اور مجہسے فرمایا کنت تخلط یعنی تو خلط ملط کرتا تہا ولکن مینے تجہے بخشدیا اسلئے کہ تو مجہے میرے خلق کی طرف محبوب کرتا تہا تو کہڑا ہو میری تمجید کر درمیان میرے فرشتون کے جیسے تو میری تمجید کرتا تہا دنیا مین پہر میرے لئے ایک کرسی رکہی گئی تو مینے اللہ کی تمجید یعنے اوسکی بزرگی بیان کی درمیان اوسکے فرشتون کے اخرجہ ابن عساکر ۴۳ **حکایت** ابوالحسن شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے منصور بن عمار کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہسے فرمایا تو منصور بن عمار ہے مینے کہا ہان یارب کہا تو ہی لوگون کو دنیا مین بے رغبت کرتا اور تو خود اوسمین رغبت کرتا تہا مینے کہا مقرر یہہ ہوا ہے ولیکن مینے کوئی مجلس نہین کی مگر پہلے تیری ثنا کی پہر تیرے نبی کی ثنا کی پہر تیرے بندون کو نصیحت کی فرمایا سچ کہا اسکے لئے ایک کرسی رکہو کہ میری بزرگی بیان کرے میرے آسمان مین جسطرح کہ میری بزرگی بیان کی میری زمین مین درمیان میرے بندونکے اخرجہ ابن عساکر ۴۴ **حکایت** سلیم بن منصور بن عمار رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا قربنی وادنانی یعنی مجہے قریب کیا اور قریب کیا اور مجہسے فرمایا اے شیخ سو تو جانتا ہے مینے تجہے کیون بخشا مینے عرض کیا نہین یا آلہی فرمایا تو لوگون کے لئے ایک دن ایک مجلس مین بیٹہا تہا تو نے اونکو رُلایا او نمین ایک بندہ میرے بندون سے رویا کہ وہ کبہی میرے خوف سے نہین رویا تہا سو مینے اوسکو بخشدیا اور سارے اہل مجلس کو اوسکو ہبہ کردیا اور جن لوگون کو مینے اوسکو ہبہ کیا تجہکو بہی مینے ہبہ کردیا اخرجہ ابن عساکر۔

۴۵ فضل علم

حکایت مسلمہ بن عفان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مینے وکیع کو خواب مین دیکہا پوچہا تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے جنت مین داخل کیا مینے کہا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب علم کے اخرجہ ابن عساکر

۴۶ فضل حدیث شریف

حکایت ابو یحیی ستلی ابو ہمام رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو ہمام کو خواب مین دیکہا اور اونکے سر پر قندیلین لٹکی ہوئی تہین پوچہا ای ابو ہمام تمنے ان قندیلون کو کس سبب سے پایا کہا یہ بسبب حدیث حوض کے اور یہ بسبب حدیث شفاعت کے اور یہ بسبب حدیث فلان کے اور یہ بسبب فلان حدیث کے اخرجہ ابن عساکر

۴۷ فضل قلت مخالطت مردم

حکایت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے ثوری کو خواب مین دیکہا مینے کہا تم مجہے وصیت کرو کہا تو لوگون کی مخالطت کم کر مینے کہا زیادہ کرو کہا تو عنقریب وارد ہوگا پہر تو جان لیگا اخرجہ ابن عساکر

۴۸ فضل ابن عوف رضی اللہ عنہ

حکایت ابو ربیع زہرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مجہسے میرے ایک پڑوسی نے بیان کیا کہ مینے ابن عوف کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا غروب نہین ہوا سورج پیر کے دن کا مگر مجہپر میرا نامۂ اعمال پیش کیا گیا اور مجہے بخشدیا وہ پیر کے دن مرے تہے اخرجہ ابن عساکر

۴۹ فضل محمد بن یحیی ذہلی رضی اللہ عنہ

حکایت ابو عمرو خفاف رحمہ اللہ کہتے ہین مینے محمد بن یحیی ذہلی کو خواب مین دیکہا پوچہا تمہارے رب نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا مینے کہا تمہارا عمل کیا ہوا کہا سونے کے پانی سے لکہا گیا اور علیین مین رکہدیا گیا اخرجہ ابن عساکر

۵۰ فضل ابو العباس اصم و ابو یعقوب بویطی و ربیع بن سلیمان و ابو عبد اللہ شافعی رضی اللہ عنہم

حکایت استاذ ابو الولید رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو العباس اصم کو خواب مین دیکہا پوچہا ای شیخ تمہارا حال کس چیز کو پہونچا کہا مین اپنے والد ابو یعقوب بویطی اور ربیع بن سلیمان کے ساتہہ ابو عبد اللہ شافعی کے جوار مین ہون ہم ہر دن اونکی ضیافت مین حاضر ہوتے ہین اخرجہ ابن عساکر

۵۱ فضل حسن ظن باللہ تعالی

حکایت سہیل حزم کے بہائی کہتے ہین مینے مالک بن دینار کو بعد موت کے خواب مین دیکہا پوچہا تمنے کس چیز کے ساتہہ اللہ پر قدوم کیا کہا ساتہہ ذنوب کثیرہ کے حسن ظن باللہ نے اونکو مجہسے مٹادیا اخرجہ ابن عساکر

۵۲ فضل جراح بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

حکایت ایک عورت اہل یمن کی کہتی ہے مینے رجاء بن حیوہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا کیا تم نہین مرے کہا ہان ولیکن اہل جنت مین ندا کی گئی کہ تم جراح بن عبداللہ کی ملاقات کرو اور یہ خواب پہلے اس سے تہا کہ خبر جراح کی آئی پہر جراح کے مرنیکی خبر آگئی مین آئی تو مینے پایا کہ وہ اوسدن آذربیجان مین شہید ہوگئے اخرجہ ابن عساکر

۵۳ **حکایت** عتبہ بن ابی حکیم ایک عورت بیت المقدس کے رہنے والون سے نقل کرتے ہین کہا کہ رجاء بن حیوہ ہمارے جلیس وہمنشین تہے اور بہت اچہے ہمنشین تہے پہر وہ مرگئے مینے اونکو بعد ایک ماہ کے دیکہا مینے کہا تم کدہر گئے کہا طرف خیر کے ولیکن ہم بعد تمہارے ایک ایسا گہبرا گہبرائے کہ ہمنے گمان کیا کہ قیامت قائم ہوگئی مینے کہا یہ کس بات مین ہوا کہا جراح اور اونکے اصحاب مع اثقال اور سامان کے جنت مین داخل ہوئے یہانتک کہ اونہون نے جنت کے دروازے پر اژدحام کیا اخرجہ ابن عساکر

۵۴ فضل تکبیر

حکایت اصمعی[1] رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا ایک آدمی نے جریر خطفی کو خواب مین دیکہا پوچہا تمہارے ربنے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا کہا کس سبب سے کہا بسبب ایک تکبیر کے جسکو مینے پشت آب پر جنگل مین کہا تہا کہا تمہارے بہائی فرزدق نے کیا کیا کہا اوسکو قذف محصنات نے ہلاک کردیا یعنے وہ اپنے اشعار مین پرہیزگار عورتون کو تہمت لگایا کرتا تہا اسلیئے ہلاک ہوا اخرجہ ابن عساکر

۵۵ مغفرت کمیت[2] بن یزید شاعر رحمہ اللہ

حکایت ثور بن یزید شامی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے کمیت بن یزید کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا اور میرے لیئے ایک کرسی نصب کی اوسپر مجہے بٹہایا اور مین شعر پڑہنے کے ساتہہ مامور ہوا اور مجہے طرب ہوئی جب مین اپنے اس قول تک پہونچا

حَنَانَيْكَ رَبَّ النَّاسِ مِنْ اَنْ يَغُرَّنِي	كَمَا غَرَّهُمْ شُرْبُ الْحَيٰوةِ الْمُصَرَّدِ

[1] امام یافعی رضی اللہ عنہ نے مرآۃ الجنان مین انکی وفات سنہ ۲۱۶ دوسو سولہ مین لکھی ہے اور انکا حال خوب تحریر فرمایا ہے انکی عمر ۸۸ سال کی ہوئی انکی تصانیف ہے لغت واخبار ونوادر وملح وغرائب اشعار مین امام تہے بصرے کے ہین زمانہ ہارون رشید مین بغداد مین گئے انسے مروی ہے کہ مین سولہ ہزار یا چودہ ہزار ارجوزے یاد رکہتا ہون ایک ارجوزہ اونمین سے سو دوسو شعر کا ہے

[2] وفات سنہ ہجری ۱۲۶

یعنی اے رب لوگون کے بین تیری رحمت چاہتا ہون اس سے کہ دہوکا دے مجھے جیسا کہ اونکو دہوکا دیا زندگی کے شہر بقلیل نے فرمایا اے کمیت بیشک تجکو دہوکا نہ دیا اوس چیز نے جسنے اونکو دہوکا دیا مینے تجھے بخشدیا بصدق قلت فی صفوتی من بریتی وخیرتی من خلیقتی یعنی اسلئے کہ جو میرے خلق مین میرے برگزیدہ اور میرے خلق مین بہتر ہین تو نے اونکے حق مین سچ کہا وجعلت لک بکل منشد انشد بیتا من مدحات آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رتبۃ ارفعہا لک فی الآخرۃ الی یوم القیامۃ یعنی تو نے جو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی تو جو کوئی اوسمین ایک بیت پڑہے گا مینے بعد دہر پڑہنے والیکے تجھے ایک رتبہ دیا جسکو مین تیرے لئے آخرت مین بلند کرونگا روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر

۵۶-ابو بکر نابلسی رضی اللہ عنہ

حکایت ابن شعشاع مصری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو بکر نابلسی کو بعد اونکے قتل ہونیکے خواب مین دیکھا اور وہ نہایت اچھی ہیئت مین تھے یہ منجملہ اون لوگون کے ہین جنکو بنی عبید نے سنت پر قتل کیا تہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا ؎

حبانی مالکی بدوام عزّ وقرّبنی وادنانی الیہ	وواعدنی بقرب الانتصار وقال انعم بعیش فی جواری

یعنی مجھے میرے مالک نے ہمیشہ کی عزت عنایت کی اور مجھسے وعدہ فرمایا ہے کہ مین عنقریب بدلہ لونگا اور مجھے اپنے قریب و نزدیک کیا اور مجھسے کہا تو خوب عیش کر میرے جوار مین اخرجہ ابن عساکر۔

۵۷ فضل سفیان ثوری رضی اللہ عنہ

حکایت عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے سفیان ثوری کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا نہین تہا مگر یہ کہ لحد مین رکھا گیا اور اللہ تعالی کے روبرو کھڑا ہوا سو اوسنے مجھسے حساب یسیر لیا پھر مجھے جنت کی طرف حکم دیا مین اوسکے ریاحین و اشجار مین تہا نہ کوئی آہٹ سنتا تہا نہ کسی طرح کی حرکت کہ ناگاہ ایک آواز آئی کہتا ہے اے سفیان بن سعید کیا تو جانتا ہے کہ تو نے بعد

کواپنے نفس پر اختیار کیا میںنے کہا اے والد یعنی ہاں قسم ہے اللہ کی میںنے ایسا کیا پس مجھے ہر طرف سے صوانی نثار سے لیا اخرجہ ابن عساکر ف صوانی جمع صینی یعنی برتن جو منسوب ہیں طرف چین کے اور نثار یعنی پراگندہ ہونا موتیوں کا یعنی ہر طرف سے مجھپر موتی نثار ہونے لگے ✦

۵۸ فضل امام شافعی رضی اللہ عنہ

حکایت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میںنے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا میںنے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھپر تاج رکھا اور میرا نکاح کردیا اور مجھسے فرمایا یہ اس سبب سے ہے کہ تونے فخر نہ کیا اوس چیز کے ساتھہ جس سے میںنے تجھے راضی کیا اور تکبر نہ کیا اوس چیز میں جو میںنے تجھے دی اخرجہ ابن عساکر ۵۹ **حکایت** ربیع بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں میںنے شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا میںنے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے سونے کی کرسی پر بٹھایا اور تازے موتی مجھپر نثار کئے اخرجہ ابن عساکر ✦

۶۰ فضل اہلسنت

حکایت اسمعیل بن ابراہیم فقیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میںنے حافظ ابو عبد اللہ حاکم رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا پوچھا تمہارے نزدیک کونسا فرقہ اکثر ہے براہ نجات کے کہا اہل سنت اخرجہ ابن عساکر ✦

۶۱ فضل غزو بحر

حکایت خیثمہ بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میںنے قاری عاصم اطرابلسی کو بعد اونکی وفات کے[۹۲] خواب میں دیکھا میںنے کہا تمہارا کیا حال ہے اے ابو علی کہا ہم کنیت سے نہیں پکارے جاتے ہیں بعد موت کے تو میںنے اونسے کہا اے عاصم تمہارا کیا حال ہے اور تم کدہر گئے کہا میں گیا الی رحمۃ اللہ واسعۃ وجنۃ عالیۃ یعنی میں اللہ کی رحمت واسع اور جنت عالی کی طرف گیا میںنے کہا کس سبب سے کہا بسبب بہت لڑنے میرے کے دریا میں اخرجہ ابن عساکر ✦

۶۲ مغفرت مسلم بن یسار[۹۳] رحمہ اللہ تعالی

مالک بن[۹۴] دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میںنے مسلم بن یسار کو خواب میں دیکھا پوچھا تمنے بعد موت کے

---

[۹۱] وفات سنہ ۲۰۴ ہجری ۱۲

[۹۲] اسکے بعد اصل میں یہ لفظ ہے والمکنی بالعیر[?] ۱۲ واللہ اعلم

[۹۳] وفات سنہ ۱۰۰ ہجری ۱۲

[۹۴] وفات سنہ ۱۳۰ ہجری ۱۲

کس چیز کی ملاقات کی کہا مینے اہوال وزلازل عظام وشداد کی ملاقات کی مینے کہا تو اسکے بعد کیا ہوا کہا جو تو دیکھتا ہے کہ ہوتا ہے کریم سے حسنات کو ہمسے قبول فرمایا اور سیئات ہمارے لئے معاف کئے اور تبعات کا ہمارے لئے ضامن ہوا اخرجہ ابن عساکر +

۶۳ فضل ابو جعفر محمد بن جریر رضی اللہ عنہ

حکایت حسن بن عبد العزیز ہاشمی عباسی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو جعفر محمد بن جریر کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے موت کو کیسا دیکھا کہا نہین دیکھی مینے مگر خیر مینے کہا تمنے ہول مطلع کو کیسا دیکھا کہا مینے نہین دیکھی مگر خیر مینے کہا کہ تمنے منکر ونکیر کو کیسا دیکھا کہا مینے نہین دیکھی مگر خیر مینے کہا بیشک تیرا رب تیرے ساتھ مہربان ہے تو ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے رب کے کہا اے ابو علی تم کہتے ہو کہ ہمارا ذکر کرنا نزدیک تیرے رب کے حالانکہ ہم تو تمکو وسیلہ کرتے ہین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخرجہ ابن عساکر +

۶۴ - اکرام یحیی بن معین رضی اللہ عنہ بسبب حدیث شریف

حکایت حبیش بن مبشر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے یحیی بن معین کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے قریب کیا اور نزدیک کیا واعطانی وحبانی یعنے مجھے عطا کیا اور تین سو حور دن سے میرا بیاہ کیا اور دو بار مجھے اپنے اوپر داخل کیا مینے کہا کس سبب سے پس کوئی چیز اپنی آستین سے نکالی اور کہا اس سبب سے یعنی حدیث اخرجہ ابن عساکر +

۶۵ فضل ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع رضی اللہ عنہ

حکایت سلیمان عمری رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو جعفر قاری یزید بن قعقاع کو خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین تو میری طرفسے میرے اخوان کو سلام کہہ اور اونکو خبر دے کہ اللہ نے مجھے شہداء مین سے کیا جو کہ زندہ ہین اور رزق دیئے جاتے ہین اور ابو حازم کو سلام کہہ اور اوس سے کہہ کہ ابو جعفر تجھسے کہتا ہے الکیس الکیس یعنی ہوشیار رہ کیونکہ اللہ اور اوسکے فرشتے تیری مجلس کو عشیات مین دیکھتے ہین اخرجہ ابن عساکر **ف** عشیات جمع ہے عشیۃ کی عشیہ بمعنی شبانگاہ یعنی مابین مغرب وعشا اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ عشا سورج ڈہلنے سے طلوع فجر تک ہے کذا فی الصراح +

له توفی سنة تسع وعشرین ومائة قاری المدینة الزاهد العابد ابو جعفر یزید بن القعقاع اخذ عن ابی هریرة وابن عباس وقرأ علیهما [illegible]

مبشر

۶۶ مغفرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ بسبب رحلت

حکایت زکریا بن عدی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن مبارک کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب میری رحلت کے اخرجہ ابن عساکر ف رحلہ بالکسر یعنی کوچ کرون یعنی چونکہ مینے طلب علم حدیث کے لئے جا بجا سفر کیا اسلئے اللہ تعالی نے میری مغفرت فرمائی ۶۶

حکایت محمد بن فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہما کہتے ہین مینے ابن مبارک کو خواب مین دیکھا مینے کہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا وہ امر جسمین کہ مین تھا مینے کہا رباط و جہاد کہا ہان اخرجہ ابن عساکر ف دشمن کی سرحد کی حفاظت کرنیکو رباط کہتے ہین *

۶۸ درجہ علم و حزن

حکایت یزید بن مذعور رحمہ اللہ کہتے ہین مینے اوزاعی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا مینے کہا اے ابو عمرو مجھے ایسی چیز بتاؤ جس سے مین اللہ کی طرف تقرب کرون کہا مینے وہان نہین دیکھا کوئی درجہ کہ وہ بلند تر ہو درجہ علما سے اور اونکے بعد درجہ غمگین و حزین لوگون کا ہے اخرجہ ابن عساکر *

۶۹ فضل استغفار

حکایت عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا بعد اونکی وفات کے مینے کہا تمنے کونسے عمل کو افضل پایا کہا استغفار کو اے میرے بیٹے اخرجہ ابن عساکر

۷۰ ذرا سا سنت کا اظہار موجب مغفرت ہے

حکایت عبد اللہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خلیفہ متوکل کو خواب مین دیکھا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا مینے کہا تمکو بخشدیا حالآنکہ تمنے کیا جو کچھہ کہ کیا کہا ہان بسبب قلیل سنت کے جسکو مینے ظاہر کیا اخرجہ ابن عساکر *

۷۱ فضل شہادت لا الہ الا اللہ

حکایت حجاج بن قتیبہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین حسن و فرزدق کے پاس حاضر ہوا نزدیک ایک قبر کے حسن نے فرزدق سے کہا تونے اس دن کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے کہا شہادت لا الہ الا اللہ کی

ف وفات سنہ ۱۸۱ ہجری ۱۲ سنہ ۱۸۱ ہجری کا ہین وفات پائی ۱۲

ستہتر برس سے حسن جیپ ہورہے لبطہ بن فرزدق کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکہا بعد اونکی موت کے مجہسے کہا بیٹا اوس کلمے نے مجھے نفع دیا جسکے ساتہہ مینے حسن سے خطاب کیا تہا اخرجہ ابن عساکر

۲ے فضل درود شریف

حکایت عبدالله بن صالح صوفی رحمہ الله کہتے ہین بعض اصحاب حدیث خواب مین دیکہے گئے اونسے کہا گیا الله نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا پوچہا کس چیز کے سبب سے کہا بسبب درود بہیجنے میرے کے بیچ کتابون مین رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم پر اخرجہ ابن عساکر

۳ے فضل عامر بن قیس رضی الله عنہ

حکایت یزید بن نعامہ کہتے ہین کہ ایک زندہ آدمی نے ایک مردے کو دیکہا اوس سے سیٹ نے کہا ای فلان تو لوگون کو خبر دیدے کہ مونہہ عامر بن قیس کا قیامت کے دن مثل چاند چودہوین رات کے ہوگا اخرجہ ابن عساکر

۴ے فضل امام مالک بن انس رضی الله عنہ

حکایت عبدالرحمن بن یزید بن اسلم رحمہ الله کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکہا اور اونپر ایک لمبی ٹوپی تہی مینے کہا تمہارے ربنے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے زینت علم کے ساتہہ مزین کیا مینے کہا مالک بن انس کہان ہین کہا مالک فوق فوق وہ فوق کہتے اور اپنا سر اوٹہاتے رہے یہانتک کہ ٹوپی اونکے سر سے گرپڑی اخرجہ ابن عساکر

۵ے اکرام بشر حافی رضی الله عنہ

حکایت خشام بشر حافی رضی الله عنہ کے بہانجے کہتے ہین مینے اپنے ماموں کو خواب مین دیکہا مینے کہا الله نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا الله نے مجہے بخشدیا اور جو کچہہ کہ الله نے اونکا اکرام کیا اوسکا ذکر کرنے لگے مینے کہا الله نے تمسے کچہہ کہا کہا ہان مجہسے فرمایا ای بشر تو نے مجہسے حیا نہ کی کہ تو یہ سارا ڈرنا ایک نفس پر ڈرا جو کہ میرا ہے اخرجہ ابن عساکر ۶ے حکایت حسین بن اسمعیل محاملی کہتے ہین مینے قاسانی کو خواب مین دیکہا مینے کہا الله نے تمہارے ساتہہ کیا کیا

اونہون نے میری طرف اشارہ کیا کہ اونہون نے بعد شدت کے نجات پائی مینے کہا تم احمد بن حنبل کے حق
مین کیا کہتے ہو کہا اللہ نے اونکو بخشدیا مینے کہا بشر حافی کہا اوسکے پاس تو اللہ کی طرف سے ہر دن مین
دو بار کرامت آتی ہے اخرجہ ابن عساکر ۷۷ عاصم حربی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا
گویا مین دروازۂ شام مین داخل ہوا مجھے بشر حافی ملے مینے کہا کہان سے آئے کہا علیین سے مینے
کہا احمد بن حنبل نے کیا کیا کہا مین ابہی احمد بن حنبل اور عبد الرزاق وراق کو اللہ تعالی کے روبرو چہوڑ کے آیا ہون
وہ دونون کہاپی رہے ہین عیش و آرام کر رہے ہین مینے کہا تو پہر تم کہا اللہ نے میری قلت رغبت کو طعام مین جان لیا
ہے اسلیئے اپنی طرف دیکہنے کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے اخرجہ ابن عساکر ۷۸ حکایت
ابو جعفر سقار رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بشر حافی کو اور معروف کرخی کو خواب مین دیکہا گویا وہ آرہے ہین
مینے کہا کہان سے کہا جنت فردوس سے اور ہمنے موسی کلیم الرحمن عز و جل کی زیارت کی اخرجہ
ابن عساکر ۷۹ حکایت قاسم بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے بشر حافی کو خواب مین دیکہا مینے
کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے کہا ای بشر مینے تجھکو اور اوسکو جو تیرے جنازے
کے ساتھہ گیا بخشدیا مینے کہا ای رب اور اوسکو جو مجھے دوست رکہے فرمایا اور اوسکو جو تجھے دوست
رکہے روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر ۸۰ حکایت احمد دورقی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ میرا
ایک پڑوسی مرگیا مینے اوسی رات کو خواب مین دیکہا اور اوسپر دو حلے تہے مینے کہا تیرا کیا قصہ ہے کہا
ہماری قبرستان مین بشر حافی دفن کیئے گئے تو اہل قبرستان کو دو دو حُلّے پہنائے گئے اخرجہ ابن عساکر
۸۱ حجاج بن شاعر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ بشر حافی خواب مین دیکہے گئے اونسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھہ
کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور فرمایا ای بشر تونے میری عبادت نہین کی بقدر اوس چیز کے کہ مینے تیرے نام
کو بلند کیا اخرجہ ابن عساکر ۸۲ حکایت ایک آدمی نے بشر کو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے
تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھسے فرمایا ای بشر اگر تو میرے لیئے انگارے پر سجدہ کرے تو تو اوسکے
مکافات نکر سکے جو بات مینے تیرے واسطے اپنے بندون کے دلو نمین رکہی ہے اخرجہ ابن عساکر
۸۳ حکایت محمد بن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہین جبکہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہو گیا تو مجھے بہت

غم ہوا مین رات کو سویا تو مینے اونکو خواب مین دیکھا اور وہ اپنی چال مین تبختر کرتے ہین مینے کہا اے ابو عبد اللہ
یہ کون چال ہے کہا چال ہے خدام کی دار السلام مین مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے
بخشدیا اور تاج پہنایا اور مجھے دو نعلین سونے کی پہنائین اور فرمایا اے احمد یہ بدلا ہے تیرے قول کا کہ قرآن
میرا کلام ہے پھر مجھ سے فرمایا اے احمد تو مجھ سے وہ دعائین مانگ جو تو دنیا مین مانگا کرتا تھا مینے کہا اے رب
تو ہر شئی کا ہبہ کر دے فرمایا مینے ہبہ کی مینے کہا بالقدرتک علی کل شئی یعنی ساتھ قدرت تیری کے ہر چیز پر مجھے بخشدے
فرمایا تو نے سچ کہا مینے کہا تو مجھ سے کسی چیز کا مت پوچھ اور میرے لئے ہر چیز بخشدے فرمایا مینے کیا پھر
فرمایا اے احمد یہ جنت ہے سو تو کھڑا ہو اور اوسکی طرف داخل ہو مین داخل ہوا تو ناگاہ سفیان ثوری
ملے اور اونکے دو بازو تھے سبز وہ اونکے ساتھ ایک کھجور سے دوسری کھجور کی طرف اوڑتے پھرتے تھے
اور کہتے تھے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث
نشاء فنعم اجر العاملین مینے اونسے کہا کہ عبد الوہاب وراق نے کیا کیا کہا مینے اونکو ایک دریا مین
نور کے اور آب شیرین مین نور کے چھوڑا ہے بزیارت الملک الغفور مینے اونسے کہا بشر حافی نے کیا
کیا کہا بخ بخ یعنی واہ واہ اور کون ہے مثل بشر کے اونکو مینے ملک جلیل کے روبرو چھوڑا ہے اور اونکے آگے
کھانے کا ایک خوان ہے اور جلیل اونپر متوجہ ہے اور فرما رہا ہے کہا اے وہ شخص کہ نہین کھایا اور پی
اے وہ شخص کہ نہین پیا اور عیش و آرام کر اے وہ شخص کہ تنعم نہین کیا دار دنیا مین اخرجہ ابن عساکر

۴۸- ابو دلف عجلی رحمہ اللہ

حکایت دلف بن ابی دلف عجلی کہتے ہین مینے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا کہ وہ ایک وحشتناک دشوار
گھر مین ہین جسکی دیوارین سیاہ ہین اور ناگاہ اوسکی زمین مین راکھ کا اثر ہے اور ناگاہ میرے باپ برہنہ اپنے
سر کو دونون گھٹنون کے درمیان مین رکھے ہوئے ہین مجھ سے مثل پوچھنے والے کے کہا دلف مینے کہا ہان
اصلح اللہ الامیر وہ یہ شعر پڑھنے لگے ؎

اَبْلِغَنْ اَھْلَنَا وَلَا تُخْفِ عَنْھُمْ — مَا لَقِیْنَا فِی الْبَرْزَخِ الْخُنَاقِ
قَدْ سُئِلْنَا عَنْ کُلِّ مَا فَعَلْنَا — فَارْحَمُوْا وَحْشَتِیْ وَمَا قَدْ اُلَاقِیْ

یعنی تو پہونچادے ہمارے گہر والون کو جو کچہہ ہمنے برزخ مین تنگی پائی اور اونسے پوشیدہ نہ رکہہ ہمنے جو کیا تہا اوس سب سے پوچہے گئے سو تم میری وحشت پر اور جو مین ملاقات کر رہا ہون اوسپر رحم کرو کیا تو سمجہ گیا مینے کہا ہان پہر یہ شعر پڑہنے لگے ؎

فلو انا اذا متنا ترکنا	لکان الموت راحۃ کل حی
ولکنا اذا متنا بعثنا	فنسأل بعدہ عن کل شئی

یعنی اگر یہ بات ہوتی کہ جسوقت ہم مرجاتے چہوڑ دیے جاتے تو البتہ موت ہر زندے کی راحت ہوتی ولیکن ہم تو جسوقت مرجاوینگے تو اوٹہائے جاوینگے پہر اوسکے بعد ہر چیز سے پوچہے جاوینگے پہر وہ چلے گئے کہا اور مین بیدار ہو گیا اخرجہ ابن عساکر۔

۸۵ ذکر حجاج

حکایت اصمعی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا مینے حجاج کو خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا اوسنے مجہے ہر قتل کے عوض قتل کیا جس سے مینے کسی انسان کو قتل کیا تہا پہر مینے اوسکو برس بہر کے بعد دیکہا پوچہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا کیا تونے پہلے برس اسکا نہین پوچہا تہا اخرجہ ابن عساکر ۸۶ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مینے خواب مین دیکہا گویا ایک مردار پڑا ہوا ہے مینے کہا یہ کیا ہے کہا اگر تو اس سے کلام کریگا تو وہ تجہسے بات کریگا مینے اوسکو پاؤن سے ٹہوکر ماری تو اوسنے میری طرف اپنا سر اوٹہایا اور اپنی آنکہین کہولین مینے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین حجاج ہون اللہ پر مینے قدوم کیا تو اوسکو شدید العقاب پایا تو اوسنے مجہے قتل کیا بعوض ہر قتل کے جو مینے قتل کیا اور مین ٹہیرایا ہوا ہون روبرو اللہ کے انتظار کر رہا ہون جس چیز کا موحدین اپنے رب سے انتظار کرتے ہین یا جنت کی طرف یا نار کی طرف اخرجہ ابن عساکر ۸۷

حکایت اشعث حدانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حجاج کو خواب مین برے حال سے دیکہا مینے کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا نہین قتل کیا مینے کسی کو کوئی قتل مگر اوسکے عوض مجہے قتل کیا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مجہے نار کی طرف حکم دیا مینے کہا پہر کیا ہوا کہا پہر مین امید رکہتا ہون اوس چیز کی جسکی لا الہ الا اللہ والے

ؔ وفات سنہ ۹۵ ہجری ۱۲
ؔ وفات سنہ ۱۰۱ ہجری ۱۲

حدانی

امیدر کہتے ہین اخرجہ ابن عساکر

۸۸ یزید نحوی وابو مسلم خراسانی وابراہیم بن صائغ رضی اللہ عنہم

حکایت ابو الحسن رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکھا گویا مین ایک موضع فراخ مین داخل ہوا ناگاہ ایک آدمی تخت پر بیٹھا ہوا ہے واذا رجل یقلی بین یدیہ مینے کہا یہ بیٹھنے والا کون ہے کہا گیا کہ یہ یزید نحوی ہے اور یہ ابو مسلم یعنی خراسانی صاحب دعوت ہے یقلی بین یدیہ مینے کہا ابراہیم صائغ کا کیا حال ہے کہا وہ تو اعلی علیین مین ہے اوس تک کون پہونچتا ہے ابو الحسین کہتے ہین کہ مجھسے خواب مین کہا گیا کہ یہ جو تونے دیکھا ہے اسکو ایک صالح آدمی نے کور خراسان مین دیکھا ہے سو وہ بعد اسکے ہمارے پاس آتا اور ذکر کرتا تہا کہ بلخ مین ایک آدمی ہے کہ اوسنے یہ خواب دیکھا سمرقند وجرجان وکور خراسان مین اخرجہ ابن عساکر

۸۹ صالح بن عبد القدوس رضی اللہ عنہ

حکایت احمد بن عبد الرحمن معبر رحمہ اللہ کہتے ہین مینے صالح بن قدوس کو ہنستے ہوئے خوش خوش دیکھا مینے کہا تمہارے رب نے تمہارے ساتھہ کیا کیا مین اوس بات کو ڈرتا تہا جسکے ساتھہ تم متہم تھے یعنی زندقت کہا مین اپنے رب پروردگار کے پاس وارد ہوا اور اوسپر کوئی پوشیدہ چیز مخفی نہین ہے سو اوسنے رحمت کے ساتھہ میرا استقبال کیا اور فرمایا مین تیری برائت جان چکا ہون اوس چیز سے جسکے ساتھہ تو تہمت کیا جاتا تہا اخرجہ ابن عساکر

۹۰ ابو یزید بن طیفور بسطامی رضی اللہ تعالی عنہ

حکایت فرماتے ہین مینے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ مجھکو کوئی ایسا کلمہ سکہائین جو مجھکو نفع دے فرمایا کیا اچھی ہے تواضع اغنیا کی واسطے فقرا کے اور امید اللہ کے ثواب کی عرض کیا اور زیادہ فرمائین فرمایا اس سے زیادہ تر اچہا ہے فخر فقرا کا اغنیا پر اوس چیز کے اعتماد پر جو کہ اللہ کے پاس ہے عرض کیا اور زیادہ فرمایئے تو اونہون نے اپنی ہتیلی کہولدی اوسمین سونے کے پانی سے لکہا ہوا تہا ٥

ہامش:

۱۰۳ع

بایزید بسطامی کی وفات ہوئی ۲۶۱ھ

یعنی کوئی آدمی تخت پر بیٹھا ہے اور ایک آدمی اوسکے سامنے بہونا جاتا ہے

یقلی بین یدیہ یعنی اوسکے سامنے بہونا جاتا ہے

بہت تاریخ مراۃ الجنان ۱۲

ملا چار نسخہ اصل مین وجلہ یہی لفظ ہے قلی بمعنی بریان کردن گوشت وغیرہ تا یعنی وہ اونکے روبرو گوشت وغیرہ بہون رہے

یا یہ تصحیف ہے لفظ یقری کی یعنی وہ اونکے روبرو پڑہتا ہے واللہ اعلم اگر اسکے سوا کسی نسخہ مین اور کوئی لفظ ہو تو

قد کنت میتا فصرت حیا	وعن قریب تکون میتا
فابن بدار البقاء بیتا	واهدم بدار الفناء بیتا

یعنی تو مردہ تہا پہر زندہ ہو گیا اور عنقریب تو مردہ ہو گا سو تو دار البقا مین گہر بنا اور دار فنا مین گہر ڈہا دے اخرجہ ابن عساکر

۹۱ فضل صبر و فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

حکایت بعض مکے والون سے مروی ہے کہا مینے مسعد بن سالم قداح رحمہ اللہ کو خواب مین دیکہا مینے کہا اس قبرستان مین افضل کون ہے کہا صاحب اس قبر کا مینے کہا وہ تم پر فاضل کس سبب سے ہوا کہا وہ مبتلا ہوا تو اوسنے صبر کیا مینے کہا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے کیا کیا کہا ہیہات وہ تو ایک ایسا حلہ پہنائے گئے کہ دنیا اوسکے حواشی کی قیمت نہین ہو سکتی ہے اخرجہ ابن عساکر

۹۲ فضل استغفار

حکایت ابو الفرج غیث بن علی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو الحسن عاقولی مقری کو خواب مین بہ ہیئت صالحہ دیکہا مینے اونکا حال پوچہا اونہون نے اچہا ذکر کیا مینے کہا کیا تم مر نہین گئے کہا ہان مینے کہا تمنے موت کو کس طرح دیکہا کہا حسن یا جید دیکہا یعنی اچہی اور وہ خوش تہی مینے کہا تمہاری مغفرت ہوئی اور تم جنت مین داخل ہوئے کہا ہان مینے کہا تو کونسا عمل زیادہ تر نافع ہے کہا وہان کوئی شئی استغفار سے زیادہ تر نافع نہین ہے تو استغفار بہت کیا کر اخرجہ ابن عساکر

۹۳ فضل ضبط طریق مسلمین

حکایت حسن بن قریش حرانی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو جواد امیر کو خواب مین دیکہا مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہے بخشدیا مینے کہا کس سبب سے کہا بسبب ضبط کرنے میرے مکے راہ مسلمانون اور راہ حاجیون کو اخرجہ ابن عساکر

۹۴ فضل دارقطنی رضی اللہ عنہ

حکایت ابو نصر بن ماکولا رحمہ اللہ کہتے ہین مینے خواب مین دیکہا گویا مین ابو الحسن دارقطنی کا

له وفات ۱۰۸۶ ہجری ۱۲ ع توفی فی سنۃ خمس وثمانین وثلثمائۃ الامام الحافظ المشہور صاحب التصانیف ابو الحسن علی بن عمر البغدادی الدار قطنی [illegible] رحمہ اللہ تعالی وقال قارب [illegible] اولاد [illegible] وصلی علیہ الشیخ ابو حامد الاسفرائنی ۱۲ مرآۃ الجنان

حال آخرت مین پوچھ رہا ہون مجھسے کہا گیا کہ وہ تو جنت مین امام پکارے جاتے ہین یعنی اہل جنت انکو امام کہتے ہین اخرجہ ابن عساکر

۹۵ یوسف بن حسین رازی صوفی رضی اللہ عنہ

حکایت ابو خلف وزان رحمہ اللہ کہتے ہین یوسف بن حسین رازی صوفی خواب مین دیکھے گئے اور انسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھپر رحم کیا اور مجھے بخشدیا کہا گیا کس سبب سے کہا بسبب چند کلمون کے جنکو مینے وقت موت کے کہا تھا مینے کہا اللھم نصحت الناس قولا وخنت نفسی فعلا فھب خیانۃ فعلی لنصیحۃ قولی اخرجہ ابن عساکر یعنی الٰہی مینے لوگون کو قول سے نصیحت کی اور فعل سے مینے اپنے نفس کی خیانت کی سو تو میرے فعل کی خیانت کو میری نصیحت قول کو ہبہ کردے

۹۶ مغفرت ابونواس رحمہ اللہ تعالیٰ

حکایت عبد اللہ بن صالح رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابونواس خواب مین دیکھے گئے اور وہ نعمت کبیر مین تھے اور انسے کہا گیا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور یہ نعمت مجھے دی کہا گیا کس سبب سے حالانکہ تم تو مخلط تھے کہا ایک رات بعض صالحین قبرستان کی طرف آئے سو اونہون نے اپنی چادر بچھائی اور دو رکعت نماز پڑہی اور اوسمین دو ہزار بار قل ہو اللہ احد پڑہا اور اوسکا ثواب اہل مقابر کو دیا تو اللہ تعالیٰ نے سارے قبرستان والون کو بخشدیا مین بہی اونکے جملے مین داخل ہوگیا اخرجہ ابن عساکر ۹۷ **حکایت** محمد بن نافع رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابونواس کو دیکھا اور مین درمیان سوتے جاگتے کے تھا مینے کہا ابونواس کہا یہ وقت کنیت کا نہین ہے مینے کہا حسن بن ہانی کہا ہان مینے کہا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو مینے اپنی بیماری مین کہا تھا قبل موت کے وہ تکیے کے نیچے رکھے ہین مین اوسکے گھر آیا تکیہ اوٹھایا تو ناگاہ ایک رقعہ تہا اوسمین یہ اشعار لکھے ہوئے تھے ۵

یا رب ان عظمت ذنوبی کثرۃ	فلقد علمت بان عفوک اعظم

الا کل شیء ما لک وابن ہالک
وذو نسب فی الھالکین عریق
اذا امتحن الدنیا لبیب تکشفت
لہ عن عدو فی ثیاب صدیق
پھر انکا حال خوب بسط سے لکھا ہے اور انکے اشعار نقل کیے ہین ۱۲

ان کان لا یرجوك الا محسن	فمن الذی یدعو و یرجو المجرم
ادعوك رب کما امرت تضرعًا	فاذا رددت یدی فمن ذا یرحم
مالی الیك وسیلة الا الرجا	وجمیلُ عفوِكَ ثم انی مسلم

اخرجہ ابن عساکر یعنی ای رب اگرچہ میرے گناہ براہ کثرت عظیم ہوگئے ہین سو مقرر مینے جان لیا ہے کہ تیرا عفو زیادہ تر عظیم ہے اگر سوا نیک کے تجھسے اور کوئی امید نرکہی تو پہر مجرم کسکو پکارے کس سے امید رکہے ای رب مین تجھے پکارتا ہون زاری کرکے جیساکہ تونے حکم دیا ہے سو جسوقت تو میرے ہاتھہ کورد کردے تو وہ کون ہے کہ رحم کرے سوای رجا کے میرا کوئی وسیلہ تیری طرف نہین ہے اور جمیل عفو تیرا پہر مین مسلمان ہون ۹۸ ابوبکر اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ابو نواس خواب مین دیکھے گئے اونسے کہا گیا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب چند ابیات کے جنکو مینے نرگس مین کہا تہا

تامل فی نبات الارض وانظر	الی اٰثار ما صنع الملیكُ
عیونٌ فی لجینٍ فاخراتٌ	واحداق کما الذهب السبیكُ
علی قضب الزبرجد شاهداتٌ	بان الله لیس له شریكُ

اخرجہ ابن عساکر یعنی زمین کی روئیدگی مین غور کرا ور نظر کر طرف آثار اوس چیز کے جسکو پادشاہ نے بنایا ہے عمدہ آنکہین ہین چاندی مین اور حلقے ہین جیسے سونا گلایا ہوا زبرجد کی نلکی پر یہ سب اس بات کے گواہ ہین کہ اللہ کے لئے کوئی شریک نہین ہے *

۹۹ حافظ یعقوب بن سفیان رضی اللہ عنہ

حکایت عبدان بن محمد مروزی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ یعقوب بن سفیان کا انتقال ہوا مینے اونکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا اور مجھے حکم دیا کہ مین آسمان مین حدیث کرون جسطرح مین زمین مین حدیث کرتا تہا سو مینے چوتھے آسمان مین حدیث کی فرشتے مجھپر جمع ہوگئے اور جبریل مجھپر مستملی ہوئے اور اونہون نے سونیکی قلمون سے لکہا اخرجہ ابن عساکر *

۱۰۰ مغفرت حاضرین جنازہ حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ

لہ امام یافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین شیخ کبیر عادت بادلہ شہیرا ذا المقامات العلیہ والاحوال السنیہ والکرامات الخارقہ والانفاس الصادقہ صاحب الفضل العدید والعزم الشدید والورع السدید السراہی [illegible] المتقطی ہے حضرت ابو القاسم جنید کے ماموں اور اوستاد اور حضرت معروف کرخی کے شاگرد ہین سنہ دو سو سڑسٹہ یا ایک سو اکاون مین وفات پائی مرآة الجنان مین اونکا حال خوب لکہا ہے ۱۲

*

حکایت ابو عبید بن حربویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی جنازہ سری سقطی مین حاضر ہوا جب کچہہ رات گئی تو اوسنے اونکو خواب مین دیکہا پوچہا اللہ نے تمہارے ساتہہ کیا کیا کہا مجہکو بخشدیا اور اونکو جو میرے جنازے مین حاضر ہوئے اور مجہپر نماز پڑہی اوسنے کہا مین بہی اونمین سے ہون جنہون نے تمہپر نماز پڑہی اور تمہارے جنازے مین حاضر ہوئے تو اونہون نے ایک کاغذ لکہا ہوا نکالا اوسمین نظر کی سواد (سہمین) اوسکا نام نہ دیکہا اوسنے کہا ہان مین حاضر ہوا تہا کہا اونہون نے پہر دیکہا تو ناگاہ اوسکا نام حاشیہ (مین) تہا اخرجہ ابن عساکر

۱۰۱ فضل مجالس اہل حدیث

حکایت ابو القاسم ثابت بن احمد بن حسین بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو القاسم سعد بن محمد زنجانی کو خواب مین دیکہا کہ وہ مجہسے باربار کہتے ہین ای ابو القاسم بیشک اللہ اہل حدیث کے لئے بعوض ہر مجلس کے جسمین وہ بیٹہتے ہین ایک گہر جنت مین بناتا ہے اخرجہ ابن عساکر

۱۰۲ - ابو زرعہ رضی اللہ عنہ

حکایت محمد بن مسلم بن دارہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو زرعہ کو خواب مین دیکہا مینے اونسے کہا تمہارا کیا حال ہے کہا احمد اللہ علی الاحوال کلہا یعنی مین اللہ کی حمد کرتا ہون سب حالتون پر مین حاضر کیا گیا پہر مین اللہ تعالی کے روبرو کہڑا ہوا مجہسے فرمایا ای عبید اللہ لم تذرعت فی القوال فی عبادی قلت رب انہم حاولوا دینک قال صدقت یعنی تو نے کیون جرات کی اندر قول کے میرے بندون مین مینے کہا ای رب اونہون نے تیرے دین کا قصد کیا یعنی مینے جرح و تعدیل اسی لئے کی کہ لوگون کی تحریف و تبدیل تیرے دین مین نہو فرمایا تو نے سچ کہا پہر مجہے طاہر خلقانی ملا فاستعدیت علیہ الی ربی اوسنے سو دُرّے حد کے اوسے مارے پہر اوسکو قید کا حکم دیا پہر فرمایا عبید اللہ کو اوسکے اصحاب کے ساتہہ ملاؤ ابو عبد اللہ اور ابو عبد اللہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد بن حنبل اخرجہ ابن عساکر ۱۰۳ **حکایت** حفص بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو زرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ آسمان دنیا مین فرشتون کے ساتہہ نماز پڑہ رہے ہین مین نے کہا تم اس رتبے کو کس سبب سے

له توفی سنة ۲۶۴ اربع وستین ومائتین ابو زرعة عبید الله بن عبد الکریم القرشی مولاهم الرازی الحافظ احد الائمة الاعلام فی آخر یوم من السنة رحل وسمع من ابی نعیم والقعنبی وطبقتهما ۱۲ مرآة

پہونچے کہا مین نے اپنے ہاتھہ سے الف الف[1] حدیثین لکہین ہین اونمین یون کہتا تہا عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجہپر ایک درود بہیجتا ہے تو اللہ اوسپر بعوض اوسکے دس درود بہیجتا ہے اخرجہ ابن عساکر ۱۰۴ حکایت یزید بن مخلد طرطوسی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو زرعہ کو بعد موت کے خواب مین دیکہا کہ سماء دنیا مین ایک ایسی قوم کے ساتھہ نماز پڑہ رہے ہین جنپر سفید کپڑے ہین اور اوپر بہی سفید کپڑے ہین اور وہ نماز مین رفع یدین کرتے ہین مینے کہا اے ابو زرعہ یہ لوگ کون ہین کہا فرشتے ہین مینے کہا تمنے یہ رتبہ کس سبب سے پایا کہا بسبب رفع یدین کے نماز مین مینے کہا کہ جہمیہ[2] نے تو تمہارے اصحاب کو رشتے مین ایذا دیا ہے کہا چپ رہ احمد بن حنبل نے اونپر پانی کو اوپر سے بند کر دیا ہے اخرجہ ابن عساکر ۱۰۵ حکایت ابن ابو العباس مرادی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابو زرعہ کو خواب مین دیکہا مینے اونسے کہا اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مین میرے رب سے ملا مجہسے فرمایا اے ابو زرعہ میرے پاس بچے کو لاتے ہین تو مین اوسکو جنت کی طرف حکم دیتا ہون تو پہر اوس شخص کو کیونکر حکم نہ دون جو کہ سنن کو حفظ رکہتا ہے میرے بندون پر تہکانا پکڑ جنت سے جس جگہہ تو چاہے اخرجہ ابن عساکر ٭

۱۰۶ فضل توبہ

حکایت صدقہ بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہین مینے تین قبرون کو دیکہا کہ وہ زمین بلند پر ناحیہ اطرابلس یا اطرابلس مین تہین ایک قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ٭

وکیف یلذ العیش من ہو موقن	بان المنایا بغتۃ ستعاجلہ
وتسلبہ ملکا عظیما ونخوۃ	وتسکنہ البیت الذی ہو اہلہ

یعنی عیش کیونکر لذت دیگا اوسکو جو یہ یقین رکہتا ہے کہ جلدی سے موت ناگہان اوسکو لے لیگی اور ملک عظیم اور نخوت کو اوس سے چہین لیگی اور ایسے گہر مین اوسکو بسائیگی جسکا وہ رہنے بسنے والا ہے اور دوسری قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ٭

وکیف یلذ العیش من ہو عالم	بان الہ الخلق لا بد سائلہ

[1] یعنی دس لاکہ ۱۲
[2] ایک فرقہ کا نام ہے ۱۲

فیاخذ منہ ظلمۃ لعبادہ	ویجزیہ بالخیر الذی ھو فاعلہ

یعنی عیش کسطرح لذت دیگا اوس شخص کو جو یہ جانتا ہے کہ خلق کا معبود ضرور ہی اوس سے سوال کریگا پہر اوس سے لیگا اوسکا ظلم جو اوسنے اوسکے بندون پر کیا ہے اور جزا دیگا اوسکو خیر کی جو اوسنے کی ہے اور تیسری قبر پر یہ لکہا ہوا تہا ۵

وکیف یلذ العیش من ھو صائر	الی جدث تبلی الشباب منازلہ
وتذھب حسن الوجہ من بعد ضوئہ	سریعا ویبلی جسمہ ومفاصلہ

یعنی کیسی لذت دیگا عیش اوس شخص کو جو جانیوالا ہے طرف ایسی قبر کے کہ جسکی منزلین جوانی کو پرانا کردینگی اور جلد مونہہ کی خوبصورتی کو بعد اوسکی روشنی وچمک کے لیجائینگی اور اوسکا جسم اور اوسکے جوڑ بوسیدہ ہوجاوینگے اونکے قریب ایک گاؤن تہا مین وہان اوترا اوسمین ایک شیخ تہا مین نے اوس سے کہا کہ مینے عجب بات دیکہی اوسنے کہا وہ کیا ہے مینے کہا یہ قبرین کہا اونکا قصہ اوس سے زیادہ تر عجیب ہے جو تو نے اونپر دیکہا مینے کہا تم مجہسے بیان کرو کہا وہ تین بہائی تہے ایک تو بادشاہ کا مصاحب تہا لشکرون شہرون پر امیر بنایا جاتا تہا اور دوسرا تاجر مالدار اپنی تجارت مین مطاع یعنی ساکہہ والا تہا جو جس سے کہتا وہ اوسکا کہا مانتا اور تیسرا زاہد تہا خلوت مین رہتا تہا اپنے رب کی عبادت کیا کرتا تہا عابد کو موت آئی تو اوسکے پاس اوسکا بہائی مصاحب سلطان آیا عبد الملک بن مروان نے اوسکو ہمارے بلاد کا حاکم کردیا تہا اور تاجر بہائی بہی آیا دونون نے اوس سے کہا کیا تو کسی چیز کی وصیت نہین کرتا ہے کہا واللہ میرے لئے مال نہین ہے کہ مین اوسمین وصیت کرون نہ مجہپر قرض ہے کہ مین اوسکی وصیت کرجاؤن اور نہ مین کچہہ سامان دنیا کا چہوڑ جاؤنگا لیکن مین تم دونون سے ایک عہد کرتا ہون سو تم اوسکی مخالفت نہ کرنا مین جب مرجاؤن تو مجہے ایک بلند زمین پر دفن کردینا اور میری قبر پر یہ شعر لکہنا ۵ وکیف یلذ العیش من ھو عالم الی آخرہ پہر تین دن تم دونون میری قبر کی زیارت کرنا شاید تمکو نصیحت ہو اونہون نے یہی کیا جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس قبر پر بہائی اوسکا مصاحب سلطان آیا جسوقت اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے اوسنے ایک ہدّہ یعنی دہما کا سنا اوس سے

اوسکو مرعوب کردیا ڈرادیا وہ گھبراتا ڈرتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اوسنے اپنے بھائی کو خواب مین دیکھا
کہا بھائی یہ کیا چیز تیری قبر سے سُنی کہا وہ مقمعہ کی دھمک تھی مجھسے کہا گیا کہ تو نے ایک مظلوم کو دیکھا
تو اوسکی مدد نہ کی صبح ہوئی تو اوسنے اپنے بھائی کو اور اپنے خاص لوگون کو بلایا پھر کہا مین تمکو گواہ کرتا ہون
کہ مین تمہارے درمیان مین کبھی نہ رہونگا پھر اوسنے امارت کو ترک کیا اور عبادت کو لازم پکڑا اور اوسکا
ماوی جنگل پہاڑ اور وادیون کی سپاٹ ہوئی اوسکو موت آئی تو اوسکا بھائی اوسکے پاس حاضر ہوا کہا کیا تو مجھکو
وصیت نہین کرتا ہے کہا نہ کچھ میرے مال ہے نہ مجھپر کچھ قرض ہے لیکن مین تجھسے ایک عہد کرتا ہون کہ
جسوقت مین مرجاؤن تو تو میری قبر میرے بھائی کی قبر کے پہلو کی طرف بنانا اور اوسپر یہ شعر لکھدینا ع
وکیف یلذ العیش من کان موقنا الی آخرہ پھر تین دن میری قبر کی خبرگیری رکھنا پھر جب وہ مر گیا تو
اوسکے بھائی نے یہی کیا جبکہ اوسکی قبر پر آ بیٹھے تیسرا دن ہوا تو اوسنے لوٹنے کا ارادہ کیا تو قبر سے وجبہ
سنا قریب تھا کہ اوسکی عقل کو کہودے پھر وہ سہمتا ہوا لوٹ آیا جب رات ہوئی تو اپنے بھائی کو خواب مین
دیکھا کہا تم کیسے ہو کہا سب خیر ہے اور توبہ کیا خوب جمع کرنیوالی ہے ہر خیر کو کہا میرے بھائی کیسے ہین
کہا وہ ائمۂ ابرار کے ساتھ ہین کہا تو ہمارا امر یعنی کام تمہاری طرف کیا ہے اوسنے کہا جسنے کوئی چیز
آگے بھیجی اوسنے اوسے پائی سو تو اپنے غنا کو پہلے فقر کے غنیمت جان پس تیسرا بھائی صبح کو دنیا سے
علحدہ ہو تا ہوا اوٹھا اور اپنا مال تقسیم کردیا طاعت الٰہی پر متوجہ ہوا اور اوسکا ایک بیٹا مکاسب یعنی کاروبار
تجارت مین مشغول ہوا یہانتک کہ اوسکے باپ کو موت آئی کہا ابا کیا تم وصیت نہین کرتے ہو کہا بیٹا
میرے مال نہین ہے کہ مین اوسمین وصیت کرون لیکن مین تجھسے ایک عہد کرتا ہون کہ جب مین مرجاؤن
تو تو مجھے اپنے دونون چچاؤن کے ساتھ دفن کردینا اور میری قبر پر یہ لکھدینا وکیف یلذ العیش من
ھو صائر الی آخرہ پھر تین دن تک میری قبر کی خبرگیری رکھنا پھر اوس جوان نے یہی کیا جب تیسرا دن
ہوا تو قبر سے ایک آواز سُنی اوسنے اوسکو ڈرادیا وہ ڈرتا ہوا لوٹا جب رات ہوئی تو اپنے باپ کو خواب مین دیکھا
کہا بیٹا تو عنقریب ہمارے نزدیک آنیوالا ہے اور بات پکی سچی ہے سو تو مستعد ہوجا اپنے کوچ وسفر طویل
کے لیئے تیاری کر اور جس گھر سے تو کوچ کرنیوالا ہے اوس سے اپنا سامان واسباب اوس گھر کی طرف اوٹھا لیجا

۵۷ یعنی حروف ۲۵

جسمین تو رہنے بسنے والا ہے اور تو لمبی تمناؤن کے ساتھہ دھوکا نہ کھا جسکے ساتھہ نکمے لوگون نے دھوکا کھایا اپنے امر معاد مین کوتاہی کی پھر مرتے وقت نادم ہوئے اور عمر کے ضائع کرنے پر تاسف کیا سو مرتے وقت نہ ندامت نے اونکو کچھہ نفع دیا اور نہ تقصیر پر افسوس کرنے نے اونکو نجات دی بیٹا تو جلدی کر پھر اوس شیخ نے کہا کہ جس رات اوس جوان نے خواب دیکھا اوسکی صبح کو مین اوسکے پاس گیا اوسنے خواب مجھسے بیان کیا اور کہا کہ جو بات میرے باپ نے کہی ہے میرا گمان یہی ہے کہ اوسنے مجھے ڈرا دیا ہے اور میری اجل سے صرف تین مہینے یا تین دن باقی رہے ہین کیونکہ اوسنے مجھے ساتھہ ہبا درت کے تین بار ڈرایا ہے پھر جب تیسرے دن کا آخر ہوا تو اوسنے اپنی بی بی بچون کو بلایا اور اونکو رخصت کیا پھر قبلے کی طرف سونہہ کیا اور کلمۂ شہادت پڑہا پھر رات کو مر گیا رحمہ اللہ تعالیٰ اخرجہ ابن عساکر

وصل

کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب فتح الخلاق للطائف المنن والاخلاق مین منن کبری تالیف امام ربانی عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے

۱ حکایت امام غزالی رضی اللہ عنہ کو بعد موت کے دیکھا پوچھا کہ اللہ نے تمہارے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا بسبب میرے صبر کرنیکے کتابت سے جبکہ کوئی مکھی قلم پر بیٹھہ کر سیاہی پیتی ہے جب تک کہ وہ خود پیکر نہ اوڑجاتی تب تک مین لکھنے سے باز رہتا قال الشعرانی رحمہ اللہ ما احتقرت شیئا من الاحسان الی الدواب والحیوانات التی امرنا بامر الشارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقتلہا انتہی

۲ حکایت کتاب مذکور مین یہ بھی نقل کیا ہے کہ امام شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین ایک انعام آلہی مجھپر یہ ہے کہ مین خواب مین بکثرت اموات سے ملا اور اونکا احوال دریافت کیا کہ وہ قبور مین کس کیفیت پر ہین اور یہ منامات اس کثرت سے ہوئی کہ گویا بمنزلہ بیداری کی تہے گو حال حیات مین مجھکو اونکا حال معلوم نہ تہا لکن بعد ممات کے وہ حال مجھسے مجہول نرہا وھذا من اکبر نعم اللہ علی لکی اتہیأ لدخول البرزخ بفعل الحسنات وترک السیئات والندم علی ما فات من الطاعات وان کنت لا اعتمد الا علی عفو اللہ فان لقاء العبد المطیع عادۃ لسیدہ لا

لیس ھو کالقاء العبد الآبق المخالف وقد عمل الصحابة والتابعون رضی اللہ عنہم
بما یرونہ فی المنام من الاعتبارات کما ھو مشھور فی کتب الاحادیث مینے ایک بار خواب
مین دیکھا کہ مین بر زمین اوترا ہون مینے اہل قبور کو احوال شدیدہ مین پایا نسأل اللہ العافیۃ کسی کو ایک
کتا کاٹ رہا تھا اور کسی کو گرگ اور کسی کو کچھوا اور کسی کو بلی اور کسی کو اژدہا اور کسی کو بچھو اور کسی کو بھیڑ
اور کسی کو پسو اور کسی کو جون مینے ملائکہ سے جو وہان پر تھے پوچھا کہ اصل ان معاملات کی کیا ہے جو انکی
قبور مین اس تفصیل پر منظور ہوئی ہین کہا یہ غیبت و چغلخوری و سخریہ و سوء ظن و نحوہا ہین فاخبرانی
باصولھا دوسری بار نزول ہیر اقبور روضہ مین ہوا دیکھا کہ موتی حلقہ حلقہ ریگ سفید پر بیٹھے باتین
کرتے ہین ایک شخص نے مجھسے کہا جب تو دنیا مین پھر کر جائے تو یہ دعا کرنا مینے پوچھا کون دعا کہا اللھم
انی انزلت بک ما یھمنی من امور الدنیا والآخرۃ کیونکہ بلا کو وہی دور کرتا ہے جو اوسکو بھیجتا ہے
جب سے مین ہر کرب مین یہ دعا کیا کرتا ہون علی خواص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ان ھذہ الوقائع
التی تقع للانسان فی المنام جند من جنود اللہ تقوی ایمان صاحبھا بالغیب
اذا کان اھلا لذلک وان کان ذلک نقصا فی حق کامل الایمان الذی لو کشف
الغطاء لم یزد یقینا فان من شرط المؤمن الکامل ان یکون ما وعدہ اللہ بہ او
توعدہ علیہ عندہ کالحاضر علی حد سواء فافھم ذلک ترشد انتھی

حکایت یہ بھی کتاب مذکور مین لکھا ہے ایک نعمت الٰہی مجھپر یہ ہوئی کہ ایک شخص نے ائمۂ اثنا عشر
اہل بیت علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ مصر مین آئے ہین پوچھا آپ کا آنا ان دنون مین یہان کسطرح سے ہوا
فرمایا جئنا نزور الشیخ عبد الوھاب الشعراوی فانا لا نعلم احدا فی مصر یحبنا
محبتہ دیکھنے والا کہتا ہے مینے روی زمین پر کسی شخص کو اونسے زیادہ منور صورت پاکیزہ لباس خوش رائحہ
نہین دیکھا گویا اونکے مونہہ اقمار تھے سب کے آگے امام علی بن ابی طالب تھے اونکے پاس امام حسنؑ امام حسینؑ
تھے اونکے متصل امام زین العابدین پھر امام محمد باقر پھر امام جعفر صادق پھر امام موسی کاظم پھر امام موسی رضا
پھر امام محمد تقی پھر امام علی نقی پھر امام حسن عسکری پھر امام مہدیؑ جو آخر زمان مین ظاہر ہونگے رضی اللہ عنہم اجمعین

فما سررت بعد رؤیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرورا بمثل ہذہ الواقعۃ فانہ دلیل علی ان اہل البیت کلہم یحبوننی ویاخذون بیدای فی عرصات القیامۃ فانہم لا یفارقون جدہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن کان فی زمرۃ الحبیب الشفیع المشفع سید المرسلین علی الاطلاق لا یخشاہ کرب انشاء اللہ تعالی والحمد للہ علی ذالک ؎

الٰہی بحق بنی فاطمہ	کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول	من و دست و دامان آل رسول

وصل

جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب مکارم الاخلاق مین چند حکایتین اسی باب کی لکھی ہین وہ بھی اسجگہہ نقل کیجاتی ہین تاکہ نفع عام وفائدہ تام ہو **۴ حکایت** شبلی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا پوچھا مافعل اللہ بک کہا لم یطالبنی علی الدعاوی بالبرہان الا علی قول واحد مینے ایک دن کہا تھا ای خسارۃ اعظم من خسران الجنۃ مجھسے فرمایا ای خسارۃ اعظم من خسران لقائی **۵ حکایت** بعض سلف کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے اپنے اعمال کیسے پائے کہا جو کام اللہ کے لئے کیا تھا اوسکو پایا یہانتک کہ ایک انار کا دانہ جسکو راہ سے اوٹھایا تھا اور بلی جو مرگئی تھی اوسکو بھی پلہ حسنات مین دیکھا میری ٹوپی مین ایک تاگا حریر کا تھا اوسکو سیئات مین پایا میرا ایک گدہا قیمتی سو دینار کا مرگیا تھا اوسکا کچھہ ثواب نہ دیکھا مینے کہا بلی پلہ حسنات مین رہی اور گدہے کا مرنا یون ہی گیا کہا مجھسے کہا گیا کہ وہ جب مرا تھا تو تو نے کہا تھا فی لعنۃ اللہ اسلئے اجر اوسکا باطل ہوگیا اگر تو فی سبیل اللہ کہتا تو حسنات مین پاتا دوسری روایت مین یون ہے مینے ایک صدقہ کیا تھا لوگون مین وہ مجھکو خوش آیا مینے اوسکو پایا کہ نہ ثواب ہے نہ عذاب ہے سفیان نے اس حکایت کو سنکر کہا ما احسن حالہ اذا لم یکن علیہ فقد احسن الیہ یحیی بن معاذ کہتے ہین اخلاص عمل کو عیوب سے جدا کردیتا ہے جیسے کہ دودہ لید وخون سے الگ ہوتا ہے **۶ حکایت** ابو عبد اللہ رملی کہتے ہین

بینے منصور دینوری کو خواب مین دیکہا کہا اللہ نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا غفر لی ورحمنی واعطانی مالم اؤمل بینے کہا احسن ما توجہ العبد بہ الی اللہ ماذا کہا الصدق واقبح ما توجہ بہ الکذب ۷ حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکہا کہ اونکے دو پر ہین جنت مین ایک درخت سے دوسرے درخت کی طرف اوڑتے پہرتے ہین پوچہا کہ یہ رتبہ کہان سے ملا کہا ورع سے ۸ حکایت بعض نے دیکہا کہ قیامت قائم ہوئی ہے حکم ہوا کہ مالک بن دینار اور محمد بن واسع کو بہشت مین داخل کرو بینے نظر کی کہ دیکہون پہلے کون جاتا ہے محمد بن واسع کو سبقت دم کیا بینے سبب تقدم کا پوچہا کہا اسکے پاس ایک قمیص تہا مالک کے پاس دو قمیص تہے ۹ حکایت بعض شیوخ نے بشیر بن حارث کو خواب مین دیکہا کہا ابو تمار اور عبدالوہاب وراق نے کیا کیا کہا بین ابہی اونکو سامنے اللہ کے چہوڑکر آیا ہون وہ اکل و شرب کررہے ہین کہا تم اپنی کہو کہا اللہ نے معلوم کرلیا کہ میری رغبت اکل و شرب مین کم ہے سو مجھکو نظر طرف اپنے عطا کی ۱۰ حکایت علی بن موفق رحمہ اللہ کہتے ہین بینے خواب مین دیکہا کہ گویا مین جنت مین گیا ہون ایک شخص کو دستر خوان پر بیٹہے ہوئے دیکہا دو فرشتے دائین بائین اوسکو جمیع طیبات سے لقمات کہلا رہے ہین اور وہ کہا رہا ہے ایک دوسرے شخص کو باب جنت پر کہڑا ہوا دیکہا وہ لوگون کے چہرے تصفح کررہا ہے بعض کو داخل جنت کرتا ہے اور بعض کو پہیر دیتا ہے مین انکو چہوڑکر حظیرۃ القدس کی طرف آیا سرادق عرش مین ایک شخص کو دیکہا کہ آنکہین پہاڑے ہوئے اللہ کو دیکہہ رہا ہے بینے رضوان سے پوچہا کہ یہ کون شخص ہے کہا معروف کرخی ہے اسنے اللہ کی عبادت کی نہ خوف سے نار کے نہ شوق سے جنت کے بلکہ اللہ کے حب سے اسلئے اللہ نے نظر کرنا طرف اپنے قیامت تک اسکے لئے مباح کردیا ہے اور ذکر کیا کہ وہ دو مرد بشر بن حارث اور احمد بن حنبل تہے ۱۱ حکایت بندار بن حسین نے مجنون بنی عامر کو خواب مین دیکہا کہا ما فعل اللہ بک کہا غفر لی وجعلنی حجۃ علی المحبین ۱۲ حکایت حسین انصاری کہتے ہین بینے خواب مین دیکہا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے اور ایک شخص نیچے عرش کے کہڑا ہے حق سبحانہ نے فرمایا اے

درمیان

تقشف فقر

حب الٰہی

میرے فرشتو یہ کون شخص ہے کہا اللہ ہی جانے فرمایا یہ معروف کرخی ہے میرے حب سے مست ہے یہ افاقہ مین نہ آئیگا مگر میری لقار سے بعض حکایات مین مثل اس منام کے یون آیا ہے انہ قیل ہذا معروف الکرخی خرج من الدنیا مشتاقا الی اللہ فاباح اللہ النظر الیہ ۱۳ حکایت کسی نے یوسف بن حسین کو خواب مین دیکھا پوچھا خدا نے تمسے کیا معاملہ کیا کہا بخشدیا پوچھا کس بات پر کہا مینے ٹھیک بات کو ہزل سے نہین ملایا تھا ۱۴ حکایت کسی نے مجمع رحمہ اللہ کو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے معاملہ کیسا پایا کہا جو لوگ دنیا مین زاہد تھے وہ دنیا و آخرت کی خوبی لیگئے محمد بن واسع نے کہا خواب مومن کو خوش کیا کرتی ہے مغالطے مین نہین ڈالا کرتی ۱۵ حکایت صالح بن بشیر نے عطار سلمی کو خواب مین دیکھا کہا اللہ تمپر رحم کرے دنیا مین تم بہت غم کیا کرتے تھے فرمایا لو پھر اب لو اوسکے بعد مجھکو بڑی خوشی و فرحت دائمی ہوئی کہا تم کس درجہ مین ہو کہا اون لوگون کے ساتھ ہون جنپر اللہ نے انعام کیا ہے ۱۶ حکایت کسینے زرارہ بن ابی اوفی سے خواب مین پوچھا کہ تمھارے نزدیک کونسا عمل افضل ہے کہا رضا بالقضا و قصر امل ۱۷ حکایت اوزاعی رحمہ اللہ سے خواب مین پوچھا ایسا عمل بتاؤ جس سے اللہ کا تقرب حاصل کرون کہا مینے علمار کے رتبے سے کسی کا رتبہ بڑھکر نہین پایا پھر غمگین لوگون کا ہے

غم دین خور کہ غم غم دین ست
ہمہ غمہا فروتر از این ست

اسکا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے ۱۸ حکایت ابراہیم حربی نے زبیدہ رحمہا اللہ کو خواب مین دیکھا کہا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھکو بخشدیا کہا انہین خیراتون کے عوض مین جو تمنے مکے کی راہ مین دی تھین کہا اونکا ثواب تو مالکون کے پاس چلا گیا مجھے تو صرف نیت کے باعث بخشدیا ۱۹ حکایت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے بعد وفات کے خواب مین پوچھا تھا کہ اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مینے ایک قدم پل صراط پر رکھا دوسرا جنت مین ۲۰ حکایت کتانی رحمہ اللہ نے حضرت جنید کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے آپسے کیا معاملہ کیا فرمایا وہ اشارات تباہ ہو گئے اور وہ عبارتین کچھ کام نہ آئین بجز دو رکعتین جو ہم رات کو پڑھا کرتے تھے ہمکو ملین ۲۱ حکایت حضرت شبلی رضی اللہ عنہ کو مرنیکے بعد

خواب مین دیکھا حال پوچھا کہا مجھسے ایسا مطالبہ کیا کہ مین نا امید ہوگیا جب میری نا امیدی دیکھی تو مجھے اپنی رحمت مین ڈہانپ لیا ع تا امیدت نشود یاس براحت نرسی **۲۲ حکایت** ایک بزرگ کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا کہا ؎

حاسبونا فدققوا	ثم منّوا فاعتقوا

یعنی حساب کیا تو نہایت دقت کی پہر احسان کرکے آزاد کردیا **۲۳** امام مالک رحمہ اللہ کو خواب مین دیکھکر حال پوچھا کہا میری مغفرت اس کلمے پر ہوئی جسکو عثمان رضی اللہ عنہ جنازہ دیکھکر کہا کرتے تھے سبحان الحی الذی لا یموت **۲۴ حکایت** ابوبکر بن مریم نے ورقا بن بشر حضرمی کو خواب مین دیکھا کہا تمہارا کیا حال ہے کہا بڑی جانکاہی کے بعد چھٹکارا ملا پوچھا تمنے کون عمل افضل پایا کہا اللہ کی ڈر سے رونے کو **۲۵ حکایت** یزید بن نعامہ کہتے ہین وبای عام مین ایک عورت مرگئی تھی اوسکو اوسکے باپ نے خواب مین دیکھا پوچھا بیٹی مجھسے آخرت کا حال کہہ اوسنے کہا بابا ہم ایک بہاری کام پر پہونچے ہین ہم جانتے ہین اور عمل نہین کرتے اور تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہین واللہ ایک بار یا دوبار سبحان اللہ کہنا یا ایک دو رکعت نماز کا میرے نامۂ اعمال مین ہونا مجھکو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے یوسف بن حسین کے خواب سے یہانتک کتاب کشف الستر عن وجہ الذکر والفکر سے لکہا گیا ہے والله الحمد جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیرۃ الخیرہ ترجمۂ طبقات شعرانی رحمہ اللہ مین نقل کیا ہے **۲۶ حکایت** امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا اللہ نے تمسے کیا کیا کہا مجھے بخشدیا پوچھا علم کے سبب سے کہا بہات علم کے لئے شروط و آداب ہین تھوڑے لوگ ہین جو اونکو بجالاتے ہین کہا پہر کس بات پر کہا بقول

الناس في ما ليس في

وصل

یہ تو اونکا ذکر تہا جنہون نے اموات کو خواب مین دیکھا اور اونسے اونکا حال دریافت کیا اب اون اخیار کا ذکر سنو جنہون نے حی لا یموت یعنی اللہ عز وجل کو خواب مین دیکھا اور اوس سے کلام کیا اور

اوسکے ارشاد فیض بنیاد کو لوگون سے بیان فرمایا **حکایت** مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہے کہ احمد بن خضرویہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا فرمایا سب لوگ مجھسے جنت مانگتے ہین مگر ابویزید کہ وہ میرا طالب ہے **حکایت** ابویزید رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا ای رب کیف الطریق الیک یعنی تیری طرف راہ کیونکر ہے فرمایا اترک نفسک وتعال الیٰ یعنی تو اپنے نفس کو چھوڑ دے اور میری طرف چلا آ ؎

حجاب و پردہ ندارد نگار دلکش ما		تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

ع وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب دوسری روایت کا لفظ یون ہے کہ فاترک نفسک وتعال **حکایت** خیرۃ الخیرہ مین ذکر فرمایا ہے کہ امام احمد رضی اللہ عنہ نے رب العزت کو خواب مین دیکھا کہا ای رب ما افضل ما تقرب بہ المتقربون الیک فرمایا بکلامی یا احمد مینے کہا بفہم اوبغیر فہم فرمایا بفہم اوبغیر فہم یہ تین خواب اس جگہہ تبرکًا لکھے گئے ورنہ اسکے لئے تو ایک دفتر چاہیے محاسن الحسنین مین بہی ایک جملہ صالحہ اس باب کا لکھا گیا ہے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے ہمسے گناہگارون کو بہی اپنے دیدار فائض الانوار سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین *

وصل

جسطرح کہ ابرار است دیدار رب العالمین سے مشرف ہوسکتے اسی طرح رؤیت رحمۃ للعالمین سید المرسلین شفیع المذنبین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین سے بہی فیضیاب ہوئے یہ منامات اس کثرت سے ہین کہ اگر ایک کتاب جدا گانہ مستقل مین لکھے جائین تو نہ سما سکین مگر تیمنًا چند منام اس جگہہ لکھے جاتے ہین محاسن الحسنین مین بہی ایک فصل اس باب مین منعقد کی گئی ہے شیخ ابو المواہب شاذلی رحمہ اللہ کے بہت سے خواب اوسمین مندرج ہین اسی طرح خیرۃ الخیرہ مین بہی بہت لکھی گئی ہین اللہ سبحانہ وتعالی اپنی رحمت خاص سے ہمسے عاصیان امت کو بہی اس برکت سے مشرف فرماوے آمین ثم آمین **حکایت** مکارم الاخلاق مین ذکر فرمایا ہے کہ ابو علی شبوعی رحمہ اللہ کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ آپ سے یہ بات مروی ہے کہ آپنے

فرمایا ہے بوڑہا کردیا مجھکو سورۂ ہود نے سوکس چیز نے آپ کو بوڑہا کردیا کیا قصص انبیاء و ہلاک امم نے فرمایا نہین ولیکن اس قول نے فاستقم کما امرت ۲ حکایت ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ نے کہا ہے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ اے رسول خدا آپ مجھکو معذور رکھین اللہ کی محبت نے مجھکو آپ کی محبت سے مشغول کردیا ہے فرمایا اے مبارک جسنے اللہ کو دوست رکھا اوسنے مجھے دوست رکھا ۳ حکایت سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہین مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہا اے رسول اللہ یہ لوگ آپکے پاس آکر سلام کرتے ہین آپ انکے سلام کو سمجھہ لیتے ہین فرمایا ہان اور مین جواب انکے سلام کا دیتا ہون ۴ حکایت صالح مری رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن پڑہا مجھسے فرمایا یا صالح هذه القراءة فاين البكاء یعنی اے صالح یہ تو قرات ہوئی رونا کہان ہے ۵ حکایت بعض سلف نے کہا ہے مین حدیث لکہتا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتا نہ سلام مینے آپ کو خواب مین دیکھا مجھسے فرمایا اما تتم الصلوة علیّ فی کتابك یعنی کیا تو پوری نہین کرتا ہے صلوۃ کو مجھپر تیری کتاب مین پہر اسکے بعد جب مینے حدیث لکہی صلوۃ وسلام دونون پڑہے ۔ ۶ حکایت خیرۃ الخیرہ مین فرمایا ہے کہ محمد بن خفیف رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتے تہے من عرف طريقا الى الله فسلكه ثم رجع عنه عذبه الله عذابا لم يعذب به احدا من العالمين ۷ حکایت شیخ محمد عدل رحمہ اللہ کے ترجمہ مین لکہا ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے فرمایا قل لمحمد العدل الطناجی يتبع سنتی وينفع الناس اوسدن سے مشہور بعدل ہو گئے ۸ حکایت جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب الداء والدواء مین لکہا ہے کہ ایک شخص کا باپ بعض بلاد مین مرگیا اوسکا مونہہ اور بدن سیاہ ہوگیا پیٹ پہول گیا اوسنے کہا لاحول ولا قوۃ موت غربت اور اس حالت پر نہایت تعجب ہوا اتنے مین وہ سوگیا دیکہا ایک شخص خوبصورت خوشبو نے آکر اوسکے باپکے بدن پر ہاتہہ پہیرا وہ سفید ہوگیا کہا تم کون ہو کہا مین تیرا نبی محمد رسول خدا ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرا باپ مسرف تھا لکن مجھپر بہت درود بھیجتا تھا مین اس حالت کے دور کرنیکو آیا اسکی آنکھہ کھل گئی دیکھا تو باپ کے بدن پر نور تھا اللہ کی حمد کی اوراچھی طرح کفن دفن کیا انتہے یہ حکایت کسیقدر تفصیل سے محاسن المحسنین مین بھی لکھی گئی ہے ۵

لب گوہر فشان وا ہونگے جب غرض شفاعت کی	تماشا گاہ محشر مین نکلین گی نیک ہو نہ بد کا
اٹھینگے جس گھڑی سامان عشرت بزم جنت مین	کہا بیگا حال امت پر تیرے انعام بیحد کا
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندونکو	بزاد ستینا عاشق سے ہے جب کل کے سرفرقد کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم الی یوم الدین آمین +

وصل

جناب توفیق نے فصل الخطاب مین تحریر فرمایا ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ایک مرد کا بھائی مرگیا تھا اوسکو خواب مین دیکھا پوچھا تمنے کس عمل کو افضل پایا کہا قرآن کو کہا کونسا قرآن کہا آیت الکرسی کہا کچھ ہمارے لئے بھی امید ہے کہا تم کرتے ہو اور جانتے نہین اور ہم جانتے ہین اور کر نہین سکتے **حکایت** شیخ مجہز نازلی کہتے ہین مین مدینہ مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑھا کرتا تھا مینے خواب مین دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا افضل آیت قرآن کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی **حکایت** والی بصرہ نے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا کہ ہمراہ فرشتون کے اوڑتے پھرتے ہین کہا تمکو یہ رتبہ کیونکر ملا کہا صبر وشکر وقرات قل ہو اللہ احد سے **حکایت** جناب توفیق دام مجدہ نے حضرت مولانا مولوی عبد القیوم صاحب رضی اللہ عنہ کو بعد اونکے انتقال کے خواب مین دیکھا پوچھا مولانا کیا معاملہ گزرا ۵

یہان تو رنج مین گزری کبھی قلق مین کٹی	مسافران عدم وان کہو تو کیا ٹھیری

مولانا نے فرمایا ویسا حال نہین دیکھا جیسا کہ ہم سنتے تھے لا الہ الا اللہ کا ذکر قبر مین بہت نفع دیتا ہے خصوصاً جبکہ صحرا مین یا آب روان پر ذکر کیا جائے تو اور بھی زیادہ نافع ہے خاکسار نے اس خواب کو زبان فیض ترجمان حضرت توفیق دام فیضہ سے سُنکر لکھا ہے حضرت مولانا صاحب مرحوم خاکسار کے

اوستاد ہین قرآن شریف مع ترجمہ موضح قرآن اونپر عرض کیا ہے سات آٹھ پارے تفسیر جلالین کے بہی اونہین سے پڑہے ہین بیعت بہی انہین سے کی ہے وقت روانگی وطن کے سند عنایت فرمائی خاکسار کے پاس موجود ہے ولد الحمد پہر وطن سے مراجعت نہین فرمائی ۱۲۹۹ سنہ ہجری مین وطن ہی مین انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل الفردوس منزلہ و مثواہ مولانا صاحب مرحوم کے اوقات شریف درس وتدریس تفسیر وحدیث سے معمور تہے ذکر وفکر کا شغل رکہتے تہے حتی کہ درس کے وقت بہی بلحاظ پاس انفاس ذکر فرماتے رہتے ستر حال کو بہت پسند رکہتے تہے اس زمانے مین خاندان ولی اللہی کے فرد کامل تہے بسبب کثرت شغل درس کے کوئی واقف نہ تہا کہ مولانا اس فن مین بہی پورے ہین رضی اللہ عنہ **حکایت** شرح برزخ مین ابو عبد اللہ سطوہی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ کو کسی نے خواب مین دیکہا اونسے پوچہا کہ اللہ تعالی نے آپکے ساتہہ کیا کیا فرمایا مجہے بخشدیا پوچہا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود کے جنکو مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہیجا کرتا تہا وہ پانچون درود مقدمہ کتاب مین لکہے گئے ہین **حکایت** امام یافعی رضی اللہ عنہ نے کتاب مرآة الجنان مین بذیل ۴۲۷ سنہ ہجری ترجمہ ابو اسحق ثعلبی رحمہ اللہ مین لکہا ہے کہ بعض علماء نے نقل کیا ہے کہ اوستاد ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا مینے رب العزت کو خواب مین دیکہا اور وہ مجہسے خطاب کرتا ہے اور مین اوس سے خطاب کرتا ہون اسی اثنا مین یہ ہوا کہ رب تعالی نے فرمایا اقبل الرجل الصالح یعنی نیک مرد آیا مینے التفات کیا تو ناگاہ احمد ثعلبی آرہے ہین عبد الغفار فارسی نے سیاق تاریخ نیسابور مین اسکا ذکر کیا ہے اور اونپر ثنا کی ہے اور کہا ہے کہ وہ صحیح النقل موثوق بہ کثیر الحدیث کثیر الشیوخ ہین رحمہ اللہ تعالی اب ایسا مناسب معلوم ہوا کہ اس باب کو مناجات حافظ ابن قرضی اندلسی قرطبی رحمہ اللہ پر ختم کرون اور اللہ سبحانہ وتعالی سے اپنے ذنوب کی مغفرت مانگون ٥

اسیر الخطایا عند بابک واقف	علی وجل مما بہ انت عارف
یخاف ذنوبا عنک لم یخف غیبہا	ویرجوک فیہا وہو راج وخائف
فمن ذا الذی یرجو سواک ویتقی	وما لک فی فصل القضاء مخالف

فیاسیدی لاتخزنی فی صحیفتی — اذا نشرت یوم الحساب الصحائفُ
وکن مونسی فی ظلمة القبر عندما — یَصُدُّ ذو والقربی ویجفو المؤالفُ
فان ضاق عنی عفوک الواسع الذی — اُرجّی لاسرافی فانی لتالفُ

قال الامام الیافعی رضی الله عنه ما احسن هذه الابیات اذا تضرع فیما یقلب حملة الوجل الی الله عز وجل الا ان فیها شیئین احدهما قوله بہ انت عارف والله تعالی لا یقال له عارف وانما یقال عالم وفیه بحث یطول موضع ذکره کتب الاصول والثانی فی الاصل المنقول منه یخاف ذنوبا لم یغب عنک غیبها بتقدیم لم وهو مکسور ولعله من غلط الکاتب فصوابه علی ما ذکرته ثم انی شهید قتلته البربر رحمه الله یوم فتح قرطبة وروی عنه انه قال تعلقت باستار الکعبة فسألت الله الشهادة انتهی

باب ۴۵ اس بیان مین کہ زندہ لوگ مُردی کو جو بُرا کہتے ہین وُہ اس سے ایذا پاتا ہے اور میت کے بُرا کہنے اور ایذا دینے سے نہی آئی ہے

۱ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو اوسکی قبر مین وہ چیز ایذا دیتی ہے جو اوسکو اوسکے گھر مین ایذا دیتی ہے اخرجہ الدیلمی **ف** قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہین جائز ہے کہ میت کو زندون کے اقوال وافعال سے وہ چیز پہونچائی جاتی ہو جو کہ اوسے ایذا دے بسبب کسی لطیفہ کے جسکو اللہ تعالی اوسکے لئے ایجاد کر دے یعنی کوئی فرشتہ پہونچا دے یا کوئی علامت یا کوئی دلیل یا جو کچھ کہ اللہ تعالی اچاہے اسی سے لئے مردون کے حق مین بُرا کہنے سے زجر کیا گیا ہے کہا یہ بھی جائز ہے کہ اس سے مراد فرشتے کی ایذا دینا ہو اوسکو یعنی اوسکو تغلیظ و تقریع کرتا ہو تاکہ جو اوس سے معاصی ہوتے تھے اوسکی صفائی اس سختی سے ہو جاوے ۲ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مردون کو گالی نہ دو کیونکہ وہ تو پہونچ گئے طرف اوسکے جو اونہون نے آگے بھیجا اخرجہ البخاری ۳ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک ہالک یعنی مرے ہوئے کا بُرائی سے ذکر کیا گیا فرمایا تم اپنے مرے ہوؤن کا ذکر نکرو

مگر ساتھ خیر کے اخرجہ النسائی ۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم اپنے مردون کے محاسن یعنی خوبیان بیان کرو اور اونکی برائیون سے باز رہو اخرجہ ابوداؤد والترمذی وابن ابی الدنیا ۵ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے نہ ذکر کرو تم اپنے مردون کا مگر ساتھ خیر کے اگر وہ اہل جنت سے ہین تو تم گنہگار ہوگے اور اگر وہ اہل نار سے ہین تو اونکو کافی ہے وہ چیز جسمین وہ ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۰

باب اس بیان مین کہ نوحہ کرنے سے میت ایذا پاتا ہے

ا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ بات پہونچاتے ہین کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اونہون نے کہا کہ ابوعبدالرحمن بھول گئے حضرت نے تو یہی کہا تھا کہ اہل میت اوسپر روتے ہین اور وہ بسبب اپنے جرم کے البتہ عذاب کیا جاتا ہے اخرجہ الشیخان ۲ یوسف بن ماہک رحمہ اللہ کہتے ہین مینے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ رافع بن خدیج کے جنازے مین حاضر ہوئے تو کہا کہ میت عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اوسپر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میت عذاب نہین کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اخرجہ ابن سعد واخرج ایضا من روایۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ واخرجہ ابویعلی بلفظ المیت ینضح علیہ الحمیم ببکاء الحی وعن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ولفظہ ان المیت یعذب بالنیاحۃ علیہ فی قبرہ واخرجہ البخاری وانس وعمران بن حصین و عدی بن حبان فی صحیحہ وسمرۃ بن جندب عند الطبرانی فی الکبیر وابی ھریرۃ عند ابی یعلی والمغیرۃ بن شعبۃ عند ابن مندہ ف علماء نے اس باب مین کئی مذاہب پر اختلاف کیا ہے ایک یہ ہے کہ یہ حدیث مطلقا اپنے ظاہر پر ہے یہی رای حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اور اونکے بیٹے کی ہے ۲ یہ ہے کہ مطلقا اپنے ظاہر پر نہین ہے ۳ یہ ہے کہ باء واسطے حال کے ہے یعنی میت عذاب کیا جاتا ہے اوس حال مین کہ لوگ اوسپر روتے ہین اور تعذیب بسبب اوسکے گناہ کے ہے نہ بسبب رونے کے ۴ یہ ہے کہ یہ خاص ہی ساتھ کافر کے یہ دونون قول عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہین

۵ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے ساتھہ خاص ہے کہ نوحہ جسکی سنت وطریقہ ہے بخاری اسی پر ہین ۶ یہ ہے
کہ یہ اوس شخص کے حق مین ہے جوکہ نیاحت کی وصیت کر گیا ہے جیسا کہ قائل نے کہا ہے ؎

وشقّی علیّ الجیب یا ابنۃ معبد		اذا مت فانعینی بما انا اھلہ

یعنی جسوقت مین مرجاؤن تو تو میری نعی کر اوس چیز کے ساتھہ جسکا مین لائق ہون اور گریبان پہاڑ مجھپر اے بیٹی معبد کی ۷ یہ ہے کہ یہ اوس شخص کے حق مین ہے جسنے ترک نیاحت کی وصیت نہ کی جبکہ اسکو معلوم ہے کہ اسکے گہر والون کی شان ہے کہ وہ نوحہ کرینگے تو ترک نیاحت کی وصیت کرنا واجب ہوگا ۸ یہ ہے کہ تعذیب بسبب اون صفات کے ہے کہ جنکے ساتہہ وہ اوسپر روتے ہین حال آنکہ وہ صفات شرعاً مذموم ہین جیسے کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ ای عورتون کے رانڈ کرنیوالے ای اولاد کے یتیم کرنیوالے ای گہرون کے اوجاڑنیوالے ۹ قول یہ ہے کہ مراد تعذیب سے جہڑکنا ملائکہ کا ہے اوسکو بسبب اوس چیز کے جسکے ساتہہ اوسکے گہر والے اوسے روتے ہین اسلئے کہ حدیث ترمذی وحاکم وابن ماجہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین ہے کوئی میت کہ مرے پہر اوسکے رونے والے کہڑے ہو کہے واجبلاہ واسنداہ یا مثل اس قول کے مگر مقرر کئے جاتے ہین اوسپر دو فرشتے وہ اوسکے سینے پر مارتے ہین کہ کیا تو ایسا ہی تہا اور طبرانی نے ابن عمرو سے روایت کیا ہے کہا کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی نوحہ کرنیوالی کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ پر داخل ہوئے اور اونکو افاقہ ہوگیا تہا کہا یا رسول اللہ مجھپر بیہوشی طاری ہوئی تو عورتین چلائین واعزاہ واجبلاہ تو ایک فرشتہ کہڑا ہوا اوسکے ساتہہ ایک مرزبہ یعنی کلوخ کوب تہا اوسنے مرزبہ کو میرے دونون پاؤن کے درمیان رکہا پہر کہا وہ ایسا ہے جیسا تو کہتی ہے مینے کہا نہین اور اگر مین ہان کہدیتا تو وہ مجھے اوس سے مارتا اور نعمان سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی اونکی بہن عمرہ رونی لگین واخیاہ واکذا اونہر شمار کرتی تہین یعنی اونکی صفتون کا عبد اللہ جب ہوش مین آئے تو کہا تو نے نہین کہی کوئی چیز مگر مجھسے کہا گیا تو ایسا ہی ہے اخرجہ الحاکم وصححہ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل پر بیہوشی طاری ہوئی تو اونکی بہن کہنے لگین واجبلاہ جب وہ ہوش مین آئے تو کہا ما زلتِ لی موذیۃ منذ الیوم یعنی تو

دن بھر سے مجھے ایذا دیتی رہی اونھون نے کہا مقرر مجھپر یہ بات شاق ہے کہ مین تجھے ایذا دون کہا
ایک فرشتہ سخت جھڑکنے والا کہتا رہا تو ایسا ہی ہے جسوقت کہ تو نے واکذا کہا مین کہتا تھا نہین
اخرجہ الطبرانی مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جسوقت مصیبت
پہونچائی گئی تو حفصہ رضی اللہ عنہا اونکے پاس آئین کہا ای صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور ای خسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ای امیر المومنین حضرت عمرؓ نے فرمایا مین حرام
کرتا ہون تجھپر بسبب اوس حق کے جو میرا تجھپر ہے کہ تو مجھپر ندبہ[1] کرے بعد اس مجلس تیری کے اسلئے کہ
نہین ہے کوئی میت کہ ندبہ کیا جاوے ساتھہ اوس چیز کے جو اوسمین نہین ہے مگر فرشتے اوسکو سخت
مبغوض رکھتے ہین اخرجہ ابن سعد ٭ اقول یہ ہے کہ مراد اس سے دردناک ہونا میت کا ہے
بسبب اوس چیز کے جو اوسکے گھر والون سے واقع ہوتی ہے اسلئے کہ طبرانی و ابن ابی شیبہ نے قیلہ بنت
مخرمہ سے روایت کیا ہے کہ اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اپنے ایک بیٹے کا ذکر
کیا جو کہ مرچکا تھا پھر روئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایغلب احدکم ان یصاحب
صویحبہ فی الدنیا معروفا فاذا مات استرجع فوالذی نفس محمد بیدہ ان احدکم
لیبکی فیستعبر الیہ صویحبہ فیا عباد اللہ لا تعذبوا موتاکم ابن جریر اسی قول پر ہین اور
اسی کو ایک جماعت ائمہ نے اختیار کیا ہے آخر اونکے ابن تیمیہ رحمہ اللہ ہین امام احمد نے ابو الربیع
سے روایت کیا ہے کہا مین ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تہا ایک جنازے مین اونھون نے ایک
آدمی کی آواز سُنی کہ وہ چیختا ہے اوسکی طرف آدمی بھیجا اوسکو چپ کرایا مینے اونسے کہا ای ابو عبد الرحمن
آپنے اوسکو کیون چپ کرایا کہا اس سے میت ایذا پاتا ہے یہانتک کہ اپنی قبر مین داخل ہو سعید بن منصور
نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اونھون نے کئی عورتون کو ایک جنازے مین دیکھا
تو کہا ارجعن مازورات غیر ماجورات یعنی تم لوٹ جاؤ گناہ لیکر نہ اجر لیکر تم تو زندون کو فتنے
مین ڈالتے ہو اور مردون کو ایذا دیتے ہو اور حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدترین لوگون کے واسطے
میت کے اوسکے گھر والے ہین کہ اوسپر روتے ہین اور اوسکا قرض ادا نہین کرتے ھذا فی الجزء الاول

[1] ندبہ یعنی زاری و گریستن بر شمردن محاسن او و مراثی

فیستعبر

من حدیث یحیی بن معین بسندہ عن الحسن ٭

باب ۴۷ اس بیان مین کہ جتنی طرح کی ایذا ہی اوس سے میت ایذا پاتا ہی فصل قبر کو روندنا قبرون مین پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا منع ہی

اعقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین البتہ یہ کہ چلون مین انگار سے پر یا تلوار کی دہار پر یہانتک کہ وہ میرے پاؤن کو خراب کردے یعنی لسبز عنت قطع کر دے دوست تر ہے مجھکو اس سے کہ مین کسی مسلمان کی قبر پر چلون اور مین پروا نہین کرتا کہ قبرون مین قضای حاجت کرون یا بیچ بازار مین اور لوگ دیکھتے ہون اخرجہ ابن ابی شیبۃ واخرجہ ابن ماجہ من حدیثہ مرفوعا ۲ سلیم بن عفرانہ کا گذر ایک قبرستان پر ہوا اور وہ حاقن تھے پیشاب نے اونپر غلبہ کیا تہا اونسے کہا گیا اگر تم اوتر پڑتے پھر پیشاب کرلیتے یعنی تو اچہا ہوتا کہا سبحان اللہ واللہ مین البتہ مردون سے شرماتا ہون جسطرح کہ زندون سے شرم کرتا ہون اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب القبور ۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے قبر کے روندنے کا پوچہا فرمایا مین جیسے مومن کی ایذا کو مکروہ رکہتا ہون اوسکی حیات مین سو بیشک مین مکروہ رکہتا ہون اوسکی ایذا کو بعد اوسکی موت کے اخرجہ سعید بن منصور ۴ ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایذا مومن کی اوسکی موت مین ایسی ہے جیسی ایذا اوسکی اوسکی زندگی مین ۵ قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین البتہ یہ کہ روندون مین اوپر گرم بہال کے یہانتک کہ وہ میرے پاؤن سے پار ہوجاوے تو مجھے دوست تر ہے اس سے کہ مین کسی قبر پر روندون اور ایک آدمی نے کسی قبر کو روندا اور دل اوسکا البتہ بیدار تہا کہ قبر سے ایک آواز سنی کہ اے آدمی تو میرے پاس سے دور ہوجا اور مجھے ایذا مت دے اخرجہ ابن مندہ ٭

فصل قبر پر بیٹھنا منع ہے

عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ایک قبر پر بیٹھا ہوا دیکہا فرمایا اے صاحب قبر تو اوتر پڑ قبر کے اوپر سے صاحب قبر کو ایذا مت دے وہ تجھے ایذا نہین دیتا ہے

اخرجہ الطبرانی والحاکم وابن مندہ

باب ۴۸ بیان مین ملازمت حافظین کی مومن کی قبر کو

یعنی کراماً کاتبین مومن کی قبر پر ملازم رہتے ہین تسبیح تہلیل تکبیر کرتے رہتے ہین ا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے کہ جسوقت اللہ اپنے بندہ مومن کی روح قبض فرماتا ہے تو اوسکے دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑہ جاتے ہین کہتے ہین ای رب ہمارے تو نے ہمکو اپنے بندہ مومن پر مقرر کیا تہا ہم اوسکا عمل لکہتے تہے اور تو نے اوسکو قبض کر لیا طرف اپنے سو توہمکو اذن دے کہ ہم آسمان مین رہین پس اللہ فرماتا ہے کہ میرا آسمان میرے فرشتون سے بہرا ہوا ہے وہ میری تسبیح کرتے ہین وہ کہتے ہین تو ہمکو اذن دے کہ ہم زمین مین رہین اللہ فرماتا ہے کہ زمین میری میری خلق سے بہری ہوئی ہے وہ میری تسبیح کرتی ہین ولکن تم دونون میرے بندے کی قبر پر کہڑے رہو سو میری تسبیح و تہلیل و تکبیر کرتے رہو روز قیامت تک اور اوسکو میرے بندے کیلئے لکہو اخرجہ ابو نعیم ۲ و اخرجہ البیہقی فی الشعب و ابن ابی الدنیا من حدیث انس و ابن الجوزی فی الموضوعات من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ و زاد فیہ اور جبکہ بندہ کافر مرتا ہے تو اوسکے دونون فرشتے آسمان کی طرف چڑہ جاتے ہین تو اونسے کہا جاتا ہے کہ تم اوسکی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور اوسکو لعنت کرو ❋

باب ۴۹ بیان مین اون اعمال کے جو کہ میت کو قبر مین نفع دیتے ہین

ا ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مومن جسوقت اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے تو اعمال صالحہ اوسکے اوسکو گہیر لیتے ہین اور عذاب کا فرشتہ آتا ہے تو اوس سے اوسکے بعض اعمال کہتے ہین تو اوسکے پاس سے دور ہوجا کیونکہ میرے سوا اگر کوئی اور عمل نہوتا تو تو اوس تک نہ پہونچتا یعنے اب تو اوسکے پاس اور بہی اعمال ہین تو بالضرور تیری رسائی اوس تک محال ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا و ابو نعیم فی الحلیۃ ۲ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسوقت بندہ صالح مرجاتا ہے پہر وہ اپنی قبر مین رکہا جاتا ہی تو اوسکے پاس جنت کا بچہونا لاتے ہین اور اوس سے کہا جاتا ہے تو سورہ تجہکو مبارک ہو ٹہنڈک آنکہہ کی تو خوش ہو اللہ تجہسے راضی ہوا اور کشادہ کرتا ہے اللہ اوسکی قبر مین اوسکے مد بصر تک اور کہولا جاتا ہے اوسکیلئے

ایک دروازہ طرف جنت کے پھر وہ اوسکے حُسن کیطرف دیکھتا ہی اور اوسکی ہوا پاتا ہے اور اوسے گھیر لیتے ہین
اوسکے اعمال صالحہ روزہ نماز پڑہ کہتے ہین ہمنے تجھکو تکلیف مین ڈالا تجھکو پیاسا رکھا تجھکو بے خواب کیا
سو ہم آجکے دن تیرے لئے ایسے ہین جیسا تو چاہتا ہے ہم تیرے انیس ہین یہانتک کہ تو جاوے
طرف تیری منزل کے جنت سے اخرجہ ابن ابی الدنیا عن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر انسان کے لئے تین دوست ہین سو ایک دوست تو کہتا ہے
جو تو نے خرچ کر ڈالا وہ تیرا ہے اور جو تو نے روک رکھا وہ تیرا نہین ہے سو یہ تو اوسکا مال ہے اور ایک دوست
کہتا ہے مین تیرے ہمراہ ہون پس جسوقت تو پادشاہ کے دروازے پر آئیگا تو مین تجھے چھوڑ دونگا اور
لوٹ جاؤنگا یہ اوسکے گھر والے ہین اور اوسکے نوکر چاکر ہین اور ایک دوست کہتا ہے مین تیرے ہمراہ
ہون جہان تو داخل ہو اور جہان سے تو نکلے سو یہ اوسکا عمل ہے کہتا ہے مین بیشک تجھپر تینون سے
زیادہ تر سہل تہا اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم عن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت میت مرتا ہے تو اوسکے ہمراہ تین چیزین جاتی ہین تو دو تو
لوٹ آتی ہین اور ایک اوسکے ساتھہ باقی رہجاتی ہے ساتھہ جاتے ہین اوسکے گھر والے اوسکے اور مال
اوسکا اور عمل اوسکا سو اہل و مال تو لوٹ آتے ہین اور اوسکا عمل باقی رہجاتا ہے اخرجہ الشیخان
۵ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثل آدمی کے
اور مثل موت کی ایسی ہے جیسے ایک آدمی ہے کہ اوسکے تین دوست ہین پس اونمین سے ایک نے
تو کہا کہ یہ میرا مال ہے سو تو اس سے لے جو تو چاہے اور چھوڑ جو تو چاہے اور دوسرے نے کہا مین تیرے
ہمراہ ہون تیری خدمت کرونگا پھر جسوقت تو مر جائیگا تو مین تجھے چھوڑ دونگا اور تیسرے نے کہا مین
تیرے ہمراہ ہون تیرے ساتھہ داخل ہونگا اور تیرے ساتھہ نکلونگا اگر تو مرے اور اگر تو زندہ رہے
سو وہ جسنے کہا یہ مال ہے میرا تو اس سے لے جو چاہے اور چھوڑ جو چاہے اوسکا مال ہے اور دوسرا اوسکے
خویش و اقارب ہین اور تیسرا اوسکا عمل ہے کہ اوسکے ساتھہ داخل ہوتا ہے اور اوسکے ساتھہ خارج
ہوتا ہے جہان وہ ہو اخرجہ البزار والطبرانی والحاکم عن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہین جسوقت

کہ بندۂ صالح اپنی قبر مین رکھا جاتا ہے اور اوسے اوسکے اعمال صالحہ گھیر لیتے ہین صیام و حج و جہاد و
صدقہ اور عذاب کے فرشتے آتے ہین اوسکے دونون پاؤن کی طرف سے تو نماز کہتی ہے تم اسکے پاس سے
دور ہو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے اوسنے میرے ساتھہ اللہ کے لئے قیام کیا ہے پھر اوسکے سر کی طرف سے
آتے ہین تو روزہ کہتا ہے تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے اوسکی پیاس تو دراز ہوئی اللہ کے لئے دار دنیا
مین پھر اوسکے جسد کی جانب سے آتی ہین تو حج و جہاد کہتا ہے تم اسکے پاس سے دور ہو اوسنے تو اپنی
جان کو تکلیف مین ڈالا اور اپنے بدن کو ایذا دی اور حج و جہاد کیا اللہ کے لئے سو تمکو اوسپر کوئی
راہ نہین ہے پھر وہ اوسکے دونون ہاتھون کی طرف سے آتے ہین تو صدقہ کہتا ہے تم میرے صاحب سے
باز رہو کیونکہ بہت کچھہ صدقہ ان دونون ہاتھون سے نکلا ہے یہانتک کہ وہ اللہ کے ہاتھہ مین واقع
ہوا واسطے طلب رضاء الٰہی کے سو تمکو اوسپر کوئی راہ نہین ہے پس کہا جاتا ہے مبارک ہو تجھکو طبت حیا
وطبت میتا یعنی تو زندہ و مردہ اچھا رہا اور اوسکے پاس رحمت کے فرشتے آتے ہین پھر اوسکے واسطے
جنت کا بچھونا اور دثار بچھاتے ہین اور کشادگی کیجاتی ہے اوسکے واسطے اوسکی قبر مین جہانتک کہ اوسکی
نگاہ پہونچتی ہے اور اوسکے پاس جنت کا ایک قندیل لاتے ہین تو وہ اوسکے نور سے روشنی لیتا ہے
اوس دن تک کہ اللہ اوسکو قبر سے اوٹھاوے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۷ یزید بن منصور رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی قرآن پڑھا کرتا تہا جسوقت اوسے موت آئی تو عذاب کے فرشتے آئے کہ اوسکی
روح قبض کرین تو قرآن نکلا کہا یارب کیا میرا مسکن یعنی گھر جسمین تو نے مجھے ساکن کیا تہا فرمایا
چھوڑ دو واسطے قرآن کے اوسکے گھر کو اخرجہ ابن ابی الدنیا ۸ عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہین جبکہ انسان اپنی قبر مین داخل ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکے بائین جانب سے آتا ہے قرآن آتا ہے
تو اوسکو منع کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے کیا ہے میرے لئے اور تیرے لئے یعنی مجھسے تجھسے کیا واسطہ
واللہ وہ تو تیرے ساتھہ عمل نہین کرتا تہا قرآن کہتا ہے کیا مین اوسکے پیٹ مین نہ تہا پھر اسی طرح
کرتا رہتا ہے یہانتک کہ اپنے صاحب کو نجات دلا دیتا ہے اخرجہ ابن مندہ ۹ ابو سہال
رضی اللہ عنہ کہتے ہین نہین مجاور ہوا کسی بندے کا اوسکی قبر مین کوئی پڑوسی کہ وہ اوسکو زیادہ

محبوب ہو استغفار کثیر سے اخرجہ الاصبہانی فی الترغیب +

فصل بیان میں اون اعمال نیک کے جنکا ثواب میت کو ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے

جاننا چاہیئے کہ دس عمل ایسے ہین کہ اونکا ثواب مرنیکے بعد میت کو قبر مین پہونچا کرتا ہے انمین سے تین کو بخاری و مسلم نے باتفاق روایت کیا ہے [۱] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت انسان مرجاتا ہے تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین سے صدقہ جاریہ [۱] یا علم [۲] جس سے نفع لیا جاوے یا ولد صالح [۳] کہ اوسکے لیئے دعا کرے اخرجہ البخاری فی الادب و مسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ [۲] ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ چار آدمی ہین کہ جاری رہتے ہین اونپر اجر اونکے بعد موت کے ایک مرابط [۴] اللہ کی راہ مین اور وہ شخص جسنے کوئی علم سکہایا اور وہ آدمی جسنے کوئی صدقہ کیا تو اوسکا اجر اوسکے لیئے ہے جب تک کہ وہ صدقہ جاری ہے اور وہ آدمی جسنے کوئی ولد صالح چہوڑا کہ وہ اوسکے لیئے دعا کرتا ہے اخرجہ الامام احمد [۳] جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جس شخص نے کوئی سنت حسنہ [۵] یعنی طریقہ نیک نکالا تو اوسکے لیئے اوسکا اجر ہے اور اجر اوسکا جو اوسکے ساتہہ بعد اوسکے عمل کرے بغیر اسکے کہ اونکے اجر سے کچہہ کم ہو اور جسنے کوئی سنت سیئہ یعنی طریقہ بد نکالا تو اوسپر اوسکا گناہ ہوگا اور گناہ اوسکا جو اوسکے ساتہہ بعد اوسکے اسپر عمل کریگا بدون اسکے کہ اونکے گناہون سے کچہہ کم ہو اخرجہ مسلم [۴] رجا بن حیوہ رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن عبد الملک سے کہا کہ منجملہ اون امور کے جنکے سبب سے خلیفہ اپنی قبر مین محفوظ رہے یہ ہے کہ مرد صالح کو خلیفہ کرجاوے اخرجہ ابن سعد [۵] ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جس شخص نے سکہائی کوئی آیت کتاب اللہ سے یا کوئی باب علم سے تو بڑہاتا ہے اللہ اوسکے اجر کو روز قیامت تک اخرجہ ابن عساکر

ف جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین جبکہ ایک آیت کریمہ کی تعلیم یہ ثمرۂ شریفہ بخشتی ہے کہ اجر معلم کا روز حشر تک قائم رہتا ہے تو جو شخص سارا قرآن شریف کسی کو سکہاوے اوسکے اجر کا کیا شمار ہے کہ کتنا ہے خاصکر اوس شخص کے اجر کا کیا پوچہنا ہے جسنے تفسیر کتاب اللہ کو لکہا اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اوسکو شائع کیا لوگون کو اوسکے عمل کی طرف بلایا کہ اسکے اجر کی حد و نہایت

ونہایت کو سوای خالق علم اور عالم خلق کے اور کوئی نہین جان سکتا وفضل اللہ واسع ورحمتہ قریب وعفوہ کثیر ۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اوس چیز سے کہ لاحق ہوتی ہے مومن کو اوسکے حسنات سے بعد اوسکی موت کے علم ہے جسکو پہیلایا یا ولد صالح جسکو چہوڑ گیا یا مصحف جسکو میراث مین چہوڑ گیا یا مسجد جسکو بنا گیا یا گہر جسکو ابن سبیل یعنے مسافر کیلئے بنا گیا یا نہر کو جاری کر گیا یا صدقہ جسکو اپنے مال سے نکالا اپنی صحت مین وہ اوسکی موت کے بعد اوسے لاحق ہوگا اخرجہ ابن ماجتہ وابن خزیمتہ ۷ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سات چیزین ہین کہ جاری رہتا ہے واسطے بندے کے اجر اونکا بعد اوسکی وفات کے حال آنکہ وہ اپنی قبر مین ہے وہ شخص جسنے علم سکہایا یا نہر جاری کی یا کنوان کہدوایا یا کہجور لگائی یا مسجد بنائی یا مصحف کو میراث مین چہوڑ گیا یا لڑکا چہوڑ گیا کہ وہ اوسکے لئے استغفار کرتا ہے بعد اوسکی موت کے اخرجہ ابونعیم والبزار **ف** یہ سب دس عمل ہوئے لیکن گنتی اوس تقدیر پر ہے کہ اجرا نہر اور حفر بیر ایک چیز ٹہیرائی جاوے ورنہ مجموع گیارہ عمل ہونگے اہل علم نے صدقہ جاریہ کی تفسیر وقف کے ساتہ کی ہے اور ولد صالح کو اسکے ساتہہ مقید کیا ہے کہ وہ دعا کرتا ہو جیسا کہ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ مین نزدیک امام احمد کے اور حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے اور حدیث ابوہریرہ مین نزدیک ابن ماجہ وابن خزیمہ کے بدون تقیید کے واقع ہوا ہے تو مطلق مقید پر محمول ہوگا اور تقیید علم کے ساتہ نافع کے حدیث ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آئی ہے اور غیر مسلم مین لفظ علم بدون تقیید نافع کے واقع ہوا ہے اور بعض حدیثو نمین تقیید علم کے ساتہہ نشر کی آئی ہے اور نشر علم کا تدریس وتالیف وغیرہ سے ہوتا ہے اور مرابط وہ شخص ہے جو کہ سرحد اسلام پر مرگیا ہے پس احادیث اسپر ہین کہ یہ سب اعمال مذکورہ میت کو لاحق ہوتے ہین اور اسی کے مثل اخوان مسلمین کی دعا ہے سید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ نے شرح ابیات مین اسکا ذکر فرمایا ہے +

فصل اس بیان مین کہ دعا واستغفار زندون کے مردون کو نفع دیتی ہے

۸ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے تمکو زیارت قبور سے

منع کیا تھا سو تم اونکی زیارت کرو واجعلوا زیارتکم لہا صلوۃ علیہم واستغفارا لہم یعنی تم اپنی
زیارت کو صلوۃ کرو اونپر اور استغفار واسطے اونکے یعنی مردون کے لئے دعا و استغفار کیا کرو اخرجہ
الطبرانی ۹ ابن طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ بیٹے اپنے باپ سے کہا کیا افضل ہے اوس چیز کا جو میت
کی طرف سے کہی جاوے کہا استغفار اخرجہ ابو نعیم ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ بلند کریگا درجے کو واسطے بندہ صالح کے جنت مین وہ کہیگا یارب
یہ میرے لئے کہان سے ہے اللہ فرماویگا بسبب استغفار تیرے لڑکے کے واسطے تیرے اخرجہ
الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی سننہ ولفظ البیہقی بدعاء ولدک لک واخرجہ
البخاری فی الادب عن ابی ہریرۃ موقوفا ۱۱ واخرج ایضا عن ابی سعید الخدری
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پیچھے ہونگے آدمی دن قیامت
کے نیکیون سے مثل پہاڑون کے کہیگا یہ کہانسے ہین تو کہا جائیگا کہ بسبب استغفار تیرے لڑکے کے
۱۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے میت اپنی
قبر مین مگر مشابہ غریق متغوث کے انتظار کرتا ہے دعا کا کہ لاحق ہو اوسکو باپ یا مان یا لڑکے یا صدیق
یا ثقہ سے پھر جب وہ اوسکو لاحق ہوتی ہے تو اوسکو دنیا ومافیہا سے زیادہ تر محبوب ہوتی ہے اور
بیشک اللہ البتہ داخل کرتا ہے اہل قبور پر زمین والون کی دعا سے مثل پہاڑون کے اور ہدیہ زندونکا
طرف مردون کے استغفار کرنا ہے واسطے اونکے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والدیلمی
وقال البیہقی قال ابو علی الحسین بن علی الحافظ ہذا غریب من حدیث عبد اللہ
ابن المبارک لم یقع عند اہل خراسان ۱۳ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مردے
زیادہ تر محتاج ہین طرف دعا کے زندون سے طرف کہانے پینے کے اخرجہ ابن ابی الدنیا اور بہت
لوگون نے اسپر اجماع نقل کیا ہے کہ دعا میت کو نفع دیتی ہے اسکی دلیل قرآن شریف سے یہ آیت ہے
والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان
۱۴ حکایت بعض سلف کہتے ہین میں نے اپنے بھائی کو بعد موت کے خواب مین دیکھا پوچھا کیا تجھ

الواعظ

زندون کی دعا پہونچتی ہے کہا ای واللہ یعنی ہان قسم ہے اللہ کی یتزفرف مثل النور ثمّ تو نلبسہ اخرجہ
ابن ابی الدنیا ۱۵ عمرو بن جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہین جبکہ بندہ اپنے مردہ بہائی کے لئے دعا کرتا ہے تو
ایک فرشتہ اوسکو طرف اوسکی قبر کے لاتا ہے کہتا ہے یا صاحب القبر الغریب ھذہ ھدیۃ من اخ علیک
شفیق اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۶ حکایت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین شام سے طرف
بصرے کے متوجہ ہوا خندق مین اوترا طہارت کی دو رکعت نماز پڑہی پہر مینے اپنا سر ایک قبر پر رکہا سو گیا
پہر مین بیدار ہوا تو ناگاہ صاحب قبر شکایت کرتا ہے اور کہتا ہے مقرر تو نے مجہے ایذا دی ابتدا ای رات سے
پہر کہا کہ تم جانتے نہین ہو اور ہم جانتے ہین اور ہم عمل پر قدرت نہین رکہتے جو دو رکعتین کہ تو نے پڑہین دنیا
و ما فیہا سے بہتر ہین پہر کہا اللہ اہل دنیا کو جزای خیر دے تو اونکو ہماری طرف سے سلام کہنا کیونکہ اونکی
دعا سے مثل جبال کے نور ہمپر داخل ہوتا ہے اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۷ حکایت بعض متقدمین کہتے ہین میرا
گذر قبرستان پر ہوا مینے اونپر ترحم کیا ایک ہاتف نے مجہے آواز دی نعم فترحم علیہم یعنی ہان تو اونپر ترحم کر کیونکہ اونمین
مہموم و محزون ہین اخرجہ ابن ابی الدنیا ۱۸ حکایت بعض صالحین نے اپنے والد کو خواب مین دیکہا اوسنے کہا
بیٹا تمنے اپنا ہدیہ ہمسے کیون قطع کر دیا اونہون نے کہا ابا کیا مردے زندونکے ہدیہ کو پہچانتے ہین کہا بیٹا اگر نہ ہوتے
تو مردے ہلاک ہو جاوین قال ابن رجب رحمہ اللہ روی جعفر الخلدی حدثنا العباس بن یعقوب
بن صالح الانباری سمعت ابی یقول الخ ۱۹ حکایت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ مین شب جمعہ کو قبرستان مین داخل ہوا ناگاہ ایک نور چمکتا ہوا اوسمین دیکہا مینے کہا لا الہ الا اللہ
ہم دیکہتے ہین کہ اللہ عز وجل نے اہل مقابر کو بخشدیا ناگاہ ایک ہاتف دور سے پکارتا ہے اور کہتا ہے ای مالک
بن دینار یہ ہدیہ ہے مومنین کا طرف اپنے اخوان کے اہل مقابر سے مینے کہا تجہے قسم ہے اوسکی جسنے تجہے
نطق دیا کہ تو مجہے خبر دے وہ کیا ہے کہا ایک شخص مومنین سے اِس رات کہڑا ہوا پورا وضو کیا دو رکعت
نماز پڑہی اور اوسمین فاتحۃ الکتاب اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہا اور کہا الٰہی مینے
اِسکا ثواب اہل مقابر کو بخشا جو کہ مومنین سے ہین سو ہمپر ضیاء و نور و فسحت و سرور مشرق مغرب مین داخل ہوا
مالک فرماتے ہین کہ مین اون رکعتون کو ہر جمعہ مین پڑہتا رہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا

کہ مجہسے فرماتے ہین اے مالک اللہ نے تجہے بخشا بعد اوس نور کے جسکو تو نے میری امت کی طرف ہدیہ کیا اور تیرے واسطے ثواب اوسکا ہے پہر فرمایا اور بنایا اللہ نے واسطے تیرے ایک گہر جنت مین اندر محل کے جسکو منیف کہتے ہین مینے کہا منیف کیا ہے فرمایا سایہ کرنیوالا ہے اہل جنت پر اخرجہ ابن النجار فی تاریخہ۔ ۲۰ حکایت بشار بن غالب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رابعہ کو خواب مین دیکہا اور مین اونکے لیئے بہت دعا کیا کرتا تہا کہا اے بشار تیری ہدایا نور کے طباقون پر حریر کے رومالون سے ڈہنکے ہوئے ہمارے پاس آتے ہین مینے کہا یہ کیونکر ہے کہا اسی طرح زندہ مؤمنین کی دعا ہے جبکہ وہ مردون کے لیئے دعا کرتے ہین پہر وہ اونکے لئے قبول کیجاتی ہے تو وہ دعا نور کے طباقون پر رکہی جاتی ہے پہر حریر کے رومالون سے ڈہانکی جاتی ہے پہر جس مردے کے لئے دعا کی گئی ہے اوسکے پاس لاتے ہین پہر کہا جاتا ہے یہ فلان کا ہدیہ ہے تیری طرف اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۱ انس رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین کہ میری امت امت مرحومہ ہے داخل ہوتی ہے اپنی قبرونمین ساتہہ اپنے گناہون کے اور نکلیگی اپنی قبرون سے کہ اوسپر کچہہ گناہ نہونگے بسبب استغفار مؤمنین کے وہ گناہ اوس سے دور کر دئے جاوینگے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند ۲۲ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا مجہے پہونچا ہے کہ کتاب اللہ مین ہے اے ابن آدم دو چیزین مینے تیرے لئے کین اور وہ تیرے واسطے نہ تہین وصیت تیرے مال مین ساتہہ دستور کے حال آنکہ وہ تیرے غیر کے ملک ہوگیا اور دعا مسلمانون کی واسطے تیرے حال آنکہ تو ایسی منزل مین ہے کہ اوسمین کسی چیز سے نہ منایا جاویگا اور نہ تو کسی نیکی مین زیادہ کریگا اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۲۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا چار چیزین ہین کہ آدمی بعد موت کے اونکو دیا جاتا ہے تہائی مال اوسکا جبکہ وہ پہلے اس سے اوسمین مطیع تہا اور لڑکا صالح کہ اوسکے لئے بعد موت اوسکے دعا کرتا ہے اور سنت حسنہ یعنی طریقۂ نیک جسکو آدمی نکال جاتا ہے پہر اوسکی موت کے بعد اوسپر عمل کیا جاتا ہے اور سو آدمی جبکہ وہ اوس آدمی کے لئے شفاعت کرین تو اوسکے حق مین اونکی شفاعت مقبول ہوتی ہے اخرجہ الدارمی فی مسندہ وصل اس بیان مین کہ ثواب صدقہ وخیرات کا میت کو پہونچتا ہے ۲۴ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی

نے کہا یا رسول اللہ میری ماں ناگہاں مرگئی اور وصیت نہین کی مین اوسے گمان کرتا ہون کہ اگر وہ بولتی تو صدقہ کرتی سو کیا اوسکے لئے اجر ہے اگر مین اوسکی طرفسے صدقہ کرون فرمایا ہان اخرجہ الشیخان ۲۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ کی ماں مرگئین اور وہ غائب تھے یعنی وہ اونکی موت مین حاضر نہ تھے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور مین غائب تھا سو کیا اوسکو نفع دیگا اگر مین اوسکی طرفسے صدقہ کرون فرمایا ہان کہا مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ میرا باغ اوسکی طرفسے صدقہ ہے اخرجہ البخاری ۲۶ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی سو کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی پس اونہون نے ایک کنوان کہدوا دیا اور کہا یہ ام سعد کے لئے ہے اخرجہ احمد والاربعۃ ۲۷ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک صدقہ البتہ بجہاتا ہے اہل صدقہ سے قبرون کی حرارت کو اخرجہ الطبرانی ۲۸ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی اور وصیت نہین کی نہ صدقہ کیا سو کیا نفع دیگا اوسکو اگر مین اوسکی طرفسے صدقہ کرون فرمایا ہان اگرچہ پاچہ سوختہ گوسپند ہو اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح ۲۹ ابن عمر و رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ ایک تمہارا کوئی صدقہ تطوعًا صدقہ کرے تو چاہئے کہ اوسکو اپنے ماں باپ پر کرے کہ اوسکا اجر دونون کے لئے ہو اور اسکے اجر سے کچہہ کم نہ کرے اخرجہ الطبرانی واخرج الدیلمی نحوہ من حدیث معویۃ بن حیدۃ ۳۰ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے نہین ہین کوئی گہر والے کہ مرجاوے اونمین سے کوئی میت پہر وہ اوسکی طرف سے بعد موت کے صدقہ کرین مگر اوس صدقہ کو اوسکے لئے جبریل ہدیہ کرتے ہین ایک طباق پر نور کے پہر کنارہ قبر پر کہڑے ہوتے ہین کہتے ہین ای گہری قبر والے یہ ہدیہ ہے اسکو تیرے گہر والون نے تجہے بہیجا ہے تو اسکو قبول کر پہر وہ اوسپر داخل ہوتا ہے تو وہ فرحناک و خوش ہوتا ہے اور رنجیدہ ہوتے ہین اوسکے پڑوسی جنکی طرف کچہہ ہدیہ نہین بہیجا جاتا ہی اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل اس بیان مین کہ میت کو ثواب حج کا پہونچتا ہی

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کتاب الروح مین فرماتے ہین کہ مردون کی روحون کو زندون کے افعال سے دو امر پہونچتے ہین اسپر فقہا اور اہل حدیث و تفسیر اہل سنت کے درمیان مین اجماع کیا گیا ہے ایک وہ کام جسکا سبب خود میت اپنی حالت مین ہوا ہے دوسرا مسلمانون کی دعا و استغفار ہے اوسکے لئے اور صدقہ و حج اسمین نزاع ہے کہ جن اعمال کا اوسکو ثواب پہونچتا ہے آیا وہ ثواب انفاق ہے یا ثواب عمل ہے پس جمہور کے نزدیک نفس عمل کا ثواب پہونچتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک صرف ثواب انفاق کا پہونچتا ہے انتہٰی ۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے والدین کی طرفسے حج کیا بعد اونکی وفات کے تو لکھتا ہے اللہ واسطے اوسکے آزادی کو نار سے اور جنکی طرفسے حج کیا گیا ہے اونکے لئے ایک پورے حج کا اجر ہوتا ہی بغیر اسکے کہ اونکی اجر سے کچھ کم ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین صلہ کیا کسی ذو رحم نے اپنے رحم کا کہ وہ افضل ہو حج سے جسکو وہ اوسپر بعد اوسکی موت کے اوسکی قبر مین داخل کرتا ہے اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان والاصبہانی فی الترغیب بسند فیہ مجہولان ۳۲ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جسنے اپنے مان باپ کی طرفسے حج کیا اور اونہون نے حج نہین کیا تہا تو وہ اونکی طرف سے کفایت کریگا اور اونکی روحون کو آسمان مین خوشخبری دیجاویگی اور وہ نزدیک اللہ کے بر یعنی نیکوکار مان باپ کے ساتہ احسان کرنیوالا لکہا جاویگا اخرجہ ابو عبد اللہ الثقفی فی الفوائد المعروفۃ بالثقفیات ۳۳ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا عرض کیا کہ میرا باپ مرگیا اور اوسنے حج اسلام نہین کیا فرمایا تو مجہے بتا کہ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اوسکی طرفسے اوسکو ادا کرتا کہا ہان فرمایا تو پہر وہ تو اوس پر دین ہے سو تو اوسکو ادا کر اخرجہ البزار والطبرانی بسند حسن ۳۴ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آئے کہا کیا مین اپنے مان کی طرفسے حج کرون اور وہ مرچکی ہے فرمایا تو مجہے بتا اگر تیری مان پر قرض ہوتا پہر تو اوسکو ادا کرتی تو کیا وہ تجہسے مقبول نہوتا کہا ہان مقبول ہوتا پس آپنے اوسکو حکم دیا کہ وہ حج کرے اخرجہ الطبرانی

۳۳۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے حج کیا کسی میت کی طرفسے تو جس شخص نے اوسکی طرفسے حج کیا اوسکے لئے مثل اوسکے اجر کے ہے اخرجہ الطبرانی فی الاوسط

وصل ثواب بردہ آزاد کرنیکا میت کو پہونچتا ہی

۳۳۶ عطاء و زید بن اسلم رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آیا کہا یا رسول اللہ مین اپنے باپ کی طرفسے آزاد کرون اور وہ مرچکا ہے فرمایا ہان اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۳۷ عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا تابع ہوتا ہے میت کو بعد اوسکی موت کے آزاد کرنا اور حج اور صدقہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۳۸ ابو جعفر رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما علی رضی اللہ عنہ کی طرفسے بعد اونکی وفات کے آزاد کیا کرتے تھے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۳۹ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بہائی عبد الرحمن کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا امید رکہتی تہین کہ اونکو اس سے نفع پہونچا دین بعد اونکی موت کے اخرجہ ابن سعد ۳۴۰ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ عاص نے وصیت کی کہ اوسکے طرفسے سو النسمہ یعنی نفس آزاد کئے جائین سو ہشام نے اوسکی طرفسے پچاس آزاد کردئے فرمایا نہین صدقہ وحج وعتق تو مسلم کی طرفسے کیا جاتا ہے وہ اگر مسلمان ہوتا تو اوسکو پہونچتا اخرجہ ابو الشیخ بن حیان فی کتاب الوصایا

وصل بیان مین ثواب روزہ ونماز کی واسطے میت کے

۳۴۱ حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بر سے ہے یہ کہ تو اونکی یعنی والدین کی طرفسے نماز پڑہے ساتہہ اپنی نماز کے اور روزہ رکہے تو اونکی طرف سے ساتہہ اپنے روزے کے اور صدقہ دے تو اونکی طرفسے ساتہہ اپنے صدقہ کے اخرجہ ابن ابی شیبۃ ۳۴۲ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری ماں پر دو ماہ کے روزے ہین سو کیا کفایت کرتا ہے کہ مین اوسکی طرفسے روزے رکہون فرمایا ہان کہا تو میری ماں پر حج ہے اوسنے کبہی حج نہین کیا سو کیا کفایت کرتا ہے کہ مین اوسکی طرفسے حج کرون فرمایا ہان

اخرجہ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرا اور اوسپر روزے تھے تو اوسکا ولی اوسکی طرف سے روزے رکھے اخرجہ الشیخان +

وصل بیان مین قرات قرآن شریف کے واسطے میت کے اور قبر پر

میت کے لئے ثواب قرات کے پہونچنے مین اختلاف ہے سو جمہور سلف اور تینون امام ثواب پہونچنے پر ہین اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اسمین مخالف ہین دلیل انکی یہ آیت شریف ہے وان لیس للانسان الا ما سعی اتہی قائلین وصول نے اس آیت کا کئی طرح پر جواب دیا ہے ایک جواب یہ ہے کہ آیت مذکور اس آیت سے منسوخ ہے والذین آمنوا واتبعتہم ذریتہم بایمان الآیۃ بیٹے بسبب صلاح آباء کے جنت مین داخل ہونگے دوسرا یہ ہے کہ آیت مذکور قوم ابراہیم وقوم موسی علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے رہی یہ امت سو اسکے لئے ہے جو اسنے سعی کی اور جو اسکے لئے سعی کی گئی قالہ عکرمۃ تیسرا یہ ہے کہ مراد انسان سے اس جگہہ کافر ہے رہا مومن سو اوسکے لئے ہے جو اوسنے سعی کی اور جو اوسکے لئے سعی کی گئی یہ قول ربیع بن انس رحمہ اللہ کا ہے چوتھا یہ ہے کہ نہین ہے انسان کے لئے مگر جو اوسنے سعی کی بطریق عدل کے رہا باب فضل سو جائز ہے کہ اللہ تعالی اوسکو زیادہ دے جو چاہے یہ قول حسین بن فضل رحمہ اللہ کا ہے پانچوان یہ ہے کہ لام للانسان مین بمعنی علی ہے یعنی نہین ہے انسان پر مگر جو اوسنے سعی کی یہ تو آیت مذکور کے جواب دیئے اور دعا وصدقہ وصوم وحج وعتق جنکا ذکر پہلے ہو چکا انپر قرات قرآن وغیرہ کا قیاس کر کے وصول ثواب پر استدلال کیا ہے کیونکہ کسی طرحکا فرق نہین ہے نقل ثواب مین درمیان اسکے کہ وہ حج سے ہو یا صدقہ یا وقف یا دعا یا قرات سے بسبب اون حدیثون کے جنکا ذکر آیندہ آویگا اگرچہ وہ حدیثین ضعیف ہین لیکن مجموع اونکا اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکے لئے اصل ہے اور اس سے استدلال کیا ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے ہر شہر مین جمع ہوتے ہین اور بلا نکیر اپنے مردون کے لئے پڑھتے ہین سو یہ اجماع ہو گیا یہ سب حافظ شمس الدین بن عبد الواحد مقدسی حنبلی نے ایک جزء مین ذکر کیا ہے جسکو اس مسئلے مین تالیف فرمایا ہے **حکایت** قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ شیخ عز الدین بن عبد السلام رحمہ اللہ فتوی دیا کرتے تھے کہ جو پڑھا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین

پہونچتا ہے جب اونکا انتقال ہوگیا تو اونکو اونکے بعض اصحاب نے خواب مین دیکہا اونہونے کہا کہ آپ کہا
کرتے تہے کہ جو پڑہا جاتا ہے اور میت کو ہدیہ بہیجا جاتا ہے اوسکا ثواب میت کو نہین پہونچتا ہے سو اسکی
کیا کیفیت ہے کہا مین اسکو دار دنیا مین کہا کرتا تہا اور اب مینے اوس قول سے رجوع کیا اسلیئے کہ مین نے
اس باب مین اللہ تعالی کے کرم کو دیکہہ لیا اور میت کی طرف وہ ثواب پہونچتا ہے رہا قبر کے نزدیک
قرارت کرنا سو ہمارے اصحاب وغیرہم نے اسکی مشروعیت کے ساتہہ جزم کیا ہے زعفرانی نے کہا مین نے
شافعی رضی اللہ عنہ سے قراءت کا نزدیک قبر کے پوچہا فرمایا لا باس بہ ہے یعنی اسمین کوئی برائی نہین ہے
اور نووی رضی اللہ عنہ نے شرح مہذب مین فرمایا ہے زائر قبور کے لئے مستحب ہے کہ جسقدر ہوسکے پڑہے
اور اوسکے بعد مردون کے لئے دعا کرے شافعی رحمہ اللہ نے اسپر نص کی ہے اور اصحاب کا اسپر
اتفاق ہے دوسری جگہہ اتنا اور زیادہ کہا ہے کہ اگر قرآن شریف قبر پر ختم کرین تو افضل ہے امام احمد بن
حنبل رضی اللہ عنہ اولا اسکا انکار کرتے تہے جبکہ اونکو اس باب مین کوئی اثر نہ پہونچا تہا پہر رجوع کیا جبکہ
اونکو پہونچ گیا اس باب مین جو وارد ہوا ہے اوسمین سے حدیث مرفوع ابن عمرو بن العلاد ابن اللجلاج
باب مایقال عند الدفن مین گذر چکی اب احادیث موعودہ دال علی قراءۃ القرآن سنو ا شعبی رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ جسوقت انصار کا میت مرتا تو اوسکی طرف آمد و رفت رکہتے اوسکے لئے قرآن پڑہتے
تہے اخرجہ الخلال فی الجامع ٢ حضرت علی رضی اللہ عنہ مرفوعا کہتے ہین کہ جو شخص قبرستان
پر گذرا اور اوسنے قل ہو اللہ احد گیارہ بار پڑہا پہر اوسکا اجر مردون کو بخشدیا تو وہ بعدد مردون کے اجر
دیا جاویگا اخرجہ ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل ہو اللہ احد ٣ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان مین داخل ہوا
پہر اوسنے فاتحہ یعنی الحمد اور قل ہو اللہ احد اور الہاکم التکاثر پڑہا پہر کہا کہ الہی جو مینے تیرے کلام سے پڑہا
اوسکا ثواب قبرستان والون کے لئے مومنین و مومنات سے کیا تو وہ اوسکی شفیع ہونگی طرف اللہ تعالی
کے اخرجہ ابو القاسم سعد بن علی الزنجانی فی فوائدہ ٤ **حکایت** سلمہ بن عبید
رحمہ اللہ کہتے ہین کہ حماد مکی نے کہا کہ مین رات کو قبرستان مکہ کی طرف نکلا مینے ایک قبر پر اپنا سر رکہا سو گیا

یہنے قبرستان والون کو حلقہ حلقہ دیکہا یہنے کہا قیامت قائم ہوگئی کہا نہین لیکن ایک آدمی سنے ہمارے اخوان
سے قل ہو اللہ پڑہا اور اوسکا ثواب ہمارے لئے کیا سو ہم سال بہر سے اوسکو تقسیم کر رہے ہین اخرجہ
القاضی ابوبکر بن عبد الباقی الانصاری فی مشیختہ ؁ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنے فرمایا ہے جو شخص قبرستان مین داخل ہوا پہر سورۂ یٰس پڑہی
تو اللہ تعالی مردون سے تخفیف کرتا ہے اور اوسکے لئے بعدد اون مردون کے جو اوسمین ہین نیکیان
ہونگی اخرجہ عبد العزیز صاحب الخلال بسندہٖ ف قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ
ایک حدیث مین آیا ہے تم اپنے مردون پر یٰس پڑہو یہ حدیث اس امر کا احتمال رکہتی ہے کہ یہ قرات نزد
میت کے ہو اوسکے حال موت مین اور یہ بہی احتمال ہے کہ نزدیک اوسکی قبر کے ہو مین کہتا ہون یعنے
امام سیوطی رضی اللہ عنہ کہ اول کے جمہور قائل ہین جیسا کہ اول کتاب مین گذر چکا ہے اور دوسرے
قول کے ابن عبد الواحد مقدسی قائل ہین اوس جزو مین جسکی طرف اشارہ ہو چکا اور دونون حال
مین تعمیم کے قائل محب طبری رحمہ اللہ ہمارے اصحاب متاخرین سے ہین اور احیاء امام غزالی اور
عاقبت عبد الحق مین امام احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ کہا جب تم قبرستان مین داخل ہو تو فاتحۃ
الکتاب اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد پڑہو اور اسکو اہل مقابر کے لئے کرو کیونکہ وہ اونکی طرف پہونچتا ہے
قرطبی رحمہ اللہ سنے فرمایا ہے وقیل یعنے بعض سنے کہا ہے کہ ثواب قرآن کا قاری کے واسطے ہے
اور میت کے لئے ثواب سننے کا ہے اور اسی لئے اوسکو رحمت لاحق ہوتی ہے فرمایا اللہ تعالی سنے
واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون یعنی جسوقت قرآن پڑہا جاوے
تو اوسکو سنو اور چپ رہو شاید تم پر رحم ہو کہا یعنی قرطبی سنے کہ اللہ کے کرم سے کچہہ بعید نہین ہے کہ میت
کو ثواب قرآن کا اور سننے کا معًا لاحق ہو اور قرات کا ہدیہ جو اوسکو بہیجا جاتا ہے مثل صدقہ و دعا کی
وہ بہی اوسے لاحق ہو گو وہ اوسکو نہ سنے کیونکہ فتاوی قاضی خان مین جو کہ حنفیہ سے ہے یہ ہے کہ
قرات قرآن کی نزدیک قبور کے اگر قاری سنے یہ نیت کی ہے کہ آواز قرآن کی مردون کو انس دے
تو تو وہ پڑہے اور اگر یہ قصد نہین کیا ہے تو اللہ قرات کو سنتا ہے جہان کہین وہ قرات ہو

فرع قرطبی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین کہ ہمارے بعض علمار نے نفع قرأت پر نزدیک قبر کے حدیث عسیب یعنی شاخ خرما سے جسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چیر کے دو ٹکڑے کیے تہے اور اونکو قبرون پر لگا دیا تہا استدلال کیا ہے اور آپنے فرمایا تہا کہ شاید اون دونون میت سے تخفیف کیجائے جب تک کہ وہ خشک نہون خطابی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ نزدیک اہل علم کے اسپر محمول ہے کہ اشیاء جب تک اپنی اصل خلقت پر یا اپنی سبزی و تازگی پر رہتی ہین تب تک وہ تسبیح کرتی رہتی ہین یہانتک کہ اونکی رطوبت خشک ہوجائے یا اونکی سبزی جاتی رہے یا اپنی جڑ سے کاٹ دیے جائین غیر خطابی نے کہا جبکہ اون دو مردون سے بسبب تسبیح شاخ خرما کے تخفیف کیجائے تو مؤمن کے قرآن پڑہنے سے کیونکر تخفیف نہوگی قبرون کے نزدیک درخت لگانیکی یہی حدیث اصل ہے **حکایت** قتادہ کہتے ہین کہ ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ حدیث کیا کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قبر پر گزر فرمایا اور صاحب قبر کا عذاب کیا جاتا تہا تو آپنے ایک شاخ کہجور کی لی پہر اوسکو قبر مین گاڑدیا اور فرمایا شاید اوس سے کشائش کیجائے جب تک کہ وہ تروتازہ رہے ابوبرزہ وصیت کیا کرتے کہ جسوقت مین مرجاؤن تو تم میری قبر مین میرے ساتہہ دو ٹہنیان رکہیو پہر جب وہ ایک بیابان مین مرے جو کہ درمیان کرمان و قومس کے تہا تو لوگون نے کہا کہ وہ ہمکو وصیت کیا کرتے تہے کہ ہم اونکی قبر مین دو شاخین رکہین اور یہ ایک ایسی جگہہ ہے کہ ہم اوسمین اونکو نہین پاتے ہین وہ اس حال مین تہے کہ ایک قافلہ جانب سجستان سے نمودار ہوا تو اونکے پاس ایک سعف پایا اوسمین سے دو شاخین لیلین پہر اونکو ساتہہ اونکے قبر مین رکہدیا اخرجہ ابن عساکر من طریق حماد بن سلمۃ اور ابن سعد نے مورق سے روایت کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تہی کہ اونکی قبر مین دو شاخین رکہدی جاوین **فائدہ** تاریخ ابن النجار مین بذیل ترجمۂ کثیر بن سالم تمیمی رحمہ اللہ لکہا ہے کہ اونہون نے وصیت کی تہی کہ جسوقت اونکی قبر بوسیدہ ہوجائے تو اوسکی تعمیر نہو اور اس باب مین تاکید و تشدید کی اور کہا کہ اللہ عز وجل بوسیدہ پرانی قبر والون کی طرف نظر فرماتا ہے تو اونپر رحم کرتا ہے اسلئے مین امید رکہتا ہون کہ مین بہی اونمین سے ہوجاؤن **حکایت** وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ

ہیثمی

کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام کا گزر کئی قبرون پر ہوا کہ اونکے مردے عذاب کیے جاتے تہے پہر جب سال بہر کے بعد اونپر گزر ہوا تو ناگاہ اونسے عذاب ساکن ہو گیا تہا کہا قدوس قدوس مین ان قبرون پر پہلے برس گذرا تہا اور اونپر عذاب ہو رہا تہا اور اس سال بہی گزر کیا اور عذاب اونسے ساکن ہو گیا ہے ناگاہ آسمان سے ندا آئی کہ اے ارمیا اونکے کفن پہٹ گئے اون کے بال جہڑ گئے اونکی قبرین بوسیدہ ہو گئین ہین اونکی طرف نظر کی تو اونپر رحم کیا وھکذا افعل باھل القبور الداثرات والاکفان المتمزقات والشعور المتمعطات یعنی ہین اسی طرح اون لوگون کے ساتہہ کیا کرتا ہون جنکی قبرین پرانی پڑ گئین اور کفن پہٹ پہٹا گئے اور بال گر گرا گئے اس حکایت کے اول مین ابن النجار نے یون کہا ہے وقد ورد مثل ما قال یعنی کثیر بن سالم فی الآثار من طریق عبد بن حمید حدثنا اسمعیل بن عبد الکریم حدثنا عبد الحمید بن معقل عن وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ

الصدر

وصل

اوپر جو لکہا گیا وہ شرح الصدور کا بیان تہا اب کچہہ بیان عبادت بدنیہ کا شرح ابیات وغیرہ سے کیا جاتا ہے حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ عبادت بدنیہ مین اختلاف ہے جیسے روزہ نماز قرارت قرآن ذکر سو امام احمد اور جمہور سلف رضی اللہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اسکا ثواب پہونچتا ہے اور یہی قول بعض اصحاب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے اسپر تصریح فرمائی ہے جبکہ اونسے عرض کیا گیا کہ آدمی کچہہ خیر صدقہ یا نماز یا اسکے سوا کوئی اور عمل کرتا ہے پہر وہ اوسکا آدہا اپنے باپ یا مان کے لئے ٹہیراتا ہے آپنے فرمایا مین امید رکہتا ہون یعنی اوسکا ثواب اونکو پہونچتا ہے اور فرمایا کہ میت کی طرف ہر چیز صدقہ وغیرہ سے پہونچتی ہے اور یہ بہی فرمایا کہ تین بار آیۃ الکرسی پڑہ اور قل ہو اللہ احد اور کہہ الٰہی تو اسکو اہل مقابر کے لئے پہونچا دے اور مشہور مذہب امام شافعی اور امام مالک رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ یہ نہین پہونچتا انتہے اسید محمد بن اسمعیل امیر رحمہ اللہ نے شرح منظومہ مین لکہا ہے کہ زندہ لوگ جو کچہہ میت کے لئے کرتے ہین اوس سے میت کو نفع ہوتا ہے کتاب اور سنت

قواعد شرع اسپر دلیل ہین کتاب یعنی قرآن شریف مین اللہ پاک فرماتا ہے والذین جاؤا
من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان دیکھو اللہ سبحانہ
نے اونپر اس بات کی ثنا کی ہے کہ جو مومنین اونسے پہلے تہے وہ اونکے لئے استغفار کرتے ہین
اونکی مغفرت کی دعا مانگتے ہین تو اس آیت شریف نے اسپر دلالت کی کہ مردے زندون کے استغفار
سے منتفع ہوتے ہین اور اسپر بہی دلالت کی کہ میت کو دعا سے نفع ہوتا ہے اور امت کا اجماع
اسپر ہوا ہے کہ نماز جنازہ مین مردون کے لئے دعا کیجائے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میت پر نماز پڑہو تو خالص کرو اوسکے لئے دعا کو اس حدیث کو ابو داؤد
نے سنن مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حدیثون مین یہ بات ثابت ہو چکی ہے
کہ بیشک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز جنازہ مین دعا فرمائی جنپر آپنے نماز پڑہی اور جن لفظون
سے آپنے دعا فرمائی وہ حفظ کی گئی جیسا کہ صحیح مسلم مین حدیث عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے
آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑہی سو مینے یہ لفظ آپکی دعا سے
یاد کر لئے اللہم اغفر لہ وارحمہ وعافہ الحدیث اس امر مین کہ زندون کی دعا سے مردون کو
نفع ہوتا ہے کسی طرحکا نزاع نہین ہے اسمین صرف ایک قوم نے اہل بدعت سے خلاف کیا ہے کہا ہے
کہ میت کو دعا وغیرہ سے کچہہ بہی نہین پہونچتا سو یہ ایک ایسا باطل قول ہے کہ اسکے رد کرنے کی
کوئی حاجت نہین ہے کیونکہ اسکو تو قرآن وسنت اور جو ان دونون سے معلوم ہے رد کر رہا ہے
اسی لئے ہم اسکے دلائل بیان کرنے مین طول نہین کرتے بلکہ اسکے سوا اور قرب بدنیہ وغیرہ کا ثواب
جو میت کو پہونچتا ہے اوسکی دلیلین بیان کرنے مین مشغول ہوتے ہین جناب توفیق دام مجدہ
ثمار التنکیت مین فرماتے ہین کہ جیسا سید صاحب مرحوم نے فرمایا اسی طرح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ
نے بہی فرمایا ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ دعا باب اہدا ثواب قربت سے نہین ہے بلکہ وہ تو اللہ تعالی
سے سؤال والتماس ہے اس بات کا کہ جو سائل نے مانگا ہے وہ مسئول لہ کو عنایت فرما دے
بلکہ سائل کی طرف سے تو شفاعت وتوسل ہے طرف اللہ تعالی کے ساتہہ اپنی دعا کے کہ جو اوسنے طلب کیا ہے

وہ مسئول لہ کو عنایت کرے یہان کسی عمل کا ثواب نہین ہے کہ اوسکو مردے کے لئے ہبہ کرتا ہے اور اوسکی طرف ہدیہ بہیجتا ہے اور ثواب اس دعا و استغفار و سوال و شفاعت کا سائل کے لئے باقی ہے پس دعا اہدار ثواب کی دلائل سے نہین ہے یہی یہ بات کہ اللہ تعالی نے مؤمنین کی اس بات پر ثنا کی کہ اونہون نے اپنے اخوان مؤمنین سابقین کے لئے دعا کی سو یہ ثنا اون کی اسلئے ہوئی ہے کہ اونہون نے سابقین کی فضیلت سبق کا اقرار کیا اور دعا سے اونکا صلہ کیا بعد موت کے اور اونکے لئے مغفرت چاہی بعد اسکے کہ اونکا سؤال اپنی ذات کے لئے کیا اور ثواب اس دعا کا سائلین کے واسطے باقی ہے کیونکہ اونہون نے یہ خبر دی کہ اوسکا ثواب اپنے اخوان سابقین کو بخشدیا سو اگر اونہون نے بخشا ہے تو اوسکی اور دلیل ہے جسکا ذکر آیندہ ہوگا اب وہ دلائل سنو جنکا ذکر سید صاحب نے کیا ہے **وصول صدقہ** اسکے ثبوت مین چار حدیثین لکھی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۳ حدیث سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ۴ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ **وصول ثواب صوم** اسکے لئے پانچ حدیثین ذکر کی ہین ۱ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۲ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ۳ روایت دیگر ابن عباس رضی اللہ عنہما جسکو بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ہے ۴ حدیث بریدہ رضی اللہ عنہ ۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت دریا پر سوار ہوئی اوسنے نذر کی کہ اگر اللہ اوسکو نجات دیگا تو وہ ایک ماہ کے روزے رکہیگی اللہ نے اوسے نجات دی اور اوسنے روزے نہین رکہے یہانتک کہ وہ مرگئی اوسکی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی آپنے اوسے حکم دیا کہ اوسکے طرفسے روزے رکہے رواہ اہل السنن واحمد رحمہ اللہ تعالی اور اسی طرح اون سے وصول ثواب بدل صوم کا مروی ہے اور بدل صوم کا کہانا کہلانا ہے پس سنن مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مرجاوے اور اوسپر مہینے بہر کے روزے ہون تو کہلایا جاوے اوسکی طرفسے ہر دن کے لئے ایک مسکین اسکو ترمذی وابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ ہم اسکو مرفوع نہین جانتے مگر اسی وجہ سے

اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ہے سنن ابو داؤد مین ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے مروی ہے کہ جسوقت آدمی رمضان مین بیمار ہو اور روزہ نہ رکھے تو اوسکی طرفسے کھانا کھلایا جاوے
اور اوسپر اوسکی قضا نہ ہوگی اور اگر نذر کی ہے تو اوسکا ولی اوسکی طرفسے قضا کریگا **وصول ثواب**
حج اس باب مین چار حدیثین ذکر کی ہین ۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ایک عورت قبیلہ
جہینہ کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہا کہ میری مان نے نذر کی تہی کہ حج کرے سو اوسنے
حج نہ کیا یہانتک کہ مرگئی کیا مین اوسکی طرفسے حج کرون آپ نے فرمایا تو اوسکی طرفسے حج کر تو مجھے بتا
اگر تیری مان پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی تم اللہ کا قرض ادا کرو پس اللہ حق ہے ساتھہ قضا کے رواہ
البخاری اسی معنی مین نسائی نے بہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۲
حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ۳ حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ۴ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ
سب حدیثین سابق گذر چکی ہین اسلیئے اونکو مکرر نہین لکہا غرض اتنی ہی تہی کہ بالاجمال معلوم ہو جاوے
کہ جن حدیثون سے سید صاحب مرحوم نے استدلال کیا ہے وہ یہ ہین سو وہ اس سے حاصل ہوگئی
ف اسپر اجماع واقع ہو چکا ہے کہ میت کی طرفسے اوسکا قرض کوئی قریب یا بعید اوسکے ترکہ یا غیر
ترکہ سے ادا کرے تو وہ اوسکے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے اسکی دلیل حدیث ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہے
کہ وہ ایک میت کے دَین کی ضامن ہوگئی تہی اوسپر دو دینار قرض تہے جبکہ اونہون نے وہ دینار ادا
کر دئیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تو نے اوسکے چمڑے کو ٹہنڈا کر دیا **ف**
اسپر بہی اجماع ہو چکا ہے کہ جب کوئی حق زندے کا مردے پر ہو اور زندہ مردے سے اوسکو ساقط
اور مردے کو اوس سے بری کر دے تو یہ اسقاط و ابراء مردے کو نافع ہے جیساکہ زندے کا حق
زندے پر ہو اور وہ اپنے حق کو اوس سے ساقط کر دے تو وہ ساقط ہو جاتا ہے سو جبکہ بنص و
اجماع زندے کے ذمے سے حق ساقط ہو گیا باوجود اسکے کہ زندہ خود بنفسہ اوسکو ادا کر سکتا تہا تو میت
کے ذمے سے بطریق اولی ساقط ہوگا اور یہ اوسکو نفع دیگا اور جبکہ میت ابراء و اسقاط سے منتفع
ہوتا ہے تو ثواب اعمال کہ اوسکو بخشا جاتا ہے اوسکے ساتھہ بہی منتفع ہوگا ان دونون باتونمین

کسی طرحکا فرق نہین ہے کیونکہ عمل کا ثواب عمل کرنیوالیکا حق تہا جب اوسنے اپنا حق میت کو ہدیہ کردیا بخشدیا
تو وہ ثواب میت کی طرف منتقل ہوجاویگا جسطرح کہ میت پر حقوق وغیرہ تہے اور وہ محض حق زندے کا تہا
جب وہ اوسکو میت سے معاف کردیتا تہا تو یہ معافی اوسکو پہونچتی تہی اور وہ اوسکے ذمے سے ساقط ہوجاتا
تہا سو یہ دونون حق زندے کے ہین پہر کونسی نص یا قیاس یا کوئی قاعدہ قواعد شرع شریف سے ہے
کہ وہ ایک کے پہونچنے کو تو واجب کرتا ہے اور دوسرے کے وصول کو مانع ہوتا ہے بلکہ یہ نصوص
جنکا ذکر ہوا ایک دوسرے کی تائید کرتے ہین اسپر کہ زندون کی طرف سے اعمال کا ثواب مردون کو پہونچتا ہے
بیان واضح اسکا یہ ہے کہ روزہ مجرد ترک اور نیت محض ہے جسکا قیام دل کے ساتھہ ہے سوائے
اللہ سبحانہ کے اور کسی کو اوسپر اطلاع نہین ہے اور روزہ یہی ہے کہ نفس کو توڑنے والی چیز دن سے
روکا جائے حال آنکہ اللہ تعالی نے اسکا ثواب تو میت کو پہونچا ہی دیا جیسا کہ حدیث شریف مین
وارد ہوچکا ہے تو پہر قرارت کا ثواب کیونکر نہ پہونچیگا جو کہ عمل مسموع مرئی ہے بلکہ وہ تو نیت کی طرف
بہی محتاج نہین ہے تو روزے کا ثواب میت کی طرف پہونچنا تنبیہ ہے اسپر کہ سب اعمال کا ثواب اوسکو
پہونچتا ہے اس بیان سے بہی **زیادہ تر واضح** یہ ہے کہ عبادت تین قسم ہے ۱ بدنی ۲ مالی
۳ ان دونون سے مرکب سو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصول ثواب صوم سے سائر عبادات
بدنیہ کے وصول پر تنبیہ فرمادے اور وصول ثواب صدقہ سے سائر عبادات مالیہ کے وصول پر آگاہی
بخشی اور وصول ثواب حج سے جو کہ مالی و بدنی دونون سے مرکب ہے اور جو اسکے مثل ہے اوسکے وصول
پر اطلاع فرمائی پس تینون قسمین بنص و اعتبار ثابت ہین جناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین کہ میرے
نزدیک راجح اقتصار ہے نص پر نہ اعتبار فاعتبروا منہ یا اولی الابصار انتہی سید صاحب مرحوم
نے بعد ذکر تفصیل مانعین کے دلائل کو بیان فرمایا اور وہ بارہ دلیلین ہین ہر ایک دلیل کا جواب شافی
پاسخ کافی دیا اور اونکے رد مین طول کیا پہر فرمایا کہ جب ہماری تقریر یہانتک پہونچی تو تمکو اس قول
کی قوت معلوم ہوگئی ہوگی کہ زندہ جو کوئی عبادت روزہ نماز تلاوت قرآن شریف حج میت کو ہدیہ بہیجتا
ہے وہ اوسکو پہونچتا ہے اسکے سوا اور کوئی کام جسپر بندے کو اجر ملتا ہے اور وہ اوسکو اپنے بہائی

سکے لئے باب احسان وصلہ وبر سے ٹہیراتا ہے یہ سب کچہہ اوسکو پہونچتا ہے مخلوق الٰہی مین سب سے بڑہکر محتاج مردہ ہے جو کہ زیر خاک ہو رہا ہے ہر طاعت کا کرنا اوسپر مشکل ہو گیا ہے ف سید خباب مرحوم فرماتے ہین اسمین کسی طرح کا کلام نہین ہے کہ انسان جو اپنے غیر پر صدقہ کرتا ہے اوسکا اجر ملتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہین فرماتا بلکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بندہ جبکہ اپنے بہائی کے لئے اوسکی غیبت مین دعا کرتا ہے تو فرشتہ اوس سے کہتا ہے آمین اور تیرے لئے مثل اسکے تو پہر اوسوقت کا کیا پوچہنا کہ جسوقت وہ اپنے بہائی پر احسان کرے اور وہ ایسی غیبت مین ہو کہ اوس سے پہر آنے کی طرف داعی وممدی کی امید تک بہی نہو پہر یہ جو اسنے اپنے بہائی کو ہدیہ بہیجا ایک حسنہ ہے اور ایک کا دس گنا ثواب ملتا ہے پس جو شخص کہ مثلاً ایک دن کے روزے کا ثواب یا ایک پارے قرآن شریف کا اجر اپنے بہائی کی طرف ہدیہ بہیجیگا تو اللہ تعالیٰ دس دن کے روزون کا ثواب اور دس پارے کی تلاوت کا اجر اوسکو عطا فرماوے گا اسی جگہہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اپنی طاعت کا غیر کے لئے کر دینا اپنے نفس کے واسطے ذخیرہ رکہنے سے افضل ہے اسلئے جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تہا کہ مین آپکے واسطے اپنا سارا درود کر دون تو آپ نے اسکو ثابت رکہا اور فرمایا کہ اب تیرے ہم کی کفایت کیجاوے گی اور یہ ایسی چیز ہے کہ اسکو اس صحابی نے اشرف خلق اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کیا اور تمکو کہان سے معلوم ہوا کہ اس کام کو سلف نے نہین کیا کیونکہ اس ثواب بخشنے مین یہ شرط نہین ہے کہ لوگون کو اوسپر گواہ کرے نہ یہ ہے کہ لوگون کو اوسکی خبر دیتا پہرے اور اگر ہم مان بہی لین کہ اس کام کو سلف مین سے کسی نے نہین کیا تو نہ کرنا اوسمین قدح نہین کرتا ہے کیونکہ یہ کام مندوب ہے کچہہ واجب نہین ہے اور ہمارے لئے اسکے جواز فعل کی دلیل ثابت ہو گئی ہے برابر ہے کہ ہمسے پہلے کسی نے اسکی طرف سبقت کی ہو یا نہ کی ہو +

وصل

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف مین ہدیہ گزراننے کے بیان مین حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہین کہ فقہاء متاخرین مین سے بعض نے اسکو مستحسن سمجہا ہے اور بعض عدم استحسان

کے قائل ہوئے ہین اور اسکو بدعت ٹھیرایا ہے اسلئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس کام کو نہین کرتے تھے
اور اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر عامل کے عمل کا اجر ہے بغیر اسکے کہ عاملین کے اجر سے
کچھہ کم ہو کیونکہ آپ ہی نے تو اپنی امت کو ہر خیر کا طریقہ بتایا اور اونکی ہدایت فرمائی اور اوسکی طرف اونکو
بلایا سو آپکے لئے مثل اونکے اجر کے ہے بدون اسکے کہ اونکے ثواب سے کچھہ کم ہو اسی کے مثل قاضی شہیہ
نے سوال کے جواب مین کہا ہے سید صاحب مرحوم فرماتے ہین یہ بات کہ صحابہ مین سے کسی نے اس
کام کو نہین کیا سو یہ صحیح نہین ہے اسلئے کہ اسکو اوس صحابی نے کیا جسنے آپ سے عرض کیا تہا کہ وہ اپنے
کل درود کو آپکے واسطے کردین اور ظاہر اسکا شیاگو بتیا ہے دوسرے یہ کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے وصول
اہداء کے دلائل سے دعا و استغفار و نماز جنازہ کو ٹھیرایا ہے اور یہ سب کچھہ سلف نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لئے کیا ہے اور خود آپنے اونکو اسکا حکم دیا اور اس بات کا امر فرمایا کہ آپکے واسطے اتیار وسیلہ
وفضیلہ کی دعا کرین اور اللہ سبحانہ نے اونکو امر کیا کہ آپ پر درود بہیجین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین
الی یوم الدین اور آپ پر درود بہیجنا آپکے واسطے دعا کرنا ہے پہر اس سے کون مانع ہے کہ سائر
اعمال کا ثواب آپ کی خدمت بابرکت مین ہدیہ کرین رہی یہ بات کہ آپکے لئے مثل اجر اوس شخص کے
ہے کہ جو کوئی آپ کی امت سے کوئی طاعت وعبادت بجا لائے سو یہ یون ہی ہے پس عامل کو چاہیے
کہ آپکے لئے اپنے اجر کا زیادہ ہدیہ کرے تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دو اجر ہون صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ ما اختلف الملوان وما طلع النیران وما بقی الابرار فی غرف الجنان
والفجار فی درکات النیران آمین اموات کو ہمارے نزدیک ثواب اعمال کا بخشنا قطعی ہے کیونکہ
ہمنے رشتہ دارون اور مشائخ مین سے ایک جماعت کا صلات دعا یا تلاوت یا صدقہ کے ساتہہ صلہ کیا
اور ہمنے اونکو خواب مین دیکہا کہ جو ہمنے اونکے ساتہہ کیا وہ اوسکا شکر کرتے تہے اور جو ہمنے اونکو دیا
اوسکے ساتہہ اونکا نفع ہمکو ظاہر ہو گیا انتہی مختصرا در رجا بعد اسکے سید صاحب مرحوم نے بعض حکایات
متعلق باب کا ذکر فرمایا اور انکا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور چند حکایات اس باب کی محاسن المحسنین
مین بہی لکہی گئی ہین اونسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردون کو ثواب اعمال بخشنے سے نفع ہوتا ہے جناب

توفیق دام مجدہ فرماتے ہین لیکن میرے نزدیک ماورد پر اقتصار کرنا اولی واحوط ہے انتہے **حکایت**
جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب خیرۃ الخیرہ مین طبقات امام شعرانی رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے
کہ شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین بہت دیکھا کرتے تھے چنانچہ
اونکے بہت سے خواب نقل کئے منجملہ اونکے ایک خواب یہ ہے کہ شیخ ابوالمواہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین
مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا کہ ای رسول خدا مین نے سارا ثواب اپنے درود
کذا وکذا کا آپ کو دیا کیا مراد آپ کی بجواب سؤال سائل جسنے یہ کہا تھا افاجعل لك ثواب صلوتی
کلھا اور آپ نے اوس سے فرمایا تھا اذاً تکفی ھمك ویغفر لك ذنبك یہی ہے کہا ہان یہی
میری مراد ہے لیکن فلان فلان عمل کا ثواب تو اپنے لیئے باقی رکھہ کہ مین اوس سے غنی ہون انتہی
ف اب وہ دلائل سنو جنسے سید صاحب مرحوم نے وصول ثواب پر استدلال کیا ہے یہان
اجمالاً بطور تعداد لکھے جاتے ہین اسلیئے کہ وہ سب پہلے گزر چکے ہین **۱** حدیث انس رضی اللہ عنہ **۲**
حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا **۳** حدیث حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ **۴** حدیث حضرت علی کرم اللہ
وجہہ **۵** حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ **۶** حدیث انس رضی اللہ عنہ اخرجہ عبدالعزیز **۷**
قول امام احمد رحمہ اللہ جسکو امام غزالی نے احیاء العلوم مین اور عبدالحق نے کتاب العاقبہ مین روایت
کیا ہے بعد اسکے سید صاحب مرحوم نے فرمایا ہے کہ یہ حدیثین اور مثل اِنکے اور احادیث مرفوعہ اور
منامات صالحہ اسپر دلالت کرتے ہین کہ جو کچھ زندون کی طرف سے مردون کے لئے ہدیہ بھیجا جاتا ہے
وہ اوس سے منتفع ہوتے ہین منامات اگرچہ مجرد ہا دلیل نہین ہو سکتے ہین لیکن جیساکہ علامہ ابن
قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ باوجود ایسی کثرت کے کہ سوا اللہ تعالی کے اور کوئی اونکا شمار نہین
کرسکتا اس امر پر متفق ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیلۃ القدر کے باب مین ارشاد
فرمایا ہے کہ بیشک تمہارا خواب اس بات پر متفق ہوگیا ہے کہ شب قدر وہ عشر اواخر مین ہے پھر جب
کہ مؤمنین کے خواب متفق ہوجاوین تو یہ مثل اتفاق اونکی روایتون کے ہونگے اور مثل اتفاق
اونکے آرا کے کسی چیز کے استحسان یا اوسکے استقباح پر اور جس چیز کو مؤمنین اچہا جانین وہ اللہ

کے نزدیک اچھی ہے اور جسکو وہ قبیح جانین وہ اللہ کے نزدیک قبیح ہے انتہی اجناب توفیق دام مجدہ فرماتے ہین کہ بیشبہہ رویت مومنین جمیع امصار و اقطار کے قرون خالیہ اور عہود حالیہ سے حسن و قبیح شئی کی علامت ہے گو حجت قطعی و نص شرعی نہو لیکن اوسکا استقرار و ادراک نہایت مشکل ہے اور رویت ایک جماعت کی نہ دوسری کی یا اہل ایک اقلیم کی نہ دوسرے کی محل نزاع سے خارج ہے احوط اس قسم کے مسائل مین اقتصار وارد پر ہے نہ تمسک بہ قیاس و اعتبار اور یہ احتیاط قاطع نزاع اختلاف اور رافع شقاق باہمی اہل اسلام اور موجب جمیع بیان روایات کی ہے فتدبر و باللہ التوفیق ٭

باب ۵ اس بیان مین کہ مرنے کے لئے کون وقت بہتر ہے

ا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورا ہونے رمضان کے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورے ہونے عرفہ کے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسکی موت موافق ہوئی نزدیک پورے ہونے صدقہ کے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ ابو نعیم ۲ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا واسطے چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا واسطے اوسکے ساتھہ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے روزہ رکھا ایک دن واسطے طلب وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا اوسکے لئے ساتھہ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اور جسنے کوئی صدقہ دیا واسطے چاہنے وجہ اللہ کے خاتمہ کیا گیا واسطے اوسکے ساتھہ اوسکے وہ جنت مین داخل ہوا اخرجہ احمد ۳ خیثمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اونکو یعنی صحابہ وغیرہم کو یہ بات پسند آتی تھی کہ آدمی مرے نزدیک کسی خیر کے جسکو وہ کرتا ہے حج یا عمرہ یا غزوہ یا روزہ رمضان کا اخرجہ ابو نعیم ۴ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے جو شخص روزہ دار مرتا ہے تو واجب کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے روزہ ون کو روز قیامت تک اخرجہ الدیلمی ۵ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شب جمعہ یا روز جمعہ کو مرتا ہے تو وہ عذاب قبر سے پناہ دیا جاتا ہے اور آئیگا وہ دن قیامت کو اور اوسپر طابع شہداء ہوگی اخرجہ ابو نعیم ف طابع بفتح اور کسر

ایک لغت ہے یعنی علامت ۱۱ ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ شب جمعہ غرا ہے اور اوسکا دن یوم ازہر ہے جو شخص شب جمعہ مین مرتا ہے اوسکے لئے عذاب قبر سے ایک برائت لکہی جاتی ہے اور جو شخص جمعے کے دن مرتا ہے وہ آگ سے آزاد کر دیا جاتا ہے اخرجہ حمید فی ترغیبہ من طریق سعد بن طریف الاسکاف ف غرا اور ازہر بمعنی روشن و منیر ہے ✦

باب ۵۱ بیان مین اون اعمال کے جو کہ واجب کرتی ہین اپنے صاحب کے لئے تعجیل وصول کو طرف جنت کے بعد موت کے

۱ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے آیۃ الکرسی پڑہی پیچہے ہر نماز فرض کے منع نہین کرتی اوسکو کوئی چیز دخول جنت سے مگر یہ کہ وہ مرے اخرجہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ و ابن مردویہ والدارقطنی ۲ بیہقی نے شعب الایمان مین حدیث علی رضی اللہ عنہ سے مثل اسکے روایت کیا ہے اور حدیث صلصال بن دلہمس سے بہی باین لفظ روایت کیا ہے کہ جس شخص سے نے آیۃ الکرسی پڑہی پیچہے ہر نماز کے نہین ہے درمیان اوسکے اور درمیان اسکے کہ وہ جنت مین داخل ہو مگر یہ کہ وہ مرے پہر جسوقت وہ مرا جنت مین داخل ہو گیا ✦

باب ۵۲ اس بیان مین کہ میت بدبودار ہوجاتا ہے اور اوسکا جسم بوسیدہ پڑ جاتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ملحق ہین اونکا جسم صحیح سالم پاک صاف خوشبو رہتا ہے

۱ جندب بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پہلے جو چیز کہ انسان سے بدبودار ہوتی ہے اوسکا پیٹ ہے اخرجہ البخاری ۲ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے بعض کتب مین پڑہا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مینے بدبو کو میت پر لکہا ہے یعنی فرض کیا ہے کہ وہ بدبودار ہوجاوے تو لوگ اوسکو اپنے گہرون مین روک رکہتے اخرجہ ابو نعیم ۳ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اللہ فرماتا ہے مینے اپنے بندون پر تین خصلتون کے ساتہ وسعت کی ہے بہیجا مینے دابہ کو یعنی کیڑے کو میت پر

اور اگر یہ نہوتا تو اپنے بادشاہون کو خزانہ مین رکھتے جیسے سونے چاندی کو خزانے مین رکھتے ہین اور بگڑنا جسم کا بعد موت کے اور اگر یہ نہوتا تو کوئی قرابتی اپنے قرابتی کو دفن نکرتا اور سلب کرلیا جیسے غم نمگین کا اور اگر یہ نہوتا تو انکو تسلی نہوتی اخرجہ ابن عساکر ہم ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین نہین پیدا کی اللہ نے کوئی چیز کہ وہ زیادہ تر پاکیزہ ہو روح سے نہین کھینچی گئی وہ کسی چیز سے مگر وہ بدبو ہوگئی اخرجہ ابن عساکر (۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے انسان سے کوئی چیز مگر وہ بوسیدہ ہو جاتی ہے مگر ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب ہے اور اوسی سے خلق مرکب کیجاویگی دن قیامت کے اخرجہ مسلم ف عجب بفتح مہملہ وسکون جیم بمعنی اصل اور ذنب بمعنی دم ہے آدمی سے پہلے پہل یہی پیدا ہوتی ہے اور باقی بھی یہی رہتی ہے تاکہ ترکیب خلق کی اوسپر ہو (۶) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کل ابن آدم کو مٹی کہاتی ہے مگر عجب ذنب اوسی سے پیدا کیا گیا اور اوسی سے مرکب کیا جاویگا اخرجہ مسلم و ابوداؤد والنسائی ف شارح مواقف رحمہ اللہ فرماتے ہین آیا اللہ اجزاء بدنیہ کو معدوم کردیگا پھر اونکا اعادہ فرماویگا یا اونکو متفرق کردیگا اور اونمین تالیف یعنی جمع کرنیکا اعادہ کریگا حق یہ ہے کہ اسمین کچھ ثابت نہین ہوا سو اسمین نفیاً و اثباتاً جزم نہین کیا جاتا ہے کیونکہ کسی شئی پر طرفین سے دلیل نہین ہے اور قول اللہ پاک کل شئی ھالک الا وجھہ مین معدوم کرنے پر دلیل نہین ہے اسلیئے کہ تفریق ہلاک ہے مثل اعدام کے کیونکہ ہلاک ہر چیز کا نکلنا اوسکا ہے اپنی صفات سے کہ جو اوس چیز سے مطلوب ہین اور تالیف کا زائل ہونا اسی طرح ہے اور مثل اسکا عرفاً فنا نام رکھا جاتا ہے تو پھر اعدام پر بھی کل من علیھا فان سے استدلال تمام نہوگا ✦

انبیاء علیھم السلام

اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم کثرت سے مجھپر درود بھیجا کرو دن جمعے کے اسلیئے کہ درود مجھپر پیش کیجاتی ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے درود آپ پر کیونکر پیش کیجاتی ہے حال آنکہ آپ تو بوسیدہ ہوگئے ہونگے فرمایا بیشک اللہ نے حرام

کیا ہے زمین پر اجساد انبیاء کو اخرجہ ابو داؤد والحاکم ۲ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک کوئی درود نہ بہیجے گا مجہپر مگر پیش کیجاویگی مجہپر درود اوسکی جسوقت کہ وہ اوس سے فارغ ہوگا مینے کہا اور بعد موت کے فرمایا اور بعد موت کے بیشک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کہاوے اجساد انبیاء کو اخرجہ ابن ماجۃ +

شہداء

اعبد الرحمن بن صعصعہ سے مروی ہے کہ اونکو یہ بات پہونچی ہے کہ سیل نے عمرو بن جموح انصاری اور عبد اللہ بن عمرو انصاری کی قبرون کو کہود ڈالا انکی قبرین سیل کے متصل تہین اور وہ دونون ایک قبر مین تہے اور یہ دونون اون لوگون مین سے تہے جو دن احد کے شہید ہوئے سو یہ دونون کہودے گئے تاکہ اپنی جگہہ سے بدل دیئے جاوین اونکو پایا کہ وہ متغیر نہین ہوگئے تہے گویا کل مرے ہین اونمین سے ایک زخمی ہوگیا تہا تو اپنے ہاتہہ کو زخم پر رکہدیا تہا اور اسی حال مین وہ دفن کردیا گیا تہا سو اوسکا ہاتہہ زخم سے ہٹایا گیا پہر چہوڑ دیا گیا تو وہ لوٹ گیا جیساکہ تہا درمیان احد کے لڑائی کے اور درمیان اونکے کہودنے کے ۴۶ برس کا زمانہ گذرا تہا اخرجہ مالک ۲ بیہقی نے اور وجہ سے دلائل مین روایت کیا ہے اور اس قول کے بعد کہ اوسکا ہاتہہ زخم سے ہٹایا گیا اتنا اور زیادہ کیا کہ خون بہ نکلا پہر اوس ہاتہہ کو اپنی جگہہ رکہدیا تو خون تہم گیا اور اوسکے آخر مین یہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب ارادہ کیا کہ کظامہ یعنی کاریز جاری کرین تو منادی کردی کہ جسکا کوئی مقتول احد مین ہو وہ حاضر ہوجاوے لوگ اپنے مقتولون کی طرف نکلے تو اونکو تر و تازہ پایا وہ مڑتے تہے یعنی اعضاء اونکے نرم تہے اونمین سے ایک آدمی کے پاؤن کو کدال لگ گئی تو خون بہ نکلا ابو سعید خدری نے کہا کہ بعد اسکے کوئی منکر انکار نکریگا وہ لوگ مٹی کہودرہے تہے پہر تہوڑی سی مٹی کہودی تو اونپر مشک کی خوشبو اوڑی ھکذا اخرجہ الواقدی عن شیوخہ ۳ ابن ابی شیبہ نے مصنف مین کہا ہے کہ عیسی بن یونس بن ابی اسحق نے ہمکو حدیث کی کہا مجہکو میرے باپ نے خبر دی کہ کئی آدمیو نسے بنی سلمہ کے اونہون نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے جبکہ اپنا چشمہ کہودا جو کہ قبور شہداء پر گزرتا ہے سو وہ اونپر جاری کیا گیا یعنی عبد اللہ

بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح کی قبر پر اونکی قبرین کھل گئین تو اونپر ندا کی گئی پہر ہمنے اونکو نکالا کہ وہ طری تھی یعنے اونکے اعضا نرم تھے گویا وہ کل مرے ہین اونپر دو چادرین تہین اونسے اونکے مونہہ چھپا لیے گئے تھے اور اونکے پاؤن پر کچھہ روئیدگی زمین کی تھی بیہقی نے اسکو دلائل مین موصولاً جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ کدالی حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاؤن کو لگ گئی تو خون بہ نکلا +

مؤذن محتسب

ابن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مؤذن محتسب یعنے طالب اجر مثل شہید کے ہے جو کہ اپنے خون مین آلودہ ہے اور جسوقت مرتا ہے تو اوسکی قبر مین کیڑے نہین پڑتے اخرجہ الطبرانی قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ ظاہر اسکا یہ ہے کہ مؤذن محتسب کو بھی زمین نہین کھاتی ہے مجاہد رضہ کہتے ہین کہ اذان دینے والے دراز تر لوگون سے ہونگے از روی گردنون کے دن قیامت کے اور نہ قبرون مین اونکے کیڑے پڑینگے اخرجہ عبدالرزاق فی المصنف +

حامل قرآن شریف یعنی حافظ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسوقت حامل قرآن مرتا ہے تو اللہ زمین کی طرف وحی کرتا ہے کہ تو اوسکا گوشت نہ کھانا تو زمین کہتی ہے اے رب مین اوسکا گوشت کیونکر کھاؤنگی حالانکہ تیرا کلام اوسکے جوف مین ہے اخرجہ ابن مندہ وقال ابن مندہ وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابن مسعود رضی اللہ عنہما +

وہ شخص جسنے گناہ نہین کیا

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ زمین اوس شخص کے جسم پر مسلط نہین کیجاتی ہے جسنے کوئی گناہ نہین کیا ہے اخرجہ المروذی ف کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب توفیق دام مجدہ نے کتاب الداء والدواء مین تحریر فرمایا ہے کہ امام ابو محمد عبداللہ بن محمد بن سلیمان جزولی شریف حسنی رضی اللہ عنہ صاحب دلائل الخیرات نے سولہوین ربیع الاول ۸۷۰ھ ہجری مین وفات پائی پہر بعد ۷۷ برس کے اونکی وفات سے اونکو سوس سے مراکش کی طرف اوٹھا لیگئے ریاض العروس مین کہ مراکش سے ہے اونکو دفن کیا جسوقت اونکو قبر سے جو سوس مین تھی نکالا تو اونکی ہیئت ایسی پائی جیسے کہ دن دفن کے تھی زمین نے اونپر کچھہ زیادتی نہین کی

نہ طول زمان نے اونکے احوال سے کسی چیز کو متغیر کیا اور اثر حلق کا اونکے سر اور داڑہی کے بالون سے ظاہر تہا مثل اونکی حالت کے دن موت کے اسلیئے کہ وہ قریب العہد تہے ساتہہ حلق کے قبر شریف اونکی مراکش مین ہے اوسپر جلالت عظیم اور مہابت کبیر اور سطوت ظاہر ہے لوگ اوسپر ازدحام کرتے ہین اور اوسکے نزدیک کثرت سے دلائل الخیرات پڑہتے ہین اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ اونکی قبر شریف سے مشک کی خوشبو پائی جاتی ہے بسبب کثرت درود شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور طریقہ اونکا شاذلی تہا طریق مین اونکا کلام کثیر ہے اونکو زہر دیا گیا تہا نماز صبح مین دوسرے سجدے مین پہلی رکعت سے یا پہلے سجدے مین دوسری رکعت سے انتقال ہوا انتہےٰ مین کہتا ہون یہہ سید حسنی تہے زہر سے وفات پائی شرف شہادت ہوئے جسطرح کہ انکے جد امجد حضرت امام حسن علیہ السلام نے زہر سے وفات پائی انکی قبر مین صحیح سالم رہنے کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اول تو یہہ عالم باعمل متقی تہے دوسرے شہید ہوئے تیسرے کثرت سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجتے تہے اور ایک کتاب درود کی تالیف کر گئے کہ قیامت تک وہ کتاب قایم رہیگی اور جتنے لوگ اوسکو پڑہین گے اون سب کا ثواب اونکے نامہ اعمال مین لکہا جاویگا رحمہ اللہ ورضی عنہ آمین *

خاتمہ ۵۳ بیان مین فوائد متعلق روح کی

امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے اکثر فوائد تلخیص کتاب الروح ابن قیم رحمہ اللہ سے کی ہے **پہلا فائدہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا ویرانہ مدینہ مین اور آپ ایک کہجور کی شاخ پر تکیہ لگائے تہے آپ کا گذر ایک قوم پر ہوا یہود سے بعض نے بعض سے کہا کہ اونسے روح کا سوال کرو اور بعض نے کہا نہ کرو پہر آپ سے سوال کیا کہا اے محمد روح کیا ہے آپ اوس شاخ پر تکیہ لگائے رہے مینے گمان کیا کہ آپ کو وحی آرہی ہے پہر آپ نے فرمایا ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اخرجہ الشیخان **ف** لوگ روح مین دو فرقون پر مختلف ہوئے ایک فرقہ تو روح مین کلام کرنے سے باز رہا کیونکہ وہ سر ہے اللہ تعالیٰ کے اسرار سے اوسکا علم بشر کو نہین دیا گیا ہے مختار یہی طریقہ ہے

جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ روح ایک ایسی شئی ہے کہ اوسکے علم کے ساتھہ اللہ ہی مستاثر ہے اور اسپر
اپنی خلق سے کسی کو مطلع نہین کیا تو اوسکے بندون کو جائز نہین ہے کہ اوس کی اس سے زیادہ بحث
کرین کہ روح موجود ہے اسی پر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر سلف ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ روح کی تفسیر نہین کیا کرتے تھے ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کیا ہے
کہ ابن عباس سے کسی نے روح کا پوچھا فرمایا روح امر سے ہے میرے رب کے حکم تم اس مسئلہ کو نہ پوچھو
سو تم اوسپر زیادہ نکرو کہو حبیبا اللہ نے کہا اور اپنے نبی کو تعلیم کی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا
ابن جریر نے بسند مرسل اخراج کیا ہے کہ آیت جسوقت اوتری تو یہود نے کہا اسی طرح ہم اوسکو
پاتے ہین نزدیک ہمارے مین کہتا ہون تو جس مسئلے کو کہ اللہ تعالی نے قرآن و توریت مین مبہم
رکہا اور اوسکے علم کو اپنے خلق سے چھپایا تو کہان سے متعمقین کو اوسکی حقیقت امر پر اطلاع ہو سکتی
ہے اور ابو القاسم سعدی نے افصاح مین نقل کیا ہے کہ اماثل فلاسفہ نے بہی اسمین کلام کرنے سے
توقف کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمکو یہ ایک امر غیر محسوس ہے اور عقول کو اوس تک کوئی راہ نہین ہے کہا اور
ہمارا علم روح کے ادراک حقیقت سے ٹہیر گیا جسطرح کہ سر قدر ادراک سے ٹہیر گیا ہی ابن بطال نے کہا حکمت اسمین پہچنوانا ہے
خلق کو عجز اونکا علم سے اوس چیز کے جسکا وہ ادراک نہین کر سکتے تا کہ یہ عجز اونکو مضطر کر دے اسطرف
کہ وہ علم کو اللہ کی طرف رد کرین اور قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ حکمت اسکی آدمی کا عجز ظاہر کرنا ہے
اسلئے کہ جب وہ اپنے نفس کی حقیقت کو نہین جانتا ہے باوجود اسکے کہ وہ اپنے وجود کو قطعًا جانتا
ہے تو حق سبحانہ و تعالی کی حقیقت کے ادراک سے بطریقہ اولی اوسکو عجز ہوگا اور اسی سے قریب ہے
عجز بصیرت کا اپنے نفس کے ادراک سے اور ایک فرقے نے روح مین کلام کیا اور اوسکی حقیقت سے
بحث کی نووی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ صحیح تر اوس چیز کا جو اس باب مین کہا گیا ہے قول ہے
امام الحرمین کا کہ روح ایک جسم لطیف ہے مشتبک یعنی مختلط و ملا ہوا ہے ساتہہ اجسام کثیف کے مثل
اشتباک پانی کے ساتہہ سبز لکڑی کے **دوسرا فائدہ** پہلے طریقے والون نے اختلاف کیا ہے
کہ آیا علم روح کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تہا یا نہین ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ ہمکو حدیث

کی ابوسعید اشبح نے کہا ہمکو حدیث کی ابواسامہ نے صالح بن حبان سے کہا ہمکو حدیث کی عبد اللہ بن بریدہ نے
کہا مقربنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کیئے گئے حال آنکہ روح کو نہین جانتے تھے اور ایک طائفے نے
کہا بلکہ آپ کو روح کا علم تھا اللہ تعالی نے آپکو اوسپر مطلع فرمادیا تھا اور یہ حکم نہین دیا تھا کہ آپ اوسپر اپنی
امت کو مطلع فرماوین یہ اختلاف اوس اختلاف کا نظیر ہے جو کہ قیامت کے علم مین ہے **تیسرا فائدہ**
اکثر مسلمان اسپر ہین کہ روح جسم ہے اور اسی پر کتاب و سنت و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم دلالت کرتا ہے
اسلیئے کہ روح کا وصف آیتون حدیثون مین توفی قبض امساک ارسال تناول اخراج خروج تنعیم تعذیب
رجوع دخول رضا انتقال تردد برزخ مین ان سب کے ساتھہ آیا ہے اور یہ بہی روح کا وصف آیا ہے
کہ وہ کہاتی پیتی چرتی جگہہ پکڑتی بولتی پہچانتی نہین پہچانتی ہے اسکے سوا اور اوصاف ہین کہ وہ
صفات اجسام سے ہین اور عرض ان صفتون کے ساتھہ متصف نہین ہوتا ہے اور اسمین
بہی کوئی شک نہین ہے کہ روح اپنے نفس کو اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک
کرتی ہے اور یہ سب علوم ہین اور علوم عرض ہوتے ہین سو اگر روح عرض ٹہیری اور علم اوسکے ساتھہ
قائم ہو تو قیام عرض کا ساتھہ عرض کے لازم آئیگا اور یہ فاسد ہے اوستاذ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ
فرماتے ہین کہ ہونا روح کا اجسام لطیفہ سے صورت مین ایسا ہے جیسے ہونا ملائکہ وشیاطین کا بصفت
لطافت کے **چوتہا فائدہ** صحیح یہ ہے کہ روح و نفس ایک شئی ہے فرمایا اللہ پاک نے یا ایتھا
النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اور فرمایا ونہی النفس عن الھوی
اور محاورہ عرب مین کہتے ہین فاضت نفسہ یعنی روح مرگئی اور نکل گئی بعض اہل سنت نے
کہا ہے جو روح کہ قبض کیجاتی ہے وہ غیر نفس کے ہے اسی کی تائید کرتا ہے وہ اثر جسکو ابن ابی
حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر مین اللہ یتوفی الانفس حین موتھا
الآیہ روایت کیا ہے کہ انسان کے جوف مین روح و نفس ہے درمیان اونکے مثل شعاع آفتاب کے ہے سو اللہ وفات دیتا
ہے نفس کو اوسکے خواب مین اور روح کو اوسکے جوف مین چھوڑ دیتا ہے وہ تقلب و تنفس کیا کرتا ہے پہر اگر اللہ کو یہ امر ظاہر
ہوا کہ اوسکو قبض کرے تو روح کو قبض کرلیتا ہے وہ مرجاتا ہے اور اگر اوسکی اجل کو تاخیر دے تو

نفس کو پہیر دیتا ہے طرف اوسکے مکان کے جو اوسکے جوف سے ہے مقاتل رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ انسان کے لیے
حیات و روح و نفس ہے جسوقت انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس نکلتا ہے جس سے وہ اشیاء کو سمجھتا ہے اور
جسم سے مفارقت نہین کرتا ہے بلکہ نکلتا ہے مثل ایک رسی کے کہ وہ دراز کی گئی ہے اوسکے لیے شعاع
ہے پہر وہ خواب دیکھتا ہے ساتھ نفس کے جو کہ اوس سے نکل گیا ہے اور حیات و روح جسم مین باقی رہتے ہین
انہین کے سبب سے لوٹتا پوٹتا ہے سانس لیتا ہے پہر جب وہ حرکت دیا جاتا ہے تو طرفۃ العین سے بہی زیادہ
تر جلد وہ نفس اوسکی طرف لوٹ آتا ہے جسوقت کہ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ خواب مین اوسکو مارے تو اوس نفس
نفس کو روک رکھتا ہے جو کہ نکل گیا تہا اور یہ بہی کہا ہے یعنی مقاتل نے کہ جب انسان سوتا ہے تو اوسکا
نکلتا ہے پہر چڑہتا ہے جسوقت کہ خواب دیکھتا ہے تو رجوع کرتا ہے روح کو خبر دیتا ہے اور روح قلب کو
خبر دیتی ہے پہر صبح کو اوٹھتا ہے تو جانتا ہے کہ اوسنے ایسا ویسا دیکھا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ نفس انسان کا پیدا کیا گیا ہے جیسے نفوس دواب کے کہ وہ خواہش کرتے ہین اور شر کی طرف بلاتے ہین
اور مسکن اوسکا پیٹ مین ہے اور انسان کو روح سے فضیلت دی گئی ہے اور مسکن اوسکا دماغ مین
ہے سو اسی کے سبب سے انسان حیا کرتا ہے اور روح خیر کی طرف بلاتی ہے اور اوسکا امر کرتی ہے ثم نفخ
وهب على يده فقال ترون هذا بارد وهو من الروح ونفث على يده فقال هذا حار وهو
من النفس اور مثل نفس و روح کی جیسے مرد اور اوسکی بی بی جسوقت روح نفس کی طرف بہاگتی ہے اور
دونون ملجاتی ہین تو انسان سو جاتا ہے پہر جب جاگتا ہے تو روح اپنے مکان کی طرف چلی جاتی ہے اور تفسیر اسکی یہ ہے کہ
تو جسوقت سوتا ہوتا ہے پہر بیدار ہو جاتا ہے تو گویا کوئی چیز تیرے سر کی طرف ثوران کرتی ہے یعنی اوپر
کو چڑہتی معلوم ہوتی ہے اور مثل قلب کی جیسے پادشاہ اور ارکان یعنے ہاتہ پانون وغیرہ اعضا اوسکے
اعوان و مددگار ہین پہر جب نفس شر کا حکم کرتا ہے تو ارکان خواہش و حرکت کرتے ہین اور روح اوسکو
منع کرتی ہے اور اوسے خیر کی طرف بلاتی ہے سو اگر قلب مومن ہے تو روح کی اطاعت کرتا ہے اور
جو فاجر ہے تو نفس کا مطیع ہو جاتا ہے اور روح کی نافرمانی کرتا ہے پہر ارکان خوش ہو جاتے ہین اخرجہ
ابو الشیخ فی کتاب العظمۃ و ابن عبد البر فی التمہید وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ

اللہ تعالی نے ابن آدم کو مٹی اور پانی سے پیدا کیا ہے پھر اوسمین نفس رکھا گیا ہے سو اسکے سبب سے کھڑا ہوتا ہے بیٹھتا ہے سُنتا ہے دیکھتا ہے اور جانتا ہے جو دواب جانتے ہین اور ڈرتا ہے جس سے وہ بچتے ہین پھر اوسمین روح رکھی گئی سو اس سے اوسنے حق کو باطل سے پہچانا اور ہدایت کو گمراہی سے اور اسی سے حذر کیا اور تقدم کیا اور ستر کیا اور سیکھا اور سارے امور کی تدبیر کی اخرجہ ابن سعد فی الطبقات ابن عبد البر رحمہ اللہ نے تمہید مین کہا ہے کہ ابو اسحق محمد بن قاسم بن شعبان نے ذکر کیا کہ عبد الرحمن بن قاسم بن خالد شاگرد مالک نے کہا کہ نفس ایک جسد مجسد ہے مثل خلق انسان کے اور روح مثل آب روان کے ہے اور اللہ یتوفی الانفس الآیۃ سے حجت پکڑی ہے اور کہا کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ سوتے ہوئے کے نفس کو اللہ نے وفات دی اور روح اوسکی صاعد و نازل یعنی چڑھتی اوترتی ہے اور انفاس اوسکے قائم ہین اور نفس ہر وادی مین چرتا پھرتا ہے اور دیکھتا ہے خواب سے جو دیکھتا ہے پھر جسوقت اللہ اذن دیتا ہے نفس کے پھیرنے مین طرف جسم کے تو وہ لوٹ آتا ہے اور اوسکے لوٹنے کے سبب سے سارا اعضا جسد کے بیدار ہو جاتے ہین کہا پس نفس غیر روح ہے اور روح مثل آب روان کے ہے باغون مین سو جسوقت اللہ اوس باغ کا بگاڑنا چاہتا ہے تو آب روان کو اوس سے روکدیتا ہے اس سے اوسکی حیات مرجاتی ہے پس انسان بھی اسی طرح ہے ابو اسحق نے کہا کہ عبید اللہ بن ابی جعفر نے کہا ہے جبکہ میت کھاٹ پر رکھا جاتا ہے تو اوسکا نفس فرشتے کے ہاتھ مین ہوتا ہے وہ اوسکو ہمراہ اوسکے لئے چلتا ہے پھر جب نماز کے لئے رکھا جاتا ہے تو وہ توقف کرتا ہے پھر جب قبر کی طرف اوسے اوٹھا لیجاتے ہین تو وہ اوسکے ہمراہ جاتا ہے پھر جسوقت وہ لحد مین رکھا جاتا ہے اور مٹی سے اوسکو چھپا دیتے ہین تو وہ اوسکے نفس کو طرف اوسکے پھیر دیتا ہے تاکہ اوس سے دونون فرشتے خطاب کرین پھر جسوقت وہ دونون اوسکے پاس سے چلے جاتے ہین تو فرشتہ اوسکے نفس کو نکال لیتا ہے پھر اوسے پھینکدیتا ہے جہان اوسکو حکم ہوتا ہے اور یہ فرشتہ ملک الموت کے اعوان سے ہے انتہی الشیخ عز الدین ابن عبد السلام رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر جسد مین دو روحین ہین ایک روح بیداری کی اللہ تعالی نے عادت جاری کی ہے کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے

سفیان

تو انسان جاگتا رہتا ہے جب وہ جسم سے نکلجاتی ہے تو سو جاتا ہے اور وہ روح خوابین دیکھتی ہے دوسرے
روح حیات ہے الله تعالی اسنے عادت جاری فرمائی ہے کہ جسوقت وہ جسم مین ہوتی ہے تو انسان زندہ
ہوتا ہے جب وہ جسد سے جدا ہو جاتی ہے تو مرجاتا ہے اور جب وہ اوسکی طرف لوٹ آتی ہے تو زندہ
ہو جاتا ہے یہ دونون روحین انسان کے پیٹ مین ہین انکی مقر یعنی قرارگاہ کو نہین پہچانتا ہے مگر
وہ شخص جسکو الله نے اسپر مطلع کیا ہے سو وہ دونون مثل دو جنین کے ہین ایک عورت کے پیٹ مین بعض متکلمین
نے کہا ہے جو بات کہ ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ روح قلب کے قریب مین ہے ابن عبد السلام رحمہ الله فرماتے
ہین میرے نزدیک کچھ بعید نہین ہے کہ روح قلب مین ہو کہا اور جائز ہے کہ ساری روحین نورانی لطیف
شفاف ہون اور جائز ہے کہ یہ خاص ہو ساتھ ارواح مومنین و ملائکہ کے سوای ارواح کفار و شیاطین کے
اور روح حیات پر یہ آیت دلالت کرتی ہے قل یتوفاکم ملك الموت الآیۃ اور روح حیات اور
روح یقظہ پر یہ قول دلالت کرتا ہے الله یتوفی الانفس الآیۃ تقدیر اسکی یہ ہے کہ الله وفات دیتا ہے
اون نفسون کو جنکے جسد اپنے خواب مین نہین مرے ہین سو اون نفسون کو روک رکھتا ہے جنپر موت
جاری کی گئی ہے نزدیک اوسکے اور نہین بہیجتا ہے اونکو طرف اونکے اجساد کے اور بہیجتا ہے دوسرے
نفسون کو اور وہ نفوس یقظہ ہین طرف اونکے اجساد کے اجل مسمے کے پورے ہونے تک اور وہ
اجل موت کی ہے پس اسوقت ارواح حیات اور ارواح یقظہ دونون ایک ساتھہ قبض کیجاتی ہین اجساد
سے اور ارواح حیات مرتی نہین ہین بلکہ زندہ آسمان کی طرف اوٹھائی جاتی ہین پس کافرون کی روحین
بہگائی جاتی ہین اونکے لئے آسمانون کے دروازے نہین کہولے جاتے ہین اور مومنین کی روحون
کے واسطے کہولے جاتے ہین یہانتک کہ وہ رب العلمین پر پیش کیجاتی ہین سو یہ پیش ہونا کیا بڑا
شرف ہے تمام ہوا کلام شیخ عزالدین رحمہ الله کا علامہ سیوطی رضی الله عنہ فرماتے ہین کہ اونہون نے
جو یہ ذکر کیا کہ روح قلب مین ہے اسی کے ساتھہ غزالی رحمہ الله نے کتاب الانتصار مین جزم کیا ہے اور مین نے
اسکی قوت کے لئے ایک حدیث پائی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین زہری سے روایت کیا ہے کہ خزیمہ بن
حکیم سلمی ثم البہزی نبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا فتح مکہ کے دن عرض کیا یا رسول الله آپ

مجھے خبر دین رات کی تاریکی اور دن کی روشنی سے اور گرمی پانی سے سردی مین اور سردی اوسکی سے گرمی مین اور جائے خروج بادل سے اور قرار دوجوہ بن کی پانی سے اور موضع نفس سے جسمانی مین پھر حدیث کو ذکر کیا یہانتک کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موضع نفس سو وہ قلب مین ہے اور قلب نیاط سے لٹکا ہوا ہے اور نیاط رگون کو پلاتی ہے سو قلب جسوقت ہلاک ہوتا ہے تو رگین منقطع ہوجاتی ہین الحدیث بطولہ اور یہ مرسل ہے ولہ طرق اخری موصولة مرسلة وموصولة فی المعجم الاوسط للطبرانی وتفسیر ابن مردویہ وکتاب الصحابة لابی موسی المدینی وابن شاہین قال ابن حجر فی الاصابة والحدیث فیہ غریب[له] کثیر واسنادہ ضعیف

جلا **پانچوان فائدہ** اہل سنت نے اسپر اجماع کیا ہے کہ روح محدث مخلوق ہے اسمین سوائے زنادقہ کے اور کسی نے خلاف نہین کیا اور جن لوگون نے روح کے حدوث پر اجماع نقل کیا ہے اونمین سے محمد بن نصر مروزی اور ابن قتیبہ ہین اور جو دلائل کہ حدوث روح پر دلالت کرتے ہین اونمین سے ایک یہ حدیث ہے کہ الارواح جنود مجندة تو مجندہ نہین ہوتے ہین مگر مخلوق وکذا ما یاتی فی الفائدة بعد السادسة **چھٹا فائدہ** بیان مین تقدیم خلق ارواح کے اجساد پر اور تاخیر خلق ارواح کی اجساد سے یہ دو قول مشہور ہین قول اول کے امام محمد بن نصر اور ابن حزم قائل ہین اور اسمین اجماع کا دعوی کیا ہے اس قول کی دلیل یہ حدیثین ہین ا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ اللہ نے ارواح عباد کو پیدا کیا عباد سے پہلے دو ہزار برس فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اخرجہ ابن مندہ وسندہ ضعیف جدا ۲ حدیثین لیکے ذریت آدم کی اونکی پیٹھ سے اونمین سے ایک یہ حدیث ہے کہ جسوقت اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اونکی پیٹھ کو چھوا تو اوسنے ہر نسمہ یعنی روح گر پڑی جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہے اونکی ذریت سے روز قیامت تک مثل ذر یعنی چھوٹی چیونٹی کے اخرجہ الحاکم من حدیث ابی ہریرة ۳ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے واذ اخذ ربک الآیہ مین کہا ہے کہ اللہ نے ساری ذریت آدم کو آدم کے لئے اوسدن جمع کیا جو کہ روز قیامت تک ہونیوالی ہے اونکو ارواح کیا اور

[له] لہ لفظ عن ابن کثیر ۱۲

مصوّر فرمایا اور اونکو گویائی دی پہر اونہون نے کلام کیا پہر اونپر عہد و میثاق لیا الحدیث اخرجہ الحاکم
دوسرے قول کی یہ دلیل ہے ہل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا
مروی ہے کہ آدمؑ چالیس برس تک ٹہیرے رہے قبل اسکے کہ اونمین روح پہونکی جاوے ۱۲ ابن مسعود
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک تمہارا جمع کیجاتی ہے خلق اوسکی پیٹ مین اوسکی مان کے چالیس دن
پہر وہ خون بستہ ہوتا ہے مثل اسکے پہر وہ گوشت کا لوتہڑا ہوتا ہے مثل اسکے پہر اوسکی طرف فرشتہ
بہیجا جاتا ہے وہ اوسمین روح پہونکتا ہے اسکا جواب یون دیا ہے کہ نفخ روح اور خلق روح مین
فرق ہے سو روح زمانہ دراز سے پیدا ہو چکی ہے اور بعد تصویر بدن کے ہمراہ فرشتے کے بہیجی جاتی ہے
کہ اوسکو بدن مین داخل کرے **ساتوان فائدہ** اہل مسلمین وغیرہم کے اسطرف گئے
ہین کہ روح بعد موت بدن کے باقی رہتی ہے فلاسفہ نے اسمین خلاف کیا ہے ہماری دلیل یہ قول ہے
اللہ تعالی کا کل نفس ذائقۃ الموت یعنی ہر جی موت کو چکہنے والا ہے اور ضرور ہے کہ چکہنے والا
بعد اوسکے باقی رہے جسکو چکہا ہے ایک دلیل تو یہ ہے دوسری دلیل وہ ہے جو کہ اس کتاب مین آیتین اور حدیثین
گذر چکی ہین کہ روح باقی رہتی تصرف کرتی ہے عیش و آرام مین رہتی ہے اوسپر عذاب ہوتا ہے اسکے
سوا اور بہت کچہہ ہے اور اس بنا پر آیا روح کو نزدیک قیامت کے فنا حاصل ہوگی پہر عود کیجاویگی واسطے
پورا کرنے ظاہر اس قول کے کل من علیہا فان یا فنا نہوگی بلکہ اونمین سے ہوگی جنکا استثنا اس
قول مین فرمایا ہے الا من شاء اللہ یہ دو قول ہین سبکی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر در نظیم مین ان
دونون قولون کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اقرب یہ ہے کہ روح فنا نہ ہوگی اور وہ اونمین سے ہے جنکا
استثنا کیا گیا ہے جیسا کہ حور عین مین کہا گیا ہے انتہی کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمہ اللہ مین لکہا ہے
کہ اسمین اختلاف ہے کہ روح بدن کے ساتہہ مرتی ہے یا موت تنہا بدن کو ہے یہ دو قول ہوئے صواب
یہ ہے کہ روح موت کو چکہتی ہے اگر اوس سے مراد مفارقت روح کی جسم سے ہے تو یہ ٹہیک ہے کہ وہ
بایں معنی موت کی چکہنے والی ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ معدوم ہو جائیگی تو درست نہین ہے بلکہ وہ
بعد خلق کے بالاجماع باقی ہے نعیم مین یا عذاب مین محمد بن وضاح رحمہ اللہ کہتے ہین مینے سحنون بن سعید

سے سُنا اور اونسے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ اوسکا یہ مذہب ہے کہ ارواح اجساد کے مرنیسے مرجاتی ہین
تو سحنون نے کہا معاذ اللہ یہ قول تو اہل بدع کا ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق
بسند لہ الی محمد بن وضاح احد الائمۃ المالکیۃ **آٹھوان فائدہ** الارواح
جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اس حدیث کے معنی مین اختلاف
ہے بعض نے کہا یہ اشارہ ہے طرف معنی تشاکل کے خیر و شر و صلاح و فساد مین اور جو شخص لوگون
مین سے نیک ہوتا ہے وہ اپنی شکل و مثل کی طرف جھکتا ہے اور شریر و بد اپنی نظیر کی طرف مائل ہوتا
ہے سو تعارف موافق طبیعتون کے واقع ہوتا ہے جنپر اونکی جبلت ہوئی ہے خیر و شر سے جب وہ
متفق ہوتے ہین تو آپس مین تعارف و پہچان ہوتی ہے اور جسوقت وہ مختلف ہوتے ہین
تو تناکر ہوتا ہے آپس مین پہچان نہین ہوتی بعض نے کہا مراد اس سے خبر دینا ہے ابتدا خلق سے
اس بنا پر کہ یہ بات وارد ہو چکی ہے کہ روحین دو ہزار برس پہلے اجساد سے پیدا کی گئی ہین تو وہ
ایک دوسرے سے ملتی جلتی تہین پھر جسوقت اونہون نے اجساد مین حلول کیا تو بسبب معنی اول (عہد لست)
کے آپسمین پہچان ہوئی سو تعارف و تناکر ارواح کا اوسی معنی متقدم کی بنا پر ہے بعض نے یہ
کہا کہ روحین اگرچہ اس امر مین متفق ہین کہ وہ روحین ہین لیکن بسبب چند امور مختلفہ کے اونکے
آپس مین تمیز ہے اونہین امور کی وجہ سے وہ نوع نوع ہو جاتی ہین پھر اونکے اشخاص مین تشاکل
و تشابہ ہوتا ہے ہر نوع اپنے نوع سے الفت اور اپنے مخالف سے نفرت کرتی ہے **حکایت**
ہرم بن حیان رحمہ اللہ کہتے ہین کہ مین اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اونکو سلام کیا اور
اس سے پہلے مینے اونکو نہین دیکھا نہ اونہون نے مجھے دیکھا مجھسے کہا وعلیک السلام یا ہرم بن
حیان مینے کہا تمنے میرا نام اور میرے باپ کا نام کہان سے پہچانا حال آنکہ آجکے پہلے نہ مینے تمکو
دیکھا نہ تمنے مجھے دیکھا کہا میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا جبکہ میرے نفس نے تیرے نفس سے
کلام کیا ارواح کے لئے انفاس ہین مثل انفاس اجساد کے اور مومنین البتہ پہچانتے ہین بعض
بعض کو اور بسبب روح اللہ کے آپس مین دوستی رکھتے ہین گو وہ ملے نہون اخرجہ ابن عساکر

في تاريخه بسند الى هرم **حکایت** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین ایک عورت مکے مین
تہی قریش کی عورتون کے پاس آتی اونکو ہنساتی تہی جب ہمنے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو وہ میرے پاس آئی
ہمنے کہا تو کہان اوتری ہے کہا فلان عورت کے پاس وہ مدینہ مین ہنسایا کرتی تہی اتنے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے فرمایا فلان عورت ہنسانے والی تمہارے نزدیک ہے ہمنے کہا ہان
فرمایا کس عورت کے پاس اوتری ہے ہمنے کہا فلان عورت ہنسانے والی کے پاس فرمایا الحمد للہ علی
ان الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف اخرجه
الطیالسی في عیون الاخبار **نوان فائدہ** حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین اگر
کوئی کہے کہ تمائز ارواح کا بعد مفارقت اشباح کے کس چیز سے ہوتا ہے یہانتک کہ اونکے آپس مین تعارف
ہو جاتا ہے اور آیا ارواح کسی شکل کے ساتہ متشکل ہوتی ہین تو جواب قاعدۂ اہل سنت پر یہ ہے کہ روح
بنفسہا ایک ذات قائمہ ہے چڑہتی اوترتی متصل ہوتی ہے آتی جاتی حرکت وسکون کرتی ہے اسپر
سو دلائل مقررہ سے زیادہ ہین اونمین سے ایک یہ ہے ونفس وما سواها اللہ تعالی نے خبر دی کہ
روح مسوّی یعنی برابر کی ہوئی ہے جیسے کہ بدن سے خبر دی ہے الذی خلقك فسواك
فعدلك فسوی بدنه كالقالب لنفسه پس تسویہ بدن کا تابع ہے واسطے تسویۂ نفس کے کہا اور
اسی جگہہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ روح اپنے بدن سے ایک ایسی صورت لیتی ہے جسکے سبب سے
اپنے غیر سے متمیز ہوتی ہے اسلئے کہ روح متاثر اور منفعل ہوتی ہے بدن سے جسطرح کہ بدن متاثر
ومنفعل ہوتا ہے روح سے پس بدن اکتساب کرتا ہے طیب وخبث کو روح سے جسطرح کہ روح
حاصل کرتی ہے پاکی وناپاکی کو بدن سے کہا بلکہ تمیز ارواح کا بعد مفارقت کے زیادہ تر ظاہر ہوتا ہے
تمیز ابدان سے اور اشتباہ درمیان ارواح کے زیادہ تر بعید ہے اشتباہ ابدان سے اسلئے کہ ابدان اکثر مشتبہ
ہو جاتے ہین رہی ارواح سو وہ بہت ہی کم مشتبہ ہوتی ہین کہا اور اسکو یہ بات واضح کرتی ہے
کہ ہمنے ابدان انبیاء وائمہ کو مشاہدہ نہین کیا ہے حال آنکہ وہ ہمارے علم مین باظہر تمیز متمیز ہین اور یہ
تمیز مجرد اونکے ابدان کی طرف راجع نہین ہے بلکہ وہ بسبب اونکے صفات ارواح کے ہے جنکو ہمنے

پہچانتا ہے اور تو دو بھائیون حقیقی کو دیکھتا ہے کہ وہ خلقت مین بغایت مشتبہ ہین حال آنکہ اون دونون
کی روحون کے درمیان غایت درجہ کا تباین ہے اور یہ بات کمتر ہے کہ تو کسی بدن قبیح و شکل شنیع کو
دیکھے مگر تو اوسکو مرکب ایسے نفس پر پائیگا جو کہ اوس بدن کے متشاکل و متناسب ہوگا اور یہ بھی کم ہے
کہ تو کوئی آفت کسی بدن مین دیکھے مگر صاحب بدن کی روح مین کوئی آفت بدن کی آفت کے
مناسب ہوگی اسی لئے اصحاب فراست احوال نفوس کو اشکال ابدان سے لیا کرتے ہین اور یہ بھی کم ہے
کہ تو کسی شکل حسن صورت جمیل ترکیب لطیف کو دیکھے مگر جو روح کہ اوس بدن سے متعلق ہے اوسکو مناسب
شکل و صورت و ترکیب کی پائیگا کما جسوقت ملائکہ متمیز ہوتے ہین بدون ابدان کے جو اونکے حامل
ہون اور اسی طرح جن تو ارواح بشریہ تو بالاولی متمیز ہونگی انتہی امام غزالی رضی اللہ عنہ کے کلام مین
جو کہ درۂ فاخرہ مین ہے یہ واقع ہوا ہے کہ روح مؤمن کی صورت نحلہ پر اور ارواح
کافر کی ٹڈی کی صورت پر ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اسکی کوئی اصل معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ حدیث
صور مین یہ واقع ہوا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام روحون کو بلاوینگے وہ سب کی سب اونکے پاس آجاوینگی
مسلمانونکی روحین تو نورانی ہونگی اور دوسری تاریک پھر وہ اون سب کو جمع کرینگے پھر اونکو صور مین لٹکاوینگے پھر اونکو صور مین
پھونکینگے رب جل جلالہ فرمائیگا قسم ہے میری عزت کی چاہیئے کہ ہر روح اپنے جسم کی طرف رجوع کرے
پھر روحین صور سے نکلین گی مثل شہد کی مکھی کے حال آنکہ اونھون نے مابین آسمان و زمین کو بھر دیا
ہوگا پھر ہر روح اپنے جسم کی طرف آئیگی اوسمین داخل ہوگی روحین جسمونمین ایسی چلین گی جیسے زہر
سانپ کے کاٹے ہوئے مین چلتا ہے ف یہ جو کہا کہ مثل شہد کی مکھی کے نکلین گی یہ تشبیہ کچھ ہیئت و صورت
مین نہین ہے بلکہ فقط خروج اور اوسکی ہیئت مین ہے اسی کے مثل یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے یخرجون
من الاجداث کانہم جراد منتشر یعنی وہ قبرون سے نکلین گی جیسے ٹڈی پھیلی ہوئی تفسیر جو بیر
مین اس حدیث کی ایک لفظ مین یہ ہے کہ ارواح مؤمنین کی جابیہ سے اور ارواح کافرونکی برہوت سے
آئین گی اور البتہ وہ زیادہ تر راہ یاب ہونگی طرف اپنے ابدان کے ایک تمہارے سے طرف اپنے گھر کے
اور روحین اوسدن سیاہ و سفید ہونگی سو ارواح مؤمنین کی تو سفید ہین اور ارواح کافرونکی سیاہ

اس باب مین ایک مستقل رسالہ ضیافۃ الاخوان بفراسۃ الانسان نام تالیف ہوا ہے نہایت جامع و خوش اسلوب ہے سنہ ۱۳۰۲ ز بنور شہید ۱۳۱۲

دسوان فائدہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ خصومت ہوتی رہیگی درمیان لوگون کے
یہانتک کہ روح جسم سے جھگڑے گی روح جسد سے کہیگی تو نے کیا اور جسد روح سے کہے گا کہ تو نے حکم دیا اور تو نے
تسویل کی یعنی زینت دی تو اللہ ایک فرشتے کو بھیجے گا وہ درمیان اونکے فیصلہ کریگا اور اونسے کہیگا کہ تم دونون
کی مثل ایسی ہے جیسے کہ ایک آدمی تو مقعد یعنی اپاہج آنکھون والا ہے اور دوسرا اندھا ہے یہ دونون ایک
باغ کے اندر گئے مقعد نے اندھے سے کہا مین یہان پہل دیکھتا ہون مگر مین اون تک پہونچ نہین سکتا
ہون تو اندھے نے اوس سے کہا کہ تو مجھپر سوار ہو جا تو اون پہلون کو لے پہر وہ مقعد اندھے پر سوار ہو گیا
اور سنے پہلون کو لیا پس ان دونون مین کون حد سے بڑھنے والا ہے وہ کہین گے کہ دونون فرشتہ
اونسے کہیگا کہ تم دونون نے اپنی جانون پر حکم کیا یعنی جسد روح کے لیے مثل سواری کے ہے اور روح
اوسپر سوار ہے اخرجہ ابن مندہ ؒ انس رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ روح وجسد قیامت کے
دن جھگڑینگے جسد کہیگا کہ مین تو بمنزلہ کہجور کے پڑا ہوا تہا نہ ہاتھ ہلا سکتا نہ پاؤن اگر روح نہوتی اور روح
کہیگی مین تو ایک ہوا تہی اگر جسد نہوتا تو مین طاقت نہ رکہتی کہ کچہ کرون اور بیان کی گئی واسطے اونکے
مثل اندہے اور مقعد کی کہ اندہے نے مقعد کو اوٹھا لیا فدخل بصر المقعد وحملہ الاعمی
برجلہ اخرجہ الدارقطنی فی الافراد ولہ شاھد عن سلمان موقوفا واخرجہ عبد اللہ
بن احمد فی زوائد الزھد اور لفظ اوسکا یہ ہے مثل قلب کے جسد مین مثل اندھے کے اور مقعد کے
ہے مقعد نے کہا اندھے سے کہ مین پہل دیکھتا ہون اور طاقت نہین رکہتا ہون کہ اوسکے لئے کہڑا
ہون سو تو مجہے اوٹھا لے اندھے نے مقعد کو اوٹھا لیا تو اوسنے کہایا اور اندھے کو کھلایا یہ حدیث
اسکی مؤید ہے کہ قلب روح کا محل ہے واللہ اعلم ۱۹ شعبان ۱۳۰۵ ہجری کو وقت بارہ پر ۲۵ منٹ کے
ترجمہ شرح الصدور تمام ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلی اللہ وسلم علی سیدنا
محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

خاتمۃ الکتاب وعاقبۃ الفصول والابواب

اول خاتمہ کتاب شرح الصدور کا تہا اور اس خاتمہ مین مضامین خاتمہ تمام التنکیت کو بطور تلخیص کے چند فصلون

اونس

طرف

مین ادا کیا گیا ہے تاکہ نفع تام و فائدہ عام ہو*

فصل بیان مین وصیت وغیرہ کے

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے حق مرد مسلمان کا کہ اوسکے لئے کوئی چیز ہو جسمین وہ وصیت کرے کہ وہ رات گزارے اور ایک روایت مین تین رات مگر وصیت اوسکی لکھی ہوئی اوسکے نزدیک ہو رواہ الشیخان وغیرہما ۲ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مرا وصیت پر وہ مرا سبیل و سنت پر اور مرا تقوی و شہادت پر اور مرا اس حال مین کہ اوسکی بخشش کی گئی رواہ ابن ماجۃ ۳ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ محروم وہ شخص ہے جو کہ اپنی وصیت سے محروم رہا رواہ ابو یعلی باسناد حسن **ف** اہل علم فرماتے ہین جس شخص پر کوئی حق ہو حقوق خدای تعالی یا حقوق مخلوق سے تو اوسپر وصیت واجب ہے اور جسپر کسی کا حق نہ ہو تو اوسکے لئے مستحب ہے **ف** محل وصیت کا مال مین مطلقا تیسرا حصہ ہے وصیت واجبہ مین بصورت احتیاج کے اوسکو پورا کرلین اور وصیت مستحبہ مین اوس سے کم کرین **ف** طریقہ وصیت کا یہ ہے کہ زبان سے اوسکا ذکر دو عدل آدمیون کے روبرو کرین یا لکھکر اونپر پڑھین اور وہ دونون گواہ ہو جاوین یہ اولی ہے **ف** حقوق دو قسم ہین ایک آدمیون کے دوسرے اللہ تعالی کے سو آدمیون کے حق جیسے دیون و ودائع امانات مضمونات مثل مبیع مغصوب مسروق کے اور جیسے حقوق بدنی مثل مارنے زخمی کرنے استخدام بغیر حق کے اور جیسے حقوق قلبی مثل شتم و استہزاء وغیرہ کے میت کو چاہیئے کہ دیون کے ادا کرنے ودائع و امانات و مضمونات کے رد کرنے کی اور امانات و مضمونات مین خصوم کے راضی کرنے کی وصیت کرے اور اللہ تعالی کے حق جیسے نماز روزہ زکوۃ حج پس جب تک ہو سکے ادا کرے قضاء عمری کا ثبوت کسی دلیل سے نہین ہے اور ولی کا روزہ رکھنا میت کی طرف سے سنت صحیحہ سے ثابت ہے اور ادای نماز فوت شدہ کے واسطے زر نقد دینا بدعت فقہاء سے ہے کسی دلیل ضعیف سے بھی اسکی سند نہین ہے قوی کا کیا ذکر ہے ہان جو شخص روزہ رکھنے سے عاجز ہو وہ ایک صاع یا نصف صاع کفارہ مین دیسکتا ہے اور اگر میت

پر حج فرض تہا اور نہ کیا تو وصیت کر جاوے کہ بمقدار مصارف ضروری کے ایک حج اوسکی طرفسے ادا کر دیا جاوے لیکن حدیث شریف مین یہ آیا ہے کہ قریب قریب کی طرفسے حج کرے رہی وصیت مستحبہ تبرعات محضہ سے سوا اوسکے بیان کی کچھہ حاجت نہین ہے وہ خود ظاہر ہے لیکن اسقدر سمجھنا چاہیے کہ حالت صحت وحیات مین صدقہ کرنا افضل واکثر ہے ثواب مین بیماری مین اور مرتے وقت صدقہ کرنے سے ٭

کس نبارد ز پس تو پیش فرست		برگ عیشے بگور خویش فرست

اسکی دلیل یہ حدیثین ہین ۱ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کونسا صدقہ اجر مین بڑہکر ہے آپنے فرمایا یہ ہے کہ تو صدقہ دے اور تو بخیل تندرست ہو محتاجی سے ڈرتا اور غنا کی امید رکہتا ہو اور نہ سستی کرے تو یہانتک کہ جسوقت جان حلقوم کو پہونچ جاوے تو تو کہے کہ فلان کے لئے اتنا اور فلان کے لئے اتنا کذا رواہ الشیخان ۲ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی صدقہ دیوے اپنی زندگی وتندرستی مین ایک درہم کا یہ اوسکے لئے بہتر ہے اس سے کہ مرتے وقت سو درہم کا صدقہ دیوے رواہ ابن حبان فی صحیحہ وابو داؤد ۳ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تہے مثل اوس آدمی کے کہ اپنے مرتے وقت آزاد کرتا ہے اوس شخص کے مثل ہے کہ ہدیہ دیتا ہے جسوقت کہ سیر ہوجاتا ہے رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حدیث حسن صحیح ف یہ وصیت کہ قبر کے نزدیک جو قاری پڑہے اوسکو کچھہ دیدینا باطل ہے اگرچہ اہل زمان بکثرت اسمین گرفتار ہین صاحب طریقہ محمدیہ نے اس باب مین ایک رسالہ لکہا ہے اوسکا نام انقاذ الہالکین رکہا ہے اوسمین اس شبہہ کو دور کیا ہے اور احقاق حق فرمایا ہے اسی طرح یہ وصیت کہ مرنیکے بعد تین دن تک یا زیادہ کہانا پکانا باطل ہے اور یہی اصح ہے اسی کے ابو بکر بلخی رحمہ اللہ قائل ہین مؤلف طریقہ محمدیہ نے فرمایا ہے کہ اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہمارے زمانہ مین جو معتاد ہے بلاخلاف جائز نہین ہے رہا فعل ورثہ

کا اپنے اموال سے سو یہ مکروہ اور بدعت مستقبحہ ہے عمل جاہلیت سے ہے اور اسی طرح اونکی دعوت کا قبول کرنا اور قبر کے نزدیک گای بکری کا ذبح کرنا جائز نہین ہے جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ اسلام مین عقر نہین ہے اور وہ یہ تہا کہ قبر کے نزدیک گای یا بکری ذبح کیجاتی تہی انتہے امام احمد اور ابن ماجہ نے باسناد صحیح جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم میت کے گہر والون کی طرف جمع ہوتے اور اونکے کہانا پکانے کو نیاحت سے شمار کرتے تہے **ف** سنت قبر مین لحد ہے اور شق بہی جائز ہے اور یہ باختلاف احوال عباد و تراب بلاد کے ہے توسیع و تعمیق قبر مین مرد کے سینے تک درست اور اس سے زیادہ افضل ہے طول قبر کا بقدر طول انسان کے اور اوسکا عرض بقدر نصف قد اوسکے کافی ہے اور یہ بہی چاہیے کہ قبر مسنم او ر زمین سے بقدر ایک بالشت کے بلند ہو قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ بہت بلند کرنیسے جسکو اہل جاہلیت کیا کرتے تہے ممانعت کیجاوے مسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ابو الہیاج اسدی سے فرمایا کیا مین نہ بہیجون تجہکو اوسپر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہے بہیجا تہا یہ کہ نہ چہوڑے تو کسی صورت کو مگر اوسکو مٹا دے اور نہ کسی قبر بلند کو مگر اوسے برابر کر دے مسائل احتضار و کفن و دفن کے کتب فقہ سنت وغیرہ مین مبسوط ہین اور اکثر احکام اس باب مین اہل علم نے قدیماً وحدیثاً رسائل مستقلہ تالیف فرمائے ہین اسلئے اونکے ذکر کی یہان ضرورت نہین ہے **ف** مؤلف طریقۂ محمدیہ نے اپنی بعض مؤلفات مین لکہا ہے کہ قراءت قرآن شریف کی قبرستان مین مطلقاً جائز ہے علی ماھو المختار للفتوی من قول محمد رحمہ اللہ لیکن جب ہی جائز ہے کہ خاص اللہ کے لئے بہ نیت ثواب پڑہے رہی قراءت دنیا کے لئے سو یہ حرام ہے اس سے ہرگز کوئی ثواب حاصل نہین ہوتا ہے اسلئے کہ نیت واخلاص دونون مفقود ہین جو کہ استحقاق ثواب اور وصف عبادت مین مشروط ہین بلکہ پڑہنے والا پڑہوانے والا دونون گنہگار ہوتے ہین انتہے اور یہ قراءت بعض قرآن کی مقابر مین مردونکی زیارت کے وقت ہے نہ بعد دفن کے قبر پر اور اوسکے متصل جیسا کہ حافظان اجیر اور امرا مستجیر کیا کرتے ہین کہ یہ حرام ہے اور اسکی اجرت کا کہانا ممنوع ہے

فصل بعض وصایای نافعہ کے بیان مین

دنیا قابل اعتبار و اعتماد نہین ہے دیکھو بہت سے آدمی مہد مین اور اکثر لڑکاپن مین اور کتنے جوانی مین مرجاتے ہین بعض لوگ جو بڑہاپے تک پہونچتے ہین اونکی عمر دراز ذراسی فرصت مین ہوا کی طرح چلی جاتی ہے اور اون کو نہین معلوم کہان گئی ۵

پر تو عمر چراغی ست کہ در بزم وجود　　بنسیم مژہ برہم زدنی خاموش ست

بلکہ آغاز نشو و نما سے زمانۂ بلوغ تک کہ اکثر اوسکا پندرہ سال ہے غفلت مین گذر جاتا ہے بی تمیزی کی وجہ سے عمر عزیز کی کچھ قدر نہین جانتا ہے جب چالیس برس کی عمر کو پہونچتا ہے تو تحلیل قوی اور تبدیل آب و ہوا کا وقت آجاتا ہے سو وہ عمر جسکو عمر کہہ سکتے ہین بشرطیکہ صورت فرصت کے فراغ دستی بھی نصیب ہو ہموم و غموم و افکار جان گداز سے فراغت ملے وہ بھی پچیس برسین ہین اور اگر اوقات خواب کہ برادر مرگ ہین نکالے جاوین تو اس مقدار سے بھی کم زمانہ رہجاتا ہے اور آخرت کا معاملہ جسے کسی طرح کا انقطاع نہین ہے سر پر کھڑا ہے حساب کتاب ہان کا درپیش اور نجات وہان کی نہایت مشکل ہے تو اب پلّے سرے کی حماقت ہے کہ اس لذت قلیل اور فرصت حقیر کے سبب سے کہ وہ بھی بغیر مشقت و ایذا کے میسر نہین ہوتی ہے مفت مین باقی لذتون اور ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتون کو برباد و تباہ کردے اور عقبی کی دولت پائدار کے دامن کو ہاتھ سے چھوڑ دے اور آلام ابدی اور عذاب سرمدی سے راضی ہو اور خود کو اوسمین گرفتار کرے اور فانی کو باقی پر اختیار فرماوے و نعوذ باللہ من جمیع ما کرہ اللہ حیات دنیا کا وقفہ اگر کچھ معتد بہ ہوتا تو بھی ایک بات تھی کہ کچھ مزہ اوٹھا لیتے گو فانی ہی سہی مگر وہ تو حقیقت مین بالکل بے حقیقت ہے ۵

زیست ایک ماندگی کا وقفہ ہے　　یعنی یان سے چلین گے دم لیکر

جب یہان صرف دم لینا ہے ٹہیرا اور پڑاؤ آگے ہے تو پہر اس مزرع آخرت سے جہانتک بنے قولی فعلی مالی طاعت مین مصروف رہے وہان کا توشہ خوب سا جمع کرلے ۵

ساقیا یان لگ رہا ہے چل چلاؤ　　جب تلک یان بس چلے ساغر چلے

وہ جوان جسکا نشو ونما طاعت وعلم وعبادت پر ہوا ہے قیامت کے دن اوسکو عرش کا سایہ ملیگا ایام
جوانی مین جو کہ دیباچۂ کتاب زندگانی ہین گناہون سے توبہ کرنا بڑہاپے سے بہتر ہے کیونکہ موسم جوانی
مین سارے اعضا رو قوی درست وچست ہوتے ہین ہر بات کو جی چاہتا ہے بات چیت کہانے
پینے ہنسنے بولنے پہنے عیش وآرام کرنے مین مزہ ملتا ہے ایسے وقت مین محض خدا کے خوف سے
نفس کو لذات حرام سے روکنا طاعت الٰہی پر لگانا قدم استقامت پر جمے رہنا مردی ہے جب بڑہاپا
آگیا قوی ضعیف ہوگئے اعضا سست پڑگئے بال سفید ہوگئے دانت گر گئے ہر چیز کی لذت جاتی
رہی دل کی اُمنگ خاک مین مل گئی ایسے وقت مین اگر توبہ کی تو کیا کی یہ اگر توبہ نہ کرے تو کیا
کرے خود بڑہاپے نے اس سے توبہ کرادی اس باب مین چند حدیثین بہی آئی ہین ؎

توبہ از بادہ در ایام جوانی کردم		اول مستی من بود کہ ہشیار شدم	

جہانتک بنے اون لوگون مین سے ہو جنکو قیامت کے دن عرش کا سایہ ملیگا اور اللہ تعالی سے فردوس
برین کا سوال اور دارین کی عافیت وعفو طلب کرنی چاہیے کیونکہ کوئی شئے تندرستی ورستگاری
وفراخ دستی کو نہین پہونچتی ہے فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما
الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور ۔ ۲ فرض وقت یہ ہے کہ جہان کہین دینی مصلحت اور دنیوی مصلحت
باہم متعارض ہون تو حتی الامکان مصلحت دینی ہی کو سب پر مقدم رکہے جو شخص دینی مصلحت اور
یقینی منفعت کو انکے غیر پر مقدم رکہتا ہے اوسکو دنیا بہی بقدر تقدیر حاصل ہو جاتی ہے اور جو
شخص دنیا کی مصلحت کو آخرت کی فضیلت پر اختیار کرتا ہے تو دین اوسکے ہاتہہ سے ایسا نکلجاتا
ہے جیسے تیر کمان سے اور دنیا بہی قسمت سے زیادہ وقت سے پہلے اوسکے ہاتہہ نہین آتی ؎

دنیا مطلب تا ہمہ دینت باشد		دنیا طلبی نہ آن نہ اینت باشد	
بر روی زمین زیر زمین وار بری		تا زیر زمین روی تو زینت باشد	

دنیا مردار کی یہ خوبی قدیم ہے کہ جتنی اسکو طلب کرو اوتنی ہی بہاگتی ہے اور جسقدر اس سے بہاگو
اوسی قدر پیچہے لگتی ہے دیکہو جو شخص اپنے سایہ کے پیچہے دوڑتا ہے تو سایہ اوس سے بہاگتا ہے

اور جو وہ خود بہاگتا ہے تو سایہ اوسکا پیچہا نہین چہوڑتا ہے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ جس شخص نے ہموم کو ایک ہم کر لیا یعنی اپنی آخرت کا ہم تو اللہ کفایت کرتا ہے اوسکی ہم دنیا کو اکثر اس زمانے مین ایسا ہی ہوا کہ جسنے مصلحت دنیا کو مقدم کیا تو دنیا بہی اوسکے ہاتہہ نہ آئی اور خسر الدنیا والآخرہ کا پورا پورا مصداق ہو گیا اور بالفرض اگر دنیا بہی حاصل ہو جاتی ہے تو ذرا سی فرصت مین زائل ہو جاتی ہے قائم دائم نہین رہتی اور نتیجہ اوسکا خسران ابدی گلے کا ہار ہوتا ہے بہت سے لوگون کو اس زمانے مین دیکہا کہ اتفاقاً اونکو دولت دنیا ملی مگر ملنے کے بعد ہی دولتی مار کے چلدی کہ پہر اتا پتا اوسکا نرہا ؎

	غافل مشو ز عشوهٔ دنیا که این عجوز		مکاره می نشیند و محتاله می رود	

سوم شادی بیاہ مین مصلحت دینی کو مصلحت دنیا پر مقدم رکہین یعنی عورت مرد کی دینداری کا لحاظ کرین سوای دین کے رفاہ معاش اور حصول حکومت و مال پر نظر نہ جائین بلکہ صحیح النسب سید الحسب کو نصب العین رکہین قیامت کے دن دین و تقوی کی پرسش ہو گی دولت و حشمت و مال سے سوال نہوگا یہ نہ پوچہین گے کہ کونسے دولتمند امیر رئیس مالدار کا رشتہ دار ہے فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون حفظ النسب خصوصاً النسب سیادت ضروریات دینی سے نہین ہے اور سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ اجمعین کے ساتہہ نسبت قائم کرنا ہے مردون کے نکاح مین سیادت کا لحاظ نرکہنا مضائقہ نہین ہے لیکن ضرورت کے وقت اور عورتون کے نکاح مین حفظ سیادت ضرور ہے کیونکہ یہ ہمارا فخر ہے دین دنیا دونون مین اور کیونکر نہو اللہ تعالی نے خاندان اہلبیت کو ایسی باتون کے ساتہہ خاص فرمایا ہے کہ وہ اونکے غیر مین پائی نہین جاتی ہین اور وہ دارین مین نافع ہین لیکن تقوی و اتباع سنت کے ساتہہ نہ بدون اسکے اکمل کاملین نوع بنی آدم اور اشرف ملائکہ و تمام عالم جناب سید المرسلین محمد مصطفی احمد مجتبی شفیع المذنبین ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بارک علیہ و علی آلہ وصحبہ اجمعین جو شخص جسقدر جناب نبوی صلعم کے ساتہہ مشابہت پیدا کریگا اور ظاہر و باطن صفات فطری و اخلاق کسبی علم و عمل عادات و عبادات و معاملات خلق و خالق مین آپکے

ساتھ مشابہ ہوگا اور آپ کی پیروی پوری پوری کریگا اوسی قدر اوس آدمی کو مراتب آخرت حاصل ہونگے اور دنیا مین بمقدار آپکے اتباع کے کامل شمار کیا جاویگا اور جو شخص مشابہت مین قاصر ہے وہ بمقدار قصور مذکور کے ناقص سمجھا جاویگا اسی سے لئے زمرۂ اہل علم مین گروہ باشکوہ محدثین کرام واہل آثار عظام کہ جنہون نے کمال اتباع سنت مطہرہ وکتاب عزیز اختیار کیا ہے سب پر سبقت لیگئی ہین اور جماعۂ اولیاء اصفیاء مین اصحاب سلسلۂ نقشبندیہ عزیمت اتباع کے ساتھ مخصوص ہین اور یہی کمال مشابہت بسبب کمال متابعت کے دلیل ساطع ہے اونکی افضلیت پر اور اگر کمال متابعت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمت قاصر ہو اور شرف کمال اشتغال سنن ونوافل کا امروز فردا ودنیویہ مین میسر نہو فقط ادای واجبات وترک محرمات ومکروہات ومشتبہات پر عادت وعبادت ومعاملت مین قناعت کیجائے اور اعتقاد توحید واتباع مین موافقت ہو تو یہ بھی ایک غنیمت کبری ہے صحیحین مین مرفوعًا وارد ہوا ہے کہ جو شخص شبہات سے بچا اوسنے اپنے دین وآبرو کو بری کیا اور جو کوئی شبہات مین واقع ہوا وہ حرام مین واقع ہوا حق تعالی نے ارشاد فرمایا ہے ان اولیاؤہ الا المتقون یعنی اللہ کے دوست نہین ہین مگر متقی اور تقوی یہ ہے کہ واجبات کو ادا کرے محرمات کو چھوڑے مشتبہات سے احتراز فرمائے اور جو اسکے ساتھ کثرت نوافل وعبادات ہون اور مستحبات وتطوعات ادا کئے جاوین تو پھر کیا کہنا نور علی نور ہے ہان بدون ادای واجبات اور ترک محرمات کے اور احتراز شبہات کے نری کثرت نوافل وعبادات کچھ چیز نہین ہے محرمات مین سب سے زیادہ قبیح رذائل نفس ہین جیسے نفاق عجب کبر حقد حسد ریا سمعہ طول امل حرص دنیا طمع مال وحکومت حب شہرت فسوق وبدعات ومحدثات مین مبتلا رہنا اور جو انکے مثل ہین انکے بعد وہ محرمات ہین جنکا تعلق افعال جوارح سے ہے اونکے ذکر کا محل کتب فقہ ہین اور اگر اس مرتبے سے ہمت کوتاہی کرے اور شومی نفس وشر شیطان سے محرمات کا مرتکب ہو جاوے تو فورًا توبہ کرکے تلافی مافات کرلے اللہ تعالی غفور رحیم ہے اوسکی سعت رحمت سے امید قوی ہے کہ وہ گناہ توبہ کے سبب سے ناکردہ شمار کیا جاوے مگر جن امور مین بندگان الہی کی حق تلفی ہوئی ہو تو ک

صریح صلۂ رحم ہو اونسے مماالمکن بعزم ہمت اجتناب واجب سمجھے اور فعل منکرات مین کسی قریب اجنبی دوست آشنا امیر حاکم کا شریک نہو حق تعالیٰ اکرم الاکرمین ارحم الراحمین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمتہ للعالمین شفیع المذنبین ہین حقوق اللہ سے امید قوی عفو و ترک انتقام کی ہے رہے حقوق عباد سو انکی بخشش بدون بخشنے صاحب حق کے نہین ہوسکتی اس باب مین آیات و احادیث بہت ہین اونکا ضبط اس جگہہ دشوار ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھہ سے مسلمان سلامت رہین اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ دوست رکھے تو لوگون کے لئے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لئے دوست رکھتا ہے اور مکروہ رکھے تو اونکے لئے وہ چیز جسکو تو اپنے نفس کے لیے مکروہ رکھتا ہے یہ دونون حدیثین اس جگہہ کافی ہین ہم جو لوگ اپنے تابعدار ہین جیسے بی بی بچے نوکر چاکر لونڈی غلام رعیت حتی المقدور انکے ساتھہ درگذر کا برتاو کرین تاکہ یہ سب دوست اور راضی رہین انکی خفیف تقصیرون سے درگذر کرتے رہین اور اپنے حکام کو حسن ادب اور لطف فرمان برداری و خیر خواہی و خدمتگذاری و نصیحت ظاہر و باطن سے خوشنود رکھین اور خود پر مہربان کرین ہان اگر وہ معصیت کا حکم کرین یا اپنے فسق و فجور مین شریک کرین تو اس صورت مین فرمانبرداری نہین ہے کیونکہ لا طاعۃ فی معصیۃ الخالق اور اقران و اقربا و غربا و احباب و اخوان و اخوات و پڑوسیون کے ساتھہ اخلاص و محبت و غمخواری و تواضع و انکسار سے پیش آوین اور لطف و نرمی کے ساتھہ عمر بسر کرین دنیا چار دن سہل ہے ہر طرح جیسے گذر جاتی ہے اسکے معاملات کے لئے باہم قطع کرنا خوب نہین ہے دنیا مین کوئی گھر برباد نہین ہوا مگر جبکہ آپس مین لڑائی جھگڑا بکھیڑا پیدا ہوا جن لوگون سے اندیشہ دشمنی کا ہو اونکو احسان و نیکی کے ساتھہ شرمندہ و سرنگون کرنا چاہیے ؏

ہیچ دانی کہ شیر مرد ے چیست	شیر مرد زمانہ دانے کیست
آنکہ با دوستان تواند ساخت	وآنکہ با دشمنان تواند زیست

جہانتک بنے نرمی و مدارات سے پیش آئے سختی و درشتی نہ فرمائے کیونکہ جو کام نرمی سے بنتا ہے وہ سختی سے ہرگز راست نہین ہوتا چین اسی مین ہے کہ ہر امر مین نرمی و ملایمت کو ملحوظ خاطر رکھے ؏

	آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست	۵	با دوستان تلطف با دشمنان مدارا	

بدی کا مقابلہ بدی سے کرنا ہر ایک سے ہو سکتا ہے لیکن اسمین پوری پوری مساوات کا لحاظ کرنا ہر عامی کا کام نہین ہے اکثر جزا مین زیادتی ہی ہو جاتی ہے اسی لئے اخص الخواص بدی کی جزا بدی نہین دیتے بلکہ اوسکے مقابلے مین نیکی کرتے ہین اور اس آیت شریف مین اوسی امر کا اشارہ فرماتے ہین ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقاھا الا الذین صبروا وما یلقاھا الا ذو حظ عظیم واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ انہ ھو السمیع العلیم یہ آیت شریف فوائد دین و دنیا کی جامع ہے اسپر عمل کرنے والے سچے پکے مخلص کامل مسلمان ہین ۵

	بدی را بدی سہل باشد جزا		اگر مردی احسن الی من اسا	

اس آیت شریف کی پوری پوری مصداق ائمۂ اہلبیت علیہم السلام ہین **حکایت** ایکبار امام عالی مقام حضرت زین العابدین علیہ السلام چلے آتے تھے ایک شخص نے آپکی خدمت شریف مین کچھہ کلمے بے ادبی کے کہے خدام و غلام دوڑے تاکہ اوسکو سزای واقعی دین آپنے اونکو روکا پھر آپنے اوسکو بلایا اور نرمی سے فرمایا کہ تیری کوئی حاجت ہے وہ شرمایا پھر آپ اوسکو اپنے گھر لیگئے اور کئی ہزار روپیہ دیا اسکے بعد جب وہ شخص ملتا تو نہایت تعظیم سے پیش آتا اور کہتا کہ واللہ آپ اولاد رسول ہین حضرت امام علیہ السلام سے اس قسم کے بہت سے قصے منقول ہین چند حکایتین محاسن المحسنین مین بھی لکھے گئے ہین ۶ اپنی معاش کو کسب ید پر مقصور کرین کہ اسکی فضیلت حدیث شریف مین بہت آئی ہے خدمت قضا و افتا وغیرہ سے حتی الامکان احتراز کرین اسلئے کہ اسکی مذمت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اگرچہ کوئی کتنا ہی جبر کرے مگر ہرگز قبول نہ کرین خصوصاً اس زمانہ پر آشوب مین کہ ان عہدون کی صورت شرعی بھی قائم نہین رہی ہے حکم بما انزل اللہ کا کیا ذکر ہے معاش بقدر کفاف غنیمت سمجھین زیادتی کی ہوس نکرین حدیث شریف مین فرمایا ہے ما قل وکفی خیر مما کثر والھی اور اصل تونگری نفس کی تونگری ہے کچھہ کثرت مال پر موقوف نہین ہے ہان اگر اللہ سبحانہ اپنے

فضل وکرم سے غنای ظاهری بهی بغیر ذلت وسوال کے عنایت فرماوے تو اوسکا فضل واحسان ہے اوسکا شکر دل وجان سے ادا کرین مرضیات آلهی مین اوسکو صرف فرماوین اور تبعات وغوائل مال کا خیال رکهین ۸ مصارف مین بیچ کی چال چلنا بهتر ہے اگرچہ غنی هون تو بهی میانه روی اختیار کرین

۹ علماء وقت کے ساتهه مسائل وعلوم شریعت مین مقابل هونا ایک دوسرے کے کلام رد وقدح اور معاصرون سے منافرت کرنا ور آپ کو تحقیق وعلم مین دوسرے سے افضل جاننا اور جو کوئی اپنے قول کو رد کرے اوس سے برهم هونا اور اوسکے دفع کے لئے تحریر وتقریر سے پیش آنا کچهه چیز نهین ہے بلکه برکات اسلام سے محرومی کا سبب ہے اور بلوغ درجۂ ایمان کامل سے موجب نقصان ہے درس وتدریس کتب حدیث وتفسیر مین مشغول هونا اور بعد حصول علم یقینی کے اثبات سنت وقمع بدعت مین وقت صرف کرنا بجای خود کافی ووافی ہے ۰ ا لباس مکان کهانے پینے نکاح مین تکلف کرنا اور ان چیزون کی آراستگی مین منهمک رهنا دنیادارون کا طریقه ہے جو که آخرت سے غافل هین اور جو لوگ اہل اسلام هین عقبی کی نعمتون کو جانتے پهچانتے هین اونکو اس سے عار وانکار ہے

خوشا جهان تهیدستی وغریبالنش ۵ زوال نیست در اقبال بی نصیبالنش

۱۱ توحید رب العالمین جمله طاعات کا سر ہے ثبات قلب اور قوت یقین کے ساتهه لا اله الا الله محمد رسول الله پر مرنا عجب دولت بی زوال ہے اللهم ارزقنا واخلافنا واحبابنا وجمیع المسلمین آمین

۱۲ صحبت فساق سے دوری محبت اہل منکر ونفاق سے کناره کشی سعادت اخروی کی دلیل ہے ابرار کی صحبت عمر دراز مین نهین اثر کرتی اشرار وفجار کی همنشینی بهت جلد اپنا اثر دکهلاتی ہے ۵

زاهد از حلقۂ رندان بسلامت بگذر تا خرابت نکند صحبت بدنامی چند

۱۳ فتنے کے زمانے مین گوشه اختیار کرنا سلف صلحاء کا طریقهٔ انیقه ہے عموم بلوی مین دو گروه مین سے ایک کے ساتهه شریک هونا دین دنیا دونون سے هاتهه دهونا ہے ۱۴ عالی همتی یه ہے که حتی الامکان خلق خدا کے ساتهه احسان کرے اور محسون سے طالب عوض نهو نه اوسپر منت رکهے نه احسان جتاکے اوسکو ایذا دے الله سبحانه نے ان دونون سے نهی فرمائی ہے لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی

بلکہ اللہ تعالی کا شکر کرے کہ اوسنے ہمکو اسقدر نعمت دی کہ ہمارے ہاتھہ سے دوسرے کو نفع پہونچا اگر وہ
نہ دیتا تو کہان سے کسی کی سواسات کرتے یہ محض اوسکا منّ و فضل ہے اور یون کہین انما نطعمکم
لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً و لا شکورًا اور مماالکن کسی کا منت پذیر نہ ہو الید العلیا
خیر من الید السفلی اور اگر کسی کا منت پذیر ہو تو اوسکا شکر کرے اوسکی منت خود پر سمجھے ناشکری
سے بچے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس اور بقدر استطاعت اوسکے عوض کرے مال سے ہاتھہ
سے زبان سے جان سے اور اوسکے لئے اسقدر دعا کرے کہ سمجھہ لے کہ اوسکا عوض ہو گیا اگرچہ عرش
سے فرش تک اللہ سبحانہ کی ملک ہے اور جو کچہہ جس بندے کو نعمت پہونچتی ہے وہ سب اوسی وحدہٗ
لا شریک لہ کی نعمت ہے اور اوسی کے حکم سے ملتی ہے مگر اوسنے ہمکو حکم فرمایا ہے کہ ہمکو جسکے ہاتھہ سے
کوئی نعمت پہونچے ہم اوسکا شکر کرین اسلئے کہ نظم عالم و بندوبست بنی آدم اسی پر موقوف ہے کیونکہ
انسان اصل خلقت مین مدنی الطبع مخلوق ہوا ہے ہر لحہ اپنے بنی نوع کا محتاج ہے فقیر سے امیر تک
علی قدر مراتب سب کے سب اسی جال مین پہنسے ہوئے ہین حقیقت مین اگر غور سے دیکھو تو کوئی غنی
نہین ہے ہر ایک دوسرے کا محتاج ہے اور یہ غنا و فقر ایک امر اضافی ہے اگر کوئی ایک وجہ سے غنی ہے تو دوسری
وجہ سے محتاج ہے و بالعکس غرضکہ یہ عالم عالم احتیاج ہے غنا کا عالم عالم آخرت ہے یہ سوا جنت کے
اور جگہہ میسر نہین ہو سکتا ہے

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد	کسی را با کسی کارے نباشد

۵ از کوٰۃ لینا سادات پر حرام ہے کسی سے نہ لین اگرچہ فاقہ ہو اور نہ کسی سید کو دین کوئی ہو
کہین ہو گو کیسے ہی حالت سقیم ہو بلکہ اونکو بقدر کفاف اپنے پاک صاف مال مین سے دین کیونکہ
مال مین سوای زکوٰۃ کے اور حق بہی ہے ۶ اسوای فرائض کے اور عبادات مین اگر کمی ہو تو
خیر مگر معاصی سے اجتناب ضرور ہے کیونکہ ضرر کا دفع کرنا زیادہ نفع حاصل کرنے پر مقدم ہے گناہ
کی لذت باقی نہین رہتی اوسکا وبال باقی رہجاتا ہے اور مشقت طاعت کی گذر جاتی ہے اوسکا
اجر و ثواب ثابت رہتا ہے جسنے اس نکتے کو سمجھہ لیا اور توفیق عمل کی بہی نصیب ہوئی تو اوسکا

حال ومآل اچھا ہو الغرض ساری عبادتونکا اصل اصول صواب اور خلوص ہے ورنہ کالای بد بریش خاوند (حدیث) سمجھنا چاہئے
صواب وہ عمل ہے کہ کتاب وسنت کے موافق ہو اور خالص وہ فعل ہے کہ خدای تعالی ہی کے لئے ہو (سنت) نجاست
شرک جلی وخفی کی لوث سے خالی اور ریاء وسمعہ کی میل سے پاک صاف ہو جبکہ ہر عمل مین یہ دونون
اصلین قائم دائم ہو گئین تو نجات دارین کی امید بھی قوی ہو گئی اور مغفرت وعفو کا رشتہ ہاتھہ آیا
۸ اپنے آپ کو مولوی ملا حاجی حافظ قاری صوفی کہلوانا یا القاب شرعیہ اور کنیت نا مناسبہ جیسے
شیخ الاسلام مجدد الدین وغیرہ کے ساتھہ ملقب ومکنی کرنا اور اسپر خوشدل ہونا اور اسکے ساتھہ رضا ظاہر
کرنا کچھہ چیز نہین ہے دانشمندی تو یہ ہے کہ عالم باعمل ہو اور علوم کتاب وسنت سے خوب واقف ہو اور
اونکو علی وجہ التحقیق اچھی طرح سے جانتا ہو کسی مسئلے یا حکم مین دوسرے سے دریافت کرنیکا محتاج نہو
اور باوجود اس سب کے ان نامونکے ساتھہ نامزد نہو اگر ہو سکے اور توفیق الٰہی بھی مساعدت فرماوے تو تو
خالص مسلمان ہو فلان وبہمان اور ابن فلان اور چنین وچنان ہونا فضائل آخرت سے مانع ہے ۵

این حدیثم چه خوش آمد که سحرگه میگفت — بر در میکده با دف و نی ترسائی
گر مسلمانی همین است که حافظ دارد — وای اگر در پی امروز بود فردائی
بندهٔ عشق شدی ترک نسب کن جامی — ۵ — که درین راه فلان ابن فلان چیزی نیست

۹ دنیا سراسر غرور ہے اور بغیر غدر ومکر وفریب کے ہاتھہ نہین آتی اکثر اہل عالم کیا جاہل کیا عالم اس مردار کے
جال مین گرفتار ہین ہر روز وہر زمان مین رنگ وبو اس گل بدبو کا تازہ وتر ظاہر ہوتا ہے اور اہل عالم اسکو
غایت عقل اور نہایت ہوشیاری ودانشمندی جانتے ہین اور اسکے ساتھہ باہم مفاخرت کرتے ہین
اور جو انکا ہمرنگ وہمدم وہمو ضع نہین ہے اوسکو ابلہ واحمق سمجھتے ہین یہ نہین جانتے کہ جو اس ذکر
وفکر سے جسقدر غافل ہے اوتنا ہی وہ عاقل ہے اور جتنا جو جال مین پھنسا ہے وہ اوسی قدر احمق
وجاہل ہے قیامت کے دن کہ عیار ذات الصدور اور اظہار ہر مضمر ومستور کا روز ہے معلوم ہو جاویگا
کہ کس کام مین تھے اور انفاس گرامی کو کس خسیس چیز مین ضائع کر کے عاقبت محمود کو تباہ وبرباد
کر دیا اللھم غفرا اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا

وعذاب الآخرۃ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین
الی یوم الدین ؁

بہیچ کار کتب خوانیت نمی آید
جراحتی بدلت گر رسیدہ است آمی دردد

زجمع خاطر خود نسخہ فراہم کن
تواز گداختن خویش فکر مرہم کن

مسک الختام

اس بیان مین کہ رحمت آلہی وسیع ہے اور اوسکی نہایت وغایت نہین ہے اور اوسکا رحم وکرم اوسکے غیظ وغضب پر غالب ہے اس باب مین آیات واحادیث بکثرت وارد ہین مگر تہوڑے سے یہان لکہے جاتے ہین تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے فضل جسیم وکرم عمیم سے ہم سب کا خاتمہ بخیر فرماوے اور عذاب برزخ ونار سے نجات دے اللہم آمین ؁

اگر در دہر یک صلاے کرم
عزازیل گوید نصیبے برم

آیات کریمات

ان اللہ لایغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء اسمین سوائے شرک کے اور سب گناہون کی مغفرت کا امیدوار فرمایا ہے مگر مشیت کا خطرہ لگا ہوا ہے ۲ ومن یعمل سوء اویظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما اسمین وعدہ دیا ہے کہ کوئی گناہ اور ظلم نفس کیون نہو مگر وہ بعد توبہ واستغفار کے بخشدیا جاویگا ۳ کتب علی نفسہ الرحمۃ اگرچہ اللہ سبحانہ پر کوئی شئ واجب نہین ہے مگر اوسنے براہ رحم وکرم وتفضل رحمت کو اپنی ذات مقدس پر واجب کرلیا ہے ۴ قال عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شئ فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ہم بآیاتنا یؤمنون اسمین عذاب کو تو مشیت پر محول فرمایا اور رحمت کو ہر شئ پر وسعت بخشی اور اوسکو مومنین متقین کے لئے واجب ٹہیرایا ۵ وان ربک لذو مغفرۃ للناس علی ظلمہم وان ربک لشدید العقاب باوجود ظلم خلق کی مغفرت کو اونکے لئے ثابت فرمایا اور مغفرت کو منکر ذکر کیا تاکہ عام ہو اور حرف تاکید اور

لام سے اوسکی تاکید کی ۷ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم
اسکے اول جملے مین بہ نسبت دوسرے کے زیادہ تر تاکید ہے کیونکہ اول تو بندون کو اپنی طرف مضاف
کیا پہر ضمیر متکلم کی تکرار کی پہر غفور رحیم دو وصف اپنی ذات پاک کے ایسے ذکر فرمائے کہ اونمین غایت
درجہ کی مغفرت و رحمت ہے اور دوسرے مین عذاب کو اپنی طرف منسوب کیا اور اوسکو بصفت الیم
موصوف فرمایا یعنی فی نفسہ اوسکا عذاب الیم ہے مگر غایت رحمت و مغفرت سے چاہے تو سوای مشرکون کے
سب کو بخشدے اسلئے کہ یہ دونون وصف اسی کے مقتضی ہین کہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی
انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم اسمین
بندون کو نا امیدی رحمت سے منع کیا اور سارے گناہ بخشنے کا وعدہ فرمایا پہر وہی دو وصف غفور و رحیم
ذکر فرمائے جنسے شب و روز مغفرت و رحمت برس رہی ہے اور پورا پورا ظہور اونکا قبر و حشر مین ہوگا
۸ الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبحون بحمد ربہم ویؤمنون بہ ویستغفرون
للذین آمنوا ربنا وسعت کل شئ رحمۃ وعلما فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک
وقہم عذاب الجحیم ربنا وادخلہم جنات عدن التی وعدتہم ومن صلح من آبائہم
وازواجہم وذریاتہم انک انت العزیز الحکیم وقہم السیئات ومن تق السیئات
یومئذ فقد رحمتہ وذلک ھو الفوز العظیم سبحان اللہ و فور رحمت الٰہی تو دیکہو کہ ایک تو آپ
غفور و رحیم ہے ہر شئی کو اوسکی رحمت سمائی ہوئی ہے اور علم اوسکا ہر چیز کو محیط ہے اسپر طرہ
یہ ہوا کہ حاملین عرش برین مقربان بارگاہ رب العالمین ہر دم ہر لحظہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین
اور مؤمنین کے لئے کس خوبی و حسن ادا سے مغفرت مانگ رہے ہین پہر مؤمنین ہی پر قناعت
نہین ہے بلکہ اونکے آبا و اجداد و اولاد و احفاد کے واسطے جنات عدن مین داخل ہونیکا اور سیئات
سے بچنے کا سوال کر رہے ہین اب اس سے زیادہ اور کیا رحم و کرم ہوگا ۹ والملائکۃ یسبحون
بحمد ربہم ویستغفرون لمن فی الارض الا ان اللہ ھو الغفور الرحیم اسمین ملائکہ کرام
کا ذکر ہے کہ وہ اپنے رب کی تسبیح کرتے ہین اور زمین والون کے لئے مغفرت چاہتے ہین پہر وہی

دو وصف غفور و رحیم ہے تنبیہ و تاکید ذکر فرمائی جو کہ غایت مغفرت و رحمت پر مشتمل ہیں ÷

احادیث رحم و رافت

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ عز و جل نے ای ابن آدم بیشک جبتک تو مجھے پکاریگا اور مجھسے امید رکھیگا تو میں تجھے بخشونگا اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور میں پروا نہیں کرونگا اے بیٹے آدم کے اگر پہونچ جاوین گناہ تیرے ابر آسمان تک پھر تو مجھسے مغفرت چاہے تو میں تجھے بخشدونگا اوس چیز پر جو تجھسے ہوئی اور میں پروا نہ کرونگا ای ابن آدم اگر تو آوے میرے پاس زمین بھر گناہ لیکر پھر تو مجھسے ملے حال آنکہ تو کسی چیز کو میرے ساتھ شریک نہ کرتا ہو تو میں آؤنگا تیرے پاس زمین بھر مغفرت لیکر رواہ الترمذی وقال حسن ۲ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک جوان پر داخل ہوئے اور وہ مر رہا تھا فرمایا تو اپنے آپ کو کسطرح پاتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں اور بیشک اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں جمع ہوتے خوف و رجا کسی بندے کے دل میں ایسی جگہہ میں یعنے مرتے وقت مگر عطا کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو وہ چیز جسکی وہ امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اوسکو اوس چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے رواہ الترمذی ۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن ظن یعنی اللہ تعالی سے نیک گمان رکھنا عبادت سے ہے رواہ الترمذی ۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ عز و جل نے میں نزدیک گمان اپنے بندے کے ہوں جو اوسکو میرے ساتھ ہے اور میں اوسکے ساتھ ہوں جس جگہہ وہ مجھے یاد کرتا ہے قسم ہے اللہ کی البتہ اللہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی ایک تمہارے سے کہ وہ اپنی گمی سواری کو جنگل میں پاوے اور جو شخص میری طرف بالشت بھر قریب ہوتا ہے تو میں اوسکی طرف ہاتھ بھر قریب ہوتا ہوں اور جو کوئی میری طرف ہاتھ بھر قریب ہوتا ہے تو میں اوسکی طرف باع بھر قریب ہوتا ہوں اور جسوقت وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اوسکی طرف دوڑتا آتا ہوں رواہ البخاری ومسلم ۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم یہانتک خطا کرو کہ تمہاری خطا

آسمان کو پہونچ جاوین پہر تم توبہ کرو تو اللہ تمپر رجوع کریگا یعنی تمہاری توبہ قبول فرماویگا رواہ ابن
ماجۃ باسناد جید ۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا
فرماتے تہے کہ بندہ کسی گناہ کو پہونچا پہر اوسنے کہا یا رب بیشک مینے گناہ کیا سو تو میرے لئے بخشدے
اوسکے ربنے کہا میرے بندے نے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے اوسے
بخشدیا پہر وہ دوسرے گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہ نے یون کہا کہ پہر اوسنے دوسرا گناہ کیا کہا یا رب
مینے دوسرا گناہ کیا تو اوسکو مجہے بخشدے اوسکے ربنے کہا جانا میرے بندے نے کہ اوسکا ایک رب ہے
جو گناہ کو بخشتا ہے اور اوسپر پکڑتا ہے بخشدیا واسطے اوسکے پہر ٹہیرا رہا جسقدر اللہ نے چاہا پہر وہ
اور گناہ کو پہونچا کئی بار ابوہریرہ نے کہا کہ پہر اوسنے دوسرا گناہ کیا کہا یا رب بیشک مینے گناہ کیا سو
تو میرے لئے بخشدے اوسکے ربنے کہا میرے بندے نے جانا کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہونکو بخشتا ہے
اور اونپر پکڑتا ہے اوسکے ربنے فرمایا مینے اپنے بندے کے لئے بخشدیا سو چاہیئے کہ کرے جو چاہے
رواہ البخاری ومسلم ٥

بر درگہ دوست ہر گناہی بخشند
عفو گنہ ہبا تو اسلئے کردند
صد سالہ گنہ بہ آہی بخشند
زینجاست کہ کوہ را بکاہی بخشند

۷ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ قبول
کرتا ہے توبہ بندے کی جب تک کہ اوسکو غرغرہ نہین لگتا ہے رواہ الترمذی وقال حدیث حسن
۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے توبہ کرنے والا
گناہ سے مثل اوس شخص کے ہے جسکے لئے کوئی گناہ نہین ہے رواہ ابن ماجۃ والطبرانی
۹ عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اور میرے والد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے
میرے والد نے اونسے کہا کیا تمنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ ندامت توبہ ہے کہا ہان
رواہ الحاکم ۱۰ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتہ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نہ کرو تو مقرر اللہ تمکو لیجاوے اور بیشک ایک ایسی

قوم کو لاوے کہ وہ گناہ کریں پھر اللہ سے مغفرت چاہیں تو وہ اونکی مغفرت کرے رواہ مسلم ۵

دارم گنہے ز قطرۂ باران بیش	وز شرم گنہ فگندہ ام سر در پیش
ناگاہ ندا شد کہ مترس ای درویش	ما در خور خود کنیم و تو در خور خویش

۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ اللہ نے خلق کو پیدا کیا تو اوسنے اپنی کتاب میں لکھا وہ عرش پر اوسکے نزدیک ہے بیشک میری رحمت غالب ہوگی میرے غضب پر اور ایک روایت مین یون ہے کہ سابق ہوئی میری رحمت میرے غضب پر رواہ مسلم ۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا فرماتے تھے کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے کیے سو ننانوے تو اوسنے اپنے نزدیک روک رکھے اور زمین مین ایک حصہ اوتار دیا پس اس حصے سے خلائق باہم رحم کرتی ہے یہانتک کہ دابہ اپنے کُھر کو اپنے بچے سے اوٹھا لیتا ہے اس خوف سے کہ وہ اوسکو پہونچے اور ایک روایت مین اونسے یون آیا ہے کہ بیشک اللہ کی سو رحمتین ہین اونمین سے ایک رحمت کو تو درمیان جن والنس وبہائم وہوام کے اوتار اور اوسکے سبب سے وہ آپس مین مہربانی کرتے ہین اور اوسی وجہ سے باہم رحم کرتے ہین اور اوسی کے سبب سے وحش اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے اور ننانوے رحمتون کو اللہ تعالی نے رکھہ چھوڑا ہے کہ اونسے قیامت کے دن اپنے بندون پر رحم کریگا رواہ مسلم ۳ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بیشک اللہ نے پیدا کین جسدن کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا سو رحمتین ہر رحمت مطابق اوس چیز کے کہ درمیان آسمان کے ہے زمین تک سو اونمین سے ایک رحمت کو زمین مین رکھا پس اوسکے سبب سے والدہ اپنے بچے پر رحم کرتی ہے اور وحش وطیر بعض اونکا بعض پر جسوقت قیامت کا دن ہوگا تو اون کو اس رحمت سے پورا کریگا رواہ مسلم ۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مومن اوس عقوبت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی جنت مین کوئی طمع نہ کرے اور اگر کافر اوس رحمت کو جانے جو کہ نزدیک اللہ کے ہے تو اوسکی

جنت سے کوئی نا امید نہوتا ۵ مسلم ۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیدیون پر آئے ناگاہ ایک عورت قیدیون مین کی تلاش کر رہی تہی جب کسی بچے کو قیدیونمین پاتی تو اوسکو لے لیتی پہر اوسکو اپنے پیٹ سے لگاتی اور دودہ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے فرمایا کیا تم اس عورت کو دیکہتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی ہمنے کہا نہین قسم ہے اللہ کی اور وہ اسپر قدرت بہی رکہتی ہو کہ اوسکو نہ ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ بہت رحم کرنیوالا ہے اپنے بندون پر اس عورت سے اپنے بچے پر روا ۵ مسلم ان حدیثون کے سوا اور بہت حدیثین ہین بنظر طول کے اونکو اس جگہہ ذکر نہین کیا رزقنا اللہ تعالی الحیاۃ الحسنی واذاقنا حلاوۃ رضوانہ الاسنی وادخلنا برحمتہ وفضلہ دار النعیم ووقانا من عذاب البرزخ ونار الجحیم وصلی اللہ تعالی وسلم وبارک علی خیر خلقہ سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ وصحبہ وکل مومن تقی ومسلم نقی ومتبع صوفی والمسئول ممن اطلع علی ہذا الکتاب من العلماء الاعلام والمشائخ العظام والمؤمنین والمؤمنات من ملۃ الاسلام ان یلحظوہ بعین العنایۃ ویسبلوا علیہ ذیل الرعایۃ ویصلحوا ما بدا فیہ من الخلل ویصححوا ما کان فیہ من العلل فقد ابی اللہ ان یصح الا کتابہ العظیم وان یسلم من النقص الا خطابہ الکریم و لنعم ما قیل ؎

اخا العلم لا تعجل بعیب مصنف	ولم تتحقق زلۃ منہ تعرف
فکم افسد الراوی کلاما بعقلہ	وکم حرف المنقول قوم وصحفوا
وکم ناسخ اضحی لمعنی مغیرا	وجاء بشیء لم یردہ المصنف

ولما بلغ بنا الکلام الی ہذا المقام عن لنا ان نختم بہذہ الابیات اقتداء ببعض الکرام وباللہ التوفیق وبیدہ حسن الختام سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ۵

الهی لئن لم تعف فالویل کلہ
لعبد مسیئ ذی ضلال و باطل

تعلم علماً لیس فیہ بعامل
وکم قال من قول ولیس بفاعل

فان تنتقم من ظالم شر ظالم
فعدل اتی من عادل خیر عادل

وان تعف منک العفو فضل اتی بہ
سحائب جود جاد بالخصب هاطل

علی مجدب عطشان لمفاز مقفر
فقیر الی غوث یغیث و وابل

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین آمین شنبہ ۲۳ شعبان ۱۳۰۵ ہجری وقت دو ساعت روز تمام شد

تاریخ

خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ کتاب نایاب جسکا ہر ایک ورق عبرت ناظرین اور خبرت اہل یقین ہے ماہ ذیقعدہ ۱۳۰۶ہجری مین چہپکر سرمہ کش دیدۂ اولی الالباب باتمکین ہوئی ای زندہ دلان باخبر اس کتاب کے فصول و ابواب شروع سے آخر تک حالات برزخ اور موت و روح کے بیان مین ایسی مشرح و مفصل ہین کہ اس جامعیت کے ساتھہ کوئی دوسری کتاب زبان اردو مین موجود نہین ہے جناب مترجم و مؤلف مدظلہ العالی کا مقصود یہ ہے کہ تمام اردو خوان اون مقامات برازخ و حالات ارواح سے مطلع ہو جائین جنکے ادراک سے اکثر کم استعداد محروم ہین بڑی بڑی کتب متقدمین جو عربی و فارسی کی اس بیان مین مشہور روزگار ہین اون سب کے مطالب و مضامین جناب مؤلف دام مجدہ نے ترجمہ کرکے اس کتاب مین داخل فرمائے ہین اب یہ کتاب حقیقت روح اور موت و برزخ کے بیان مین ایسی مکمل اور جامع ہے کہ ناظر کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت باقی نہین رہی بموجب اینکہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین پروردگار عالم اس کتاب کو مقبول طبائع خاص و عام کرے اور مؤلف سراپا خیر و حسنات کو اجر جزیل دنیا و آخرت مین مرحمت فرماوے آمین ثم آمین

تمت

تاریخ طی الفراسخ

مرتب شد کتابی آن کہ از وے | براہ غیب پردازی بہ فرسخ
چو احمد سال تالیفش بجستم | دلم گفتہ بدان حالات برزخ

خاتمہ طی الفراسخ از عزیز مصر ناز کخیالی منشی محمد عزیز اللہ خان بھوپالی اطال اللہ ایامہ و لیالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد نا محدود اسکے لایق وہ آفریدگار برحق اور قادر مطلق ہے جو وحدہ لاشریک بی مثل و بی نظیر ہے۔ اور بے شبہ و بیشبہ علی کل شئی قدیر قطعہ

ببین ز حکمت خلاق آسمان و زمین | کہ ہر چہ ہست بعالم نشان قدرت اوست
بیطن رحم و صدف قطرہ چون کند روشن | کہ خلق محو تماشای شان عظمت اوست

اور لغت کثیر اکثیر تقدس تخمیر کے قابل وہ ماہ منیر رسالت ہے جو خبیر برحق ہے اور بصدق بشیر و نذیر قطعہ

زہی حبیب خداوند خالق عالم | کہ نقش خاک درش بر جبین قمر دارد
چنان برونق دین شاہ انبیا آمد | کہ جبرئیل امین تیغ او بسر دارد

صلوات اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و اہل بیتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

امابعد عاصی ہیچمدان راجی رحمت رحمان محمد عزیز اللہ خان عزیز دلفیض اللہ خان ابن منگل خان بن ماہ علی خان افغان متوطن قدیم دار الاقبال بھوپال حرسہا اللہ عن الشر و الزوال مژدۂ جان پرور و روح افزا و نوید سراسر امید مسرت انتما بخدمت ارباب صادق الایقان۔ و اصحاب شائق العرفان نذر لاتا ہے اور لطیفہ تازہ بتازہ نو بنو سناتا ہے کہ اس اوان میمنت اقتران و ایام سعادت فرجام مین محبی مخلصی سید ذو الفقار احمد عفا اللہ عنہ واجنباہ نے کتاب نادر البیان بمضامین راست و راسخ مسمی بہ طی الفراسخ الی منازل البرازخ ایسی بطرز پسندیدہ و آئین برگزیدہ تالیف فرمائی ہے جو سراسر مفید خاص و عام و مقبول کافۂ انام ہے اوسکے ورق ورق سے اسرار عجائبات عالم برزخ ظاہر و عیان ہین اور اوسکے صفحہ صفحہ سے حالات غیبی عالم قبر سے تا عرصات حشر و نشر من کل الوجوہ بیان مضامین عبرت آگین اوسکے سے انسان ہوش تازہ پاتا ہے

شوق طاعت معبود برحق منزل پوش لاتا ہے۔ اور اوسکے مطالب ماربے ہر اہل خرد انجام اندیش کو خلوص فکر معاد
پیش آتا ہے۔ ذوق عبادت خالق مطلق دل مین سماتا ہے۔ اگر بشر چشم بصیرت سے دیکھے سمجھے دنیای دون کو دار شر
جان کر رہ نورد منازل ربانی۔ بل منزل گزین عرفان سبحانی۔ ہو جائے جو کہ بہترین نتیجہ حصول رضامندی مولی الموالی ہے
اور افضل ترین ذریعہ وصول دولت وصال لایزالی غرض زبان قلم کی کیا جان اور قلم زبان کی کیا امکان۔ کہ تعریف
اس کتاب مجموعہ اور توصیف اس نسخہ مسعود کی معرض تحریر یا قالب تقریر مین لاسکے بناگزیر جالت دعا خیر سے بجناب
باری عز اسمہ بسالت کرتا ہون لیس اس بیان لابیان سے کنارہ گیر ہوتا ہون۔ اور قطعہ تاریخ بشستہ نظم دلکش ہدیہ دیتا
ہون۔ الٰہی اپنے فضل و کرم عام سے بطفیل حضور خیر الانام علیہ افضل الصلوات والسلام کے اس کتاب نایاب کو قبول
ہر اہل اسلام۔ اور مؤلف صاحب اور اسکے پڑہنے والے سمجھنے والے اور اس عاصی ناکام خیر طلب شرذہ رسا اور جمیع
مومنین ومومنات کو صراط مستقیم سنن نبی کریم علیہ الصلوات والتسلیم پر حسن قیام عطا فرما کر مدام ہمدوش مقاصد دینی و
دنیوی اور دوام ہم آغوش مطالب صوری معنوی رکھنا اور انجام کار اس انار پاکدار سے خیر اختتام اور نیک انجام
روزی فرمانا آمین یا رب العالمین قطعہ تاریخ

بحمد اللہ ہوئی کیسی مرتب
حبیب طالبان حب مولی
خداوندا طفیل مخبر حق
مؤلف صاحب باطن کو سب کو
تیری لطف و کرم سے ہے یہ امید
کرم سے اپنی ہمکو بخشدے جو

کتاب مستطاب بہتر قدرت
نصیب عاشقان در عین خلوت
کہ جسپر ہوگیا ختم رسالت
صراط احمدی پر دی اقامت
کہ خیر خاتمہ کرنا عنایت
عنایت ہو عنایات باغ جنت
بجا ہی اسکو کہنا صدق دل سے

انیس رہ نوردان طریقت
مضامین صفا اسکے یکسر
پڑہے دیکھے سنے اسکو جو کوئی
ہمارے خاص آقا کو کرم سے
عطا ہو نعمت دیدار تیری
شکر ریز و مخبر کہ عرش تاریخ
کتاب مرجع اصحاب حکمت
۱۳۰۶

جلیس پاکبازان شریعت
کہ تو در رمز حکمت ہین یہ ندرت
اوسے دے معرفت کی اپنی نعمت
ہمیشہ شاد رکہنا تا قیامت
نصیب ہو محمد کی شفاعت
کہ جس سے سامعین کو ہو مسرت

بالخیر

)(*

فہرست مطالب الفرح المنح الی منازل البرزخ

تمت

امداد الحیّ باصلاح الطیّ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ سبحانہ حمدًا نرجو بہ حسن الختام ۔ و نشکرہ شکرًا نستجلب بہ مزید الانعام ۔ و نصلی و نسلم علی سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول رب العالمین سیدنا و مولانا محمد سید الانام و لبنۃ التمام و علی آلہ الکرام و صحبہ العظام صلوٰۃً و سلامًا دائمین متلازمین الی یوم القیام **اما بعد** اللہ تعالیٰ کے تائید کو دیکھنا چاہیے کہ جسوقت شرح الصدور کے ترجمہ کا قصد ہوا تو خاکسار کے پاس ایک نسخہ قلمی تھا نہایت غلط غیب سے ایک اور قلمی نسخے کا پتا ملا گو غلط تھا مگر بہت کام نکلا جب ترجمہ ہو کر تیار ہوا نوبت کاپی نویسی کی پہونچی تو مولوی عبد العلی صاحب امامی دام مجدہ نے لکھنؤ سے دو نسخے قلمی اور بہیجے اونسے بہت کچھہ تائید ہوئی جب کتاب طبع ہو کر تیار ہوئی اور نوبت صحت نامہ لکھنے کی پہونچی تو ایک نسخہ اتفاقًا مطبوعہ لاہور ہاتھہ آیا اگرچہ غلط ہے مگر جی مین آیا کہ طی الفرسخ مین جو احادیث و آثار کہ شرح الصدور کی ہین اونکا مقابلہ کر لیا جائے جو غلط ہو چھوڑ دیا جاے اور جو صحیح ہو وہ اخذ کیا جائے اور جو کم ہو اوس سے غرض نہو اور جو زیادت ہو وہ لیجاسے تو خالی از فائدہ نہو گا بسبب مرض و ضعف کے اول قصد تھا کہ یہ کام ناظرین کی ہمت پر چھوڑا جائے جو چاہے گا کر لیگا لیکن پھر خیال آیا کہ ع برگ عیشے بگور خویش فرست ✣ کس نیارد زپس تو پیش فرست ✣ پس اللہ سبحانہ پر توکل کر کے یہ کام شروع کیا وقت مقابلہ کے اور قلمی نسخون کو بھی رکھہ لیا چند دن مین اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مجموعہ مرتب ہو گیا اور نام اسکا **امداد الحیّ باصلاح الطیّ** رکھا اور اسکے مضامین کو تین فصل پر ترتیب دیا پہلے یہ قصد تھا کہ صرف صحت نامہ لکھدیا جائے اختلاف نسخ سے تعرض نکیا جائے جو نسخے پہلے سے حاشیہ پر لکھی ہین

وہی کافی ہین مگر پھر یون خیال آیا کہ جو نسخ بامعنی ہین اونکو بھی صحت نامہ مین درج کردیا جائے کیونکہ اسمین ایک فائدہ عمدہ ہے اب اس مجموعہ مین چند امور جمع ہوگئے اول اغلاط طبع دوم اختلاف نسخ در اسماء رواۃ سوم اختلاف نسخ در عبارت چہارم احادیث و آثار زائدہ پنجم بعض حواشی مفیدہ ششم تصحیح بعض اسماء رواۃ ہے کہ وقت تحریر رسالہ حدائق الزھود فی رجال شرح الصدور کے مراجعت کتب رجال سے معلوم ہوئی یہ رسالہ چھ سات جزو کا بزبان عربی ہے اسمین پانسو^{۵۰۰} سے زیادہ رواۃ شرح الصدور کو جمع کیا ہے مگر ابھی تک وہ غیر مرتب ہے اگر اللہ سبحانہ کو منظور ہے تو مرتب ہوکر شائع ہوگا مثلاً ایک نام متن مین تہا اور ایک حاشیہ پر بطور نسخہ کے دونوںکا احتمال تھا تعین نہین ہوسکتا تھا سو وقت تحریر رسالہ مذکورہ کے بعض اسما کا تعین معلوم ہوگیا اونکو بھی اسمین درج کردیا اور جن کا تعین معلوم ہوا اونکو بطور نسخہ کے لکھدیا یہ سب امور وہی لکھے گئے ہین جو کہ سودمند ہین زائد و بیمعنی کو چھوڑدیا اور جن علما کے کتب سے امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے شرح الصدور مین اخذ کیا ہے یا خاکسار نے طی الفراسخ مین مدد لی ہے یا اونکا ذکر آگیا ہے اونکے تراجم کتب تاریخ موجودہ سے لکھکر الروض الممطور فی علماء شرح الصدور نام رسالے مین درج کردیئے ہین یہ رسالہ اسی کتاب کے آخر مین ملحق ہے تاکہ وقت مطالعہ کے جس عالم کا ترجمہ دیکھنا منظور ہو ملاحظہ کرلیا جائے اور جن کے تراجم میسر نہین آئے اونکے اسماء مبارک علحدہ فصل مین لکھدیئے گئے تاکہ جسکو میسر ہون وہ تحریر فرمائے اور اجر حاصل کرے اللہ سبحانہ اپنے فضل و کرم سے اس کام کو قبول فرمائے اور سب مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور میرا اور جنکی ہمت والا نہمت سے یہ کام ہوا اونکا اور سب مومنین و مومنات کا حسن خاتمہ کرے اور توفیق اپنی مرضیات کی دے اور عاقبت دارین عطا فرمائے اور آفات دین و دنیا سے برکران رکھے اور عذاب برزخ و آخرت سے بچائے اور ہمارے قصور و فتور و فجور و سیئات و ذنوب کو اپنی رحمت سابقہ سے بخشدے آمین ثم آمین اللھم انا نسالک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا واحسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ آمین یا رب العالمین

وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

تسلیما کثیرا دائما ابدا الی یوم الدین آمین

فصل صحت نامہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۷	سمیتہ ودمزات علیہا صورۃ الخ	کتابہ ورمزات علیہا صورۃ الخ	۳۹	۱۴	ملاقات کی	ملاقات کی محبت کی
۱۴	۱۱	جسندر	جخزر	۴۰	۱۶	کہا فلان	کہا یعنی لوگون نی کہا فلان
۲۳	۹ حاشیہ	وابنو	وابنوا	〃	۱۹	صاحب غصص و	یعنی بڑی ناگوار
〃	۱۴ حاشیہ	قصر	القصار			کرب	سختیون والی
۲۵	۱۶	بنی تمیم	بلی	۴۷	۲	دیکھتے	لوزاحد سیف الخ
۲۶	۳	ابی نمیلہ	ابی عبلہ	۴۸	۱۰	ہونے کے	ہونے نے
〃	۸ حاشیہ	برزخ بین	برزخ بین جس سے	〃	۱۱	اسکی پہلی ہے	پس یہ لفظ ماقبل کی ساتھ
۳۰	۱۸	حکیم	حکم				متصل ہے یعنی
〃	۱۹	مبارزت	مبادرت	۴۹	۲۰		جسکی دل سی الخ
۳۱	۱۱	قریب	[illegible]	۵۰	۳	دو	دونو
〃	۱۵	تو اوسکو پھر نکلنا	اگر تو اوسکو یعنی صحت کو رجوع نکر	۵۲	۹	تو زیارت کر	تم زیارت کرو
				〃	۱۱		کرینگی یا یہ معنی ہین کہ
۳۲	۸	تہا	پس تہا				کرےگی یعنی زیارت
〃	۱۸	سعد	سعید	۵۳	۱	ہوتا ہے	ہوتا ہے
۳۴	۱۳	ابد	ابد و نقار	〃	۵	الحقنا	الحقنا
۳۶	۳	موت شر ہی	موت خیر ہے	۵۵	۲	تاکہ	یعنی تاکہ
۳۶	۱۳	ابن عربی	ابن الاعرابی	〃	۱۰	اوس کی	اللہ کی
۳۷	۳	منقوص	منقوص رواہ ابن المبارک	۵۶	۱۸	توان دونو کو	مین ان دونو کو
۳۸	۲	کرلے	کرلے رواہ احمد			ای عمر	ای عمر
〃	۱۴	موت کی جلدی کرتا ہے	لفظ اصل تستبطأ الموت	۶۰	۱۷	برادری	برداری

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۶۳	۲۱	رسلنا	رسلنا وهم لا یفرطون	۸۱	۲۱	عمر	عمرو
۶۴	〃	اوس سی	اوس نی	۸۳	۱۷		تو اوسی لائق ہے ف۱
۶۵	۱۳	حبان	حیّان	۸۴	۳	نزدیک	اوسپر نزدیک
〃	۱۷	اونسے	مین نی اونسے	〃	۱۱	ذره	اوس سی ذره
۶۶	۷	ابو عبید	عُبَید	〃	۱۸		شدت لفظ اصل گذر گیا ہے ف۲
۶۷	۱۳	اسلم	سُلَیم	۸۷	۲	حسن	بسند رجال ثقات حسن
۶۸	۱	جبان	جبان سے	〃	۴	حمزه	حمزه
〃	۲	حکم	ابو الشیخ نی حکم	〃	۷	علی	علی بن
〃	۳	کیا گیا	کیا	۸۸	حاشیه	پہلو	سیرا پہلو
〃	۹	ازدی	اَودِی	۹۰	۱۰	راجی	و راهب یعنی خائف
۶۹	۲	اوس سے	اوسکو اوس سے	〃	۱۶	جب	کبھی جب
۷۱	۷	روایت کیا ہے	روایت کیا ہی یعنی	〃	۱۸	کرتا ہے	کی جاتی ہے
			اوسی سندسی	۹۱	۹		ترا قی یعنی ہانس
۷۲	〃	اونہون نی شکوه کیا	اونکی شکایت کی گئی	۹۲	۳	سہولت خروج اوسکی روح کو	اوسکی روح کے سہولت خروج کو
〃	۸		حاکم وصححه				
〃	۱۵	اور	اور اللہ تعالی نی	۹۳	۵		ابو الشیخ ف۳
〃	۱۹	کیا سنا	کہا سنا	۹۷	۱۱	سینے	ہم نے
۷۴	۶	کچھ	کچھ یعنی	۱۰۱	۳	سے ف	سے
۷۶	۱۱	قظاب	فطاب	۱۰۲	۲	تو دیکھتی ہے	تو مجھے بتا
۷۷	۷	قبض	قبض ارواح	〃	۳	راضی	اوس سی راضی
۷۸	۲۰	پھر ڈرتا	پھر مین ڈرتا	۱۰۳	۴	امام حسن	امّ حسن ف۴
۷۹	۹	مگر ایک	یعنی مگر ایک	〃	۱۰	بکره	بکر

ف۱ لفظ حدیث شریف کا لکھان ہو لکھا ان یعلی ہی مجمع البحار مین لکھا ہے اور قول المرتجی مسلم اوان بیقول غیر الصواب کی مانند ... ملاحظہ ... ان نقص لکذا ۱۲

ف۲ رخصت داون ... در نگاہ بزرگان کاری ... واندر ... کردن ۱۲

ف۳ ابو الشیخ ابن حبان بجائے تحیۃ اور ہمین ابو ابن حبان بجائے ... ۱۲

ف۴ انکا نام نامی خیرہ ہے یہ حضرت حسن البصری رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ ہین انکا ترجمہ خاکسار نے حدائق الزہور میں رجال شرح الصدور میں لکھا ہے ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۳	۱۱	ابو بکر	ابو بکرہ
〃	۱۷	رضی	رضی اللہ
۱۰۸	۱۵	گہر سے	گہر کے
〃	۱۶	اپنے	اپنے اپ
۱۱۰	۱	دیکہے	دیکہہ پیں وہ دیکہتا ہے
۱۱۱	۵	جسم	اور جسم
〃	۱۳	نہ تو نی جانا نہ تو نی پڑہا	
۱۱۲	۱۱	ریحان	ریحان وجنۃ نعیم
〃	۱۹	اوسمین	اوس مین
۱۱۳	۱۴	تیرے	تیرے لیے
۱۱۴	۱۷	مزہ	مزہ ہر
۱۱۵	۱	قَدِ مَت	قَدِ مُتِ
〃	۱۹	گونگے	اندہے
〃	۲۰	ستورتے ۵۲	
۱۲۰	۱۵	مومن کہتا ہے	مومن کی واسطے دیکہا جاتا ہے
۱۲۱	۴	روایت کیا ہے	روایت کیا ہی تفسیر مین آیت مذکورہ کے کہا کہ خوشخبری دیا جاتا ہے ساتہہ اوسکے نزدیک اپنی موت کے اور اپنی قبر مین اور

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			حیدرن اونہا یا جاتیگا
			کہ بیشک الجنۃ وہ جنت
			مین ہی اور ابن ابی
			حاتم نی زید بن اسلم
			سے یہ بہی روایت
			کیا ہے کہا الخ
۱۲۱	۱۰	کہامین سنے	کہا کہ
〃	۱۱	اس آیت کو پڑہا	یہ آیت پڑہی گئی
۱۲۴	۵	کہتے ہین	لیں وہ کہتی ہین
〃	۱۲	الخیاط	الخیاط اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف والبیہقی واللالکائی واخرجہ ابو داود الطیالسی بنحوہ وفیہ فیصعد بہ من الباب الذی کان یصعد عملہ منہ وفی آخرہ تعبل دہ وہ فیرد الی اسفل الارضین الی الثری
۱۲۵	۱۸	شر	شرا
〃	〃	اور بہت	بہت

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲۶	۲	سنجرہ	شجرہ
؍؍	۷	وہ	ذٰوہ
؍؍	۱۰		ابوبکرؓ
؍؍	۱۶	فرشتے	فرشتے اوپر
۱۲۷	۲۱	ایک	ایک دن
۱۲۸	۱۲	مجذم	مجذمؓ
؍؍	۸ حاشیہ	جبل	جُبل یعنی گروہ
۱۲۹	۱۲	محارم سے نہین بچتا تہا	محارم کا مرتکب ہوتا تہا
؍؍	۱۶	دونون پرندون نے	ایک پرندی نے
؍؍	۱۷	پہر اوسکے	پہر دونون کی اوسکے
۱۳۰	۸	کیا ہے	کیا ہے کہا کہ
؍؍	۱۵	ابو نعیم	فصل امید کرامت الٰہی بعد از موت ابو نعیم
۱۳۱	۱۳	جسکو وہ حق سے روکتا تہا	جو اوسکو حق سے روکتے تہے
؍؍	۱۴	اوس وقت	پس اوس وقت
؍؍	۱۸	بیع	زیادہ مین بیع
۱۳۴	۱۱		تنشط یعنی کشیدن
۱۳۵	۷	نصیحت لو	یاد دلاؤ
؍؍	۸	طریق	اپنی سنن مین طریق
؍؍	۶	ہا سے	جا سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳۵	۱۶	ناگاد	کہ اوستے مین
۱۴۳	۷		سلطون ہوئی یعنی اون کو نیزہ لگا
؍؍	۱۳	اژدحام	ازدحام یعنی مجمع
۱۴۴	۱۴	ویرانی	ذیرانی
؍؍	۱۵	آخر	اخر۵۳
۱۴۵	۱۶	جدا ہو	جدا ہوا ہون
؍؍	۱۹	پس	پس اوسنے
۱۴۷	؍؍	توقع۵۴	
۱۴۹	۱۲	داری	داری
۱۵۱	۴	بیا ہے	کیا ہے
؍؍	۱۶	کہ کیا	کہ جو
؍؍	۲۰	کیا	جو
۱۵۳	۱۵	مرسے	+
۱۵۴	۳	کہ وہ	اور وہ
؍؍	۴	خلاد	+
۱۵۹	۸	ہوتا ہے	ہوتی ہے
؍؍	۹	اوس سے	اوس کا
؍؍	۱۶	پڑوسی	بد پڑوسی
؍؍	۱۹	ابن عباس	ما یعنی فی ابن عباسؓ
۱۶۲	۱۰		اپنی خرید و فروخت۵۵ تا آخر

۵۱ سب موجودہ نسخون مین اسیطرح ہے شاید یکولی، اوسی ہون گے ۱۲
۵۲ میزان الاعتدال مین اسیطرح ہو واللہ اعلم ۱۲
۵۳ اصل کا لفظ زردم ہے اور یہی صحیح ہے ۱۲
۵۴ اصل کا لفظ یلتقی ہے یعنی جیسے رکاب کی ملاقات کی جاتی ہے ۱۲
۵۵ نسخہ مطبوعہ مین فی شراہم وبیعہم ہے اور ایک قلمی نسخے مین بیعہم ہے اور تیسرے نسخے مین بتقدیم ہے ترجمہ مجموعے کا ہے ۱۳۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۶۳	۲۱		جب وہ میت کو	۱۸۰	۱۱	زمین	اوس سی زمین
			اوسکی قبر مین رکھتے	۱۸۱	۱۱	مطیع ہے	مطیع ہوتا
۱۶۴	۸	کہتے تھے	کہا کرتے تھی	″	۱۲	اگر تو	جبتک تو
۱۶۵	۲۰	سعد بقری	سعد مقرائی	″	″	نافرمان ہے	نافرمان تھا
″	″	حکیم	حکم	″	۱۷	الشافی	الشافی فی الفقہ
۱۶۶	۱۳	اوروہ	کہ وہ	۱۸۲	۱۴	عمرو	عُمر
″	″	ہون	ہوکر	۱۸۶	۱۳	گرزون	ہتھوڑون
″	″	کرین	کرتے ہین	۱۸۷	۵ حاشیہ	درمیان	وسیان
۱۶۷	۱۴	رَضیتُ	رَضِیتَ	۱۸۹	۴	ایک	اوسکی واسطی ایک
″	۱۵	آخوانًا	اِخوانًا	″	۶	ملک الموت	اوسکی لیی ملک الموت
۱۶۸	۴	نسائی ہین	شافی ہین	″	۸	دو	اوسکی پاس دو
″	۱ حاشیہ	اسی طرح	اسی طرح ہی	″	۷	پیمبر ویتے	
۱۷۱	۴	سبب سے	سب سی	۱۹۰	۴	ضربہ	+
۱۷۴	″	سعید	+	۱۹۱	۱۱	سور	صور
۱۷۵	۷	کروہ	تو وہ	۱۹۳	۲ حاشیہ	فلان کا	فلان مومن
۱۷۶	۲	عمرو بن شبیہ	عمر بن شبہ	″	۹	فرشتے	اوسکو فرشتے
۱۷۷	۱۷		وستاج	۱۹۴	۶	جمع	اوسپر جمع
۱۷۸	۷	احمد	احمد بن	۱۹۵	۷		عثمان بن مطر
″	۱۱	ترمذی	ترمذی و حسنہ	۱۹۶	۳	چاہے	اللہ چاہے
″	۱۲	ہادم	ہاذم	″	۶	حبسکہ	جبسکہ
۱۷۹	۱۴		اکڑ رہا ہوا	″	۷		کوڑے
۱۸۰	۳	آسمان	اوسکی لیی آسمان	۱۹۷	۱	کہا جاتا ہی	اوس سی کہا جاتا ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۸	۵		ڈرائینگے
۱۹۹	۳		وری لفظ اصل کا دون الکفین ہے
۲۰۱	۱۸	پرسے اور	پرسے
۲۰۲	۹	ایک	اوسکی دو سطلی ایک
۲۰۴	۲۱	کہا جاتا	یہں کہا جاتا
۲۰۵	۱۶	ابوعمرو	ابوعمر
۲۰۶	۱۹	قیام اونپر	قیام اونپر نماز مین
۲۰۷	۱۴	بٹھتا ہے	بٹھایا جاتا ہے
۲۱۲	۱	چار	پانچ
〃	۱۹	قسم	قسم ہے
۲۱۴	۱۷	سہیل	سہل
〃	۲۱	جریر	حریز
۲۱۶	۹	قوسی	قوصی
〃	۹	توحید	وحید
۲۱۹	۳	ہوفات مین	+
۲۲۳	۱۰	ہوتے	+
۲۳۰	۲	جزا	خیرًا
۲۳۷	۱۴	اور بی	+
۲۳۸	۱۷	روح بدن کے	روح بدن کی ساتھ
〃	۲۱	اطلاق	اطلاق اسم
۲۴۲	۱		قرأت قرآن مین پائے
۲۴۴	۵	سہیاتنک	سہیاتنک کی
۲۴۵	۲	مخزول	مخزول
۲۵۶	۳	محبوب	محبوب
۲۶۰	۵	ضابطہ	ضابط
۲۶۱	۱۸	ملعن	طعن
۲۷۴	۱۰	واحدی تا تمام سطر	واحدی تا تمام ہے وصل عہد و میثاق کے بیان مین
۲۷۶	۱	حاکم	حکم
۲۷۸	۴	ھذ	ھذا
〃	۲۰	جہل	مجالس
۲۸۱	۱۶	لایة	الآیة
۲۸۵	۱۰	ابونعیم تا شہدا ہوگے	+
〃	۱۹	الفتان	الفتان قرطبی فرماتے ہین کہ یہ حدیثین سوال کی احادیث سابقہ کو معارض نہین ہین بلکہ اونکو خاص کرتی ہین اور جس سے قبر مین سوال نہین ہوتا ہی اور آدمی مین مفتون نہین ہوتا ہے

ص ۱۹۸ س ۵ التفریع یعنے جہرکین کو ڈرائینگے ص ۱۹۹ س ۳ سہیاتنک ولایت شفیق کی پوری ہوئی جسکو امام یافعی رضی اللہ عنہ نے روض الریاحین مین نقل فرمایا ہے اسمین بلا شک اسکی تصریح نہین ہے کہ قرآن شریف مین دیکھکر پڑہتے شاید سید صاحب مرحوم کے لفظ ... یہی مطلب ہو

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			اوسکو بیان کردیں اون لوگونسی پیر سوال کی جاری ہوتا ہے اور اون سوال کی منتہا کرتی ہیں اور اس سب ہیں قیاس کا کچہہ دخل نہیں ہے نہ اسمیں کچہہ نظر کا مجال اسمیں تو صرف صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قول کا انقیاد و تسلیم ہی
۲۸۹	۱۰ حاشیہ	فتنہ	فتنۃ
۲۹۰	۱۳	واسطی مثل اسکے	اس حلبیی کی لکھی
″	۱۸		فرمایا ہے کہ فراخی کیجاتی ہی واسطی غریب یعنی مسافر کے اوسکی قبر میں مثل اوسکی مورى کے اوسکی گہر والونسی ابن مندہ نی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۹۰	۲۱	صابونی	ایرانی و شیبانی مصنف ہیں اور صابونی
۲۹۱	۹	ستر گز	چالیس گز
″	۱۹	ایک	+
۲۹۲	۱۸	اینٹ	اینٹ قبر کی
۲۹۳	۸	اسکی گہر والونکی یا	اسکے پاس
″	۱۴	دفن کردیا	دفن کردیا ذکرہ فی کتاب الدیباج لابی اسحٰق ابراہیم بن سفیان الختلی سمعت عبد اللہ بن محمد العبسی یقول حدثنی عمرو بن مسلم عن رجل حفار القبور الخ
۲۹۴	۶	وفات دیا جاتا ہے الخ	
۲۹۵	۴	حرآنی	+
″	۱۰	ہیں نی کسی کو	کسیکو
۲۹۶	۹	وحشت نہو	وحشت نہو لکا ظہر اخرجہ الامام احمد فی الزہد و ابن ابی فی کتاب السلم بسندہ عن کعب

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۹۷	۱۹	ابن لال	محمد بن لال
۲۹۸	۱	پس	پس اوس سے
〃	۸		خوشبو ۱
۲۹۹	〃	توالبتہ	مگر
۳۱۳	۲۰	عجیب	محجوب
۳۲۳	۹		تنتین ۲
۳۲۴	۵	البزار	+
۳۲۵	۱	اثاثہ	اثاثیہ
۳۲۷	۹	کدالی	فاس یعنی تبر
〃	۲۱	وھذا	وقال ھذا
۳۲۸	۱۴	سفید دیکھا	سفید دیکھا تل لعاب کے
۳۲۹	۳	بُرائی	بُرائی
〃	۹	عساکر	عساکر ایضاً
〃	۱۹	الاصبع	الاصبغ
۳۳۰	۴	دوتو	دونو
〃	۱۷	شاخ	قصۂ شاخ
۳۳۵	〃	زردی ہو	زردی ہو قالہ ابن الاثیر
۳۳۶	۱۰	کرتا تہا	کرتا تہا سو تم اوسکو بعض قبور مین دفن کردو
〃	۱۱	کسی جگہہ	اونمین سی کسی مین
〃	۱۲	ہردن	ہردن اوسمین سے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۳۹	۴	کردیا	کردیا یہانتک کہ مین اونکی کہیہ سپرد اپنی رکہتا ہون
۳۴۳	۱۲	جاتا تہا	جاتا تہا اور اوسکی آنکہہ کو اوسکی گندگی
۳۴۴	حاشیہ	وہی	ہے
۳۴۷	۱۱	خزیمہ و	خزیمہ
۳۴۷	۱۶	قبلہ	غیر قبلہ
〃	۱۸	اسحق	ابو اسحق
〃	۱۹	فضل	مفضل
۳۵۰	۱۰	ایک	ایک بار ایک
〃	۲۱	کہڑی ہوگئے	کہڑی ہوگئی پس پیمبر کے ساتھ جو شخص حاضر تہا میں اوس سی قریب ہوا
۳۵۱	۱۴	جماعت	جماعت مردم
۳۵۲	〃	نواع	انواع
۳۶۰	۷	جبہت	جبہت
۳۶۱	۸	تین	چہہ
〃	۱۷		قنوت ۳
۳۶۲	۱۴	پس	پس وہ رب کی طرف جاویگی
〃	۱۵	سیکہا	سیکہا پڑہا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۶۲	۱۹	نکل جاتا ہے	نکلجاتا ہی ولم یحل منہ شئی الخ
۳۶۳	۹	فضالہ	فضالہ والبیہقی فی الدلائل
۳۶۶	۱۶	ة	ای فلان یہ
۳۶۹	۴	عن النبی	ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
〃	۱۶	اسلمہ بن شبب	سلمہ بن شبیب
۳۷۱	۱۴	الخطیب	الخطیب بسندہ
۳۷۱	۸	یعنی	کذلک البزیعنی
〃	۱۴	اخرجہ	کذلک البزار اخرجہ
۳۷۲	۸	یہان تک	جس وقت
〃	۲۰	عنہ	عنہ مرفوعاً
۳۷۳	۱۲	قبر میں	قبر میں اوردہ الزملکانی
۳۷۶	۶	صلاح سی قبر میں یا خوش ہوتا ہے	صلاح کی قبر میں خوشخبری دیا جاتا ہے
〃	۱۳	کہ تو	اوسکی قبر میں کہ تو
۳۷۷	۱۴	عنل	عبل
〃	۲۱	طرلق	طرق
۳۷۸	۱۰	عائشہ	+
〃	۵	لبشر	+

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۷۸	۱۲	ابو عمرو کے باپ سکتے ہیں	ابو عمرو اوہاں کے بیٹے بھی روایت کریں
〃	۱۵	عن ابیہ	+
۳۷۹	۱۰	منول	منازل
〃	۱۶	کوچ کردیا	کوچ کردیا اخرجہ البیہقی فی الدلائل
〃	〃	ابو نعیم فی	ابو نعیم فی دلائل
۳۸۰	۱	درمیان	درمیان سی
〃	۱۹	جعفر بن سراج	جعفر سراج
۳۸۱	۹	نہی	شی
۳۸۲	۱۸	قطع کیا	قطع کیا اخرجہ ابن اسحاق
〃	۱۹	سے متصل	سے بعد موت کی متصل
۳۸۶	۷	جمعہ کے	جمعہ کی اخرجہ الضیا
۳۸۷	۳	سیلئے	سنے
〃	۱۳	اجزای بد	اجزای بدن
〃	۱۴	کاسا	کا
۳۸۸	۱۱	پرہ	پڑہ
۳۸۹	〃		حشوہ
۳۹۰	۱۰	اسکے	اوس کے
〃	۱۵	دو	دونو
۳۹۳	۱۱	ہم تمکو	واللہ ہم تمکو
۳۹۵	۶	داخل ہوتی	داخل ہوتی تو دیکھتے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۹۵	۱۲	عذاب	عذاب
۳۹۶	۳	رحمہ	رحمہ اللہ تعالی
۳۹۷	۲	لیچلو	لیچلوہ
〃	۱۲	پانچ	ہر دن پانچ
۴۰۰	۱۸	معاذ	معاویہ
۴۰۱	۱۹	مرسی	مُرسی
۴۰۲	۹	مدلل	مدلّل
〃	۱۸	الیوم	الیوم
۴۰۴	۱۱	اسمعیل	اور ابن نجاری اپنی تاریخ مین اسمعیل
〃	۱۷	مناھی	مقامی
۴۰۶	۹	الخ	الخ واخرجہ ابن عساکر
〃	〃	عبداللہ	عبدالرحمن
۴۰۸	۱۴	کہا کہ	کہا تم جان لو کہ
۴۱۰	۱۵	ا	اونکو یعنی صحابہ کو
۴۱۲	۱۶		سرنیچا کردیا
〃	۱۹	عینیہ	عیینہ
۴۱۳	〃	پھر تو مجھے مشغول ہو جائیگی	پھر وہ مجھکو تجھسے مشغول کردیگی
۴۱۴	۵	ابن جرجی تجیبی	ابو جری تجیمی یعنی جابر بن سلیم یعنی سلیم بن عامر الہجیمی

صفحہ	سطر	خطا	صواب
〃	۱۷	مجاز	جواز
۴۱۵	۲۰		دوموی تثنیہ ہے اسکے معنی ہر دو سیاہ و سفید بال
۴۲۲	۱۰	پرندون	سبز پرندون
۴۲۵	۱۲	دی	دیجیے
۴۲۶	۱۸		نفاقیع ۱۲
۴۲۷	۱۵	ھما	یھما
۴۲۸	۷	مین مردہ ہونگا	تو مردہ ہوگا
		مسلمان	مسلمان
〃	۱۳	آرٹ	آٹر
۴۲۹	۹	حضر موت مین	حضر موت مین اوسکو برہوت کہا جاتا ہے
〃	۱۹	سے یمن مین	ابوالیمان سے
۴۳۰	۱۲	حدیث	ظاہر حدیث
〃	۱۵	حکم اسلام کا	حکم سلام یعنی سلامتی کا
۴۳۲	۳	ان	ان کا ت
۴۳۳	۳	کرنا ہے	کرتا ہے
〃	۵	قبر مین	قبر مین کہڑی ہو
〃	۷	مین ہے	مین ہین
〃	۱۹	اعلی ہے	اعلی مین ہے
۴۳۴	۱۱	موتی کے	سوتے کے
۴۳۵	۱		ایک چشمہ ہے

صـ۳۹۱ ہیئتم الرجل اذا تشنج راسہ من النعاس قالہ فی الصحاح ۱۲
صـ۴۰۳ صحاح مین کہا ہے الفقاقیع النفاخات التی ترتفع فوق الماء کالقواریر فکانہ شبہ بہا الارواح او الطیر یعنی حباب ۱۲
صـ۴۰۵ عامر بن عبداللہ بن لحی بضم اللام الہوزنی ابوالیمان الحمصی عن ابیہ وعنہ صفوان بن عمرو وثقہ ابن حبان ۱۲ خلاصہ
صـ۴۰۷ اصل مین اسکے بعد لفظ سبت ہے یعنی یہود شنبہ کو دن اوسے بڑا کرتے ہین ۱۲

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۰۵	۷	باعظلسم	باعظلسم	۴۴۱	۱۶	قبض کی	قبض کیے
۴۳۶	۱۱	وغیرہ	ونحوہ	〃	۲۱	علیہم	علیہما
۴۳۷	۱	روکا ہے	روکا ہو اور آنحضرت	۴۴۲	۱	السلام کے	السلام
			رضی اللہ عنہ سے	〃	۱۳	اور جبلہ ہی	جبلہ ہی
			روایت کیا ہے کہ	۴۴۳	۲	ایک اعرابی سوا	ایک اعرابی پاس
			رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم				کم وبیش
			نے فرمایا ہے	〃	۲۰	داؤ	داؤد
			ان اعظم الذنوب	۴۴۵	۹	کہا ہے	سے ہے
			عند اللہ ان یلقی بہا عبد	۴۴۶	۲	عنہم	عنہم ونحوہا
			بعد الکبائر التی نہی اللہ	〃	۸		نہ بیہودہ بکنا ہے
			عنہا ان یموت رجل	〃	۱۷	اور دین سے	اور دین سے اخرجہ
			وعلیہ دین لا یدع لہ				احمد والترمذی و
			قضاء اخرجہ ابو				ابن ماجة
			داود و قال	۴۵۰	۳	ہون	ہو
۴۳۸	۱۸	اسوقت	اسوقت وہ	〃	۶	یعقلون	یعلقون
۴۳۹	۳	تنور	تنویر	۴۵۱	۲	نکلتا ہے	گھبراتا ہے
〃	۵	معنی	معنی کلام	۴۵۳	۱۴	حسن	حسن ہے
〃	〃	سی تہی وہ اوس حسد	تین تہی وہ اور حسد	۴۵۴	۱۶	اونہوں سے	اونہوں نے
۴۴۰	۸	اور	آؤ	۴۵۹	۱۳	طیور کے	طیور کی طرف
〃	۱۰	ایک	اللہ ایک	〃	۱۸	مشیقہا	مشقیہا
〃	۱۵	سیز	سبز	۴۶۳	۱۱	اویس	اوس
۴۴۱	۸	اوراونکی	پس اونکی	〃	۱۵	خبرین آتی ہی	خبرین آتی ہین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۹۳	۱۲	یزید	زید
″	۲۱	قاسانی	قاشانی
۴۹۴	۱۲	ای ربا اور اوسکو	ای ربا اور بڑا کیا
۴۹۵	۲۰	تنبف	تتعف
۴۹۶	۱۳	خواب	حجاج کو خواب
″	۱۹	خدائی	حذّاقی
۴۹۷	۴		واذا رحل یقلی بان یدیه یعنی ابو مسلم یزید نحوی کے روبرو بیان کیا جاتا تھا
″	۶	کور خراسان	کور یعنی ناحیہ خراسان
″	۸	دیکھا	دیکھا اور
″	۱۶	ابویزیدبن	ابویزید
″	۱۹		فخر اصل کا لفظ تھیہ ہے یعنی فخر و ترفع
۴۹۸	۶	سعد	سعید
″	۱۴	عمل	عمل افضل
۵۰۰	۴ حاشیہ	اذ	ذو
″	۱۷	سفیان	سفیان حافظ
۵۰۱	۱۲	دارہ فارہ	وَارَہ
″	۱۷	ملا	لایا گیا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۰۱	۱۷		فاستغلبیت علیه الی ربی یعنی میں نے اوسکی نالش اپنے رب سے کی
″	۲۱	فرشتون کی ساتھ نماز پڑہ رہے تھے	فرشتون کو نماز پڑھا رہے ہیں
۵۰۳	۱۹	شاد	شاید
۵۰۴	۵	اوسکو	پھر اوسکو
۵۰۵	۴	پھر	پھر جلدی کا کر
″	۱۳	پیتی ہے	پیتی
۵۰۶	۱۴	یزدو	یزده
۵۱۶	″	ابن سعد واخرج ایضاً	ابن سعد وقل ورد حدیث المیت یعذب ببکاء الحی علیه
″	″	واخرجه	اخرجه
″	۱۴	وعن عمر	وعمر
″	۱۵	واخرجه	اخرجه
۵۱۶	۱۶	عدل ابن	عند ابن
۵۱۷	″	وه الیاسی جلیسا تو	توالیاسی جلیساؤ
۵۱۹	۱	الحسن	الحسن اخرجه یحیی بن معاین فی جزئه المشهور

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۱۹	۸		حاقن[1]
۵۲۲	۱	اوزاوسے	تواوسے
〃	〃	صیام	صلوۃ صیام
〃	۱۴	پڑہاکرتا تہا	پڑہا ہوا تہا
〃	۱۵	کیا	+
۵۲۴	۱	علم	معلوم
۵۲۵	۵	کریگا	کرتا ہے
〃	〃	کہیگا	کہتا ہے
〃	۹	آدمی	آدمی کے
〃	۱۰	لڑکے کے	لڑکی کی دواطی تیرسے
〃	۱۳		یانیقہ[2]
〃	۱۵	کرتا ہے	کرنا ہے
〃	۱۷	کہا کرتے تھے	کہتی ہین کہا جاتا تہا
〃	۲۱	کہا تجہے	کیا تجہے
۵۲۶	۵	پڑہی	رات مین پڑہی
۵۲۷	〃	کہا	مجہے کہا
۵۲۷	۱۲	بسند لہ	بسند واہٍ
〃	۱۵	چیز	بدی
〃	۱۷	مطیع	اللہ کا مطیع
۵۲۸	۱۴	فرمایا ان	فرمایا ان وعلیک بالما یعنی پانی کا صدقہ کراخرجہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
			الطبرانی بسند صحیح طبرانی فی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہا انہون نی کہا یا رسول اللہ میری مان مرگئی اور اونہنی نہ وصیت کی اور نہ صدقہ کیا سو کیا اوسکو نفع دیگا اگر مین اوسکی طرف سی صدقہ کرون فرمایا ان
۵۲۸	۱۴	نہ صدقہ کیا	یہ لفظ مطبوع مین نہین ہی
۵۳۰	۱۴	حبان	حیّان
۵۳۱	۹	امت	امت مرحومہ
۵۳۲	۷	پڑہے	قرآن پڑہے
〃	۱۱	العلاو	العلاء
〃	۱۳	اوسکی طرف	اوسکی قبر کیطرف
۵۳۳	۱۴	وقیل	وقل قیل
۵۳۴	۱۵		سعف یعنی شاخ خرما
۵۴۰	۱۱	اس لیے	اسلیئے کہ
۵۴۵	۱۹	اوس	اوس بن اوس

[1] یعنی پیشاب کو روکے ہوی ۱۲ سنہ مطبوع مین لفظ (او) نہین ہے جسکا
[2] ترجمہ صفت صدیق ہی یعنی اعتمادی دوست ۱۲ سنہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۴۵	۲۰	درود	تمہاری درود	۵۵۷	۱۰	متصل	متصل منفصل
۵۴۶	۱۹	یونس بن	یونس نے	۵۵۸	۹	ارواح	روح
〃	۲۰	نے ہمکو	سے ہمکو	۵۵۹	۱۲	واخرجه	اخرجه
۵۴۸	۱۴	فوائد	فوائد کے	۵۶۶	۴	کلام	کلامہ کا
۵۵۰	۱	اشبح	اشیح	۵۷۱	۱	عباتوں کا	عبادتوں کا
۵۵۵	۲۱		محمد بن وضاح احد الائمة المالكية	۵۷۴	۱۴	رحمة	رحمتة
۵۵۶	۷	تعارف	تعارف ارواح کا	۵۷۶	۶	ہوگی	ہوگئی

فصل اختلاف نسخ در اسماء والفاظ و عبارت

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۳۰	۵	رغبتی رعیتی	۴۱	۲۱	جنت میں جہاں
۳۱	۱۱	کرڈالا اور ڈالا	۴۹	۱۱	عون عوف
〃	۱۷	تیری اوسکی	۵۰	۱۸	الموت وسنه عند نومه وسنه
۳۲	۲۱	ستون یہ ترجمہ ہی عمود کا عمود چوب سا	۵۲	۹	خبر دار لیس
۳۴	۲۰	موت ہی واخرجه الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث جابر مثله	۶۵	۵	ابن عساکر نی تا قول روایت کیا اخرج ابن عساکر من طریق السدی عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرة عن ابن مسعود وناس من الصحابة
۳۵	۴	ریحان ریحانه			
〃	۷	غنیمت ہی مومن کی غنیمت ہے			
۳۹	۹	عبید عبد	۶۷	۷	کان
〃	۱۲	جبلہ ابی جبلہ	۶۸	۲	حکم بن عیینہ عتیبہ حکیم بن عتبہ
〃	۱۶	دو مکروہ	〃	۱۵	تفسیر میں عن الکلبی عن ابی صالح
〃	۲۱	مستریح یا مستراح منه	۷۰	۱۲	عیون الاخبار میں بسند خود طریق ابراہیم
۴۰	۱۴	امن میں ہوا اور دنیا کی ایذا سی راحت پائی	۷۱	۲	ابن ابی شیبة قال حدثنا عبدالله

[illegible]

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ
		بن نمیر عن الاعمش عن خیثمة الخ
٦٢	٢ حاشیہ	لتنقفت علیہ
٦٣	١٩	سیوف سیوفن
٦٦	١٦	عمر عمرو
٦٦	٢٠	قال اخرج
٦٦	٢٠	کهیر بهیر
٧٧	٥	حیات یعنی سانپ حیتان یعنی مچهلیان
〃	١٨	کلمات کلام
٨٢	٢	اوسکو غسل دیتا ہی الخ غسلوا فالوا وما غسلوا
〃	٩	تیار کیا گیا ہے اللہ نی تیار کیا ہے
〃	٢١	رجع خروج
٨٤	١٥	درجه درجته
〃	١٩	ترمذی وحسنه
〃	〃	حاکم وصححه
〃	٢٠	حکیم ترمذی وترمذی وحاکم
٨٥	٣	سرخ ہوگیا ایک نسخہ مین بیاض سے لونڈی کی دو [illegible] مین غسل لونڈی ہی یعنی اوسکا رنگ تاریک ہوگیا
〃	〃	آنکهی ایک مین ازبد ہے یعنی خاکستر گون دوسری مین ازبد یعنی کف آلود
〃	٢٠	کیا جاوی اور بیشک کافر یا فاجر البته نیکی کرچکا ہے تو موت کی وقت اوسپر آسانی کیجاتی ہے تاکہ اوس نیکی کا

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ
		کفارہ کیا جاتا ہے
٩٢	١٩	موت کو الم موت کو
〃	٢٠	موت کی دو امر سبب بیماری ہی اور اوسکی دو
٩٤	٦	کبریاء دینا کبریاء
〃	٩	جنت سے جنت کے
٩٧	١٤	روشن کریگا واسطے اوسکی نور کو [illegible] نسخون مین آتش فی لحده لونڈہ
١٠٢	٣	اوسمین واسطے اوسکے
١٠٥	٢	اوسکے واسطے اوسکے واسطی
〃	١٦	کافر بندہ کافر
١١٠	١	آسمان جنت
١١٣	١	ابو نعیم فی دلائل النبوت مین ابن ابی الدنیا نے
〃	٤	ابن ابی الدنیا ابو نعیم نے دلائل النبوت مین
〃	٨	پایا دیکها
١١٣	١٢	ریحان وجنت نعیم
١١٤	٨	مٹا دیتا ہی اللہ اوسکی ساری گناہون کو مٹا دیتا ہی اللہ اوسکے واسطی اوسکی گناہونکو
〃	١٢	اوسکی مغفرت کرتا ہے اوسکی واسطی مغفرت کیجاتی ہے اور وہ پاک کیا جاتا ہے
١١٥	١	اخرجه فنعم

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۱۱۵	۱۲	جنت سے جنت مین
"	۱۳	طرف اوسکے ایک
"	۱۷	کوئی دروازہ آسمان کا دروازے آسمان کے
۱۱۶	۱۹	ربہ راضی
۱۱۷	۳	کہتے ہین کہتا ہی یعنی فرشتہ
"	۱۱	پاک مطلقہ
۱۱۸	۳	فاجر فجار
"	۱۰	یادیہ یاوحید
۱۲۰	۱۲ حاشیہ	داینت نسخہ مطبوعہ مین عبارت یون ہے سمعت ابا سعید علی بن الحسن الواعظ یقول سمعت ابی یقول
"	۱۰	ابن جریر ابن مندہ
۱۲۳	۹	واسطی اوس کے اوسپر
۱۲۵	۱	مومن میت
"	۱۳	جزاک اللہ
۱۲۶	۴	اگر ہے اگر ہین
"	۵	بزہ بزّہ
"	۱۴	وقت اوسکی مرنے کے اعمال
"	۱۸	انگلی کاٹتا ہے لہ
۱۲۸	۱۶	اور مین نی لیس مین نے
۱۲۹	۷	اور سیاہ لیس سیاہ
۱۳۱	۶	ای عائشہ عائشہ سے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۱۳۲	۴	شراب سے خمر یعنی شراب خمر یعنی انگارا
"	۱۲	ایک فرشتہ ملک آگیا
۱۳۳	۸	وتین ورید یعنی رگ گردن
۱۳۴	۷	درمیان آسمان وعرش ہین کے طرف اللہ تعالی کے
"	۱	غرق ہوتا ہے مستغرق ہوجاتا ہے
۱۳۵	۱۰	جو تم نہین سمجھتے اور منتی ہین جو اونسے کہا جاتا اور اونسے کہا جاتا ہے
۱۳۹	۱۸	اوسکی بدبو نے اونکو ستایا ناگاہ اونکو بدبو آئی
۱۴۰	۶	نہ تہا ہم نے کہا وہ مرچکے
۱۴۱	۱۸	طریق طرق
"	۲۱	سلیم مسلم
۱۴۲	۸	سلیمان سلمان
۱۴۳	۹	میرا لڑکا آیا میری لڑکی کی روح آئی
۱۴۴	۱۰	ابو مجاز ابو مخلد
۱۴۹	۱۸	حسن بن حسن بن علی حسن بن علی
۱۵۱	۴	ابوالحسن ابوالحسین
"	۱۲	کیا گیا ہوا
۱۵۸	۷	بچہ کہ پیدا کیا جاسے
۱۶۰	۶	عبداللہ بن نافع مزنی مدنی

مطبوعہ مین تفوہ ہے ۱۲

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
١٦٠	٢١	تجلی کرتا ہی روشن و منور ہو جاتا ہے
١٦٣	٣	وانات فانک
١٦٤	١٥	شر الشیطان
١٧٣	١٩	ہشام باشم
١٧٨	١٩	جنت کا طرف جنت کے
١٨٠	٣	آسمان جنت
١٨١	١	تیاری کی کیا تیاری کی
١٨٢	١٣	المردة الردة
١٨٧	٣	مارتا ہے مارتی ہین
١٨٧	٤	خلائق خلق
١٨٨	١٩	ہوتا کیا جاتا
١٨٩	٧	کیا جاتا ہو جاتا
١٩٠	٥	رات سے رات مین
״	١٧	درمیان دوستون کے بینا الاخوان من الاخوان
١٩٢	١٤	وان واشهدان
١٩٥	٩	فان فانان
״	١٨	کیا جاتا ہوتا
١٩٦	٢	واشهدان وان
١٩٨	١٩	زمین مین[1]
١٩٩	١٠	پڑھتا تھا اور مجھے دوست رکھتا تھا
٢٠١	٥	واشهدان وان

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
٢٠٩	٨	اور رشک اشک
٢١٠	٦	آپ کیا فرماتی ہیں اس بیہودہ مین یہ بیہودہ کیا کہتی ہے
٢١١	٨	اور میری لیس میری
٢١٤	٣	عمرو عمر
״	٩	محمد محمد رسول اللہ صلعم
٢١٥	٩	سلامہ سلام
״	١٢	مجھے بٹھایا اور مجھ سے کہا کون ہی رب تیرا کون نبی تیرا
٢١٦	١	ضعیف البصر[2]
״	٨	حکایت اس حکایت مین نسخ کا اختلاف ہے تین قلمی نسخون اور ایک مطبوع مین یہ حکایت یون ہی کہ شیخ عبد الغفار[3] قوصی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ مین شیخ ناصر الدین کی گھر کے پاس تھا اور شیخ بہاء الدین اخمیمی وارد ہوی تو مین نے اونکا پوستین اپنی کاندہے پے لیلیا پس شیخ بہاء الدین نے مجھی خبر دی کہ شیخ ابو یزید رضی اللہ عنہ کا خادم اونکا پوستین اپنے کاندہے پر اوٹھایا کرتا تھا اور وہ مرد صالح تھا پس قبر مین منکر نکیر کے سوال کرنے کا قصہ چلا

[1] نسخہ مطبوعہ اور قلمی دونون مین بجائے اس کے فی الارواح ہے ١٢
[2] نسخ موجودہ مین اسی طرح ہے مگر ترجمہ اسکا مقتضی ہے کہ ضعیف البصر ہو واللہ اعلم ١٢
[3] یہ شیخ عبد الغفار رحمہ اللہ تعالی بڑے کامل آدمی ہین امام ربانی شیخ عبد الوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے منن الکبری مین اکثر انسے نقل کیا ہے ١٢

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		تواوس فقیر نے کہا اور وہ مغربی تہا واللہ اگر وہ مجہسے سوال کرینگی تو البتہ مین اونسی کہونگا لوگون نی اوس سے کہا کہ اسکو کون جانیگا اونسی کہا کہ تم میری قبر پہ بیٹہنا یہانتک کہ تم سنو الخ صحیح اسی طرح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم
۲۲۳	۱۵	کرنا کرنے مین
۲۳۳	″	والمرتاب اوالمرتاب
۲۳۸	۲۰	نہین کرتے نہین کیجاتی
۲۴۷	۱۴	مسعودی سعدی سغدی
″	۱۵	فتان فتانان
۲۵۸	۱۳	صحیح کہارے واٰخر جبر ابی داود بلفظ ویومن من فتانی القبر
″	۱۴	جاری رکہا جاتا ہے جاری کہتا ہی اللہ
″	۱۵	فتان فتانین
″	۲۰	اجر اوسکے عمل کا جاری رہتا ہے اوسپر عمل اوسکا
۲۵۹	۲	دو فتان فتان
۲۸۹	حاشیہ	القبر ومن والصب علی فی لہ تعالی انی امنت بربکم فاسمعون سہل اللہ علیہ سوال منکر ونکیر
۲۹۰	۵	کہا گیا کہا جاتا

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
″	۱۴	عمر عمرو
۲۹۲	۱۵	توالی بتوالی
۲۹۵	۹	اور زمین فی پس زمین سے
۲۹۸	۴	جنت مین جنت سے
۳۲۳	۱۸	عذاب کتاب
″	″	عمر عامر
۳۲۴	۱۵	جس دن سی جب سے
۳۲۵	۲	پلا تو مجہے پانی پلا
″	۸	سخت خبر جلا شد بد اخبار بسد بلکہ یعنی خبر راست و درست
″	۱۵	جہڑک ای عبد اللہ پانی جہڑک
″	۱۶	جہڑک ای عبد اللہ پانی سے جہڑک
۳۲۶	۶	ہشام ہشیم
″	۱۰	جسم ہم جسم مین
۳۲۸	۴	طاعت ہی طاعت مین
۳۲۹	۱۰	ابی علی محمد ابی محمد
″	۱۱	عمادة عماد
″	۱۷	محمد بن احمد محمد بن محمد
″	۱۹	شیخ غریب
۳۳۰	۵	اپنی پیشاب پیشاب سی
۳۳۳	″	مدد کی فریادرسی کی
۳۳۵	۶	عمر عمرو

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ	صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۳۳۶	۵	ذو الصفاح ذات الصفاح	۳۶۹	۲۰	الخفاف الخفانی
۳۳۸	۶	عمدہ جیدہ مومنیہ	۳۷۰	۸	ایضا عنه واخرجه ابن البراء فی الروضة من طریق حفص بن عمر العدنی وفیه ضعف ایضا عن الحکم بن ابان
〃	〃	گاہن دستم			
۳۴۴	۹	قریب کیا مارا			
۳۴۵	۱۱	پتھروں انگاروں			
〃	۱۲	پتھر انگارا	〃	۲	حرم حرام حرام
۳۴۸	۱۰	فارس فارسی	۳۷۱	۲۱	مفلح خطلع
۳۴۹	۱۲	جب وہ آدمی قریب ہوا اور اس آدمی نے مجھ سے پناہ لی	۳۷۲	۳	ہاتھ مین دونوں ہاتھوں مین
			۳۷۳	۴	احوال اہوال
۳۵۰	۱۶	پتھرا پہونچا	۳۷۴	۶	الهلالی الهذلی
〃	۱۷	کتاب عذاب	۳۷۵	۴	ضمرة ضمیرة
〃	〃	مدنی مدینی	〃	۱۰	بندہ ہی اللہ کے ابو عبد اللہ
۳۶۱	۸	دفعہ دفقة	۳۷۶	۱۹	ابن ابی
〃	۱۰	اور یاقوت	〃	۲۱	بحر بن ابی عبید بجیر بن عبید
〃	۱۴	ابن حبان ابن ماجہ	۳۷۹	۹	المقبری المقری
۳۶۳	۸	اور نہ تو مجھے یاد رکھا وہ تو دوسرا طرف تھا	〃	۲۱	رواد وراد
۳۶۸	۹	الطبرانی وابو یعلی والبیہقی فی الشعب	〃	۱۰	رہا متغیر نہیں ہوتا تھا
			۳۸۱	۱	دو سو ایک سو
۳۶۹	۱	عمرو عمر	۳۸۳	۱۷	جومحی جدمحی
〃	۳	الحلیة والامام احمد فی الزهد	۳۸۵	۱۶	ابن عمر ابن عمرو
〃	۱۶	جص[۱]	۳۸۹	۱۷	بن صاحب بن
۳۶۹	۲۰	المستملی السلمی	〃	〃	فائزی خارزی

۱ ایک نسخے میں جص دوسری میں حص ہے تحقیق ہے کہ کسی موضع کا نام ہے مگر تعین میں شک ہے کہ کون موضع ہے اور صحیح کیا ہے تاج العروس شرح قاموس میں ایک موضع کا ذکر کیا ہے شاید یہی ہو واللہ اعلم خاکسار بیان اس کا ذکر یہ دیتا ہے جصین بالفتح وکسر الصاد المشددة اسم [illegible] مرو وبہا دفن بریدة بن الحصیب الاسلمی والحکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ عنہما ونسب الیہا احمد بن ابی بکر بن سیف الجصینی الفقیہ [illegible]

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسمار وغیرہ
۳۸۹	۲۰	فقیہ فقیر
۳۹۰	۱۵	تذللني بين يدي المني یعنی تو مجھے ذلیل کرتا ہے روبرو مطلوب مقصود کے لا تذللني بين يدي من يذلني یعنی تو مجھے روبرو اوس شخص کی ذلیل کر جو میری ناز برداری کرتا ہے
۳۹۲	۱۱	خاسر یعنی بے نصیب حشر یعنی جمع ہوئے
״	۲۱	شعر کافت عطاء و
۳۹۴	۱	ہاشم بن محمد محمد بن ہاشم
״	۸	ابا یعلی ابا علی
״	۱۲	جب ہم قریب ہوئے جب اونہوں نے ہمکو دیکھا
۳۹۵	۳	عن بن
۳۹۷	۱۹	وکان فکان
۳۹۸	۶	خباب حباب
۴۰۱	۷	آمینا مبینا
״	۱۱	سعد سعید
۴۰۲	۵	ساکن ساکت
״	۲۱	یزید بن شریح الهیثمی
۴۰۴	۳	حارث حارثہ
״	۱۸	الذي احلهم الذي
۴۰۵	۲	فلا يعهدن فيما يعهدن فلا تعهدن وقت ما

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسمار وغیرہ
۴۰۵	۶	هذا احمل
״	۱۸	عبد اللہ بن عبید اللہ عبید اللہ بن عبد اللہ
״	۲۰	الامين الكلين
״	۲۱	لاشے تھے چھپا تے تھے یعنی خاک میں باقی تھی
۴۰۶	۵	یغفرا یعفو
״	۶	کما کسم
״	۱۹	اللین الرحیم لین رحیم
۴۰۸	۲۰	خشام ہشام
۴۰۹	۵	تو تو اپنی کام پر متوجہ ہوا اور ہے استغفار کر پس وہ اپنی کام پر متوجہ ہوا اور استغفار کی
۴۱۰	۱۴	انا فانا
۴۱۱	۱	فانظر انظرلنا
״	۵	وانا ان شاء اللہ
۴۱۲	۴	شب شنبہ روز شنبہ
״	۸	من عن
۴۱۳	۱۰	موت کی سختیان بہت سخت ہین ان الموت لشدید کربۃ لشدید کریہۃ یعنی سخت مکروہ ہے
״	۱۶	غلاب غالب

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
۴۱۴	۷	الترمذی و صححہ
″	۱۶	السلام سلام اللہ
″	۱۷	آمیر آمل
۴۲۲	۱۹	جولان کرتے ہین سلہ
۴۲۴	۴	جس دن کہ اوسکو اوٹھاوی یوم یبعثہ یوم القیامہ
″	۳	ام مبشر ام بشر
″	۱۷	معاذ معاذہ
۴۲۶	۸	پہر اوٹھاویگا اوسکو اللہ پہر وہ اوٹھایا جاویگا
″	۹	چیرتے تزتقی تزتغ یعنے چیرتے
″	۱۵	چیڑیون مین ہین چیڑیان ہین
۴۲۷	۳	ایسی سلہ صفت بیان کی کہ گہروالونکو رولادیا
۴۲۸	۲	اوسکا جسم ہے جسیم ہے
″	۱۰	الطبرانی الطبری
۴۲۹	۴	عمر عمرو
″	۱۴	″ ″
۴۳۰	۳	دانیل رمیائیل
۴۳۲	۱۶	اپنے دونو گھٹنے اور دونو ہاتہ آپکے دونو زانو پر رکھدیتے اپنے دونو زانو آپکے دونو زانو پر

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
		اور اپنے دونو ہاتہ آپکے دونو رانون پر رکھدیتے
۴۳۵	۱۷	لسبب حلبے
″	۱۸	اعلی مین اعلی تک
۴۳۷	۱۴	عبد عبید
″	۱۹	بشیہ بلسہ
۴۳۹	۲۱	احباد مین باقی رہتے ہین احباد سے نفی کی جاتی ہے
۴۴۰	۴	عمر عمرو
″	۱۵	طرف اونکی اونپر
″	۱۷	فلان بن فلان نے ما فعل فلان ما فعل فلان
۴۴۳	۸	ہوتے ہین کہاتے پیتے
۴۴۵	۱۰	واحد وکلا احد
۴۴۶	۴	خلا الجنیس سلہ
″	۱۱	جینے کہا کہا
۴۴۸	۱۲	عمر عمرو
۴۴۹	۱۰	آسمان آسمان دنیا
۴۵۰	۲۰	جبابری سے جبابری کی مرفوعاً جبائی
۴۵۴	۶	بغلہ غلہ
″	۹	اپنی موت کی سال مین خبر دی

سلہ قلمی نسخون مین تجول بالجیم ہے اور مطبوع مین بجای مہلہ ۱۲ سلہ کئی نسخون مین یون ہے فوصفنا صفة ککذا اہل البیت ۱۲ سلہ بعض نسخ مین بجای مہلہ اور بعض نسخ مین بجای معجمہ اور مطبوع مین ہی معجمہ سے ہے واللہ اعلم ۱۲

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ
		کہ وہ فلان دن فلان وقت مرین گے
		اپنی موت کی برس کے خبر دی
		کہ وہ فلان برس فلان وقت مرین گے
۴۵۵	۱۲	تجہکو تیرے رزق سے
۴۵۶	۷	دکہائی دیا گویا
۴۵۷	۶	بزة برة
۴۶۵	۵	دروازہ جنت پر
		نزدیک دروازہ جنت کے
″	۱۴	درہم اور
۴۶۶	۱	میرا لڑکا انطاکیہ مین ہے وہ نہ مجہے یاد کرتا ہے نہ میری طرف سے قرض ادا کرتا ہے
		ان ولدي بانطاکیة ما یذکروني ولا یقضون عني
″	۱۴	ابی خالد خالد
۴۶۸	۱۲	ذریح دریح
۴۷۰	۲۰	اخرجاه اخرج
۴۷۱	۵	شیخ کبیر
″	۹	سعد کا مکان دیکہون
		پس دیکہون کہ سعد کا مکان کیسا ہے

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ دراسماء وغیرہ
۴۷۵	۱۴	مصیبتون مشقتون
۴۷۶	۱۸	دس برس بیس برس
۴۷۷	۱۴	تین بار صلعم
۴۷۹	۶	قیس عبد قیس
″	۷	جس سے وجہ اللہ عزوجل مراد ہو
		جس سے مین نے وجہ اللہ عزوجل کا ارادہ کیا
″	۱۹	عروہ بزار عروۃ بن البزار البزاز
۴۸۰	۵	نضر حارثی
″	۶	حزامی حرانی
″	″	عثمان رعش
۴۸۱	۹	یعنی اللہ تعالے نے صلعم
۴۸۲	۳	پڑوسی تہا وہ مرگیا
″	۴	مین اوس کو خواب مین دکہایا گیا
		مین نے اوسکو خواب مین دکہا
″	۸	مدنی مدینی
″	۱۱	الخلد الجنة
۴۸۴	۱۵	کی گئی جب سے کہ ہم نے تم سے مفارقت کی

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
٤٨٦	١٩	مسلمہ مسلمہ
٤٨٩	١٠	ابن ← ابوبکر ابوبکر بن
٤٩٠	١٢	ابوعبداللہ ابو اسعد
〃	١٧	رحمۃ اللہ رحمۃ
٤٩١	حاشیہ	تسع کن انی مرآۃ الجنان سبع کن انی الخلاصۃ
٤٩٣	٨	نعاسہ معاویہ
٤٩٤	٤	شام ہشام
〃	٥	عبدالرزاق عبدالوہاب
٤٩٧	١٩	اور اسید واسطی اسید
٤٩٨	١	قریب قلیل
〃	١٧	ابوجواد باجور
٤٩٩	٤	ابوخلف وزان ابونصر بن خلف وزان
٥٠٠	١٠	نبات ریاض
〃	١١	فاخرات شاخصات
〃	١٢	قصب قضب
〃	〃	بشر بلیث + وان محمد اعبد رسولا + الی الثقلین ارسلہ الملیک +
٥٠٢	٩	ابن ابو ابو

صفحہ	سطر	اختلاف نسخ در اسماء وغیرہ
٥٠٤	٨	من کان موافقا من هو موافق
٥١٩	٧	شیبۃ والحاکم
〃	〃	غفرانہ عیاذ
٥٢٢	٣	قیام طویل
〃	١٣	یزید بن یزید بن ابی
٥٢٦	٢٠	داخل ہوا اللہ نے داخل کیا
٥٢٨	١٧	پڑکر سے کی طرف سے کری
٥٣٠	١٦	برسے بعد برس کے
٥٣١	٣	اور قبر یا قبر
٥٣٥	٨	الآثار ثم اخرج
٥٤٤	٢١	سیت پرسلہ
٥٤٩	١٠	افضاح الیضاح
٥٥٠	١	ابوامامہ ابوسلمہ
٥٥٢	٦	خالد عتقی
٥٥٤	١٣	بعد السادسۃ بعدہ
٥٥٦	١١	حلبی شین فتشاءم فتشام
٥٥٧	٥	الحمد للہ علی
٥٥٩	١٣	الافراد من حدیث انس مرفوعا نحوہ
〃	١٤	حبیدمین وحبنار کے

له ایک نسخہ میں علی البیت ورد نون میں علی الجنۃ مطبوعہ میں علی الجنۃ ہے یعنی غلہ اور دو میں لکنز ہا بکرم ہے اور ایک میں لکنزوا الکرم ہے ظاہرا جو صحیح معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم ۱۲

فصل در اختلاف نسخ در زیادت بعض احادیث و آثار و اقوال

صفحه	سطر	
۶۴	۱۳	وہی ہی کلبی نے کہا ہی کہ ملک الموت روح کو جسم سے قبض کرتے ہین پہر اوسکو ملائکہ رحمت یا عذاب کے سپرد فرماتے ہین رہا اختلاف صفت ملک الموت کا بہ نسبت مومن کافر کے سو یہ واضح ہی اسلئے کہ یہ بات مقرر ہو چکی ہی کہ فرشتون کو قدرت تشکل کی ہی کہ جس شکل مین چاہین ہو جاوین
۶۹	۲	چنیر کہا گیا کہ پہر جب ملحمہ یعنی لڑائی ہو اور تلوار بجلی کیطرح چلتی ہو کہا کہ ملک الموت ارواح کو پکارتے ہین
۱۱۲	۸	المقری ابن سلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہا کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ سدرۃ المنتہی تک پہونچے اور اوسی تک وہ روحین پہونچتی ہین جو چڑہائی جاتی ہین اور حدیث اسرا مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ پہر آپ سدرہ تک پہونچے آپسے سے کہا گیا کہ یہ سدرہ ہی ینتہی الیہا کل احد خلا من امتک علی سبیلک یعنی پہونچتا ہی طرف اسکے ہر ایک جو گذرا تمہاری امت سے تمہارے طریق پر اخرجہ ابن جریر و ابن ابی حاتم والبزار وغیرہم
۱۱۴	۳	ملاقات کو و اخرج احمد من طریق همام عن عطاء بن السائب سمعت عبد الرحمن بن ابی لیلی وهو یتبع جنازة یقول حدثنی فلان بن فلان انه سمع رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم یقول من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن کره لقاء الله کره الله لقاءه فاکب القوم یبکون قال ما یبکیکم قالوا انا نکره الموت قال لیس ذلك ولکنه اذا حضر فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنة نعیم فاذا بشر بذلك احب لقاء الله والله للقائه احب واما ان کان من المکذبین الضالین فنزل من حمیم وفی قراءة ابن مسعود رضی الله عنه ثم تصلیة جحیم فاذا بشر بذلك کره لقاء الله والله للقائه اکره
۳۲۷	۶	عبد الله اخرج ابو نعیم من طریق وهب عن عبد الرحمن بن زید بن اسلم قال بینا رجل فی مرکب فی البحر اذ انکسرت بهم مرکبهم فتعلق بخشبة فطرحته الی جزیرة من الجزائر فخرج یمشی فاذا هو بماء فاتبعه فدخل فی شعب فاذا رجل فی رجلیه سلسلة منوطة فیها بینه و بین الماء شبر فقال اسقنی

صفحہ	سطر	
		رحمك الله قلت ما لك قال ابن آدم الذي قتل اخاه والله ما قتلت نفس ظلمًا منذ قتلت اخي الا علي نبي الله بها لاني اول من سن القتل
۳۴۹	۱۸	الدنيا واخرج ابن ابي الدنيا عن عمرو بن ميمون قال سمعت عمر بن عبد العزيز يقول كنت فيمن نزل الوليد بن عبد الملك في قبره فنظرت الى ركبتيه قد جمعتا الى عنقه فاتخطها بعده
۵۵۰	۷	يا بوان ميمون قال وقيل لنباش اخبرنا ما كان اعجب ما رايت قال رايت جمجمة انسان مصبوب فيها رصاص
۵۸۵	۱۹	الاوسط واخرج الحاكم وصححه والبيهقي عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه وقف على مصعب بن عمير حين رجع من احد فوقف عليه وعلى اصحابه فقال اشهد انكم احياء عند الله فزوروهم وسلموا عليهم فوالذي نفسي بيده لا يسلم عليهم احد الا ردوا عليه الى يوم القيامة

تمّت